

جلد دوم

مسند امام احمد بن حنبل ترجمہ

حصہ نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حصہ نمبر: ۲۴۵۱۰

مؤلف: **خليفة بن اسمعيل بن يحيى بن حنبل**

مترجم: **مولانا محمد تقی اقبال**

مکتبہ رحمانیہ

پرائیویٹ لٹریچر سٹور
۱۰۰-۳۳۳۳۳۳-۳۳۳۳۳۳

وَاللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِكَ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰلِهِ وَارْحَمْهُمْ

اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو کچھ کر دیں کہ اسے "اور جس سے کریں اس پر آجائو"

مُسْلِمُ احْمَد بن حنبل

جلد ہفتم

سبیل سلیم

مؤلف

حیدر آباد طیف آباد پرنٹ نمبر ۸-۵۹

خَضِرَةُ اَمَّا جَمْعُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

(المؤلف المات)

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۲۱۳۹۹ تا حدیث نمبر: ۲۴۵۱۰

مکتبہ رحمانیہ



إقرأ مستشرق طرفی مستشرق اورو پاران لاہور
فون: 042-3722428-37355743

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جملہ حقوق ملکیت بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: مُنہ نامِ اخیرِ جنیل (جلد دوم)

مترجم: مولانا مسند فقہ اقبال

ناشر: مکتبہ رحمانیہ

مطبع: لعل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت طبعات، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
 بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں
 تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے
 لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست

مُسْتَدَلِّکُ الْاَنْصَار

- ۱۲ ابوالمندہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث
- ۹۵ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۲۰۱ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۲۳۱ حضرت زید بن خالد جعفی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۲۳۶ حضرت ابوذر داء رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۲۵۲ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۲۸۳ خاجہ بن حلت رضی اللہ عنہ کی اپنے چچا سے روایت
- ۲۸۴ حضرت اشعث بن قیس کنذی رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۲۸۹ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۲۹۸ حضرت ابوشیر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۲۹۹ حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۰۲ حضرت ابو واقد لثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۰۷ حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۱۰ حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں
- ۳۱۵ حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۱۵ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۱۷ حضرت عبید رضی اللہ عنہ ”جو ابی المہم کے آزاد کردہ غلام ہیں“ کی حدیثیں
- ۳۱۹ حضرت عمرو بن حق خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

- ۳۲۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۳۲۱ حضرت بشیر بن خصاصہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۳ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۴ حضرت مالک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۲۵ حضرت حلب طائی رضی اللہ عنہ کی
- ۳۲۹ حضرت مطرب بن عکامس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۳۳۰ حضرت میمون بن سہاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۳۳۰ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۳۸۷ حضرت ابوامامہ صدیق بن عجمان ابن عمرو بن وہب باہلی رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۴۴۷ حضرت ابو ہند داری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۴۷ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۴۸ حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۴۴۸ بنو نمیر کی ایک معمر خاتون کی روایت
- ۴۴۹ ایک انصاری خاتون کی روایت
- ۴۴۹ سلیمان بن عمرو بن احوص کی اپنی والدہ سے روایت
- ۴۵۰ نبی علیہ السلام کی ایک پڑوسی خاتون کی روایت
- ۴۵۰ سعدی رضی اللہ عنہ کی اپنے والد یا چچا سے روایت
- ۴۵۰ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی حدیث
- ۴۵۱ ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۱ ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۲ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۴ نبی علیہ السلام کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت
- ۴۵۴ قبیلہ نخعم کے ایک آدمی کی روایت
- ۴۵۳ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۴۵۳ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث

- ۴۵۴ ایک صحابی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت
- ۴۵۵ حضرت ابوسعود عقبہ بن عمرو انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایات
- ۴۶۱ حضرت ثوبان رحمۃ اللہ علیہ کی روایات
- ۴۸۸ حضرت سعد بن عبادہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۴۹۰ حضرت سلمہ بن نعیم رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۴۹۰ حضرت رعیہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۴۹۳ حضرت ابو عبد الرحمن فہری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۴۹۳ حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۴۹۶ حضرت عمرو بن امیہ ضمری رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۴۹۸ حضرت عبد اللہ بن خالد ازدی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۵۰۰ حضرت عقبہ بن مالک رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۵۰۱ حضرت ہبل بن حظلیہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۵۰۱ حضرت عمرو بن فغواء رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۵۰۲ حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۵۰۳ حضرت ابو ہاشم بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۵۰۳ حضرت غطفیف بن حارث رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۵۰۴ حضرت جعفر بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۵۱۱ حضرت خالد بن عرفطہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۵۱۲ حضرت طارق بن سوید رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۵۱۲ حضرت عبد اللہ بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۵۱۳ حضرت عبد اللہ بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں
- ۵۱۳ حضرت ابو امیہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث
- ۵۱۴ ایک صحابی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت
- ۵۱۵ ابوالسوار کی اپنے ماموں سے روایت
- ۵۱۶ حضرت ابو شہم رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں

- ۵۱۷ حضرت حنظلہؓ کی حدیثیں
- ۵۱۸ حضرت ابو نعیمہؓ کی حدیث
- ۵۱۸ ایک نامعلوم الام صحابیؓ کی روایت
- ۵۱۸ حضرت ابو قتادہ انصاریؓ کی روایات
- ۵۶۵ حضرت عطیہ قرظیؓ کی حدیثیں
- ۵۶۶ حضرت صفوان بن معطل سلمیؓ کی حدیثیں
- ۵۶۷ حضرت عبداللہ بن ضعیبؓ کی حدیث
- ۵۶۸ حضرت حارث بن اقیسؓ کی حدیث
- ۵۶۸ حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایات
- ۶۱۶ حضرت ابو مالک اہل بن سعد ساعدیؓ کی روایات
- ۶۳۳ حضرت ابو یزید عمرو بن اخطبؓ کی حدیثیں
- ۶۳۷ حضرت ابو مالک اشعریؓ کی روایات
- ۶۵۶ حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحسیدہؓ کی حدیثیں
- ۶۵۹ حضرت بریدہ السلمیؓ کی روایات
- ۷۰۳ متعدد صحابہ کرامؓ کی روایات
- ۷۳۳ بنت ابوالحکم غفاریؓ کی حدیث
- ۷۳۳ ایک صحابیہؓ کی روایت
- ۷۳۳ ایک صحابیؓ کی روایت
- ۷۳۷ بعض صحابہؓ کی حدیثیں
- ۷۳۹ بنی سلیط کے ایک شیخؓ کی حدیثیں
- ۷۵۰ سلیمان بن عمروؓ کی اپنی والدہ سے روایتیں
- ۷۵۱ یونسؓ کی ایک خاتون صحابیہؓ کی روایت
- ۷۵۲ ایک زوجہ مطہرہؓ کی روایت
- ۷۵۲ ایک صحابیہؓ کی روایت
- ۷۵۳ ایک خزانہ صحابیؓ کی روایت

- ۷۵۳ ایک ثقفی آدمی کی اپنے والد سے روایت
- ۷۵۳ ابو جبرہ بن ضحاک کی اپنے چچاؤں سے روایت
- ۷۵۵ یحییٰ بن حصین کی اپنی دادی سے روایتیں
- ۷۵۵ یحییٰ بن حصین کی اپنی والدہ سے روایت
- ۷۵۶ ایک صحابیہ رحمہ اللہ کی روایت
- ۷۵۷ حضرت حذیفہ بن یمان رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۰ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۱ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۱ حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۳۲ ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۳۳ حضرت ذی ثمر رحمہ اللہ کی حدیثیں
- ۸۳۳ مسعود بن عجماء رحمہ اللہ کی ہمیشہ کی حدیث
- ۸۳۵ ایک ثقفاری صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۵ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۵ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۶ ایک ثقفی صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۶ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۶ ایک انصاری صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۷ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۷ ایک بزرگ صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۸ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۸ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت
- ۸۳۹ ایک صحابی رحمہ اللہ کی روایت

- ۸۴۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۱ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۱ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۲ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۴۳ حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۷۲ حضرت ابوجہد ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۷۷ حضرت معقّب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۷۸ بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت
- ۸۷۸ حضرت لُحْجہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۸۱ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۸۷ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۸۷ حضرت محمود بن لبید اور محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۸۸ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۸۸۸ بنو ضمہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۸۹ بنو سلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۸۸۹ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۸۹ بنو حارثہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۸۹۰ بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۹۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۹۰ ایک سلمی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۸۹۱ نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۲ حضرت عبداللہ بن شلبہ بن صغر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۶ حضرت عبید اللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۷ عمر بن ثابت انصاری کی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت

- ۸۹۷ حضرت متیب بن حزان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۸ حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۸۹۹ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۰۰ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۹۰۰ ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۰۳ بنو غفار کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۰۴ حضرت محبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۰۷ حضرت سلمہ بن صحرہ یاضی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۰۷ حضرت عمرو بن مسمیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۰۸ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایات
- ۹۲۸ حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۲۹ حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۰ حضرت جابر بن حکیم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۳ حضرت ابوسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۵ حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۳۶ حضرت معاویہ بن حکم سلمیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۴۲ حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۴۳ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۴۵ حضرت ابوداؤد مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت
- ۹۴۵ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۵۳ حضرت ابوالطفیل عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۶۰ حضرت نوفل النخعی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۰ حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۶۱ حضرت بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۶۱ حضرت جبلة بن حارث کلبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

- ۹۶۲ حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازوی ؓ کی حدیث
- ۹۶۲ حضرت حارث بن جبلة یا جبلة بن حارث ؓ کی حدیث
- ۹۶۳ حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی ؓ کی حدیثیں
- ۹۶۳ حضرت خالد بن عدی چنی ؓ کی حدیث
- ۹۶۳ حضرت سعد بن منذر انصاری ؓ کی حدیث
- ۹۶۵ حضرت سعید بن سعد بن عبادہ ؓ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۶۶ حضرت طلق بن علی ؓ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۷۰ حضرت علی بن طلق یحییٰ ؓ کی حدیثیں
- ۹۷۱ حضرت عمارہ بن حزم انصاری ؓ کی حدیثیں
- ۹۷۲ حضرت عمرو بن حزم انصاری ؓ کی حدیثیں
- ۹۷۳ حضرت کعب بن مالک انصاری ؓ کی بقیہ حدیث
- ۹۷۳ حضرت مالک بن عبیرہ (عمیر) اسدی ؓ کی حدیث
- ۹۷۴ حضرت نوفل بن معاویہ دلی ؓ کی حدیثیں
- ۹۷۵ حضرت نوفل اشجعی ؓ کی حدیثیں
- ۹۷۶ حضرت وازع یا زارع بن عامر عدی ؓ کی حدیث
- ۹۷۷ حضرت ابوامامہ حارثی ؓ کی حدیثیں
- ۹۷۸ حضرت ابوجہیم بن حارث انصاری ؓ کی حدیثیں
- ۹۷۹ حضرت ابو رفاعہ عدوی ؓ کی حدیثیں
- ۹۸۰ حضرت ابو زبیر ثقفی ؓ کی بقیہ حدیث
- ۹۸۰ عبداللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت
- ۹۸۲ حضرت تلحہ بن ثعلبہ عذری ؓ کی حدیث
- ۹۸۲ حضرت ثابت بن وہبہ انصاری ؓ کی بقیہ حدیث
- ۹۸۲ حضرت رکانہ بن عبد ریزہ ؓ کی حدیث
- ۹۸۳ حضرت جابر و عدی ؓ کی بقیہ حدیثیں
- ۹۸۳ حضرت شحاک بن قیس فہری ؓ کی حدیث

- ۹۸۴ حضرت علقمہ بن رمثہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۸۵ حضرت علی بن شہاب خفی رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۹۸۶ حضرت عمرو بن تغلبہ نمری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۸۷ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۸۸ حضرت عیمر رضی اللہ عنہ "جو کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام تھے" کی حدیثیں
- ۹۸۹ حضرت فروہ بن میک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۹۹۲ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۴ محمد بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۵ حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۶ حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۰۶ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۸ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۰۹ حضرت ابولصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۱۰ حضرت ابوالابی ابن امراۃ عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۱۰ حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۱۱ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث
- ۱۰۱۲ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۱۹ حضرت ضمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۲۱ حضرت ابوبردہ ظفیری رضی اللہ عنہ کی حدیث
- ۱۰۲۱ حضرت عبداللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۲۳ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۳۳ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں
- ۱۰۳۹ حضرت کعب بن مالک کی اہلبیہ کی حدیثیں
- ۱۰۴۰ حضرت فضالہ بن عبیدانصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات
- ۱۰۵۱ حضرت عوف بن مالک اشجی رضی اللہ عنہ کی مرویات

مسند الانصار

انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات

اول و ثانی مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي الْمُنْذِرِ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رضي الله عنه

ابو المنذر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی احادیث

مَا رَوَاهُ عَنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وہ روایات جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۳۹۹) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فِيمَنْ شَهِدَ بَدْرًا أَبِي بَنِي كَعْبٍ

قَيْسُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ زَيْدٍ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ بْنِ النَّجَّارِ

(۲۱۳۹۹) محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے غزوہ بدر کے شرکاء میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا نسب نامہ یوں بیان کیا ہے ابی بن کعب

بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار۔

(۲۱۴۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيَّ أَقْضَانَا وَأَبِي أَفْرُونَا وَإِنَّا لَنَدْعُ كَثِيرًا مِنْ لَحْنِ أَبِي وَأَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا أَدْعُهُ لِسِيٍّ وَاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا

أَوْ يُلْهِهَا [اصححه البخاری (۴۴۸۱)] . [انظر: ۲۱۴۰۱، ۲۱۴۰۲]۔

(۲۱۴۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی رضی اللہ عنہ ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں

سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ

فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ”ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے

ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

(۲۱۴۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ عَلَى أَقْصَانَا وَأَبَى أَفْرُونَا وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي وَأَبَى يَقُولُ أَخَذْتُ مِنْ قِمِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ وَاللَّهُ يَقُولُ مَا نَنْسُخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَنْسِيهَا [راجع: ۲۱۴۰۰].

(۲۱۳۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا علی ہم میں سب سے بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں
سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا اور اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ”ہم جو آیت بھی منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے
ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں۔“

(۲۱۴۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ فِي سَنَةِ بَسْثٍ وَعَشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ حَمِيصِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى
مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْصَانَا وَأَبَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَفْرُونَا وَإِنَّا
لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أَبِي شَيْئًا وَإِنَّا أَبَى سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْيَاءَ وَأَبَى يَقُولُ لَا أَدْعُ مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ بَعْدَ أَبِي كِتَابٌ [راجع: ۲۱۴۰۰]

(۲۱۳۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرسبز خطبہ دیتے ہوئے فرمایا علی ہم میں سب سے
بڑے قاضی ہیں اور ابی ہم میں سب سے بڑے قاری ہیں، اور ہم ابی کے لہجے میں سے بہت سی چیزیں چھوڑ دیتے ہیں اور ابی کہتے
ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لہذا میں اسے نہیں چھوڑ سکتا، حالانکہ اس کے بعد بھی قرآن نازل ہوتا رہا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ النَّصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ روایات جو حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَبَا حَدَّثَهُ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ الرَّجُلُ يُجَامِعُ أَهْلَهُ فَلَا يَنْزِلُ قَالَ يُغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ
وَيُصَلِّيُ [صححه البخاری (۲۹۳)، ومسلم (۳۴۶)]. [انظر: ۲۱۴۰۴، ۲۱۴۰۵، ۲۱۴۰۶].

(۲۱۳۰۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں
نے نبی ﷺ سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے
جسم کا جو حصہ عورت کو چھوا ہے، اسے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(۲۱۴۰۴) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۰۳].

(۲۱۳۰۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ الْمَلِیِّ عَنْ الْمَلِیِّ یَعْنِی بِقَوْلِهِ الْمَلِیِّ عَنْ الْمَلِیِّ أَبَا یُؤَبِّ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يَأْتِي أَهْلَهُ ثُمَّ لَا يَنْزِلُ فَيَغْسِلُ ذِكْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي الْمَلِیُّ عَنْ الْمَلِیِّ ثِقَّةٌ عَنْ يَفْعَلٍ [راجع: ۲۱۴۰۳].

(۲۱۴۰۵) حضرت ابوالیوب انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرمگاہ کو دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

(۲۱۴۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ أَبِي يُؤَبِّ بْنِ زَيْدٍ حَدِيثٌ وَهُوَ بِأَرْضِ الرُّومِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا يُؤَبِّ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ اكْتَسَلَ فَلْيَغْسِلْ مَا أَصَابَ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ لِيَتَوَضَّأُ [راجع: ۲۱۴۰۳]

(۲۱۴۰۶) حضرت ابوالیوب انصاری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی سے جماعت کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے جسم کا جو حصہ عورت کو چھوا ہے، اسے دھو لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
وه روایات جو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ أَبِي بَنِی كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ [انظر: ۲۱۴۰۸، ۲۱۴۰۹، ۲۱۴۰۱۰، ۲۱۴۰۱۱، ۲۱۴۰۱۲] حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

(۲۱۴۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ قَالَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ أَبِي بَنِی كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً وَأَقْرَأَهَا آخَرَ غَيْرَ قِرَاءَةٍ أَيْ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَهَا قَالَ أَقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا كَذًّا وَكَذًّا قَالَ أَبِي فَمَا تَخَلَّجَ فِي نَفْسِي مِنَ الْإِسْلَامِ مَا تَخَلَّجَ يَوْمَئِذٍ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَقْرَأْنِي آيَةً كَذًّا وَكَذًّا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ هَذَا يَدْعِي أَنَّكَ أَقْرَأْتَهُ كَذًّا وَكَذًّا فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي فَلَدَّهَبَ ذَلِكَ فَمَا وَجَدْتُ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا بِيْرِلٌ وَبِيْرِلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ جَبْرِيلُ

أَفْرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ مِثْلُ سِجِّ مَرْحُومٍ قَالَ أَفْرَأَهُ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ اسْتَزِدَّهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَافٍ قَالَ كُلُّ شَافٍ كَافٍ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۴/۲)]. [راجع: ۲۱۴۰۷].

(۲۱۴۰۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک آیت پڑھائی، اور دوسرے آدمی کو وہی آیت دوسری طرح پڑھائی، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے، میں نے اس سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، اور اس دن اسلام کے حوالے سے جو موسے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسرے نہیں آئے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص دعوٰی کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام دس دس دور ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے دوسرے نہ آئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہم السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَنَبِيًّا قَالَ مَا حَلَّكَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ مِنْهُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عِبَادَةً [راجع: ۲۱۴۰۷].

(۲۱۴۰۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهَدِيشِينَ جَوْحَرَتِ ابُو هَرِيرَةَ رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أَمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَلِيَّ وَهِيَ مَفْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عِبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

(۲۱۴۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ صبحی سورت پوری تورات اور انجیل میں نازل نہیں فرمائی، یہی سبج مثالی ہے (اور اللہ فرماتے ہیں کہ) یہی سورت میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے اور میرے بندے کو وہی ملے گا جو وہ مانگے گا۔

(۲۱۴۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَعْلَمُكَ سُورَةَ مَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ يَنْطَلِقُ بِكَلِمَةٍ قَالَ قَائِلِي أُرْجُو أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ حَتَّى تَعْلَمَهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى بَلَغَ قُرْبَ الْبَابِ قَالَ فَلَذَكَّرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ السُّورَةُ الَّتِي قُلْتَ لِي قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ تُصَلِّيَ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ هِيَ هِيَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أَوْتِيتَ بِهِ

(۲۱۴۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی سورت نہ سکھا دوں جس کی مثال تورات، زبور، انجیل اور خود قرآن میں بھی نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اس دروازے سے نکلے نہیں پاؤ گے کہ اسے کبھ چکے ہو گے، پھر نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، میں بھی ان کے ہمراہ کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر باتیں کرنے لگے اور چلتے چلتے دروازے کے قریب پہنچ گئے، میں نے نبی ﷺ کو یاد دہانی کراتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ سورت بتا دیجئے جس کے متعلق آپ نے مجھ سے فرمایا تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر سنائی، نبی ﷺ نے فرمایا یہی وہ سورت ہے، وہی سب مثنائی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

(۲۱۴۱۳) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَأَلْتُ أَبِي قَالَ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ فَقَدَّمَ الْعَلَاءُ عَلَى سُهَيْلٍ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا ذَكَرَ الْعَلَاءَ بِسُوءٍ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو صَالِحٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْعَلَاءِ (۲۱۴۱۴) گذشتہ حدیث راویوں کی معمولی تقدیم و تاخیر کے ساتھ بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَوَحْدَتَيْنِ جَوْحَرَتِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وہ حدیثیں جو حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَأَبْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعٍ وَكَانَ عَقِيبًا بَدْرِيًّا قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يُقْتَلُ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ النَّاسَ بِرَأْيِهِ فِي الَّذِي يُجَامَعُ وَلَا يَنْزِلُ فَقَالَ أَصْغِلْ بِهِ قَائِلِي بِهِ فَقَالَ يَا عَدُوَّ نَفْسِي أَوْ لَقَدْ بَلَغْتَ أَنْ تُقْتَلَ النَّاسُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْيِكَ قَالَ مَا قَعَلْتُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي عُمُومَتِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْ عُمُومَتِكَ قَالَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ وَأَبُو أَيُّوبَ وَرِفَاعَةُ عَنْ رَافِعٍ فَانْتَفَتَ

إِلَى مَا يَقُولُ هَذَا الْفَتَى وَقَالَ زُهَيْرٌ مَا يَقُولُ هَذَا الْعَلَامُ فَقُلْتُ كُنَّا نَفْعَلُهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَأَلْتُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِهِ قَالَ فَجَمَعَ النَّاسُ وَاتَّفَقَ النَّاسُ عَلَى أَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ إِلَّا زَجَلَيْنِ عَلَى بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا إِذَا جَاوَزَ الْخِثَانُ الْخِثَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا أَزْوَاجُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلُ إِلَى خَفَصَةَ فَقَالَتْ لَا عِلْمَ لِي فَأَرْسَلُ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِذَا جَاوَزَ الْخِثَانُ الْخِثَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ فَتَحَطَّمَتْ عُمَرُو بَعْنَى تَغِيْظُ ثُمَّ قَالَ لَا يَبْلُغُنِي أَنْ أَحَدًا فَعَلَهُ وَلَا يَغْسِلُ إِلَّا أَنْهَكَهُ عَقُوبَةُ

(۲۱۳۱۳) حضرت رفاعہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا، کسی نے ان سے کہا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں بیٹھ کر اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی سے جماعت کرے لیکن اسے انزال نہ ہو، اپنی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دے رہے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جلدی سے جا کر انہیں میرے پاس بلا کر اس پر چپ دے آگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا اے دشمن جان! مجھے پتہ چلا ہے کہ تم مسجد نبوی میں بیٹھ کر اپنی رائے سے لوگوں کو فتویٰ دے رہے ہو؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو ایسا نہیں کیا، بلکہ یہ بات تو میرے چچاؤں نے مجھ سے نبی ﷺ کے حوالے سے ذکر کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کون سے چچا؟ انہوں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اور حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ تو جوان کیا کہہ رہا ہے؟ میں نے کہا کہ ہم تو نبی ﷺ کے زمانے میں ایسا ہی کرتے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہم تو نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایسا ہی کرتے تھے (اس کا رواج عام تھا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو اکٹھا کیا اور دو آدمیوں یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے اس بات پر اتفاق کر لیا کہ وجوب غسل انزال کی صورت میں ہی ہوگا، مذکورہ دونوں حضرات کا کہنا تھا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المؤمنین! اس مسئلے کا سب سے زیادہ علم ازواج مطہرات کے پاس ہو سکتا ہے لہذا حضرت خضہ رضی اللہ عنہا کے پاس کسی کو بھیج کر معلوم کروا لیجئے، حضرت خضہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قاصد کو بھیجا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت فصد آیا اور فرمایا اگر مجھے پتہ چلا کہ کسی نے ایسا کیا ہے اور غسل نہیں کیا تو میں اسے سخت سزا دوں گا۔

(۲۱۶۱۶) حَدَّثَنَا اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ وَمَعْنَاهُ

(۲۱۴۱۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُ خَدِيشٌ جَوْحَرَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ اُن سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا رَجُلٌ سَمَّاهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمِلْتُ اللَّيْلَةَ عَمَلًا قَالَ مَا هُوَ قَالَ نِسْوَةٌ
مَعِيَ فِي الدَّارِ فَلَنْ لِي بِإِنِّكَ تَقْرَأُ وَلَا تَقْرَأُ فَصَلَّ بِنَا فَصَلَّيْتُ ثَمَانِيًا وَالْوُتْرُ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَرَأَيْنَا أَنَّ سُكُوتَهُ رِضًا بِمَا كَانَ

(۲۱۴۱۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول
اللہ! آج رات میں نے ایک کام کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، کیا اس نے کہا میرے ساتھ گھر میں جو خواتین تھیں، وہ کہنے لگیں
کہ آپ قرآن پڑھنا جاتے ہو، ہم نہیں جانتیں بہذا تم میں نماز پڑھاؤ، چنانچہ میں نے انہیں آٹھ رکعتیں اور وتر پڑھا دیے،
اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاموشی مذکورہ واقعے پر رضامندی کی دلیل تھی۔

(۲۱۴۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَاجُّ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ
عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَّاهُ

(۲۱۴۱۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دعا کا تھا۔

حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُ خَدِيشٌ جَوْحَرَتِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ اُن سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۱۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَهْلُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ فِي زَمَانِهِ حَدَّثَنِي أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ الْفُتَيَّا
الَّذِينَ كَانُوا يَقُولُونَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ بِهَا فِي أَوَّلِ
الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَنَا بِالْإِعْتِسَالِ بَعْدَهَا [صححه ابن خزيمة (۲۲۵ و ۲۲۶)، وابن حبان (۴۹۹/۳)] قال الترمذی:

حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود ۲۱۵۰، ابن ماجة: ۶۰۹، الترمذی: ۱۱۰ و ۱۱۱). [انظر ۲۱۴۱۸،

۲۱۴۱۹، ۲۱۴۲۰، ۲۱۴۲۱، ۲۱۴۲۲.]

(۲۱۴۱۷) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“
سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی

جواب تداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۴۱۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتَيْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا فِي قَوْلِهِمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً كَانَ أَرْخَصَ بِهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْأَغْتِسَالِ بَعْدَهَا [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۱۸) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جواب تداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۴۱۹) حَدَّثَنَا خَلْفٌ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي نَحْوَةَ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ فَأَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۱۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ حَرْبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ سَهْلٌ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ قَدْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً حِينَ تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ أَخْبَرَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۲۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَهْلٌ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ مِنْهُ وَذَكَرَ أَنَّهُ ابْنُ خَمْسٍ عَشْرَةَ سَنَةً تَمَّ تَوَفَّى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتَيْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ بِهَا رُخْصَةً كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرْنَا بِالْأَغْتِسَالِ بَعْدَ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۲۱) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“

سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جواب تداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۴۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْلَانَ حَدَّثَنَا رَشِيدٌ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهَا رُخْصَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لِقَوْلِهِ يَأْتِيهِمْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا بَعْدَ يَعْنِي قَوْلَهُمُ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [راجع: ۲۱۴۱۷]۔

(۲۱۴۲۲) حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا اور وہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں پندرہ سال کے تھے“

سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ لوگ جس فتوے کا ذکر کرتے ہیں کہ انزال پر غسل واجب ہوتا ہے، وہ ایک رخصت تھی جو ابتداء اسلام میں نبی ﷺ نے دی تھی، بعد میں نبی ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا تھا۔

(۲۱۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي الْأَسْلَمِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ سَيْلَ عَنْ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِي [انظر بعده]

(۲۱۴۲۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ سے کسی شخص نے اس مسجد کے متعلق سوال کیا جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(۲۱۴۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مَسْجِدِي هَذَا [راجع ما قبله]

(۲۱۴۲۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس مسجد کے متعلق جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی فرمایا اس سے مراد میری مسجد ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُمَا حَدِيثَانِ يَوْجِزُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَنِيهِمَا أَنْ سَمِعَ لِي فِيهِمَا

(۲۱۴۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نَجْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنِ الْمُثَنَّى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَحْلَهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا قَالَ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا

(۲۱۴۲۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آیت قرآنی وَأَوْلَاتُ الْأَحْمَالِ أَحْلَهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اس عورت کے لئے ہے جسے تین طلاقیں دے دی گئی ہیں یا اس کے لئے جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو، نبی ﷺ نے فرمایا یہ حکم دونوں کے لئے ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُمَا حَدِيثَانِ يَوْجِزُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَنِيهِمَا أَنْ سَمِعَ لِي فِيهِمَا

(۲۱۴۲۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْفَرَفَسَانِيُّ قَالَ الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَبَسٍ بِنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لَيْثِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرُ

إِذْ مَرَّ بِهِمَا أَبُو بَرْزَخٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ عَبْدَنَا خَصِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّبِيلَ إِلَى لُقْيِهِ وَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْحُوتَ آيَةً فَبَقِيَ لَهُ إِذَا فَقَدْتُ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ قَالَ ابْنُ مُصْعَبٍ فِي حَدِيثِهِ فَتَزَلَّ مِنْزِلًا فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِقَاتَاهُ آيَةً عَدَانَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصًّا فَبَعْدَ ذَلِكَ فَقَدَ الْحُوتَ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا فَصَصَا فَخَعَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَتَّبِعُ أَثَرِ الْحُوتِ فِي الشَّعْرِ قَالَ فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا فَصَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ ۱۲۱:۲۹۰

(۲۱۳۴۶) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور عمر بن قیسؓ نے اسی وقت حضرت موسیٰؑ کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس کی طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہِ الہی میں حضرت موسیٰؑ نے درخواست کی تھی، حضرت ابن عباسؓ کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضرؑ تھے، اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعبؓ کا گذر ہوا، حضرت ابن عباسؓ نے انہیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کا وہ ساتھی کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انہوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبیؐ کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے علم میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ خضرؑ تم سے بڑا عالم ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لئے نشانی قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی، حضرت موسیٰؑ اپنے سفر پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہیں حضرت موسیٰؑ نے مچھلی کو غائب پایا، تو دونوں اپنے نشانات قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصہ پیش آیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔

(۲۱۳۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ الْعُبَيْدِيُّ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ بْنِ يُعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَاءَ رَجُلٍ إِلَى عَمْرٍو فَقَالَ أَكَلْنَا الضَّعْبُ قَالَ مُسْعَرٌ يَعْنِي السَّنَةَ قَالَ فَسَأَلَهُ عَمْرٍو مِمَّنْ أَنْتَ فَمَا زَالَ يَنْسُبُهُ حَتَّى عَرَفَهُ فَإِذَا هُوَ مُوسَى فَقَالَ عَمْرٍو لَوْ أَنَّ لَامِرِي وَوَادِيَا أَوْ وَادِيَيْنِ لَأَبْتَغَى إِلَيْهِمَا فَأَلَمَّا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ فَقَالَ عَمْرٍو لَابْنِ عَبَّاسٍ

مِمَّنْ سَمِعْتُ هَذَا قَالَ مِنْ أَبِي قَالَ فَإِذَا كَانَ بِالْعِدَاةِ فَأَعْدُ عَلَى قَالَ فَرَجَعَ إِلَى أُمِّ الْفَضْلِ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا فَقَالَتْ وَمَا لَكَ وَلِلْكَلامِ عِنْدَ عُمَرَ وَخَشِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ يَكُونَ أَبِي نَبِيًّا فَقَالَتْ أُمُّهُ إِنَّ أَبِيَّ عَسَى أَنْ لَا يَكُونَ نَبِيًّا فَقَالَتْ إِلَى عُمَرَ وَمَعَهُ الدَّرَّةُ فَانْطَلَقْنَا إِلَى أَبِي فَخَرَجَ أَبِي عَلَيْهِمَا وَقَدْ تَوَضَّأَ فَقَالَ إِنَّهُ أَصَابَنِي مَذْيٌ فَلَسْتُ ذَكْرِي أَوْ فَرَجِي مَسْعُورٌ شَكَّ فَقَالَ عُمَرُ أَوْ يَجْزِيءُ ذَلِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَدَّقَهُ [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة):

(۵۰۷). قال شعيب: صحيح و هذا إسناده ضعيف]

(۲۱۳۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں قحط سالی نے کھالیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تمہارا غلظت کس قبیلے سے ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل اس کے سبب تانے کو کر دیتے رہے یہاں تک کہ اسے شناخت کر لیا اور پتہ یہ چلا کہ وہ تو مالی طور پر وسعت رکھتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی شخص کے پاس (مال و دولت کی) ایک دو دوا دیاں بھی ہوں، تب بھی وہ تیسری کی تلاش میں ہوگا، اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ اضافہ کر دیا کہ ابن آدم کا پیت تو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے، پھر اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے جو تو یہ کرتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کس سے سنا؟ انہوں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالکل میرے پاس آنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ جب اپنی والدہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بولنے کی کیا ضرورت تھی؟ اب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ پیدا ہو گیا کہ کہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ اسے بھول ہی نہ گئے ہوں، لیکن ان کی والدہ نے انہیں تسلی دی کہ امید ہے کہ وہ اس بات کو نہیں بھولے ہوں گے۔

چنانچہ اگلے دن جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کے پاس کوڑا پڑا ہوا تھا، ہم دونوں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے حضرت ابی رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو انہوں نے تازہ وضو کیا ہوا تھا، وہ کہنے لگے کہ ”مجھے ”مذی“ لاحق ہو گئی تھی اس لئے میں نے فقط شرمگاہ کو دھویا (اور وضو کر لیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ جائز ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس کی بھی تصدیق کی۔

(۶۱۶۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ النَّاصِمِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ مَرَّةً وَآلَى رَجُلِهِ أُخْرَى هَلْ يَرَى عَلَيْهِ مِنَ الْبُؤْسِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ لَهُ عُمَرُ كَمْ مَالُكَ قَالَ أَرْبَعُونَ مِنَ الْبَابِلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ صَدَّقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ لَوْ كَانَ لِآدَمَ وَآدَمِيَّانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَبْتَعِيَ الثَّالِثَ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ فَقَالَ عُمَرُ مَا هَذَا فَقُلْتُ

هَكَذَا أَفْرَأَيْنَهَا أُبَيُّ قَالَ فَمَرَّ بِنَا إِلَيْهِ قَالَ فَجَاءَ إِلَى أُبَيِّ فَقَالَ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ أُبَيُّ هَكَذَا أَفْرَأَيْنَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَأُتْبِئُهَا فَأَتْبِئُهَا

(۲۱۳۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ہمیں قطعہ سالی نے کھا لیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی اس کے سر کی طرف دیکھتے اور کبھی پاؤں کی طرف کہ شاید پریشانی کے کوئی آثار اس پر نظر آ جائیں؟ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے کہا چالیس اونٹ، اس پر میں نے کہہ دیا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا اگر ابن آدم کے پاس سوئے کی دوادیاں ہوں تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا اور ابن آدم کا بیت قبر کی مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو شخص تو بہ کر لیتا ہے اللہ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ تم نے یہ کس سے سنا؟ میں نے بتایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کل میرے پاس آنا، چنانچہ اگلے دن وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ ابن عباس کیا کہتا ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے نبی ﷺ نے اسی طرح پڑھایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا میں اسے لکھ لوں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! چنانچہ انہوں نے اسے لکھ لیا۔

(۲۱۶۲۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَفَّانُ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُبَيًّا قَالَ لِعُمَرَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي تَلَقَّيْتُ الْقُرْآنَ مِمَّنْ تَلَقَّاهُ وَقَالَ عَفَّانُ مِمَّنْ يَتْلُوهُ مِنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ رُطْبٌ

(۲۱۳۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا امیر المؤمنین! میں نے قرآن کریم اس ذات سے تازہ تازہ حاصل کیا ہے جس نے حضرت جبریل علیہ السلام سے اسے حاصل کیا تھا۔

(۲۱۶۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يُونُسَ الْمَعْمُورِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُبَيِّ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ آيَةً

(۲۱۳۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قرآن کریم کی سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی، وہ یہ تھی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ.....

(۲۱۶۲۱) حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكْرِ النَّاقِدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبُعَيْنِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يَزْعُمُ أَوْ يَقُولُ لَيْسَ مُوسَى صَاحِبَ خَضِرٍ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مُوسَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ خَطِيبًا فَقَالُوا لَهُ مَنْ أَعْلَمَ النَّاسَ قَالَ أَنَا فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَلِيَ عَبْدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ رَبِّ فَأَرِنِي قَالَ قَبِلْ تَأْخُذْ حَوَاتٍ فَتَجْعَلُهُ فِي مَكَلٍ فَحَيْثُمَا

فَقَدَّتْهُ فَهَرَّتْ ثُمَّ قَالَ فَآخَذَ حَوْثًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْنَلٍ وَجَعَلَ هُوَ وَصَاحِبُهُ يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ حَتَّى آتَا الصَّخْرَةَ وَقَدْ مَوَسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاضْطَرَبَ الْحَوْثُ فِي الْمِكْنَلِ فَوَقَعَ فِي الْبَحْرِ فَحَبَسَ اللَّهُ عَلَيْهِ جَرِيَةَ الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ الْمَاءُ فَاسْتَقِطَ مُوسَى فَقَالَ لِقَاتِهِ آتَيْنَا غَدَانًا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَنْصَبْ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ الَّذِي أَمَرَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ قَالَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْثَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ فَأَرْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَجَعَلَا بَقَعَيْنِ آثَارَهُمَا وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ أَمْسَكَ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ عَلَيْهِ مِثْلُ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحَوْثِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمَلًا حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُسَجَّى عَلَيْهِ نَوْبٌ فَسَلَّمَ مُوسَى عَلَيْهِ فَقَالَ وَأَنَّى بَارِصَكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلُ قَالَ نَعَمْ أَتَبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتُكَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا تَعْلَمُهُ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ عَلَّمَكُهُ اللَّهُ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ فَمَرَّتْ سَفِينَةٌ فَهَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمِلَ بِعَيْرٍ نَوْنٍ فَلَمْ يَعْجِبْهُ وَنَظَرَ فِي السَّفِينَةِ فَآخَذَ الْقُدُومَ يُرِيدُ أَنْ يَكْسِرَ مِنْهَا لَوْحًا فَقَالَ حَمِلْنَا بِعَيْرٍ نَوْنٍ وَتُرِيدُ أَنْ تُخَرِّقَهَا لِتَغْرِقَ أَهْلَهَا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنِّي نَسِيتُ وَجَاءَ عُصْفُورٌ فَتَنَقَّرَ فِي الْبَحْرِ قَالَ الْخَضِرُ مَا يَنْقُصُ عِلْمِي وَلَا عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ فَانْطَلَقَا حَتَّى آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوا لَهُمَا قَرَأَى غُلَامًا فَآخَذَ رَأْسَهُ فَانْتَرَعَهُ فَقَالَ أَتَقْتُلُنَا نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ سَفِينًا قَالِ عَمْرُو وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنْ الْأُولَى قَالَ فَانْطَلَقَا فَإِذَا جِدَارٌ يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَاقَامَهُ وَآرَأَانَا سُفِينًا يَبِيدُهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ هَكَذَا رَفَعَا فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعَهُمَا بَطْنُ كَفِّهِ رَفَعَا فَقَالَ لَوْ شِئْتُ لَأَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ اجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ الْأُولَى نِسْيَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقْصُصَ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِ [النظر: ٢١٤٣٣، ٢١٤٣٤، ٢١٤٣٥، ٢١٤٣٦، ٢١٤٣٨].

(۲۱۴۳۱) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نواف یحالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تھے تقریر فرما رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں، خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے

ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بجنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر زنبیل میں ڈالی اور چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوش بن نون کو بھی لیتے گئے، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) حضرت موسیٰ علیہ السلام اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرنگ بنائی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بیدار ہوئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اسی جگہ کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اٹلے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے۔

پتھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا، خضر بولے تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا نبی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا جی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول اٹھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھ و حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔)

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، حضرت خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا، اس کے بعد خضر نے کشتی کو اچھی طرح دیکھ کر بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈبونا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالیے، اسی دوران ایک چڑیا نے آ کر سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم میں اسی بھی کمی نہیں کر سکتا جتنی کمی اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی میں کی ہے۔

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، راستہ میں ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا تصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا

میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موئی نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موئی علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ کا سوال بھولے سے ہوا تھا، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا موئی پر رحم فرمائے، اگر وہ ضبط کر لیتے تو خدا تعالیٰ ہمارے سامنے ان کا واقعہ کچھ اور بھی بیان فرماتا۔

(۶۱۴۳۲) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَتَخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا [صححه مسلم (۲۳۸۰)، وابن حبان (۶۳۲۵)، والحاكم (۶۴۳/۲)]۔

(۶۱۴۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ آیت ”لَوْ شِئْتُ لَا تَخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا“ اس طرح بھی پڑھی ہے ”لَتَخَذْتُ“

(۶۱۴۳۳) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا الْجِدَارُ يُرِيدُ أَنْ يَنْقُصَ فَأَقَامَهُ قَالَ بَيِّدُهُ فَرَفَعَهُمَا رُفْعًا [راجع: (۲۱۴۳۱)]

(۶۱۴۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک دیوار گرنے کے قریب تھی، انہوں نے اسے ہاتھ کے اشارے سے سیدھا کر دیا۔

(۶۱۴۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ إِسْلَاءَ عَلَى عَنْ عُمَرُو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبِي كَتَبَتْهُ عَنْ يَحْيَى وَابْنِ عُيَيْنَةَ حَتَّى أَنْ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى لَيْسَ بِصَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ فَقَالَ كَذَبَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَسَّلَ أَيْ النَّاسِ أَعْلَمَ قَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ قَالَ بَلْ عَبْدُ لِي عِنْدَ مَجْمَعِ الْبُحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ خَذُ حَوْثًا فَاجْعَلْهُ فِي مِخْلٍ ثُمَّ انْطَلِقْ فَحِينَئِذٍ فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثُمَّ انْطَلِقْ مُوسَى وَمَعَهُ قَتَاةٌ يَمْشِيَانِ حَتَّى انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَرَفَعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاضْطَرَبَ الْخَوْثُ فِي الْمِخْلِ فَخَرَجَ فَوَقَعَ فِي الْبُحْرِ فَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحَوْتِ سَرَبًا وَقَالَ سُفْيَانُ فَقَدَّ الْإِبْهَامَ وَالسَّبَابَةَ وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ الْعَدِ قَالَ

مُوسَى لِقَائِهِ إِنَّا عَدَانَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَجِدْ النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبِغُ فَأَرَادْنَا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا يَقْضَانِ آثَارَهُمَا قَالَ وَكَانَ لِمُوسَى أَثَرُ الْحُوتِ عَجَبًا وَلِلْحُوتِ سَرَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۱۴۳۱]۔

(۲۱۴۳۳) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کوف بکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ محمد الحمرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ خلم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بھنی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ چل دیئے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوشع بن نون کو بھی لیتے گئے اور دونوں مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور دریا میں سرنگ بناتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بھنی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیئے اور ایک شاہ نہ روز مرید سفر کیا (تیسرے روز) صبح صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاؤ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اٹلے پاؤں قدم پر قدم ڈالتے واپس لوٹے، گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تعجب ہوا اور مچھلی سرنگ بنا کر چلی گئی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۴۳۵) حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ إِنَّ نَوْفًا الشَّامِيَّ يُزْعَمُ أَنَّ إِلَهِي ذَهَبٌ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لَيْسَ مُوسَى بِنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَكَنًّا فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ كَذَلِكَ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَبَ نَوْفٌ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى صَالِحٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى أَحِبِّ عَادٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ قَوْمَهُ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ قَالَ لَهُمْ مَا فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنِّي وَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ
 فِي الْأَرْضِ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ وَآيَةٌ ذَلِكَ أَنْ تَزُودَ حَوْثًا مَالِحًا فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ حَيْثُ تَقْدُهُ فَتَزُودَ حَوْثًا
 مَالِحًا فَانْطَلِقْ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمُرُوا بِهِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى الصَّخْرَةِ انْطَلَقَ مُوسَى يَطْلُبُ
 وَوَضَعَ فَتَاهُ الْحُوتَ عَلَى الصَّخْرَةِ وَاضْطَرَبَ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ فَتَاهُ إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ فَانْطَلَقَا فَاصَابَهُمَا مَا يَصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلالِ
 وَلَمْ يَكُنْ يَصِيبُهُ مَا يَصِيبُ الْمُسَافِرَ مِنَ النَّصَبِ وَالْكَلالِ حَتَّى جَاوَزَا مَا أَمَرَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ إِنَّا
 غَدَا نَلْقَى لَقَيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ لَهُ فَتَاهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ أَنْ
 أَحْذَنَكَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَرَجَعَا عَلَى أَدْرَاهِمَا
 قَصَصًا يَقْضِيَانِ الْآثَرَ حَتَّى إِذَا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَاطَّافَ بِهَا فَإِذَا هُوَ مَسْجُوعٌ بِثَوْبٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ
 رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَنْتَ قَالَ مُوسَى قَالَ مَنْ مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ قَالَ أَخْبِرْتُ أَنْ عِنْدَكَ عِلْمًا
 فَأَرَدْتُ أَنْ أَصْحَبَكَ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا
 قَالَ فَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا قَالَ قَدْ أَمُرْتُ أَنْ أَفْعَلَهُ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا قَالَ
 فَإِنْ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَجَ مِنْ
 كَانَ فِيهَا وَتَخَلَّفَ لِخَيْرُهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ مُوسَى تَخَرَّفَ لَهَا لِتُفَرِّقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا أَمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
 لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَوَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا اتَّوَا
 عَلَى غُلَامَانِ يَلْعَبُونَ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ وَفِيهِمْ غُلَامٌ لَيْسَ فِي الْغُلَامَانِ غِلَامٌ أَنْظَفَ يَعْنِي مِنْهُ فَأَخَذَهُ فَقَتَلَهُ
 فَتَفَرَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ذَلِكَ وَقَالَ أَقْبَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا نَكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
 لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ فَأَخَذْتُهُ ذِمَامَةً مِنْ صَاحِبِهِ وَاسْتَحْيَى فَقَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا
 فَلَا تَصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ لَمَّا اسْتَطَعْنَا أَهْلَهَا وَقَدْ أَصَابَ
 مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَهْدٌ فَلَمْ يَضَيِّقْهُمَا فَرَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى مِمَّا نَزَلَ
 بِهِمْ مِنَ الْجَهْدِ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَأَخَذَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِطَرَفِ
 ثَوْبِهِ فَقَالَ حَدَّثَنِي فَقَالَ أَنَا السَّيِّئَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِينٍ يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ وَكَانَ زَرَأَتُهُمْ مِلْكٌ يَأْخُذُ كُلُّ
 سَفِينَةٍ غَصْبًا فَإِذَا مَرَّ عَلَيْهَا فَرَأَاهَا مُنْحَرَقَةً تَرْكَهَا وَرَفَعَهَا أَهْلُهَا بِقِطْعَةٍ خَشَبَةٍ فَانْفَعُوا بِهَا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ
 كَانَ طَبِيعَ يَوْمٍ طَبِيعَ كَافِرٍ وَكَانَ قَدْ أَلْقَى عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِنْ أَبِيهِ وَلَوْ أَعْلَاهَا لَأَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَأَرَدْنَا أَنْ
 يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رَحْمًا وَوَقَعَ أَبُوهُ عَلَى أُمِّهِ فَغَلِقَتْ فَوَلَدَتْ مِنْهُ خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً

وَأَقْرَبُ رَحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخِرَا جَا كَنْزُهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا [صححه البخاری (۷۴)، ومسلم (۲۳۸۰)]. [راجع: ۲۱۴۳۱].

(۲۱۳۳۵) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ کونف بالکی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام والے) موسیٰ، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہیں ہیں بلکہ وہ کوئی اور موسیٰ ہیں، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دشمن خدا جھوٹ بولتا ہے، مجھ سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر کر رہے تھے، تقریر ختم ہونے کے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں سب سے بڑا عالم ہوں، اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ موسیٰ نے ظلم، اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کیا لہذا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ جمع البحرین میں رہتا ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے، حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زنبیل میں ایک (بجی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چل دیے اور اپنے ساتھ ایک خادم یوش بن نون کو بھی لیتے گئے اور وہ نون مچھلی ایک زنبیل میں رکھ لی، چلتے چلتے جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو دونوں (رک گئے اور) اس پتھر پر سر رکھ کر سو گئے، اتنے میں مچھلی زنبیل سے پھڑک کر نکلی اور وہاں میں سرگ بٹاتی ہوئی اپنی راہ چلی گئی۔ اس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو بڑا تعجب ہوا، (لیکن موسیٰ یہ نہ سمجھے کہ یہ وہی بجی ہوئی مچھلی ہے جو زنبیل میں تھی) خیر! (صبح کو اٹھ کر) پھر چل دیے اور ایک شہانہ روز مزید سفر کیا (تیسرے روز) جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا ہم تو اس سفر سے بہت تھک گئے اب کھانا لے آؤ، اور موسیٰ کو اس وقت تک کوئی تھکاؤ نہ ہوئی تھی جب تک کہ مقام مقررہ سے آگے نہ بڑھے تھے، بلکہ اس وقت تھکان معلوم ہونے لگی جب مقام مقررہ سے آگے بڑھ گئے، خادم کہنے لگا کیا بتاؤں جب ہم اس پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی وہاں بھول گیا (اور آپ سے میں نے اس کا تذکرہ نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اس کی تو ہم کو تلاش تھی چنانچہ اگلے پاؤں قدم پر قدم ڈالنے واپس لوٹے۔

پھر تک پہنچے ہی تھے کہ ایک آدمی کپڑے سے سر لپیٹے ہوئے نظر آیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا، خضر بولے تمہارے ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا بنی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا، ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام نے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول اٹھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم

کی خلاف ورزی نہیں کروں گا، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا اگر آپ میرے ساتھ چلنا چاہتے ہیں تو پھر مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ میں خود ہی آپ سے اس کا ذکر کروں۔

آخر کار دونوں دریا کے کنارے چل دیے کہ کشتی موجود نہ تھی، اسنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، حضرت خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا۔ اس کے بعد خضر نے کشتی کو اچھی طرح دیکھ کر بسلا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی تو ذکر سب کو ڈبونا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر ممبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالو، اسی دوران ایک چڑیا نے آ کر سمندر میں اپنی چونچ ڈالی، حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کر سکتا حتیٰ کمی اس چڑیا نے اس سمندر کے پانی میں کی ہے۔

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیے، ساحل مندر پر ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا قصور مار ڈالا۔ یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا میں نے نہیں کہہ دیا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا عذر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو وہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے کپڑے کا کنارہ پکڑ کر کہا کہ مجھے ان واقعات کی تفصیل تو بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا کشتی والوں سے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جو ثواب اور عمدہ کشتیاں جھین لیا کرتا تھا (اس لئے حضرت خضر نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا) اور وہ لڑکا کا فر تھا اس کے والدین نیک آدمی تھے (خوف ہوا کہ کہیں والدین اس کی وجہ سے تباہ نہ ہوں اس لئے حضرت خضر نے اس کو بنکم خدا قتل کر دیا) اور وہ دیوار دو تہیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ محفوظ تھا، اس کی حفاظت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کر دی تھی، اور یہ کام میں نے اپنی مرضی سے نہیں کیے، یہ ان تمام چیزوں کی حقیقت ہے جن پر آپ صبر نہیں کر سکے۔

(۶۱، ۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُؤَوَّزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُسُفَ فِي تَفْسِيرِ ابْنِ جُرَيْجٍ الَّذِي أَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ أَجْرَبَةُ يَمْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَزِيدُ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ وَغَيْرُهُمَا قَالَ قَدْ سَمِعْتُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنَّا لَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ إِذْ قَالَ قَالَ سَلُونِي فَقُلْتُ أَبَا

عَبَّاسٍ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ بِالْكَوْفَةِ رَجُلٌ قَاصٌّ يَقَالُ لَهُ تَوْفَّ بِزَعْمٍ أَنَّهُ لَيْسَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ أَمَّا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ وَأَمَّا يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ فَقَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَكَرَ النَّاسُ يَوْمًا حَتَّى إِذَا قَاضَتْ الْعُيُونُ وَرَقَّتِ الْقُلُوبُ وَلَّى قَاضِرُكَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْأَرْضِ أَحَدٌ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ لَا قَالَ فَعَبَّ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرِدْ الْعِلْمُ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنَّ بِي عَبْدًا أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَأَتَى قَالَ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنِ قَالَ أَيْ رَبِّ اجْعَلْ لِي عِلْمًا أَعْلَمُ ذَلِكَ بِهِ قَالَ لِي عَمْرُو قَالَ حَيْثُ يَقَارِفُكَ الْحَوْتُ وَقَالَ يَعْلَى خُذْ حَوْتَ مَيْتًا حَيْثُ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحُ فَأَخَذَ حَوْتَ فَجَعَلَهُ فِي مِكَتَلِي قَالَ لِفَتَاهُ لَا أَكَلْفُكَ إِلَّا أَنْ تُخَبِّرَنِي حَيْثُ يَقَارِفُكَ الْحَوْتُ قَالَ مَا كَلَّفْتَنِي كَثِيرًا فَلَذَلِكَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذْ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ يَوْشَعَ بْنِ مَوْنٍ لَيْسَتْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَبِينَا هُوَ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ فِي مَكَانٍ ثَرْبَانِ إِذْ تَضَرَّتِ الْحَوْتُ وَمُوسَى نَالَهُ قَالَ فَتَاهُ لَا أَوْقِظُهُ حَتَّى إِذَا اسْتَقِظَ لَيْسَ أَنْ يُخَبِّرَهُ وَتَضَرَّتِ الْحَوْتُ حَتَّى دَخَلَ الْبَحْرُ فَأَمْسَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ جَرِيَّةُ الْبَحْرِ حَتَّى كَانَ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ فَقَالَ لِي عَمْرُو وَكَانَ أَثَرُهُ فِي حَجَرٍ وَخَلَقَ إِبْهَامِيهِمُ وَاللَّيْنِ تِلْكَ لِيهِمَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ قَدْ قَطَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْكَ النَّصَبَ لَيْسَتْ هَذِهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَأَخْبَرَهُ فَرَجَعَا فَوَجَدَا خَضِرًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَلَى طَبِيسَةٍ خَضِرَاءَ عَلَى كَيْدِ الْبَحْرِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مُسَجِّئِي ثَوْنُهُ قَدْ جَعَلَ كَرْفَةً تَحْتَ رِجْلَيْهِ وَطَرْفَةً تَحْتَ رَأْسِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ بَارِضُكَ مِنْ سَلَامٍ مِنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا شَأْنُكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتُ رُشْدًا قَالَ أَمَّا يُخَفِّيكَ أَنْ أَنْبَأَ التَّوْرَةَ بِيَدِكَ وَأَنْ أُوْحِيَ بِأُتَيْكَ يَا مُوسَى إِنَّ لِي عِلْمًا لَا يَنْبَغِي أَنْ تَعْلَمَهُ وَإِنْ لَكَ عِلْمًا لَا يَنْبَغِي أَنْ أَعْلَمَهُ فَجَاءَ طَائِرٌ فَأَخَذَ بِمِنْقَارِهِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا عَلِمِي وَعِلْمُكَ فِي عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَمَا أَخَذَ هَذَا الطَّائِرُ بِمِنْقَارِهِ مِنَ الْبَحْرِ حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ وَجَدَا مَعَابِرَ صِغَارًا تَحْمِلُ أَهْلَ هَذَا السَّاحِلِ إِلَى هَذَا السَّاحِلِ عَرَفُوهُ فَقَالُوا عَبْدُ اللَّهِ الصَّالِحُ فَقُلْنَا لِسَعِيدٍ خَضِرٌ قَالَ نَعَمْ لَا يَحْمِلُونَهُ بِأَجْرِ فَخَرَقَهَا وَذَقَّ فِيهَا وَبَدَأَ قَالَ مُوسَى أَخْرَقْنَاهَا لِتَعْرِقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتُ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ نَجَرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَانَتْ الْأَوَّلَى نِسْيَانًا وَالثَّانِيَّةُ شَرْطًا وَالثَّلَاثَةُ عَمْدًا قَالَ لَا تَوَاضَعْنِي بِمَا تَسِيَتْ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا فَلَقِينَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ قَالَ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَجَدَا غُلَامًا يَلْعَبُونَ فَأَخَذَ غُلَامًا كَافِرًا كَانَ ظَرْفِيًّا فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ بِالسَّكِينِ قَالَ أَقْبَلْتُ نَفْسًا زَكِيَّةً لَمْ تَعْمَلْ بِالْحَنِثِ فَأُنْطَلَقَ فَوَجَدَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَأَقَامَهُ قَالَ سَعِيدُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَرَفَعَ يَدَهُ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلَى فَخَبِثَتْ

أَنَّ سَعِيدًا قَالَ قَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ لَوْ شِئْتُ لَأَتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرُؤُهَا وَكَانَ وَرَأَتْهُمْ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقْرُؤُهَا وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يُزْعَمُونَ عَنْ غَيْرِ سَعِيدٍ أَنَّهُ قَالَ هَذَا الْعِلَامُ الْمَقْصُولُ يُزْعَمُونَ أَنَّ اسْمَهُ جَبْسُورٌ قَالَ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا وَآرَادَ إِذَا مَرَّتْ بِهِ أَنْ يَدْعَهَا لِعَيْبِهَا فَإِذَا جَاوَزُوا أَصْلَحُوهَا فَانْتَفَعُوا بِهَا بَعْدَ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ سَدَّوْهَا بِقَارُورٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ بِالْقَارِ وَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ وَكَانَ كَافِرًا فَخَشِنَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَيَحْمِلُهُمَا حُبُّهُ عَلَى أَنْ يَتَابَعَاهُ عَلَى دِينِهِ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبَدِّلَهُمَا رَهْمًا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رَحْمًا هُمَا بِهِ أَرْحَمُ مِنْهُمَا بِالْأَوَّلِ الَّذِي قَتَلَهُ خَضِرٌ وَزَعَمَ غَيْرُ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا قَالَا جَارِيَةٌ وَأَمَّا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ فَقَالَ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ إِنَّهَا جَارِيَةٌ وَبَلَغَنِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَنَّهَا جَارِيَةٌ [راجع ۲۱۴۳۱]

(۲۱۴۳۶) حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نوف نکالی کا خیال ہے کہ (حضرت خضر علیہ السلام) (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳۶۵) (۱۳۶۶) (۱۳۶۷) (۱۳۶۸) (۱۳۶۹) (۱۳۷۰) (۱۳۷۱) (۱۳۷۲) (۱۳۷۳) (۱۳۷۴) (۱۳۷۵) (۱۳۷۶) (۱۳۷۷) (۱۳۷۸) (۱۳۷۹) (۱۳۸۰) (۱۳۸۱) (۱۳۸۲) (۱۳۸۳) (۱۳۸۴) (۱۳۸۵) (۱۳۸۶) (۱۳۸۷) (۱۳۸۸) (۱۳۸۹) (۱

ملک میں سلام کا رواج کہاں ہے (یہ تم نے سلام کیسے کیا؟) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں! خضر بولے کیا بنی اسرائیل والے، موسیٰ نے کہا بنی ہاں! اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں آپ کے ہمراہ اس شرط پر چل سکتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ حصہ کی مجھے بھی تعلیم دیجئے، حضرت خضر علیہ السلام بولے آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکیں گے (درمیان میں بول اٹھیں گے) کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم خاص کا مجھے وہ حصہ عطا فرمایا ہے جو آپ کو نہیں دیا اور آپ کو وہ علم دیا جس سے میں ناواقف ہوں۔ (حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا انشاء اللہ آپ مجھے ثابت قدم پائیں گے میں آپ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔)

آخر کار دونوں دریا کے کنارے کنارے چل دیئے کہ کشتی موجود نہ تھی، اتنے میں ادھر سے ایک کشتی کا گزر ہوا، انہوں نے کشتی والوں سے سوار ہونے کے متعلق کچھ بات چیت کی، خضر کو لوگوں نے پہچان لیا اس لئے کشتی والوں نے دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کر لیا (جب دونوں سوار ہو گئے تو انہوں نے دیکھا کہ) ایک چڑیا آ کر کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس میں سے یا ک یا دو چونچیں مار کر پانی پی لیا، حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ ہمارے اور تمہارے علم نے خدا کے علم میں کوئی کمی نہیں پس طرح اس چڑیا کے پانی پینے سے سمندر میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ اس کے بعد خضر نے بسولا نکال کر کشتی کا ایک تختہ اکھاڑ دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دیکھنے بھی نہ پائے تھے کہ حضرت تختہ اکھاڑ چکے تھے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے یہ کیا کیا؟ ان لوگوں نے تو بغیر کرایہ کے ہم کو سوار کر لیا اور تم نے ان کی کشتی توڑ کر سب کو ڈوبنا چاہا تم نے یہ عجیب بات کی؟ خضر بولے میں نے تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا بھول چوک پر میری گرفت نہ کیجئے اور مجھ پر میرے کام میں دشواری نہ ڈالو۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ موسیٰ سے یہ سب سے پہلی حرکت بھول کر ہوئی، دوسری شرط کے طور پر تھی اور تیسری جان بوجھ کر، خیر! دونوں حضرات کشتی سے نکل کر چل دیئے، راستہ میں ایک لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، خضر نے اس کا سر پکڑ کر اپنے ہاتھ سے گردن اکھاڑ دی، موسیٰ بولے تم نے جو ایک معصوم جان کو بلا تصور مار ڈالا، یہ تم نے بہت برا کام کیا، خضر بولے کیا میں نے نہیں کہہ دیا کہ تم میرے ساتھ رہ کر ضبط نہ کر سکو گے، موسیٰ نے کہا اچھا اب اس کے بعد اگر میں آپ سے کچھ دریافت کروں تو آپ مجھے ساتھ نہ رکھنا، آپ نے میرا غدر بہت مان لیا، آخر کار پھر دونوں چل دیئے، چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، ان کو دہاں ایک دیوار نظر آئی جو گرنے کے قریب تھی، حضرت خضر علیہ السلام نے ہاتھ کا اشارہ کر کے اس کو سیدھا کر دیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہم ان لوگوں کے پاس آئے اور انہوں نے ہم کو نہ کھانا دیا نہ مہمانی کی، لیکن آپ نے ان کی دیوار ٹھیک کر دی، اگر آپ چاہتے تو اس کی اجرت لے سکتے تھے، حضرت خضر بولے بس یہی میرے تمہارے درمیان جدائی ہے، میں ان تمام باتوں کی تم کو اطلاع دیئے دیتا ہوں، جن پر تم سے ضبط نہ ہو سکا۔

حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ہمارا دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خضر کا قصہ ہمارے لیے اور بیان فرماتے، لیکن موسیٰ علیہ السلام سے صبر نہ ہو سکا (اگر موسیٰ علیہ السلام ضبط کر سکتے تو اللہ تعالیٰ اور قصہ بیان فرماتا) اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ موسیٰ پر رحم فرمائے، اگر وہ ضبط کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ہمارے سامنے ان کا واقعہ کچھ اور بھی بیان فرماتا، ابن عباس رضی اللہ عنہما (تینوں باتوں کی تفصیل کے لیے یہ آیت تلاوت فرماتے تھے کہ کشتی والوں سے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جس کا نام ”حدہ بن بدو“ بتایا جاتا ہے، جو ثابت اور عمدہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا (اس لئے حضرت خضر نے اس کشتی کو عیب دار کر دیا) اور وہ لڑکا کا فر تھا اس کا نام ”جیسور“ بتایا جاتا ہے اس کے والدین نیک آدمی تھے (خوف ہوا کہ کہیں والدین اس کی وجہ سے تباہ نہ ہوں اس لئے حضرت خضر نے اس کو حکم خدا قتل کر دیا اور اس کے بدلے میں ایک بچی انہیں دے دی گئی جو اپنے والدین کا اس بچے سے زیادہ خیال رکھنے والی تھی جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کر دیا تھا) اور وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی جس کے نیچے ان کا خزانہ محفوظ تھا، اس کی حفاظت کے لیے حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیڑھی کر دی تھی۔

(۶۷۲۷) وَوَجَدْنَاهُ فِي كِتَابِ أَبِي عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ مَعِينٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَوْسُفَ مَثَلُهُ

(۲۱۳۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۷۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ أَبُو الْهَيْثَمِ الرُّبَالِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا رَجُلَةً عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يَدْكُرُهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ وَآيَاتِهِ اللَّهُ نِعْمَهُ وَبَلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا مِنِّي أَوْ أَعْلَمُ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مَنْ هُوَ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَذَلِّلْنِي عَلَيْهِ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حَوْثًا مَالِحًا فَفَعَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَلَقِيَ الْخَضِرَ فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِمَا مَا كَانَ حَتَّى كَانَ آخِرُ ذَلِكَ مَرُّوا بِالْقَرْيَةِ اللَّتَامُ أَفْلَحَهَا فَطَقَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطَعَمَا قَابُوا أَنْ يُضَيَّفُوهُمَا ثُمَّ قَصَّ عَلَيْهِ النَّبَاُ نَبَا السَّفِينَةِ وَإِنَّهُمَا خَرَقَهَا لِيَتَخَوَّزَهَا الْمَلِكُ فَلَا يُرِيدَهَا وَأَمَّا الْغُلَامُ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا كَانَ أَبَوَاهُ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَذْرَكَ لَأَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ [راجع: ۲۱۴۳۱]۔

(۲۱۳۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی اسرائیل کے سامنے کھڑے تقریر فرما رہے تھے، تقریر ختم ہوئے کئے بعد ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں سب سے بڑا عالم ہوں، خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الہی اس سے ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ حکم دیا گیا کہ اپنے ساتھ زبیل میں ایک (بھٹی ہوئی) مچھلی رکھ لو (اور سفر کو چل دو) جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہ شخص وہیں ملے گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مچھلی لے کر زمیمل میں ڈالی اور چل دیئے اور وہ قصہ پیش آیا جو اللہ نے بیان کیا ہے، حتیٰ کہ سب سے آخر میں چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے، گاؤں والوں سے کھانا مانگا، انہوں نے مہمانی کرنے سے انکار کر دیا، پھر حضرت خضر علیہ السلام نے ان کے سامنے کشتی والے واقعے کی حقیقت بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اسے بادشاہ کی وجہ سے توڑا تھا تا کہ وہ وہاں سے گذرے تا کہ اس سے کوئی تعرض نہ کرے، اور ہالاکا تو فطری طور پر وہ کافر تھا، اس کے والدین اس پر بہت شفیق تھے، اگر وہ زندہ رہتا تو انہیں سرکشی اور نافرمانی میں مبتلا کر دیتا اور رہی دیوار تو وہ شہر میں دو تہیم لڑکوں کی تھی۔

(۲۱۴۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَبْدِيُّ سَلَمَانُ بْنُ دَاوُدَ الزُّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ رَقِيعَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقِيعَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَقِيعَةَ وَقَالُوا حَمِيمًا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي ثُبَيْثٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْغَضِيرُ طَبِيعٌ كَافِرًا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ فِي حَدِيثِهِ وَلَوْ أَذْرَكَ لَأَرَهَقَ أَبُوْنِيهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا [صححه مسلم (۲۶۶۱)، وابن حبان (۶۲۲۱)]۔ [مکرر ماقبلہ]

(۲۱۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کیا تھا، وہ طبعاً کافر تھا (اگر وہ زندگی پاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر کے قریب پہنچا دیتا)

(۲۱۴۴۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَأَبُو الرَّبِيعِ الزُّهْرَانِيُّ قَالََا حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَبَّاسٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي ثُبَيْثٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ صَاحِبُ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ طَبِيعٌ يَوْمٌ طَبِيعٌ كَافِرًا [راجع ماقبلہ]

(۲۱۴۳۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو قتل کیا تھا، وہ طبعاً کافر تھا (اگر وہ زندگی پاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی اور کفر کے قریب پہنچا دیتا)

(۲۱۴۴۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَمَزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي ثُبَيْثٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ إِنَّ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تَصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا [انظر: ۲۱۴۴۰، ۲۱۴۴۱]۔

(۲۱۴۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت اِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تَصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ میں لفظ ”بلغت“ کو مشدود یعنی ”بَلَغْتَ“ بھی پڑھا ہے۔

(۲۱۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْعَنَبَرِيُّ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا يُنْقَلُهَا [قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف الإسناد (أبو داود: ۳۹۸۵، الترمذی: ۳۹۳۳). قال

شعب: صحیح إسناده ضعیف.]

(۲۱۳۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت اِنْ سَأَلْتِكُمْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ میں لفظ ”بلفت“ کو مشدود یعنی ”بَلَّغْتَ“ بھی پڑھا ہے۔

(۲۱۴۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ الشَّاعِرُ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَنَا سَأَلْتُهُ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ جَبْرِيلَ لَمَّا رَكَضَ زَمَزَمَ بِعَقِبِهِ حَعَلْتُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ تَجْمَعُ الطُّحَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ هَاحِرَ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكْتَهَا لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب مروی ہے کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنی ایزی مار کر زمزم کا کنواں جاری کیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کنکریاں اکٹھی کر کے منڈیر بنانے لگیں، نبی ﷺ فرماتے ہیں حضرت ہاجرہ علیہا السلام ”جو کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ تھیں“ پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ اسے یونہی چھوڑ دیتیں تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

(۲۱۴۴۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ حَبِيبٍ الزُّبَايْتُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا لِأَحَدٍ بَدَأَ بِنَفْسِهِ قَدْ كَرَّ ذَاتَ يَوْمٍ مُوسَى فَقَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَى مُوسَى لَوْ كَانَ صَبَرَ لَقَصَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِ وَلَكِنْ قَالَ إِنْ سَأَلْتَكِ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا [صححه ابن حبان (۹۸۸)، والحاكم (۵۷۴/۲). وقال الترمذی حسن غریب صحیح قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۳۹۸۴، الترمذی: ۳۳۸۵).]

[راجع: ۲۱۴۴۱]

(۲۱۳۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی کے لئے دعاء فرماتے تو اس کا آغاز اپنی ذات سے کرتے تھے، چنانچہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہم پر اور موسیٰ علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، اگر وہ صبر کر لیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے واقعے کی دیگر تفصیلات بھی بیان فرما دیتا، لیکن انہوں نے تو یہ کہہ دیا کہ ”اگر میں نے اس کے بعد آپ سے کوئی سوال پوچھا تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنے گا، آپ میری طرف سے عذر کو پہنچ گئے ہیں۔“

(۲۱۴۴۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ وَأَبُو قُطَيْبٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۴۴۱].

(۲۱۳۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ قَالَ يَنْعَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۱۴۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ "وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ" کی تفسیر میں فرمایا کہ "ایام اللہ" سے مراد اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔

(۲۱۴۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَذَكَرَهُمْ بِأَيَّامِ اللَّهِ قَالَ يَنْعَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۱۴۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الزَّوَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ قَبِلْتُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ الْأَنْبِيَاءَ بَدَأَ بِنَفْسِهِ فَقَالَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى هُوْدٍ وَعَلَى صَالِحٍ

(۲۱۴۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی نبی کا ذکر فرماتے تو اس کا آغاز اپنی ذات سے کرتے تھے، چنانچہ ایک دن فرمایا ہم پر اور ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔

(۲۱۴۴۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُكِّي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحُ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي فِرَازَةٍ فِي الرَّحْلِ الَّذِي اتَّعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ الْفَرَازِيُّ هُوَ رَجُلٌ آخَرُ قَمَرٍ بَنَى أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَذَعْوَتُهُ فَسَأَلْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّذِي تَبِعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسَى خَالِسٌ فِي مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْكَ قَالَ مَا أَرَى قَالُوا حَى اللَّهُ إِلَيْهِ بَلَى غُبْدِي الْخَضِرُ فَسَأَلَ السَّبِيلَ إِلَيْهِ فَجَعَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ الْخُوتَ أَمَةً إِنَّ الْفَقْدَةَ وَكَانَ مِنْ شَأْنِهِ مَا قَصَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [راجع: ۲۱۴۲۶]۔

(۲۱۴۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کا اور حبر بن قیس فزاری کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس رفیق کے متعلق اختلاف رائے ہو گیا جس کی طرف سفر کر کے جانے کی بارگاہ الہی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے، اسی دوران وہاں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں پکار کر کہا کہ میرا اور میرے اس ساتھی کا اس بات میں اختلاف ہو گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ ساتھی

کون تھا جس کی طرف سفر کر کے ملنے کی درخواست انہوں نے کی تھی؟ کیا آپ نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نبی ﷺ کو یہ سنا کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام، بنی اسرائیل کے کسی اجتماع سے خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر ان سے پوچھا کہ آپ کے علم میں اپنے سے بڑا کوئی عالم بھی ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وحی آئی کہ ہمارا ایک بندہ حضرت م سے بڑا عالم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام ان سے ملنے کا طریقہ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو ان کے لئے نشاناً قرار دیتے ہوئے فرمایا جب تم مچھلی کو نہ پاؤ تو واپس آ جانا کیونکہ وہیں پر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے گی، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر روانہ ہوئے تو ایک منزل پر پڑاؤ کیا اور اپنے خادم سے کہنے لگے ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں تو ہمیں بڑی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے، وہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی کو غائب پایا، تو دونوں اپنے نشاناً ت قدم پر چلتے ہوئے واپس لوٹے اور پھر وہ قصد پیش آیا جو اللہ تعالیٰ فراموش کیا ہے۔

وہ حدیثیں جو حضرت انس بن مالکؓ نے ان سے نقل کی ہیں۔

(٣١٤٥) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ مَا حَكَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ مِنْذُ
أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا رَجُلٌ غَيْرَ قَرَأَتْنِي فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ أَفَرَأَتْنِي
آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تَقْرَأْنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ لَتَأْتِي جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي
وَمِيكَائِيلُ عَنْ بَسَائِرِي فَقَالَ جِبْرِيلُ أَفَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ وَاحِدٍ فَقَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَنْدَهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ
أَحْرُفٍ كُلُّهَا شَافَ حَافٍ (راجعہ: ٢١٤٠٧).

(۲۱۳۵۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک آیت پڑھائی، اور دوسرے آدمی کو وہی آیت دوسری طرح پڑھائی، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی ﷺ نے پڑھائی ہے، میں نے اس سے قسم کھا کر کہا کہ مجھے تو نبی ﷺ نے یہ آیت اس طرح پڑھائی ہے، اور اس دن اسلام کے حوالے سے جو دوسرے میرے ذہن میں آئے، کبھی ایسے دوسرے نہیں آئے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا: یوں نہیں، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وسوسہ دور ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے دوسرے نہ آئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دوحرفوں پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے

اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے۔

(۲۱۴۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَالٍ قَالَ

أَنَسَ قَالَ أُنْبِئْ مَا دَخَلَ قَلْبِي شَيْءٌ مِنْهُ أَسْلَمْتُ فَقَدْ كَرَّمَنِي حَدِيثُ أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ رِاجِعٌ ۷ ۲۱۴۵۱

(۲۱۴۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نُرَيْسٍ قَالَ مَا

دَخَلَ قَلْبِي مِنْهُ أَسْلَمْتُ فَقَدْ كَرَّمَنِي رِاجِعٌ ۷ ۲۱۴۵۲

(۲۱۴۵۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَنِّي حَدَّثَنَا أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زُهْرِيٍّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

كَانَ أُنْبِئُ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرْعَوْنُ سَفَّ بِنَبِيِّ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَقَدَحَ

صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ حَاءَ بِطَلَسٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءٍ بِحِكْمَةٍ وَإِيمَانًا فَافْتَرَحَهَا فِي سِدْرِي ثُمَّ

أَطْبَقَهُ رِاجِعٌ ۷ ۲۱۴۵۳

(۲۱۴۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جس زمانے میں میں مکہ میں تھا، ایک دن میرے گھر کی چھت کھل گئی اور وہاں سے حضرت جبریل علیہ السلام اتر کر آئے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا، اسے

آب زمزم سے دھویا، پھر ایک ٹھٹھری لے کر آئے جو حکمت و ایمان سے لبریز تھی اور اسے میرے سینے میں اندیل دیا اور پھر

اسے بند کیا۔

حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي نُرَيْسٍ عَنْ أَبِي نُرَيْسٍ عَنْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَهُ حَدَّثَنِي أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زُهْرِيٍّ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي نُرَيْسٍ عَنْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲۱۴۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَجْلَحَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي نُرَيْسٍ عَنْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي أَنْ أَعْرِضَ الْقُرْآنَ عَلَيْكَ قَالَ

وَسَمَّيْنِي لَكَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ بِفَضْلِي اللَّهُ وَبِرَحْمَتِهِ فَبَدَّلَكَ فَلْتَفَرَحُوا هَكَذَا قَرَأَهَا أُنْبِئُ

(۲۱۴۵۴) حضرت عبدالرحمن بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے

حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میرے پروردگار نے میرا نام لیا ہے؟ نبی علیہ السلام

نے فرمایا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے سو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہئے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی اس آیت فَبَدَّلَكَ

فَلْتَفَرَحُوا کو "فلتفرحوا" پڑھتے تھے۔

(۲۱۴۵۵) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ حَدَّثَنَا أَسْلَمُ بْنُ مُنْقَرِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي نُرَيْسٍ عَنْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَتِي أَمِيزْتُ أَنْ أَفْرَأَ عَلَيْكَ سُورَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ ذِكِرْتُ هُنَاكَ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ فَقَرِحْتُ بِذَلِكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلِتَفَرِّحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ قَالَ مُوَمَّلٌ قُلْتُ لِسَفِيَّانَ هَذِهِ الْقِرَاءَةُ فِي الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ

(۲۱۳۵۵) حضرت عبدالرحمن بن ابی بنی کعب رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں فلاں فلاں سورت پڑھ کر سناؤں، حضرت ابی بنی کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کیا میرے پروردگار نے میرا نام لیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے سو تمہیں اس پر خوش ہونا چاہئے، حضرت ابی بنی کعب رضی اللہ عنہ قرآن کریم کی اس آیت فَبِذَلِكَ فَلِتَفَرِّحُوا کو ”فلتفرحوا“ پڑھتے تھے۔

(۲۱۳۵۶) حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَصْبَاهُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْبُوا الرِّيحَ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَمِنْ خَيْرِ مَا فِيهَا وَمِنْ خَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَتَعَوَّذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَمِنْ شَرِّ مَا فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۵۲) | مکرر بعدہ |

(۲۱۳۵۶) حضرت عبدالرحمن بن ابی بنی کعب رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہو ا کو برا بھلا مت کہا کرو، اور جب تمہیں اس میں کوئی ایسی چیز دکھائی دے جو تمہاری طبیعت کو ناگوار محسوس ہو تو تم یوں کہہ لیا کرو اسے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں کی اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کرتے ہیں، اور اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۱۳۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضَالٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ دُرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسُئِلُوا اللَّهَ حَتَّى مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ [إسناده حسن] |

(۲۱۳۵۷) حضرت عبدالرحمن بن ابی بنی کعب رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہو ا کو برا بھلا مت کہا کرو، البتہ اللہ سے اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں کی اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کی خیر کا سوال کیا کرو اور اس ہوا اور اس میں موجود چیزوں اور جو پیغام دے کر اسے بھیجا گیا ہے، اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

(۲۱۳۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دَاوُدَ الْوُسْطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْدِيُّ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ

سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ ذُرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَتَرَكَ آيَةَ فَجَاءَ أَبِي وَقَدْ فَاتَهُ بَعْضُ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نُسِخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ أَوْ أُتِيهِتْهَا قَالَ لَا بَلْ أُتِيهِتْهَا [صححه ابن خزيمة (۱۶۴۷) . قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۳۵۸) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو دورانِ تلاوت ایک آیت چھوڑ دی، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس وقت آئے تھے جب نماز کا کچھ حصہ گزر چکا تھا، نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ آیت منسوخ ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ میں بھول گیا تھا۔

(۲۱۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الثَّابِتُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ وَزُبَيْدٍ عَنْ ذُرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [انظر (۲۱۴۶۱، ۲۱۴۶۲)]

(۲۱۳۵۹) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ اتر میں سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۱۴۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ الْيَمِيِّ عَنْ ذُرٍّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي التَّوَارِثِ سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [صححه ابن حبان (۲۴۵۰) . وقال النوصیری: هذا إسناده ضعيف]

قال الألبانی: صحيح (أوداد: ۱۴۲۳ و ۱۴۳۰، ابن ماجه: ۱۷۱، النسائی: ۳/۲۳۵، ۳۴۴) [راجع: ۲۱۴۵۹].

(۲۱۳۶۰) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ اتر میں سَبَّحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور سلام پھیر کر تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے تھے۔

(۲۱۴۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الضَّرِيرُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذُرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۴۵۹].

(۲۱۳۶۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ إِذَا أَصْبَحْنَا أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ رُسْنَةَ بَيْنَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ رَمْلَةً أَيْسَارًا إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَإِذَا أَمْسَيْنَا مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں صبح کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دعاء سکھاتے تھے ”ہم نے صبح کی فطرت اسلام پر، کلمہ اخلاص پر، اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر جو سب سے یکسو تھے، اور مشرکین میں سے نہ تھے اور یہی دعاء شام کے وقت پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔

(۲۱۴۶۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ سَمِعَ ابْنَ أَبِی سَمْعٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَبَابٍ سَمِعَ أَبَا يُحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِحْدَى عَيْنَيْهِ كَأَنَّهَا رُجَاجَةٌ خَضِرَاءُ وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ انظر: ۲۱۴۶۴.

[۲۱۴۶۶، ۲۱۴۶۵]

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن سے بحوالہ عبداللہ بن خباب از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کی ایک آنکھ سبز شیشے کی طرح محسوس ہوگی اور عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرے۔

(۲۱۴۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ وَرَوَاهُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ رَوَاهُ الْغَزَنِيُّ يُحْدِثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی سَمْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَقَالَ رَوَاهُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَبَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ عَيْنُهُ خَضِرَاءُ كَأَنَّهَا رُجَاجَةٌ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۳) حضرت عبدالرحمن سے بحوالہ عبداللہ بن خباب از ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا اس کی ایک آنکھ سبز شیشے کی طرح محسوس ہوگی اور عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرے۔

(۲۱۴۶۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی سَمْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ فَقَدْ كَرِهْتُ لَهُ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلَادٌ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِی سَمْعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَمْ يَذْكُرُ خَلَادٌ فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَابٍ [راجع: ۲۱۴۶۳]

(۲۱۳۶۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

وَهُمَا حَدَّثَنِ ابْنُ مَرْوَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

(۲۱۶۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَرَأْتُ آيَةَ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَآتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَمْ تَقْرَأْ آيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ بَلَى فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَمْ تَقْرَأْ آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ بَلَى كَلَّا كَمَا مُحِيسٌ مُجِيبٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ يَا أَبُي بِنِ كَعْبٍ إِنِّي أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُوفٍ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ غُفُورًا رَحِيمًا أَوْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا أَوْ عَلِيمًا سَمِيعًا فَاللَّهُ كَذَلِكَ مَا لَمْ تُخَيِّمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۱۴۷۷)]. [الطبراني: ۲۱۶۶۸، ۲۱۶۶۹]

(۲۱۶۷۷) حضرت سلیمان بن صرد عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہما مروی ہے کہ میں نے ایک آیت پڑھی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے کسی دوسرے طریقے سے پڑھ رہے تھے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ کیا آپ نے مجھے یہ آیت اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، تم دونوں صحیح ہو، نبی ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا جس سے وہ تمام وسوسے دوہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے وسوسے نہ آئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل ﷺ آئے تھے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، حضرت میکائیل ﷺ نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل ﷺ نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھے، حضرت میکائیل ﷺ نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حرف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کافی شافی ہے، اگر تم غُفُورًا رَحِيمًا یا سَمِيعًا عَلِيمًا یا عَلِيمًا سَمِيعًا کہہ دیتے ہو تو اللہ اس طرح ہے، بشرطیکہ تم آیت عذاب کو رحمت سے یا آیت رحمت کو عذاب سے تبدیل نہ کرو۔

(۲۱۶۷۸) حَدَّثَنَا بَهْرٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخَزَاعِيُّ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَرَأْتُ آيَةَ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَآتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَمْ تَقْرَأْ آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ بَلَى كَلَّا كَمَا مُحِيسٌ مُجِيبٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ يَا أَبُي بِنِ كَعْبٍ إِنِّي أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُوفٍ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ غُفُورًا رَحِيمًا أَوْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا أَوْ عَلِيمًا سَمِيعًا فَاللَّهُ كَذَلِكَ مَا لَمْ تُخَيِّمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ [راجع: ۲۱۶۶۷، ۲۱۶۶۸]

(۲۱۶۷۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَرَأْتُ آيَةَ وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا فَآتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَمْ تَقْرَأْ آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ بَلَى كَلَّا كَمَا مُحِيسٌ مُجِيبٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ يَا أَبُي بِنِ كَعْبٍ إِنِّي أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَقِيلَ لِي عَلَى حَرْفٍ أَوْ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقُلْتُ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ عَلَى حَرْفَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْمَلَكُ الَّذِي مَعِيَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ عَلَى ثَلَاثَةٍ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُوفٍ لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ إِنْ قُلْتَ غُفُورًا رَحِيمًا أَوْ قُلْتَ سَمِيعًا عَلِيمًا أَوْ عَلِيمًا سَمِيعًا فَاللَّهُ كَذَلِكَ مَا لَمْ تُخَيِّمْ آيَةَ عَذَابٍ بِرَحْمَةٍ أَوْ آيَةَ رَحْمَةٍ بِعَذَابٍ [راجع: ۲۱۶۶۷، ۲۱۶۶۸]

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ خِلَافَهَا وَقَرَأَ رَجُلٌ آخَرَ خِلَافَهَا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۴۶۷].

(۲۱۴۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَقْفَرِ الْعَدَنِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنْطَلِقُ إِلَيْهِ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اسْتَقْرِئْهُ هَذَا فَقَالَ أَقْرَأُ فَقَرَأَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ فَقُلْتُ لَهُ أَوَلَمْ يَقْرَنْنِي كَذَا وَكَذَا قَالَ بَلَى وَأَنْتَ قَدْ أَحْسَنْتَ فَقُلْتُ بِيَدَيَّ قَدْ أَحْسَنْتَ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَذْهَبْ عَنْ أَبِي الشَّكِّ فَيَضُتْ عَرْقًا وَامْتَلَأْ حَوْفِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّ إِدْنِ مَلَكَيْنِ أَتَانِي فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَقْرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْنِي قَالَ أَقْرَأَ عَلَى حَرْفَيْنِ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي فَقَالَ أَقْرَأَ عَلَى ثَلَاثَةٍ فَقَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ أَقْرَأَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَحْرُفٍ قَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ أَقْرَأَ عَلَى خَمْسَةِ أَحْرُفٍ قَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ أَقْرَأَ عَلَى سِتَّةٍ قَالَ الْآخَرُ زِدْهُ فَقَالَ أَقْرَأَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَالْقُرْآنُ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ [انظر بعده].

(۲۱۴۷۰) حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں یہ آیت کس نے پڑھائی ہے؟ اس نے بتایا کہ مجھے یہ آیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے، میں اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ نے فلاں آیت مجھے اس طرح نہیں پڑھائی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں، عرض کیا کہ یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ آپ نے اسے یہی آیت دوسری طرح پڑھائی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور دعا دی کہ اے اللہ الہی سے شک کو دور فرما جس سے وہ تمام دوساوس دو ہو گئے اور اس کے بعد کبھی مجھے ایسے دوسو سے نہ آئے اور میں پانی پانی ہو گیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اسے دو حرفوں پر پڑھئے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے پھر کہا کہ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے اور فرمایا ان میں سے ہر ایک کا فی ثانی ہے۔

(۲۱۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرْكَانِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي مَلَكَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَقْرَأْهُ قَالَ عَلَى كَمْ قَالَ حَرْفٍ قَالَ زِدْهُ قَالَ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ [راجع ما قبله].

(۲۱۳۷۱) حضرت سلیمان علیہ السلام سے بحوالہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبریل اور میکائیل علیہ السلام آئے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ قرآن کریم کو ایک حرف پر پڑھے، حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ ان سے اضافے کی درخواست کیجئے، یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گئے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُمَا وَحْدَتَيْنِ جَوْحَرَتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَلَيْهِمَا نَ ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۳۷۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۱۵۸۷۸]۔ [نظر: ۲۱۴۷۳، ۲۱۴۷۴، ۲۱۴۷۵، ۲۱۴۷۶، ۲۱۴۷۷، ۲۱۴۷۸، ۲۱۴۷۹، ۲۱۴۸۰، ۲۱۴۸۱، ۲۱۴۸۲، ۲۱۴۸۳]

(۲۱۳۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۳۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا أَنَّ شِهَابَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَكَذَا يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ فِي حَدِيثِهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ كَذَا يَقُولُ غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۳۷۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۳۷۴) حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ بْنُ أَبِي مَرْجَمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مَرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۳۷۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبِي وَوَأَقْبَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي اتَّفَقَا عَلَى عُرْوَةَ وَلَمْ يَقُولَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [راجع: ۲۱۴۷۲]۔

(۲۱۳۷۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۳۷۶) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ

مُرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعُوثَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً [راجع: ۲۱۴۷۲].

(۲۱۴۷۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَحَدَّثَنِي مُعَمَّرٌ مِثْلَهُ سَوَاءٌ غَيْرَ أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ أَبِي بَكْرٍ عُرْوَةَ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۷۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحُ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً وَخَالَفَ رَبَاحٌ رِوَايَةَ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَعَنْدَ الرَّزَاقِ لِأَنَّهُمَا قَالَا عَنْ عُرْوَةَ قَالَ رَبَاحُ عَنْ أَبِي نَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۷۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

(۲۱۴۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو مُكْرَمٍ وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُرْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۷۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أَبَا أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۴۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُمَرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الْحَبَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ الرَّصَافِيُّ حَدَّثَنَا جَدِّي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مُرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَعُوثَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۴۷۲]

(۲۱۳۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوقَرُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَكُوثٍ يَقُولُ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَدْ كَرِهَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَرْوَانَ [راجع: ۲۱۴۷۲]۔

(۲۱۳۸۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۴۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنَ عَبْدِ يَكُوثٍ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَكَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالَ فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ وَخَالَفَ أَبُو مَعْمَرٍ وَرِوَايَةً مِنْ رِوَاةٍ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ لَأَنَّهُ رَوَاهُ عَدَدٌ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَقَالُوا فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ [راجع: ۲۱۴۷۲]۔

(۲۱۳۸۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
وَهُمَا شَيْخَانِ جَوْهَرَتَانِ سَوِيدٌ بِنُفْسِهِ غَفَلَةُ بِإِسْنِهِ ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۴۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ قَالَ عَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَذِيبِ انْقَطَعَتْ سَوْطًا فَقَالَ لِي أَلَيْهَ فَأَبَيْتُ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ لَقِيتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ انْقَطَعَتْ مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَعَرَفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا قَالَ فَقَالَ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوَعَائِهَا وَكَانَتْهَا ثُمَّ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَهِيَ كَسَبِيلِ مَالِكٍ وَهَذَا لَفْظُ وَكِيعٍ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرَفْتُهَا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ اعْلَمْ عَدَّتْهَا وَوَعَائِهَا وَكَانَتْهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعَدَّتِهَا وَوَعَائِهَا وَوَكَايَتِهَا فَاغْطِهَا إِنِّي أَهْوَ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا [صححه البخاری (۲۴۲۶)، ومسلم (۱۷۲۳)، وابن حبان (۴۸۹۲)]۔ [انظر: ۲۱۴۸۵، ۲۱۴۸۶، ۲۱۴۸۷، ۲۱۴۸۸، ۲۱۴۸۹]۔

(۲۱۳۸۴) حضرت سويد بن غفلة سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام ”عذیب“ میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک درہ گرا پڑا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے چھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے

دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، (میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفظ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۲۱۴۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ عَفَلَةَ [راجع: ۲۱۴۸۴] (۲۱۴۸۶) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ عَفَلَةَ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدْتُ سُوطًا فَأَخَذْتُهُ فَقَالَ لِي اطْرُحْهُ فَقُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَعْرِفُهُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَنْ يَعْرِفُهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَلَبِثَ عَلَيَّ وَأَبِيتُ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَانَا حَضَرَتْ قَاتِئَةُ الْأَمْدِينَةِ فَلَقِيتُ أَبِي مِنْ كَهَبٍ فَذَكَرْتُ لَهُ قَوْلَهُمَا وَقَوْلِي لَهُمَا فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتِئَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَعَرَفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ لَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا أَذْرَى قَالَ لَهُ ذَلِكَ فِي سَنَةِ أَوْ لِي ثَلَاثَ بَاسِينَ فَقَالَ لِي فِي الرَّابِعَةِ اعْرِفْ عَدَدَهَا وَوَكَايَتَهَا فَإِنْ وَجَدْتُ مَنْ يَعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتَعْ بِهَا وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَذْرَى ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا [راجع: ۲۱۴۸۴]۔

(۲۱۳۸۶-۲۱۳۸۵) حضرت سوید بن عفلہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا، جب ہم مقام ”عذیب“ میں پہنچے تو مجھے راستے میں ایک درہ گرا پڑا، میں نے اسے اٹھالیا، ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اسے پھینک دیجئے، لیکن میں نے انکار کر دیا، اور کہا کہ میں اس کی تشہیر کروں گا، اگر اس کا مالک آگیا تو اسے دے دوں گا ورنہ خود اس سے فائدہ اٹھاؤں گا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، میں ایک سال تک اعلان کرتا رہا لیکن مجھے کوئی آدمی ایسا نہ ملا جو اس کی شناخت کر سکتا ہو، میں پھر حاضر خدمت ہوا، نبی ﷺ نے دوبارہ ایک سال تک اس کی تشہیر کرنے کا حکم دیا، (بالآخر) فرمایا اس کی تعداد، اس کا لفظ اور بندھن اچھی طرح ذہن میں رکھ کر ایک سال تک مزید تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہت اچھا، ورنہ تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

بُنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ

(۲۱۵۲۹) زکریٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

(۲۱۵۳۰) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ أَخُو الْفَرَاتِ بْنُ أَبِي

الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زُرَّ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ لِفَلَاحٍ يَفْقَهُنَّ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

(۲۱۵۳۰) زکریٰ کہتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا شب قدر ستائیسویں رات ہوتی ہے، جبکہ تین راتیں باقی رہ جاتی ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو ابوشمان نہدی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ ابْنُ عَمٍّ لِي شَاسِعَ الدَّارِ فَقُلْتُ لَوْ أَنَّكَ

اتَّخَذْتَ حِمَارًا أَوْ ضَيْئًا فَقَالَ مَا يَسْرُنِي أَنْ يَتَّبِعِي مُطَهَّبٌ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا

سَمِعْتُ عَنْهُ كَلِمَةً أَكْرَهَ إِلَيَّ مِنْهَا قَالَ فَإِذَا هُوَ يَذْكُرُ الْخَطَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ دَرَجَةً [انظر: ۲۱۵۳۲، ۲۱۵۳۳، ۲۱۵۳۴، ۲۱۵۳۵، ۲۱۵۳۶، ۲۱۵۳۷]

(۲۱۵۳۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے ایک چچا زاد بھائی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میں نے اس سے کہا کہ اگر تم

کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو چھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد بن عبد اللہ کے گھر سے ملا ہوا ہو، میں نے

اس کے منہ سے اس سے زیادہ کوئی کراہت آمیز جملہ نہیں سنا تھا، لیکن پھر چہ چلا کہ اس کی مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر

آنے کا ثواب حاصل کرتا ہے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اسے ہر قدم کے بدلے

ایک درجہ ملے گا۔

(۲۱۵۳۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبِي

بُنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ لَكَ مَا اخْتَسَبْتَ [راجع: ۲۱۵۳۱]

(۲۱۵۳۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ التَّيْجِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ لَا أَعْلَمُ

رَجُلًا كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مَنْزِلًا أَوْ قَالَ دَارًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ لَقِيلَ لَهُ أَوْ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا فَهَرَكْتَهُ فِي الرَّمْضَاءِ

وَالْعُلَمَاءُ فَقَالَ مَا يَسْرُنِي أَنْ دَارِي أَوْ قَالَ مَنْزِلِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ فَنِمِّي الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِقَوْلِكَ مَا يَسْرُنِي أَنْ مَنْزِلِي أَوْ قَالَ دَارِي إِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ قَالَ

أَرَدْتُ أَنْ يَكْتَبَ إِلَيَّ إِذَا أَقْبَلْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوعِي إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَهْلِي قَالَ أَغْطَاكَ اللَّهُ تَعَالَى

ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ أَنْطَاكَ اللَّهُ مَا اخْتَسَبْتَ أَوْ أَنْطَاكَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ كُلَّهُ مَا اخْتَسَبْتَ أَجْمَعُ [صححه

مسلم (۶۶۳)، وابن خزيمة (۴۵۰ و ۱۵۰۰)، وابن حبان (۲۰۴۰)۔ [راجع: (۲۱۵۳۱)۔]

(۲۱۵۳۳) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْتِي الصَّلَاةَ فَيَقِيلُ لَهُ لَوْ اتَّخَذْتُ حِمَارًا بِقَيْكَ الرَّمْضَاءَ وَالشُّوْكَ وَالْوُقْعَ قَالَ شُعْبَةُ وَذَكَرَ رَابِعَةً قَالَ مَحْلُوفَةٌ مَا أَحْبَبُّ أَنْ طَبِي بَطْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ أَوْ قَالَ لَكَ أَجْرُ مَا نَوَيْتَ شُعْبَةُ يَقُولُ ذَلِكَ [راجع: (۲۱۵۳۱)]

(۲۱۵۳۳) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَاذٍ بَنِي الْعُبَيْرِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَا أَعْلَمُ مِنَ النَّاسِ مِنْ إِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِمَّنْ يُصَلِّي الْقِبْلَةَ أَبْعَدَ بَيْتًا مِنَ الْمَسْجِدِ مِنْهُ قَالَ فَكَانَ يَحْضُرُ الصَّلَاةَ كُلَّهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ لَوْ اشْتَرَيْتُ حِمَارًا تَرَكْتُهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالطَّلْمَاءِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحْبَبُّ أَنْ يَنْجِي يَلْزُقَ بِمَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لِيَكُنِيَا يُكْتَبُ أَجْرِي وَرُجُوعِي إِلَى أَهْلِي وَإِقَابِي إِلَيْهِ قَالَ أَنْطَاكَ اللَّهُ ذَلِكَ كُلَّهُ أَوْ أَطْعَمَكَ مَا أَحْسَنْتَ أَجْمَعُ أَوْ كَمَا قَالَ [راجع: (۲۱۵۳۱)]

(۲۱۵۳۵) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا

اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ فِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ لَا تَكَادُ تُخَطُّهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَوَجَّعْتُ لَهُ فَقُلْتُ يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَتَبَكُّ مِنْ حَرِّ الرَّمْضَاءِ وَيَتَبَكُّ مِنْ هَوَامِّ الْأَرْضِ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَحَبُّ أَنْ يَتَّبِي بَطْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَعَلْتُ حِمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَدَعَاهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي آثَرِهِ الْأَجْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ [راجع (۲۱۵۳۱)]

(۲۱۵۳۲) حضرت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد نبوی سے دور تھا، میرے خیال میں اس سے زیادہ دور کسی کا گھر نہ تھا، کسی نے اس سے کہا کہ اگر تم کوئی گدھا وغیرہ لے لیتے تو اچھا ہوتا، اس نے کہا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر محمد ﷺ کے گھر سے ملا ہوا ہو، یہ بات نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے اس سے اس جملے کا مطلب پوچھا تو اس نے بتایا کہ میری مراد مسجد کی طرف دور سے چل کر آنے کا ثواب حاصل کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں ہر قدم کے بدلے ایک درجہ ملے گا اور تمہیں وہی ملے گا جس کی تم نے نیت کی ہو۔

(۲۱۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اعْتَصَى فَأَعْقَضَهُ أَبِي بَهَنٍ أَبِيهِ فَقَالُوا مَا كُنْتَ فَعَاشًا قَالَ إِنَّا أَمَرْنَا بِذَلِكَ (۲۱۵۳۷) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی تو حضرت ابی بکرؓ نے اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلائی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا، میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الْعَالِيَةِ الرَّيَاحِيِّ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو ابو العالیہ ریاحی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْسَرٍ الصَّاعَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ أَنَّ الْمُسْرِكِينَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُحَمَّدُ أَنْسَبَ لَنَا رَبَّنَا فَانْزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدُ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

(۲۱۵۳۸) حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا، رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اے محمد ﷺ! ہمارے سامنے اپنے رب کا نسب نامہ بیان کرو، اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ اخلاص نازل فرمائی کہ اے نبی ﷺ! کہہ دیجئے کہ وہ اللہ اکبر ہے، اللہ ہی نیاز ہے، اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسرہ ہے۔

(۲۱۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنٍ

كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّاءِ وَالرَّفْعَةِ وَالذِّينِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ وَهُوَ يَشْكُ فِي السَّادِسَةِ قَالَ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي أَبُو سَلَمَةَ هَذَا الْمُعْبِرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخُو عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُسَمِيِّ [النظر: ۲۱۵۴۰، ۲۱۵۴۱، ۲۱۵۴۲، ۲۱۵۴۳، ۲۱۵۴۴].

(۲۱۵۳۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْخُرَّاسِيِّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹]

(۲۱۵۴۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو الشَّعَثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعْبِرَةَ السَّرَّاجِ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّاءِ وَالرَّفْعَةِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فِي الْأَرْضِ فَمَنْ عَمِلَ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ وَهَذَا لَفْظُ الْمُقَدَّمِيِّ [راجع: ۲۱۵۳۹]

(۲۱۵۴۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ [راجع: ۲۱۵۳۹]

(۲۱۵۴۵) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عِيَّاتٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّاءِ وَالنَّصْرِ وَالتَّمْكِينِ فَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ عَمَلَ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹]

(۲۱۵۴۶-۲۱۵۴۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرَّازُ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشِّرْ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِالسَّعَادَةِ وَالْثَمَنِ فِي الْبِلَادِ وَالنَّصْرِ وَالرَّفْعَةِ فِي الدِّينِ وَمَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَمَلِ الْآخِرَةِ لِلدُّنْيَا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ [راجع: ۲۱۵۳۹].

(۲۱۵۴۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت کو عظمت و رفعت، دین و نصرت، اور زمین میں اقتدار کی خوشخبری دے دو، (چھٹی چیز میں راوی کو شک ہے) سو جوان میں سے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کرے گا، اس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا۔

(۲۱۵۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمُفَرِّجُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ أَنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُمْ فَقَرَأَ بِسُورَةِ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُورَةٍ مِنَ الطُّوْلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يُدْعُو حَتَّى انْجَلَى كُسُوفُهَا [صححه الحاكم (۳۳۳/۱). إسناده ضعيف. وقال الذهبي: حديث منكر. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۱۱۸۲)].

(۲۱۵۴۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا، تو نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں ایک لمبی سورت کی تلاوت فرمائی اور پانچ رکوعات اور دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت میں بھی کھڑے ہو کر ایک طویل سورت پڑھی، پانچ رکوع اور دو سجدے کیے، پھر حسب عادت قبلہ رخ ہو کر بیٹھ کر دعاء کرنے لگے، یہاں تک کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔

(۲۱۵۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُمْ جَمَعُوا الْقُرْآنَ فِي مَصَاحِفَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ رِجَالٌ يَكْتُبُونَ وَيُمْلِئُ عَلَيْهِمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى هَذِهِ آيَةِ مِنْ سُورَةِ بَرَاءَةٍ ثُمَّ انْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ بَأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ فَطَلُّوا أَنَّهُ هَذَا آخِرُ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُمْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِي بَعْدَهَا آيَتَيْنِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ إِلَى وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ثُمَّ قَالَ هَذَا آخِرُ مَا أَنْزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَحَيَّ بِمَا فَتَحَ بِهِ بِاللَّهِ الْبَدَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا يُوحَى إِلَهُ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

(۲۱۵۳۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں انہوں نے قرآن کریم کو جمع کیا، جو کہ مصاحف کی شکل میں تھا، کچھ افراد لکھتے تھے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ انہیں املاء کرواتے تھے، جب وہ سورہ براءت کی اس آیت قَدْ أَنْصَرَفُوا صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ... پر پہنچے تو دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا یہ خیال تھا کہ قرآن کریم کی سب سے آخر میں نازل ہونے والی آیات یہی ہیں لیکن حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے اس کے بعد بھی دو آیتیں پڑھائی ہیں، لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ اِلَیْ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور فرمایا کہ یہ ہیں وہ آیات جو قرآن کریم میں سب سے آخر میں نازل ہوئی ہیں، اور قرآن کریم کا اختتام بھی ان ہی آیات پر ہوا جن سے وحی کا آغاز ہوا تھا یعنی اس اللہ کے نام سے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا کہ ”ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھی بھیجے، ہر ایک کی طرف یہی وحی کی گئی کہ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں لہذا میری ہی عبادت کرو۔“

(۲۱۵۴۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ آيَةً قَالَ هُنَّ أَرْبَعٌ وَكُلُّهُنَّ عَذَابٌ وَكُلُّهُنَّ وَاقِعٌ لَا مَحَالَةَ قَمَضْتُ الثَّنَاتِ بَعْدَ وَفَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً فَلَالِبَسُوا شَيْعًا وَذَاقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ وَثَنَاتٍ وَاقِعَاتٍ لَا مَحَالَةَ الْخُسْفُفُ وَالرَّجْمُ [انظر بعده]

(۲۱۵۴۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس ارشاد باری تعالیٰ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ چار چیزیں ہیں اور چاروں کی چاروں عذاب ہیں اور سب کی سب یقیناً واقع ہو کر رہیں گی، چنانچہ ان میں سے دو تو نبی ﷺ کے وصال کے صرف پچیس سال بعد ہی واقع ہو گئیں یعنی مسلمان مختلف فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے سے جنگ کا مزہ بکھسنے لگے اور دورہ گئیں جو یقیناً رونما ہو کر رہیں گی یعنی زمین میں دھنا اور آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا۔

(۲۱۵۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ الْخُسْفُفُ وَالْقَذْفُ [راجع ما قبله]

(۲۱۵۴۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَنَسِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ قُتِلَ مِنْ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا وَمِنْ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَ لَنَا يَوْمٌ مِثْلُ هَذَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ لَنُرِيَنَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَالَ رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ لَا تُرِيَنَّ بَعْدَ

الْيَوْمَ فَتَادَى مَنَادَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِينَ الْأَسْوَدَ وَالْأَبْيَضَ إِلَّا فَلَانًا وَقَلَانًا نَاسًا سَمَاهُمْ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِنْ عَاقِبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوِفْتُمْ بِهِ وَلَكِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيرٌ وَلَا نَعَاقِبُ [قال الألبانی حسن صحیح الإسناد (الترمذی: ۳۱۲۹)].
قال شعيب: [إسناده حسن]. [انظر بعده].

(۲۱۵۴۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصار کے ۶۴ اور مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اگر آج کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا کوئی ایسا موقع دوبارہ آیا تو ہم سود سمیت اس کا بدلہ لیں گے، چنانچہ فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف آدمی کہنے لگا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس پر نبی ﷺ کے منادی نے یہ اعلان کر دیا کہ ہر سیاہ و سفید کو امن دیا جاتا ہے سوائے فلاں فلاں آدمی کے، جن کا نام نبی ﷺ نے بتا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو تو اتنی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت عمدہ چیز ہے“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا ہم صبر کریں گے اور بدلہ نہیں لیں گے۔

(۲۱۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ قَدِمَ مِنَ الْكُوفَةِ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَمِيْرٍ
الْجُبَيْدِيُّ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَصِيبَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ
وَسِتُونَ وَأَصِيبَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ وَحُمَزَةٌ فَمَثَلُوا بِقَتْلَاهُمْ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ لَكِنْ أَصَابْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِنَ
الدَّهْرِ لَنُرَبِّينَ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ نَادَى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَا يُعْرِشُ لَا فَرِيشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
تَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ عَاقِبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوِفْتُمْ بِهِ الْآيَةُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ [راجع ما قبله]

(۲۱۵۵۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر انصار کے ۶۴ اور مہاجرین کے چھ آدمی اور حضرت
حزہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ اگر آج کے بعد مشرکین کے ساتھ جنگ کا کوئی ایسا موقع دوبارہ آیا تو ہم سود
سمیت اس کا بدلہ لیں گے، چنانچہ فتح مکہ کے دن ایک غیر معروف آدمی کہنے لگا آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے، اس پر اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اگر تم بدلہ لینا چاہتے ہو تو اتنی سزا دو جتنی تمہیں تکلیف دی گئی ہے اور اگر تم صبر کرو تو یہ صبر کرنے
والوں کے لئے بہت عمدہ چیز ہے“ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا قریش سے اپنا ہاتھ روک لو۔

(۲۱۵۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هَيْدَرَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ وَمَحْمُودُ بْنُ عَمِلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا
حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَّا قَالِ مَعَ
كُلِّ صَنَمٍ جَنَّةٌ

(۲۱۵۵۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر

بت کے ساتھ ایک جہیز عورت ہوتی ہے۔

(۲۱۵۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُتَيْبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ رَفِيعِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَابَةً قَالَ جَمَعَهُمْ فَأَجْزَعَهُمْ فَاسْتَطَفَّعَهُمْ فَكَلَّمُوا نَمَّ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِثَاقَ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ عَلَيْكُمُ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ وَأَشْهَدُ عَلَيْكُمْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهَذَا أَعْلَمُوا أَنَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرِي وَلَا رَبَّ غَيْرِي فَلَا تُشْرِكُوا بِي شَيْئًا وَإِنِّي سَأُرْسِلُ إِلَيْكُمْ رَسُولِي يَدْعُوكُمْ نَكُمْ عَهْدِي وَمِثَاقِي وَأَنْزِلَ عَلَيْكُمْ كُتُبِي قَالُوا شَهِدْنَا بِأَنَّكَ رَبُّنَا وَإِنَّا لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ فَافْقَرُوا بِذَلِكَ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ فَرَأَى الْغَنَى وَالْفَقِيرَ وَحَسَنَ الصُّورَةَ وَدُونَ ذَلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتُ بَيْنَ عِبَادِكَ قَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَشْكُرَ وَرَأَى الْأَنْبِيَاءَ فِيهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّورُ خُصُّوا بِمِثَاقِي آخِرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَإِذَا أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ إِلَى قَوْلِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَانَ فِي تِلْكَ الْأَرْوَاحِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى مَرْيَمَ فَحَدَّثَتْ عَنْ أَبِي أَنََّّهُ دَخَلَ مِنْ فِيهَا

(۲۱۵۵۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس آیت ”جب آپ کے رب نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں سے ان کی اولاد کو نکالا اور انہیں خود اپنے اوپر گواہ بنایا“ کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کو جمع کر کے انہیں ارواح میں منتقل کیا، پھر انہیں شکلیں عطا کیں اور انہیں قوت گویائی بخشی، اور وہ بولنے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد و پیمان لے کر ان سے ان ہی کے متعلق یہ گواہی دلوائی کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اور فرمایا کہ میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں، اور میں تم پر تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں تو اس کے متعلق کچھ معلوم ہی نہیں تھا، یاد رکھو! میرے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے علاوہ کوئی رب نہیں، لہذا تم کسی کو بھی میرے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ، اور میں تمہارے پاس اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہوں گا جو تمہیں مجھ سے کیا ہو عہد و پیمان یاد دلاتے رہیں گے اور میں تم پر اپنی کتابیں نازل کروں گا۔

سب نے بیک زبان کہا کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ ہی ہمارے رب اور ہمارے معبود ہیں، آپ کے علاوہ ہمارا کوئی رب نہیں اور آپ کے علاوہ ہمارا کوئی معبود نہیں، اس طرح انہوں نے اس کا اقرار کر لیا، پھر حضرت آدم علیہ السلام کو ان پر بلند کیا گیا تاکہ وہ سب کو دیکھ لیں، انہوں نے دیکھا کہ ان کی اولاد میں بالدار بھی ہیں اور فقیر بھی، خوب صورت بھی ہیں اور بد صورت بھی، تو عرض کیا کہ پروردگار! نے تو اپنے بندوں کو ایک جیسا کیوں نہیں بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ میرا شکر ادا کیا جائے، پھر حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان انبیاء کرام علیہم السلام کو چراغ کی طرح روشن دیکھا جن پر

نور چمک رہا تھا، جن سے خصوصیت کے ساتھ منصب رسالت و نبوت کے حوالے سے ایک اور عہد و پیمان بھی لیا گیا تھا، اسی کی طرف اس آیت میں اشارہ ہے وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ يَسِيبَ عَالَمِ أَرْوَاحٍ مِثْلُ هَؤُلَاءِ اَلَّذِينَ هُمْ فِيهَا مَشْغُوفُونَ۔
شامل تھے اور ان کی روح منہ کے راستے سے حضرت مریم علیہا السلام میں داخل ہوئی تھی۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَصْحَمَةَ السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وہ حدیثیں جو عثمان بن ضمیرہ سعدی نے ان سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَصْحَمَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ أَنَّ رَجُلًا
اِغْتَزَى بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْضَهُ وَلَمْ يَكُنْهُ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِلْقَوْمِ إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي فِي أَنْفُسِكُمْ إِنِّي لَمْ
أَسْتَطِيعُ إِلَّا أَنْ أَقُولَ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا إِذَا سَمِعْتُمْ مَنْ يَغْزِي بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ
فَأَعْضُوهُ وَلَا تَكُونُوا [اخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۹۶۲) قال شعبہ حسن و هذا إسناده رجاله ثقات]

[انظر: ۲۱۵۵۴، ۲۱۵۵۵، ۲۱۵۵۶، ۲۱۵۵۷]۔

(۲۱۵۵۳) عثمان بن ضمیرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی تو حضرت ابی جعفر علیہ السلام نے اسے اس کے باپ
کی شرمگاہ سے شرم دلائی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے
اور نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَصْحَمَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا تَغْزِي
عَنْ أَبِي بَعْرَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ افْتَحَرَ بِأَبِيهِ فَأَعْضَهُ بِأَبِيهِ وَلَمْ يَكُنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَمَا إِنِّي قَدْ أَرَى الَّذِي فِي أَنْفُسِكُمْ
إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ إِلَّا ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَغْزِي بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ
فَأَعْضُوهُ وَلَا تَكُونُوا [راجع: ۲۱۵۵۳]۔

(۲۱۵۵۳) عثمان بن ضمیرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی جھوٹی نسبت کی تو حضرت ابی جعفر علیہ السلام نے اسے اس کے باپ
کی شرمگاہ سے شرم دلائی، لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ تو ایسی کھلی گفتگو نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے
اور نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَصْحَمَةَ عَنْ أَبِي بَنِی كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُلَهُ [راجع: ۲۱۵۵۳]۔

(۲۱۵۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ أَنَّ رَجُلًا تَغْزِي بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا كَرَّ الْخَبِيثُ قَالَ
أَبِي كُنَّا نَوْمَرُ إِذَا الرَّجُلُ تَغْزِي بِعِزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَعْضُوهُ بِهِنْ أَبِيهِ وَلَا تَكُونُوا [راجع: ۲۱۵۵۳]۔

(۲۱۵۵۶) عقی بن صخرہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے کسی کی طرف اپنی چھوٹی نسبت کی..... پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا انہوں نے فرمایا ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے کہ جس آدمی کو جاہلیت کی نسبت کرتے ہوئے سنو تو اسے اس کے باپ کی شرمگاہ سے شرم دلاؤ۔

(۲۱۵۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى قَالَ قَالَ أَبِي كُنَّا نُوْمِرُ إِذَا اعْتَزَى رَجُلٌ فَلَذَكَرَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۵۵۳].

(۲۱۵۵۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَبُو مُوسَى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى عَنْ أَبِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوُضُوءِ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ الْوَلَهَانُ فَاتَّقُوهُ أَوْ قَالَ فَاحْذَرُوهُ [صححه ابن خزيمة (۱۲۲)، وابن حبان (۷۰۲)]. قال الترمذی:

غریب قال الألبانی: ضعيف جدا (ابن ماجه: ۴۲۱، الترمذی: ۵۷) قال شعبه: حسن لغيره [

(۲۱۵۵۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وضو کا بھی شیطان ہوتا ہے جسے ”ولہان“ کہا جاتا ہے، اس سے بچتے رہو۔

(۲۱۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَطْعَمَ ابْنِ آدَمَ جِعِلَ مِثْلًا لِلدُّنْيَا وَإِنْ قَرَحَهُ وَصَلَحَهُ فَانْظُرُوا إِلَيَّ مَا يَصِيرُ [أخرجه الطيالسي (۵۴۸)]

(۲۱۵۵۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن آدم کا کھانا ہی دنیا کی مثال قرار دیا گیا ہے کہ اس میں جتنے مرضی تک مصالحے ڈال لو، یہ دیکھو کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟

(۲۱۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَتَّى قَالَ رَأَيْتُ شَيْعًا بِالْمَدِينَةِ يَتَكَلَّمُ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا هَذَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لَبَيْتِهِ أَيُّ بَنِي إِبْنِي أَشْتَعِي مِنْ لِمَارِ الْجَنَّةِ فَذَهَبُوا يَطْلُبُونَ لَهُ فَاسْتَقْبَلَتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ وَمَعَهُمْ أَكْفَانُهُ وَحَنَوطُهُ وَمَعَهُمْ الْقُلُوسُ وَالْمَسَاحِي وَالْمَكَايِلُ فَقَالُوا لَهُمْ يَا بَنِي آدَمَ مَا تَرِيدُونَ وَمَا تَطْلُبُونَ أَوْ مَا تَرِيدُونَ وَأَيْنَ تَذْهَبُونَ قَالُوا أَبُو نَا مَرِيضٌ فَأَشْتَعِي مِنْ لِمَارِ الْجَنَّةِ قَالُوا لَهُمْ ارْجِعُوا فَقَدْ قُضِيَ قَضَاءُ أَبِيكُمْ فَجَاءُوا فَلََمَّا رَأَوْهُمْ حَوَّاءُ عَرَفَتْهُمْ فَلَاذَتْ بِآدَمَ فَقَالَ إِلَيْكَ إِلَيْكَ عَتَّى فَإِنِّي إِنَّمَا أُرْتِيتُ مِنْ قِبَلِكَ خَلَى بَنِي وَبَيْنَ مَلَائِكَةِ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَقَبَضُوهُ وَعَسَلُوهُ وَكَفَّنُوهُ وَحَنَطُوهُ وَحَقَرُوا لَهُ وَالْحَدُوا لَهُ وَصَلَّوْا عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَلُوا قَبْرَهُ فَوَضَعُوهُ فِي قَبْرِهِ وَوَضَعُوا عَلَيْهِ اللَّيْنِ ثُمَّ خَرَجُوا مِنَ الْقَبْرِ ثُمَّ حَفُّوا عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ قَالُوا يَا

يُنَى آدَمَ هَذِهِ سُنَّتُكُمْ [اعرجه الطيالسي (۵۴۹)]. [إسناده ضعيف].

(۲۱۵۶۰) عتی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ میں ایک بزرگ کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھا تو لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا (یہ کون ہیں) لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا سے رخصتی کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا چو امیر ادل جنت کا پھل کھانے کی خواہش کر رہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکل گئے، سامنے سے فرشتے آتے ہوئے دکھائی دیے، ان کے ساتھ کفن اور حوط تھی، اور ان کے ہاتھوں میں کلباڑیاں، پھاڑے اور کسبان بھی تھیں، فرشتوں نے ان سے پوچھا کہ اے اولاد آدم! کہاں کا ارادہ ہے اور کس چیز کو تلاش کر رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہمارے والد بیمار ہیں اور ان کا دل جنتی پھل کھانے کو چاہ رہا ہے، فرشتوں نے ان سے کہا کہ واپس چلے جاؤ کہ تمہارے والد کا وقت آخر قریب آ گیا ہے۔

فرشتے جب حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچے تو حضرت حواء علیہا السلام دیکھتے ہی پہچان گئیں اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ چٹ گئیں، حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا پیچھے ہو، تمہاری ہی وجہ سے میرے ساتھ یہ معاملات پیش آئے، میرا اور میرے رب کے فرشتوں کا راستہ چھوڑ دو، چنانچہ فرشتوں نے ان کی روح قبض کر لی، انہیں غسل دیا، کفن پہنایا، حنوط لگائی، گڑھا کھود کر قبر تیار کی، ان کی نماز جنازہ پڑھی، پھر قبر میں اتر کر انہیں قبر میں لٹایا، اور اس پر کچی انٹیں برابر کر دیں، پھر قبر سے باہر نکل کر ان پر مٹی ڈالنے لگے اور اس کے بعد کہنے لگے اے بنی آدم! یہ ہے مردوں کو دفن کرنے کا طریقہ۔

حَدِيثُ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وہ حدیثیں جو طفیل بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے نقل کی ہیں۔

(۲۱۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَتْ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ [إسناده ضعيف].

صححه الحاكم (۲/۴۲۱). قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۲۴۵۷).

(۲۱۵۶۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بلا دینے والی چیز آگئی، اس کے پیچھے پیچھے دوسری بھی آنے والی ہے، موت اپنی تمام تر سختیوں کے ساتھ آگئی۔

(۲۱۵۶۳) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَعَلْتُ صَلَاتِي كُلَّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِيذَنْ يَخْلُقُكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا أَحْتَمَكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ

(۲۱۵۶۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اپنی ساری دعائیں آپ پر درود پڑھنے کے لئے وقف کر دوں تو کیا کلمہ ہے؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا اس صورت میں اللہ تعالیٰ

تہماری دنیاد آخرت کے ہر کام میں تمہاری کفایت فرمائے گا۔

(۲۱۵۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَلِّي فِي النَّبِيِّ كَمَقَلِّي رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَتَرَكَ فِيهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ لَمْ يَضَعْهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْوِفُونَ بِالْبَنِيَانِ وَيَعْبُجُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ فَآتَا فِي النَّبِيِّ مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبَنَةِ [قال الترمذی: حسن صحيح غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۱۳). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن].

(۲۱۵۶۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام میں میری مثال اس شخص کی ہے جس نے ایک خوبصورت اور مکمل گھر تعمیر کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے، تعجب کرتے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہو جاتی (تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی) انبیاء کرام علیہم السلام میں میں اس اینٹ کی طرح ہوں۔

(۲۱۵۶۴) حَدَّثَنَا صَعِيدُ بْنُ الْأَشْعَثِ بْنُ سَعِيدِ السَّمَّانِ ابْنُ أَبِي الرَّبِيعِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَقَلِّي فِي النَّبِيِّ كَمَقَلِّي رَجُلٍ ابْتَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ لَمْ يَضَعْهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطْوِفُونَ بِالْبَنِيَانِ وَيَعْبُجُونَ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ هَذِهِ اللَّبَنَةِ

(۲۱۵۶۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء کرام علیہم السلام میں میری مثال اس شخص کی ہے جس نے ایک خوبصورت اور مکمل گھر تعمیر کیا، اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے، تعجب کرتے اور کہتے کہ اگر اس اینٹ کی جگہ بھی مکمل ہو جاتی (تو یہ عمارت مکمل ہو جاتی) انبیاء کرام علیہم السلام میں میں اس اینٹ کی طرح ہوں۔

(۲۱۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۴۳۱۴، الترمذی: ۳۶۱۳) كسابقه]. [انظر: ۲۱۵۶۷، ۲۱۵۶۹، ۲۱۵۷۳، ۲۱۵۷۶، ۲۱۵۷۹].

(۲۱۵۶۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۶۶) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (۳۸۹۹). قال شعيب:

صحيح لغيره و إسناده حسن في الشواهد]. [انظر: ۲۱۵۷۴، ۲۱۵۷۷، ۲۱۵۷۸].

(۲۱۵۶۲) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاری کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۶۷) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۵۶۵]۔

(۲۱۵۶۷) حدیث نمبر (۲۱۵۶۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۶۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُبُ إِلَيَّ جِذْعُ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدَ عَرِيضًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى ذَلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ تَجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْحَمِيقَةِ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ ذَرَاجَاتٍ اللَّاحِظِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا صَنَعَ الْمِنْبَرَ وَوَضَعَ فِي مَوْضِعِهِ الْإِذَى وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجِذْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتَّى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَّى إِلَيْهِ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَغَيَّرَ أَخَذَ ذَلِكَ الْجِذْعَ أَبِيٌّ بْنُ كَعْبٍ فَكَانَ عِنْدَهُ حَتَّى بَلَغَ وَأَكَلَهُ الْآرَضَةُ وَغَادَرُفَاتًا [انظر: ۲۱۵۸۰، ۲۱۵۷۲]۔

(۲۱۵۶۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبوی کی چھت انگوڑوں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ بیٹھے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جائے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میڑھیوں پر مشتمل بنادیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے کھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ اتار دیا کہ حج گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تبدیلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا ہو گیا اور اسے دیکھ لگ گئی جس سے وہ بھر بھر ہو گیا۔

(۲۱۵۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ بْنِ كَعْبٍ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّاسِ وَحَاطِيَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فُخْرَ [راجع: ۲۱۵۶۵]۔

(۲۱۵۶۹) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ صُفُوفًا خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ إِذْ رَأَيْنَاهُ يَتَأَوَّلُ شَيْئًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ لِيَأْخُذَهُ ثُمَّ تَنَاوَلَهُ لِيَأْخُذَهُ ثُمَّ حِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ ثُمَّ تَأَخَّرَ وَتَأَخَّرْنَا ثُمَّ تَأَخَّرَ النَّاسُ وَتَأَخَّرْنَا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَبُو بِنْتُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ الْيَوْمَ تَصْنَعُ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ إِنَّهُ عَرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ فَتَنَاوَلْتُ قِطْعًا مِنْ عِنَبِهَا لِأَتَيْكُمْ بِهِ وَلَوْ أَخَذْتَهُ لَأَكَلْتُ مِنْهُ مِنْ بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَا يَنْتَقِصُونَهُ فَحِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَعَرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَلَمَّا وَجَدْتُ حَرَّ شَعَاعِهَا تَأَخَّرْتُ وَأَكْفَرْتُ مِنْ رَأَيْتُ فِيهَا النِّسَاءَ اللَّاحِظِينَ إِنْ أَوْتِمِنَ أَفْشَيْنَ وَإِنْ سَأَلَنَ أَحْقَبْنَ قَالَ أَبُو قَالَ زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَفَنُ وَإِنْ أُعْطِينِ لَمْ يَشْكُرُنَّ وَرَأَيْتُ فِيهَا لُحْيَ بَنِي عُمَرَ وَبَعْرَ قُصْبَةٍ وَأَشْبَهُهُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ مَعْبُدٌ بِنْتُ أَكْثَمَ قَالَ مَعْبُدٌ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ يُخْشَى عَلَى مَنْ شَبَّهَ فَإِنَّهُ وَالِدٌ قَالَ لَا أَنْتَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ كَافِرٌ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْعَرَبَ عَلَى الْأَصْنَامِ [راجع: ۱۴۸۶۰]۔

(۲۱۵۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم لوگ نماز ظہر یا عصر میں صف بستہ کھڑے تھے تو ایسا محسوس ہوا کہ نبی ﷺ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں، پھر وہ پیچھے ہٹنے لگے تو لوگ بھی پیچھے ہو گئے، نماز سے فارغ ہو کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے ایسے کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے سامنے جنت کو اپنی تمام تر رونقوں کے ساتھ پیش کیا گیا، میں نے انگوروں کا ایک گچھا توڑنا چاہا تا کہ تمہیں دے دوں لیکن پھر کوئی چیز درمیان میں حائل ہو گئی، اگر وہ میں تمہارے پاس لے آتا اور سارے آسمان وزمین والے اسے کھاتے تب بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوتی، پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا، جب میں نے اس کی بھڑک کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا، اور میں نے اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے، جنہیں اگر کوئی راز بتایا جائے تو اسے اشتاء کر دیتی ہیں، کچھ مانگا جائے تو کھلے سے کام لیتی ہیں، خود کسی سے مانگیں تو انتہائی اصرار کرتی ہیں، (مل جائے تو شکر نہیں کرتیں) میں نے وہاں لُحی بنی عمر و کُصْبہ دیکھا جو جہنم میں اپنی استریاں کھینچ رہا تھا، اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اشم کُصْبہ کو دیکھا ہے، اس پر معبد کہنے لگے یا رسول اللہ! اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا اور وہ پہلا شخص تھا جس نے اہل عرب کو بت پرستی پر جمع کیا تھا۔

(۲۱۵۷۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ
(۲۱۵۷۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت ابی الطفیلؓ سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۷۲) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ السَّمَّانُ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنُ أَبِي الْحَسَامِ الْمَدِينِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدَ عَرِيشًا وَكَانَ يَخْطُبُ النَّاسَ إِلَى جَانِبِ ذَلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ أَنْ أَجْعَلَ لَكَ مِنْبَرًا تَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَرَى النَّاسُ عَطَبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ هِيَ الْيَمْنَى عَلَى الْيَمْنَى فَلَمَّا قَضَى الْمِنْبَرَ وَوَضَعَ فِي مَوْضِعِهِ الْيَدَى وَضَعَهُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ الْمِنْبَرِ فَمَرَّ إِلَيْهِ فَلَمَّا أَنْ جَاوَزَ الْجِذْعَ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ وَيَقُومُ إِلَيْهِ حَارَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الْجِذْعُ حَتَّى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى مَعَ ذَلِكَ مَالَ إِلَى الْجِذْعِ يَقُولُ الطُّفَيْلُ فَلَمَّا هَدِمَ الْمَسْجِدَ وَعَمَّرَ أَخَذَ أَبُوهُ أَبِي بْنُ كَعْبٍ ذَلِكَ الْجِذْعَ فَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهِ حَتَّى بَلَى وَكَانَتْهُ الْأَرْضُ وَعَادَ رَفَاقًا [راجع: ۲۱۵۶۸]۔

(۲۱۵۷۲) حضرت ابی بن کعبؓ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبویؐ کی چھت ان گوروں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبیؐ ایک تیلے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تیلے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنادیں جس پر آپ جمعے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جائے؟ نبیؐ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میڑھوں پر مشتمل بنادیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبیؐ نے اسے رکھا اور نبیؐ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تیلے کے آگے سے گزرے تو وہ تالا تالا روک کر چلے گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبیؐ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا اور نبیؐ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبیؐ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تبدیلیاں کی گئیں تو اس تیلے کو حضرت ابی بن کعبؓ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا ہو گیا اور اسے دیک لگ گئی جس سے وہ بھر بھر ہو گیا۔

(۲۱۵۷۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ

شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۴) وَقَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ قَالَ شِعْبًا لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ

[راجع: ۲۱۵۶۶].

(۲۱۵۷۴) اور نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ أَبُو عَلِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثُوَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالزَّمَمُ كَلِمَةُ النَّقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۲۱۵۷۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وَالزَّمَمُ كَلِمَةُ النَّقْوَى میں کلمہ نقوی سے مراد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔

(۲۱۵۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخِطْبَتُهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ وَلَا فَخْرَ [راجع: ۲۱۵۶۵].

(۲۱۵۷۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو حُدَيْفَةَ مُوسَى عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۵۶۶].

(۲۱۵۷۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۸) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدْدِيٍّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ شِعْبًا أَوْ قَالَ وَادِيًا لَكُنْتُ مَعَ

الْأَنْصَارِ [راجع: ۲۱۰۶۶]۔

(۲۱۵۷۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصاری کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک راستے میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ان کے راستے پر چلوں گا۔

(۲۱۵۷۹) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخُطَيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فُخْرِ وَالْحَدِيثُ عَلَى لَفْظِ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ [راجع: ۲۱۰۶۵]۔

(۲۱۵۷۹) اور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا امام و خطیب اور صاحب شفاعت ہوں گا اور یہ بات میں کسی فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

(۲۱۵۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ أَبُو سَعِيدٍ الشَّاشِيُّ فِي سَنَةِ ثَلَاثِينَ وَمِئَتَيْنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُعْنِي الرَّقَّاءُ أَبُو وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى الْجَذْعِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلَى حَنْبِ ذَلِكَ الْجَذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا نَقُومُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتَّى تَرَى النَّاسَ أَوْ قَالَ حَتَّى يَرَاكَ النَّاسُ وَحَتَّى يَسْمَعَ النَّاسُ خُطْبَتَكَ قَالَ نَعَمْ فَصَنَعُوا لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يَقُومُ فَصَلَّى الْجَذْعَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اسْكُنْ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ هَذَا الْجَذْعُ حَتَّى إِلَى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُنْ إِنْ تَشَاءُ غَرَسْتُكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَأْكُلُ مِنْكَ الصَّالِحُونَ وَإِنْ تَشَاءُ أُعِيدَكَ كَمَا كُنْتَ رَطْبًا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا فَلَمَّا قَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ إِلَى أَبِي قَلَمٍ يَزُلْ عِنْدَهُ حَتَّى أَكَلَتْهُ الْأَرْضُ [راجع: ۲۱۰۶۸]۔

(۲۱۵۸۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت مسجد نبوی کی چھت انگوروں کی تیل سے بنی ہوئی تھی، نبی ﷺ ایک تنے کے قریب نماز پڑھتے تھے اور اسی تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، ایک دن ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم آپ کے لئے کوئی ایسی چیز بنا دیں جس پر آپ مجھے کے دن کھڑے ہو سکیں، تاکہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطبے کی آواز بھی ان تک پہنچ جائے؟ نبی ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

چنانچہ انہوں نے ایک منبر تین میزھوں پر مشتمل بنا دیا، جب منبر بن کر تیار ہو گیا اور اس جگہ پر لا کر اسے رکھ دیا گیا جہاں نبی ﷺ نے اسے رکھوایا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف آوری کے ارادے سے اس تنے کے آگے سے گزرے تو وہ اتنا تاریا کہ چیخ گیا اور اندر سے پھٹ گیا، یہ دیکھ کر نبی ﷺ واپس آئے اور اس پر اپنا ہاتھ پھیرا یہاں تک کہ وہ پر سکون ہو گیا اور نبی ﷺ منبر پر تشریف لے آئے، البتہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تھے تو اس کے قریب ہی پڑھتے تھے اور جب مسجد کو شہید کر کے اس کی عمارت میں تبدیلیاں کی گئیں تو اس تنے کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ لے گئے اور وہ ان کے پاس ہی رہا یہاں تک کہ وہ پرانا

ہو گیا اور اسے دیمک لگ گئی جس سے وہ بھر بھرا ہو گیا۔

حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وہ حدیث جو محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔

(۲۱۵۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ

مُحَمَّدٍ بْنُ مُعَاذٍ بْنِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدٌ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ جَرِيًّا عَلَى أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ لَا يَسْأَلُ عَنْهَا غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَوَّلُ مَا رَأَيْتَ فِي أَمْرِ النَّبِيِّ فَاسْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي لَفِي صَحْرَاءَ ابْنِ عَشْرِ سِنِينَ وَأَشْهُرٍ وَإِذَا بِكَلَامٍ فَوْقَ رَأْسِي وَإِذَا رَجُلٌ يَقُولُ لِرَجُلٍ أَهْوُ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَقْلَانِي بِوُحُوهِ لَمْ أَزْهَأْ لِيَخْلُقِي قَطُّ وَأَزْوَاجٌ لَمْ أَحْذَهَا مِنْ خَلْقِي قَطُّ وَتَيَابٍ لَمْ أَرَهَا عَلَى أَحَدٍ قَطُّ فَأَقْبَلَا إِلَى يَمُثِيَّانَ حَتَّى أَخَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِعَضْدِي لَا أَجِدُ لِأَحَدِهِمَا مَسًّا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَضِجْهُ فَأَضْجَعَانِي بِلَا قَصْرِ وَلَا هَضْرٍ وَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ افْلِقْ صَدْرَهُ فَفَتَّوْهُ أَحَدُهُمَا إِلَى صَدْرِي فَقَلَقَهَا فِيمَا أَرَى بِلَا دَمٍ وَلَا وَجَعٍ فَقَالَ لَهُ أَخْرِجِ الْعِلَّ وَالْحَسَدَ فَأَخْرَجَ شَيْئًا كَهَيْئَةِ الْعَلَقَةِ ثُمَّ نَبَذَهَا فَطَرَحَهَا فَقَالَ لَهُ أَذْخُلِ الرَّأْفَةَ وَالرَّحْمَةَ فَإِذَا مِثْلُ الَّذِي أَخْرَجَ شَيْئُهُ الْفِضَّةَ ثُمَّ هَزَّ بِهِمَا رَجُلِي الْيُمْنَى فَقَالَ أَغْدُ وَأَسْلَمَ فَرَجَعْتُ بِهَا أَغْدُو رِقَّةً عَلَى الصَّغِيرِ وَرَحْمَةً لِلْكَبِيرِ

(۲۱۵۸۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حوالے سے بڑے جری تھے کہ نبی ﷺ سے ایسے

ایسے سوالات پوچھ لیتے تھے جو دوسرے لوگ نہیں پوچھ سکتے تھے، چنانچہ ایک مرتبہ انہوں نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! امر نبوت کے حوالے سے آپ نے سب سے پہلے کیا دیکھا تھا؟ نبی ﷺ یہ سوال سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابو ہریرہ! تم نے اچھا سوال پوچھا، میں دس سال چند ماہ کا تھا کہ ایک جنگل میں پھر ہا تھا، اچانک مجھے اپنے سر کے اوپر سے کسی کی باتوں کی آواز آئی، میں نے اوپر دیکھا تو ایک آدمی دوسرے کہہ رہا تھا کہ یہ وہی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں! چنانچہ وہ دونوں ایسے چہروں کے ساتھ میرے سامنے آئے جو میں نے اب تک کسی مخلوق کے نہیں دیکھے تھے، ان میں سے ایسی ہبک آ رہی تھی جو میں نے اب تک کسی مخلوق سے نہیں سنی تھی اور انہوں نے ایسے کپڑے پہن رکھے تھے جو میں نے کبھی کسی کے ہم پر نہ دیکھے تھے۔

وہ دونوں چلتے ہوئے میرے پاس آئے اور ان میں سے ہر ایک نے مجھے ایک ایک بازو سے پکڑ لیا، لیکن مجھے اس سے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اسے لٹا دو، چنانچہ ان دونوں نے مجھے بغیر کسی کھینچا تانی اور تکلیف کے لٹا دیا، پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ان کا سینہ چاک کر دو، چنانچہ اس نے میری آنکھوں کے سینے میرا سینہ اس طرح چاک کر دیا کہ خون نکلا اور نہ ہی مجھے تکلیف ہوئی، پھر پہلے نے دوسرے سے کہا کہ اس میں سے کینہ

اور حسد نکال دو، چنانچہ اس نے خون کے تھے ہوئے نکلنے کی طرح کوئی چیز نکال کر پھینک دی، پھر اس نے دوسرے سے کہا کہ اس میں نرمی اور مہربانی ڈال دو، چنانچہ چاندی جیسی کوئی چیز لائی گئی (اور میرے سینے میں انڈیل دی گئی) پھر اس نے میرے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو ہلا کر کہا جاؤ، سلامت رہو، چنانچہ میں اس کیفیت کے ساتھ واپس آیا کہ چھوٹوں کے لئے نرم دل اور بڑوں کے لئے رحم دل تھا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي بَنْيَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَهُوَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ حَدَّثَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۲۱۵۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ

(۲۱۵۸۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْحَمِيدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بَنْيَّانٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ فَقَالَ لِي أَبِي أَلَا تَرَى النَّاسَ مُخْتَلِفَةً أَغْنَاهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَخْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ
النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ وَاللَّهِ لَيْتَ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ فِيهِ لِيَذْهَبَ فَيَقْتُلُ النَّاسَ حَتَّى يُقْتَلَ مِنْ
كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتَسْمُونَ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَفَّانٍ

(۲۱۵۸۲-۲۱۵۸۳) عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما قلعہ حسان کے سائے میں
کھڑے تھے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما مجھ سے فرمانے لگے کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ لوگ طلب دنیا میں کس قدر مبتلا ہو چکے ہیں؟ میں
نے عرض کیا کیوں نہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غنقریب دریائے فرات سونے کے ایک
پہاڑے سے ہٹ جائے گا، لوگ جب یہ بات سنیں گے تو اس کی طرف چل پڑیں گے اور جو لوگ اس کے پاس موجود ہوں گے، وہ
کہیں گے کہ اگر ہم نے یہاں لوگوں کو آنے کی کھلی چھوٹ دے دی تو یہ سارا سونا تو وہ لے جائیں گے چنانچہ لوگ لڑیں گے، حتیٰ
کہ ہر سو میں سے نانوے آدمی قتل ہو جائیں گے۔

(۲۱۵۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَأَبُو حَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَرَانَ
الْحُمَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِي بَنْيَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُوْشِكُ
الْفُرَاتُ أَنْ يَخْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۵۸۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ أَبِي بَنْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
وَهُوَ حَدِيثُ جَوْفَرِ بْنِ عِبَادٍ عَنْ أَبِي بَنْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲۱۵۸۵) حَدَّثَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ أَبِي بَنْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا حَمْرَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَسْقَطْنَهُ مِنْ كِتَابِي
هُوَ عَنْ قَيْسِ بْنِ شَاءَ اللَّهِ

(۲۱۵۸۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ قَتَادَةَ
يُحَدِّثُ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ لِلْقِيَامَةِ بِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ
رَجُلٌ أَفْقَاهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَبِي قَالَيْمَتِ الصَّلَاةِ وَخَرَجَ عُمَرُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُمْتُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَبَجَاءَ رَجُلٌ فَنَظَرَ فِي وَجْهِ الْقَوْمِ فَعَرَفْتُهُمْ غَيْرِي فَتَحَنَّنِي وَقَامَ فِي مَكَانِي فَمَا
عَقِلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا صَلَّى قَالَ يَا بَنِي لَا يَسُونُكَ اللَّهُ فَإِنِّي لَمْ أَتِكَ الَّذِي أَتَيْتُكَ بِجَهَالَةٍ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا كُنُونَا فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِينِي وَإِنِّي نَظَرْتُ فِي وَجْهِ الْقَوْمِ فَعَرَفْتُهُمْ غَيْرَكَ
ثُمَّ حَدَّثَ فَمَا رَأَيْتُ الرَّجَالَ مَتَّحَتْ أَضْغَافَهَا إِلَى شَيْءٍ مُتَوَحِّحًا إِلَيْهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هَلْكَ أَهْلُ الْعُقَدَةِ
وَرَبُّ الْكُفَّةِ إِلَّا لَا عَلَيْهِمْ أَسَى وَلَكِنْ أَسَى عَلَى مَنْ يَهْلِكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَإِذَا هُوَ أَبُو الْحَدِيثِ عَلَى
لَفْظِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ

(۲۱۵۸۶-۲۱۵۸۵) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کے شوق میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ
حاضر ہوا، ان میں سے جس سے ملنے کی مجھے سب سے زیادہ خواہش تھی، وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کے متعلق نہ
تھی، چنانچہ اقامت ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ باہر نکلے تو میں پہلی صف میں کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک
آدمی آیا اور سب لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو اس نے میرے علاوہ سب کو شناخت کر لیا، چنانچہ اس نے مجھے ایک طرف کیا اور
خود میری جگہ کھڑا ہو گیا، مجھے اپنی نماز کی کچھ سمجھ نہ آئی کہ میں نے وہ کس طرح پڑھی۔

نماز سے فارغ ہو کر اس نے مجھ سے کہا بیٹا! برا نہ منانا، میں نے تمہارے ساتھ یہ معاملہ کسی جہالت کی وجہ سے نہیں کیا،
بلکہ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا ہے کہ میرے قریب کی صف میں کھڑے ہو کر دو، میں نے جب لوگوں کو دیکھا تو تمہارے علاوہ
سب کو پہچان لیا، پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی جس کے دوران میں نے لوگوں کی گردنیں ان کی طرف جس طرح متوجہ
ہوتے ہوئے دیکھیں، کسی اور چیز کی طرف نہیں دیکھیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے رب
کعبہ کی قسم! اہل حل و عقد ہلاک ہو گئے، یاد رکھو! مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں، مجھے افسوس تو ان مسلمانوں پر ہے جو ان کی وجہ سے
ہلاک ہو گئے، بعد میں پتہ چلا کہ وہ آدمی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

حَدَّثَنَا أَبِي بِصِيرٍ الْعُبَيْدِيُّ وَابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِصِيرٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَوَحْدَتَيْنِ جَوَابِ بِصِيرٍ أَوْرَانِ كَيْ بِيْعَ عَبْدِ اللَّهِ نَ ان سَ نَقْلَ كِي هِيْنَ -

(۲۱۵۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بِصِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَالَ شَاهِدْ فَلَانٌ فَقَالُوا لَا فَقَالَ شَاهِدْ فَلَانٌ فَقَالُوا لَا فَقَالَ إِنَّا هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنَ أَثْقَلِ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُتَنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَالصَّفَّ الْمَقْدَمَ عَلَى مِثْلِي صَفَّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ فَصِيلَتَهُ لَا يَتَذَرُ تَمُوهُ وَصَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ رَجُلٍ وَمَا كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى [صححه ابن خزيمة (۱۴۷۷)، وابن حبان (۲۰۵۶)، والحاكم (۲۴۷/۱)] قَالَ الْإِسْلَامِيُّ حَسَنٌ (أبو داود: ۵۵۴۰ السنن: ۴/۲۰) [۱] (النظر: ۲۱۵۸۸، ۲۱۵۸۹، ۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۱، ۲۱۵۹۲، ۲۱۵۹۳، ۲۱۵۹۴، ۲۱۵۹۵)

(۲۱۵۸۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی طرف سبقت کرنے لگو، اور انسان کی دوسرے کے ساتھ نماز (تہا نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے اور پھر جتنی تعداد بڑھتی جائے، وہ اتنی ہی اللہ کی نگاہوں میں محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱۵۸۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِصِيرٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ شَاهِدْ فَلَانٌ فَسَكَتَ الْقَوْمُ قَالُوا نَعَمْ وَلَمْ يَحْضُرْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُتَنَافِقِينَ صَلَاةُ الْبُشَاءِ وَالْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلَى مِثْلِي صَفَّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ فَصِيلَتَهُ لَا يَتَذَرُ تَمُوهُ إِنَّ صَلَاتَكَ مَعَ رَجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ مَعَ رَجُلٍ وَصَلَاتُكَ مَعَ رَجُلٍ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِكَ وَحَدَّثَكَ وَمَا كُنْتُ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَبِي قَالَ وَكِيعٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِصِيرٍ عُمَيْسٍ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۸۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، اگر انہیں ان کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے، اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے، اگر تم اس کی فضیلت جان لو تو اس کی

طرف سبقت کرنے لگو، اور انسان کی دوسرے کے ساتھ نماز (تہما نماز پڑھنے سے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا) ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے اور پھر جتنی تعداد بڑھتی جائے، وہ اتنی ہی اللہ کی نگاہوں میں محبوب ہوتی ہے۔

(۲۱۵۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ يَوْمًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [صححه ابن حبان، ۲۰۵۷، والحاكم ۲۴۹/۱، قال الألبانی: حسن النسائی (۱۰۴/۲)]، انظر: ۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۱، ۲۱۵۹۲، ۲۱۵۹۳

[۲۱۵۹۰، ۲۱۵۹۳]

(۲۱۵۸۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَوْثٍ الزَّيَّادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يُعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۹۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُطَفَّرُ بْنُ مَذْرُوحٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ أَمَا الْمُنْدِرُ حَدَّثَنِي أَنَّكَ عَجِبْتَ حَدِيثَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى بِنَا أَوْلْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ شَاهِدْ فَلَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۹۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرَ مَعْلُ ذَلِكَ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۹۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَوْرِ بْنُ حَارِثٍ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ الْقَبْدِيِّ عَنْ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ قَالَ صَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ شَاهِدْ فَلَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۵۸۷]

(۲۱۵۹۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۵۹۴) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنَ الْفَضْلِ فِي جَمَاعَةٍ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو نماز عشاء اور نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھنے کے ثواب کا پتہ چل جائے تو ضرور ان میں شرکت کریں اگرچہ انہیں گھٹ کر ہی آنا پڑے۔

(۲۱۵۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَارِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ الْعِزَّارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَأَى مِنْ أَهْلِ الْمَسْجِدِ قَلَّةً فَقَالَ شَاهِدُ فَلَانِ فَلَنَا نَعَمْ حَتَّى عَدَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلَاةٍ أَثَقُلَ عَلَى الْمُتَأَيِّقِينَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَمِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [راجع: ۲۱۵۸۷]۔

(۲۱۵۹۵) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد باری باری کچھ لوگوں کے نام لے کر پوچھا کہ فلاں آدمی موجود ہے؟ لوگوں نے ہر مرتبہ جواب دیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۵۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا حَبَّابُ الْفُطَيْعِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ أَبِي قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُتَأَيِّقِينَ هَاتَانِ الصَّلَاتَانِ

(۲۱۵۹۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو نماز کے بعد ہماری طرف متوجہ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں نمازیں (عشاء اور فجر) منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہوتی ہیں۔

حَدِيثُ الْمَشَائِخِ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

وَهُوَ رَوَايَاتُ جَوْدِ مَشَارِخَ لَمْ يَنْسَلْ فِيهِ

(۲۱۵۹۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ أَوْ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ بِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَكَانَتْ قُرْآنًا بَلَّتْ الْقُرْآنَ (۲۱۵۹۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ اخلاص پڑھ لے، یہ ایسے ہے جیسے اس نے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کی۔

(۲۱۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيعَةَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ الثَّقَفِيُّ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ قَالَ

وَهُبْ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ الْمُجَرِّدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبِي بِنُ كَعْبٍ الصَّلَاةُ فِي التَّوْبِ الْوَاحِدِ سَنَةً كُنَّا نَعْمَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إِذْ كَانَ فِي الْبَابِ قِلَّةً فَأَمَّا إِذْ وَسَّعَ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ فِي التَّوْبَيْنِ أَذْكَى

(۲۱۵۹۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت سے ثابت ہے، نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ہم اس طرح کرتے تھے لیکن کوئی ہمیں اس پر طعنہ نہیں دیتا تھا، یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ حکم اس وقت تھا جب لوگوں کے پاس کپڑوں کی قلت ہوئی تھی، اب جب اللہ نے وسعت دے دی ہے تو دو کپڑوں میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

(۲۱۵۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانٌ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَقَالَ عَفَّانُ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۱۶۰۰) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُتَكَبَّفُ فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافِرٌ سَنَةً فَلَمْ يُتَكَبَّفْ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا [صححه ابن خزيمة (۲۲۲۵)، وابن حبان (۳۶۶۳)، والحاكم (۴۳۹/۱)۔ قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۶۳، ابن ماجه: ۱۷۷۰)۔]

(۲۱۵۹۹-۲۱۶۰۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ ماہ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے، ایک سال نبی ﷺ سفر پر تھے اس لئے اعتکاف نہیں کر سکے، چنانچہ جب اگلا سال آیا تو نبی ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف فرمایا۔

(۲۱۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي (۲۱۶۰۲) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الْمُجَرِّدِيُّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ أَيُّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ قَدْ ذَهَبَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ أَبِي آيَةُ الْكُرْسِيِّ قَالَ لَيْسَ بِهَذَا الْعِلْمُ أَبَا الْعَنْبِلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ لَهَا لِسَانًا وَشَفَعَيْنِ تَقْدَسُ الْمَلِكُ عِنْدَ سَاقِ الْعَرْشِ وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ [صححه مسلم (۸۱۰)، والحاكم (۳۰۴/۳)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۶۰)۔]

(۲۱۶۰۲-۲۱۶۰۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ قرآن کریم میں سب سے عظیم آیت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ سوال کئی مرتبہ دہرایا، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہہ دیا آیت الکرسی، نبی ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ابوالمزہر! تمہیں علم مبارک ہو، اس ذات کی قسم جس

کے دست قدرت میں میری جان ہے، عرش کے پائے کے پاس یہ اللہ کی پاکیزگی بیان کرتی ہوگی اور اس کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہوں گے۔

(۲۱۶۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرْمٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ يَقْبَضِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَصَدَّقًا عَلَى يَدَيْهِ وَعُدْرَةَ وَجَمِيعَ بَنِي سَعْدٍ وَهَدْيِهِمْ مِنْ قُضَاعَةَ قَالَ أَبِي وَقَالَ يَحْيَى فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ قُضَاعَةَ قَالَ فَصَدَّقْتُهُمْ حَتَّى مَرَرْتُ بِآخِرِ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَكَانَ مَنْزِلُهُ وَبَلَدُهُ مِنْ أَقْرَبِ مَنَازِلِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَلَمَّا جَمَعَ إِلَيَّ مَا لَهُ لَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِيهَا إِلَّا ابْنَةً مَخَاضٍ يَعْنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا صَدَقَتُهُ قَالَ فَقَالَ ذَلِكَ مَا لَا كِبْنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَائِمٍ اللَّهُ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَكَ وَمَا كُنْتُ بِالْفَرَضِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ مَالِي مَا لَا كِبْنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَلَكِنْ هَذِهِ نَافَقَةٌ فَيَتِيَّةٌ سَمِينَةٌ فَخُذْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا أَنَا بِأَخِيذَ مَا لَمْ أَوْمَرْ بِهِ فَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيبٌ فَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَأْتِيَهُ فَتَعْرِضْ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَاذْهَبْ فَإِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ وَإِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَّهُ قَالَ فَإِنِّي فَاعِلٌ قَالَ فَخَرَجَ مَعِيَ وَخَرَجَ بِالنَّافِقَةِ إِلَيَّ عَرَضَ عَلَيَّ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتَانِي رَسُولُكَ لِأُخَذَ مِنِّي صَدَقَةٌ مَالِي وَائِمٌ اللَّهُ مَا قَامَ فِي مَالِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُولٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِي فَزَوَّعَ أَنْ عَلَيَّ فِيهِ ابْنَةٌ مَخَاضٍ وَذَلِكَ مَا لَا كِبْنَ فِيهِ وَلَا ظَهْرَ وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَافَقَةً فَيَتِيَّةٌ سَمِينَةٌ لِأُخَذَهَا فَأَبَى عَلَيَّ ذَلِكَ وَقَالَ هَا هِيَ هَذِهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الَّذِي عَلَيْكَ فَإِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ قَبَلْنَاهُ مِنْكَ وَآجَزَكَ اللَّهُ فِيهِ قَالَ فَهِيَ هِيَ ذَهَبٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِي مَالِهِ

بِالْبُخَارِيِّ [اخبره ابو داود (۱۰۸۳) و ابن خزيمة (۲۲۷۷)]

(۲۱۶۰۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ملی، عذرہ اور تمام بنو سعد بن ہذیم کی طرف زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، میں نے ان سے زکوٰۃ وصول کی اور سب سے آخری آدمی کے پاس آ گیا، اس کا گھر اور علاقہ مدینہ منورہ میں نبی ﷺ کے گھر سے دوسروں کی نسبت سب سے زیادہ قریب تھا، جب اس نے اپنا سامان میرے سامنے پیش کیا تو اس کی زکوٰۃ صرف ایک بنت مخاض بنتی تھی، میں نے اسے بتا دیا کہ اس کی زکوٰۃ اتنی بنتی ہے، اس نے کہا کہ اس اونٹنی میں تو دودھ ہے اور نہ ہی سواری کے قابل ہے، بخدا! اس سے پہلے نبی ﷺ یا ان کا کوئی قاصد کبھی میرے مال میں آ کر کھڑا نہیں ہوا، اب میں اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کو ایسا جانور قرض نہیں دے سکتا جس میں دودھ ہو اور نہ ہی وہ سواری کے قابل ہو، البتہ یہ

جوان اور صحت مند اونٹنی موجود ہے، اسے لے لو، میں نے کہا کہ میں تو ایسی چیز نہیں لے سکتا جس کی مجھے اجازت نہ ہو، البتہ نبی ﷺ تمہارے قریب ہی ہیں، اگر تم چاہو تو ان کے پاس چل کر وہی پیش کش کر دو جو تم نے میرے سامنے رکھی ہے اگر انہوں نے قبول کر لیا تو بہت اچھا، ورنہ وہ تمہیں واپس کر دیں گے، اس نے کہا کہ میں ایسا ہی کروں گا۔

چنانچہ وہ میرے ساتھ نکل پڑا اور اپنے ساتھ وہ اونٹنی بھی لے لی جو اس نے مجھے پیش کی تھی، یہاں تک کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آیا، اللہ کی قسم! اس سے پہلے نبی ﷺ یا ان کا کوئی قاصد کبھی میرے مال میں آکر کھڑا نہیں ہوا، سو میں نے اپنا سارا مال اکٹھا کیا، قاصد کا خیال یہ تھا کہ اس مال میں مجھ پر ایک بنت مخاض واجب ہوتی ہے لیکن وہ اونٹنی ایسی تھی کہ جس میں دودھ تھا اور نہ ہی وہ سواری کے قابل تھی، اس لئے میں نے اس کے سامنے ایک جوان اور صحت مند اونٹنی پیش کی لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا، اب یا رسول اللہ! یہ سب آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہوں، آپ اسے قبول فرما لیجئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا تم پر زکوٰۃ تو اتنی ہی بنتی تھی، البتہ اگر تم خود سے نیکی کرنا چاہتے ہو تو ہم قبول کر لیتے ہیں، اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا، اس نے وہ اونٹنی پیش کی اور نبی ﷺ نے اسے لے لینے کا حکم دیا اور اس کے مال میں برکت کی دعاء فرمائی۔

(۳۶۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يَحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجْوَى عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا فَقَدَّرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي زَادٍ فِيهِ قَالَ عُمَارَةُ وَقَدْ وَدَّتُ صَدَقَاتِهِمْ فِي زَمَنٍ مُعَاوِيَةَ فَأَخَذْتُ مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثَلَاثِينَ حَقَّةً لَأَلْفٍ وَخَمْسَ مِائَةٍ بَعِيرٍ عَلَيْهِ [صححه اس خزيمه (۲۲۷۷، ۲۳۸۰)، وابن حبان (۳۲۶۹)، والحاكم (۴۰/۱) قال الألباني حسن (أبو داود: ۱۵۸۳)].

(۲۱۶۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۶۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ الْخَزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبِي بْنُ كَعْبٍ

(۳۶۰۶) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُجَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَتَرَكَا آيَةً فَقَالَ أَيْكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئًا مِنْ قِرَاءَتِي فَقَالَ أَبِي أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَرَكْتَ آيَةً كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمْتُ إِنَّ كَانَ أَحَدٌ أَخَذَهَا عَلَيَّ فَإِنَّكَ أَنْتَ هُوَ [اخرجه عبد بن حميد (۱۷۴)]. قال شعيب: رجاله ثقات.]

(۲۱۶۰۵-۲۱۶۰۶) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دوران

تلاوت ایک آیت چھوڑ دی، نماز کے بعد فرمایا تم میں سے کس نے میری قراءت میں نئی چیز محسوس کی ہے؟ حضرت ابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے، آپ ﷺ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم تھا کہ اگر کسی نے اس چیز کو محسوس کیا ہوگا تو وہ تم ہی ہو گے۔

(۲۱۶۰۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ حَذَفَةَ عَنْ أُمِّ وَلَدِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتَى عَهْدُكَ يَا مَلِكُ مَلِكُكُمْ وَهُوَ حَرُّ بَيْنِ الْجَلِيدِ وَاللَّحْمِ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ لَوَجَعٌ مَا أَصَابَنِي قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ الْخَامَةِ تَحْمُرُ مَرَّةً وَتَصْفَرُ أُخْرَى (۱۴۳/۵)۔

(۲۱۶۰۷) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا ام مملک (نغار) کو ختم ہوئے کتنا عرصہ ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے یہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی، نبی ﷺ نے فرمایا سلطان کی مثال اس دانے کی ہے جو کبھی سرخ ہوتا ہے اور کبھی زرد۔

(۲۱۶۰۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنبَأَنَا يُونُسُ عَنْ الْحُسَيْنِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ مَتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ قَدْ تَمَتَّعْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْهَأْ عَنْ ذَلِكَ فَأَضْرَبَ عَنْ ذَلِكَ عُمَرُ وَأَرَادَ أَنْ يَنْهَى عَنْ حُلِيِّ الْحَبِيرَةِ لِأَنَّهَا تُصْبَغُ بِالْبَوْلِ فَقَالَ لَهُ أَبِي لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ قَدْ لَبَسَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّ سَاهُنَّ فِي عَهْدِهِ [كسافہ]

(۲۱۶۰۸) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ حج تمتع کی ممانعت کر دیں، تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا آپ ایسا نہیں کر سکتے، ہم نے خود نبی ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا ہے لیکن نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ارادے سے رک گئے، پھر ان کا ارادہ ہوا کہ دھاری دار یعنی چادروں اور حلوں سے منع کر دیں کہ ان پر پیشاب کا رنگ چڑھایا جاتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ یہ بھی نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ چادریں تو خدہ دینی ﷺ نے زیب تن فرمائیں اور ہم نے بھی ان کے دورِ بسا عادت میں پہنی ہیں۔

(۲۱۶۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ بْنُ غَزْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ قَالَ أَقْبَلَ هُوَ وَتَفَرَّقَ مَعَهُ فَوَجَدُوا سَوْطًا فَأَخَذَهُ صَاحِبُهُ فَلَمَّ بِأَمْرُوهُ وَلَمْ يَنْهَوْهُ فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِينَا أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ وَجَدْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرَفْتُهَا حَوْلًا فَكَّرَوُا عَلَيْهِ حَتَّى ذَكَرَ أَحْوَالًا ثَلَاثَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ شَأْنُكَ بِهَا [راجع: ۲۱۴۸۴]۔

(۲۱۶۰۹) مصعب بن صوحان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ چند لوگوں کے ساتھ روانہ ہوئے، راستے میں انہیں ایک درہ گرا پڑا،

ان کے ایک ساتھی نے اسے اٹھایا، لوگوں نے اسے منع کیا اور نہ حکم دیا، مدینہ منورہ پہنچ کر میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں ایک مرتبہ مجھے راستے میں سودینار پڑے ہوئے ملے، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، تین سال تک اس طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہو۔

(۳۶۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الرَّقَاشِيُّ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا سَلَمٌ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ ابْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ أَبِي بِيْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ اجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ نَفْسًا يَفْرُغُ الْأَكْلُ مِنْ طَعَامِهِ فِي مَهَلٍ وَيَقْضِي الْمُتَوَضَّئُ حَاجَتَهُ فِي مَهَلٍ [انظر معده].

(۳۶۶۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا بلال! اپنی اذان اور اقامت کے درمیان کچھ وقفہ کر لیا کرو تا کہ اس وقفے میں جو شخص کھانا کھا رہا ہو، وہ اس سے فارغ ہو جائے اور جس نے وضو کرنا ہو وہ وضو کرنا چاہتے ہو جائے۔

(۳۶۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ أَبَانًا قَرَأَهُ بِنِ حَبِيبٍ أَبَانًا مُعَارِكُ بْنُ عَبْدِ الْعَبْدِيِّ أَبَانًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنْ أَبِي بِيْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بِلَالُ لَذَكْرٌ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].

سُورَةُ الْبَقَرَةِ

(۳۶۶۱۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۶۶۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي بِيْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَرَاءَةَ وَهُوَ قَائِمٌ يَدُحُّ بِأُذُنِهِ وَاللَّهُ وَالْأُتَى بِنِ كَعْبٍ وَجَاهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو الدُّدَّاءِ وَأَبُو ذَرٍّ فَهَمَزَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ اتَّخَذَهُمَا فَقَالَ مَتَى أَنْزَلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَبِي فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا إِلَّا الْآنَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ سَأَلْتُكَ مَتَى أَنْزَلْتَ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ تُخْبِرْ قَالَ أَبِي لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ الْيَوْمَ إِلَّا مَا لَعَوْتُ فَلَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكْرْتُ ذَلِكَ لَهُ وَأَخْبَرْتُهُ بِأَلَّذِي قَالَ أَبِي فَقَالَ صَدَقَ أَبِي

(۳۶۶۱۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جسے کہ دن نبی ﷺ نے برسرِ منبر سورہ براءت کی تلاوت فرمائی، اس وقت نبی ﷺ کھڑے ہو کر اللہ کے احسانات کا تذکرہ فرما رہے تھے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے بیٹھ گئے تھے، ان کے ہمراہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی بیٹھ گئے تھے، ان میں سے ایک نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو چٹکی بھری اور کہا کہ ابی! یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں ابھی سن رہا ہوں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارے سے خاموش

رہنے کا حکم دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ حضرت ابی بن کثیرؓ نے فرمایا آج تو تمہاری نماز صرف اتنی ہی ہوئی ہے جتنا تم نے اس میں یہ لغو کام کیا، وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے اور حضرت ابی بن کثیرؓ کی یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا ابی نے سچ کہا۔

(۲۱۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُسَبِّحِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَ سَفْهُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَعَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَبَسٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَانْفَتَحَ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَانْفَتَحَ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا رَحُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ وَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ يَمِينِهِ تَبَسُّمٌ وَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ يَسَارِهِ بَغْيٌ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ هُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ يَمِينِهِ صَحِيحٌ وَإِذَا نَظَرْتُ قَبْلَ شِمَالِهِ بَغْيٌ قَالَ ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى جَاءَ السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِيَحَارِنَهَا فَانْفَتَحَ فَقَالَ لَهُ حَارِنُهَا مِثْلُ مَا قَالَ حَارَزَ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَانْفَتَحَ لَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَلَذَكَرَ اللَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيسَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَلَمْ يُفَيْتْ لِي كَيْفَ مَنَارِلُهُمْ خَيْرٌ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسُ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْدُرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا حَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ بِمُسْتَوَى أَسْمَعُ صَرِيْفَ الْأَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَضَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمَرَ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مُوسَى مَاذَا قَرَضَ رَبُّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ قَرَضَ عَلَيْهِمُ

حَمِیْمٌ صَلَّاهُ فَقَالَ لِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاجِعْ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّ أَمْتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ
فَرَجَعْتُ رَبِّي غَرْوَجًا فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي بِسِدْرَةِ
الْمُنْتَهَى قَالَ فَعَشِيهَا الْوَأْنُ مَا أَذْرِي مَا هِيَ قَالَ ثُمَّ أُذْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابُ اللَّهِ لَوْ وَإِذَا تُرَابُهَا
الْمُسْكُ هَذَا آخِرُ مُسْنَدِ أَبِي بَنِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البخاری (۳۴۹)، ومسلم (۱۶۳)]، وابن حبان

(۷۴۰۶)۔ [راجع: ۲۱۴۵۳]۔

(۲۱۶۱۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جس زمانے میں
میں مکہ مکرمہ میں تھا، ایک رات میرے گھر کی چھت کھل گئی اور حضرت جبریل علیہ السلام نیچے اترے، انہوں نے میرا سینہ چاک کیا،
اسے آب زمزم سے دھویا، پھر سونے کی ایک فستری لائے جو ایمان و حکمت سے بھرپور تھی اور اسے میرے سینے میں انڈیل کر
اسے بند کر دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے آسمانوں پر لے گئے، اور آسمان دنیا پر پہنچ کر دروازہ بچایا، اندر سے کسی نے پوچھا کون
ہے؟ انہوں نے جواب دیا جبریل ہوں، اس نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! میرے
ساتھ محمد بن عبد اللہ ہیں، اس نے پوچھا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں! دروازہ کھلو، جب ہم وہاں پہنچے تو ایک آدمی
نظر آیا جس کے دائیں بائیں کچھ لوگ بھی تھے، دائیں طرف جب وہ دیکھتا تو مسکراتا اور بائیں طرف دیکھ کر رونے لگتا، اس
نے مجھے دیکھ کر ”خوش آمدید، نیک نبی اور نیک بیٹے کو“ کہا، میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ
حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو دائیں بائیں لوگ نظر آ رہے ہیں، وہ ان کی اولاد کی روحیں ہیں، دائیں ہاتھ والے جنتی ہیں اور
بائیں ہاتھ والے جہنمی ہیں۔

پھر جبریل علیہ السلام مجھے دوسرے آسمان پر لے گئے اور اس کے دربان سے دروازے کھولنے کے لیے کہا اور یہاں بھی
حسب سابق سوال و جواب ہوئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی ﷺ نے بتایا کہ آسمانوں میں نبی ﷺ نے حضرت
آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام سے ملاقات کی لیکن انہوں نے آسمانوں کی تعین نہیں کی، صرف انتہائی ذکر کیا کہ
آسمان دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کو پایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔

جب حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کو لے کر حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک
بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس
سے گزرا تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا ”نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید“ میں نے
پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا

”نیک نبی اور نیک بیٹے کو خوش آمدید“ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، پھر مجھے مزید اوپر لے جایا گیا یہاں تک کہ میں ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں میں قلموں کے چلنے کی آواز سن رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں اس تحفے کو لے کر واپس ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا؟ میں نے انہیں بتایا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ اپنے رب کے پاس واپس جا بیٹے، آپ کی امت میں اتنی نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں ہوگی، چنانچہ میں نے اپنے رب کے پاس واپس جا کر اس سے درخواست کی تو اس نے اس کا کچھ حصہ معاف کر دیا (جو بالآخر ہوتے ہوئے پانچ نمازوں پر رک گیا) لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر واپس جانے کا مشورہ دیا، اس مرتبہ ارشاد ہوا کہ نمازیں پانچ ہیں اور ان پر ثواب پچاس کا ہے، میرے یہاں بات بدلانی نہیں کرتی، واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے پھر تحفیف کرانے کا مشورہ دیا لیکن میں نے ان سے کہہ دیا کہ اب مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے، پھر مجھے سدرۃ الہستی پر لے جایا گیا، جسے ایسے رنگوں نے ڈھانپ رکھا تھا جن کی حقیقت مجھے معلوم نہیں، پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا تو وہاں موتیوں کے خیمے نظر آئے اور وہاں کی مٹی منگ تھی۔

ثالث مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۶۱۱۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حِمَازٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَتَعَجَّلْتُ رَجُلًا إِلَى الْمَدِينَةِ وَنَاسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَا مَعَهُ قَلَمًا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهُمْ فَقِيلَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ تَعَجَّلُوا إِلَيَّ الْمَدِينَةِ وَالنِّسَاءِ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَدْعُونَهَا أَحْسَنَ مَا كَانَتْ ثُمَّ قَالَ لَبْتُ شِعْرِي مَتَى تَخْرُجُ نَارٌ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ جَبَلِ الْوَرَّاقِ تُصَيِّئُ مِنْهَا أَعْتَقَ الْإِبِلَ بَرًّا وَكَأَ بَصْرَى كَضَوْءِ النَّهَارِ

(۲۶۱۱۳) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کے ساتھ کئی سفر سے واپس آرہے تھے، ہم نے ذوالحلیفہ میں پڑاؤ کیا، کچھ لوگ جلد بازی کر کے مدینہ منورہ چلے گئے، لیکن نبی علیہ السلام نے وہ رات وہیں گزاری، ہم بھی ہمراہ تھے، جب صبح ہوئی تو نبی علیہ السلام نے ان لوگوں کے متعلق پوچھا، بتایا گیا کہ وہ جلدی مدینہ چلے گئے ہیں، نبی علیہ السلام نے فرمایا ابھی تو یہ مدینہ منورہ اور عورتوں کی طرف جلدی سے چلے گئے ہیں، لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب یہ مدینہ منورہ کو بہترین حالت پر ہونے کے باوجود چھوڑ جائیں گے، پھر فرمایا عنقریب یمن کے جبل وراق سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصری کے جوان

اونوں کی گردنیں دن کی روشنی کی طرح روشن ہو جائیں گی۔

(۲۱۶۱۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ الْبَكْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَمَّازٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَّرَ مَعْنَاهُ (۲۱۶۱۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۱۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أُحَدِّثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ إِذَا أَنَا فَرَعْتُ مِنْ عَمَلِي فَأَضْطَجِعُ فِيهِ فَاتَّبَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا مُضْطَجِعٌ فَعَمَزَنِي بِرِجْلِهِ فَاسْتَوَيْتُ خَالِسًا فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهَا فَقُلْتُ أَرْجِعُ إِلَى مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى بَيْتِي قَالَ فَكَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ فَقُلْتُ إِذْنُ أَحَدٍ يَسْتَجِيبُنِي فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُنِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي فَقَالَ غَفَرَا يَا أَبَا ذَرٍّ ثَلَاثًا بَلْ تَنْقَادُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَادُوكَ وَتَنْسَاقُ مَعَهُمْ حَيْثُ سَاقُوكَ وَلَوْ عَبْدًا أَسْوَدَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَمَّا نُفِيتُ إِلَى الرَّبَذَةِ أَقْبَمْتُ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ أَسْوَدُ كَانَ فِيهَا عَلَى نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا لِيَرْجِعَ وَلَقَدْ مَنَعَنِي فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ بَلْ تَنْقَادُ لِلْمُرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱۴۵/۵)۔

(۲۱۶۱۶) حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت کرتا تھا، جب اپنے کام سے فارغ ہوتا تو مسجد میں آ کر لیٹ جاتا، ایک دن میں لیٹا ہوا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور مجھے اپنے مبارک پاؤں سے بلایا، میں سیدھا ہو کر اٹھ بیٹھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم اس وقت کیا کرو گے جب تم مدینہ سے نکال دیے جاؤ گے؟ عرض کیا میں مسجد نبویؐ اور اپنے گھر لوٹ جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اور جب تمہیں یہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ اس وقت میں اپنی تلوار پکڑوں گا اور جو مجھے نکالنے کی کوشش کرے گا، اسے اپنی تلوار سے ماروں گا۔

نبی ﷺ نے یہ سن کر اپنا دست مبارک میرے کندھے پر رکھا اور تین مرتبہ فرمایا ابوذر! درگزر سے کام لو، وہ تمہیں جہاں لے جائیں وہاں چلے جانا اگرچہ تمہارا حکمران کوئی جشی غلام ہی ہو، حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جب مجھے ربذہ کی طرف جلا وطن کیا گیا اور نماز کھڑی ہوئی تو ایک سیاہ قادمؓ نے نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھا، جو وہاں زکوٰۃ کے جانوروں پر مامور تھا، اس نے مجھے دیکھ کر پیچھے ہٹا اور مجھے آگے کرنا چاہا تو میں نے اس سے کہا کہ تم اپنی جگہ ہی رہو، میں نبی ﷺ کے حکم پر عمل کروں گا۔

(۲۱۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مَعَانَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِي خَلْفٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْإِسْلَامُ ذُلُّو لَّا يَرْكَبُ إِلَّا ذُلُّو

(۲۱۶۱۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اسلام طبعاً کمال دین ہے اور اس پر کمال آدمی ہی سواری کرتا ہے۔

(۲۱۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّيدٍ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الثَّانِ خَيْرٌ مِنْ وَاحِدٍ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ مِنَ الثَّنِينَ وَأَرْبَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَعَلَّكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَجْمَعَ أُمَّتِي إِلَّا عَلَى هُدًى

(۲۱۶۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دو آدمی ایک سے، تین دو سے، اور چار تین سے بہتر ہیں، اس لئے تم پر جماعت کے ساتھ چمے رہنا لازم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے علاوہ کسی اور نکتے پر کبھی متفق نہیں کر سکتا۔

(۲۱۶۱۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا سَالِمٍ الْجَيْشَانِيَّ أَتَى إِلَى أَبِي أُمَيَّةَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيَأْتِهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلَّهِ وَقَدْ جِئْتُكَ فِي مَنْزِلِكَ

[انظر: ۲۱۸۴۶]

(۲۱۶۱۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی ساتھی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اسے ابوذر میں اسی وجہ سے تمہارے گھر آیا ہوں۔

(۲۱۶۲۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بَرْدٍ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا بَرْدٌ أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ مَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَعْمرُ الْفَتَى غُضَيْفٌ فَلَقِيَهُ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ أَيُّ أَعْنَى اسْتَغْفِرُ لِي قَالَ أَنْتَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ يَعْمرُ الْفَتَى غُضَيْفٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ضَرَبَ بِالْحَقِّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ قَالَ عَفَّانُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [قال

الآلبانی: صحيح (أبو داود: ۲۹۶۶۲، ابن ماجه: ۱۰۸)۔ [انظر: ۲۱۷۸۹، ۲۱۸۷۵]

(۲۱۶۲۰) غضیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غضیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غضیف نے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غضیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۶۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيُّ قَالَ

(۲۱۶۲۱) أَخْبَرَنِي أَبُو ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أُمِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّ الدَّجَالَ أَخَوْفَنِي عَلَى أُمِّي فَأَلَهَا ثَلَاثًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا الَّذِي غَيَّرَ الدَّجَالَ أَخَوْفَكَ عَلَى أُمِّكَ قَالَ إِنَّهُ مُضِلٌّ
حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چہل قدمی کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

(۲۱۶۲۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَيْمِيزَةَ الْجَشَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ كُنْتُ مُحَاصِرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى مَنْزِلِهِ فَمَسِعَتْهُ يَقُولُ غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفَ عَلَى أُمِّي مِنَ الدَّجَالِ فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَدْخُلَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ شَيْءٍ أَخَوْفَ عَلَى أُمِّكَ مِنَ الدَّجَالِ قَالَ الْإِثْمَةُ الْمُضِلَّةُ

(۲۱۶۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چہل قدمی کر رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کے علاوہ ایک اور چیز ہے جس سے مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے جس سے آپ کو اپنی امت پر سب سے زیادہ خطرہ محسوس ہوتا ہے، اور وہ دجال کے علاوہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا گمراہ کن ائمہ۔

(۲۱۶۲۴) حَدَّثَنَا عُمَارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَهْيٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كُنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
[قال البوصيري: هذا إسناده صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۳۸۲۵). قال شعيب: صحيح إسناده قوي]

[انظر: ۲۱۶۷۳، ۲۱۶۷۰، ۲۱۶۷۲.]

(۲۱۶۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! کیا میں جنت کے ایک خزانے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا کرو۔

(۲۱۶۲۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ بْنِ جَبْرِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمِيرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْثَيْتُ خُمْسًا لَمْ يُؤْتَهُنَّ نَبِيٌّ كَانَ قَبْلِي نَصَرْتُ بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ مِنِّي الْعَدُوُّ عَنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهْرًا وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَخِي كَانَ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى الْأَحْمَرِ وَالْأَسْوَدِ وَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَكَ فَاحْتَابَتْهَا شَفَاعَةُ لَأُمِّي وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَالَ الْأَعْمَشُ فَكَانَ

مُجَاهِدٌ يَرَى أَنَّ الْأَحْمَرَ الْإِنْسُ وَالْأَسْوَدَ الْجَنُّ [انظر: ۲۱۶۴۰].

(۲۱۶۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت تم میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۶۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِنْتَنِي أَمِنْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَغِيَّبُ الشَّمْسُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَيُؤَذِّنُ لَهَا فَتَرْجِعُ فَإِذَا كَانَتْ بِذَلِكَ اللَّيْلَةِ ابْتَدَأَ تَطْلُعُ صَبِيحَتِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ لَمْ يُوْذَنْ لَهَا فَإِذَا أَصْبَحَتْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ مَكَانِكَ ثُمَّ قَرَأَ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ [انظر: ۲۱۶۷۹، ۲۱۷۳۴، ۲۱۷۹۱، ۲۱۸۷۶، ۲۱۸۷۴].

(۲۱۶۲۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورج عرش کے نیچے غائب ہوتا ہے، اسے اجازت ملتی ہے تو واپس آ جاتا ہے، جب وہ رات آ جائے گی جس کی صبح کو سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو اسے اجازت نہیں ملے گی اور جب صبح ہوگی تو اس سے کہا جائے گا کہ اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے غروب ہوا تھا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ کسی اور چیز کا انتظار نہیں کر رہے ہوائے اس کے کہ ان کے پاس فرشتے آ جائیں، یا آپ کا رب آ جائے یا آپ کے رب کی کوئی نشانی آ جائے۔“ (۲۱۶۲۶) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۷۰۸، الترمذی: ۷۶۲، النسائی: ۲۱۹/۴). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده رجاله ثقات].

(۲۱۶۲۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر مہینے تین روزہ رکھ لے، یہ ایسے ہے جیسے اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

(۲۱۶۲۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا دَيْلَمٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ أَبِي دُؤَيْبٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ عَنْ مَعْصِنٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ لَتَوَلُّعُ بِالرَّجُلِ بِإِذْنِ اللَّهِ حَتَّى يَضَعَهُ خَالِقًا ثُمَّ يَتَرَدَّى مِنْهُ [راجع: ۲۱۸۰۳].

(۲۱۶۲۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی مرضی سے انسان کو اس کی آکھ کسی چیز کا تار گرویدہ بنا لیتی ہے کہ وہ موٹے والی چیز پر چڑھتا چلا جاتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس سے نیچے گر پڑتا ہے۔

(۲۱۶۲۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَذَرُونَ أُمَّي الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قَائِلُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَقَالَ قَائِلُ الْجِهَادِ قَالَ إِنْ أَحَبَّ الْأَعْمَالُ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ

(۲۱۶۲۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کو سب سے زیادہ کون سا عمل پسند ہے؟ کسی نے نماز اور زکوٰۃ کا نام لیا اور کسی نے جہاد کو بتایا، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ کے لئے کسی سے محبت یا نفرت کرنا ہے۔

(۲۱۶۲۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ كَافِرًا فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ وَكُنْتُ أَغْرُبُ عَنْ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي وَقَدْ نَعَيْتُ لِي أَبُو ذَرٍّ فَحَبَّجْتُ فَلَدَخَلْتُ مَسْجِدَ مِنِّي فَعَرَفْتُهُ بِالنَّعْتِ فَإِذَا شَيْخٌ مَعْرُوفٌ أَدَمٌ عَلَيْهِ حِلَّةٌ فَطَرْتُ قَدَحَهُ حَتَّى قُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ ثُمَّ صَلَّى صَلَاةَ آتَمَتِهَا وَأَحْسَنَتِهَا وَأَطْوَلَهَا فَلَمَّا قَرَعَ رَدَّ عَلَيَّ قُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنْ أَهْلِي لَيَزْعُمُونَ ذَلِكَ قَالَ كُنْتُ كَافِرًا فَهَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ وَأَهْمَنِي دِينِي وَكُنْتُ أَغْرُبُ عَنْ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ ذَلِكَ فِي نَفْسِي قَالَ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَجَوَيْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ أَيُّوبُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَوْدٍ مِنْ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَكُنْتُ أَكُونُ فِيهَا فَكُنْتُ أَغْرُبُ مِنَ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتَصَيَّيْتُ الْجَنَابَةَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنِّي قَدْ هَلَكْتُ فَفَعَدْتُ عَلَى بَعِيرٍ مِنْهَا فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِّ النَّهَارِ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَنَزَلْتُ عَنْ الْبَعِيرِ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلُكَ لَفَحَدَّثْتُ فَضَحِكْتُ فَقَدَا إِنْسَانًا مِنْ أَهْلِي فَجَانَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسْ فِيهِ مَاءٌ مَا هُوَ بِمَلَأَنَ إِنَّهُ لَيَخْصَخْصُ فَاسْتَبَرْتُ بِالْبَعِيرِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَسَرَّيَنِي فَاعْتَسَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَ بِشَرِّكَ [قال أبو داود: هذا ليس بصحيح. وقال الهيثمي: رجاله رجال الصحيح، قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۳۳). قال شعيب: صحيح لغیره وهذا إسناد رجاله ثقات.] [انظر: ۲۱۶۲۸، ۲۱۶۲۹].

(۲۱۶۲۹) بنی عامر کے ایک صاحب کا کہنا ہے (وہ صاحب ابوالہلب خرمی ہیں) کہ میں کافر تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دے دی، ہمارے علاقے میں پانی نہیں تھا، اہلیہ میرے ساتھ تھی جس کی بناء پر بعض اوقات مجھے جنابت لاحق ہو جاتی،

میرے دل میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کی اہمیت بیٹھ گئی، کسی شخص نے مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیڑہ بتا دیا، میں راج کے لئے روانہ ہوا اور مسجد منیٰ میں داخل ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو پہچان گیا، وہ عمر رسیدہ تھے، انہیں پسینہ آیا ہوا تھا اور انہوں نے اونٹنی جوڑا پہن رکھا تھا، میں جا کر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا، خوب اچھی طرح مکمل نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ہی ابوذر ہیں؟ انہوں نے فرمایا میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں، پھر میں نے انہیں اپنا واقعہ سنا، انہوں نے فرمایا کیا تم ابوذر کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا مجھے بھی مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تھی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا، رسول اکرم ﷺ نے مجھے کچھ اونٹوں اور بکریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی تھے جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پانی کی حاصل کیے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا، ایک مرتبہ جب میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو وہ دو پہر کا وقت تھا اور آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام علیہم السلام کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے) سے دور تھا میرے ہمراہ میری اہلیہ بھی تھیں، مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آ جاتی تو میں بغیر غسل کیے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے لیے پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لیے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی ہل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پاک مٹی بھی مطہر ہوتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگر چہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آ سکے، البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہا لو۔

(۲۶۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَرْزَاءَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي قُشَيْرٍ قَالَ كُنْتُ أَعْرُبُ عَنْ الْمَاءِ فَتَصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَلَا أَجِدُ الْمَاءَ فَاتَيْمَمُ فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ فَاتَيْتُ الْمَسْجِدَ وَقَدْ وَصِفْتُ لِي هَوْنَتُهُ فَإِذَا هُوَ يُصَلِّيَ فَعَرَفَنِي بِاللَّعْنِ فَسَلَّمْتُ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيَّ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ فَقُلْتُ أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ إِنْ أَهْلِي يَزْعُمُونَ ذَلِكَ فَقُلْتُ مَا كَانَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ رُؤْيَاهُ مِنْكَ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتَنِي فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ أَعْرُبُ عَنْ الْمَاءِ فَتَصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَلَبِثْتُ أَيَّامًا أَنْتَيْمَمُ فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ أَوْ أَشْكِلُ عَلَى فَقَالَ اتَّعَرَّفْتُ أَبَا ذَرٍّ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَوَيْتُهَا فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُيْمَةٍ فَعَرَجْتُ فِيهَا فَأَصَابَنِي جَنَابَةٌ فَيَمَمْتُ بِالصَّعِيدِ فَصَلَّيْتُ أَيَّامًا فَوْقَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَتَّى كُنْتُ أَنَّى هَالِكٌ فَأَمَرْتُ بِنَاقَةٍ لِي أَوْ قَعُودٍ فَشَدَّ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكِبْتُ قَالَ حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ فِي تَفْرِ مِنْ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَابَنِي جَنَابَةٌ فَيَمَمْتُ أَيَّامًا فَوْقَ فِي نَفْسِي

مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰی عَلَنْتُ اَنّٰی هٰلِكَ فَدَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لِّیْ بِمَاءٍ فَجَاءَتْ بِہٖ اُمّہٗ سَوْدَاءُ فِی عَسٍّ یَنْخَضُ خَضًّا فَاسْتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَاَمَرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رَجُلًا فَسَتَرْنِیْ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ طَهُوْرٌ مَا لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ فِی عَشْرِ حِجَجٍ فَاِذَا قَدَّرْتَ عَلٰی الْمَاءِ فَلَمْ یَسْمَعْ بِشَرِّكَ [راجع: ۲۱۶۲۹]۔

(۲۱۶۳۰) بنی عامر کے ایک صاحب کا کہنا ہے (وہ صاحب ابوالہلب خرمی ہیں) کہ میں کافر تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی طرف ہدایت دے دی، ہمارے علاقے میں پانی نہیں تھا، الہیہ میرے ساتھ تھی جس کی بناء پر بعض اوقات مجھے جنابت لاحق ہو جاتی، میرے دل میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کی اہمیت بیٹھ گئی، کسی شخص نے مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا پتہ بتا دیا، میں حج کے لئے روانہ ہوا اور مسجد منیٰ میں داخل ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو پہچان گیا، وہ عمر رسیدہ تھے، انہیں پسینہ آیا ہوا تھا اور انہوں نے اونٹنی جوڑا ابھن رکھا تھا، میں جا کر ان کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا لیکن انہوں نے جواب نہ دیا، خوب اچھی طرح مکمل نماز پڑھنے کے بعد انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ہی ابوذر ہیں؟ انہوں نے فرمایا میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں، پھر میں نے انہیں اپنا واقعہ سنا، انہوں نے فرمایا کیا تم ابوذر کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں انہوں نے فرمایا مجھے بھی مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تھی یا فرمایا کہ مجھے پیٹ کا مرض لاحق ہو گیا، رسول اکرم ﷺ نے مجھے کچھ اونٹوں اور کبریوں کے دودھ پینے کا حکم فرمایا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پانی (کے علاقے) سے دور رہتا تھا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی تھے جب مجھے غسل کی ضرورت پیش آتی تو میں بغیر پاکی حاصل کیے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتا، ایک مرتبہ جب میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا تو وہ دو پہر کا وقت تھا اور آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مسجد کے سایہ میں تشریف فرما تھے، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہو گئی؟ میں نے عرض کیا کہ حضرت! میں پانی (کے علاقے سے) دور تھا میرے ہمراہ میری الہیہ بھی تھیں، مجھے غسل کی جب ضرورت پیش آ جاتی تو میں بغیر غسل کیے ہی نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے لیے پانی منگوانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ ایک کالے رنگ کی باندی میرے لیے بڑے پیالے میں پانی لے کر آئی۔ پیالہ کا پانی مل رہا تھا کیونکہ پیالہ بھرا ہوا نہیں تھا۔ میں نے ایک اونٹ کی آڑ میں غسل کیا اور پھر آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا پاک مٹی بھی مطہر ہوتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگرچہ تم کو دس سال تک بھی پانی میسر نہ آ سکے، البتہ جب پانی مل جائے تو اس کو بدن پر بہا لو۔

(۲۱۶۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُهَيْبَانُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الصَّلَاةَ فَسَّالَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ فَضَرَبَ فِعْلِيذِي قَالَ سَأَلْتُ خَلِيلِي اَبَا ذَرٍّ فَضَرَبَ فِعْلِيذِي وَقَالَ سَأَلْتُ خَلِيلِي يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِہَا فَاِنْ اَذْرَكْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُولَنَّ اِنِّیْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا اَصْلٰی [صححه مسلم (۶۴۸)، وابن خزيمة (۱۶۳۷)، وابن حبان (۲۴۰۶)]۔ [انظر: ۲۱۶۵۰، ۲۱۷۱۷]۔

[۲۱۷۴۸، ۲۱۷۵۳، ۲۱۷۷۶، ۲۱۸۱۰، ۲۱۸۱۱، ۲۱۸۲۲].

(۲۱۶۳۱) ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبید اللہ بن زیاد نے کسی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا، میں نے عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے دوست حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہی سوال میں نے اپنے غلیل (رضی اللہ عنہ) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہوتا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (لٹل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هَذَا الشَّيْبُ الْجِنَاءُ وَالْجَنَمُ [صححه اس حبان (۵۴۷۴)، وقال الترمذی: حسن صحیح قال الألبانی: صححه (أبو داود: ۴۲۰۵، ابن ماجه: ۳۶۶۲، الترمذی: ۱۷۵۳، النسائی: ۱۳۹/۸)]

(۲۱۶۳۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور دوسرے ہے۔

(۲۱۶۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُخَارِقِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا بَلَّغْنَا الرِّبْدَةَ قُلْتُ لِأَصْحَابِي تَقَدَّمُوا وَتَخَلَّفْتُ فَأْتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يُصَلِّي قَرَأَتْهُ بِطِيلِ الْقِيَامِ وَيُكْثِرُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا الْوُتُّ أَنْ أَحْسِنَ إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً أَوْ سَجَدَ سَجْدَةً رَفَعَ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ

(۲۱۶۳۳) مَخَارِقُ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج کے ارادے سے نکلے، جب ہم مقام ربذہ میں پہنچے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم آگے چلو اور میں خود پیچھے رہ گیا، میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے، میں نے انہیں طویل قیام اور کثرت رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی طرف سے بہتر سے بہتر میں کوئی کی نہیں کرتا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص ایک رکوع یا ایک سجدہ کرتا ہے، اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔

(۲۱۶۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي هَذَا الْحَدِيثَ فَأَقْرَأَ بِهِ حَدَّثَنِي بِهِ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ السَّيِّئِيِّ عَنْ قُتَيْبٍ حَاجِبِ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُغْلُظُ لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَسُجَّاهُ إِلَى عِبَادَةِ بَنِي الصَّامِتِ وَإِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَإِلَى عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ وَإِلَى أُمِّ حَرَامٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ صَحِبْتُمْ كَمَا صَحِبَ وَرَأَيْتُمْ كَمَا رَأَى فَإِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تَكْلُمُوهُ ثُمَّ أَرْسَلْ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَجَاءَ فَكَلَّمُوهُ فَقَالَ أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا

الرَّوْلِيدِ فَقَدْ أَسْلَمْتُ قَلْبِي وَلَكَ السَّنُّ وَالْفَضْلُ عَلَيَّ وَقَدْ كُنْتُ أَرْعَبُ بِكَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِنْ كَادَتْ وَقَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَفُوتَكَ ثُمَّ أَسْلَمْتُ فَكُنْتُ مِنْ صَالِحِي الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَمْرُو بْنُ النَّاصِ فَقَدْ جَاهَدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُمَّ حَرَامٍ فَإِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ وَعَقْلُكَ عَقْلُ امْرَأَةٍ وَأَمَّا أَنْتَ وَذَلِكَ قَالَ فَقَالَ عِبَادَةُ لَا جَرَمَ لَا جَلَسْتُ مِثْلَ هَذَا الْمَجْلِسِ أَبَدًا

(۲۱۶۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے تلخ باتیں کرتے تھے جس کی شکایت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ، عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کے سامنے کی اور فرمایا کہ جیسے انہوں نے نبی ﷺ کی محبت پائی ہے، آپ لوگوں کو بھی یہ شرف حاصل ہے اور جس طرح انہوں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے، آپ نے بھی کی ہے، آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ان سے بات کریں، پھر انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو بلایا۔

جب وہ آگئے تو مذکورہ حضرات نے ان سے گفتگو کی، انہوں نے فرمایا اے ابوالولید! آپ نے تو مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا ہے، آپ عمر اور فضیلت میں مجھ سے بڑھ کر ہیں، میں ایسی مجالس سے آپ کو بچنے کی ترغیب دیتا ہوں، اور اے ابوذر رضی اللہ عنہ! آپ نے اسلام اس وقت قبول کیا جب نبی ﷺ کے وصال کا زمانہ قریب آ گیا تھا، آپ نیک مسلمان ہیں، اور اے عمرو بن عاص! میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ آپ سے جہاد کیا ہوا ہے، اور اے ام حرام! آپ ایک عورت ہیں اور آپ کی عقل بھی عورت والی ہے، آپ اس معاملے میں نہ پڑیں، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ یہ رنگ دیکھ کر کہنے لگے یہ بات طے ہوگئی کہ آج کے بعد میں ایسی مجالس میں نہیں بیٹھوں گا۔

(۲۱۶۳۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ وَأَخْبَرَنِي بِحَيْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاطِرَةً قَائِمًا الْأَذُنُ فَفَعِيعٌ وَالْعَيْنُ بِمَقَرٍّ لِمَا يُوْعَى الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِبًا

(۲۱۶۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کر لیا، اور اسے قلب سلیم، لسان صادق، نفس مطمئنہ اور اخلاق حسنہ عطاء کیے گئے ہوں، اس کے کانوں کو شنوائی اور آنکھوں کو بینائی دی گئی ہو، اور کانوں کی مثال پتیرے کی سی ہے جبکہ آنکھ دل میں محفوظ ہونے والی چیزوں کو ٹھکانہ فراہم کرتی ہے، اور وہ شخص کامیاب ہو گیا جس کا دل محفوظ کرنے والا ہو۔

(۲۱۶۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ عَمِلْتَ

قِرَابَ الْأَرْضِ خَطَايَا وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَكَ قِرَابَ الْأَرْضِ مُغْفِرَةً [انظر: ۲۱۶۴۱، ۲۱۶۴۲، ۲۱۶۸۸، ۲۱۷۰۵، ۲۱۸۲۰، ۲۱۸۹۸]

(۲۱۶۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ نبی ﷺ مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہ کرے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش تیرے لیے مقرر کر دوں گا۔

(۲۱۶۳۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عِلَّانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ الْجُمَيْصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْإِفْطَارَ وَآخَرُوا السُّجُورَ [انظر: ۲۱۸۳۵]

(۲۱۶۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۱۶۳۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتَهُ قَالَ وَمَا كُنْتَ تَسْأَلُهُ قَالَ كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُهُ نَوْرًا أَنَّى أَرَاهُ [صححه مسلم (۱۷۸) وابن حبان (۵۸)] [انظر: ۲۱۷۲۰، ۲۱۸۳۰، ۲۱۸۶۰]

(۲۱۶۳۸) عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۶۳۹) قَالَ عَفَّانٌ وَبَلَغَنِي عَنِ ابْنِ هِشَامٍ يَعْنِي مُعَاذًا أَنَّهُ زَوَّاهُ عَنْ أَبِيهِ كَمَا قَالَ هَمَّامٌ قَدْ رَأَيْتُهُ [انظر: ۲۱۷۲۰، ۲۱۸۳۰، ۲۱۸۶۰]

(۲۱۶۳۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي يُجْعَلُ إِلَيَّ الْأَحْمَرُ وَالْأَسْوَدُ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهْرًا وَمَسْجِدًا وَأُحِلَّتْ لِي الْفَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَيُرْعَبُ الْعَدُوُّ وَهُوَ مِنِّي مَسِيرَةً شَهْرًا وَقِيلَ لِي سَلْ تُعْطَهُ وَاسْتَحْبَبْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْكُمْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۱۶۴۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو

نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے، روئے زمین کو میرے لیے سجدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت تم میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۶۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُؤَيْدٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّادِقُ الْمُصَدِّقُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا أَوْ أَزِيدُ وَالسَّيِّئَةُ بِوَاحِدَةٍ أَوْ أَغْفَرُ وَلَوْ لَقِيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا مَا كُنْتُ تَشْرِكُ بِي لَقِيَّتِكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۳۶] . قَالَ وَقَرَابِ الْأَرْضِ مِلَّةُ الْأَرْضِ

(۲۱۶۳۱) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدق نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۶۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمُصَدِّقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۶] .

(۲۱۶۳۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۶۴۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَعَدْتُ إِلَى نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَبَجَاءَ رَجُلٌ فَبَجَعَلَ يُصَلِّي يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ لَا يَفْعَدُ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا أَرَى هَذَا يَذَرِي يُنْصَرِفُ عَلَى شَفْعٍ أَوْ وَتَرٍ فَقَالُوا لَا تَقُومُ إِلَيْهِ تَقُولُ لَهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا أَرَاكَ تَذَرِي تَنْصَرِفُ عَلَى شَفْعٍ أَوْ عَلَيَّ وَتَرٍ قَالَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَذَرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَجَدَ لِلَّهِ سَجْدَةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَحُطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَةٌ وَرَفَعَ لَهُ بِهَا رَجْعَةٌ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ جَزَاكُمْ اللَّهُ مِنْ جُلَسَاءَ شَرٍّ أَمَرْتُمُو بِي أَنْ أَعْلَمَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۶۳۳) مطرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، وہ رکوع سجدہ کرتا پھر کھڑا ہو کر رکوع سجدہ کرتا اور درمیان میں نہ بیٹھتا، میں نے کہا بخدا! یہ تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں جانتا

کہ جفت یا طاق رکعتوں پر سلام پھیر کر فارغ ہو جائے، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر ان کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے کیوں نہیں ہو؟ میں اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس سے کہا کہ اے بندۂ خدا! لگتا ہے کہ آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ جفت یا طاق رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو جائیں، اس نے کہا کہ اللہ تو جانتا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی عبادت کرتا ہے، اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ابوذر ہوں، تو میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر کہا کہ اللہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف سے برابر دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے ایک صحابی ﷺ کو دین سکھانے کے لئے بھیج دیا۔

(۲۱۶۴۴) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ مُدْرِكَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يُحَدِّثُ عَنْ خُرَاشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ خَسِرُوا وَخَابُوا قَالَ فَأَعَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمُنْفِقُ سَلَفَتْهُ بِالْخَلِيفِ الْكَاذِبِ أَوْ الْفَاجِرِ وَالْمَنَّانُ

[صحیحہ مسلم (۱۰۶) وابن حبان (۴۹۰۷)] [انظر: ۲۱۷۳۳، ۲۱۷۳۷، ۲۱۷۶۶، ۲۱۸۱۳، ۲۱۸۷۷]

(۲۱۶۴۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہنید کوٹھنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۶۴۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حَصِيرَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَأَنْ أُخْلِفَ عَشْرَ مَرَّاتٍ أَنَّ ابْنَ صَالِدٍ هُوَ الذَّجَالُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُخْلِفَ مَرَّةً وَاحِدَةً أَنَّهُ لَيْسَ بِهِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِي إِلَى أُمِّهِ قَالَ سَلَهَا كَمْ حَمَلْتُ بِهِ قَالَ فَاتَيْنَاهَا فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ حَمَلْتُ بِهِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَيْهَا فَقَالَ سَلَهَا عَنْ صَيْحِيهِ حِينَ وَقَعَ قَالَ فَارْجَعْتُ إِلَيْهَا فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ صَاحَ صَيْحَةُ النَّسِيِّ ابْنِ شَهْرٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبْنًا قَالَ خَبْنَاتٌ لِي خَطْمُ شَاةٍ عَفْرَاءَ وَالذَّخَانُ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ يَقُولَ الذَّخَانُ قَلَمٌ يَسْتَصْبِعُ فَقَالَ الذُّخُّ الذُّخُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصَا فَإِنَّكَ لَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ

(۲۱۶۴۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے دس مرتبہ یہ قسم کھانا کہ ابن صاہبی دجال ہے، اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک مرتبہ اس کے دجال نہ ہوں کی قسم کھاؤں، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے اس کی ماں کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے پوچھ کر آؤ کہ وہ ابن صاہب سے کتنے عرصے تک حاملہ رہی؟ چنانچہ میں نے اس سے جا کر پوچھا تو اس نے بتایا میں اس سے بارہ

میں تک حاملہ رہی تھی، نبی ﷺ نے مجھے دوبارہ اس کے پاس بھیجا اور فرمایا اس سے یہ پوچھو کہ جب وہ پیدا ہوا تو اس کی آواز کیسی تھی؟ میں نے دوبارہ جا کر اس سے یہ سوال پوچھا تو اس نے بتایا جیسے ایک مینے کے بچے کی آواز ہوتی ہے، یہ اس طرح رویا چینا تھا۔ پھر ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے ذہن میں سوچی ہے، بتاؤ وہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ آپ نے میرے لیے ایک سفید بکری کی ناک اور دھواں سوچا ہے، وہ ”دخان“ کا لفظ کہنا چاہتا تھا لیکن کہہ نہیں سکا اس لئے صرف دخ، دخ ہی کہنے لگا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا دور ہو، تو اپنی حیثیت سے آگے ہرگز نہیں بڑھ سکتا۔

(۲۱۶۶۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَمْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْكَلَامِ أَفْضَلَ قَالَ مَا أَصْطَفَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِإِسْرَائِيلَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ [صححه مسلم (۲۷۳۱)]. [انظر: ۲۱۸۶۲، ۲۱۷۵۹]

(۲۱۶۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ۔

(۲۱۶۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي مَرْوَفٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ عَبْدِي اسْتَقْبَلَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا اسْتَقْبَلْتُهُ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

(۲۱۶۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) اگر میرا بندہ زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ میرے سامنے آئے تو میں زمین بھر کر بخش کے ساتھ اس کے سامنے آؤں گا۔

(۲۱۶۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَسْرُرُنِي أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَمُوتُ يَوْمَ أَمُوتَ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ دِينَارٍ إِلَّا أَنْ أَرُصَّدَهُ لِعَوْنِي [إخرجه الطيالسي (۴۶۵) والدارمي (۲۷۷۰)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۱۸۶۵، ۲۱۷۵۶]

(۲۱۶۳۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ایک ہزار کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس نہ بچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں۔

(۲۱۶۴۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاخِرَةُ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ قَالَ ابْنُ أَحْيَى سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [صححه مسلم (۵۱۰)، وابن حبان (۲۳۸۳)، وابن خزيمة (۸۰۶)،

[۸۳۱، ۸۳۰]. [انظر: ۲۱۶۶۹، ۲۱۷۰۶، ۲۱۷۳۱، ۲۱۷۳۲، ۲۱۷۶۰، ۲۱۷۸۷].

(۲۱۶۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۶۵۰) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍاءُ الْجَوْهِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَفِيئِهَا فَإِنَّ آتَيْتَ النَّاسَ وَقَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَاحَتَكَ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا صَلَّوْا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ وَكَانَتْ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱]

(۲۱۶۵۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۶۵۱) حَدَّثَنَا مَرْحُومُ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍاءُ الْجَوْهِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَبِّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَارًا وَأَرْدَقِي خَلْفَهُ وَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ شَدِيدٌ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ أَصَابَ النَّاسَ مَوْتُ شَدِيدٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْعَبْدِ يَعْنِي الْقَبْرَ كَيْفَ تَصْنَعُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبِرُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَ النَّاسَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا يَعْنِي حَتَّى تَغْرُقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنْ الدَّمَاءِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَقْعُدُ فِي بَيْتِكَ وَأَغْلِقُ عَلَيْكَ بَابَكَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَتْرُكْ قَالَ فَأَنْتَ مَنْ أَنْتَ مِنْهُمْ فَكُنْ فِيهِمْ قَالَ فَآخُذْ سِلَاحِي قَالَ إِذَنْ تُشَارِكُهُمْ فِيمَا هُمْ فِيهِ وَلَكِنْ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَرَوْعَكَ شَعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ حَتَّى يَبُوءَ بِإِيْمِهِ وَإِيْمِكَ [صححه ابن حبان ۵۹۶۰، ۶۶۸۵]، والحاكم (۴/۴۳۳). قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۶۱، ۴۴۰۹، ابن ماجه: ۳۹۵۸).

[راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۶۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنا ردیف بتانیا، اور فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک نہیں جاسکو گے تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدت کے ساتھ بکثرت مرنے لگیں گے اور آدمی کا گھر قبر ہی ہوگی تو تم

کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی صبر کرنا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے اور ”حجۃ الزیت“ خون میں ڈوب جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔

انہوں نے پوچھا کہ اگر مجھے گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم ان لوگوں کے پاس چلے جانا جن میں سے تم ہو اور ان میں شامل ہو جانا، انہوں نے عرض کیا میں تو اپنا اسلحہ پکڑ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا تو تم بھی ان کے شریک سمجھے جاؤ گے، اس لئے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی دھار سے تمہیں خطرہ ہے تو تم اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹ جائے۔

(۲۱۶۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو النَّجَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهْ يَا أَنَا ذَرٍّ إِذَا طَلَعَتْ فَالْكُفْرُ الْمَرْقَةُ وَتَعَاهَدَ حَبِيرَانِكَ أَوْ أَقْسِمَ نَيْنَ حَبِيرَانِكَ [صححه مسلم (۲۶۶۲۵) واس حسان (۵۱۴، ۵۱۳)] [النظر ۹، ۲۱۷]

(۲۱۶۵۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا اے ابوذر! جب کھانا پکایا کرو تو شور بہ بڑھا لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۲۱۶۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو النَّجَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْخَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا آيَةُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي اللَّيْلِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِحَةِ آيَةُ الْهَجَةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ أَحَرَّ مَا عَلَيْهِ يَشْعَبُ فِيهِ مِزَابَانِ مِنَ الْهَجَةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرَضَهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَأْوَةَ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ [صححه مسلم (۲۳۰۰) قال الترمذی: حسن صحيح غريب].

(۲۱۶۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ حوض کوثر پر کتنے برتن ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تاریک رات میں آسمان کے نجوم و کواکب کی تعداد سے بھی زیادہ اس کے برتن ہوں گے، وہ جنت کے برتن ہوں گے، جو شخص اس حوض کا پانی ایک مرتبہ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اس پر جنت کے دو پر تالے بہہ رہے ہوں گے، جو اس کا پانی پی لے گا، اسے دوبارہ کبھی پیاس نہ لگے گی، اس کی چوڑائی بھی لمبائی کے برابر ہوگی، اور اس کی مسافت اتنی ہوگی جتنی عمان سے ایلک ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا۔

(۲۱۶۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ حَدَّثَنِي فُلَيْتُ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ الْعَامِرِيَّةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ فُقْرَاءَ بَابَةٍ حَتَّى أَصْبَحَ يَرْكُعُ بِهَا وَيَسْجُدُ بِهَا إِنَّ تَعْلُبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرُ

لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا زِلْتُ تَقْرَأُ هَذِهِ آيَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ تَرَعُّ بِهَا وَتَسْجُدُ بِهَا قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ الشَّفَاعَةَ لِأَتِيَّ فَأَعْطَانِيهَا وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا [النظر: ۲۱۷۱۶، ۲۱۸۲۷، ۲۱۸۲۸، ۲۱۸۷۱]۔

(۲۱۶۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے کہ ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غاب حکمت والا ہے“ جب صبح ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صبح تک ساری رات رکوع و سجود میں مسلسل ایک ہی آیت پڑھتے رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے سفارش کا حق مانگا تھا جو اس نے مجھے عطا کر دیا ہے اور انشاء اللہ یہ ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔

(۲۱۶۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي خَفْصَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيُّ جَبَلٍ هَذَا قُلْتُ أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُ لِي ذَهَبٌ قَطْعًا أَنْفَقُهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَدْعُو مِنْهُ قِيرَاطًا قَالَ قُلْتُ قِنْطَارًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قِيرَاطًا قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّمَا أَقُولُ الَّذِي هُوَ أَقَلُّ وَلَا أَقُولُ الَّذِي هُوَ أَكْثَرُ۔

(۲۱۶۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے جبل احد کی طرف اشارہ کر کے مجھ سے پوچھا ابوذر! یہ کون سا پہاڑ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ احد پہاڑ ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہ میرے لیے سونے کا بن جائے جس میں سے میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں اور ایک قیراط بھی چھوڑ دوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قنطار؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ایک قیراط، پھر فرمایا ابوذر! میں تو کم از کم کی بات کر رہا ہوں، زیادہ کی بات ہی نہیں کر رہا۔

(۲۱۶۵۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهَهُ فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَى [صححه ابن خزيمة (۹۱۳، ۹۱۴)، وابن حبان (۲۲۷۳، ۲۲۷۴)، قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۹۴۵، ابن ماجه: ۱۰۲۷، الترمذی: ۳۷۹، النسائی: ۳/۶)]۔

[الترمذی: إسناده محتمل للتحسين]۔ [النظر: ۲۱۶۵۸، ۲۱۷۷۹، ۲۱۸۸۶]۔

(۲۱۶۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہی اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے کنکریوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۶۵۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاجٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ تَعَالَى وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّ الرُّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسُهَا

عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَعْلَاهَا ثَمَنًا قَالَ فَإِنْ لَمْ أَجِدْ قَالَ تَعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْوَقَ وَقَالَ فَإِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ قَالَ كُفْتُ
أَذَاكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ [صححه البخاری (۲۵۱۸)، ومسلم (۸۴)، وابن حبان

(۱۰۵۲، ۴۳۱۰، ۴۵۹۶). [انظر: (۲۱۸۳۲، ۲۱۷۸۰).

(۲۱۶۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کر دیا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کرو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۶۵۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُنَا فِي مَحَلِّسِ ابْنِ الْمُصَيَّبِ وَابْنِ الْمُصَيَّبِ حَالِسٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجَّهُ فَلَا يَتَحَرَّكُ الْحَصَى أَوْ لَا يَمَسَّ الْحَصَى [راجع: (۲۱۶۵۶).

(۲۱۶۵۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیاس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے نکلیوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۶۵۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ حَيْفَمَا أَذْرُكَ الصَّلَاةَ فَصَلَّ فَكَلَّمَهَا مَسْجِدًا [صححه البخاری (۳۳۶۶) ومسلم (۵۲۰) وابن خزيمة (۷۸۷، ۱۲۹۰) وابن حبان (۱۰۵۹۸، ۶۲۲۸). [انظر: (۲۱۷۱۱، ۲۱۷۱۸، ۲۱۷۱۹، ۲۱۷۵۲، ۲۱۸۰۰).

(۲۱۶۵۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۶۶۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ النَّبِيِّ وَثَلَاثَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَبْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ ابْنِ الْحَوَاتِمِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصِيَامِ

الْبَيْضِ الْغُرَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [انظر: ۲۱۶۶۱].

(۲۱۶۶۰) ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ ”یوم القاحہ“ کے موقع پر تم میں سے کون موجود تھا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں موجود تھا، اور نبی ﷺ نے اس آدمی کو ایام نبض یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا۔

(۲۱۶۶۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الثَّانِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ الْحَوْكِيَّةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [صححه ابن عزيمة (۲۱۶۲۷). قال الألبانی حسن (النسائی: ۲۲۳/۴، ۱۹۶/۷). قال

شعيب: حسن و هذا إسناده ضعيف]. [راجع: ۲۱۶۶۰].

(۲۱۶۶۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے روزوں کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(۲۱۶۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ السَّائِبِ بْنِ هَرْكَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [صححه ابن حبان (۸۳۰). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۶۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے) (۲۱۶۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَجْلَحَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيْرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءَ وَالْكُحْمَ [راجع: ۲۱۶۶۳] (۲۱۶۶۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسہ ہے۔

(۲۱۶۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيْرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءَ وَالْكُحْمَ [راجع: ۲۱۶۶۳].

(۲۱۶۶۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور وسہ ہے۔

(۲۱۶۶۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْنَبٍ الرَّيَّاحِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَلَمْ أَجِدْهُ وَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ هُوَ ذَاكَ فِي صَبْعِهِ لَهُ فَجَاءَ يَقُودُ أَوْ يَسُوقُ بَعِيرَيْنِ فَاطْرَأَ أَحَدَهُمَا فَيُغْزِرُ

صَاحِبِهِ فِي عُنِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قُرْبَةً فَوَضَعَ الْقُرْبَتَيْنِ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَاهُ مِنْكَ وَلَا أَبْغَضَ أَنْ أَلْقَاهُ مِنْكَ قَالَ لِلَّهِ أَبُوكَ وَمَا يَجْمَعُ هَذَا قَالَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ وَأَدْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرْجُو فِي لِقَائِكَ أَنْ تُخَيِّرَنِي أَلَى تَوْبَةٍ وَمَخْرَجًا وَكُنْتُ أَخْشَى فِي لِقَائِكَ أَنْ تُخَيِّرَنِي أَنَّهُ لَا تَوْبَةَ لِي فَقَالَ أَيُّ الْجَاهِلِيَّةِ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ عَفَا اللَّهُ عَمَّا سَلَفَ ثُمَّ عَاجَ بِرَأْسِهِ إِلَى الْمَرْأَةِ فَأَمَرَنِي بِطَعَامٍ فَالْتَوْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمَرَهَا فَالْتَوْتُ عَلَيْهِ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا قَالَ إِلَيَّ دَعِينَا عَلَيْكَ فَإِنْ كُنَّا نَعْدُونَ مَا قَالَ لَنَا فَيَكُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَا قَالَ لَكُمْ فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ ضَلَعٌ فَإِنْ تَذَهَبَ تَقْوَمُهَا تَحْسِرُهَا وَإِنْ تَدْعُهَا فَيُفِيهَا أَوْدٌ وَبُلْغَةٌ فَوَلَّتْ فَجَانَتْ بِغُرْبَةٍ كَانَتْهَا قَطَاةٌ فَقَالَ كُلُّ وَلَا أَهْوَلُكَ إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ يَصَلِّي فَجَعَلَ يَهْدُبُ الرُّكُوعَ وَيُخَفِّفُهُ وَرَأَيْتُهُ يَتَحَرَّى أَنْ أَسْبَحَ أَوْ أَقَارِبَ ثُمَّ حَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ مَعِيَ فَقُلْتُ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ فَقَالَ مَا لَكَ فَقُلْتُ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى مِنَ النَّاسِ أَنْ يَخْذِبَنِي فَمَا كُنْتُ أَخْشَى أَنْ تَكْذِبَنِي قَالَ لِلَّهِ أَبُوكَ إِنْ كَذِبْتُكَ كَذَبَةً مِنْدُ لَقَيْتَنِي فَقَالَ أَلَمْ تُخَيِّرَنِي أَنْتَ صَائِمٌ ثُمَّ أَزَالَ تَأْكُلُ قَالَ بَلَى إِنِّي صُمْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ هَذَا الشَّهْرِ فَوَجِبَ لِي أَجْرُهُ وَحَلَّ لِي الطَّعَامُ مَعَكَ [انظر ۲۱۷۸۶]

(۲۱۷۸۵) نعیم بن قسب ریاچی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ نہیں ملے، میں نے ان کی اہلیہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنی زمین میں گئے ہوئے ہیں، تھوڑی ہی دیر میں وہ دو اونٹوں کو ہانکتے ہوئے آ گئے، ان میں سے ایک اونٹ کا لعاب اپنے ساتھی کی سرین پر گر رہا تھا اور ان میں سے ہر ایک کی گردن میں ایک ایک مشکیزہ تھا، انہوں نے وہ دونوں مشکیزے اتارے تو میں نے عرض کیا اے ابوذر! مجھے آپ کی نسبت کسی دوسرے سے ملنے کی محبت تھی اور نہ ہی کسی سے اتنی نفرت تھی جتنی آپ سے ملنے کی تھی، انہوں نے فرمایا: یہی! وہ دونوں چیزیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بچی کو زندہ درگور کیا تھا، مجھے آپ سے ملاقات کرنے میں یہ امید تھی کہ آپ مجھے توبہ اور بچاؤ کا کوئی راستہ بتائیں گے (اس لئے آپ سے ملنے کی خواہش تھی) لیکن آپ سے ملنے میں یہ خطرہ بھی تھا کہ کہیں آپ یہ نہ کہہ دیں کہ میرے لیے توبہ کا کوئی راستہ نہیں ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ کام تم سے زمانہ جاہلیت میں ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا اللہ نے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔

پھر انہوں نے اپنے سر کے اشارے سے اپنی بیوی کو میرے لیے کھانا لانے کا حکم دیا لیکن اس نے توجہ نہ دی، انہوں نے دوبارہ اس سے کہا لیکن اس نے اس مرتبہ بھی توجہ نہ دی، یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سے پیچھے ہی رہو، تم لوگ اس حد سے آگے نہیں بڑھ سکتیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے متعلق ہم سے بیان فرما دی تھیں، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ان کے متعلق کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے یہ فرمان ذکر کیا کہ عورت ٹیڑھی

پہلی کی طرح ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے یونہی چھوڑ دو گے تو اس میز سے پن اور بیوقوفی کے ساتھ ہی گزارہ کرنا پڑے گا۔

یہ سن کر وہ واپس چلی گئی اور تھوڑی دیر میں ”ظہا“ کی طرح بنا ہوا شید لے آئی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کھاؤ اور میری فکر نہ کرنا کیونکہ میں روزے سے ہوں، پھر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، وہ اچھے لیکن ہلکے رکوع کرنے لگے، میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خوب سیراب دیکھنا چاہتے ہیں، لیکن تھوڑی ہی دیر بعد وہ آئے اور میرے ساتھ کھانے میں اپنا ہاتھ بھی شامل کر لیا، میں نے یہ دیکھ کر ”ان اللہ“ پڑھا، انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ عام آدمی کے متعلق تو مجھے یہ اندیشہ ہو سکتا تھا کہ وہ مجھ سے غلط بیانی کر سکتا ہے لیکن آپ کے متعلق یہ اندیشہ نہیں تھا، انہوں نے فرمایا بخدا! جب سے تمہاری مجھ سے ملاقات ہوئی ہے، میں نے تم سے کوئی جھوٹ نہیں بولا، میں نے کہا کہ کیا آپ ہی نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ آپ روزے سے ہیں، پھر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کھا بھی رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے اس مہینے میں تین روزے رکھ لیے تھے جن کا اجر میرے لیے ثابت ہو چکا اور اب تمہارے ساتھ کھانا میرے لیے حلال ہے۔

(۲۱۶۶۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنِ ابْنِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ بَلَّغْنِي عَنْكَ أَنَّكَ تَحَدَّثُ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَا تَخَالِفُنِي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ فَمَا الَّذِي بَلَغَكَ عَنِّي قُلْتُ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَقُولُ ثَلَاثَةَ يَجِبُهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يَشْنُوهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ قُلْتُ وَسَمِعْتَهُ قُلْتُ فَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَجِبُ اللَّهُ قَالَ الرَّجُلُ يَلْقَى الْعَدُوَّ فِي الْفِتْنَةِ فَيَنْصِبُ لَهُمْ نَحْرَهُ حَتَّى يَقْتُلَ أَوْ يَفْتَحَ لِأَصْحَابِهِ وَالْقَوْمُ يَسَافِرُونَ فَيَطْلُوْ سُرَاهُمْ حَتَّى يَجِبُوا أَنْ يَمْسُوا الْأَرْضَ فَيَنْزِلُوا فَيَتَنَحَّى أَحَدُهُمْ فَيُضَلِّي حَتَّى يُوْضِعَهُمْ لِرَجُلِهِمْ وَالرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْجَارُ يُؤْذِيهِ جَوَارُهُ فَيَضْرِبُ عَلَى أَذَاهُ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَهُمَا مَوْتُ أَوْ طَعَنُ قُلْتُ وَمَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَشْنُوهُمْ اللَّهُ قَالَ التَّاجِرُ الْخَلَّافُ أَوْ قَالَ الْبَائِعُ الْخَلَّافُ وَالْبَحِيلُ الْمَنَّانُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَلُ

(۲۱۶۶۶) ابن احس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارے ذہن میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ میں نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کروں گا، جبکہ میں نے وہ بات سنی بھی ہو، وہ کون سی حدیث ہے جو تمہیں میرے حوالے سے معلوم ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے، آپ کہتے ہیں کہ تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ بات میں نے کہی ہے اور نبی ﷺ سے سنی بھی ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل کر جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے

اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کوہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آکر انہیں جدا کر دے، میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے؟ فرمایا وہ تاجر جو تیسیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو احسان جتنا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۶۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مَعَاوِيَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ مَا بَالُكَ قَالَ لِي عَمِلِي قُلْتُ حَدَّثَنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنْ أَوْلَادِهِمَا لَمْ يَلْغُوا الْحِنْتَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا [انظر: ۲۱۶۸۶، ۲۱۷۴۳، ۲۱۷۸۴].

(۲۱۶۶۷) صحیحہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کے پاس کون سا مال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرا مال میرے اعمال ہیں، میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین تا پانچ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کی بخشش فرمادے گا۔

(۲۱۶۶۸) قُلْتُ حَدَّثَنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ ذَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَرَجُلٌ إِلَّا اسْتَفْلَتْهُ حَبَّةُ الْحَبَّةِ كُلُّهُمُ يُدْعَوُهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ رَجُلًا فَرَجُلَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبِئْرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبِئْرَتَيْنِ [صححه ابن حبان (۴۶۴۳)، (۴۶۴۴)، والحاكم (۸۶/۲)]. قال الألبانی: صحیح (النسائی: ۴۸/۶). [انظر: ۲۱۶۸۵، ۲۱۷۴۲، ۲۱۶۸۵].

(۲۱۶۶۸) میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی اور حدیث سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے، میں نے پوچھا کہ یہ مقام کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اگر بہت سارے غلام ہوں تو دو غلاموں کو آزاد کر دے، اونٹ ہوں تو دو اونٹ دے دے، اور اگر گائیں ہوں تو دو گائے دے دے۔

(۲۱۶۶۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتَوِي إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۶۶۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کجاوے کا پھیلا حصہ بھی نہ ہو تو اس

کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۶۷۰) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَوْتِيْتُهِمَا مِنْ كَنْزٍ مِنْ بَيْتِ تَحْتِ الْعَرْشِ وَلَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلِي يَعْنِي الْآيَتِينَ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ [انظر بعده]۔

(۲۱۶۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَبِيبَانَ أَوْ عَنْ رَجُلٍ أَوْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [راجع ما قبله]۔

(۲۱۶۷۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ عَنْ خُوَاشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنِ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نَبِيٌّ قَبْلِي [انظر ۲۱۸۹۷]۔

(۲۱۶۷۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۶۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَذْكَاءَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع ۲۱۶۶۳]۔

(۲۱۶۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے حلقہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے)

(۲۱۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَى أَحَدٍ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أَحْبَبُّ أَنَّ أَحَدًا ذَاكَ عِنْدِي ذَهَبًا أَمْسِي فَأَلْفَةً وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا دِينَارًا أَرْصُدُهُ لِدُنِّي إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي

عِبَادَ اللَّهِ هَكَذَا وَحَتَّى عَنْ يَمِينِهِ وَيَمِينُ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ
الْقُلُوبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَحَتَّى عَنْ يَمِينِهِ وَيَمِينُ يَدَيْهِ وَعَنْ يَسَارِهِ قَالَ ثُمَّ مَشَيْنَا
فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَمَا أَنْتَ حَتَّى آتَيْكَ قَالَ فَأَنْطَلَقَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي قَالَ فَسَمِعْتُ لَعَطًا وَصَوْتًا قَالَ فَقُلْتُ
لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ لَهُ قَالَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَتْبِعُهُ ثُمَّ ذَكَّرْتُ قَوْلَهُ لَا تَبْرَحَ حَتَّى آتَيْكَ
فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى جَاءَ فَذَكَّرْتُ لَهُ الَّذِي سَمِعْتُ فَقَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ
لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ ذَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ ذَنَى وَإِنْ سَرَقَ [صححه السخاوي
(۲۳۸۸)، ومسلم (۹۶)، وابن حبان (۱۷۰)]. [انظر: ۲۱۷۶۶، ۲۱۷۹۶].

(۲۱۶۷۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے ایک ہزار کو سونے کا بنا دیا
جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بیچ گیا ہو، اللہ یہ کہ میں
اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھ لوں بلکہ میری خواہش ہوگی کہ اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کر دوں، نبی ﷺ نے ہاتھ بھر کر
دائیں بائیں اور سامنے کی طرف اشارہ کیا، پھر ہم دوبارہ چل پڑے اور نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن بکثرت مال رکھنے
والے ہی قلت کا شکار ہوں گے سوائے اس کے جو اس طرح خرچ کرے اور نبی ﷺ نے دوبارہ ہاتھوں سے دائیں بائیں
اور سامنے کی طرف اشارہ فرمایا۔

ہم پھر چل پڑے، اور ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے فرمایا ابوذر! تم اس وقت تک نہیں رکے رہو جب تک میں تمہارے
پاس واپس نہ آ جاؤں، یہ کہہ کر نبی ﷺ ایک طرف کوچل پڑے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے، تھوڑی دیر بعد میں
نے شور کی کچھ آوازیں سنیں، میں نے دل میں سوچا کہ کہیں نبی ﷺ کے ساتھ کوئی حادثہ پیش نہ آ گیا ہو، میں نے نبی ﷺ کے
پیچھے جانے کا سوچا تو مجھے نبی ﷺ کی بات یاد آ گئی کہ میرے آنے تک یہاں سے نہ ہٹنا، چنانچہ میں نبی ﷺ کا انتظار کرتا رہا
یہاں تک کہ وہ واپس تشریف لے آئے، میں نے نبی ﷺ سے ان آوازوں کا ذکر کیا جو میں نے سنی تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ
جبریل علیہ السلام تھے جو میرے پاس آئے تھے اور یہ کہا کہ آپ کی امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرے، نبی ﷺ
نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرے)

(۲۱۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حُرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي دَرٍّ
قَالَ كَانَ يَسْقِي عَلَى حَوْضٍ لَهُ فَجَاءَهُ قَوْمٌ فَقَالَ لَكُمْ بُورْدٌ عَلَى أَبِي دَرٍّ وَنَحْتَسِبُ شَعْرَاتٍ مِنْ رَأْسِهِ فَقَالَ
رَجُلٌ أَنَا فَجَاءَ الرَّجُلَ فَأَوْرَدَ عَلَيْهِ الْحَوْضَ فَدَقَّهُ وَكَانَ أَبُو دَرٍّ قَائِمًا فَجَلَسَ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَبَقِيَ لَيْلًا يَا أَبَا ذَرٍّ
لِمَ جَلَسْتَ ثُمَّ اضْطَجَعْتَ قَالَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ

قَاتِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْحَكْ

(۲۱۶۷۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک حوض پر پانی پی رہے تھے کہ کچھ لوگ آئے اور ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ تم میں سے کون ابوذر کے پاس جا کر ان کے سر کے بال نوچے گا؟ ایک آدمی نے اپنے آپ کو پیش کیا اور حوض کے قریب پہنچ کر انہیں مارا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے، پہلے بیٹھے پھر لیٹ گئے، کسی نے ان سے پوچھا اے ابوذر! آپ پہلے بیٹھے، پھر لیٹے کیوں؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہوا، تو اسے چاہئے کہ بیٹھ جائے، غصہ دور ہو جائے تو بہت اچھا، ورنہ لیٹ جائے۔

(۲۱۶۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شَيْبَرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْحَنَةِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [نظر: ۲۱۸۳۶]

(۲۱۶۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَائِمًا مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلْيَصُمْ الثَّلَاثَ الْبَيْضَ [قد حسنه الترمذی قال الألبانی حسن صحيح (الترمذی: ۷۶۱، النسائی: ۲۲۲/۴) قال شعب: إسناده حسن]

[نظر: ۲۱۷۶۷، ۲۱۸۷۰]

(۲۱۶۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو، اسے ایام بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۶۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ الْمُعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ هُمُ الْأَحْسَرُونَ وَرَبَّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَحْسَرُونَ وَرَبَّ الْكَعْبَةِ فَأَخَذَنِي عَمَّ وَجَعَلْتُ أَتَنَفَّسُ قَالَ قُلْتُ هَذَا شَرٌّ حَدَّثَ فِيَّ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فَذَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْأَكْفَرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ مَا مِنْ رَجُلٍ يَمُوتُ فَيُتْرَكُ عَنَّمَا أَوْ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُوَدِّ رُكَّاتِهِ إِلَّا جَاءَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمُ مَا تَكُونُ وَأَسَمَنَ حَتَّى تَطَّاهُ بِأَطْلَافِهَا وَتَنْطَحَهُ بِقُرُونِهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ تَعُودُ أَوْ لَاهَا عَلَى أُخْرَاهَا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ كَلَّمَا نَفَذْتُ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا [صححه البخاری (۱۴۶۰)، ومسلم (۹۹۰)، وابن حزم (۲۲۵۱)، وابن حبان (۳۲۵۶)]

[نظر: ۲۱۷۲۸، ۲۱۷۳۰، ۲۱۷۴۱، ۲۱۸۲۳]

(۲۱۶۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دوسرے فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں، جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۶۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَذَرِي آيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسُحَرُ بَيْنَ يَدَيِ رَبِّهَا عَزَّ وَحَلَّ فَتُسْتَاذِنُ فِي الرُّحُوعِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَرْجِعُ إِلَى مَطْلَعِهَا فَذَلِكَ مُسْتَقَرُّهَا ثُمَّ قَرَأَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا [صححه البخاری (۳۱۹۹) ومسلم (۱۰۹۹) وابن حبان (۶۱۰۴)] [راجع ۲۱۶۲۵]

(۲۱۶۷۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۶۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ فِيهِ جَفَاءٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الطَّعْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ ذَلِكَ أَخَوْفَ لِي عَلَيْكُمْ حِينَ تَصُوبُ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًا فَيَا لَيْتَ أُمَّيْ لَا يَتَحَلَوْنَ الدَّهَبَ [أخرجه

الطحايسى (۴۴۷). [إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۱۶۹۷، ۲۱۸۸۰].

(۲۱۶۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے، جب تم پر دنیا کوائل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۶۸۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مِمْوْنِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ حَيْفَمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَّعْهَا وَحَافِلِي النَّاسِ بِخُلُقِي حَسَنِي [صححه الحاكم (۵۴/۱)، قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن (الترمذی: ۱۹۸۷)، قال شعب: حسن لغيره.] [انظر: ۲۱۷۳۲، ۲۱۸۶۹]. قَالَ وَكَيْفَ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ مُعَاذٍ قَوَّجِدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ السَّمَاعُ الْأَوَّلُ.

(۲۱۶۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۱۶۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ جِرَاشٍ يُعَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُسَيَانَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ أَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمُ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلَهُمْ بِقَرَانِهِ نَسَهُمْ قَمَنَعُوهُ فَتَحَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدِّلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُؤُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتَلَوُّ آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصُدْرِهِ حَتَّى يَقْتُلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْفُتَى الظَّالِمُ [صححه ابن خزيمة (۲۴۵۶ و ۲۵۶۴)، والحاكم (۴۱۶/۱)، وابن حبان (۳۳۵۰)، وصححه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۶۸، النسائي: ۲۰۷/۳، ۸۴/۵) قال شعب صحيح.]

(۲۱۶۸۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے، وہ لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے، ان میں ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل کر جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کو خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں چگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں چدا کر دے، اور وہ لوگ جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ان میں وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو اسان جتنا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۶۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيَّ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ ثَلَاثَةً وَيُبْغِضُ ثَلَاثَةً يُبْغِضُ الشَّيْخَ الزَّانِي وَالْفَقِيرَ الْمُخْتَالَ وَالْمَكْثِرَ الْبَخِيلَ وَيُحِبُّ ثَلَاثَةَ رَجُلٍ كَانَ فِي كَيْسِيَّةٍ فَكَّرَ يَحْمِيهِمْ حَتَّى قُتِلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ فَأَذَلَّجُوا فَتَزَلَّجُوا مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدِّلُ بِهِ فَنَامُوا وَقَامَ يَتَلَوُّ آيَاتِي وَيَتَمَلَّقُنِي

وَرَجُلٌ كَانَ فِي قَوْمٍ قَاتَاهُمْ رَجُلٌ يَسْأَلُهُمْ بِقَرَابَةِ بَيْنِهِمْ وَيَبْنِيهِ فَيَجْلُوا عَنْهُ وَخَلَفَ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ حَيْثُ لَا يَرَاهُ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ أَعْطَاهُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۷۱۳۶) قال شعيب: صحيح] . [انظر بعده] .

(۲۱۹۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت ہے، وہ لوگ جن سے اللہ محبت کرتا ہے، ان میں ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ پیر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو قتل کر دے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تاکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، اور وہ لوگ جن سے اللہ نفرت کرتا ہے ان میں وہ ناجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخیل جو انسان بنانا ہے اور وہ فقیہ جو تکبر کرتا ہے۔

(۲۱۹۸۴) حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ وَبْعِيِّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع قبله] .

(۲۱۹۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَأَتْهُ حَبِيبَةُ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۱۶۶۸] .

(۲۱۹۸۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان تیزی سے اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔

(۲۱۹۸۶) وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَنْتَلِعُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِنَّهُمْ [راجع: ۲۱۶۶۷] .

(۲۱۹۸۶) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کی بخشش فرمادے گا اور انہیں اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۱۹۸۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا يَسْتَرُّهُ غَيْرُ مُغْلَقٍ فَتَنَظَّرَ فَلَا حَاطِيَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ [انظر: ۲۱۹۰۵] .

(۲۱۶۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر کوئی آدمی کسی ایسے دروازے پر گذرتا ہے جہاں پردہ پڑا ہوا دروازہ بنی دروازہ بند ہو، اور اس کی نگاہ اندر چلی جائے تو اس پر گناہ نہیں ہوگا بلکہ گناہ تو اس گھر والوں پر ہوگا۔

(۲۱۶۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُؤَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ عَمِلَ حَسَنَةً فَلَهُ عَشْرُ امْتِنَالِهَا أَوْ أَزِيدَ وَمَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَحَزَنَ أَوْهَا مِثْلُهَا أَوْ أَغْفَرَ وَمَنْ عَمِلَ قُرَابَ الْأَرْضِ خَطِيئَةً نَمَّ لَقَيْتَنِي لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَهُ مِثْلَهَا مَغْفِرَةً وَمَنْ أَقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا أَقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ أَقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا أَقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَتَانِي يُمَشِي آتِيَهُ هَرَوَلَةً [صححه مسلم (۲۶۸۷)، وان حبان (۲۲۶)] [راجع (۲۱۶۳۶)]

(۲۱۶۸۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کا ایک عمل کرتا ہے، اسے دس گنا بدلہ ملے گا بائیں اس میں مزید اضافہ کر دوں گا، اور جو شخص گناہ کا ایک عمل کرتا ہے تو اس کا بدلہ اسی کے برابر ہوگا، یا میں اسے صاف بھی کر سکتا ہوں۔ جو شخص زمین بھر کر گناہ کرے، پھر مجھ سے اس حال میں ملے کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ تھے، میں اس کے لئے اتنی ہی مغفرت کا فیصلہ کر لیتا ہوں، اور جو شخص ایک بالشت کے برابر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ کے برابر قریب آتا ہے میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

(۲۱۶۸۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَشْيَاخُ مِنَ التَّيَمِّ قَالُوا قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَقَدْ تَرَكْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُحَرِّكُ طَائِرٌ حَنَاحِيهِ فِي السَّمَاءِ إِلَّا أَذْكُرْنَا مِنْهُ عِلْمًا [الرحمہ الضالسی (۴۷۹)] قال شعيب: حسن و هذا إسناد ضعيف [انظر (۲۱۶۷۷)، (۲۱۶۷۷۰)]

(۲۱۶۸۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں چھوڑ کر گئے تو آسمان میں اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی پرندہ ایسا نہ تھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا نہ ہو۔

(۲۱۶۹۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا عَصِيَ بِهِ الشَّيْبُ الْجَنَاءَ وَالْكُفْمَ [راجع: (۲۱۶۳۲)]

(۲۱۶۹۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بد لئے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور دوسمہ ہے۔

(۲۱۶۹۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْةَ عَنْ أَبِي الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَغْنِيَاءُ بِالْأَجْرِ يَصُومُونَ وَيَصُومُونَ وَيَحْجُونَ قَالَ وَأَنْتُمْ تُصَلُّونَ وَتَصُومُونَ وَتَحْجُونَ قُلْتُ يَتَصَدَّقُونَ وَلَا تَتَصَدَّقُ قَالَ وَأَنْتَ فَبِكَ صَدَقَةٌ وَفَعَلَكَ الْعَظَمُ عَنْ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَهَذَا يَنْتَكِ الطَّرِيقُ

صَدَقَهُ وَعَوَّلَكَ الضَّعِيفَ بِفَضْلِ قُوَّتِكَ صَدَقَهُ وَبَيَّنَّاكَ عَنِ الْأَرْثَمِ صَدَقَهُ وَمِمَّا صَعَلَتْ أَمْرَاتُكَ صَدَقَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَأْبَى شَهْوَتَنَا وَنَوَجُرُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلْتَهُ فِي حَرَامٍ أَكَانُ تَأْتَمُّ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَتَحْتَسِبُونَ بِالْشَّرِّ وَلَا تَحْتَسِبُونَ بِالْخَيْرِ [صححه ابن حبان (۵۲۹)، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۹۵۶)]. [المنظر: ۲۱۸۰، ۲۱۷۵، ۲۱۸۰].

(۲۱۶۹۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سارا اجر و ثواب تو مالدار لوگ لے گئے، کہ نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کام تو تم بھی کرتے ہو، میں نے عرض کیا کہ وہ صدقہ خیرات کرتے ہیں لیکن ہم صدقہ خیرات نہیں کر سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو تم بھی کر سکتے ہو، راستے سے کسی بڑی کو اٹھا دینا صدقہ ہے، کسی کو بھیج راستہ بتا دینا صدقہ ہے، اپنی طاقت سے کسی کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، زبان میں نکلت والے آدمی کے کلام کی وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے۔

(۲۱۶۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ الْأَزْدِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِمْ قَالَ كُنَّا عِنْدَ بَابِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَتَلَاخِذُ آبَاءٍ مِنْ كُلِّ شَهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ وَيُذْهِبُ مَغَلَّةَ الصَّدْرِ قَالَ قُلْتُ وَمَا مَغَلَّةُ الصَّدْرِ قَالَ رَجَسُ الشَّيْطَانِ [آخرجه الطيالسي (۴۸۲) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]

(۲۱۶۹۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ماہِ صبر (رمضان) اور ہر مہینے کے تین روزے رکھنا ایسے ہی ہے جیسے ہمیشہ روزے رکھنا، اور اس سے سینے کا کینہ دور ہو جاتا ہے، میں نے پوچھا کہ سینے کے کینے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا شیطانی گندگی۔

(۲۱۶۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ هِلَالٍ حَدَّثَنِي رَجُلٌ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصَّوْمُ قَالَ فَرَضٌ مُجَرَّدٌ (۲۱۶۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! روزہ کیا چیز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا فرض ہے ادا کیا جائے۔

(۲۱۶۹۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مَتَّصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْمُرَّةِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ نُمُوتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صححه البخاری (۶۳۲۵)].

(۲۱۶۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۱۶۹۵) حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَحْمَدَ سُفْيَانَ الثَّوْرِيُّ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَبْدِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي أَعْفِرْ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ أَنِّي أَقْدِرُ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْ لِي بِقُدْرَتِي عَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالُ وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِيَكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْزَيْتُ فَاسْأَلُونِي أَغْنِيَكُمْ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَبَيْنَكُمْ وَرِزْقَكُمْ وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبِي مِنْ قُلُوبِ عِبَادِي مَا نَقَصَ فِي مُلْكِي جَنَاحٌ بَعُوضَةٍ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَتَقَى قَلْبِي عَبْدِي مِنْ عِبَادِي مَا زَادَ فِي مُلْكِي مِنْ جَنَاحٍ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَبَيْنَكُمْ وَرِزْقَكُمْ وَيَا بَسْكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَنِي كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أَمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا سَأَلَ مَا نَقَضَنِي كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَمَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ انْتَزَعَهَا كَذَلِكَ لَا يَنْقُصُ مِنْ مُلْكِي ذَلِكَ يَأْتِي جَوَادٌ مَا جِدَّ صَمَدٌ عَطَانِي كَلَامٌ وَعَدَانِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ [راجع: ۲۱۸۷۳].

(۲۱۶۹۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب کے سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کروں، اس لئے مجھ سے معافی مانگا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مجھے معاف کرنے پر قدرت ہے اور وہ میری قدرت کے وسیلے سے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پروا نہیں کرتا۔

تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تم کو ہدایت عطا کر دوں گا۔ تم میں سے ہر ایک فقیر ہے سوائے اس کے جسے میں فنی کر دوں، لہذا مجھ سے غناء مانگا کرو، میں تم کو غناء عطا کروں گا۔ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تراور خشک سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک چمچہر کے پر کے برابر بھی کی نہیں کر سکتے اور اگر وہ سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک چمچہر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تراور خشک سب جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی تمنا پہنچتی ہو اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق مطلوبہ چیزیں دیتا جاؤں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی واقع نہ ہوگی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ساحل سمندر سے گزرے، اور اس میں ایک سوئی ڈبوئے، اور پھر اسے نکالے، میری

حکومت میں اتنی بھی کمی نہ آئیگی، کیونکہ میں بے انتہائی بزرگ اور بے نیاز ہوں، میری عطا بھی ایک کلام سے ہوتی ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام سے آجاتا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو ”کن“ کہتا ہوں اور وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے۔ (۲۱۶۹۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرٌ حَدَّثَنِي ابْنُ عَنَمٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عَبْدِي مَا عَبْدَنِي وَرَجَوْنِي فَإِنِّي غَافِرٌ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَيَا عَبْدِي إِنَّ لِقَيْتِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةٌ مَا لَمْ تُشْرِكْ بِي لِقَيْتَكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةٌ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَا عَبْدِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ آتَا غَافِقَهُ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَا جَدْتُ إِنَّمَا عَطَانِي كَلَامٌ

(۲۱۶۹۶) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے اتنی میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گنہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بٹھرا تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، میرے بندے اتم سب کے سب گناہ گار ہو سوائے اس کے جسے میں غافیت دے دوں پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۱۶۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَامَ أَعْرَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الصُّعْبُ يَنْبَغِي السَّكَّةَ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ أَخَوْفَ لِي عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا إِذَا صَحَّتْ عَلَيْكُمْ صَبَا قِيَا لَيْتَ أُمِّي لَا يَلْبَسُونَ الدَّهَبَ [راجع: ۲۱۶۸۰]

(۲۱۶۹۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے، جب تم پر دنیا کو اندھیل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَّانِيِّ وَخَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ كِلَاهُمَا ذَكَرَهُ خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَدَّانٍ وَأَيُّوبُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَجْنَبَ قَدَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَاسْتَتَرَ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سَبْعِينَ وَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمْسَسْهُ بِشِرْكِهِ فَإِنْ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ [راجع: ۲۱۶۹۹]

(۲۱۶۹۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان پر غسل واجب ہو گیا، وہ اسی حال میں نبی ﷺ کے پاس آئے، نبی ﷺ نے ان کے لئے پانی منگوایا، انہوں نے پردے کے پیچھے غسل کیا، پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے جسم پر بہالے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲۱۶۹۹) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَسْوَدُ قَالَ مُؤَمَّلٌ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

الصَّدِيقِ يُحَدِّثُ ثَابِتًا الْبَنَانِيَّ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ عُلَمَاؤُهُ كَثِيرٌ وَخُطْبَاؤُهُ قَلِيلٌ مَنْ تَرَكَ فِيهِ عَشِيرَ مَا يَعْلَمُ هَوَىٰ أَوْ قَالَ هَلَكَ وَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُلُّ عُلَمَاؤُهُ وَيَكْثُرُ خُطْبَاؤُهُ مَنْ تَمَسَّكَ فِيهِ بِعَشِيرٍ مَا يَعْلَمُ نَجَا

(۲۱۶۹۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ ایک ایسے زمانے میں ہو جس میں علماء کثیر تعداد میں ہیں اور خطباء بہت کم ہیں، جو شخص اس زمانے میں اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل چھوڑے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور غریب لوگوں پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا جس میں علماء کم اور خطباء زیادہ ہو جائیں گے، اس زمانے میں جو شخص اپنے علم کے دسویں حصے پر بھی عمل کر لے گا وہ نجات پا جائے گا۔

(۲۱۷۰۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُفْمَانَ عَنْ مُحَاذٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْأَشْثَرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ ذَرٍّ قَالَتْ لَمَّا حَضَرْتُ أَبَا ذَرٍّ الْوَلَاءَةَ قَالَتْ بَكَيْتُ فَقَالَ مَا يَكِيلُكَ قَالَتْ وَمَا لِي لَا أَنْكِى وَأَنْتَ تَمُوتُ بِفَلَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا يَدْرِي بِذَنْبِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي قُوبٌ يَسَعُكَ فَأَكْفَنُكَ فِيهِ قَالَ فَلَا تَبْكِي وَأَبْشِرِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ أَوْ امْرَأَتِيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ وَلَكِنَّ أَوْ ثَلَاثَةً فَيَصِيرَانِ أَوْ يَخْتَصِمَانِ فَيَرِيَانِ النَّارَ أَبَدًا

(۲۱۷۰۰) حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے، اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ بھی نہیں دیکھے گا۔

(۲۱۷۰۱) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَمُوتَنَّ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ مِنْ أَوْلَئِكَ النَّفَرِ أَحَدٌ إِلَّا وَقَدْ مَاتَ فِي قَرِيْبَةٍ أَوْ جَمَاعَةٍ وَإِنِّي أَنَا الَّذِي أَمُوتُ بِفَلَاحٍ وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُنْتُ دُتُّ

(۲۱۷۰۱) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا، جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اب ان لوگوں میں سے جو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے، اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے، بخدا! نہ میں جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

(۲۱۷۰۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْفُسْطَاطِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ شَيْبًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَى اللَّهِ ذِرَاعًا تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بَاعًا وَمَنْ أَقْبَلَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَقْبَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَهْرُولًا وَاللَّهُ أَهْلَى وَأَجْلَى وَاللَّهُ أَهْلَى وَأَجْلَى

(۲۱۷۰۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص ایک باشت کے برابر میرے قریب آتا ہے، میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب آتا ہوں، اور جو ایک ہاتھ کے برابر قریب آتا ہے میں ایک گز کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے۔

(۲۱۷۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ الْحِمْصِيِّ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَمَى أُمَّةً لَمْ يَرْهَا تَزْنِي بِلَدِّهِ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَوْطٍ مِنْ نَارٍ

(۲۱۷۰۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی باندی پر بدکاری کا انعام لگائے جیسے اس نے خود بدکاری کرتے ہوئے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے آگ کے کوڑے مارے گا۔

(۲۱۷۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ جِئْنَا مِنْ جَنَازَةِ قَمَرُونَا بِأَبِي ذَرٍّ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَارَادَ الْمُؤَدَّنَ أَنْ يُؤَدَّنَ لِلظَّهْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَدَّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ وَالتَّائِلَةَ أَكْبَرُ عَلَيَّ شُعْبَةُ قَالَ لَهُ حَتَّى رَأَيْنَا فِيَّ السَّلُولِ قَالَ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ قَابِرُ دُوا بِالصَّلَاةِ [صححه البحاری

(۵۳۵)، ومسلم (۶۱۶)، وابن خزيمة (۳۲۸ و ۳۹۴)، وابن حبان (۱۵۰۹)]. انظر: ۲۱۷۷۲، ۲۱۸۶۶

(۲۱۷۰۳) زید بن وہب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۷۰۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَسَنَةُ عَشْرٌ أَوْ أَرْبَعٌ وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ أَوْ أَغْفَرَهَا فَهَنْ لِقَائِي لَا يُبْشِرُكَ بِي شَيْئًا يَقْرَابُ الْآرْضِ عَظِيمَةً جَعَلْتُ لَهُ مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۳۶]

(۲۱۷۰۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق و مصدوق ﷺ نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، اور اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو

میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۱۷.۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يَقْطَعُ صَلَاةَ الرَّجُلِ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْجِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]۔

(۲۱۷.۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کچھ بچاؤ کا پھل چھلکا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جتنے میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷.۷) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَعْمَلَ بِأَعْمَالِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحَبَّتَ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُعِيدُهَا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ [صححه ابن حبان (۵۵۶)]۔ قَالَ الْأَلَسِيُّ: صَحِيحُ الْإِسْنَادِ (زبداد: ۵۱۲۶)۔ [انظر: ۲۱۷۹۵]۔

(۲۱۷.۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ ایک آدمی کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو، اسی کے ساتھ ہو گے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، یہ جملہ انہوں نے ایک دوسرے پر دہرایا۔

(۲۱۷.۸) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍوَانِ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَيُقْنُونَ عَلَيْهِ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ عَاجِلُ بَشَرِي الْمُؤْمِنِ [صححه مسلم (۲۶۴۲)] وَابْنُ حِبَّانَ (۳۶۶، ۳۶۷، ۵۷۶۸) [انظر: ۲۱۷۲۹]۔

(۲۱۷.۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۷.۹) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍوَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْحَايَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَبَخْتُ قَدْرًا أَنْ أَكْثِرَ مَرَقَتَهَا فَإِنَّهَا أَوْسَعُ لِلْجِيرَانِ [راجع: ۲۱۶۵۲]۔

(۲۱۷.۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ان سے فرمایا اے ابوذر! جب کھانا پکایا کرو تو شور بہ بڑھا لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھا کرو۔

(۲۱۷۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ دَاوُدَ بْنَ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَانِي نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَنِي بِرُجْلِهِ فَقَالَ آلا أَرَكَ نَائِمًا فِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ غَلَبَنِي غَبْنِي قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ قَالَ أَتَى الشَّامَ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الْمُبَارَكَةَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْهُ قَالَ مَا أَصْنَعُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَضْرِبُ بِسَيْفِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلا أَذْكَكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ وَأَقْرَبُ رُشْدًا تَسْمَعُ وَتَطِيعُ وَتَسْأَلُ لَهُمْ حَيْثُ سَأَلُوكَ

(۲۱۷۱۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں سو رہا تھا کہ نبی ﷺ میرے پاس آئے اور مجھے پاؤں سے ہلایا، اور فرمایا کیا میں تمہیں یہاں سوتا ہوا نہیں دیکھ رہا؟ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ! میری آنکھ لگ گئی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا تم اس وقت کیا کرو گے جب تمہیں یہاں سے نکال دیا جائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ میں ارض مقدس و مبارک شام چلا جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اور اگر تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کرنا کیا ہے میں اپنی تلوار کے ذریعے لڑوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہترین طریقہ نہ بتاؤں؟ تم ان کی بات سنا اور ماننا اور جہاں وہ تمہیں لے جائیں، وہاں چلے جانا۔

(۲۱۷۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ أُعْرِضُ عَلَيْهِ وَيُعْرِضُ عَلَيَّ فِي السَّكَةِ فَيَمُرُّ بِالسَّجْدَةِ فَيَسْجُدُ قَالَ قُلْتُ أَتَسْجُدُ فِي السَّكَةِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ أَيْنَمَا أَذْرَسْتَكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَقَدْ قَالَ أَبُو عَوَانَةَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ عَلَيَّ (راجع ۲۱۶۵۹)

(۲۱۷۱۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَخَرَجَ عَطَاؤُهُ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَجَعَلَتْ تَقْضِي حَوَائِجَهُ قَالَ فَفَضَّلَ مَعَهَا سَعْيٌ قَالَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَشْتَرِيَ بِهِ فُلُوسًا قَالَ قُلْتُ لَهُ لَوْ أَخَّرْتَهُ لِحَاجَةٍ تَتَوَبَّكُ أَوْ لِلصَّيْفِ يَنْزِلُ بِكَ قَالَ إِنَّ خَلِيلِي عَهْدٌ إِلَيَّ أَنْ أَيْمًا ذَهَبٌ أَوْ فِضَّةٌ أَوْ كَبْشٌ عَلَيْهِ فَهُوَ جَمْرٌ عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يُفَرِّغَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (انظر ۲۱۸۶۱)

(۲۱۷۱۲) عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان کا وظیفہ آ گیا، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو ان پیسوں سے ان کی ضروریات کا انتظام کرنے لگی، اس کے پاس سات سکہ بچ گئے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ ان کے پیسے خرید لے (ریزگاری حاصل کر لے) میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ ان پیسوں کو بچا کر رکھ لیتے تو کسی ضرورت میں کام آ جاتے یا کسی مہمان کے آنے پر کام آ جاتے، انہوں نے فرمایا کہ میرے غلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی میرے ہند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تا وقتیکہ اسے راہ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۷۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ وَيَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ أُمِّي لِي حُبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ أَوْ يَخْرُجُونَ بَعْدِي يَوْمَ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ أَغْطَى أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَأَى [راجع: ۲۱۶۳۲] (۲۱۷۱۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل خانہ اور مارت مال و دولت کو اے کر کے طرح وہ مجھے دیکھ لیتے۔

(۲۱۷۱۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَحْمَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا خَيْرَ بِهِ الشَّيْبُ الْخِئَاءُ وَالْكُثْمُ [راجع: ۲۱۶۳۲] (۲۱۷۱۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بد لئے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۷۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ كُنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۱۶۲۳]

(۲۱۷۱۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جنت کا ایک خزانہ ہے۔ (۲۱۷۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا فُلَانُ الْعَامِرِيُّ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ قُرْآنَهَا حَتَّى أَصْبَحَ إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ [راجع: ۲۱۶۵۴]

(۲۱۷۱۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے کہ ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں، اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔“

(۲۱۷۱۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ لَوْ قَفِيهَا [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۶۱۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو۔

(۲۱۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ قُلْتُ ثُمَّ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ إِنَّمَا أَدْرَكْتُكَ الصَّلَاةُ فَصَلَّ فَهُوَ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۶۱۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۱۹) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَيْ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۱۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَبُهَيْرٌ قَالَا حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ بَهْرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهُ قَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ قُلْتُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّنَا فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُوْرُ أَنِّي أَرَاهُ يَعْنِي عَلَى طَرَفِي الْبَيْحَابِ [راجع: ۲۱۶۳۸]

(۲۱۷۲۰) عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۷۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِفَارٌ ذُنُوبُهُ قَالَ فَعَرَضَ عَلَيْهِ وَيُخَبَّرُ عَنْهُ بِكَارِهَاتِهِ فَيَقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَكَذَا وَهُوَ مُقَرَّرٌ لَا يَنْكُرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنَ الْكِبَارِ فَيَقَالُ أُعْطِيَ مَكَانَ كُلِّ سَنَةٍ حَسَنَةً قَالَ فَيَقُولُ إِنْ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ [صححه مسلم (۱۹۰)، وابن حبان (۷۳۷۵)]. [راجع: ۲۱۸۲۴]

(۲۱۷۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو، چنانچہ اس کے سامنے صغیرہ گناہ لائے جائیں گے اور کبیرہ گناہ

چھالیے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں دن ایسا کیا تھا؟ وہ ہر گناہ کا اقرار کرے گا، کسی کا بھی انکار نہیں کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے خوف سے ڈر رہا ہوگا، اس وقت حکم ہوگا کہ ہر گناہ کے بدلے اسے ایک کھنکی دے دو، وہ کہے گا کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ابھی تک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں نے نبی ﷺ کو اتنا ہتے ہوئے دیکھا کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۱۷۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۷۲۳) وَحَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُهْرَبِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۱۷۲۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُوِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ انْظُرْ أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنْظُرُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ قَالَ لِي انْظُرْ أَوْضَحُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنْظُرُ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقُ قَالَ قُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَذَا عِنْدَ اللَّهِ أَخَيْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ مِلَّةِ الْأَرْضِ مِنْ مِثْلِ هَذَا [انظر ۲۱۷۲۷]

(۲۱۷۲۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۷۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۷۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(۲۱۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ إِلَى أَرْفَعُ رَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ

اللَّهُ مِنْ قَرَابِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا وَكَذَا قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَيْدٍ

(۲۱۷۲۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ قَدْ كَرِهَ

(۲۱۷۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ

[راجع: ۲۱۶۷۸]

(۲۱۷۲۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مال و دولت کی کثرت والے ہی قیامت کے دن ذلیل ہوں گے، سوائے اس آدمی کے جو دائیں بائیں خرچ کرے لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۷۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَابْنُ حَفْصٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوِزِيِّ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ ابْنِ أَبِي ذَرٍّ وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ عَمَّهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ يُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بَشَرِي الْمُؤْمِنِ [راجع: ۲۱۷۰۸]

(۲۱۷۲۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تعریف و ثناء بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۷۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطْلُوهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أَخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أَوْ لَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۲۱۶۷۸]

(۲۱۷۳۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۷۳۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغْبِرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَيْهَمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]

(۲۱۷۳۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نہایت کالے کتے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مِجْمُونٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَأَتِمِ الْعَسَّةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ قَالَ أَبِي وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ وَكَبِعٌ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ ثُمَّ رَجَعَ [راجع: ۲۱۶۸۱].

(۲۱۷۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد تنگی کر لیا کرو جو اسے منادے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۱۷۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خَوْشَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَالْمُسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُذَرِّجٍ عَنْ خَوْشَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَنَانُ وَالْمُسْبِلُ وَالْمُسْتَقْفُ سَلَعَتَهُ بِالْحَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا تذکرہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہبند کو کھنٹوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعُرْشِ [راجع: ۲۱۶۲۵].

(۲۱۷۳۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس آیت ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے“ کا مطلب پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(۲۱۷۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُسْهِرٍ عَنْ خَوْشَةَ بِنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ إِذَا رَدَّ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۳۵) حدیث نمبر (۲۱۶۳۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۳۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي هَلَالٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهْ أَنْظُرْ فَإِنَّكَ لَتَسْ بِخَيْرٍ مِنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوَى

(۲۱۷۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا دیکھو، تم کسی سرخ و سیاہ سے بہتر نہیں ہو، الا یہ کہ تلوئی میں کسی سے آگے بڑھ جاؤ۔

(۲۱۷۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ

عَنْ عَرَسَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مِنْهُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۷۳۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا، تہبذ کوٹنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمُعَرُّورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ فِتْنَةً تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمَهُ مِنْ طَعَامِهِ وَلْيُكْسِهِ مِنْ لِبَاسِهِ وَلَا يَكْلِفْهُ مَا يَغْلِبُهُ فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنِهِ عَلَيْهِ [صححه البخاری، (۳۰)، ومسلم (۱۶۶۱)]. [انظر: ۲۱۷۶۷، ۲۱۷۶۸]

(۲۱۷۳۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے آزمائش طور پر تمہارے ماتحت کر دیا ہے، لہذا جس کا بھائی اس کی ماتحتی میں ہو، اسے چاہئے کہ وہ اپنے کھانے میں سے اسے کھلائے، اپنے لباس میں سے اسے پہنائے، اور اس سے ایسا کام نہ لے جس سے وہ مغلوب ہو جائے، اگر ایسا کام لیا ہو تو خود بھی اس کے ساتھ تعاون کرے۔

(۲۱۷۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا بِلُغَةٍ قَوْمِهِ

(۲۱۷۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا، اسے اس کی قوم کی زبان میں ہی مبعوث فرمایا۔

(۲۱۷۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ أَبُوهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَبَقَنَا أَصْحَابُ الْأَمْوَالِ وَالذُّوْرُ سَبَقًا بَيْنًا يُصَلُّونَ وَيُصُومُونَ كَمَا نَصَلُّوْا وَنُصُومُ وَعِنْدَهُمْ أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَلَيْسَتْ عِنْدَنَا أَمْوَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُخْبِرُكَ بِعَمَلٍ إِنْ أَخَذْتَ بِهِ أَذْرَسْتُكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ وَقُلْتُ مَنْ يَكُونُ بَعْدَكَ إِلَّا أَخَذَا أَخَذَ بِمِثْلِ عَمَلِكَ تَسْبَحُ خِلَافَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَتَلَايِينَ وَتَكْبِيرُ ثَلَاثًا وَتَلَايِينَ وَتَحْمَدُ أَرْبَعًا وَتَلَايِينَ

(۲۱۷۴۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مال و دولت والے تو واضح طور پر ہم سے سبقت لے گئے ہیں وہ ہماری طرح نماز روزہ بھی کرتے ہیں، اور ان کے پاس مال بھی ہے جس سے وہ صدقہ و خیرات کرتے ہیں جبکہ ہمارے پاس مال نہیں ہے جسے ہم صدقہ کر سکیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسا عمل بتا

دوں جس پر اگر تم عمل کر لو تو اپنے سے پہلے والوں کو پالو، اور بعد والوں کو پیچھے چھوڑ دو؟ الایہ کہ کوئی تم جیسا ہی عمل کر لے، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو۔

(۲۱۷۴۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ قَالَ فَأَقْبَلْتُ فَلَمَّا رَأَيْتِي قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبَّ الْكُعْبَةِ فَجَلَسْتُ فَلَمْ أَتَقَارَّ أَنْ قُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ فَنَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ هُمُ الْكَافِرُونَ مَا لَا إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَقَلِيلٌ مَا هُمْ [راجع: ۲۱۶۷۸]۔

(۲۱۷۴۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دوسرے فرمایا یا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگئی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۷۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنِي صَعَصَعَةُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَإِذَا آتَا بَابِي ذَرٌّ قَدْ تَلَقَّانِي بِرَوْاحِلٍ قَدْ أَوْرَدَهَا ثُمَّ أَصْدَرَهَا وَقَدْ أَعْلَقَ قِرْبَةً فِي عُنُقِي بَعِيرٍ مِنْهَا لِيَشْرَبَ وَيَسْقِي أَصْحَابَهُ وَكَانَ خُلُقًا مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَكَ قَالَ لِي عَمَلِي قُلْتُ إِيَّيَا أَبَا ذَرٍّ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ ابْتَدَرَتْهُ حَبَابَةُ الْجَنَّةِ قُلْنَا مَا هَذَانِ الزَّوْجَانِ قَالَ إِنْ كَانَتْ رِجَالًا فَرَحْلَانِ وَإِنْ كَانَتْ خَيْلًا فَفَرَسَانِ وَإِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَانِ حَتَّى عَدَّ أَصْنَافَ الْمَالِ كُلِّهِ [راجع: ۲۱۶۶۸]۔

(۲۱۷۴۲) مصعب بن معاذ یہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ”ربذہ“ میں پہنچا، وہاں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، وہ کچھ سواریاں پانی کے گھاٹ پر لے گئے پھر وہاں سے انہیں لارہے تھے، اور ایک اونٹ کی گردن میں ایک مشکیزہ لٹکا رکھا تھا تا کہ خود بھی پی سکیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا سکیں، جو کہ اہل عرب کی عادت تھی، میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے پاس مال ہے؟ انہوں نے فرمایا میرے پاس میرے اعمال ہیں، میں نے عرض کیا کہ اے ابوذر! آپ نے نبی ﷺ کو جو فرماتے ہوئے سنا ہے، اس میں سے کچھ سنائیے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مال میں سے ”دو جوڑے“ خرچ کرتا ہے، جنت کے دربان اس کی طرف مسابقت کرتے ہیں، میں نے ان سے جوڑے کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگر غلام ہوں تو دو غلام، گھوڑے ہوں تو دو گھوڑے، اور اونٹ ہوں تو دو اونٹ، اور انہوں نے مال کی تمام اصناف شمار کروادیں۔

(rivet) قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِيَّاهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَكَّى لَهُمْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْغُوا الْحِنْتَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ لِلْمُصِيبَةِ [راجع: ٢١٦٦٧].

(۲۱۷/۲۳) حصصہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان یہاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان میاں بیوی کو اپنے فضل سے جنت میں داخل کر دے گا۔

(٢٧٤٤) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَمَى عَزَّ وَحَلَّ فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ فَبَشَّرَنِي شَيْئًا مَهْدِيًّا أَنَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ أَصَحُّ
 البخارى (١٢٣٧)، ومسلم (٩٤). [انظر ٢٧٦٣]

(۲۱۷۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا، اور اس نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا وہ بدکاری اور چوری کرتا رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔

(٢٧٤٥) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أُمُّ الْمُغَلْبَةِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنِي جَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِ أَمْرَيْنِ بِحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَالذُّنُوفِ مِنْهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ دُونِي وَلَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِي وَأَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَذْهَبَتْ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مَرًّا وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَخَافَ فِي اللَّهِ لَوَمَةً لَأَنَّهُمْ أَمَرَنِي أَنْ أَكْثِرَ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهُمْ مِنْ كُنْزِ تَحْتِ الْعَرْشِ [صححه ابن حبان (٤٤٩)]. قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد حسن].

(۲۱۷۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے مساکین سے محبت کرنے اور ان سے قریب رہنے کا، اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا، صلہ رحمی کرنے کا گو کہ کوئی اسے توڑ ہی دے، کسی سے کچھ نہ مانگنے کا، حق بات کہنے کا خواہ وہ تلخ ہی ہو، اللہ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک خزانے سے آئے ہیں۔

(٢٧٤٦) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَبِي فُلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ بِالرَّيَّةِ وَعِنْدَهُ امْرَأَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ مُسَبَّغَةٌ لَيْسَ عَلَيْهَا أَثَرُ الْمَجَابِدِ وَلَا الْخُلُوفِ قَالَ فَقَالَ لَا تَنْظُرُونَ إِلَيَّ مَا تَأْمُرُنِي بِهِ هَذِهِ السُّوْدَاءُ تَأْمُرُنِي أَنْ آتِيَ الْعِرَاقَ فَإِذَا آتَيْتُ الْعِرَاقَ مَالُوا عَلَيَّ بِدُنْيَاهُمْ وَإِنْ خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ دُونَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا حُصْنٍ وَمَرْكَلَةٍ وَإِنَّا نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَانِ الْاِفْتِدَارِ وَحَدَّثَ مَطَرٌ أَيْضًا بِالْحَدِيثِ أَجْمَعَ فِي قَوْلِ أَحَدِهِمَا أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَانِ الْاِفْتِدَارِ وَقَالَ الْآخَرُ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَانِ الْاِفْتِدَارِ وَقَالَ الْآخَرُ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَانِ اِضْطِهَاظٍ أَحْزَى أَنْ نَنْجُو عَنْ أَنْ نَأْتِي عَلَيْهِ وَلَنْحُنَّ مَوَاقِيرُ

(۲۱۷۳۶) ابواسماء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ مقام ربذہ میں تھے، ان کے پاس ان کی سیاہ فام سخت مند بیوی بھی تھی، لیکن اس پر بناؤ سنگھار یا خوشبو کے کوئی اثرات نہ تھے، انہوں نے مجھ سے فرمایا اس جھش کو دیکھو، یہ مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں، جب میں عراق جاؤں گا تو وہاں کے لوگ اپنی دنیا کے ساتھ میرے پاس آئیں گے اور میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جہنم کے پل پر ایک راستہ ہوگا جو لو کھڑانے اور بچسلن والا ہوگا، اس لئے جب ہم اس پل پر پہنچیں تو ہمارے سامان میں کوئی وزنی چیز نہ ہونا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ ہم وہاں سامان کے بوجھ تلے دے ہوئے نہ پہنچیں۔

(TIVEV) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ أَبِي نَعْمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا ذُرِّيَّتِي إِنِّي اسْتَكُونُ عَلَيْكُمْ أَيْمَةً يُمِيتُونَ الصَّلَاةَ فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قَفَّهَا وَاجْعَلُوا صَلَواتِكُمْ مَعَهُمْ نَافِلَةً. [راجع: ٢١٦٣].

(۲۱۷۴۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! عنقریب کچھ حکمران آئیں گے جو نماز کو وقت مقررہ پر ادا نہ کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ رکھو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۷۴۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنِي أَبُو نَعَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهَا سَكُونُ أُمَّةٌ فَلَا تَكْرُ الْحَدِيثِ [راجعہ: ۲۱۶۳۱]۔

(٢٧٤٨) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنِي أَبُو نِعَامَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّمَا نَسْكُونُ إِيْمَةً فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ٢١٦٣].

(۲۱۷۳۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٣٧٤٩) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ دَاوُدَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنْ أَبِي دَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَمُ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ قَامَ بَنَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ لَكُلِّ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الَّتِي لَيْلَهَا لَمْ

يَقُمُ بِنَا فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ سِتِّ وَعَشْرِينَ قَامَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَذْهَبَ شَطْرَ
الْكَلْبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ تَقَلَّبْنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ قَالَ لَا إِنْ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصُرَ
حُسْبَ لَهُ فَإِمَامٌ لَيْلُهُ فَلَمَّا كَانَتْ اللَّيْلَةُ الْآخِي تَلَيْهَا لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا أَنْ كَانَتْ لَيْلَةُ ثَمَانٍ وَعَشْرِينَ جَمَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَهُ وَاجْتَمَعَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَادَ
يَقُوتُنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا يَا ابْنَ أَخِي شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ [صححه ابن

نخزيمة (٢٢٠٦)، وابن حبان (٢٥٤٧). قال الألساني: صحيح (أبو داود: ١٣٧٥، ابن ماجه: ١٣٢٧، الترمذی:

٨٠٦، النسائي: ٨٣/٣، ٢٠٢). قال شعيب: إسناده ضعيف فهذه الرواية شذت عن رايات السنن وخالفتها]

(۳۹/۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہوگئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہوگئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

اگلی رات نبی ﷺ نے پھر ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، ۲۸ ویں شب کو نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا، لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، تو نبی ﷺ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوٹے ہوئے اندیشہ ہونے لگا، میں نے ”فلاح“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے اس کا معنی سحری بتایا، پھر فرمایا اے بھتیجے! اس کے بعد نبی ﷺ نے مہینے کی کسی رات میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

(٢١٧٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الصَّمَدِ النُّعْمِيُّ قَالََا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ الرَّحْبِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي حَرَمْتُ عَلَى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَى عِبَادِي إِلَّا فَلَا تَطْلُمُوا كُلَّ بَنِي آدَمَ يُخْطِئُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرُ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ كُلُّكُمْ كَانَ ضَالًّا إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ عَارِيًّا إِلَّا مَنْ كَسَوْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ جَائِعًا إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُ وَكُلُّكُمْ كَانَ ظَلَمًا إِلَّا مَنْ سَقَيْتُ فَاسْتَهِدُونِي أَهْدِيكُمْ وَاسْكُسُونِي أَكْسِكُمْ وَاسْتَطْعَمُونِي أَطْعَمَكُمْ وَاسْتَغْفِرُونِي أَسْغِفْكُمْ يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أُولَئِكَ وَآخِرَكُمْ وَجَنَّتُمْ وَإِسْكُمُ وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ وَذَكَرَكُمْ وَأَنَاكُمْ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَمِيكُمْ وَبَنِيكُمْ

عَلَى قَلْبِ أَتَقَاتُمْ رَجُلًا وَاحِدًا لَمْ تَزِيدُوا فِي مَلِكِي شَيْئًا وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَجْرَكُمْ وَجَنَّتُمْ وَإِسْكُمُ وَصَغِيرَكُمْ وَكَبِيرَكُمْ وَأَتَقَاتُمْ عَلَى قَلْبِ أَكْفَرَكُمْ رَجُلًا لَمْ تَنْقُصُوا مِنْ مَلِكِي شَيْئًا إِلَّا كَمَا يُنْقِصُ رَأْسُ الْمَخِيطِ مِنَ الْبُحْرِ [صححه مسلم (۲۵۷۷)].

(۲۱۷۵۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام قرار دے رکھا ہے اس لئے ایک دوسرے پر ظلم مت کیا کرو، تمام بنی آدم دن رات گناہ کرتے رہتے ہیں، پھر مجھ سے معافی مانگتے ہیں تو میں انہیں معاف کر دیتا ہوں اور مجھ کوئی پرواہ نہیں، نیز ارشاد ربانی ہے، اے بنی آدم! تم سب کے سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے سوائے اس کے جسے میں لباس دے دوں، تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھلا دوں، اور تم میں سے ہر ایک پیاسا ہے سوائے اس کے جسے میں سیراب کر دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس دوں گا، مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا، اور مجھ سے پانی مانگو میں تمہیں پلا دوں گا۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن وانس، چھوٹے بڑے اور مرد و عورت تم میں سب سے متقی آدمی کے دل پر ایک انسان کی طرح جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں کچھ اضافہ نہ کر سکیں گے اور اگر تمہارے اگلے پچھلے، جن وانس، چھوٹے بڑے اور مرد و عورت سب سے کافر آدمی کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں اتنی کمی بھی نہیں کر سکیں گے جتنی کمی سوئی کا سر اسقدر میں ڈال کر نکالنے سے ہوتی ہے۔

(۲۱۷۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً وَأَيْنَمَا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَإِنَّهُ مَسْجِدٌ [راجع: ۲۱۶۵۹]

(۲۱۷۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۷۵۲) وَأَبْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ قَدْ ذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۶۵۹].

(۲۱۷۵۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي النَّعَالِيَةِ الْبُرَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ زَيْدٍ الصَّلَاةَ فَتَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

الصَّامِتِ فَالْقَيْتُ لَهُ كُرْبِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَلَذَّكَرْتُ لَهُ صَبِيحَ ابْنِ زِيَادٍ فَقَضَى عَلَى شَفِيهِ وَضَرَبَ فِعْذَى وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فِعْذَى كَمَا ضَرَبْتُ عَلَى فِعْذِكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فِعْذَى كَمَا ضَرَبْتُ فِعْذَكَ فَقَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا فَإِنْ أَذَرَ كُنْتُكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا أَصْلَى [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۷۵۳) ابو العالیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن زیاد نے کسی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دیا، میں نے عبداللہ بن صامت رحمہ اللہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر کہا کہ یہی سوال میں نے اپنے دوست حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا تو انہوں نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہی سوال میں نے اپنے غلیل (علیہ السلام) سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۷۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ النَّصَائِبِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحَدُكُمْ قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّهُ يُسْفَرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْإِحْصَارَ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قَالَ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدُ مِنَ الْكَلْبِ الْأَحْمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الْأَصْفَرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹].

(۲۱۷۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کباڑے کا بچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھتیجے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالاکتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ الْمُجَرِّدِيِّ عَنْ أَبِي الْغَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ الْأَحْفَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَبَيَّنَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ فِيهَا مَنَّا مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَلَذَّكَرَ الْحَدِيثَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى جَلَسَ إِلَى سَارِيَةٍ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ هَؤُلَاءَ إِلَّا كَرَهُوا مَا قُلْتُ لَهُمْ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ فَاجْتَنِبْ فَقَالَ هَلْ تَرَى أَحَدًا فَظَنَرْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الشَّمْسِ وَأَنَا أَطْنُهُ يُعْنِي فِي حَاجَةٍ فَقُلْتُ أَرَاهُ قَالَ مَا يَسْرُبِي أَنْ لِي مِثْلُهُ ذَهَبًا أَنْفَقَهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ الدَّنَانِيرِ [صححه البخاری (۱۴۰۷)، ومسلم (۹۹۲)، وابن حبان

(۳۲۶۰)]. [انظر: ۲۱۸۰۲، ۲۱۸۱۷، ۲۱۸۱۸].

(۲۱۷۵۵) احف بن قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے

کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے، شریک تھا، کہ ایک آدمی آیا (اس نے ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گداری کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گیا) میں اس کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گیا، میں نے اس سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ اس نے کہا کہ ایک مرتبہ میرے خلیل ابوالقاسم رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا اور فرمایا اے ابوذر! میں نے لبیک کہا، انہوں نے فرمایا احد پہاڑ کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے اوپر نگاہ اٹھا کر سورج کو دیکھا کیونکہ میرا خیال تھا کہ وہ مجھے کسی کام سے بھیجیں گے، سو میں نے عرض کیا کہ دیکھ رہا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس پہاڑ کے برابر میرے پاس سونا ہو، میں اس سارے کو خرچ کر دوں گا، سوائے تین دنانیر کے۔

(۲۱۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي بِمِثْلِ أُحُدٍ ذَهَبًا قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي أُحُدًا ذَهَبًا أَدَّعَى مِنْهُ يَوْمَ أَمُوتُ دِينَارًا أَوْ لَيْصَفَ دِينَارٍ إِلَّا لِعَبْرَةٍ [راجع: ۲۱۶۴۸]

(۲۱۷۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بیچ گیا ہو، الا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھوں۔

(۲۱۷۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَشْيَاءَ يُوجَرُ فِيهَا الرَّجُلُ حَتَّى ذَكَرَ لِي غَشِيَانًا أَهْلِيهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ جَرَفِي شَهْوَتِهِ يُصِيبُهَا قَالَ لَوْ كَانَ أَلَمًا أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ الْوِزْرُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ فَكَذَلِكَ يُوجَرُ [راجع: ۲۱۶۹۱]

(۲۱۷۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ ایسی چیزوں کا تذکرہ فرمایا جن پر انسان کو ثواب ملتا ہے، اور ان میں اپنی بیوی کے "پاس آنے" کو بھی ذکر فرمایا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا انسان کو اپنی خواہش کی تکمیل پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر وہ گناہگار ہوتا تو اسے اس پر عذاب نہ ہوتا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح عذاب ہوتا ہے اس طرح ثواب ہوتا ہے۔

(۲۱۷۵۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَسَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي عَلَيْهِ السَّلَامُ بِبَلَاةٍ أَسْمَعُ وَأَطِعُ وَلَوْ لَعَدِمَ مُجَلِّحُ الْأَطْرَافِ [راجع: ۲۱۸۳۳]. وَإِذَا صَنَعْتَ مَرَّةً فَاتَّخِذْ مَانَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِبْرَانِكَ فَاصْبِهِمْ مِنْهُ بِمَعْرُوفٍ [راجع: ۲۱۶۵۲]. وَصَلِّ الصَّلَاةَ بِوَفْقِهَا وَإِذَا وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱]

(۲۱۵۵۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے ① بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ رکے ہوئے اعضاء والے غلام حکمران کی ہو ② جب سالن بناؤ تو اس کا پانی بڑھا لیا کرو پھر اپنے مہمانے میں رہنے والوں کو دیکھو اور بھلے طریقے سے ان تک بھی اسے پہنچاؤ ③ اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کیا کرو، اور جب تم امام کو نماز پڑھ کر فارغ دیکھو تو تم اپنی نماز پڑھ ہی چکے ہو گے، ورنہ وہ نقلی نماز ہو جائے گی۔

(۲۱۷۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجُسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ قَالَ حَجَّاجٌ إِنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَحَبِّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَيَّ اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ [راجع: ۲۱۱۴۶]

(۲۱۵۵۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی سُبْحَانَ اللَّهِ وَيَحْمَدُهُ۔

(۲۱۷۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْ الرَّجُلِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ الْمَرْأَةِ وَالْجِمَارِ وَالْكُتْبِ الْأَسْوَدِ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ فِي الْأَخْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ إِنَّ الْأَسْوَدَ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]

(۲۱۷۶۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کچاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نتیجہ! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۱۷۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاصِلُ الْأَحْذَبِ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْمُعَرُّورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ نَوْبٌ وَعَلَيْ غُلَامِهِ نَوْبٌ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۱۷۳۸]

(۲۱۷۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَجَّاجٌ سَمِعْتُ الْمُعَرُّورَ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ وَعَلَيْهِ حَلَّةٌ قَالَ حَجَّاجٌ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْ غُلَامِهِ مِثْلُهُ قَالَ حَجَّاجٌ مَرَّةً أُخْرَى فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَذَكَرَ أَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَيَّرَهُ بِأَمِّهِ

قَالَ قَاتِي الرَّجُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَمْرٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِنْ خَوَّلَكُمْ خَوَّلَكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيَكْسِهِ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تَكْفُلُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ عَلَيْهِ [راجع: ۲۱۷۳۸].

(۲۱۷۶۲) معروہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے (ربذہ میں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے جولباس پہن رکھا تھا، ویسا ہی ان کے غلام نے پہن رکھا تھا، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ایک دن انہوں نے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی کو تخت ست کہتے ہوئے اس کی مال کی جانب سے عار دلائی، وہ آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس بات کا ذکر کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں ابھی زمانہ جاہلیت کا کچھ اثر باقی ہے، تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے، اس لئے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو، اسے چاہئے کہ اسے وہی کھائے جو خود کھائے اور وہی پہنائے جو خود پہنے اور تم انہیں ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو ان سے نہ ہو سکے، اگر ایسا کرنا پڑ جائے تو تم بھی ان کی مدد کرو۔

(۲۱۷۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْذَبِيِّ الْمَعْرُوفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي [راجع: ۲۱۷۶۴].

(۲۱۷۶۴) وَقَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْيَفَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بَشَّرَنِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ [راجع: ۲۱۷۶۵].

(۲۱۷۶۳-۲۱۷۶۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے عرض کیا وہ بدکاری اور چوری کرتا رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ وہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے۔

(۲۱۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبَهْزٌ وَحَاجَّاجٌ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ قَالَ بَهْزٌ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ حَاجَّاجٌ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُعْطِيتُ خُمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ إِحْدَى قَبْلِي جُعِلَتْ لِي الْبَارَةُ كَهَرُونَ وَمَسْجِدًا وَأُحِلَّتْ لِي الْغَنَائِمُ وَلَمْ يُحَلَّ لِنَبِيِّ قَبْلِي وَلُنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ عَلَى عَدُوِّي وَبُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ نَائِلَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ حَاجَّاجٌ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

(۲۱۷۶۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، چنانچہ رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے اور ایک مہینے کی مسافت پر ہی دشمن مجھ سے مرعوب ہو جاتا ہے،

روئے زمین کو میرے لیے مجیدہ گاہ اور باعث طہارت قرار دے دیا گیا ہے، میرے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے جو کہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا، مجھے ہر سرخ و سیاہ کی طرف مبعوث کیا گیا ہے اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگیے، آپ کو دیا جائے گا تو میں نے اپنا یہ حق اپنی امت کی سفارش کے لئے محفوظ کر لیا ہے اور یہ شفاعت میری امت میں سے ہر اس شخص کو مل کر رہے گی جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

(۲۱۷۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّجٍ عَنْ أَبِي ذُرَّعَةَ عَنْ خَوْشَةَ بِنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ قَالَ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْبِلُ إِذَا رَأَهُ وَالْمَنَانُ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْخِلَافِ الْكَاذِبِ [راجع: ۲۱۷۶۴]

(۲۱۷۶۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا ترکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں لوگ ہیں؟ یہ تو نقصان اور خسارے میں پڑ گئے، نبی ﷺ نے اپنی بات تین مرتبہ دہرا کر فرمایا تہبند کو سختوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۷۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَامِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صُمْتَ مِنْ شَهْرٍ ثَلَاثًا قَصُمَ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعُ عَشْرَةٍ وَخَمْسَ عَشْرَةٍ [راجع: ۲۱۷۶۷]

(۲۱۷۶۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو، اسے ایام بیض کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُنْذِرِ الْقَوْرِيِّ عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۷۶۹) وَأَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ يُمْلَى أَبِي يُمْلَى عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَدْ كَرَّمَ مَعْنَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَاتَيْنِ تَنْتَطِحَانِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَذَرِي فِيهِمَا تَنْطِطِحَانِ قَالَ لَا قَالَ لَكِنَّ اللَّهَ يَذَرِي وَيَسْقِطُ فِيهِمَا [اخرجه الطيالسي (۴۸۰)]. قال شعيب، حسن، وإسناده ضعيف.

(۲۱۷۶۹-۲۱۷۶۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو بکریوں کو آپس میں ایک دوسرے سے سیٹگوں کے ساتھ ٹکراتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ابو ذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس وجہ سے ایک دوسرے کو سیٹگ مار رہی ہیں؟

انہوں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا لیکن اللہ جانتا ہے اور غریب ان کے درمیان بھی فیصلہ فرمائے گا۔

(۲۱۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ الْمُنْذِرِ الْقَوْرِيِّ عَنْ أَشْيَاخٍ لَهُمْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ

لَقَدْ تَرَكْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَقْلِبُ فِي السَّمَاءِ طَائِرٌ إِلَّا دُكِّرْنَا مِنْهُ عَلَمًا [راجع: ۲۱۶۸۹]

(۲۱۷۷۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب ہمیں چھوڑ کر گئے تو آسمان میں اپنے پروں سے اڑنے والا کوئی

پرندہ ایسا نہ تھا جس کے متعلق نبی ﷺ نے ہمیں کچھ بتایا نہ ہو۔

(۲۱۷۷۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْمَعْنَى [راجع: ۲۱۶۸۹]

(۲۱۷۷۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۷۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَنْ مَهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ مِنْ بَنِي تَيْمٍ اللَّهِ مَوْلَى لَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ

حَزَازَةَ فَمَرَرْنَا بِزَيْدِ بْنِ وَهَبٍ فَحَدَّثَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ

الْمُؤَدُّنُ أَنْ يُؤَدُّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِدُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَدُّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آيِدُ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ حَتَّى رَأَيْنَا فِيءَ التَّلَوْلِ فَصَلَّيْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ لَفِذَا اشْتَدَّ

الْحَرُّ قَالُوا بِالصَّلَاةِ [راجع: ۲۱۷۰۴]

(۲۱۷۷۲) زید بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس

سے گزر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو

نبی ﷺ نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی ﷺ نے یہ

بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۷۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهَاشِمٌ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ أَنَّ مَعَاوِيَةَ بْنَ

حُذَيْفٍ مَرَّ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ فَرَسٍ لَهُ فَسَأَلَهُ مَا تَعَالَجُ مِنْ قُرْبِكَ هَذَا فَقَالَ إِنِّي أَطْنُ أَنَّ هَذَا

الْفَرَسَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَهُ دَعْوَتُهُ قَالَ وَمَا دُعَاءُ الْبَيْهَمَةِ مِنَ الْبَهَائِمِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ فَرَسٍ إِلَّا

وَهُوَ يَدْعُو كُلُّ مَسْحَرٍ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَوَّلْتَنِي عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ وَجَعَلْتَ رِزْقِي بِيَدِهِ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ

مِنْ أَهْلِهِ وَوَلَّاهُ وَوَفَّقَهُ عَمَرُو بْنُ الْخَوَارِثِ عَنْ ابْنِ شِمَاسَةَ [راجع: ۲۱۸۲۹]

(۲۱۷۷۳) معاویہ بن حذافہ ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے ہوئے تھے،

انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنے اس گھوڑے کی اتنی دیکھ بھال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس گھوڑے کی

دعا قبول ہوگئی ہے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ جانور کی دعا کا کیا مطلب؟ حضرت ابو ذر نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے

دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی گھوڑا ایسا نہیں ہے جو روزانہ سحری کے وقت یہ دعا نہ کرتا ہو اللہ! آپ نے اپنے

بندوں میں سے ایک بندے کو میرا مالک بنایا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھا ہے لہذا مجھے اس کی نظروں میں اس کے اہل خانہ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(۲۱۷۷۴) حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنْ فُلَانٍ الْعَنْزِيِّ وَكَمْ يَقُلُّ الْعَبْرِيُّ أَنَّهُ أَقْبَلَ مَعَ أَبِي ذَرٍّ فَلَمَّا رَجَعَ تَقَطَّعَ النَّاسُ عَنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ بَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ بَرًّا مِنْ بَرٍّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَخَذْكَ قُلْتُ لَيْسَ بِبَرٍّ وَلَكِنْ كَانَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ يَأْخُذُ بِيَدِهِ يَصَافِحُهُ قَالَ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ لَمْ يَلْقُنِي قَطُّ إِلَّا أَخَذَ بِيَدِي غَيْرَ مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ وَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُهُمْ أَرْسَلَنِي إِلَى قَاتِيَتِهِ فِي مَرَجِهِ الَّذِي تَوَفَّى فِيهِ فَوَجَدْتُهُ مُضْطَجِعًا فَأَكْبَيْتُ عَلَيْهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَالْتَزَمَنِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۱۷۷۵، ۲۱۸۰۸].

(۲۱۷۷۴) فُلَانِ عَنزِي کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے واپس آ رہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ منتشر ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو ذر! میں آپ سے نبی ﷺ کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا اگر کوئی راز کی بات ہوئی تو وہ نہیں بتاؤں گا، میں نے عرض کیا کہ راز کی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی ﷺ سے ملتا تو نبی ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم نے ایک باخبر آدمی سے پوچھا، نبی ﷺ جب بھی میری ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا سوائے ایک مرتبہ کہ اور وہ سب سے آخر میں واقعہ ہوا، کہ نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر مجھے بلایا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مرض الوفا میں تھے، میں نے نبی ﷺ کو لیٹا ہوا دیکھا، تو نبی ﷺ پر جھک گیا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے سینے سے لگا لیا۔

(۲۱۷۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ عَنْ كَعْبِ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عِزَّةٍ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ سِيرَ مِنَ الشَّامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوهُ فَقَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَنِي [راجع: ۲۱۷۷۴].

(۲۱۷۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۷۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعُمِّيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْنَا مِنْ حَاضِيَةِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ فِيهَا وَإِنْ جُنْتُ وَقَدْ صَلَّى الْإِنَامُ كُنْتُ قَدْ أَحْرَزْتُ صَلَاتَكَ قَبْلَ ذَلِكَ وَإِنْ جُنْتُ وَكَمْ يُصَلِّ صَلَّيْتُ مَعَهُ وَكَانَتْ صَلَاتُكَ لَكَ نَافِلَةٌ وَكُنْتُ قَدْ أَحْرَزْتُ صَلَاتَكَ [راجع: ۲۱۶۳۱]. يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ جَاعُوا حَتَّى لَا يَبْلُغَ مَسْجِدُكَ مِنَ الْجَهْدِ أَوْ لَا تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ مِنَ الْجَهْدِ فَكَيْفَ أَنْتَ صَانِعٌ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصَبَّرْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ مَاتُوا حَتَّى يَكُونَ الْبَيْتُ بِالْعَبْدِ فَكَيْفَ أَنْتَ

صَانَعُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ النَّاسُ قِيلُوا حَتَّى يَغْرُقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ مِنَ الدَّمَاءِ كَيْفَ أَنْتَ صَانَعُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَدْخُلُ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَنَا دُخِلْتُ عَلَيَّ قَالَ تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَأَحْمِلُ السَّلَاحَ قَالَ إِذَا شَارَكْتَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ خِفْتَ أَنْ يَهْرَكَ شَعَاعُ السَّيْفِ فَالْخِي طَائِفَةٌ مِنْ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ يَبُوءُ بِإِيْمَتِكَ وَإِيْمِهِ

[راجع: ۲۱۶۵۱]

(۲۱۷۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے کسی کنارے سے نکلے تو میں نبی ﷺ کے پیچھے تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! نماز کو اس کے وقت مقررہ پرادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز محفوظ کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مجھے اپنا ردیف بنالیا، اور فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدید قحط میں مبتلا ہو جائیں گے اور تم اپنے بستر سے اٹھ کر مسجد تک نہیں جاسکو گے تو اس وقت تم کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی اپنے آپ کو سوال کرنے سے بچانا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ شدت کے ساتھ بکثرت مرنے لگیں گے اور آدمی کا گھر قبر بنی ہوگی تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت بھی صبر کرنا، پھر فرمایا ابوذر! یہ بتاؤ کہ جب لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگیں گے اور ”حجارة الزیت“ خون میں ڈوب جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، فرمایا اپنے گھر میں بیٹھ جانا اور اس کا دروازہ اندر سے بند کر لینا۔

انہوں نے پوچھا کہ اگر مجھے گھر میں رہنے ہی نہ دیا جائے تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم ان لوگوں کے پاس چلے جانا جن میں سے تم ہو اور ان میں شامل ہو جانا، انہوں نے عرض کیا میں تو اپنا اسلحہ پکڑ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا تو تم بھی ان کے شریک سمجھے جاؤ گے، اس لئے اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تلوار کی دھار سے تمہیں خطرہ ہے تو تم اپنی چادر اپنے چہرے پر ڈال لینا تاکہ وہ اپنا اور تمہارا گناہ لے کر لوٹ جائے۔

(۲۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَمُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَحْمَدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسِّحِ الْخَصِيِّ فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعُ قَالَ مُؤَمَّلٌ عَنْ تَسْوِيَةِ الْخَصِيِّ أَوْ مَسِّحِ [صححه ابن خزيمة (۹۱۶)]. قال شعيب: صحيح و هذا الإسناد ضعيف.

(۲۱۷۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال کیا ہے، حتیٰ کہ دوران نماز نکلنے والوں کو ہٹانے کے متعلق بھی پوچھا ہے، جس کا جواب نبی ﷺ نے یہ دیا تھا کہ صرف ایک مرتبہ برابر کر لو، یا چھوڑ دو (اسی طرح رہنے دو)

(۲۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَيْشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْخَضَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنْ الشَّهْرِ حَتَّى يَبْقَى سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ وَقَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ الْاِثْنَى تَلِيهَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا بِقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهُ بِقِيَّةَ لَيْلَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ وَقَالَ وَبَعَثَ إِلَى أَهْلِهِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَقُوتَنَا الْقَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْقَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ [راجع: ۲۱۷۴۹]

(۲۱۷۴۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہوگئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا سہا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہوگئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی حصے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک ٹھک رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں ہی شمار کیا جائے گا۔

اگلی رات نبی ﷺ نے پھر ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، ۲۸ ویں شب کو نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو جمع کیا، لوگ بھی اکٹھے ہو گئے، تو نبی ﷺ نے ہمیں اتنی دیر تک نماز پڑھائی کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوت ہونے اندیشہ ہونے لگا، میں نے ”فلاح“ کا معنی پوچھا تو انہوں نے اس کا معنی سحری بتایا، پھر فرمایا اے نبی ﷺ! اس کے بعد نبی ﷺ نے مہینے کی کسی رات میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا۔

(۲۱۷۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَإِنَّ الرُّوحَمَةَ تَوَاجِهَهُ فَلَا تَحْرُكُوا الْخُصْيَ [راجع: ۲۱۶۵۶]۔

(۲۱۷۷۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑے ہوتا ہے تو رحمت الہیاس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے سکر یوں سے نہیں کھیلنا چاہئے۔

(۲۱۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي مُرَاجِحٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ أَيُّ الْعَنَاقَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْفُسُهَا قَالَ أَقْرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ قَالَ فَعَمِينَ الصَّانِعِ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَاقٍ قَالَ أَقْرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَسْتَطِعْ قَالَ قَدَعَ النَّاسُ مِنْ شَرِّكَ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ

تَصَدَّقُ بِهَا عَنْ نَفْسِكَ [راجع: ۲۱۶۵۷].

(۲۱۶۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مندی مدد کر دیا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۳۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ عَكَافُ بْنُ بَشْرِ الشَّيْخِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَكَافُ هَلْ لَكَ مِنْ زَوْجَةٍ قَالَ لَا قَالَ وَلَا حَارِيَةَ قَالَ وَلَا حَارِيَةَ قَالَ وَأَنْتَ مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ وَأَنَا مُوسِرٌ بِخَيْرٍ قَالَ أَنْتَ إِذَا مِنْ إِخْوَانِ الشَّيَاطِينِ وَلَوْ كُنْتَ فِي النَّصَارَى كُنْتَ مِنْ رَهْبَانِهِمْ إِنْ سُنَّتَا النَّكَاحِ شَرَّكُمْ عَزَابُكُمْ وَأَرَادِلُ مَوْتَاكُمْ عَزَابُكُمْ أَلِ الشَّيْطَانِ تَمَرُّسُونَ مَا لِلشَّيْطَانِ مِنْ سِلَاحٍ أَلْبَغُ فِي الصَّالِحِينَ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا الْمُتَزَوِّجُونَ أُولَئِكَ الْمُطَهَّرُونَ الْمُبْرَكُونَ مِنَ الْخَنَا وَيَحْكُ يَا عَكَافُ إِنَّهُمْ صَوَاحِبُ أَيُّوبَ وَدَاوُدَ وَيُوسُفَ وَكَرُوسُفَ فَقَالَ لَهُ بَشْرُ بْنُ عَطِيَّةٍ وَمَنْ كُرُوسُفُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ بِسَاحِلٍ مِنْ سَوَاحِلِ الْبَحْرِ ثَلَاثَ مِائَةِ عَامٍ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ ثُمَّ إِنَّهُ كَفَرَ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ فِي سَبَبِ امْرَأَةٍ عَشَقَهَا وَتَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اسْتَدْرَكَهُ اللَّهُ بِبَعْضِ مَا كَانَ مِنْهُ فَكَأَبَ عَلَيْهِ وَيَحْكُ يَا عَكَافُ تَزَوَّجْ وَإِلَّا فَأَنْتَ مِنَ الْمُدْبَذِّينَ قَالَ زَوْجَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ كَرِيمَةَ بِنْتُ كُلْثُومِ الْجُمَيْرِيِّ

(۲۱۶۸۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ ”عکاف بن بشر تميمی“ نام کا ایک آدمی آیا، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا عکاف! تمہاری کوئی بیوی ہے؟ عکاف نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کوئی باندی؟ اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے پوچھا تم بالدرجہ ہو؟ عرض کیا جی ہاں الحمد للہ! نبی ﷺ نے فرمایا پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم عیسائیوں میں ہوتے تو ان کے راہبوں میں شمار ہوتے لیکن ہماری سنت تو کما حقہ ہے، تم میں سے بدترین لوگ کنواری ہیں، اور گھٹیا ترین موت مرنے والے کنواری ہیں، کیا تم شیطان سے لڑتے ہو؟ شیطان کے پاس نیک آدمیوں کے لئے عورتوں سے زیادہ کارگر ہتھیار رکھ رکھیں، اللہ یہ کہ وہ شادی شدہ ہوں، یہی لوگ پاکیزہ اور گندگی سے مبرا ہوتے ہیں، عکاف! یہ عورتیں تو حضرت ایوب علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، یوسف علیہ السلام اور کریم علیہ السلام کی ساتھی رہی ہیں، بشر بن عطیہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کرسف، کون تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ ایک آدمی تھا جو کسی ساحل سمندر پر تین سو سال تک اللہ کی عبادت میں مصروف رہا، دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قیام کرتا تھا

لیکن پھر ایک عورت کے عشق کے چکر میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر بیٹھا اور اللہ کی عبادت بھی چھوڑ دی، بعد میں اللہ نے اس کی دیکھیری فرمائی اور اس کی توبہ قبول فرمائی، ارے عکاف! نکاح کر لو ورنہ تم تذبذب کا شکار رہو گے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خود ہی کسی سے میرا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نے کریمہ بنت کلثوم جہیری سے تمہارا نکاح کر دیا۔

(۲۱۷۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَفْعِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَحْنَفُ بْنُ قَبَسٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَإِذَا أَنَا بِرَجُلٍ يُقَرُّ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعٌ يَزُودُهُ قَالَ قُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا يُقَرُّ النَّاسُ قَالَ إِنِّي أَنُهَاهُمْ عَنِ الْكُفْرِ بِاللَّهِ كَانُوا يَنْهَاهُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۸۶۷]

(۲۱۷۸۲) احف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جسے دیکھتے ہی لوگ اس سے کئی کتر اٹھنے لگتے تھے، میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نبی ﷺ کا صحابی ابو ذر ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ لوگ کیوں آپ سے کئی کتر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں انہیں مال جمع کرنے سے اسی طرح روکتا ہوں جیسے نبی ﷺ روکتے تھے۔

(۲۱۷۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ رِثَابٍ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَبَسٍ قَالَ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمُتَمَدِّسِ فَوَجَدْتُ فِيهِ رَجُلًا يُكْثِرُ السُّجُودَ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ فَلَمَّا انْصَرَفْتُ قُلْتُ اتَّوَدُّ عَلَى شَفْعِ انْصَرَفْتُ أَمْ عَلَى وَتَرٍ قَالَ إِنْ أَكَلْتُ لَا أَذْهَبُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْرِي ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَغَى ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَغَى ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً قَالَ قُلْتُ أَخْبَرَنِي مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَاعَصَرْتُ إِلَيَّ نَفْسِي

(۲۱۷۸۳) طرف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، وہ رکوع سجدہ کرتا پھر کھڑا ہو کر رکوع سجدہ کرتا اور درمیان میں نہ بیٹھتا، میں نے کہا بخدا! یہ تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں جانتا کہ جنت یا طاق رکعتوں پر سلام پھیر کر فارغ ہو جائے، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ کر ان کے پاس جاتے اور انہیں سمجھاتے کیوں نہیں ہو؟ میں اٹھ کر اس کے پاس چلا گیا اور اس سے کہا کہ اے بندہ خدا! لگتا ہے کہ آپ کو کچھ معلوم نہیں ہے کہ جنت یا طاق رکعتوں پر نماز سے فارغ ہو جائیں، اس نے کہا کہ اللہ تو جانتا ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے کوئی سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کے لئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیتا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ ابو ذر ہوں، تو میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر کہا کہ

اللہ تمہیں تمہارے ساتھیوں کی طرف سے برابر دے، تم نے مجھے نبی ﷺ کے ایک صحابی ﷺ کو دین سکھانے کے لئے بھیج دیا۔

(۲۱۷۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَيَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنِي صَعْصَعَةُ قَالَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ لَقِيَ أَبَا ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ جَمَلًا لَهُ وَفِي عُنُقِهِ قِرْبَةً فَقُلْتُ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ لَهُمَا تِلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْعُقُوا الْحِنْتَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِنَاهُمْ [راجع: ۲۱۶۶۷]۔

(۲۱۷۸۳) حصصہ بن معاویہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ اس وقت اپنا اونٹ ہانک رہے تھے جس کے گلے میں ایک مکینزہ لک رہا تھا، میں نے ان سے کوئی حدیث بیان کرنے کی فرمائش کی تو انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر شفقت کی وجہ سے ان کے ماں باپ کو جنت میں داخل فرما دے گا۔

(۲۱۷۸۲) وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتُوفَى مِنْ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا ابْتَدَرَتْهُ حَبِيبَةُ الْجَنَّةِ وَقَالَ يَزِيدُ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِنَاهُمْ [راجع: ۲۱۶۶۸]

(۲۱۷۸۱) اور جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے دو جوڑے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے تو جنت کے دربان تیزی سے اس کے سامنے آتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اسے اپنی طرف بلاتا ہے۔

(۲۱۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السُّخْبَرِيِّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَعْبٍ قَالَ خَرَجْتُ إِلَى الرِّبْدَةِ فَإِذَا أَبُو ذَرٍّ قَدْ جَاءَ فَكَلَّمْتُ أَمْرَأَتَهُ فِي شَيْءٍ لَكَانَتْهَا رَذَتْ عَلَيْهِ وَعَادَتْ فَعَادَتْ فَقَالَ مَا تَرَدُّنَ عَلَيَّ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ لَبِثَتْهَا انْكَسَرَتْ وَفِيهَا بَلْعَةٌ وَأَوْدٌ [راجع: ۲۱۶۶۵]۔

(۲۱۷۷۹) نعیم بن قعب کہتے ہیں کہ میں ”ربذہ“ کی طرف روانہ ہوا، تھوڑی ہی دیر میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی آگئے، انہوں نے اپنی بیوی سے کوئی بات کی، اس نے انہیں آگے سے جواب دے دیا، دوسرے اسی طرح ہوا تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم لوگ نبی ﷺ کے فرمان سے آگے نہیں بڑھ سکتے کہ عورت پہلی کی طرح ہے، اگر تم اسے موڑ دے تو وہ ٹوٹ جائے گی، ورنہ اسی ٹیڑھے پن اور بیوقوفی کے ساتھ گزارہ کرتا پڑے گا۔

(۲۱۷۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ جُدْعَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكُلبُ الْأَسْوَدُ أَحْسَبُهُ قَالَ وَالْمَرْأَةُ الْحَائِضُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْكُلبِ الْأَسْوَدِ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ شَيْطَانٌ [راجع: ۲۱۶۴۹]۔

(۲۱۷۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر انسان کے سامنے کچاوے کا پچھلا حصہ بھی نہ ہو تو اس

کی نماز عورت، گدھے یا کالے کتے کے اس کے آگے سے گزرنے پر ٹوٹ جائے گی، راوی نے پوچھا کہ کالے اور سرخ کتے میں کیا فرق ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جتنے! میں نے بھی اسی طرح نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا جیسے تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کالاکتا شیطان ہوتا ہے۔

(۲۷۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيعٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَائِلَةَ عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ أَبِيهِ قَالَ قَامَ أَبُو ذَرٍّ فَقَالَ يَا بَنِي عَفَّارٍ قُولُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَفْوَاجٍ فَوُجٌ رَاكِبِينَ طَلَاعِمِينَ كَاسِينَ وَفُوجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ وَفُوجٌ تَسْجُبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمْ إِلَى النَّارِ فَقَالَ قَاتِلٌ مِنْهُمْ هَذَانِ قَدْ عَرَفْتَاهُمَا فَمَا بَالُ الَّذِينَ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ قَالَ يُلْقَى إِلَهُ الْآفَاقَةِ عَلَى الظُّهْرِ حَتَّى لَا يَبْقَى ظَهْرٌ حَتَّى إِنَّ الرَّحْلَ لَيَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ الْمُعْجَبَةُ فَيُعْطِيهَا بِالْشَّارِفِ ذَاتِ الْقَتَبِ فَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا إِقَالُ الْأَسَانِي ضَعِيفٌ (النسائي: ۱/۱۶۷). قال شعيب: إسناده قوى |

(۲۱۸۸) ایک مرتبہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اپنی قوم میں کھڑے ہوئے اور فرمایا اے بنو عفار! جو بات کہا کرو اس میں اختلاف نہ کیا کرو، کیونکہ نبی صادق و مصدوق ﷺ نے مجھے بتایا ہے کہ لوگوں کو تین گروہوں کی شکل میں قیامت کے دن جمع کیا جائے گا، ایک گروہ تو سواروں کا ہوگا جو کھاتے پیتے اور لباس پہنتے ہوں گے، دوسرا گروہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا ہوگا، اور ایک گروہ وہ ہوگا جن کے چہروں پر فرشتے آگ مسلط کر دیں گے اور انہیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، کسی نے پوچھا کہ ان دو گروہوں کی بات تو ہمیں سمجھ میں آگئی، یہ پیدل چلنے اور دوڑنے والوں کا کیا معاملہ ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ سواری پر کوئی آفت نازل کر دے گا حتیٰ کہ کوئی سواری نہ رہے گی، یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ایک آدمی کے پاس ایک نہایت عمدہ باغ ہو اور اسے کوئی غضبناک اونٹنی دے دی جائے تو ظاہر ہے کہ وہ اس پر سواری نہیں کر سکے گا۔

(۲۷۸۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَجُلٍ مِنْ أَيْلَةَ قَالَ مَرَرْتُ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ نَعَمْ الْعَلَامُ فَاتَّبَعَنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَانَ عَنْدهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي ادْعُ إِلَهُ لِي بِخَيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ تَدْعُو لِي مِنْكَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ مَرَرْتُ بِهِ أَنَا يَقُولُ نَعَمْ الْعَلَامُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَحَسَّ الْحَقُّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [راجع: ۲۱۶۲۰].

(۲۱۸۹) غصیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غصیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غصیف نے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء

کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غصیف بہترین نو جوان ہے، اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۷۹۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ تَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ تَشَبَّهَتْ مِنْهَا بِشَىْءٍ غَيْرِي (۲۱۷۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں تم سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب ہوں گا، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ میرا قرب اسے ملے گا جو دنیا سے اسی حال پر واپس چلا جائے جس پر میں اسے چھوڑ کر جاؤں، بخدا! میرے علاوہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس نے دنیا سے کچھ نہ کچھ تعلق واپس نہ کر لیا ہو۔

(۲۱۷۹۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ وَعَلَيْهِ بَرْدَةٌ أَوْ قَطِيفَةٌ قَالَ فَذَلِكَ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَئِنَّ تَغِيبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنِ حَامِئَةٍ تَنْطَلِقُ حَتَّى تَخْرُجَ لِرَبِّهَا عَرًى وَجَلَّ سَاحِدَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ فَإِذَا حَانَ خَوْضُهَا أَذِنَ اللَّهُ لَهَا فَتَخْرُجُ فَتَقْطَعُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُطْلِعَهَا مِنْ حَيْثُ تَغْرُبُ حَبَسَهَا فَتَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ مَسِيرِي بَعِيدٌ فَيَقُولُ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ غَبِثَ فَلَدَيْكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا [راجع: ۲۱۶۲۵]

(۲۱۷۹۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جا کر بارگاہِ خداوندی میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۷۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ قَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ الْقَاسِمِ وَقَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَوْفٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا قَدْ حَمَلْنَا لِأَبِي ذَرٍّ شَيْئًا نُرِيدُ أَنْ نَعْطِيَهُ إِيَّاهُ فَاتَيْنَا الرَّبْدَةَ فَسَأَلْنَا عَنْهُ فَلَمْ نَجِدْهُ قِيلَ اسْتَأْذِنْ فِي الْحَجِّ فَأَذِنَ لَهُ فَاتَيْنَاهُ بِالْبَلْدَةِ وَهِيَ مِنِّي فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ قِيلَ لَهُ إِنَّ عُمَانَ صَلَّى أَرْبَعًا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيدًا وَقَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ ثُمَّ قَامَ أَبُو ذَرٍّ فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقِيلَ لَهُ غِبْتَ عَلَى أَمِيرٍ

الْمُؤْمِنِينَ شَيْئًا ثُمَّ صَعَتَ قَالَ الْخِلَافُ أَخَذَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظَبَنَا فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ يُعَدِّي سُلْطَانًا فَلَا تَذُلُّوهُ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَذُلَّهُ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ وَلَيْسَ بِمَقْبُولٍ مِنْهُ تَوْبَةٌ حَتَّى يَسُدَّ ثَلَمَتَهُ الَّتِي تَلَمَّ وَلَيْسَ بِفَاعِلٍ ثُمَّ يَعُودُ فَيَكُونُ فِيمَنْ يُعْزَرُهُ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُغْلِبُونَا عَلَى ثَلَاثٍ أَنْ نَأْمُرَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَنُعَلِّمَ النَّاسَ السُّنَنَ [اخرجه الدارمی (۵۴۹)].

[اسنادہ ضعیف]

(۲۱۷۹۲) ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے کچھ چیزیں اکٹھی کیں تاکہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو جا کر دے آئیں، چنانچہ ہم ”رمزہ“ میں پہنچے اور انہیں تلاش کرنے لگے لیکن وہ وہاں نہیں ملے، کسی نے بتایا کہ انہوں نے حج پر جانے کی اجازت مانگی تھی، جو انہیں مل گئی، چنانچہ ہم سب اس میں پہنچے، ابھی ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے ہی تھے کہ کسی نے آ کر انہیں بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سبھی میں چار رکعتیں پڑھائی ہیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی طبیعت پر اس کا بہت بوجھ ہوا اور انہوں نے کچھ تلخ باتیں کہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے، انہوں نے دور رکعتیں پڑھی تھیں، اور میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی اسی طرح نماز پڑھی ہے۔

پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو چار رکعتیں پڑھیں، کسی نے ان سے کہا کہ آپ نے پہلے تو امیر المؤمنین کے فعل کو معیوب قرار دیا، پھر خود وہی کام کرنے لگے، انہوں نے فرمایا اختلاف کرنا زیادہ شدید ہے، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میرے بعد ایک بادشاہ آئے گا، تم اسے ذلیل نہ کرنا، جو شخص اسے ذلیل کرنا چاہے گا تو گویا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی، اور اس کی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی تا آنکہ وہ اس سوراخ کو بند کر دے جسے اس نے کھولا تھا، لیکن وہ ایسا نہیں کرے گا، پھر اگر وہ واپس آ جاتا ہے تو وہ اس کی عزت کرنے والوں میں ہوگا، نبی ﷺ نے ہمیں یہ حکم بھی دیا ہے کہ ہم تین چیزوں سے مغلوب نہ رہیں، امر بالمعروف کرتے رہیں، نہی عن المنکر کرتے رہیں اور لوگوں کو سنتوں کی تعلیم دیتے رہیں۔

(۲۱۷۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ قَالَ إِنْ غَلِبَلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ إِلَيَّ أَيْمًا ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ كَيْ عَلَى فُؤَادِي حَتَّى عَلَى صَاحِبِهِ حَتَّى يُفَرِّغَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنْ أَرَاغَا [راجع: ۲۱۷۱۲].

(۲۱۷۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے خلیل رضی اللہ عنہ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی میرے ہند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تا وقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔

(۲۱۷۹۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّلِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ اللَّهَ أَخَذَ بِحَلْقَةِ بَابِ الْكُفْبَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْمَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ

اَلْفَجْرِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ [صححه ابن خزيمة (۲۷۴۸) قال شعب: صحيح لغيره دون آخره]
(۲۱۷۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ باب کعب کا حلقہ پکڑ کر کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں ہے، سوائے مکہ مکرمہ کے، سوائے مکہ مکرمہ کے۔

(۲۱۷۹۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهَاشِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ هَاشِمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَفْعَلَ كَعَمَلِهِمْ قَالَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قُلْتُ لِإِنِّي أَحْبَبْتُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَانْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ هَاشِمٌ قَالَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ [راجع: ۲۱۷۰۷]۔

(۲۱۷۹۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ ایک آدمی کی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان جیسے اعمال نہیں کر سکتا، اس کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو، اسی کے ساتھ ہو گے، میں نے عرض کیا کہ پھر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ ہرایا۔

(۲۱۷۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي قَابِطٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ وَالْأَعْمَشُ كُلُّهُمْ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَحْذَرُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۱۶۷۴]۔

(۲۱۷۹۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۱۷۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْمُعَلَّمُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسودِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لغيرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنْ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكَفْرِ أَوْ قَالَ عَدُوَّ اللَّهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۳۵۰۸)، ومسلم (۶۱)] [انظر: ۲۱۹۰۴]۔

(۲۱۷۹۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نسب کی نسبت کرتا ہے، وہ کفر کرتا ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہئے کہ اپنا گھرانہ جہنم میں بنا لے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر یا دشمن خدا کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ پلٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔

(۲۱۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسودِ

الْبَدْنِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَيْضٌ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ لَا دَخَلَ الْمَنَةَ قُلْتُ وَإِنْ ذَنِي وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ ذَنِي وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ ذَنِي وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ عَلَى زَعْمِ أَنَفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ زَعِمَ أَنَفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَكَانَ أَبُو ذَرٍّ يَحَدِّثُ بِهَذَا بَعْدَ وَيَقُولُ وَإِنْ زَعِمَ أَنَفِ أَبِي ذَرٍّ [صححه البخاري (۵۸۲۷) و صححه مسلم (۹۴)].

(۲۱۷۹۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے، وہاں پہنچا تو نبی ﷺ سو رہے تھے، دوبارہ حاضر ہوا تب بھی سو رہے تھے، تیسری مرتبہ نبی ﷺ جاگ چکے تھے چنانچہ میں ان کے پاس بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا جو بندہ بھی لا الہ الا اللہ کا اقرار کرے اور اسی اقرار پر دنیا سے رخصت ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، میں نے پوچھا اگر چودہ بدکاری اور چوری کرتا پھرے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر چودہ بدکاری اور چوری ہی کرے، یہ سوال جواب تین مرتبہ ہوئے، چوتھی مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر چہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے یہی جملہ دہراتے ہوئے نکل گئے اور جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو یہ جملہ ضرور دہراتے "اگر چہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو جائے۔"

(۳۷۹۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَ الْأَشْجَرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَضَرَ الْمَوْتَ وَهُوَ بِالْبَيْتَةِ فَكَبَّرَ أَمْرًا فَقَالَ مَا يَكْبِكُ قَالَتُ أَتَبْكِي لَا يَدْرِي بِنَفْسِكَ وَلَيْسَ عِنْدِي ثَوْبٌ يَسْعُكَ كَفْنَا فَقَالَ لَا تَبْكِي فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفْسٍ يَقُولُ لِمَوْتَيْنِ رَجُلٌ مِنْكُمْ بِفَلَاحٍ مِنَ الْأَرْضِ يَشْهَدُهُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فَكُلُّ مَنْ كَانَ مَعِيَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَاتَ فِي جَمَاعَةٍ وَفَرَقَةٌ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ غَيْرِي وَقَدْ أَصْبَحْتُ بِالْفَلَاحَةِ أَمُوتَ فَرَأَيْتُ الطَّرِيقَ فَإِنَّا كُنَّا سَوَفَ تَرَيْنَ مَا أَقُولُ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كَذِبْتُ قَالَتْ وَآتَى ذَلِكَ وَقَدْ انْقَطَعَ الْحَاجُّ قَالَ رَأَيْتُ الطَّرِيقَ قَالَ كَبَيْتَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا هِيَ بِالْقَوْمِ تَخُذُ بِهِمْ رَوَاهُ عَنْهُمْ كَاتِبُهُمُ الرَّحْمُ فَأَقْبَلَ الْقَوْمَ حَتَّى وَقَفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَتُ أَمْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ تَكْفُونَهُ وَتَوَجَّرُونَ فِيهِ قَالُوا وَهَلْ هُوَ قَالَتُ أَبُو ذَرٍّ قَدْ دُفِنَ بِأَبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَوَضَعُوا سِيَّاطَهُمْ فِي نُحُورِهَا يَحْطِرُونَ فَقَالَ أَبَشِرُوا أَنْتُمْ النِّفَرُ الَّذِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ مَا قَالَ أَبَشِرُوا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَمْرَيْنِ مُسْلِمَيْنِ هَلَكَ بَيْنَهُمَا وَلَكِنِ أَوْ ثَلَاثَةٌ فَاحْتَسَبَا وَصَبَرَا فَبَرَّكَانَ النَّارَ أَبَدًا ثُمَّ قَدْ أَصْبَحْتُ الْيَوْمَ حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ أَنَّ ثَوْبًا مِنْ ثِيَابِي يَسْعَانِي لَمْ أَكُنْ إِلَّا فِيهِ فَأَنْشُدْكُمْ اللَّهُ أَنْ لَا يَكْفِنَنِي

رَجُلٍ مِّنْكُمْ كَانَ امِيرًا اَوْ عَرِيفًا اَوْ بَرِيْدًا فَكُلُّ الْقَوْمِ كَانَ قَدْ نَالَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا اِلَّا قَسِي مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَنَا صَاحِبُكَ تُوْبَانِ فِي عَيْتِي مِنْ عَزْلِ اُمِّي وَاَجِدُ تُوْبِي هَذَيْنِ اللَّذَيْنِ عَلَيَّ قَالَ اَنْتَ صَاحِبِي فَكُفُّنِي (۲۱: ۹۹) حضرت ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں رونے لگی، انہوں نے پوچھا کہ کیوں روتی ہو؟ میں نے کہا روؤں کیوں نہ؟ جبکہ آپ ایک جنگل میں اس طرح جان دے رہے ہیں کہ میرے پاس آپ کو دفن کرنے کا بھی کوئی سبب نہیں ہے، اور نہ ہی اتنا کپڑا ہے جس میں آپ کو کفن دے سکوں، انہوں نے فرمایا تم مت رو اور خوشخبری سنو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو آدمی دو یا تین مسلمان بچوں کے درمیان فوت ہوتا ہے اور وہ ثواب کی نیت سے اپنے بچوں کی وفات پر صبر کرتا ہے تو وہ جہنم کی آگ کبھی نہیں دیکھے گا۔

اور میں نے نبی ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی ضرور کسی جنگل میں فوت ہوگا، جس کے پاس مؤمنین کی ایک جماعت حاضر ہوگی، اب ان لوگوں میں سے تو ہر ایک کا انتقال کسی نہ کسی شہر یا جماعت میں ہوا ہے، اور میں ہی وہ آدمی ہوں جو جنگل میں فوت ہو رہا ہے، بخدا! نہ میں جھوٹ لول رہا ہوں اور نہ مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے۔

ان کی بیوی نے کہا کہ اب تو حجاج کرام بھی واپس چلے گئے، اب کون آئے گا؟ انہوں نے فرمایا تم راستے کا خیال رکھو، ابھی وہ یہ گفتگو کر رہی تھی کہ اسے کچھ لوگ نظر آئے جو اپنی سوار یوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے چلے آ رہے تھے، یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے گدہ تیزی سے آتے ہیں، وہ لوگ اس کے قریب پہنچ کر رک گئے اور اس سے پوچھا کہ تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ (جو یوں راستے میں کھڑی ہو) اس نے بتایا کہ یہاں ایک مسلمان آدمی ہے، اس کے کفن دفن کا انتظام کر دو، جنہیں اس کا بڑا ثواب ملے گا، انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے بتایا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ ہیں، انہوں نے اپنے ماں باپ کو ان پر قربان کیا، اپنے کوڑے جانوروں کے سینوں پر رکھے اور تیزی سے چلے۔

وہاں پہنچے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ تم ہی وہ لوگ ہو جن کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا، خوشخبری ہو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جن دو مسلمان مرد و عورت کے دو یا تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ دونوں اس پر ثواب کی نیت سے صبر کریں تو وہ جہنم کو کبھی نہیں دیکھیں گے، اب آج جو میری حالت ہے وہ تمہارے سامنے ہے، اگر میرے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ایسا مل جائے جو مجھے پورا آجائے تو مجھے اسی میں کفن دیا جائے، اور میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ مجھے تم میں سے کوئی ایسا آدمی کفن نہ دے جو امیر ہو، یا چودھری ہو، یا ڈاکیا ہو، اب ان لوگوں میں سے ہر ایک میں ان میں سے کوئی نہ کوئی چیز ضرور پائی جاتی تھی، صرف ایک انصاری تو جوان تھا جو لوگوں کے ساتھ آیا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کو کفن دوں گا، میرے پاس دو کپڑے ہیں جو میری والدہ نے بنے تھے ان میں سے ایک میرے جسم پر بھی ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ہی میرے ساتھی ہو لہذا تم ہی مجھے کفن دینا۔

(۲۸۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلِيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يَحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي

ذَرَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ أَوَّلِ مَسْجِدٍ وَضِعَ لِلنَّاسِ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ بَيْتُ الْمَقْدِسِ فَسُئِلَ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا وَحِينَئِذَا أَذْرَكْتُكَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ فَقَمَّ مَسْجِدًا [راجع: ۲۱۶۵۹]۔
(۲۱۸۰۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ، میں نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا چالیس سال، میں نے پوچھا پھر کون سی مسجد؟ نبی ﷺ نے فرمایا پھر تمہیں جہاں بھی نماز مل جائے، وہیں پڑھ لو کیونکہ روئے زمین مسجد ہے۔

(۲۱۸۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِيكَ صَدَقَةً كَثِيرَةً فَذَكَرَ فَضْلَ سَمْعِكَ وَفَضْلَ بَصَرِكَ قَالَ وَفِي مَبَاضِجِكَ أَهْلَكَ صَدَقَةً فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ أَبُو جَرٍّ أَخَذْنَا فِي شَهْرَتِهِ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ وَضَعْتَهُ فِي غَيْرِ حِلٍّ أَكَانَ عَلَيْكَ وَزْرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَتَحْتَسِبُونَ بِالْبَشَرِ وَلَا تَحْتَسِبُونَ بِالْخَيْرِ [راجع: ۲۱۶۹۱]۔

(۲۱۸۰۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی شخص نے ہار گاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سارا اجر و ثواب تو مالدار لوگ لے گئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو تم بھی بہت سے صدقات کر سکتے ہو، راستے سے کسی ہڈی کو اٹھا دینا صدقہ ہے، کسی کو حج راستہ بنا دینا صدقہ ہے، اپنی طاقت سے کسی کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، زبان میں لکنت والے آدمی کے کلام کی وضاحت کر دینا صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے۔

(۲۱۸۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ حَدَّثَنَا خُلَيْدُ الْعَصْرِيُّ قَالَ أَبُو جَرٍّ ابْنُ لَقَيْتٍ خَلِيدًا قَالَ لَا أَذْرى عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَنَسٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى كَانَ قَرِيبًا مِنْهُمْ قَالَ لِيَشْرُ الْكُنَازُونَ بِحِجِّي مِنْ قَبْلِ طُحُورِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ قَبْلِ طُحُورِهِمْ وَيَحِجِّي مِنْ قَبْلِ أَقْفَانِهِمْ يَخْرُجُ مِنْ جَبَاهِهِمْ قَالَ ثُمَّ تَنَحَّى فَقَعَدَ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٌ سَمِعْتُكَ تَنَادَى بِهِ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا قَدْ سَمِعُوهُ مِنْ بَيْنِهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَ مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْعَطَاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً فَإِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِينِكَ فَدَعَهُ [راجع: ۲۱۷۵۵]۔

(۲۱۸۰۲) انحناف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے“ شریک تھا، کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے

والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گردی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو ان سے وہی کہتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وظیفے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا لے لیا کرو کیونکہ آج کل اس سے بہت سے کاموں میں مدد مل جاتی ہے، اگر وہ تمہارے قرض کی قیمت ہو تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۸۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَعَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ قَالَا حَدَّثَنَا دَيْلَمُ بْنُ غَزْوَانَ الْعَطَّارُ الْعُيْدِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ أَبِي دُيُبٍ قَالَ عَفَّانُ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ مَحْمَدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَيْنَ تُلَوِّغُ الرَّحْلَ بِإِذْنِ اللَّهِ يَتَصَعَّدُ حَالِقًا ثُمَّ يَنْزِلُ مِنْهُ [راجع: ۲۱۶۶۷]

(۲۱۸۰۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی مرضی سے انسان کو اس کی آنکھ کسی چیز کا اتنا گرویدہ بنا لیتی ہے کہ وہ موٹہ نے والی چیز پر چڑھتا چلا جاتا ہے، پھر ایک وقت آتا ہے کہ وہ اس سے نیچے گر پڑتا ہے۔

(۲۸۰۴) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا غِيلَانُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرُوبِهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ ابْنُ آدَمَ إِنْ تَلَفَيْتَ بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئًا لَقَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفُورًا بَعْدَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا ابْنُ آدَمَ إِنَّكَ إِنْ تَذَنَّبَ حَتَّى يَبْلُغَ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَسْتَغْفِرْنِي أَغْفِرَ لَكَ وَلَا أَبَالِي [اخرجه الدارمی (۲۷۹۱)]

قال شعيب: حسن و هذا إسناد ضعيف [النظر: ۲۱۸۳۷، ۲۱۸۳۸].

(۲۱۸۰۳) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، مجھے کوئی پرداہ نہ ہوگی پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۸۰۵) حَدَّثَنَا عَارِمٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنْيَا بِنَا جُورٍ يُصْلُونَ كَمَا نَصَلَّى وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنْ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَاتِي أَخَذْنَا شَهْوَتَهُ يَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا

فِي الْحَرَامِ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وَزُرَّ وَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ قَالَ عَفَّانُ تَصَدَّقُونَ وَقَالَ وَتَهْلِيلُهُ وَتَكْبِيرُهُ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ وَفِي بَضْعٍ [صححه مسلم (۱۰۰۶)]

وابن حبان (۸۳۸، ۴۱۶۷)۔ [انظر: ۲۱۸۱۴]۔

(۲۱۸۰۵) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مال سے اضافی طور پر صدقہ بھی کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی کوئی چیز مقرر نہیں کی؟ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے حتیٰ کہ جائز طریقے سے اپنی "خوابش" پوری کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کا اپنی خوابش نفسانی کو پورا کرنا بھی باعث صدقہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خوابش پوری کرتا تو اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ لہذا جب وہ حلال طریقہ اختیار کرے گا تو اسے ثواب کیوں نہ ہوگا، بعض راویوں نے تہلیل و تکبیر، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی صدقہ قرار دیا ہے۔

(۲۱۸۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ

(۲۱۸۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۰۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ بْنِ مَوْلى أَبِي عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سَلَامَةٍ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَتَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَتَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَتَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزَىءُ أَحَدَكُمْ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحَى [انظر: ۲۱۸۸۱]۔

(۲۱۸۰۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر تسبیح کا کلمہ بھی صدقہ ہے، تہلیل بھی صدقہ ہے، تکبیر بھی صدقہ ہے، تحمید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نہی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

(۲۱۸۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُسَيْنٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرٍ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ غَنَزٍ أَنَّهُ قَالَ لِلَّيْ دَرَّ حِينَ سِيرَ مِنَ الشَّامِ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَنْ أَخْبِرَكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا فَقُلْتُ إِنَّهُ لَيْسَ سِرًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيْتُمُوهُ فَقَالَ مَا لَقِيْتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافِحَتْنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ يَوْمًا وَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ

فَلَمَّا جُنْتُ أُخْبِرْتُ بِرَسُولِهِ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ لَهُ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ [راجع: ۲۱۷۷۴]۔

(۲۱۸۰۸) فلان عززی کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہیں سے واپس آ رہے تھے، راستے میں ایک جگہ لوگ منتشر ہوئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوذر! میں آپ سے نبی ﷺ کے حوالے سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا اگر کوئی رازی بات ہوئی تو وہ نہیں بتاؤں گا، میں نے عرض کیا کہ رازی بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نبی ﷺ سے ملتا تو نبی ﷺ اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا تم نے ایک باخبر آدمی سے پوچھا، نبی ﷺ سے جب بھی میری ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا سوائے ایک مرتبہ کے اور وہ سب سے آخر میں واقعہ ہوا، اور سب سے بہترین ہوا کہ نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر مجھے بلایا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ مرض الوفا میں تھے، میں نے نبی ﷺ کو لیٹا ہوا دیکھا، تو نبی ﷺ پر جھک گیا، نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور مجھے سینے سے لگایا۔

(۲۱۸۰۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِمْرَانَ الْجُرَیْنِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ یَعْمَلُ لِنَفْسِهِ فِیْهِجَةُ النَّاسِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ [راجع: ۲۱۷۰۸]۔

(۲۱۸۰۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! ایک آدمی کوئی اچھا کام کرتا ہے، لوگ اس کی تحریف و تشوہ بیان کرنے لگتے ہیں (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو مسلمان کے لئے فوری خوشخبری ہے۔

(۲۱۸۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْقَالِیَةِ الْبَرَاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا ذَرٌّ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِیتَ فِی قَوْمٍ یُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَفِیْهَا قَالَ فَقَالَ لِمِ صَلَّ الصَّلَاةَ لَوْ فِیْهَا فَإِنْ أَدْرَكَتْهُمْ لَمْ یُصَلُّوا فَصَلَّ مَعَهُمْ وَلَا تَقُلْ إِنِّی قَدْ صَلَّیْتُ وَلَا أَصَلِّی [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۸۱۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیں گے، پھر فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہوتا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۸۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَیْلِ بْنِ مِیسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَالِیَةِ الْبَرَاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِیْهِدَةً وَقَالَ لَهُ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِیتَ فِی قَوْمٍ یُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَالَ صَلَّ الصَّلَاةَ لَوْ فِیْهَا ثُمَّ انْهَضَ فَإِنْ كُنْتَ فِی الْمَسْجِدِ حَتَّى تَقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلَّ مَعَهُمْ [راجع: ۲۱۶۳۱]۔

(۲۱۸۱۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیں گے، پھر فرمایا کہ نماز تو اپنے وقت پر پڑھ لیا کرو، اگر ان لوگوں کے ساتھ شریک ہونا پڑے تو دوبارہ ان کے ساتھ (نفل کی نیت سے) نماز پڑھ لیا کرو، یہ نہ کہا کرو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں لہذا اب نہیں پڑھتا۔

(۲۱۸۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ يَقَالُ لَهُ فَلَانُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُجِيبٍ قَالَ لَقِيَ أَبُو ذَرٍّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ أَرَاهُ قَالَ قَبِيعَةَ سَيْفِهِ فِقْصَةً فَنَهَاها وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ إِنْسَانٍ أَوْ قَالَ أَحَدٍ تَرَكَ صَفْرَاءَ أَوْ بَيْضَاءَ إِلَّا كُويَ بِهَا

(۲۱۸۱۳) ابو مجیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کا دست چاندی کا بنا رکھا تھا، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے انہیں اس سے منع کرتے ہوئے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص سونا چاندی اپنے اوپر چھوڑتا ہے، اسے اسی کے ساتھ داغا جائے گا۔

(۲۱۸۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مَسْبُورٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحَرْثِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَحْكُمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ الْمُنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْحَالِفِ الْكَاذِبِ [راجع: ۲۱۶۴۴]

(۲۱۸۱۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا ترکیہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تہبند کوٹنوں سے پیچھے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۸۱۶) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّنِيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّنُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ إِنَّهُ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَفِي بَعْضِ أَحَادِيثِكُمْ صَدَقَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهَا أَهْلُ الدُّنُورِ شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي الْحَرَامِ أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ عَلَيْهِ وَزْرٌ أَوْ الْوُزْرُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ يَكُونُ لَهُ الْأَجْرُ [راجع: ۲۱۸۰۵]

(۲۱۸۱۷) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار لوگ تو سارا اجر و ثواب لے گئے، وہ ہماری طرح نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مال سے اضافی طور پر صدقہ بھی کرتے ہیں،

نبی ﷺ نے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لیے صدقہ کرنے کی کوئی چیز مقرر نہیں کی؟ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے حتیٰ کہ جائز طریقے سے اپنی "خواہش" پوری کرنا بھی صدقہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم میں سے کسی کا اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرنا بھی باعث صدقہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر وہ حرام طریقے سے اپنی خواہش پوری کرتا تو اسے گناہ ہوتا یا نہیں؟ لہذا جب وہ حلال طریقہ اختیار کرے گا تو اسے ثواب کیوں نہ ہوگا۔

(۲۸۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا تَمْكُمُ مِنْ خَدَمِكُمْ فَاطْعُمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاسْكُوهُمْ مِمَّا تَبْسُونَ أَوْ قَالَتْ تَكْسُونَ وَمَنْ لَا يَلِمْكُمْ فَبِعَوْهُ وَلَا تُعَذِّبُوا خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [إِذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: صَحِيحٌ (أَبُو دَاوُدَ: ۵۱۶۱)]

قال شعب: حسن لغیرہ بهذه السیاقۃ وهذا الإسناد رجاله ثقات [لا أنه منقطع]، انظر (۲۱۸۴۷)۔

(۲۸۸۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کا خادم اس کے موافق آجائے تو تم جو خود کھاتے ہو، وہی اسے کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی اسے بھی پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ آئے، اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔

(۲۸۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ابْنِ مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ صَدَقَةٌ مِنْهُ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ اتَّصَدَقْتُ وَلَيْسَ لَنَا أَمْوَالٌ قَالَ لَأَنْ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ التَّكْبِيرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَتَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَعَزُّلُ الشُّوْكَةَ عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ وَالْعِظَمَ وَالْحَجَرَ وَتَهْدِي الْأَعْمَى وَتُسْمِعُ الْأَصَمَّ وَالْأَبْهَمَ حَتَّى يَفْقَهُ وَتُدِلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلَى حَاجَةٍ لَهُ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَهَا وَتَسْعَى بِشِدَّةٍ سَاقِيكَ إِلَى اللَّهْفَانِ الْمُسْتَعِيفِ وَتَرْفَعُ بِشِدَّةٍ ذِرَا عِلْكَ مَعَ الضَّعِيفِ كُلُّ ذَلِكَ مِنْ أَبْوَابِ الصَّدَقَةِ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ وَلَكَ فِي جَمَاعِكَ زُجَّتَكَ أَجْرٌ قَالَ أَبُو ذَرٍّ كَيْفَ يَكُونُ لِي أَجْرٌ فِي شَهْرَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَأَذْرَكَ وَرَجَوْتَ خَيْرَهُ فَمَاتَ أَكُنْتَ تَحْتَسِبُ بِهِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ خَلَقْتَهُ قَالَ بَلَى اللَّهُ خَلَقَهُ قَالَ فَأَنْتَ هَدَيْتَهُ قَالَ بَلَى اللَّهُ هَدَاهُ قَالَ فَأَنْتَ كُنْتَ تَرْزُقُهُ قَالَ بَلَى اللَّهُ كَانَ يَرْزُقُهُ قَالَ فَكَلِمَتُكَ فَضَعْتَهُ فِي حَلَالِهِ وَجَنَّبْتَهُ حَرَامَهُ فَإِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحْيَاهُ وَإِنْ شَاءَ أَمَاتَهُ وَلَكَ أَجْرٌ [صَحِيحُ ابْنِ حِبَّانَ (۳۳۷۷)]، قال شعب: [إسناده صحيح]۔

(۲۸۸۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر بیچ کا کلمہ بھی صدقہ ہے، جہیل بھی صدقہ ہے، بکیر بھی صدقہ ہے، عجمی بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نبی عن المنکر بھی صدقہ ہے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت

پڑھتا ہے، لوگوں کے راستے سے کانٹا، ہڈی اور پتھر ہٹا دو، ناپیٹا کو راستہ دکھا دو، گو ننگے بہرے کو بات سمجھا دو، کسی ضرورت مند کو اس جگہ کی رہنمائی کر دو جہاں سے اس کی ضرورت پوری ہوئے گا تمہیں علم ہو، اپنی پنڈلیوں سے دوڑ کر کسی مظلوم اور فریادرس کی مدد کر دو، اپنے ہاتھوں کی طاقت سے کسی کمزور کو بلند کر دو، یہ سب تمہاری جانب سے اپنی ذات پر صدقہ کے دروازے ہیں، بلکہ تمہیں اپنی بیوی سے مباشرت پر بھی ثواب ملتا ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اپنی شہوت پوری کرنے میں مجھے کیسے اجر مل سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے یہاں کوئی لڑکا پیدا ہو، اور تم اس سے خیر کی امید رکھتے ہو لیکن وہ مر جائے تو کیا تم اس پر ثواب کی امید رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا اسے تم نے پیدا کیا تھا؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ نے پیدا کیا تھا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اسے ہدایت دی تھی؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ نے اسے ہدایت دی تھی، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم اسے رزق دیتے تھے؟ عرض کیا نہیں، بلکہ اللہ اسے رزق دیتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح اسے بھی حلال طریقے پر استعمال کرو اور حرام طریقے سے اجتناب کرو، اگر اللہ نے چاہا تو کسی کو زندگی دے دے گا، اور اگر چاہا تو کسی کو موت دے دے گا لیکن تمہیں اس پر ثواب ملے گا۔

(۲۸۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعْمَةَ عَنْ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا أُرِيدُ الْعَطَاءَ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَفَّانٍ فَجَلَسْتُ إِلَى خَلْفَةٍ مِنْ جَلِئِ قُرَيْشٍ فَبَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ اسْمٌ لَهُ قَدْ لَفَّ ثَوْبًا عَلَى رَأْسِهِ قَالَ بَشِّرِ الْكَتَّانَيْنِ بِحَسَنٍ فِي الْجَنَّةِ وَبِحَسَنٍ فِي الظُّهْرِ وَبِحَسَنٍ فِي الْجَنُوبِ ثُمَّ تَنَحَّى إِلَيَّ سَارِيَةً فَصَلَّى خَلْفَهَا رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا أَبُو ذَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ مَا شِئْتَ سَمِعْتُكَ تَنَادَى بِهِ قَالَ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا شَيْئًا سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ إِنِّي كُنْتُ أَخُذُ الْعَطَاءَ مِنْ عُمَرَ قَمَا تَرَى قَالَ خُذْهُ فَإِنَّ فِيهِ الْيَوْمَ مَعُونَةً وَيُوشِكُ أَنْ يَكُونَ دُنْيَا فَإِذَا كَانَ دُنْيَا فَارْضُ بِهِ [راجع: ۲۸۷۵۰]

(۲۸۸۷) احنف بن قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا، میں ایک حلقے میں ”جس میں قریش کے کچھ لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے“ شریک تھا، کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے قریب آ کر کہا کہ مال و دولت جمع کرنے والوں کو خوشخبری ہو اس داغ کی جو ان کی پشت کی طرف سے داغا جائے گا اور ان کے پیٹ سے نکل جائے گا اور گدگی کی جانب سے ایک داغ کی جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا، پھر وہ ایک طرف چلا گئے، میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ وہ ایک ستون کے قریب جا کر بیٹھ گئے، میں نے ان سے کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ لوگ آپ کی بات سے خوش نہیں ہوئے؟ انہوں نے کہا کہ میں تو ان سے وہی کہتا ہوں جو میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وظیفے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا لے لیا کرو کیونکہ آج کل اس سے بہت سے کاموں میں مدد مل جاتی ہے، اگر وہ تمہارے قرض کی قیمت ہو تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۸۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَةَ السَّعْدِيُّ فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِلَّا شَيْئًا

سَمِعُوهُ مِنْ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَرَى عَفَّانَ إِلَّا وَهَمَ وَذَهَبَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي الْأَشْهَبِ لِأَنَّ عَفَّانَ زَادَهُ وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا [راجع: ۲۱۷۵۰].

(۲۱۸۱۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنِ أَشْيَاخِهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ إِذَا عَمِلْتَ سَيِّئَةً فَاتَّبِعْهَا حَسَنَةً تَمَحُّهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِنَ الْحَسَنَاتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ هِيَ أَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ

(۲۱۸۱۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت فرمائیے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی کر لیا کرو جو اس گناہ کو مٹا دے، میں نے عرض کیا کہ لا الہ الا اللہ کہنا نیکیوں میں شامل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو سب سے افضل نیکی ہے۔

(۶۸۸۲۰) حَدَّثَنَا

(۲۱۸۲۰) ہمارے نسخے میں یہاں صرف لفظ حدثنا لکھا ہوا ہے۔

(۲۱۸۲۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْقِدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْخِئَافَ وَالْكُمَمَ [راجع: ۲۱۶۳۲]

(۲۱۸۲۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بالوں کی اس سفیدی کو بدلنے والی سب سے بہترین چیز مہندی اور سرمہ ہے۔

(۲۱۸۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ رُسْتَمٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ يُوَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ مَوَاقِفِهَا فَإِنْ أَنْتَ أَدْرَكْتَهُمْ فَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَفِيهَا وَرُبَّمَا قَالَ فِي رَحْلِكَ ثُمَّ انْهَضُوا فَإِنْ وَجَدْتَهُمْ قَدْ صَلَّوْا كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ وَإِنْ وَجَدْتَهُمْ لَمْ يَصَلُّوا صَلَّيْتَ مَعَهُمْ فَتَكُونُ لَكَ نَافِلَةٌ [راجع: ۲۱۶۳۱].

(۲۱۸۲۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! عقیب کچھ حکمران آئیں گے جو نماز کو وقت مقررہ پر ادا نہ کریں گے، تم نماز کو اس کے وقت مقررہ پر ادا کرنا، اگر تم اس وقت آؤ جب لوگ نماز پڑھ چکے ہوں تو تم اپنی نماز مخلوط کر چکے ہو گے اور اگر انہوں نے نماز نہ پڑھی ہو تو تم ان کے ساتھ شریک ہو جانا، اور یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔

(۲۱۸۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُعَرُّورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَلَمَّا رَأَى مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبَّ الْكُعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلِّي أَنْزِلَ فِي شَيْءٍ مِنْ هُمْ فَبَدَّلَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْكَافِرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا فَحَسَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ

يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْبَقَرَاءَ وَغَنَمًا لَمْ يُوَدَّ زَكَاتَهَا إِلَّا جَانَتْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنُهُ تَطَوُّهُ بِأَخْفَافِهَا وَنَطَطُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفَذَتْ أَخْرَاجَهَا عَلَيْهِ أُعِيدَتْ أَوْلَاهَا حَتَّى يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ [راجع: ۲۱۶۷۸].

(۲۱۸۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے، نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں، مجھے ایک شدید غم نے آگھیرا اور میں اپنا سانس درست کرتے ہوئے سوچنے لگا شاید میرے متعلق کوئی نئی بات ہوگی ہے، چنانچہ میں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا زیادہ مالدار، سوائے اس آدمی کے جو اللہ کے بندوں میں اس اس طرح تقسیم کرے، لیکن ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں، جو آدمی بھی مرتے وقت بکریاں، اونٹ یا گائے چھوڑ جاتا ہے جس کی اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ سخت مند ہو کر آئیں گے اور اسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور اپنے پیسگوں سے ماریں گے، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے، پھر ایک کے بعد دوسرا جانور آتا جائے گا۔

(۲۱۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ يُؤْتَى بِرَجُلٍ فَيَقُولُ نَحْنَا كِبَارُ ذُنُوبِهِ وَسُلُوءُهُ عَنْ صِغَارِهَا قَالَ فَيَقَالُ لَهُ عَمِلْتَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَمِلْتَ كَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَمْ أَرَهَا هُنَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَبْعَةِ حَسَنَةٍ [راجع: ۲۱۷۲۱]

(۲۱۸۲۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو پیش کرو، چنانچہ اس کے سامنے صغیرہ گناہ لائے جائیں گے اور کبیرہ گناہ چھپا لیے جائیں گے، اور اس سے کہا جائے گا کہ تم نے فلاں فلاں دن ایسا کیا تھا؟ وہ ہر گناہ کا اقرار کرے گا، کسی کا بھی انکار نہیں کرے گا اور کبیرہ گناہوں کے خوف سے ڈر رہا ہوگا، اس وقت حکم ہوگا کہ ہر گناہ کے بدلے اسے ایک سنگی دے دو، وہ کہے گا کہ میرے بہت سے گناہ ایسے ہیں جنہیں ابھی تک میں نے دیکھا ہی نہیں ہے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات پر میں نے نبی ﷺ کو اتنا جھستے ہوئے دیکھا کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔

(۲۱۸۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَفِعُ بِصْرِكَ فَاَنْظُرْ أَرَفِعَ رَجُلٌ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ فَتَنْظُرُ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ عَلَيْهِ حُلَّةٌ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَفِعُ بِصْرِكَ فَاَنْظُرْ أَوْضَعَ رَجُلٌ تَرَاهُ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنْظُرُ فَإِذَا رَجُلٌ ضَعِيفٌ عَلَيْهِ أَخْلَاقٌ قَالَ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهَذَا

أَفْضَلُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ قُرَابِ مِغْلٍ هَذَا [راجع: ۲۱۷۲۵].

(۲۱۸۲۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا ابوذر! مسجد میں نظر دوڑا کر دیکھو کہ سب سے بلند مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر حلو دکھائی دیا، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، پھر فرمایا کہ اب یہ دیکھو، سب سے پست مرتبہ آدمی کون معلوم ہوتا ہے؟ میں نے نظر دوڑائی تو ایک آدمی کے جسم پر پرانے کپڑے دکھائی دیے، میں نے اس کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی قیامت کے دن اللہ کے نزدیک اس پہلے والے آدمی سے اگر زمین بھی بھر جائے تب بھی بہتر ہوگا۔

(۲۱۸۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ أَمْتِي لِي حَبًّا قَوْمٌ يَكُونُونَ أَوْ يَجِئُونَ نَعْدَى يَوْمَذُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ أَعْطَى أَهْلَهُ وَمَالَهُ وَأَنَّهُ رَأَى [راجع: ۲۱۷۱۳]

(۲۱۸۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے لوگ وہ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے اور ان میں سے ہر ایک کی خواہش ہوگی کہ اپنے اہل خانہ اور سارے مال و دولت کو دے کر کسی طرح وہ مجھے دیکھ لیتے۔

(۲۱۸۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ أَنَّهَا انْطَلَقَتْ مُعْتَمِرَةً فَأَنْتَهَتْ إِلَى الرِّبْدَةِ فَسَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّى بِالْقَوْمِ ثُمَّ تَخَلَّفَ أَصْحَابُ لَهُ يَصَلُّونَ فَلَمَّا رَأَى قِيَامَهُمْ وَتَخَلَّفَهُمْ انْصَرَفَ إِلَى رَحْلِهِ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ قَدْ أَهْلُوا الْمَكَانَ رَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَصَلَّى فَجِئَتْ فُقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَوَّأَ إِلَى بَيْمِينِهِ فُقُمْتُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَامَ خَلْفِي وَخَلْفَهُ فَأَوَّأَ إِلَيْهِ بِشِمَالِهِ فَقَامَ عَنْ شِمَالِهِ فُقُمْنَا ثَلَاثَتَنَا يَصَلِّي كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا بِنَفْسِهِ وَيَتْلُو مِنَ الْقُرْآنِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْلُوَ فَقَامَ بَايَةً مِنَ الْقُرْآنِ يُرَدِّدُهَا حَتَّى صَلَّى الْغَدَاةَ فَبَعْدَ أَنْ أَصْبَحْنَا أَوَّأْنَا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنْ سَلَّمَ مَا أَرَادَ إِلَيَّ مَا صَنَعَ الْبَارِحَةَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِهِ لَا أَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى يُحَدِّثَ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي قُمْتَ بَايَةً مِنَ الْقُرْآنِ وَمَعَكَ الْقُرْآنُ لَوْ فَعَلَ هَذَا بَعْضُنَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ قَالَ دَعَوْتُ لِأُمِّي قَالَ قَهْدًا أَجِبتُ أَوْ مَاذَا رَدَّ عَلَيْكَ قَالَ أَجِبتُ بِالَّذِي لَوْ أُطْلِعَ عَلَيْهِ كَجِيرٍ مِنْهُمْ مَلْعَةً تَرْتَكُوا الصَّلَاةَ قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ بَلَى فَاِنْطَلَقْتُ مُعْنِقًا قَرِيبًا مِنْ قَلْبِي بِحَجَرٍ فَقَالَ عَمْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ إِنْ تَبَعْتَ إِلَى النَّاسِ بِهَذَا نَكَلُوا عَنِ الْعِبَادَةِ فَنَادَى أَنْ ارْجِعْ فَرَجَعَ وَتِلْكَ النَّيَّةُ إِنْ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تُغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَزِيرُ الْحَكِيمُ [راجع: ۲۱۶۵۴].

(۲۱۸۴۷) جرہ بنت دجاجہ کہتی ہیں کہ وہ ایک مرتبہ عمرہ کے لئے جا رہی تھیں، مقام ربذہ میں پہنچیں تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو یہ

کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عشاء کی نماز کے وقت لوگوں کو نماز پڑھائی، نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے ہٹ کر نوافل پڑھنے لگے، نبی ﷺ یہ دیکھ کر اپنے خیمے میں واپس چلے گئے، جب دیکھا کہ لوگ جاچکے ہیں تو اپنی جگہ پر واپس آ کر نوافل پڑھنے شروع کر دیئے، میں پیچھے سے آیا اور نبی ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے مجھے اشارہ کیا اور میں ان کی دائیں جانب جا کر کھڑا ہو گیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، وہ ہمارے پیچھے کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کیا اور وہ بائیں جانب جا کر کھڑے ہو گئے۔

اس طرح ہم تین آدمیوں نے قیام کیا اور ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی نماز پڑھ رہا تھا، اور اس میں جتنا اللہ کو منظور ہوتا، قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا، اور نبی ﷺ اپنے قیام میں ایک ہی آیت کو بار بار دہراتے رہے یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو گیا، صبح ہوئی تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ نبی ﷺ سے رات کے عمل کے متعلق سوال کریں لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے جواب دیا کہ میں تو اس وقت تک نبی ﷺ سے کچھ نہیں پوچھوں گا جب تک وہ از خود بیان نہ فرمائیں۔

چنانچہ بہت کر کے میں نے خود ہی عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ ساری رات قرآن کریم کی ایک ہی آیت پڑھتے رہے حالانکہ آپ کے پاس تو سارا قرآن ہے؟ اگر ہم میں سے کوئی شخص ایسا کرتا تو ہمیں اس پر غصہ آتا، نبی ﷺ نے فرمایا میں اپنی امت کے لئے دعاء کر رہا تھا، میں نے پوچھا کہ پھر آپ کو جواب ملا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایسا جواب کہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ نماز پڑھنا بھی چھوڑ دیں، میں نے عرض کیا کہ کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، چنانچہ میں گردن موڑ کر جانے لگا، ابھی اتنی دور ہی گیا تھا کہ جہاں تک پتھر پہنچ سکے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر آپ نے انہیں یہ پیغام دے کر لوگوں کے پاس بھیج دیا تو وہ عبادت سے بے پرواہ ہو جائیں گے، اس پر نبی ﷺ نے انہیں آواز دے کر واپس بلا لیا اور وہ واپس آ گئے، اور وہ آیت یہ تھی ”اے اللہ! اگر تو انہیں عذاب میں مبتلا کر دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہے۔“

(۶۸۲۸) حَدَّثَنَا مُرْوَانُ حَدَّثَنَا قُذَامَةُ بْنُ كَثِيرٍ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ وَقَالَ يَنْكُلُوا عَنِ الْبَيَادَةِ [راجع: ۲۱۶۵۴]۔

(۲۱۶۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۶۸۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَذِجٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ قَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُوَدُّنَ لَهُ مَعَ كُلِّ فَجْرٍ يَدْعُو بِدَعْوَتَيْنِ يَقُولُ اللَّهُمَّ خَوَّلْنِي مِنْ بَنِي آدَمَ فَاجْعَلْنِي مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي خَالَفَهُ عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ فَقَالَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ وَقَالَ لَيْتَ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ أَيْضًا [راجع: ۲۱۶۳۸]۔

(۲۱۸۲۹) معاویہ بن حدادؓ نے ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ کے پاس سے گزرے جو اپنے گھوڑے کے پاس کھڑے ہوئے تھے، انہوں نے پوچھا کہ آپ اپنے اس گھوڑے کی اتنی دیکھ بھال کیوں کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس گھوڑے کی دعاء قبول ہوگئی ہے، انہوں نے ان سے پوچھا کہ جانور کی دعاء کا کیا مطلب؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، کوئی گھوڑا ایسا نہیں ہے جو روزانہ سحری کے وقت یہ دعاء نہ کرتا ہو اللہ! آپ نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو میرا مالک بنایا ہے اور میرا رزق اس کے ہاتھ میں رکھا ہے لہذا مجھے اس کی نظروں میں اس کے اہل خانہ اور مال و اولاد سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔

(۲۱۸۳۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ كُنْتُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ عَنْ أَبِي شَيْءٍ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قَالَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نَوْرًا أَتَى آرَاهُ [راجع: ۲۱۶۳۸]

(۲۱۸۳۰) عبد اللہ بن شقیقؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابوذرؓ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۲۱۸۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَمِيلٍ سَمِعْتُ الْحَنْفِيَّ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ كُنْتُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ أَنَا كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفِي رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِي غَيْرِهِ قَالَ بَلْ هِيَ فِي رَمَضَانَ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوا فَإِذَا قَبِضُوا رُفِعَتْ أَمْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ قَالَ التَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ أَوْ الْعَشْرِ الْآخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ أَهْبَطْتُ وَغَفَلْتُ قُلْتُ فِي أَيِّ الْعَشَرِينَ هِيَ قَالَ ابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا ثُمَّ حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ أَهْبَطْتُ وَغَفَلْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّي عَلَيْكَ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي فِي أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ قَالَ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا كَمْ يَغْضَبُ مِنْهُ صَاحِبُهُ أَوْ صَاحِبَتُهُ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ التَّمِسُّوْهَا فِي السَّبْعِ الْآخِرِ لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا [إسناده ضعيف. صححه ابن حزيمة (۲۱۷۰)، والحاكم (۴۳۷/۱)].

(۲۱۸۳۱) ابو مرثدہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ کیا آپ نے شب قدر کے متعلق نبی ﷺ سے پوچھا

تھا؟ انہوں نے فرمایا اس کے متعلق سب سے زیادہ میں نے ہی تو پوچھا تھا، میں نے پوچھا تھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ شب قدر رمضان کے مہینے میں ہوتی ہے یا کسی اور مہینے میں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے، میں نے پوچھا کہ گذشتہ انبیاء کے ساتھ وہ اس وقت تک رہتی تھی جب تک وہ نبی رہتے تھے، جب ان کا وصال ہو جاتا تو اسے اٹھالیا جاتا تھا یا یہ قیامت تک رہے گی؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں! قیامت تک رہے گی، میں نے پوچھا رمضان کے کس حصے میں شب قدر ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے عشرہ اولیٰ یا عشرہ اخیرہ میں تلاش کیا کرو۔

پھر نبی ﷺ حدیث بیان کرنے لگے، اسی دوران مجھ پر اوگھ کا غلبہ ہوا، جب میں ہوشیار ہوا تو پوچھا کہ وہ کون سے مہینوں میں ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور اب مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا، نبی ﷺ دوبارہ حدیث بیان کرنے لگے اور مجھ پر پھر غفلت طاری ہو گئی، جب میں ہوشیار ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کو اپنے اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا آپ پر ہے، مجھے یہ بتا دیجئے کہ وہ کون سے عشرے میں ہوتی ہے؟ اس پر نبی ﷺ کو ایسا غصہ آیا کہ جب سے مجھے نبی ﷺ کی صحبت ممبر آئی، ایسا غصہ کبھی نہیں آیا تھا، اور فرمایا آخری سات راتوں میں اسے تلاش کرو اور اب مجھ سے کوئی سوال نہ پوچھنا۔

(۲۱۸۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ أَبَا مُرَاجٍ الْغِفَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا تَمَنَّا وَأَنفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَعَيَّنَ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَاقٍ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ قَالَ تُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ [راجع: ۲۱۶۵۷]

(۲۱۸۳۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا غلام آزاد کرنا سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اس کے مالک کے نزدیک سب سے نفیس اور گراں قیمت ہو، عرض کیا کہ اگر مجھے ایسا غلام نہ ملے تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی ضرورت مند کی مدد کرو یا کسی محتاج کے لئے محنت مزدوری کر لو، عرض کیا کہ اگر میں یہ بھی نہ کر سکوں تو؟ فرمایا لوگوں کو اپنی تکلیف سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی طرف سے دیتے ہو۔

(۲۱۸۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ عَلَى عُمَرَ بْنِ الشَّامِ فَقَالَ أَمْرِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ أَسْمَعُ وَأَطِيعُ وَلَوْ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْأُطْرَافِ [راجع: ۲۱۷۵۸] وَإِذَا صَنَعْتَ مَرْقَةً فَكَثِّرْ مَائَهَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَتِكَ فَأَيِّسُهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ وَصَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَعَّتْهَا فَإِنْ وَجَدْتَ الْإِمَامَ قَدْ صَلَّى فَقَدْ أَحْرَزْتَ صَلَاتَكَ وَإِلَّا فَهِيَ نَافِلَةٌ

(۲۱۸۳۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل علیہ السلام نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے ① بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ کئے ہوئے اعضاء والے غلام حکمران کی ہو ② جب سالن بناؤ تو اس کا پانی بڑھالیا کرو پھر اپنے ہمسائے میں رہنے والوں کو دیکھو اور بھلے طریقے سے ان تک بھی اسے پہنچاؤ ③ اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کیا کرو، اور جب تم امام کو نماز پڑھ کر فارغ دیکھو تو تم اپنی نماز بڑھ ہی چکے ہو گے، ورنہ وہ نقلی نماز ہو جائے گی۔

(٣٨٣٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ ابْنِ عَمِّ أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْعُمُرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلَاةَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ كَانَ مِثْلَ ذَلِكَ فَمَا أَذْرَى أَيْمَى الثَّالِثَةِ أَمْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ عَادَ كَانَ حُتْمًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْفِيَهُ مِنْ طَبِئَةِ الْحَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طَبِئَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ

(۲۱۸۳۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرتا ہے، اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے، دوبارہ پیتا ہے تو پھر ایسا ہی ہوتا ہے (تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا) کہ پھر اللہ تعالیٰ کے ذمے واجب ہے کہ اسے ”طیئۃ النبال“ کا پانی پلائے، صحابہ جو جھگڑنے لگے پوچھایا رسول اللہ! طیئۃ النبال کیا چیز ہے؟ فرمایا اہل جہنم کی پیپ۔

[illegible]

(۲۱۸۳۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ آج رات میں آپ کے ساتھ گزارنا اور آپ کی نماز میں شریک ہونا چاہتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم میں ایسا کرنے کی طاقت نہیں ہے، بہر حال! نبی ﷺ غسل کے لئے چلے گئے، ایک کپڑے سے پردہ کر دیا گیا اور میں رخ پھیر کر بیٹھ گیا، نبی ﷺ غسل کر کے آئے تو میں نے بھی اسی طرح کیا، پھر نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے اور میں بھی ساتھ کھڑا ہو گیا، جی کہ طول نماز کی وجہ سے میں اپنا سر دیواروں سے ٹکرائے گا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نماز کے لئے آگئے، نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم نے ایسا کر لیا؟ انہوں نے

اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے فرمایا بلال! تم اس وقت اذان دیتے ہو جب آسمان پر طلوع فجر ہو جاتی ہے، حالانکہ اصل صبح صادق وہ نہیں ہوتی، صبح صادق تو چوڑائی کی حالت میں نمودار ہوتی ہے، پھر نبی ﷺ نے سحری منگوا کر اسے تناول فرمایا۔

(۲۸۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْحَى بْنِ حَبِيبٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۱۶۷۶]۔

(۲۸۳۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے چل رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں جنت کے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (جنت کا ایک خزانہ ہے) (۲۸۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي فَلِأَنِّي سَأَغْفِرُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَوْ لَقِيتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا لَلِقَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً وَلَوْ عَمِلْتَ مِنَ الْخَطَايَا حَتَّى تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ مَا لَمْ تَشْرِكْ بِي شَيْئًا فَمَنْ اسْتَغْفَرْتَنِي لَغَفَرْتُ لَكَ ثُمَّ لَا أُبَالِي [راجع: ۲۱۸۰۴]۔

(۲۸۳۸) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے! تو میری جتنی عبادت اور مجھ سے جتنی امید وابستہ کرے گا، میں تیرے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا، میرے بندے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا، اور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۸۳۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۰۴]۔

(۲۸۴۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۴۱) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْمَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عِيْلَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي عُسْمَانَ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ الْجُمَيْصِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَلَالٍ أَنْتَ يَا بَلَالُ تَوَدُّنْ إِذَا كَانَ الصُّبْحُ سَاطِعًا فِي السَّمَاءِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِالصُّبْحِ هَكَذَا مَعْتَرِضًا ثُمَّ دَعَا بِسُحُورِهِ فَتَسَحَّرَ وَكَانَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمِّي بِخَيْرٍ مَا أَحْرَوُ السُّحُورَ وَعَجَّلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۱۸۳۵]۔

(۲۸۴۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال! تم اس وقت اذان دیتے ہو جب آسمان پر طلوع فجر ہو جاتی ہے، حالانکہ اصل صبح صادق وہ نہیں ہوتی، صبح صادق تو چوڑائی کی حالت میں نمودار ہوتی ہے، پھر نبی ﷺ نے سحری منگوا کر اسے تناول فرمایا اور فرماتے تھے کہ میری امت اس وقت تک خبر پر رہے گی جب تک وہ سحری میں تاخیر اور افطاری

میں قبیل کرتی رہے گی۔

(۲۱۸۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَنْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ

(۲۱۸۴۰) حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک مسلسل اپنے بندے پر دوران نماز متوجہ رہتا ہے جب تک وہ دائیں بائیں نہ دیکھے لیکن جب وہ اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے۔

(۲۱۸۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ وَأَبِي الْمُثَنَّى أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ بَايَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسًا وَأَوْفَّقَنِي سَبْعًا وَأَشْهَدَ اللَّهُ عَلَيَّ تَسْعًا أَنِّي لَا أَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْ مَاتَ لَيْسَ قَالَ أَبُو الْمُثَنَّى قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَذَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ إِلَيَّ بَيْعَةٌ وَلَكَ الْخُفَّةُ قُلْتُ نَعَمْ وَبَسَطْتُ يَدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ أَنِّي لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ إِنَّ يَسْقُطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَنَأْخُذَهُ

(۲۱۸۴۱) حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کی مجھ سے بیعت لی ہے، سات چیزوں کا مجھ سے ميثاق لیا ہے اور نو چیزوں پر اللہ کو گواہ بنایا ہے کہ میں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا، ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا کیا تم میری بیعت کرتے ہو؟ جس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے، میں نے اثبات میں جواب دے کر ہاتھ پھیلا دیا، نبی ﷺ نے یہ شرط لگاتے ہوئے فرمایا کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے، میں نے اثبات میں جواب دیا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا کوڑا اگر جائے تو وہ بھی کسی سے نہ مانگنا بلکہ خود سواری سے اتر کر اسے پکڑ لینا۔

(۲۱۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ يُرْوَدُهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْعَصْرُ الْأَوَّلُ اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَعَشْرِينَ قَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ فَلْيَقُمْ وَهِيَ لَيْلَةٌ ثَلَاثٌ وَعَشْرِينَ فَصَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً بَعْدَ الْعَتَمَةِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ أَرْبَعٌ وَعَشْرِينَ لَمْ يُصَلِّ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ خُمُسٍ وَعَشْرِينَ قَامَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ يَوْمَ أَرْبَعٍ وَعَشْرِينَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ اللَّيْلَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَعْنِي لَيْلَةَ خُمُسٍ وَعَشْرِينَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةٌ سِتٍّ وَعَشْرِينَ لَمْ يَقُمْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ سِتٍّ وَعَشْرِينَ قَامَ فَقَالَ إِنَّا قَائِمُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ يَعْنِي لَيْلَةَ

سَبْعٍ وَعِشْرِينَ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَقُومَ فَلْيُحْمَلْ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَتَجَلَدْنَا لِلْقِيَامِ فَصَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلَاثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ فَبَيَّعَنِي فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كُنَّا لَقَدْ طَعِمْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ أَنْ يَقُومَ بِنَا حَتَّى تَصْبِحَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّكَ إِذَا صَلَّيْتَ مَعَ إِمَامِكَ وَانْصَرَفْتَ إِذَا انْصَرَفَ كُجِبَ لَكَ قُتُوتٌ لَيْكَلِكُ

(۲۱۸۳۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ ماہ رمضان کے روزے رکھے، نبی ﷺ نے سارا مہینہ ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا، جب ۲۳ ویں شب ہوئی تو نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ قیام فرمایا حتیٰ کہ تہائی رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، جب اگلی رات آئی تو نبی ﷺ نے پھر قیام نہیں فرمایا اور ۲۶ ویں شب کو ہمارے ساتھ اتنا لمبا قیام فرمایا کہ نصف رات ختم ہونے کے قریب ہو گئی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر رات کے باقی ہے میں بھی آپ ہمیں نوافل پڑھاتے رہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور فراغت تک شامل رہتا ہے تو اسے ساری رات قیام میں شریک کیا جائے گا۔

(۲۱۸۴۳) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْوَانَ عَنْ الْهَزَلِيِّ بْنِ شُرَّجِيلٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا وَشَاتَانِ تَقَرَّرَانِ فَتَقَطَّعَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَاجْهَضَتْهَا قَالَ فَطَرَحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَقَادَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۱۸۴۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو کمریوں کو آپس میں ایک دوسرے سے سیگوں کے ساتھ کھراتے ہوئے دیکھا کہ ان میں سے ایک نے دوسری کو عاجز کر دیا، نبی ﷺ مسکرانے لگے، کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا مجھے اس بکری پر تعجب ہو رہا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، قیامت کے دن اس سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔

(۲۱۸۴۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَلِمَاتٌ مِنْ ذَكَرْهُنَّ مِائَةَ مَرَّةٍ ذُبِرَ كُلُّ صَلاَةِ اللَّهِ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ لَوْ كَانَتْ خَطَايَاهُ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ لَمَحْتَهُنَّ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْكَعْهُ

(۲۱۸۴۴) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ کلمات ایسے ہیں جنہیں اگر کوئی شخص ہر نماز کے بعد سو مرتبہ کہہ لے یعنی اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر اگر اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو یہ کلمات انہیں مٹا دیں گے۔

(۲۸۴۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ حُجْرَةَ الشَّيْخَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ: نَاجَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِلَى الصُّبْحِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمْرِي. فَقَالَ: إِنَّهَا أَمَانَةٌ وَخِزْيٌ وَنَدَامَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الْأَذَى عَلَيْهِ فِيهَا. [صححه مسلم (۱۸۲۵)].

(۲۸۴۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے رات سے صبح تک نبی ﷺ کے ہمراہ سرگوشیوں میں گفتگو کی، پھر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی علاقے کا گورنر بنا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو ایک امانت ہے جو قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا سبب ہوگی، سوائے اس شخص کے جو اسے اس کے حق کے ساتھ لے اور اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔

(۲۸۴۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا سَالِمٍ الْحِمْيَرِيَّ أَتَى أَبَا أُمَيَّةَ فِي مَنْزِلِهِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَحْتَّ أَخَذْتُكُمْ صَاحِبَةً فَلْيَاتِيهِ فِي مَنْزِلِهِ فَلْيُخْبِرْهُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ أَحْسَنْتَ فَيَجْتَنِكَ فِي مَنْزِلِكَ [اصح: ۲۱۶۱۹]

(۲۸۴۶) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی ساتھی سے محبت کرتا ہو تو اسے چاہئے کہ اس کے گھر جائے اور اسے بتائے کہ وہ اس سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہے اور اسے ابو ذر میں اسی وجہ سے تمہارے گھر آ ہوں۔

(۲۸۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ الْعُجْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا تَعْمَلُكُمْ مِنْ عَدَمِكُمْ فَاطْعِمُوهُمْ وَمَا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَمَنْ لَا يَلْعَلُكُمْ مِنْ عَدَمِكُمْ فَيَبْعُوا وَلَا تَعْدَبُوا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۱۸۱۵]

(۲۸۴۷) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس کا خادم اس کے موافق آ جائے تو تم جو خود کھاتے ہو، وہی اسے کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہی اسے بھی پہناؤ اور جو تمہارے موافق نہ آئے، اسے بیچ دو اور اللہ کی مخلوق کو عذاب میں مبتلا نہ کرو۔

(۲۸۴۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَلَّتِ السَّمَاءُ وَخَفَى لَهَا أَنْ تَنْطَبَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ لَوْ عَلِمْتُمْ مَا أَعْلَمَ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَكَبَّيْتُمْ كَثِيرًا وَلَا تَلْدُدْنِمُ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرْشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ عَلَى أَوْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ وَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي شَجَرَةٌ تَعْبُدُ

(۲۸۴۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے، وہ کچھ سنتا

ہوں جو تمہیں سننے، آسان چرچانے لگے اور ان کا حق بھی ہے کہ وہ چرچائیں کیونکہ آسان میں چار انگل کے برابر بھی ایسی جگہ نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو، اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہوتیں جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسنے اور بہت زیادہ روتے، اور بستروں پر اپنی عورتوں سے لطف اندوز نہ ہو سکتے، اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے تاکہ اللہ کی پناہ میں آ جاؤ، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کاش! میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔

(۲۸۴۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ الْمَدَنِيُّ أَخْبَرَنَا عُمَرُ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي بِخَمْسِ أَرْحَمَ الْمَسْكِينِ وَأَجْلَسُهُمْ وَأَنْظُرْ إِلَيَّ مَنْ هُوَ تَحِيٌّ وَلَا أَنْظُرْ إِلَيَّ مَنْ هُوَ قُلُوبِي وَأَنْ أَصِلَ الرَّحِمَ وَإِنْ أَدْبَرْتُ وَأَنْ أَقُولَ بِالْحَقِّ وَإِنْ كَانَ مَرَأً وَأَنْ أَقُولَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يَقُولُ مَوْلَى غُفْرَةَ لَا أَعْلَمُ بَقِيَّ فِينَا مِنَ الْخَمْسِ إِلَّا هَذِهِ قَوْلُنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۸۴۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے، انہوں نے مجھے حکم دیا ہے مساکین سے محبت کرنے اور ان سے قریب رہنے کا، اپنے سے نیچے والے کو دیکھنے اور اوپر والے کو نہ دیکھنے کا، صلہ رحمی کرنے کا گو کہ کوئی اسے توڑ ہی دے، کسی سے کچھ نہ مانگنے کا، حق بات کہنے کا خواہ وہ حق ہی ہو، اللہ کے بارے کی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے کا اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی کثرت کا کیونکہ یہ کلمات عرش کے نیچے ایک خزانے سے آئے ہیں۔ (۲۸۵۰) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَبَّحْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ بْنِ مُوسَى وَقَالَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ (۲۸۵۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۸۵۱) حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي بِثَلَاثٍ لَا أَدْعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَبَدًا أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَبِالْوُتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ [صححه ابن خزيمة (۱۰۸۳)، ۱۲۲۱ و ۱۲۲۲]۔ قَالَ الْأَلَسَنِي: (صحيح) (النسائي: ۲۱۷/۴)۔

(۲۸۵۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی ہے جنہیں انشاء اللہ میں کبھی نہیں چھوڑوں گا، انہوں نے مجھے چاشت کی نماز، سوئے سے پہلے وتر اور ہر مہینے تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی ہے۔ (۲۸۵۲) حَدَّثَنَا وَوَح حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَحْفَرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا فَإِنْ كَمْ تَجِدُ فَاتَّقِ أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلْقِي [صححه مسلم (۲۶۲۶)، وابن حبان (۴۶۸)]۔

(۲۱۸۵۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھو، اگر کچھ اور نہ کر سکو تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے مل لیا کرو۔

(۲۱۸۵۳) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُرْمَلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضُ يُسَمَّى فِيهَا الْقِيَرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَآخِضُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرُجْ مِنْهَا قَالَ قَرَأْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرْحِبِيلَ ابْنَ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رُبْعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرُجْتَ مِنْهَا [صححه مسلم (۲۰۴۳)]

(۲۱۸۵۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عنقریب تم سرزمین مصر کو فتح کر لو گے، اس علاقے میں ”قیراط“ کا لفظ بولا جاتا ہے، جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے باشندوں سے حسن سلوک کرنا کیونکہ ان کے ساتھ عہد اور رشتہ داری کا تعلق ہے، چنانچہ وہاں جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے دیکھو تو وہاں سے نکل جانا، پھر میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ میں ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

(۲۱۸۵۴) وَ حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [صححه مسلم (۲۰۴۳)]، وابن حبان (۶۶۷۶)۔

(۲۱۸۵۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۵۵) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُفَيْسٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدِهِ أَوْ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَفْعَ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ [النظر: ۲۱۸۵۶، ۲۱۸۵۷]۔

(۲۱۸۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ مشرک ہو۔

(۲۱۸۵۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُفَيْسٍ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ تَوْبَةَ عَبْدٍ أَوْ يَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَفْعَ الْحِجَابُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا وَقُوعُ الْحِجَابِ قَالَ أَنْ تَمُوتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ [راجع: ۲۱۸۵۵]۔

(۲۱۸۵۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا

ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ شرک ہو۔

(۲۱۸۵۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاشِيٍّ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ سَلْمَانَ وَقَالَ عِصَامُ عُمَرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْغَنَصِيُّ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُمْ وَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قُورُوعُ الْحِجَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيُغَيِّرُ لِعَبْدِهِ قَدْرًا مِثْلَهُ [راجع: ۲۱۸۵۵].

(۲۱۸۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا رہتا ہے جب تک حجاب واقع نہ ہو جائے، میں نے پوچھا کہ حجاب واقع ہونے سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا انسان کی روح اس حال میں نکلے کہ وہ شرک ہو۔

(۲۱۸۵۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَامِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غَفَارًا وَكَانُوا يُجْلُونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ آتَا وَأَخِي أَنَيْسٌ وَأَمَّا فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا ذِي مَالٍ وَذِي هَيْئَةٍ فَاتَّكَمْنَا خَالَنَا فَأَحْسَنَ إِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ عَنْ أَهْلِكَ خَلَقْتَ إِلَيْهِمْ أَنَيْسٌ فَجَاءَنَا خَالَنَا فَتَنَا عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ أَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرِفِكَ فَقَدْ كَدَرْتَهُ وَلَا جَمَاعَ لَنَا فِيمَا بَعْدُ قَالَ فَتَرَبَّعْنَا صِرْمَتًا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ وَحَجَلَ يَبْكِي قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ قَالَ فَتَنَافَرَ أَنَيْسٌ رَجُلًا عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاتَّكَاهُنَّ فَخَبَّرَ أَنَيْسًا فَاتَّانَا بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ أَخِي قَبْلَ أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ قَالَ فَقُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلَّهِ قَالَ قُلْتُ فَأَيْنَ تَوَجَّهَ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَصَلَّى عِشَاءً حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَلْقَيْتُ كَأَنِّي خِفَاءُ قَالَ أَبِي قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ سُلَيْمَانُ كَأَنِّي خِفَاءُ حَتَّى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ قَالَ فَقَالَ أَنَيْسٌ إِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَارْتَفَعْتُ حَتَّى أَتَيْتُكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فَرَأَتْ عَلِيٌّ ثُمَّ أَتَانِي فَقُلْتُ مَا حَبَسَكَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا يُزْعِمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَهُ عَلَيَّ دِينِكَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يَقُولُ النَّاسُ لَهُ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّهُ شَاعِرٌ وَسَاحِرٌ وَكَاهِنٌ قَالَ وَكَانَ أَنَيْسٌ شَاعِرًا قَالَ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُفَّانِ كَمَا يَقُولُ بِقَوْلِهِمْ وَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى أَقْرَاءِ الشُّعْرِ قَوْلَ اللَّهِ مَا يَلْتَمِمْ لِسَانُ أَحَدٍ أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ أَنْتَ كَافِيٌّ حَتَّى أَتَطَّلِعَ قَالَ نَعَمْ فَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى حَدَرٍ فَإِنَّهُمْ قَدْ شَفِئُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا لَهُ وَقَالَ عَفَّانُ شَفِئُوا لَهُ وَقَالَ بِهِزٌ سَبَقُوا لَهُ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ شَفِئُوا لَهُ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى قَدِمْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي تَدْعُوهُ الصَّابِيَّ قَالَ فَأَشَارَ إِلَيَّ قَالَ الصَّابِيَّ قَالَ فَمَالَ أَهْلُ

الْوَادِي عَلَى كُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظَمَ حَتَّى خَرَزَتْ مَغْشِيًا عَلَى فَارْتَفَعَتْ حِينَ ارْتَفَعَتْ كَأَنِّي نَصَبُ أَحْمَرُ
فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَصَرَبْتُ مِنْ مَائِهَا وَغَسَلْتُ عَيْنِي الدَّمَ فَدَخَلْتُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَاسْتَارَهَا فَلَبِثْتُ بِهِ ابْنُ أُخْيٍ
ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَا لِي طَعَامُ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِئْتُ حَتَّى تَكْسَرْتُ عِكَنَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى
كَيْدِي سَخْفَةَ جُوعٍ قَالَ فَيِنَّا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةِ قُمْرَاءَ أَصْحِيَانِ وَقَالَ عَفَّانُ أَصْحِيَانِ وَقَالَ بَهْرُ أَصْحِيَانِ
وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى أَصْمَحَةَ أَهْلٍ مَكَّةَ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ غَيْرَ امْرَأَتَيْنِ فَأَتَتَا عَلَى
وَهُمَا تَذْعُوَانِ إِسَافَ وَنَالِلَ قَالَ فَقُلْتُ أَنْكَبُوا أَحَدَهُمَا الْآخَرَ فَمَا تَنَاهَمَا ذَلِكَ قَالَ فَأَتَتَا عَلَى فَقُلْتُ وَهْنُ
مِثْلُ الْخَشْيَةِ غَيْرَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَالَ فَاَنْطَلَقْنَا تَوَلَّوْا لَانَ وَتَوَلَّوْا لَانَ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَاطِطَانِ مِنَ الْجَبَلِ فَقَالَ مَا لَكُمَا فَقَالَتَا الصَّابِيَةُ بَيْنَ
الْكَعْبَةِ وَاسْتَارِهَا فَلَا مَا قَالَ لَكُمَا فَأَتَا قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ قَالَ فَحَاةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هُوَ وَصَاحِبُهُ حَتَّى اسْتَلَمَ الْخَجَرَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِسُحْيَةِ أَهْلِ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ مِنِّي أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَهَا عَلَى جَبْهَتِهِ قَالَ
فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِّي انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ قَالَ فَارْدْتُ أَنْ أَخَذَ بِيَدِهِ فَقَدَعْنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي
قَالَ مَتَى كُنْتُ هَاهُنَا قَالَ كُنْتُ هَاهُنَا مِنْذُ ثَلَاثِينَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي
طَعَامُ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ قَالَ فَسَمِئْتُ حَتَّى تَكْسَرُ عِكَنَ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَيْدِي سَخْفَةَ جُوعٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُتَارِكَةٌ وَإِنَّهَا طَعَامُ طَعْمٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ائْتِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي
طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَاَنْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا حَتَّى
فَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا فَلَبِثْتُ مَا لَبِثْتُ
ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي قَدْ وَجَّهْتُ إِلَى أَرْضِ ذَاتِ نَخْلٍ وَلَا أَحْسَسُهَا إِلَّا يَتَرَبَّ قَهْلُ
أَنْتَ مُبْلَغٌ عَنِّي قَوْمَكَ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيُجَرِّكَ فِيهِمْ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ حَتَّى أَتَيْتُ أَبِيئَا قَالَ
فَقَالَ لِي مَا صَنَعْتَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي صَنَعْتُ أَنِّي اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ قَالَ فَمَا لِي رَغْبَةٍ عَنْ دِينِكَ إِنِّي قَدْ
اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ ثُمَّ أَتَيْتَا أَتَيْنَا فَقَالَتْ فَمَا بِيَ رَغْبَةٍ عَنْ دِينِكُمَا إِنِّي قَدْ اسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَحَمَلْنَا حَتَّى
أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاسْلَمَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَفْدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَقَالَ يَعْنِي بِرِيْدِ
بِغْدَادٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا قَدِمَ بَهْرُ إِخْوَانُنَا نَسْلِمُ وَكَذَا قَالَ أَبُو النَّضْرِ وَكَانَ يَوْمُهُمْ خُفَافٌ بِنِ إِيمَاءِ
بْنِ رَحْصَةَ الْغِفَارِيِّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَقَالَ يَقْبِئُهُمْ إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْلَمْنَا
فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَاسْلَمَ بِقَبَائِهِمْ قَالَ وَجَاءَتْ اسْلَمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ

اِخْوَانُنَا نُسَلِّمُ عَلٰی الَّذِیْ اَسْلَمُوْا عَلَیْہِ فَاسْلَمُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ غَفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَهَا وَاسْلَمَ سَالَمَہَا اللّٰہُ وَقَالَ بَهْزٌ وَكَانَ یُوْمُہُمْ اِیْمَآءُ بَنُ رَحْصَۃَ فَقَالَ اَبُو النَّضْرِ اِیْمَآءُ [صححه مسلم (۲۴۷۳)،

وابن حبان (۷۱۳۳)]۔ [انظر: بعده]۔

(۲۱۵۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اپنی قوم غفار سے نکلے اور وہ حرمت والے مہینے کو بھی حلال جانتے تھے۔ پس میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری والدہ نکلے، ہم اپنے ماموں کے ہاں اترے، جو بڑے مالدار اور اچھی حالت میں تھے، ہمارے ماموں نے ہمارا اعزاز و اکرام کیا اور خوب خاطر مدارت کی جس کی وجہ سے ان کی قوم نے ہم پر حد کیا اور انہوں نے کہا (ماموں سے) کہ جب تو اپنے اہل سے نکل کر جاتا ہے تو انیس ان سے بدکاری کرتا ہے، ہمارے ماموں آئے اور انہیں جو کچھ کہا گیا تھا وہ الزام ہم پر لگایا، میں نے کہا کہ آپ نے ہمارے ساتھ جو احسان و نیکی کی تھی اسے اس الزام کی وجہ سے خراب کر دیا ہے، پس اب اس کے بعد ہمارا آپ سے تعلق اور نبھاؤ نہیں ہو سکتا، چنانچہ ہم اپنے اونٹوں کے قریب آئے اور ان پر اپنا سامان سوار کیا اور ہمارے ماموں نے کپڑا ڈال کر دنا شروع کر دیا، اور ہم چل پڑے یہاں تک کہ مکہ کے قریب پہنچے پھر پس انیس ہمارے اونٹوں مزید اتنے ہی اور اونٹوں کو لے کر آیا اور میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات سے تین سال پہلے سے ہی اسے میرے بھتیجے نماز پڑھا کرتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن صامت کہتے ہیں، میں نے کہا کس کی رضا کے لیے؟ انہوں نے کہا اللہ کی رضا کے لیے، میں نے کہا آپ اپنا رخ کس طرف کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جہاں میرا رب میرا رخ کرتا تھا اسی طرف میں عشاء کی نماز ادا کر لیتا تھا۔ یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو میں اپنے آپ کو اس طرح ڈال لیتا گویا کہ میں چادر ہی ہوں، یہاں تک کہ سورج بلند ہو جاتا۔

انیس نے کہا مجھے مکہ میں ایک کام ہے، تو میرے معاملات کی دیکھ بھال کرنا، چنانچہ انیس چلا، یہاں تک کہ مکہ آیا اور کچھ عرصہ کے بعد واپس آیا تو میں نے کہا تو نے کیا کیا اس نے کہا میں ایک آدمی سے ملا، جو تیرے دین پر ہے اور دو غوثی کرتا ہے کہ اللہ نے اسے (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا لوگ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ لوگ اسے شاعر، کاہن اور جادوگر کہتے ہیں اور انہیں خود شاعروں میں سے تھا۔ انیس نے کہا: میں کاہنوں کی باتیں سن چکا ہوں، لیکن اس کا کلام کاہنوں جیسا نہیں ہے اور تحقیق میں نے اس کے اقوال کا شعراء کے اشعار سے بھی موازنہ کیا لیکن کسی شخص کی زبان پر ایسے شعر بھی نہیں ہیں، اللہ کی قسم! وہ سچا ہے اور دوسرے لوگ بھوٹے ہیں، میں نے کہا تم میرے معاملات کی نگرانی کرو یہاں تک کہ میں جا کر دیکھ آؤں، چنانچہ میں مکہ آیا اور ان میں سے ایک کزور آدمی سے مل کر پوچھا وہ کہاں ہے جسے تم صابی کہتے ہو؟ پس اس نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ دین بدلنے والا ہے، وادی والوں میں سے ہر ایک یہ سنتے ہی مجھ پر ڈھیلیوں اور ہڈیوں کے ساتھ ٹوٹ پڑا یہاں تک کہ میں بے ہوش کر گر پڑا، پس جب میں بیہوشی سے ہوش میں آ کر اٹھا تو میں گویا سرخ بت (خون میں لت پت) تھا۔ میں زمزم کے پاس آیا اور اپنا خون دھویا پھر اس کا پانی پیا اور میں اسے بھتیجے! میں رات اور دن وہاں ٹھہرا رہا

اور میرے پاس زمزم کے پانی کے سوا کوئی خوراک نہ تھی۔ پس میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلوٹس بھی ختم ہو گئیں اور نہ ہی میں نے اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی محسوس کی۔ اسی دوران ایک چاندنی رات میں جب اہل مکہ سو گئے اور اس وقت کوئی بھی بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا تھا، صرف دو عورتیں اساف اور نا کملہ (بتوں) کو پکار رہی تھیں، جب وہ اپنے طواف کے دوران میرے قریب آئیں تو میں نے کہا اس میں سے ایک (بت) کا دوسرے کے ساتھ نکاح کر دو (اساف) رد اور نا کملہ عورت تھی اور باعقاد مشرکین مکہ یہ دونوں زنا کرتے وقت مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) لیکن وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں، پس جب وہ میرے قریب آئیں تو میں نے بغیر کتا یہ اور اشارہ کے یہ کہہ دیا کہ فلاں کے (فرج میں) لکڑی، پس وہ چلاتی ہوئی تیزی سے بھاگ گئیں کہ کاش اس وقت ہمارے لوگوں میں سے کوئی موجود ہوتا، راستہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما سے اترتے ہوئے ملے، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ اب اور اس کے پردوں کے درمیان ایک دین کو بدلنے والا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اس نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے کہا اس نے ہمیں ایسی بات کہی ہے جو تم کو بھر دیتی ہے، یہ سن کر نبی ﷺ اپنے ساتھی کے ہمراہ آئے، حجر اسود کا اسلام کیا اور رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کے ساتھی نے طواف کیا، پھر نماز ادا کی، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں وہ پہلا آدمی تھا جس نے اسلام کے طریقہ کے مطابق آپ ﷺ کو سلام کیا، میں نے کہا اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو، آپ ﷺ نے فرمایا تجھ پر بھی سلامتی اور اللہ کی رحمتیں ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں قبیلہ غفار سے ہوں، آپ ﷺ نے پھر اپنا ہاتھ اٹھایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں، میں نے اپنے دل میں کہا کہ آپ کو میرا قبیلہ غفار سے ہونا ناپسند ہوا ہے، پس میں آپ کا ہاتھ پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو آپ ﷺ کے ساتھی نے مجھے پکڑ لیا اور وہ مجھ سے زیادہ آپ ﷺ کے بارے میں واقفیت رکھتا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا تم یہاں کب سے ہو؟ میں نے عرض کیا میں یہاں تیس دن رات سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے لیے زمزم کے پانی کے علاوہ کوئی کھانا نہیں، پس اسی سے موٹا ہو گیا ہوں، یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بل مڑ گئے ہیں اور میں اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے گرمی بھی محسوس نہیں کرتا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ پانی بابرکت ہے اور کھانے کی طرح پیٹ بھی بھر دیتا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے رات کے کھانے کی اجازت مجھے دے دیں، چنانچہ نبی ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما چلے اور میں بھی ان کے ساتھ ساتھ چلا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھولا اور میرے لیے طائف کی کشمش نکالنے لگے اور یہ میرا پہلا کھانا تھا جو میں نے مکہ میں کھایا، پھر میں رہا، جب تک رہا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے بھجوروں والی زمین دکھانی گئی ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی اور علاقہ نہیں ہے، کیا تم میری طرف سے اپنی قوم کو (دین اسلام کی) تبلیغ کرو گے، عنقریب اللہ انہیں تمہاری وجہ سے فائدہ عطا کرے گا اور تمہیں ثواب عطا کیا جائے گا۔

پھر میں انہیں کے پاس آیا تو اس نے کہا: تو نے کیا کیا؟ میں نے کہا: میں اسلام قبول کر چکا ہوں اور (نبی کریم ﷺ کی)

تصدیق کر چکا ہوں۔ اس نے کہا میں تمہارے دین سے اعراض نہیں کرتا، بلکہ میں بھی مسلمان ہوتا ہوں اور نبی ﷺ کی تصدیق کرتا ہوں، پھر ہم اپنی والدہ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے تم دونوں کے دین سے نفرت نہیں، میں بھی اسلام قبول کرتی اور (رسول اللہ ﷺ) کی تصدیق کرتی ہوں، پھر ہم نے اپنا سامان لا دیا اور اپنی قوم غفار کے پاس آئے تو ان میں سے آدھے لوگ مسلمان ہو گئے اور ان کی امامت ان کے سردار خفاف بن ایماہ بن رضہ غفاری کر اتھے تھے اور باقی آدھے لوگوں نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے، چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو باقی آدھے لوگ بھی مسلمان ہو گئے اور قبیلہ اسلم کے لوگ بھی حاضر ہوئے، اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم بھی اس بات پر اسلام قبول کرتے ہیں جس پر ہمارے بھائی مسلمان ہوئے ہیں۔ پس وہ بھی مسلمان ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ غفار کی اللہ بخشش فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔

(۳۱۸۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا هُدَّةٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَدْ كَرَّمَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ (راجع ما قبلہ)

(۳۱۸۵۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۱۸۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ قَالَ وَعَمَّا كُنْتُ تَسْأَلُهُ قَالَ سَأَلْتُهُ هَلْ رَأَى رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُوِّرَ أَنْتَى أَرَاهُ (راجع: ۲۱۶۳۸)۔

(۳۱۸۶۰) عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کاش! میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہوتا تو ان سے ایک سوال ہی پوچھ لیتا، انہوں نے فرمایا تم ان سے کیا سوال پوچھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں یہ سوال پوچھتا کہ کیا آپ نے اپنے رب کی زیارت کی ہے؟ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سوال تو میں ان سے پوچھ چکا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ایک نور دیکھا ہے، میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں؟

(۳۱۸۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هَمَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَابِثٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي ذَرٍّ وَقَدْ خَرَجَ عَطَاؤُهُ وَمَعَهُ جَارِيَةٌ لَهُ فَجَعَلَتْ تَقْضِي حَوَائِجَهُ وَقَالَ مَرَّةً تَقْضِي قَالَ فَفَضَّلَ مَعَهُ فَضْلًا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ سَبْعٌ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ تَشْتَرِيَ بِهَا فُلُوسًا قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَذْخَرْتَهُ لِلْحَاجَةِ نَوْبُكَ وَلِلصَّيْفِ يَأْتِيكَ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي عِنْدِي إِيَّيْ أَنْ أَيْمَأَ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ كَيْ عَلَيْهِ فَهُوَ جَمْرٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُفْرَعَهُ فِرْعَاوْنًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ (راجع: ۲۱۷۱۲)

(۳۱۸۶۱) عبد اللہ بن صامت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ ان کا وظیفہ آ گیا، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو ان پیسوں سے ان کی ضروریات کا انتظام کرنے لگی، اس کے پاس سات سکہ بچ گئے، حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ ان کے پیسے خرید لے (ریزگاری حاصل کر لے) میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ ان پیسوں کو بچا کر رکھ لیتے تو کسی

ضرورت میں کام آجاتے یا کسی مہمان کے آنے پر کام آجاتے، انہوں نے فرمایا کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جو سونا چاندی مہر بند کر کے رکھا جائے، وہ اس کے مالک کے حق میں آگ کی چنگاری ہے تاوقتیکہ اسے راہِ خدا میں خرچ نہ کر دے۔
(۲۱۸۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ أَبُو مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ لِمَلَايِكِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ تَلَاثًا تَقُولُهَا [راجع: ۲۱۶۶۶]۔

(۲۱۸۶۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا کلام سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہی جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے یعنی تین مرتبہ یوں کہنا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔

(۲۱۸۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مَطْرِفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ تَلَعْنِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ حَدِيثٌ فَكُنْتُ أَحِبُّ أَنْ أَلْقَاكَ فَاسْأَلُكَ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ لَقِيتُ فَاسْأَلْ قَالَ قُلْتُ تَلَعْنِي أَنْتَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثَلَاثَةً يُعْطِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَثَلَاثَةً يُعْضِهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَخَالِنِي أَكْذِبُ عَلَى خَلِيلِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا يَقُولُهَا قَالَ قُلْتُ مِنَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُعْطِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَجُلٌ عَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ مُجَاهِدًا مُحْتَسِبًا فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَأَنْتُمْ تَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًا وَرَجُلٌ لَهُ جَارٌ يُؤْذِيهِ فَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِ وَيَحْتَسِبُهُ حَتَّى يَكْفِيَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ بِمَوْتٍ أَوْ حَيَاةٍ وَرَجُلٌ يَكُونُ مَعَ قَوْمٍ فَيَسِيرُونَ حَتَّى يَشُقَّ عَلَيْهِمُ الْكُرَى أَوْ النَّعَاسُ فَيَنْزِلُونَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَيَقُومُوا إِلَى وَضُوئِهِ وَصَلَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مِنَ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُعْضِهُمُ اللَّهُ قَالَ الْفَخُورُ الْمُخْتَالُ وَأَنْتُمْ تَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ وَالْبَخِيلُ الْمُنَانُ وَالنَّاجِرُ وَالْبَيَّاعُ الْخَلَّافُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا الْمَالُ قَالَ فِرْقٌ لَنَا وَذَوْدٌ يَعْنِي بِالْفِرْقِ عِنْمًا يَسِيرَةٌ قَالَ قُلْتُ لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنْ صَامِتِ الْمَالِ قَالَ مَا أَصْبَحَ لَا أَمْسَى وَمَا أَمْسَى لَا أَصْبَحَ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا لَكَ وَالْوَخْرِيكَ قُرَيْشٍ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا اسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينِ اللَّهِ بَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى آتَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ ثَلَاثًا يَقُولُهَا [اخرجه الطيالسي (۴۶۸)۔ قال شعيب: إسناده صحيح]

(۲۱۸۶۳) ابنِ انس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے ملا اور عرض کیا کہ مجھے آپ کے حوالے سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نبی ﷺ کی کوئی حدیث بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا تمہارا ذمہ ذہن میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ میں نبی ﷺ کی طرف جھوٹی نسبت کروں گا، جبکہ میں نے وہ بات سنی بھی ہو، وہ کوئی حدیث ہے جو تمہیں میرے حوالے سے معلوم ہوئی ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے، آپ کہتے ہیں کہ تین قسم کے آدمی اللہ کو محبوب ہیں اور تین قسم کے آدمیوں سے اللہ کو نفرت

ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ بات میں نے کبھی ہے اور نبی ﷺ سے سنی بھی ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا ایک تو وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ دشمن سے ملے اور ان کے سامنے سینہ پیر ہو جائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے یا اس کے ساتھیوں کو فتح مل جائے، دوسرے وہ لوگ جو سفر پر روانہ ہوں، ان کا سفر طویل ہو جائے اور ان کی خواہش ہو کہ شام کے وقت کسی علاقے میں پڑاؤ کریں، چنانچہ وہ پڑاؤ کریں تو ان میں سے ایک آدمی ایک طرف کو ہو کر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ کوچ کا وقت آنے پر انہیں جگا دے، اور تیسرا وہ آدمی جس کا کوئی ایسا ہمسایہ ہو جس کے پڑوس سے اسے تکلیف ہوتی ہو لیکن وہ اس کی ایذا رسانی پر صبر کرے تا آنکہ موت آ کر انہیں جدا کر دے، میں نے پوچھا کہ وہ کون لوگ ہیں جن سے اللہ نفرت کرتا ہے؟ فرمایا وہ تاجر جو قسمیں کھاتا ہے، وہ بخل جو احسان جتنا ہے اور وہ فقیر جو تکبر کرتا ہے۔

میں نے پوچھا اے ابوذر! آپ کے پاس کن کن سال ہے؟ انہوں نے فرمایا تھوڑی سی بکریاں اور چند اونٹ ہیں، میں نے عرض کیا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، سو ناجاندی کے متعلق پوچھ رہا ہوں، انہوں نے فرمایا جو صبح ہوتا ہے وہ شام کو نہیں ہوتا اور جو شام کو ہوتا ہے وہ صبح نہیں ہوتا، میں نے عرض کیا کہ آپ کا بچہ قریشی بھائیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے فرمایا بخدا میں ان سے دنیا مانگتا ہوں اور نہ ہی دین کے متعلق پوچھتا ہوں، اور میں ایسا ہی کروں گا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول سے جا ملوں، یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ دہرایا۔

(۲۱۸۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَازِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَنْاسًا مِنْ أُمَّتِي يَسْمَاهُمُ الْخَلِيقُ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حُلُوقَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الَّذِينَ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ [صححه ابن حبان (۶۷۳۸) قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۸۶۳) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ”جن کی علامت سرمنڈوانا ہو گی، قرآن کریم تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کاڑ سے نکل جاتا ہے، وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔

(۲۱۸۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي مِثْلُ أَحَدٍ ذَهَبًا قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي أَحَدًا ذَهَبًا أَدْعُو مِنْهُ يَوْمَ أَمُوتُ دِينَارًا أَوْ يَنْصَفُ دِينَارًا إِلَّا لِيَغْرِبَ [راجع: ۲۱۶۴۸].

(۲۱۸۶۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میرے لیے احد پہاڑ کو سونے کا بنا دیا جائے اور جس دن میں دنیا سے رخصت ہو کر جاؤں تو اس میں سے ایک یا آدھا دینار بھی میرے پاس بچ گیا ہو، والا یہ کہ میں اسے کسی قرض خواہ کے لئے رکھوں۔

(۲۸۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَهَاجِرَ ابْنَ الْحَسَنِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْرُدُوا ابْرُدُوا أَوْ قَالَ انْظُرُوا انْظُرُوا وَقَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ قَاتِرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ الثَّلُولِ [راجع: ۲۱۷۰۴]۔

(۲۱۸۶۶) زید بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ کسی جنازے سے واپس آ رہے تھے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا، وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے، مؤذن نے جب ظہر کی اذان دینا چاہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ٹھنڈا کر کے اذان دینا، دو تین مرتبہ اسی طرح ہوا، حتیٰ کہ ہمیں ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

(۲۱۸۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَقْنَعِ عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي حَلَقَةٍ إِذْ جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَيَجْعَلُوا يَبْكُونَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِمَ يَبْكُونَ مِنْكَ النَّاسُ قَالَ إِنِّي أَنُهَاهُمْ عَنْ الْكُفْرِ الَّذِي كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۷۸۲]۔

(۲۱۸۶۷) اخف بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مدینہ منورہ میں تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جسے دیکھتے ہی لوگ اس سے کئی کترانے لگتے تھے، میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ابو ذر ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ لوگ کیوں آپ سے کئی کترارہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں انہیں مال جمع کرنے سے اسی طرح روکتا ہوں جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روکتے تھے۔

(۲۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغَفَرَ غَفَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهَا [صححه مسلم (۲۳۷۳)]۔

(۲۱۸۶۸) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ بخشش فرمائے۔
(۲۸۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي حَبِيبٌ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِذَا عَمِلْتَ شَيْئًا فَاَعْمَلْ حَسَنَةً تَمُحُّهَا. [راجع: ۲۱۶۸۱]۔

(۲۱۸۶۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اللہ سے ڈرو خواہ کہیں بھی ہو، برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آیا کرو۔

(۲۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ فِطْرِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ [راجع: ۲۱۶۷۷].

(۲۱۸۷۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص مہینے میں تین دن روزے رکھنا چاہتا ہو اسے ایام بھیس کے روزے رکھنے چاہئیں۔

(۲۱۸۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَسْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِأَيَّةِ لَيْلَةٍ يَرُدُّهَا [راجع: ۲۱۶۵۴].

(۲۱۸۷۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی اور ساری رات صبح تک ایک ہی آیت رکوع و سجود میں پڑھتے رہے۔

(۲۱۸۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي سَعْدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ أَوْ تَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ الطُّهُورَ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طَيِّبٍ أَوْ دُهْنٍ أَهْلِيهِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَلُغْ وَلَمْ يَفِرَّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى [صححه ابن خزيمة (۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۱۲)، والحاكم (۲۹۰/۱)] قال البرصیری: هذا إسناد صحيح قال

الألمانی حسن صحيح (ان ماحۃ: ۱۰۹۷) قال شعيب: صحيح [انظر: ۲۱۹۰۲].

(۲۱۸۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمرہ پکڑے پنے خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دو آدمیوں کے درمیان نہ گھے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۱۸۷۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُوسَى يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ الثَّقَفِيَّ عَنْ شَهْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشَجَرِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَا عَبْدِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَاقَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي أَعُوذُ بِكُمْ وَأَنْتَ دُونَ قُدْرَةٍ عَلَيَّ الْمَغْفِرَةُ فَاسْتَغْفِرْ لِي بِقُدْرَتِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَهْلًا وَكُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهَدَى أَهْدِيكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَلَوْ أَنَّ حَيْكَمَ وَمَيْتَمَ وَأَوْلَاكُمْ وَأَخْرَأَكُمْ وَزُرْتُكُمْ وَيَابَسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى قَلْبٍ اتَّقَى عَبْدِي مِنْ عِبَادِي لَمْ يَرِدُوا فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ حَيْكَمَ وَمَيْتَمَ وَأَوْلَاكُمْ وَأَخْرَأَكُمْ وَزُرْتُكُمْ وَيَابَسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَ كُلٌّ سَائِلِي مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ وَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلِي مَا سَأَلَ لَمْ يَنْقُصْنِي إِلَّا كَمَا لَوْ مَرَّ أَحَدُكُمْ عَلَى شَفَةِ الْبَحْرِ فَعَمَسَ إِبْرَةً ثُمَّ انْتَرَعَهَا ذَلِكَ لِأَنِّي جَوَّادٌ مَا جَادَ وَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أَشَاءُ عَطَانِي كَلَامِي وَعَذَابِي كَلَامِي إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ [راجع: ۲۱۶۹۵].

(۲۱۸۷۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندو! تم سب کے

سب گنہگار ہو، سوائے اس کے جسے میں عافیت عطا کر دوں، اس لئے مجھ سے معافی مانگا کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا اور جو شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مجھے معاف کرنے پر قدرت ہے اور وہ میری قدرت کے وسیلے سے مجھ سے معافی مانگتا ہے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں اور کوئی پرواہ نہیں کرتا۔

تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دے دوں، لہذا مجھ سے ہدایت مانگا کرو، میں تم کو ہدایت عطا کروں گا۔ تم میں سے ہر ایک فقیر ہے سوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں، لہذا مجھ سے غنا مانگا کرو، میں تم کو غنا عطا کروں گا۔ اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب کے سب میرے سب سے زیادہ شقی بندے کے دل کی طرح ہو جائیں تو میری حکومت میں سے ایک پتھر کے پر کے برابر بھی کمی نہیں کر سکتے، اور اگر وہ سب کے سب میرے سب سے زیادہ متقی بندے کے دل پر جمع ہو جائیں تو میری حکومت میں ایک پتھر کے پر کے برابر بھی اضافہ نہیں کر سکتے۔

اگر تمہارے پہلے اور پچھلے، زندہ اور مردہ، تر اور خشک سب جمع ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک مجھ سے اتنا مانگے جہاں تک اس کی تمنا پہنچتی ہو اور میں ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق مطلوبہ چیزیں دیتا جاؤں تو میرے خزانے میں اتنی بھی کمی واقع نہ ہوگی کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ساحل سمندر سے گذرے، اور اس میں ایک سوئی ڈبوئے، اور پھر اسے نکالے، میری حکومت میں اتنی بھی کمی نہ آئیگی، کیونکہ میں بے انتہا ہوں، بزرگ اور بے نیاز ہوں، میری عطا بھی ایک کلام سے ہوتی ہے اور میرا عذاب بھی ایک کلام سے آجاتا ہے، میں جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہوں تو ”کن“ کہتا ہوں اور وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔ (۲۱۸۷۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حِينَ وَجَّهَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَيْنَ تَذْهَبُ الشَّمْسُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ بَيْنَ يَدَي رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّمَا قَدْ قِيلَ لَهَا اذْجِيعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَكَانِهَا وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ قَرَأَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا [راجع: ۲۱۶۲۵]۔

(۲۱۸۷۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غروب آفتاب کے وقت میں نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! تم جانتے ہو کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جاکر بانگ و خداوندی میں مجھ پر ہو جاتا ہے، پھر یہ واپس جانے کی اجازت مانگتا ہے جو اسے مل جاتی ہے جب اس سے کہا جائے کہ تو جہاں سے آیا ہے، وہیں واپس چلا جا اور وہ اپنے مطلع کی طرف لوٹ جائے تو یہی اس کا مستقر ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے۔“

(۲۱۸۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَرْتُ بِعَمْرٍ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَذَرَكْنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا فَتَى اذْءُ اللَّهُ لِي بِخَيْرٍ بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ قَالَ

قُلْتُ وَمَنْ أَنْتَ رَحِمَكَ اللَّهُ قَالَ أَنَا أَبُو ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ نِعْمَ الْعُلَامُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهِ [راجع: ۲۱۶۲۰].

(۲۱۸۷۵) غصیف بن حارث کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غصیف بہترین نوجوان ہے، پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ بھائی! میرے لیے بخشش کی دعاء کرو، غصیف نے کہا کہ آپ نبی ﷺ کے صحابی ہیں، اور آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ میرے لیے بخشش کی دعاء کریں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ غصیف بہترین نوجوان ہے، اور نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔

(۲۱۸۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالشَّمْسُ تَحْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ [راجع: ۲۱۶۲۵] (۲۱۸۷۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس آیت ”سورج اپنے مستقر کی طرف چلتا ہے“ کا مطلب پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا سورج کا مستقر عرش کے نیچے ہے۔

(۲۱۸۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّجٍ عَنْ عَرَفَةَ بْنِ الْحَرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزْكِيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابُ أَلِيمٍ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ يَسْلَعُهُ بِالْخَلِيفِ الْفَاجِرِ [راجع: ۲۱۶۴۴].

(۲۱۸۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین قسم کے آدمی ایسے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات کرے گا، نہ انہیں دیکھے اور ان کا ذکر نہ کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا، تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا، اور احسان جتانے والا۔

(۲۱۸۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ امْرَأَةً فَأَمَرَنِي أَنْ أَخْفِرَ لَهَا فَخَفَرْتُ لَهَا إِلَى سُرَّتِي

(۲۱۸۷۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک عورت پر رجم کی سزا جاری فرمائی تو مجھے اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے اس کے لئے ناف تک گڑھا کھودا۔

(۲۱۸۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ أَنبَأَنِي أَبُو عُمَرَ الدَّمَشَقِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْأَخْشَاحِشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَمُ فَصَلِّ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلِلنَّاسِ شِيَاطِينُ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرٌ مَوْضِعٍ مَن شَاءَ أَقَلَّ وَمَن شَاءَ أَكْثَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّوْمُ قَالَ فَرَضٌ مُّجَرَّدٌ وَعِنْدَ اللَّهِ مَزِيدٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالصَّدَقَةُ قَالَ أَضْعَافٌ مُّضَاعَفَةٌ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّهَا أَفْضَلُ قَالَ جَهْدُ مُقِيلٍ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّبِيِّ كَانَ أَوَّلُ قَالَ آدَمُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَبِيُّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلِّمٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَبِضْعَةُ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا وَقَالَ مَرَّةً خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آدَمُ أَتَيْتَنِي كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مُكَلِّمٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَا أَنْزَلَ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ آيَةُ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ [صححه الحاكم (۲/۲۸۲) قال الألباني: ضعيف الإسناد (النسائي ۸/۲۷۵).

قال شعيب إسناده ضعيف جداً [انظر ۲۱۸۸۵].

(۲۱۸۷۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۱۸۸۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي ذِيَابٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضَّبْعَ قَالَ غَيْرُ ذَلِكَ أَخَوْثُ عِنْدِي عَلَيْكُمْ مِنْ ذَلِكَ أَنْ تَصَبَّ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا فَلَيْتَ أَمْتِي لَا يَلْبَسُونَ الذَّهَبَ [راجع: ۲۱۶۸۰].

(۲۱۸۸۰) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک سخت طبیعت دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ہمیں تو قحط سالی کھا جائے گی، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق ایک دوسری چیز کا اندیشہ ہے،

جب تم پر دنیا کو اٹھل دیا جائے گا کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

(۲۱۸۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُصْبِحُ كُلُّ يَوْمٍ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ ابْنِ آدَمَ صَدَقَةٌ ثُمَّ قَالَ إِمَاطَتُكَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ وَتَسْلِيمُكَ عَلَى النَّاسِ صَدَقَةٌ وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَمَبْصَرَتُكَ أَهْلَكَ صَدَقَةٌ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْضَى الرَّجُلُ شَهْوَتَهُ وَتَكُونُ لَهُ صَدَقَةٌ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ جَعَلَ تِلْكَ الشَّهْوَةَ فِيمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ وَزْرٌ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُ إِذَا جَعَلَهَا فِيمَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ صَدَقَةٌ قَالَ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ صَدَقَةٌ صَدَقَةٌ قَالَ ثُمَّ قَالَ وَيُجْزَىءُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ رُكْعَتَا الضُّحَى [قال

الأسناني: صحيح (أبو داود: ۱۲۸۵، ۵۲۴۳) [راجع: ۲۱۸۰۷]

(۲۱۸۸۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر ایک کے ہر عضو پر صبح کے وقت صدقہ لازم ہوتا ہے، اور ہر جمعہ کا نفل بھی صدقہ ہے، تہلیل بھی صدقہ ہے، تجبیر بھی صدقہ ہے، تجمید بھی صدقہ ہے، امر بالمعروف بھی صدقہ ہے، اور نبی عن امیر بھی صدقہ ہے اور اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں اپنی ”خواہش“ پوری کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہ کام تم حرام طریقے سے کرتے تو تمہیں گناہ ہوتا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم گناہ کو شمار کرتے ہو، نیکی کو شمار نہیں کرتے اور ان سب کی کفایت وہ دو رکعتیں کر دیتی ہیں جو تم میں سے کوئی شخص چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

(۲۱۸۸۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ كَانَ وَاصِلٌ رَبَّمَا ذَكَرَ أَبَا الْأَسْوَدَ الدِّبْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنَتُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِيءِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [النظر: ۲۱۸۸۳، ۲۱۹۰۰]

(۲۱۸۸۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو بھٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تحوٰک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۸۸۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِي بِأَعْمَالِهَا حَسَنَةً وَسَيِّئَةً فَرَأَيْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاطَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَرَأَيْتُ فِي سَيِّئِ أَعْمَالِهَا النَّخَاعَةَ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ [صححه ابن حبان (۱۶۴۰)]. قال

الالباني: صحيح (ابن ماجة: ۳۶۸۳). قال شعيب: حديث قوي و هذا إسناد منقطع. [راجع: ۲۱۸۸۲]

(۲۱۸۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے میں نے نہ ملایا جائے۔

(۲۱۸۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا كُھَمْسُ بْنُ الْحَمْسَنِ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو عَلَى هَذِهِ آيَةِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا حَتَّى يَفْرَغَ مِنَ الْآيَةِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَوْ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ أَخَذُوا بِهَا لَكَفَّتْهُمْ قَالَ فَيَجْعَلُ يَتْلُو بِهَا وَيُرَدِّدُهَا عَلَيَّ حَتَّى نَعْسَتْ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ قُلْتُ إِلَى السَّعَةِ وَالذَّعَةِ أَنْطَلِقُ حَتَّى أَكُونَ حَمَامَةً مِنْ حَمَامِ مَكَّةَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ قُلْتُ إِلَى السَّعَةِ وَالذَّعَةِ إِلَى الشَّامِ وَالْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ قَالَ وَكَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ أُخْرِجْتَ مِنَ الشَّامِ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَصْحَبَ سَيْفِي عَلَى عَاتِقِي قَالَ أَوْ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ أَوْ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا خَبِيثًا [صححه ابن حبان (۶۶۶۹) قال البوصیری: هذا إسناده رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألسانی: ضعيف (ابن ماجه: ۴۲۲۰)].

(۲۱۸۸۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے سامنے یہ آیت تلاوت فرماتے گئے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے، پھر فرمایا اسے ابوذر! اگر ساری انسانیت بھی اس پر عمل کرنے لگے تو یہ آیت انہیں بھی کافی ہو جائے، پھر نبی ﷺ نے اتنی مرتبہ اسے میرے سامنے دہرایا کہ اس کے سر سے مجھ پر اونگھ طاری ہونے لگی، پھر فرمایا اے ابوذر! جب تمہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا جائے گا تو تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ گنجائش کا پہلو اختیار کر کے میں اسے چھوڑ دوں گا اور جا کر حرم مکہ کا کبوتر بن جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں وہاں سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر بھی وسعت کا پہلو اختیار کر کے اسے چھوڑ کر شام اور ارض مقدس چلا جاؤں گا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں شام سے بھی نکال دیا گیا تو کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھ لوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر طریقہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا کہ کیا اس سے بہتر طریقہ بھی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم بات سننا اور ماننے رہنا اگرچہ تمہارا حکمران کوئی حبشی غلام ہی ہو۔

(۲۱۸۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمُسَوِّدِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّامِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَشَّاشِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ قُلْتُ لَا قَالَ فَمُفْصَلٌ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ اسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَاطِئِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلْإِنْسِ مِنْ شَاطِئِينَ قَالَ نَعَمْ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كُنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كُنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ

يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّلَاةُ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ فَمَنْ شَاءَ أَكْثَرَ وَمَنْ شَاءَ أَقَلَّ قَالَ قُلْتُ فَمَا الصِّيَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَرَضٌ مُجْزِئٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الصَّدَقَةُ قَالَ اضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَ اللَّهِ مَرِيدٌ قَالَ قُلْتُ أَيُّهَا أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ جُهْدٌ مِنْ مِقْلٍ أَوْ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ قُلْتُ فَأَيُّ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ غَزَاً وَجَلَّ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ قُلْتُ فَأَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ آدَمُ قُلْتُ أَوْتَيْتُ كَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَبِيُّ مُكَلَّمٍ قُلْتُ فَكَمْ الْمُرْسَلُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَخَمْسَةٌ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا

[راجع: ۲۱۸۷۹]

(۲۱۸۸۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گنا چو گنا ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۲۱۸۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَرْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلْنَاهُ الرَّحْمَةُ فَلَا يَمَسُّ الْحَصَى وَلَا يُخْرُكُهَا [راجع: ۲۱۶۵۶]

(۲۱۸۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو رحمت الہیہ اس کی طرف متوجہ ہوتی ہے، لہذا اسے نکل کر یوں سے نہیں کھینچا جائے۔

(۲۱۸۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُعْبِرَةِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنْ ابْنِ شَدَادٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ الْأَخْرَقَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قُلْتُ ثُمَّ رُبْعَ فَتَزَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَّةً فَاقْرَأْ عِنْدَهُ بِالزَّانِ فَإِنَّهُ قَرَّ دَدَهُ أَرْبَعًا

ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَرَنَا فَخَرَفْنَا لَهُ حَفِيرَةً لَيْسَتْ بِالطَّوِيلَةِ فَرُجِمَ فَأَرْتَحَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْبِيًا حَزِينًا فَبَسَرْنَا حَتَّى نَزَلَ مِنْزِلًا فَسَرَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَمْ تَرَ إِلَى صَاحِبِكُمْ غَيْرَهُ لَوْ وَأَذْخَلَ الْجَنَّةَ

(۲۱۸۸۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے کہ ایک آدمی حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ نیکوں سے پیچھے رہنے والے (میں نے) بدکاری کی ہے، نبی ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، جب چار مرتبہ اسی طرح ہوا تو نبی ﷺ اپنی سواری سے اتر پڑے اور ہمیں حکم دیا چنانچہ ہم نے اس کے لئے ایک گڑھ کھودا، جو بہت زیادہ لمبا نہ تھا پھر اسے رجم کر دیا گیا اور نبی ﷺ نے غم اور پریشانی کی حالت میں وہاں سے کوچ فرما دیا، اور ہم روانہ ہو گئے، جب اگلی منزل پر پڑاؤ کیا تو نبی ﷺ کی وہ کیفیت ختم ہو گئی اور مجھ سے فرمایا ابوذر! دیکھو تو سہی، تمہارے ساتھی کی بخشش ہو گئی اور اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

(۲۱۸۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مَهَاجِرٍ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَالِيَةِ حَدَّثَنِي أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ أَيْ قِيَامِ اللَّيْلِ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي يَسْأَلُكَ عَوْفٌ فَقَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْغَائِبِ أَوْ نِصْفُ اللَّيْلِ وَقَلِيلُ فَاعْلُهُ [صححه ابن حبان (۲۵۶۴) قال شعيب: صحيح

لغيره وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۱۸۸۸) ابو مسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رات کے کس حصے میں قیام کرنا سب سے افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا یہ سوال جس طرح تم نے مجھ سے پوچھا ہے، میں نے بھی نبی ﷺ سے پوچھا تھا، اور نبی ﷺ نے فرمایا تمہارات کے پچھلے نصف پہر میں، لیکن ایسا کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔

(۲۱۸۸۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَلِيلِ يَغْنِي ابْنَ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنَا مَزَاحِمُ بْنُ مَعَاوِيَةَ الضُّبِّيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشَّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَأَخَذَ بَعْضُنِي مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّ الصَّلَاةَ بَرِيدَ يَهَا وَجْهَ اللَّهِ يَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

(۲۱۸۸۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سردی کے موسم میں باہر نکلے، اس وقت پتہ جھڑ لگا ہوا تھا، نبی ﷺ نے ایک درخت کی دو ڈھنیاں پکڑیں تو اس سے پتے جھڑنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے ”لبیک یا رسول اللہ“ کہا، فرمایا بندہ مسلم جب اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

(۲۱۸۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي آتَسٍ بَلَغَهُ عَنْهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ

الْحَدَّثَنَا النَّضْرِيُّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْبَيْلِ صَدَقْتُهَا وَفِي
الْغَنَمِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقْتُهَا وَفِي الْبَرِّ صَدَقْتُهَا

(۲۱۸۹۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اونٹوں میں، گائے بکری میں اور
گندم میں صدقہ (زکوٰۃ) ہے۔

(۲۱۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ مَوْلَى الْبَرَاءِ وَأَتْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ
قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ يَعْنِي الْحَارِثِيَّ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ أَوْ
وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ وَائِمَةٌ مِنْ بَعْدِي يَسْتَأْذِنُونَ بِهَذَا الْقِيءِ قَالَ
قُلْتُ إِذْنٌ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَصَحَّ سَمِعْتُهُ عَلَى عَاتِقِي ثُمَّ أَضْرِبَ بِهِ حَتَّى أَتَفَاكَ أَوْ الْحَقُّ بِكَ قَالَ أَوْ لَا
أَذْلَكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۷۵۹)]. [انظر بعده]

(۲۱۸۹۱) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب میرے
بعد آنے والے حکمران اس مالی غنیمت میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس نے
آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا اور ان سے اتار لوں گا کہ آپ سے آملوں، نبی ﷺ نے
فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راستہ نہ دکھاؤں؟ تم میرا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

(۲۱۸۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ
عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا أَبَا ذَرٍّ كَيْفَ أَنْتَ عِنْدَ وَلَا يَسْتَأْذِنُونَ عَلَيْكَ بِهَذَا الْقِيءِ قَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ أَصَحَّ سَمِعْتُهُ عَلَى
عَاتِقِي فَأَضْرِبَ بِهِ حَتَّى أَتَفَاكَ قَالَ أَفَلَا أَذْلَكَ عَلَى خَيْرٍ لَكَ مِنْ ذَلِكَ تَصْبِرُ حَتَّى تَلْقَانِي [راجع ما قبله].

(۲۱۸۹۲) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب
میرے بعد آنے والے حکمران اس مالی غنیمت میں تم پر دوسروں کو ترجیح دیں گے؟ میں نے عرض کیا کہ پھر اس ذات کی قسم جس
نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اپنی تلوار اپنے کندھے پر رکھوں گا اور ان سے اتار لوں گا کہ آپ سے آملوں، نبی ﷺ نے
فرمایا کیا میں تمہیں اس سے بہتر راستہ نہ دکھاؤں؟ تم میرا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

(۲۱۸۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ
خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَالَفَ الْجَمَاعَةَ شَبِيرًا خَلَعَ رِبْقَةً
الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۴۷۵۸)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف [انظر:

(۲۱۸۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک باشت کے برابر بھی جماعت کے خلاف چلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے۔

(۲۱۸۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْجُهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ [راجع: ۲۱۸۹۴]۔

(۲۱۸۹۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک باشت کے برابر بھی جماعت کے خلاف چلتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے۔

(۲۱۸۹۵) حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ أَبِي الْجُهْمِ عَنْ خَالِدِ بْنِ وَهْبَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَكْرَهْتُ لَهُ رَسْمٌ [راجع: ۲۱۸۹۳]۔

(۲۱۸۹۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۸۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْيُوبِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجُبْسَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ لَا تَوَلَّيْنِ مَالَ يَسِيمٍ وَلَا تَاكْمُرُنَّ عَلَيَّ أَتَيْنِي [صححه مسلم (۱۸۲۶)، وان حبان (۵۵۶۴)، والحاكم (۹۱/۴)]۔

(۲۱۸۹۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابوذر! کسی یتیم کے مال کے سرپرست نہ بننا، اور کسی دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا۔

(۲۱۸۹۷) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحَرْثِ عَنْ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَمْ يُعْطَهُنَّ نِسِيٌّ قَلْبِي [راجع: ۲۱۶۷۲]۔

(۲۱۸۹۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں مجھے عرش کے نیچے ایک کمرے کے خزانے سے دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں۔

(۲۱۸۹۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمَعْرُورِ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي الصَّادِقُ الْمُصْطَوِقِيُّ رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ الْحَسَنَةُ عَشْرٌ أَوْ أَزِيدُ وَالسَّيِّئَةُ وَاحِدَةٌ أَوْ أَغْفِرُهَا وَمَنْ لَقِيَ لَا يُشْرِكْ بِي شَيْئًا بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةً جَعَلْتُ لَهُ مِنْهَا مَغْفِرَةً [راجع: ۲۱۶۸۸]۔

(۲۱۸۹۸) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صادق وصدوق نے ہم سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے جس میں اضافہ بھی کر سکتا ہوں، اور ایک گناہ کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے اور میں اسے معاف بھی کر

سکتا ہوں، اور اے ابنِ آدم! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا تاہو تو میں زمین بھر کر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔

(۲۸۹۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ لَا أَحْسَبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَأَاكُمْ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ لَا أَحْسَبُ مَا تَطْلُبُونَ إِلَّا وَرَأَاكُمْ فَقُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ حَتَّى أَصْبَحَ وَسَكَتَ [صححه ابن خزيمة (۲۲۰۵)].

قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۱۸۹۹) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان کی ۲۳ ویں شب میں ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ تہائی رات تک قیام کیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ جس چیز کو تم تلاش کر رہے ہو وہ آگے ہے (شبِ قدر) اسی طرح ۲۵ ویں شب کو نصف رات تک قیام کیا، پھر یہی فرمایا میرا خیال ہے کہ جس چیز کو تم تلاش کر رہے ہو وہ آگے ہے (شبِ قدر) اسی طرح ۲۷ ویں شب کو صبح تک قیام کیا لیکن اس مرتبہ نبی ﷺ نے سکوت فرمایا۔

(۲۱۹۰۰) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَعَارِمٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ عَارِمٌ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَحَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا إِمَاعَةَ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّحَاعَةَ قَالَ عَارِمٌ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفُقُ وَقَالَ يُونُسُ النُّحَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تَذْفُقُ [صححه مسلم ۷۷/۲ و صححه ابن خزيمة (۱۳۰۸)]، وابن

حسان (۱۶۴۰ و ۱۶۴۱). [راجع: ۲۱۸۸۲].

(۲۱۹۰۰) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کیے گئے تو اچھے اعمال کی فہرست میں مجھے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی نظر آیا، اور برے اعمال کی فہرست میں مسجد کے اندر تھوک پھینکنا نظر آیا جسے مٹی میں نہ ملایا جائے۔

(۲۱۹۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضَوْءَ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَهُ فَلْيَجْسِمَهُ بَشْرَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ [صححه ابن خزيمة (۲۲۹۲)]، وابن حبان (۱۳۱۱ و ۱۳۱۲ و

۱۳۱۳). قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۲۴، النسائی: ۱۷۱/۱). قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناده رجاله ثقات].

(۲۱۹۰۱) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ ان پر غسل واجب ہو گیا، وہ اسی حال میں نبی ﷺ کے پاس آئے، نبی ﷺ نے ان کے لئے پانی منگوایا، انہوں نے پردے کے پیچھے غسل کیا، پھر نبی ﷺ نے ان سے فرمایا پاک مٹی مسلمان کے لئے وضو ہے، اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے، جب پانی مل جائے تو اسے جسم پر بہالے کہ یہ اس کے حق میں بہتر ہے۔

(۲۱۹۰۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاحْسَنَ الْغُسْلِ ثُمَّ لَبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ مَسَّ مِنْ دُهْنٍ بَيْنَهُمَا كُحِبَ أَوْ مِنْ طِبْخِهِ ثُمَّ لَمْ يَتَرَفَّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ لِعَبَادَةَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ صَدَقَ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ [راجع: ۲۱۸۷۲]

(۲۱۹۰۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو باتیل لگائے، پھر جسے کہ لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دواؤ دمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جسے تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۱۹۰۳) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ بَنِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الْغِفَارِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ لَعَنَّا يَا بَنِي رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَحَدٍ ذَهَبًا يَتْرُكُهُ وَزَانَةً يَا أَبَا ذَرٍّ اعْقِلْ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ الْمُسْكِرِينَ هُمْ الْأَقْلَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَلَّ وَكَذَا وَكَذَا اعْقِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَقُولُ لَكَ إِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ أَوْ إِنَّ الْخَيْلَ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ

(۲۱۹۰۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے ابوذر! جو بات میں کہہ رہا ہوں اسے اچھی طرح سمجھ لو، ایک بکری کا بچہ جو کسی مسلمان کو ملے، وہ اس کے لئے اس سے بہت بہتر ہے کہ احد پہاڑ اس کے لئے سونے کا بن جائے جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے، اے ابوذر! میری بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ مالدار لوگ ہی قیامت کے دن مالی قلت کا شکار ہوں گے سوائے اس کے جو اس طرح تقسیم کر دے، اے ابوذر! میری بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ قیامت تک کے لئے گھوڑوں کی پیشانی میں خیر رکھ دی گئی ہے۔

(۲۱۹۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ قَالَ قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسْقِ وَلَا يَزِيهِهُ بِالْكَفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَلِكَ [راجع: ۲۱۷۹۷]

(۲۱۹۰۴) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نسب کی نسبت کرتا ہے، وہ کفر کرتا ہے اور جو شخص کسی ایسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے جو اس کی

ملکیت میں نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے، اور جو شخص کسی کو کافر کہہ کر یا دشمن خدا کہہ کر پکارتا ہے، حالانکہ وہ ایسا نہ ہو تو وہ پلٹ کر کہنے والے پر جا پڑتا ہے۔

(۲۱۹۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَمُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْطِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَجُلٌ كَشَفَ سِتْرًا فَأَذْخَلَ بَصَرَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا فَقَا عَيْنَهُ لَهْدَرَتْ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَلَا حَظِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْحَظِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ [قال الترمذی: غریب۔

قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۷۰۷)۔ [راجع: ۲۱۶۸۷]۔

(۲۱۹۰۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو آدمی کسی کے گھر کا پردہ اٹھا کر اجازت لینے سے پہلے اندر چھا کھنڈے لگے تو اس نے ایک ایسی حرکت کی جو اس کے لئے حلال نہ تھی، یہی وجہ ہے کہ اگر گھر والا کوئی آدمی اس کی آنکھ پھوڑے تو وہ کسی تادان کے بغیر ضائع ہو جائے گی، اور اگر کوئی آدمی ایسے دروازے پر گذرتا ہے جہاں پردہ پڑا ہوا اور نہ ہی دروازہ بند ہو، اور اس کی نگاہ اندر چلی جائے تو اس پر گناہ نہیں ہوگا بلکہ گناہ تو اس گھر والوں پر ہوگا۔

(۲۱۹۰۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ذَرَّاجٌ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّةَ أَيَّامٍ ثُمَّ أَغْفِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أَقُولُ لَكَ بَعْدَ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ السَّابِعُ قَالَ أَوْصِكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فِي سِرِّ أَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهِ وَإِذَا أَسَأْتَ فَاحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ أَحَدًا شَيْئًا وَإِنْ سَقَطَ سَوْطُكَ وَلَا تَقْبِضْ أَمَانَةً وَلَا تَقْبِضْ بَيْنَ اثْنَيْنِ

(۲۱۹۰۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا چھ دن ہیں، اس کے بعد اے ابوذر! میں تم سے جو کہوں اسے اچھی طرح سمجھ لینا، جب ساتواں دن آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں خفیہ اور ظاہر بہر طور اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، جب تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی بھی کر لیا کرو، کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگر تمہارا کوڑا اسی گرا ہو (وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہنا) امانت پر قبضہ نہ کرنا اور کسی دواؤں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔

(۲۱۹۰۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرٍو وَعَنْ ذَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَيَّامٍ أَغْفِلْ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا يَقَالُ لَكَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ وَلَا تُؤْوِيَنَّ أَمَانَةً وَلَا تَقْبِضَنَّ بَيْنَ اثْنَيْنِ

(۲۱۹۰۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ وَاصِلِ بْنِ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّلِيلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَايَتْ يَابِي دُرَّ شَبِيهَا آخِرُ حَدِيثِ أَبِي دُرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
(۲۱۹۰۸) ابوالاسود دلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے لیکن مجھے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جیسا کوئی نظر نہیں آیا۔

مُسْنَدُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۱۹۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَخَذْتُ نَهْشًا بِالنَّسَافِ فَأَخَذَهُ مِنِّي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَرْسَلَهُ وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَانَتَيْهَا [اعرجه الحمیدی (۴۰۰) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف] [انظر ۲۲۰۰۳، ۲۲۰۱۰] (۲۱۹۰۹) شُرَحْبِيلُ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں لٹورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۱۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعُرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَوْرِصِهَا كَيْلًا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۳۶۲، النسائي: ۲۶۶۷/۷) قال شعيب: صحيح وهذا [إسناد حسن].

(۲۱۹۱۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۴۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۱) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الزُّكَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابَ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَنْفَرَا حَتَّى يَرُدَّا عَلَيَّ الْخَوْضَ [اعرجه عند بن

حمید (۲۴۰) قال شعيب: صحيح لغيره دون (وإنهما. الخوض)]. [انظر ۲۱۹۹۳].

(۲۱۹۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم میں اپنے دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو کتاب اللہ ہے جو کہ آسمان و زمین کے درمیان لگی ہوئی رسی ہے، اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں۔

(۲۱۹۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَحَدَّثَهُ حَدِيثًا قَامَ زَيْدُ بْنُ زَيْدٍ أَنْ يُكْتَبَ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُكْتَبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَعَاهُ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۶۴۷)].

(۲۱۹۱۳) ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ملاقات کے لئے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان سے کوئی حدیث بیان کی، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ اسے لکھ لے لیکن حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنی کوئی حدیث بھی لکھنے سے منع فرمایا ہے، چنانچہ انہوں نے اسے مٹا دیا۔

(۲۱۹۱۴) قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَمَارُوا فِي الْفِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَأَرْسَلُوا إِلَى خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ قَالَ أَبِي قَامَ أَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ فَقَدْ أَعْلَمُ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ إِلَّا لِقِرَاءَةِ قَاتَا أَفْعَلُ [الحديث في حراء القراء ۲۹۲۶] قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد حسن] [انظر: ۲۱۹۶۰].

(۲۱۹۱۵) مطلب بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں کے درمیان نماز ظہر وعصر میں قراءت کے متعلق اختلاف برپا رہا ہونے لگا تو انہوں نے خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا، انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ نبی ﷺ طویل قیام فرماتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے رہتے تھے، میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ ایسا قراءت ہی کی وجہ سے ہو سکتا ہے اس لئے میں بھی قراءت کرتا ہوں۔

(۲۱۹۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْصُومٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْقَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا وَلَمْ يَرْجُصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ [صححه البخاری (۲۱۸۸)، ومسلم (۱۵۳۹)، وابن حبان (۵۰۰۱ و ۵۰۰۵ و ۵۰۰۹)]. [راجع: مسند ابن عمر: ۴۵۹۰، ۴۵۹۱].

(۲۱۹۱۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

قائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۴۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النُّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حَجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ يَوْمٍ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحَّجُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمْ الْإِدْيَ رَأَيْتُمْ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى غَشِيَتْ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ

مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ [صححه البخاری (۷۳۱)، ومسلم (۷۸۱)، وابن خزيمة (۱۲۰۳ و ۱۲۰۴)، وابن حبان (۲۴۹۱)]. [انظر: ۲۱۹۳۰، ۲۱۹۳۹، ۲۱۹۶۲، ۲۱۹۷۱].

(۲۱۹۱۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی ﷺ کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی ﷺ سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی ﷺ باہر آ جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہوگئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کر دیکھو کہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعُرَايَا بِخَوْصِهَا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۱۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدة: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۴۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۱۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الشَّمْرِ بِالشَّمْرِ [راجع: ۲۱۹۱۴] فَأَخْبَرَهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعُرَايَا [راجع: ۲۱۹۱۴]

(۲۱۹۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درختوں پر لگی ہوئی کھجور کو کٹی ہوئی کھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی ﷺ نے ”عرایا“ میں اس کی اجازت دے دی ہے۔

(۲۱۹۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقْبِمَتِ الصَّلَاةُ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ

آيَةً [صححه البخاری (۱۹۲۱) ومسلم (۱۰۹۷) وابن خزيمة (۱۹۴۱)]. [انظر: ۲۱۹۵۲، ۲۱۹۵۶، ۲۱۹۵۷]

[۲۲۰۱۱، ۲۱۹۷۶، ۲۱۹۵۸]

(۲۱۹۱۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ عری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہوگئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعُمَرَى لِلزَّوَارِثِ وَقَالَ مَرَّةً قُصِيَ بِالْعُمَرَى [صححه ابن حبان (۵۱۳۲ و ۵۱۳۳)]. قال الألبانی:

صحيح (ابن ماجه: ۲۳۸۱، النسائی: ۱۷۰/۶ و ۱۷۱). [انظر: ۲۱۹۸۸، ۲۱۹۸۷].

(۲۱۹۱۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر مہاجر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۲۰) حَدَّثَنَا جَبْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْسِنُ السُّرْيَانِيَةَ إِنَّمَا تَأْتِيهِ كُتُبٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَتَعْلَمُهَا فَتَعْلَمُهَا فِي سَبْعَةِ عَشَرَ يَوْمًا [صححه

ابن حبان (۷۱۳۶)، والحاكم (۴۲۲/۳) قال شعب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم سریانی زبان اچھی طرح جانتے ہو، کیونکہ میرے پاس خطوط آتے ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے سیکھ لو، چنانچہ میں نے اسے صرف سترہ دن میں سیکھ لیا۔

(۲۱۹۲۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعٍ بَنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَى زَحْلَانَ قَدْ أَفْتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ قَالَ فَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۳۳۹۰، ابن ماجه: ۲۴۶۱، النسائی: ۵۰/۷)]. قال شعب: إسناده حسن. [انظر: ۲۱۹۶۶].

(۲۱۹۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، بخدا! ان سے زیادہ اس حدیث کو میں جانتا ہوں، دراصل ایک مرتبہ دو آدمی لڑتے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری حالت یہی ہوتی ہے تو تم زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو، جس میں سے رافع رضی اللہ عنہ نے صرف اتنی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر مت دیا کرو۔

(۲۱۹۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو سَيَانَ سَعِيدُ بْنُ سَيَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الدِّيَّانِيِّ قَالَ لَقِيتُ أَبِي بَنِ كَعْبٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنْ هَذَا الْقَدْرِ فَحَدَّثَنِي بِشَيْءٍ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ مِنْ قَلْبِي قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ أَنْفَقْتَ جَبَلٌ أَحَدُ ذَهَبٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قِيلَ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تَوْمِنَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَوْ مِثْ

عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ لَكَ خَلَتْ النَّارُ قَالَ فَاتَيْتُ حَدِيثَهُ فَقَالَ لِي مِثْلُ ذَلِكَ وَاتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لِي مِثْلُ ذَلِكَ وَاتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذَلِكَ [قال الألبانی: صحيح (ابن داود):

(۴۶۹۹). قال شعيب: [سناده قوي]. [انظر: ۲۱۹۹۲، ۲۱۹۴۷].

(۲۱۹۴۲) ابن دہلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمہذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو سے دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان وزمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

پھر میں حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا اور نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کیا۔

(۲۱۹۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ وَلِيدٍ عُمَرُ بْنُ الْعَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نَحْوًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِيَسْأَلَهُ عَنْهُ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ أَجَلُ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَعُزُّ بِاللَّهِ أَمْرًا سَمِعْنَا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُلْغَهُ غَيْرُهُ فَإِنَّهُ رَبُّ حَامِلٍ لِقَهْ لَيْسَ بِفَقِيهِ وَرَبُّ حَامِلٍ لِقَهْ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ

[صححه ابن حبان (۶۷ و ۶۸). حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن داود: ۳۶۶۰، الترمذی: ۲۶۵۶)].

(۲۱۹۴۳) ابان بن عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نصف النہار کے وقت مروان کے پاس سے نکلے تو ہم آپس میں کہنے لگے کہ مروان نے اس وقت اگر انہیں بلایا ہے تو یقیناً کچھ پوچھنے کے لیے ہی بلایا ہوگا، چنانچہ میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہاں! اس نے مجھ سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا تھا جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر تازہ رکھے جو ہم سے کوئی حدیث سنے، اسے یاد کرے اور آگ تک پہنچا دے کیونکہ بہت سے لوگ ”جو فقہ کی بات اٹھائے ہوتے ہیں“ خود فقیر نہیں ہوتے، البتہ ایسے لوگوں تک بات پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ اور سمجھدار ہوتے ہیں۔

(۲۱۹۲۴) ثَلَاثُ خِصَالٍ لَا يَغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ ابَدًا اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمُنَاصَحَةُ وَلَاةِ الْاَمْرِ وَلِزُومُ الْجَمَاعَةِ فَإِن دُعُوهُمْ تَحِيْطٌ مِنْ وَرَائِهِمْ [صححه ابن حبان (۶۷ و ۶۸۰). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۳) تین چیزیں ایسی ہیں جن پر مسلمان کے دل کو کبھی بھی خیانت میں مبتلا نہیں کیا جاسکتا، اللہ کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا، حکمرانوں کی غیر خواہی کرنا اور جماعت کے ساتھ چمٹے رہنا، کیونکہ ان کی دعاء انہیں پیچھے سے گھیر لیتی ہے۔

(۲۱۹۲۵) وَقَالَ مَنْ كَانَ هَمُّهُ الْآخِرَةُ جَمَعَ اللَّهُ شَمْلَهُ وَجَعَلَ غَنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَآتَاهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ يَنْتَهُ الدُّنْيَا فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ ضِعْفَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا حَبِبَ لَهُ [صححه ابن حبان

(۶۸۰). قال البوصيري: هذا إسناده صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۴۱۰۵)].

(۲۱۹۲۵) اور فرمایا جس شخص کا غم ہی آخرت ہو، اللہ اس کے متفرقات کو جمع کر دیتا ہے اور اس کے دل کو فنی کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر خود ہی آ جاتی ہے اور جس شخص کا مقصد ہی دنیا ہو، اللہ اس کے معاملات کو متفرق کر دیتا ہے، اس کی تنگدستی کو اس کی آنکھوں کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے، اور دنیا پھر بھی اسی اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے مقدر میں لکھی گئی ہوتی ہے۔

(۲۱۹۲۶) وَسَأَلْنَا عَنْ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَهِيَ الظُّهْرُ [اخرجه الدارمی (۲۳۵). قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۲۶) اور ہم نے نبی ﷺ سے صلوٰۃ وسطی کے متعلق سوال کیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مرد نماز ظہر ہے۔

(۲۱۹۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ [صححه البخاری (۱۰۷۲). ومسلم (۵۷۷). وابن

خزيمة (۵۶۸). وابن حبان (۲۷۶۲ و ۲۷۶۹)] [انظر: ۲۱۹۶۱].

(۲۱۹۲۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۃ نجم کی تلاوت کی لیکن نبی ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔

(۲۱۹۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ صَخْبَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِدَى قَرْدٍ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا يَوَازِي الْعُدُوَّ وَصَفًّا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رُكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هَوْلَاءَ إِلَى مَصَافِّ هَوْلَاءَ وَهَوْلَاءَ إِلَى مَصَافِّ هَوْلَاءَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً أُخْرَى [اتقدم في مسند ابن عباس: ۲۰۶۳].

(۲۱۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام "ذی قرد" تھا، نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔

(۲۱۹۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّكَيْبِيِّ الْفَزَارِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الْخُوفِ فَلَذَكَرَ مَثْلَ حَدِيثِ أَبِي عُبَّاسٍ [صححه ابن حبان (۲۸۷۰)].

قال الألبانی: صحيح بما قبله (النسائی: ۱۶۸/۳). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد حسن].

(۲۱۹۲۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بِسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ فَيُصَلِّي فِيهَا قَفْطِنٌ لَهُ أَصْحَابُهُ فَكَانُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۳۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے حجرے میں تھے، باہر آ کر وہ اپنے حجرے میں نماز پڑھتے تھے، لوگوں کو پتہ چل گیا تو وہ نبی ﷺ کی نماز میں شریک ہونے لگے۔

(۲۱۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ قَالَ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِأَهْلِ جِرَّةٍ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةَ أَهْلِهَا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَالَ فَتَزَلَّتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۱۱)].

(۲۱۹۳۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دو پہر کی گرمی میں پڑھتے تھے، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے اس سے زیادہ سخت نماز کوئی نہ تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، ”تمام نمازوں کی اور خصوصیت کے ساتھ درمیان نماز کی پابندی کیا کرو“ اور فرمایا اس سے پہلے بھی دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

(۲۱۹۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَكْبَرِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ كَانَ ابْنُ الْعَاصِ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَكْتَبَانِ الْمَصَاحِفَ فَمَرُّوا عَلَى هَذِهِ الْآيَةِ فَقَالَ زَيْدٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ إِذَا قَارَ جُمُوعُهُمَا الْبُتَّةَ فَقَالَ عُمَرُ لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ آيَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَكْتَبِيهَا قَالَ شُعْبَةُ فَكَانَتْ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا تَرَى أَنَّ الشَّيْخَ إِذَا لَمْ يُحْضَرْ جُلِدَ وَأَنَّ الشَّابَّ إِذَا زَلَّى وَقَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ

(۲۱۹۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما صحاح قرآنی لکھنے پر مامور تھے، لکھتے لکھتے جب وہ اس آیت پر پہنچے تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنا ہے کہ ”جب کوئی شادی شدہ مرد و عورت بدکاری کریں تو بہر حال انہیں رجم کرو“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور عرض کیا تھا کہ مجھے یہ آیت لکھوا دیجئے (تو نبی ﷺ نے اسے مناسب نہ سمجھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

مزید فرمایا کہ اس آیت کے الفاظ میں ”شیخ“ کا لفظ دیکھو، اگر کوئی شیخ (معر آدمی) شادی شدہ نہ ہو تو اسے کوڑے مارے جاتے ہیں اور کوئی نوجوان اگر شادی شدہ ہو کر بدکاری کرے تو اسے رجم کیا جاتا ہے۔

(۲۱۹۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذُبَابًا نَبَّكَ فِي شَافٍ فَذَبَّحُوهَا بِمَرُوءَةٍ قَرَّخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَكْهَلِهَا

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بھیڑیا کسی بکری کو لے کر بھاگ گیا جسے لوگوں نے پھیر لیا اور اسے تیز دھار پتھر سے ذبح کر لیا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۱۹۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [صححه مسلم (۳۵۱)] [انظر:

[۲۱۹۸۱ ۲۱۹۸۶ ۲۱۹۹۴ ۲۱۹۹۹ ۲۲۰۰۹]

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۳۵) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَحَدٍ فَرَجَعَ أَنَا سَ خَرَجُوا مَعَهُ لَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ يَقُولُ بِقَتْلِهِمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا فَانْزِلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَيْبَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْغَبَتِ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَتِ الْفِطْنَةُ [صححه

الحارثی (۱۸۸۴)، ومسلم (۱۳۸۴ و ۲۷۷۶)]. [انظر: (۲۱۹۶۸، ۲۱۹۶۹، ۲۱۹۷۳، ۲۱۹۷۵)].

(۲۱۹۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ دوسرا کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے ٹکڑے کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۳۶) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو أَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَافٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَأَتَى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَافٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَخَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوا [صححه ابن حزمہ

(۷۵۲)، وابن حبان (۱۷۰). قال شعيب: [إسناده صحيح]. [انظر: ۲۱۹۹۸].

(۲۱۹۳۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کریں، پھر ایک انصاری نے ایک خواب دیکھا جس میں کسی نے اس سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے بعد ہمیں اس طرح تسبیحات پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ انہیں ۲۵۰۲۵ مرتبہ پڑھا کرو اور ان میں ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا اضافہ کرو، جب صبح ہوئی تو اس نے اپنا یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح کیا کرو۔

(۲۱۹۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ دُؤَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنْتُ أَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُمِّ مَكْحُومٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَكِنْ بِي مِنَ الزَّمَانَةِ وَقَدْ تَرَى وَذَهَبَ نَصْرِي قَالَ زَيْدٌ فَفَعَلْتُ فَخَذَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَخَذِي حَتَّى خَشِيتُ أَنْ تَرُضَهَا فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ [صححه ابن حبان (۴۷۱۳) قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۱۹۳۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتا تھا (ایک دن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ وحی نازل ہونے لگی اور کینہ چھانے لگا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی، بخدا! میں نے اس سے زیادہ بھاری کوئی چیز محسوس نہیں کی، پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا زید! لکھو (میں نے شانے کی ایک بڑی پکڑی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آیت لکھو) مسلمانوں میں سے جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے، (میں نے اسے لکھ لیا) حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی تو چلے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! میں راہ خدا میں جہاد کرنے کو پسند کرتا ہوں لیکن میرا پاچہ پن آپ کے سامنے ہے اور میری بیٹائی بھی چلی گئی ہے (یا رسول اللہ! وہ آدمی جو جہاد میں شریک نہیں ہو سکتا مثلاً نابینا وغیرہ تو وہ کیا کرے؟)

(بخدا! ابھی ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ کینہ چھانے لگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر آ گئی) اور اس کا بوجھ مجھ پر اتنا پڑا کہ مجھے اس کے ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو گیا، (حتیٰ کہ یہ کیفیت ختم ہو گئی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکھو ”مسلمانوں میں سے جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے لوگ“ جو معتدروں و مجبوروں ہوں“ اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔“

(۲۱۹۳۸) حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّ اللَّهَ قَالَ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيْهِ فَخَبَّرَنِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [صححه البخاری (۲۸۳۲)].

(۲۱۹۳۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ قَسَمِ أَهْلِ الْمَسْجِدِ صَلَاتَهُ قَالَ فَكَثُرَ النَّاسُ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَخَفِيَ عَلَيْهِمْ صَوْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلُوا يَسْتَأْنِسُونَ وَيَتَنَحَّضُونَ قَالَ فَاطْلَعَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا زِلْتُمْ بِالَّذِي تَصْنَعُونَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهَا وَإِنْ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا صَلَاةَ الْمَكْتُوبَةِ [راجع: (۲۱۹۱۵)].

(۲۱۹۳۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی ﷺ کی آواز آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی ﷺ سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی ﷺ باہر آ جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں مسلسل تمہارا عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہوگئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۴۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُؤْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [اخرجه عبد بن حميد (۲۴۴) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف] [انظر: (۲۱۹۶۳، ۲۱۹۴۱)].

(۲۱۹۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد گاہ بنالیا۔

(۲۱۹۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو أَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ [راجع: (۲۱۹۴۰)].

(۲۱۹۴۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حِينَ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ طُوبَى لِلشَّامِ قُلْتُ مَا بَالُ الشَّامِ قَالَ الْمَلَائِكَةُ بَاسِطُوا أَجْنِحَتِهَا عَلَى الشَّامِ [صححه ابن حبان (۱۱۴ و ۷۳۰۴)]. قال الترمذی: حسن غریب.

قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۹۵۴). قال شعيب: صحيح وهذا سند حسن. [انظر بعده].

(۲۱۹۳۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا ملک شام کے لئے خوشخبری ہے۔ میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام پر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(۲۱۹۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شِمَاسَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنْ الرَّقَاعِ إِذْ قَالَ طُوبَى لِلشَّامِ قَبْلَ وَلَمْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةً أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا [راجع ما قبله]۔

(۲۱۹۳۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے چمڑے کے ٹکڑوں سے قرآن جمع کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا ملک شام کے لئے خوشخبری ہے، میں نے پوچھا کہ شام کی کیا خصوصیت ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملک شام پر فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(۲۱۹۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ يُخْبِرُنِي عَنْ سُبْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْتَجَمَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَلِنْ لِهَيْعَةٍ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ قَالَ لَا فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۱۹۳۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں سنگی لگوائی ہے، راوی نے پوچھا کہ اپنے گھر کی مسجد مراد ہے؟ تو ابن لہیعہ نے بتایا کہ نہیں، اصل مسجد نبوی مراد ہے۔

(۲۱۹۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَوْ أَبَا أَيُّوبَ قَالَ لِمَرَوْانَ أَلَمْ أَرَكَ قَصْرَتِ سَجْدَتِي الْمَغْرِبِ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِالْأَعْرَافِ [صححه ابن خزيمة (۵۱۸) و ۵۱۹ و ۵۴۰]، والحاكم (۲۳۷/۱)۔ قال شعيب: [إسناده صحيح]۔ [انظر: ۲۳۹۴۰]۔

(۲۱۹۳۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب میں سورۃ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۴۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلَعَ قَبْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَأَطْلَعْ مِنْ قَبْلِ كَلَدَا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدَّنَا [قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی حسن الإسناد (الترمذی: ۳۹۳۴)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناده حسن]۔

(۲۱۹۳۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا رخ کر کے فرمایا اے اللہ! ان کے دلوں کو

متوجہ فرما، پھر ایک اور جانب رخ کر کے فرمایا اے اللہ! ان کے دلوں کو متوجہ فرما اور ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔
 (۲۱۹۴۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سِنَانٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَالِدٍ الْجُمَيْصِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّلَيْمِيِّ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَاتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَذَّبَ أَهْلَ سَمَآوَاتِهِ وَأَهْلَ أَرْضِهِ لَعَذَّبَهُمْ غَيْرَ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ لَكَ جَبَلٌ أَحَدٌ أَوْ مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٌ ذَهَبًا أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا قَبِلَهُ اللَّهُ مِنْكَ حَتَّى تَتُومِنَ بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخِطِّتَكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَأَنَّكَ إِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ [راجع: ۲۱۹۲۲]۔

(۲۱۹۴۷) ابن دلیم بن سلیمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمزہر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسو سے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسو سے دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان و زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کامل ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آئی نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(۲۱۹۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ ذَرِيْبٍ يَقُولُ إِنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِنْدَهَا رَمْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَكَانُوا يُصَلُّونَهَا قَالَ قَبِيصَةُ فَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ لِأَنَّ آتَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ جَرِيرٌ فَقَعَدُوا يُسْأَلُونَهُ وَيُثَبِّتُهُمْ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ وَلَمْ يُصَلِّ رَمْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ يُثَبِّتُهُمْ حَتَّى صَلَّى الْعَصْرَ فَانْصَرَفَ إِلَى بَيْتِهِ فَلَمَّا كَرَّ أَتَاهُ لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ الظُّهْرِ شَيْئًا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ يَغْفِرُ اللَّهُ لِعَائِشَةَ نَحْنُ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَائِشَةَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ [انظر بعده]۔

(۲۱۹۴۸) قبیصہ بن ذریب کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آل زبیر کو بتایا کہ نبی ﷺ نے ان کے یہاں عصر کی نماز کے بعد دو رعتیں (نفل کے طور پر) پڑھیں، چنانچہ وہ لوگ بھی یہ دو رعتیں پڑھنے لگے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا تو وہ فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بخشش فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نبی ﷺ کو ہم لوگ زیادہ جانتے ہیں، دراصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ کچھ دیہاتی لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں دوپہر کے وقت آئے، اور سوالات کرنے

بیٹھ گئے، نبی ﷺ انہیں جوابات دیتے رہے، پھر ظہر کی نماز پڑھی اور بعد کی دو سنتیں نہیں پڑھیں اور انہیں مسائل بتانے لگے، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا، نماز پڑھ کر نبی ﷺ اپنے گھر چلے گئے، اس وقت یاد آیا کہ انہوں نے تو ابھی تک ظہر کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھیں، چنانچہ وہ دو رکعتیں نبی ﷺ نے عصر کے بعد پڑھی تھیں، اللہ تعالیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مغفرت فرمائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت نبی ﷺ کو ہم لوگ زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے نماز عصر کے بعد نوافل سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْ آلَ الزُّبَيْرِ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع ماقبلہ]۔

(۲۱۹۴۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۵۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُرَاتَبَةِ [راجع ۲۱۹۹۶]۔

(۲۱۹۵۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ اور مزینہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۱۹۵۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا التَّمْرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا [انظر ۲۲۰۰۱]۔

(۲۱۹۵۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تک بھل خوب پک نہ جائے، اسے فروخت نہ کرو۔

(۲۱۹۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَتَامُ أَخْبَرَنَا قُتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ تَسَخَّرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْتُمْ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلْتُ لَزَيْدٍ كَمْ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ قَدَّرَ قِرَاءَةَ خَمْسِينَ آيَةً [راجع ۲۱۹۱۸]۔

(۲۱۹۵۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ حری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا تَوَقَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطْبَاءُ الْأَنْصَارِ فَبَجَلُ مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْكُمْ قَرْنَ مَعَهُ رَجُلًا مِنَّا فَتَرَى أَنَّ بَيْنَ هَذَا الْأَمْرِ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالْآخَرُ مِنَّا قَالَ فَتَتَابَعَتْ خُطْبَاءُ الْأَنْصَارِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَإِنَّمَا الْإِمَامُ يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَنَحْنُ أَنْصَارُهُ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ جَزَاكُمُ اللَّهُ خَيْرًا مِنْ حَيٍّ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ وَتَبَّتْ

قَالَكُمْ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ قَعَلْتُمْ غَيْرَ ذَلِكَ لَمَا صَلَّحْنَاكُمْ [صححه الحاكم (۷۶/۳) قال شعيب: [إسناده صحيح] (۲۱۹۵۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو انصار کے خطباء کھڑے ہو گئے، ان میں سے کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ اے گروہ مہاجرین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تم میں سے کسی کو کسی کام یا عہدے پر مقرر فرماتے تھے تو تم میں سے ایک آدمی کو بھی ساتھ لاتے تھے، اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ اس حکومت کے سربراہ بھی دو ہوں، ایک تم میں سے ہو اور ایک ہم میں سے ہو، اور خطباء انصار مسلسل اسی بات کو دہرانے لگے۔

اس پر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین میں سے تھے لہذا احقران بھی مہاجرین میں سے ہوگا، ہم اس کے معاون ہوں گے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معاون تھے، تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے گروہ انصار! اس قبیلے کی طرف سے اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور تمہارے اس کہنے والے کو ثابت قدم رکھے، پھر فرمایا بخدا! اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور راہ اختیار کرتے تو ہم تم سے متفق نہ ہوتے۔

(۲۱۹۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ زَيْدٌ ذَهَبَ بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُعْجِبَ بِي فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا غُلَامٌ مِنْ بَنِي النَّجَارِ مَعَهُ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ بَضْعَ عَشْرَةِ سَوْرَةٍ فَأُعْجِبْتَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا زَيْدُ تَعَلَّمْ لِي كِتَابَ يَهُودَ فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمِنَ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ زَيْدٌ فَتَعَلَّمْتُ كِتَابَهُمْ مَا مَرَّتْ بِي خَمْسُ عَشْرَةٍ لَيْلَةً حَتَّى حَذَقْتُهُ وَكُنْتُ أَقْرَأُ لَهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ وَأُجِيبُ عَنْهُ إِذَا كَتَبَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۳۶۴۵، الترمذی: ۲۷۱۵). قال شعيب: [إسناده حسن]. [انظر: ۲۱۹۵۵، ۲۲۰۰۷].

(۲۱۹۵۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ کر خوش ہوئے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بنونجار کے اس لڑکے کو آپ پر نازل ہونے والی قرآن کی کئی سورتیں یاد ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تعجب ہوا اور فرمایا زید! یہودیوں کا طرزِ تحریر دیکھ لو، کیونکہ اپنے خطوط کے حوالے سے بخدا مجھے یہودیوں پر اعتماد نہیں ہے، چنانچہ میں نے ان کی کھائی سیکھنا شروع کر دی، اور ابھی چند روزہ دن بھی نہیں گزرنے پائے تھے کہ میں اس میں مہارت حاصل کر چکا تھا، اور میں ہی ان کے خطوط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنا تھا اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے تھے تو میں ہی اسے لکھا کرتا تھا۔

(۲۱۹۵۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۱۹۵۴]. (۲۱۹۵۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۷) ح وَزَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۸) ح وَوَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُلْتُ كُمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً قَالَ قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لِرَزِيدٍ كُمْ كَانَ قَدَرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸]

(۲۱۹۵۷-۲۱۹۵۸-۲۱۹۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ عری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہوگئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۵۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ قُلْتُ كُمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدَرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۵۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ عری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہوگئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۶۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ زَيْدٍ عَنْ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيلُ الْقِيَامَ وَيُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ [راجع: ۲۱۹۱۳].

(۲۱۹۶۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کسی نے ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت کے متعلق سوال پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اس میں قیام لمبا فرماتے تھے اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔

(۲۱۹۶۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَزَيْدٌ قَالَا آتَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمُ فَلَمْ يُسْجِدْ فِيهَا قَالَ يَزِيدٌ قَرَأْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۹۲۷].

(۲۱۹۶۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورہ نجم کی تلاوت کی لیکن نبی ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔

(۲۱۹۶۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ [راجع: ۲۱۹۱۵].

(۲۱۹۲۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ وَقَالَ عُثْمَانُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [راجع: ۲۱۹۴۰]۔

(۲۱۹۲۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہودیوں پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد گاہ بنالیا۔

(۲۱۹۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَمْلَاهُ عَلَيْنَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرَّقْبَى لِلْوَارِثِ [قال الألبانی: صحيح بسا قبله و بعده (النسائی: ۲۶۹/۶)، قال شعيب: صحيح]، [انظر: ۲۱۹۸۴]۔

(۲۱۹۲۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرِصٍهَا [راجع: ۲۱۹۱۴]۔

(۲۱۹۲۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عریا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عریا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۲۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا أَتَى رَجُلَانِ قَدْ اقْتَبَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ هَذَا شَأْنَكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَايِعَ قَالَ فَسَمِعَ رَافِعٌ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَايِعَ [راجع: ۲۱۹۲۱]۔

(۲۱۹۲۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے، بخدا! ان سے زیادہ اس حدیث کو میں جانتا ہوں، دراصل ایک مرتبہ دو آدمی لڑتے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری حالت یہی ہوئی ہے تو تم زمین کو کرائے پر نہ دیا کرو، جس میں سے رافع رضی اللہ عنہ صرف اتنی بات سن لی کہ زمین کو کرائے پر مت دیا کرو۔

(۲۱۹۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْوَةَ عَنْ أَبِي الْبُحَيْرِيِّ الطَّائِي عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى خَتَمَهَا وَقَالَ النَّاسُ حَيِّزٌ وَأَنَا وَأَصْحَابِي حَيِّزٌ وَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبَيَّةٌ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ كَذَبْتَ وَعِنْدَهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمَا قَاعِدَانِ مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لَوْ شَاءَ هَذَانِ لَحَدَّثَاكَ فَرَفَعَ عَلَيْهِ مَرْوَانُ الدَّرَّةَ لِيَضْرِبَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَا صَدَقَ [راجع: ۱۱۱۸۴].

(۲۱۹۶۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ پر سورہ نصر نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے وہ صحابہ کرام جنہیں کو مکمل سنائی، اور فرمایا تمام لوگ ایک طرف ہیں اور میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ایک پلڑے میں ہیں، اور فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت فرض نہیں رہی، البتہ جہاد اور بیعت کا ثواب باقی ہے، یہ حدیث سن کر مروان نے ان کی کذیب کی، اس وقت وہاں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے جو مروان کے ساتھ اس کے تحت پر بیٹھے ہوئے تھے، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اگر یہ دونوں چاہیں تو تم سے یہ حدیث بیان کر سکتے ہیں لیکن ان میں سے ایک کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ان سے ان کی قوم کی چودہ راہت چھین لو گے اور دوسرے کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم ان سے صدقات روک لو گے، اس پر وہ دونوں حضرات خاموش رہے، اور مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو مارنے کے لئے کوزا اٹھایا، یہ دیکھ کر ان دونوں حضرات نے فرمایا یہ سچ کہہ رہے ہیں۔

فائدہ: اس روایت کی صحت پر ائمہ الحروف کو شرح صدر نہیں ہو پارہا۔

(۲۱۹۶۸) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ فَرَجَعَ أَنَسُ خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ يَقُولُ بِقَتْلِهِمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا وَقَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَرِيبًا يَقُولُونَ بِقَتْلِهِمْ وَقَرِيبًا يَقُولُونَ لَا قَالَ بِهِزٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمًا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فَنُتِنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَبِئَةٌ وَإِنَّهَا تُنْفَى الْحَبَّتِ كَمَا تُنْفَى النَّارُ حَتَّى الْفَضِي [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۶۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا مدینہ، طیبہ ہے، یہ گندگی کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل پکیلی کو دور کر دیتی ہے۔

(۲۱۹۶۹) حَدَّثَنَا هُفَانٌ وَقَالَ فِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَدْ كَرَّ مَعْنَى حَدِيثِ بِهِزٍ

(۲۱۹۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۱۹۷۰) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ ثَابِتٍ بْنِ الْحِجَاجِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُخَابَرَةِ قُلْتُ وَمَا الْمُخَابَرَةُ قَالَ يَأْجُرُ الْأَرْضَ يَنْصِفُ أَوْ يَبْلُطُ أَوْ يَبْرِئُ [انظر: ۲۱۹۷۴]۔

(۲۱۹۷۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ”مخابرہ“ سے منع فرمایا ہے، میں نے ”مخابرہ“ کا معنی پوچھا تو فرمایا زمین کو نصف، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بیانی پر لینا۔

(۲۱۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ حُجْرَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا فَصَلُّوا مَعَهُ بِصَلَاتِهِ يَعْنِي رَجُلًا وَكَانُوا يَأْتُونَهُ كُلَّ لَيْلَةٍ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةٌ مِنَ اللَّيَالِي لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّضُوا وَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ قَالَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغَضَّبًا قَالَ فَقَالَ لَهُمْ أَيُّهَا النَّاسُ مَا زَالَ بِكُمْ صَبِيغُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَيُكْتَبَ عَلَيْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنْ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ [راجع: ۲۱۹۶۵]۔

(۲۱۹۷۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مسجد میں چٹائی سے ایک خیمہ بنایا اور اس میں کئی راتیں نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ لوگ بھی جمع ہونے لگے، کچھ دنوں کے بعد نبی ﷺ کی آواز نہ آئی تو لوگوں کا خیال ہوا کہ شاید نبی ﷺ سو گئے ہیں، اس لئے کچھ لوگ اس کے قریب جا کر کھانسنے لگے تاکہ نبی ﷺ باہر آ جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں مسلسل تمہارا یہ عمل دیکھ رہا تھا، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں تم پر یہ نماز (تہجد) فرض نہ ہو جائے، کیونکہ اگر یہ نماز تم پر فرض ہو گئی تو تم اس کی پابندی نہ کر سکو گے، اس لئے لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نمازوں کو چھوڑ کر دوسری نمازیں گھر میں پڑھنا انسان کے لیے سب سے افضل ہے۔

(۲۱۹۷۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزُّوَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَلَمْ أَرَكَ اللَّيْلَةَ خَفَقْتَ الْفِرَاعَةَ فِي سَجْدَتِي الْمَغْرِبِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْرَأُ فِيهِمَا بِطَوْلَى الطُّوَلَيْنِ [صححه البخاری ۷۶۵]، وابن خزيمة (۵۱۵ و ۵۱۶)۔ [انظر: ۲۱۹۸۰، ۲۱۹۸۵]۔

(۲۱۹۷۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۃ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ أَنَسُ خَرَجُوا مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ تَقُولُ قَتَلْنَاهُمْ وَفِرْقَةٌ تَقُولُ لَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فَكَانَ قَرِيبُ يَقُولُونَ قَتَلْنَاهُمْ وَقَرِيبُ يَقُولُونَ لَا قَالَ بَهْزٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا طَبِئَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِئَةِ [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۷۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا بدینہ طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

(۲۱۹۷۵) حَدَّثَنَا قِيَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الرَّقْفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ تَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمُخَابِرَةِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ مَا الْمُخَابِرَةُ قَالَ أَنْ تَأْخُذَ الْأَرْضَ بِبُصْفٍ أَوْ بِطَلَسٍ أَوْ بِرُبْعٍ أَوْ بِأَشْبَاهِ هَذَا [راجع: ۲۱۹۷۰].

(۲۱۹۷۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”مخابره“ سے منع فرمایا ہے، میں نے ”مخابره“ کا معنی پوچھا تو فرمایا زمین کو نصف، تہائی یا چوتھائی پیداوار کے عوض بیانی پر لیتا۔

(۲۱۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أَرَكْسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا قَالَ رَجَعَ أَنَسُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَرِيبُ يَقُولُونَ قَتَلْنَاهُمْ وَقَرِيبُ يَقُولُونَ لَا فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَقَالَ إِنَّهَا طَبِئَةٌ وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِئَةِ [راجع: ۲۱۹۳۵].

(۲۱۹۷۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ احد کے لئے روانہ ہوئے تو لشکر کے کچھ لوگ راستے ہی سے واپس آ گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کے بارے میں دو گروہ ہو گئے، ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے اور گروہ ثانی کہتا تھا نہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ ہو گئے اور نبی ﷺ نے فرمایا بدینہ طیبہ ہے، یہ گندگی کو اسی طرح دور کر دیتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔“

(۲۱۹۷۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ أَبُو الْأَسَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ تَسَعَّرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَمَّ خَرَجْنَا حَتَّى آتَيْنَا الصَّلَاةَ قَالَ أَنَسُ فَقُلْتُ لَزَيْدٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ

قَدْ رَوَى قِرَاءَةُ خَمْسِينَ آيَةً أَوْ سِتِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸].

(۲۱۹۷۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدی پچاس ساٹھ آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۱۹۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَابِيَا بِخَرْصِهَا كَيْلًا [راجع: ۲۱۹۱۴].

(۲۱۹۷۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۲۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۷۸) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَكْحُولٍ وَعَطِيَّةٍ وَصَمْرَةَ وَرَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ زَوْجٍ وَأَخْتٍ لَمْ وَأَبٍ فَأَعْطَى الزَّوْجَ النِّصْفَ وَالْأَخْتَ النِّصْفَ فَلَكَمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِذَلِكَ

(۲۱۹۷۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے وراثت کا یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک عورت فوت ہوئی جس کے ورثاء میں ایک شوہر اور ایک حقیقی بہن ہے تو انہوں نے نصف مال شوہر کو دے دیا اور دوسرا نصف بہن کو، کسی نے ان سے اس کے متعلق بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، انہوں نے بھی یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۱۹۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ وَجَدْتُ هَذَا الْخَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا نَسَخْنَا الْمَصَاحِفَ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَالْتَمَسْتُهَا فَلَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ إِلَّا مَعَ خَزِيمَةَ بِنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ [صححه البخاری (۲۸۰۷)]. [النظر: ۲۱۹۸۲، ۲۱۹۹۱].

(۲۱۹۷۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۱۹۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ

أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمْ يَأْتِ أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّورِ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِطُولِ الطُّوَلَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ وَمَا طَوَّلُوا الطُّوَلَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ [راجع: ۲۱۹۷۲].

(۲۱۹۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما حضرت ابوالباب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مروان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھائی ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۸۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّعُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۸۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۱۹۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ فُقِدَتْ آيَةٌ مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ حِينَ نَسَخْنَا الْمَصَاحِفَ قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَاَلْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ فَالْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا فِي الْمَصْحَفِ [راجع: ۲۱۹۷۹].

(۲۱۹۸۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورہ احزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی ﷺ نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ پھر میں نے اس کی سورت میں مصحف کا حصہ بنا دیا۔

(۲۱۹۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّيَّاقِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْعَلُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عَمْرٌو عِنْدَهُ جَالِسٌ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنَّكَ غُلَامٌ شَابَّ عَاقِلٌ لَا تَنْهَمُكَ قَدْ كُنْتُ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْبِغُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعُهُ قَالَ زَيْدٌ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنْ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ فَفُلْتُ اتَّفَعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ أَبُو بَكْرٍ يُرَاجِعُنِي حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صُدْرِي بِالْأَيْدِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعَمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [تقدم فی مسند ابی بکر: ۱۵۷].

(۲۱۹۸۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس جنگ یمامہ کے موقع پر ایک قاصد کو بھیج کر مجھے بلایا، میں حاضر ہوا تو وہاں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے

فرمایا اے زید بن ثابت! آپ ایک سمجھدار نوجوان ہو، ہم آپ پر کوئی تہمت نہیں لگاتے، آپ نبی ﷺ کے دور میں وحی لکھا کرتے تھے، آپ قرآن کریم کو تلاش کر کے ایک جگہ اکٹھا کر دو، زید ﷺ کہتے ہیں کہ بخدا! اگر یہ لوگ مجھے کسی پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹانے کا حکم دیتے تو وہ میرے لیے جمع قرآن کے اس حکم سے زیادہ وزنی نہ ہوتا، میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ حضرات وہ کام کرنا چاہتے ہیں جو نبی ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت صدیق اکبر ﷺ نے فرمایا بخدا! اسی میں خیر ہے، پھر وہ مجھے مسلسل کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے بھی اس کام پر شرح صدر عطا فرمادیا جس پر حضرت صدیق اکبر ﷺ اور فاروق اعظم ﷺ کو شرح صدر ہوا تھا۔

(۲۱۹۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرَّقِصَى لِلدِّيِ أَرْقِيَهَا وَالْعُمَرَى لِلدِّيِ أَعْمَرَهَا [راجع: ۲۱۹۶۴]۔
(۲۱۹۸۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ اور ”رقی“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَرْوَانَ أَخْبَرَهُ قَالَ قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَاصِ الْمُفْضَلِ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَوْلَى الطُّوَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ مَا طَوْلَى الطُّوَلَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ [راجع: ۲۱۹۷۲]۔

(۲۱۹۸۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت ابوالویب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مردان سے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم نے مغرب کی نماز بہت ہی مختصر پڑھا لی ہے، میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۱۹۸۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَرَأْتُ فِي كِتَابِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ خَارِجَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴]۔

(۲۱۹۸۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔
(۲۱۹۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ [راجع: ۲۱۹۱۹]۔

(۲۱۹۸۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وارث کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرٍ قَالَا أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحُ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ حُجْرًا الْمَدَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْعُمَرَى فِي الْوَمَرَاتِ [راجع: ۲۱۹۱۹].

(۲۱۹۸۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”عمری“ (وہ مکان جسے عمر بھر کے لئے کسی کے حوالے کر دیا جائے) وراثت کا حق قرار دیا ہے۔

(۲۱۹۸۹) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمُدَرِّیِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرْقِبُوا قَمَنَ أَرْقَبَ فَسَبِيلُ الْوَمَرَاتِ [انظر بعده].

(۲۱۹۸۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی جائیداد کو موت پر موقوف مت کیا کرو (کہ جو مر گیا، اس کی ملکیت بھی ختم) اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

(۲۱۹۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شَيْلٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمُدَرِّیِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْمَرَ عُمَرَى فَهِيَ لِمُعْمِرِهِ مَحْبَاهُ وَمَمَاتَهُ لَا تُرْقِبُوا قَمَنَ أَرْقَبَ فَمِنْهُمَا فَهُوَ سَبِيلُ الْوَمَرَاتِ [صححه ابن حبان (۵۱۳۴) قال الألبانی حسن: صحيح الإسناد (أبو داود: ۳۵۵۹، النسائی: ۲۷۷/۶)] [راجع ماقبلہ].

(۲۱۹۹۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کو عمر بھر کے لئے جائیداد دے دے وہ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی دینے والے کی ہوگی، کسی جائیداد کو موت پر موقوف مت کیا کرو (کہ جو مر گیا، اس کی ملکیت بھی ختم) اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو اس میں وراثت کے احکام جاری ہوں گے۔

(۲۱۹۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ أَوْ غَيْرِهَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ لَمَّا كُنْتُ الْمَصَاحِفَ فَقَدْتُ آيَةَ كُنْتُ أَسْمَعُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهَا عِنْدَ خُرَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ إِلَى تَبْدِيلِهِ قَالَ فَكَانَ خُرَيْمَةُ يَدْعَى ذَا الشَّهَادَتَيْنِ أَجَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ وَجُلَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَقِيلَ يَوْمَ صَفَّيْنِ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۱۹۷۹].

(۲۱۹۹۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مصاحف کے نسخے تیار کر رہے تھے تو مجھے ان میں سورۃ الزاب کی ایک آیت نظر نہ آئی جو میں نبی ﷺ کو پڑھتے ہوئے سنتا تھا، میں نے اسے تلاش کیا تو وہ مجھے صرف حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی شہادت کو نبی ﷺ نے دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا تھا اور وہ آیت یہ تھی مِنْ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ.

(۲۱۹۹۲) حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ عَنْ أَبِي سَنَانٍ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ وَهْبِ الْجُمُحِيِّ عَنْ ابْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ

كُفِبَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنَ الْقَدْرِ شَيْءٌ فَأُحِبُّ أَنْ تَحْدِثَنِي بِحَدِيثٍ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَذْهَبَ عَنِّي مَا أَحَدٌ قَالَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَذَّبَ أَهْلَ السَّمَوَاتِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ عَذْبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَهُمْ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهُ لَهُمْ خَيْرًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَلَوْ كَانَ أَحَدٌ لَكَ ذَهَبًا فَأَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَمْ تُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخِطِّكَ وَأَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ مَا تَقَبَّلَ مِنْكَ وَلَوْ مِثَّ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ وَلَا عَلَيْكَ أَنْ تُلْقَى أَحَدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَتَسْأَلُهُ فَلَقِيَ عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ لَقِيَ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۱۹۲۲].

(۲۱۹۹۲) ابن دلیلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گیا اور عرض کیا کہ اے ابوالمنذر! میرے دل میں تقدیر کے متعلق کچھ دوسوے پیدا ہو رہے ہیں، آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جس کی برکت سے میرے دل سے یہ دوسوے دور ہو جائیں، انہوں نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمام آسمان و زمین والوں کو عذاب میں مبتلا کر دیں تو اللہ تعالیٰ پھر بھی ان پر ظلم کرنے والے نہیں ہوں گے، اور اگر ان پر رحم کر دیں تو یہ رحمت ان کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی، اور اگر تم راہ خدا میں احد بیٹا کے برابر بھی سونا خرچ کر دو گے تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک تمہاری طرف سے قبول نہیں فرمائے گا جب تک تم تقدیر پر کمال ایمان نہ لے آؤ، اور یہ یقین نہ کر لو کہ تمہیں جو چیز پیش آئی ہے وہ تم سے چوک نہیں سکتی تھی، اور جو چیز تم سے چوک گئی ہے وہ تم پر آ نہیں سکتی تھی، اگر تمہاری موت اس کے علاوہ کسی اور عقیدے پر ہوئی تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کیا۔

(۲۱۹۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ الزُّكَيْنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ خَلِيفَتَيْنِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّهُمَا لَنْ يَفْرَقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ جَمِيعًا [راجع: ۲۱۹۱۱].

(۲۱۹۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم میں اپنے دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں، ایک تو کتاب اللہ ہے جو کہ آسمان و زمین کے درمیان لٹکی ہوئی رسی ہے، اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اور یہ دونوں چیزیں کبھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آ پہنچیں۔

(۲۱۹۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَوْصَنُوا مِنَّمَا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۱۹۹۳) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔
(۲۱۹۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَةِ أَنْ تُوْخَذَ بِمِثْلِ خُرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رَطْبًا [راجع: ۲۱۹۱۴].
(۲۱۹۹۵) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابَاةِ وَالْمُحَاقَلَةِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ لِأَهْلِ الْعَرَايَا أَنْ يَبِيعُوا هَآ بِمِثْلِ خُرْصِهَا إِقَالَ الْأَنْصَارِيُّ صَحِيح (الترمذی: ۱۳۰۰). [راجع: ۲۱۹۵۰]

(۲۱۹۹۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ”بیع عرایا“ میں اس بات کی اجازت دی ہے کہ اسے اندازے سے ماپ کر بیچ دیا جائے۔

فائدہ: بیع عرایا کی وضاحت کے لئے حدیث نمبر (۳۳۹۰) ملاحظہ کیجئے۔

(۲۱۹۹۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فِيهِ أَقْبَرٌ وَهُوَ عَلَى بَقْلَيْهِ فَخَادَتْ بِهِ وَكَادَتْ أَنْ تَلْقِيَهُ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْقُبْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ هَلَكُوا فِي الْمَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَاغُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ ثُمَّ قَالَ لَنَا تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ فَلَمَّا تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ثُمَّ قَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَقُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ثُمَّ قَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ثُمَّ قَالَ تَعَوُّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمُحْيَا وَالْمَمَاتِ فَقُلْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمُحْيَا وَالْمَمَاتِ [صححه مسلم ۲۸۶۷]. (صحيح ابن حبان ۱۰۰۰).

(۲۱۹۹۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تھے، جہاں کچھ قبریں بھی تھیں، نبی ﷺ اس وقت ایک ٹھچر پر سوار تھے، اچانک وہ ٹھچر بندے لگا اور قریب تھا کہ نبی ﷺ کو گرا دیتا، نبی ﷺ نے پوچھا کسی کو معلوم ہے کہ یہ کن لوگوں کی قبریں کی قبریں ہیں؟ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ لوگ زمانہ جاہلیت میں فوت ہو گئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ تمہیں کچھ عذاب قبر نہ سنا دیتا، پھر ہم سے فرمایا عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم عذاب جہنم

سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم مسیح دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، ہم نے عرض کیا کہ ہم زندگی اور موت کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۲۱۹۹۸) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً قَالَ قَرَأَى رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ أَمَرْتُمْ بِثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعَ وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً فَلَوْ جَعَلْتُمْ فِيهَا التَّهْلِيلَ لَفَعَلْتُمُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُمْ فَافْعَلُوا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ (راجع: ۲۱۹۳۶)

(۲۱۹۹۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کریں، پھر ایک انصاری نے ایک خواب دیکھا جس میں کسی نے اس سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے ہر نماز کے بعد ہمیں اس طرح تسبیحات پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں!! اس نے کہا کہ انہیں ۲۵، ۲۵ مرتبہ پڑھا کرو اور ان میں ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کا اضافہ کرلو، جب صبح ہوئی تو اس نے اپنا یہ خواب نبی ﷺ سے ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا اسی طرح کیا کرو۔

(۲۱۹۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ (راجع: ۲۱۹۳۴)

(۲۱۹۹۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۲۰۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلَّى إِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ أَوْ غَابَ قَرْنُهَا وَقَالَ إِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ أَوْ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ

(۲۲۰۰۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ سورج شیطان کے دو بیٹوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(۲۲۰۰۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الزَّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتْبَاعُ الْقَمَارِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلُوا صَلَاحَهَا فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُصُومَةً فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ لَهُ هَؤُلَاءِ ابْتِاعُوا الْقَمَارَ يَقُولُونَ أَصَابَنَا الدُّمَانُ وَالْقَتَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَبَايَعُوهَا حَتَّى يَدْخُلَ صَلَاحُهَا (راجع: ۲۱۹۵۱)۔

(۲۲۰۰۱) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم لوگ اس وقت پھلوں کے پکنے سے پہلے ہی ان کی خرید و فروخت کر لیا کرتے تھے، ایک مرتبہ نبی ﷺ کی ساعت کے لئے اس کا کوئی مقدمہ پیش ہوا، تو نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا جا رہا ہے؟ بتایا گیا کہ ان لوگوں نے بھل خرید لیا تھا، اب کہہ رہے ہیں کہ ہمارے حصے میں تو بوسیدہ اور بے کار پھل آ گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تک پھل پک نہ جایا کرے اس وقت تک اس کی خرید و فروخت نہ کیا کرو۔

(۲۲۰۰۲) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ وَقَالَ الْأَذْمَانُ وَالْقَشَامُ

(۲۲۰۰۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ الْخُرَاسَانِيُّ سَمِعَ شُرَحْبِيلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ أَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَنَحْنُ فِي حَائِطٍ لَنَا وَمَعَنَا فِخَاخٌ نَنْصِبُ بِهِا فَصَاحَ بِنَا وَطَرَدَنَا وَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا [راجع: ۲۱۹۰۹]

(۲۲۰۰۵) شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بے بازار میں انورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ از گیا) اور فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲۰۰۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِنِّي قَاعِدٌ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِذْ أَوْحَى إِلَيْهِ قَالَ وَعَشِيَّتُهُ السَّكِينَةُ وَوَقَعَ فِخْذُهُ عَلَى فِخْذِي حِينَ عَشِيَّتُهُ السَّكِينَةُ قَالَ زَيْدٌ فَلَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا قَطُّ أَثْقَلَ مِنِّي فِخْذِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَكْتُبْ يَا زَيْدُ فَأَخَذْتُ كِتْفًا فَقَالَ أَكْتُبْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ الْآيَةُ كُلُّهَا إِلَى قَوْلِهِ أَجْرًا عَظِيمًا فَكُتِبَتْ ذَلِكَ فِي كِتْفِي فَقَامَ حِينَ سَمِعَهَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَقَامَ حِينَ سَمِعَ فَضِيلَةَ الْمُجَاهِدِينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ يَمْنُ لَا يَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ يَمْنُ هُوَ أَعْمَى وَأَشْبَاهَ ذَلِكَ قَالَ زَيْدٌ قَوْلَ اللَّهِ مَا مَضَى كَلَامُهُ أَوْ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَضَى كَلَامَهُ عَشِيَّتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّكِينَةُ فَوَقَعْتُ فِخْذُهُ عَلَى فِخْذِي فَوَجَدْتُ مِنْ ثِقَلِهَا كَمَا وَجَدْتُ فِي الْمَرَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَقَالَ أَفْرَأَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ أَوْلَى الصُّرْرِ قَالَ زَيْدٌ فَالْحَقِيقَةُ قَوْلَ اللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُلْحَقِهَا عِنْدَ صَدْعٍ كَانَ فِي الْكُتِفِ [صححه الحاكم (۸۱/۲)]. قال الألباني حسن صحيح (أبو داود: ۲۵۰۷ و ۳۹۷۵). قال شعيب

صحيح وهذا [إسناد حسن]. [انظر: ۲۲۰۰۷، ۲۲۰۰۵].

(۲۲۰۰۷) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نبی ﷺ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان پر وحی نازل ہونے

گئی اور انہیں سکینہ نے ڈھانپ لیا، اسی اثناء میں نبی ﷺ کی ران میری ران پر آگئی، بخدا میں نے اس حالت میں نبی ﷺ کی ران سے زیادہ بوجھ کوئی چیز نہیں پائی، پھر وہ کیفیت دور ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا زید! لکھو، میں نے شانے کی بڑی پکڑی اور نبی نے فرمایا کھولا یَسْتَوِی الْقَاعِدُونَ ”أَجْرًا عَظِيمًا“ میں نے اسے لکھ لیا، یہ آیت اور مجاہدین کی فضیلت سن کر حضرت ابن ام کثوم رضی اللہ عنہ ”جو نابینا تھے“ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اس شخص کا کیا حکم ہے جو جہاد نہیں کر سکتا مثلاً نابینا وغیرہ؟ بخدا ابھی ان کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ نبی ﷺ پر پھر سکینہ چھانے لگا، ان کی ران میری ران پر آگئی اور مجھے پہلے کی طرح بوجھ محسوس ہوا، پھر وہ کیفیت دور ہوئی تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ وہ آیت پڑھو، چنانچہ میں نے وہ پڑھ کر سنا دی، نبی ﷺ نے اس میں غَیْرُ أُولَی الضَّرَرِّ کا لفظ شامل کر دیا جسے میں نے اس کے ساتھ ملا دیا، اور وہ اب تک میری نگاہوں کے سامنے گویا موجود ہے۔

(۳۳۰۰۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ زَيْدٍ قَالَتْ قَالَ زَيْدٌ بْنُ ثَابِتٍ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ
(۲۳۰۰۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ بَنِي صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ دُعَاءَ وَأَمْرَهُ أَنْ يَتَعَاهدَ بِهِ أَهْلَهُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ قُلْ كُلَّ يَوْمٍ حِينَ تَصْبِحُ لَيْلِكَ اللَّهُمَّ لَيْلِكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَبِكَ وَإِلَيْكَ اللَّهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ فَمَشَيْتُكَ بَيْنَ يَدَيْهِ مَا شِئْتُ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ وَلَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةُ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ وَمَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلَاةٍ فَعَلَى مَنْ صَلَّيْتُ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَعْنَةٍ فَعَلَى مَنْ لَعَنْتُ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّيْ مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَمَاتِ وَلَكَّةَ نَظَرٍ إِلَيَّ وَجْهَكَ وَشَوْقًا إِلَيَّ لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ أَعُوذُ بِكَ اللَّهُمَّ أَنْ أَظْلَمَ أَوْ أُظْلِمَ أَوْ أَعْتَدَى أَوْ يُعْتَدَى عَلَيَّ أَوْ أَكْتَسَبَ خَطِيئَةً مُحِبَّةً أَوْ ذَنْبًا لَا يَغْفِرُ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلِيمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَإِنِّي أَشْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَلِقَائَكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنْتَ تَبَعْتُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَى نَفْسِي تَكَلَّمْتَ إِلَى صَبَاحَةٍ وَعَوْرَةٍ وَذَنْبٍ وَخَطِيئَةٍ وَإِنِّي لَا أَتَّقِي إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاعْفُ رُبِّي ذَنْبِي كُلَّهُ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَتَبَّ عَلَى إِلَيْكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

(۲۲۰۰۶) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں یہ دعاء سکھائی اور حکم دیا کہ اپنے اہل خانہ کو بھی روزانہ یہ دعاء پڑھنے کی تلقین کریں اور خود بھی صبح کے وقت یوں کہا کریں

”اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیری خدمت کے لئے، ہر خیر تیرے ہاتھ میں ہے، تجھ سے ملتی ہے، تیری مدد سے ملتی ہے اور تیری ہی طرف لوٹتی ہے، اے اللہ! میں نے جو بات منہ سے نکالی، جو منت مانی، جو قسم کھائی، تیری مشیت اس سے بھی آگے ہے، تو جو چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور تو جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، اور تیری توفیق کے بغیر نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی ہم میں کوئی طاقت نہیں، تو ہر چیز پر یقیناً قادر ہے۔

اے اللہ! میں نے جس کے لئے دعاء کی اس کا حقدار وہی ہے جسے آپ اپنی رحمت سے نوازیں اور جس پر میں نے لعنت کی ہے، اس کا حقدار بھی وہی ہے جس پر آپ نے لعنت کی ہو، آپ ہی دنیا و آخرت میں میرے کارساز ہیں، مجھے اسلام کی حالت میں دنیا سے رخصتی عطا فرما اور نیکو کاروں میں شامل فرما۔

اے اللہ! میں تجھ سے فیصلے کے بعد رضا مندی، موت کے بعد زندگی کی شہدک، تیرے رخِ زیبا کے دیدار کی لذت اور تجھ سے ملنے کا شوق مانگتا ہوں بغیر کسی تکلیف کے اور بغیر کسی گمراہ کن آزمائش کے، اے اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ کسی پر میں ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے، میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر زیادتی کرے، یا میں ایسا گناہ کر بیٹھوں جو تمام اعمال کو ضائع کر دے یا ناقابلِ معافی ہو۔

اے زمین و آسمان کو پیدا کرنے والے اللہ! ڈھکی چھپی اور ظاہر سب باتوں کو جاننے والے! عزت و بزرگی والے! میں اس دنیوی زندگی میں تجھ سے عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں ”اور تو گواہ بننے کے لئے کافی ہے“ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، حکومت بھی تیری ہے اور ہر طرح کی تعریف بھی تیری ہے، تو ہر چیز پر قادر ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں نیز میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ برحق ہے، تجھ سے ملاقات یقینی ہے، جنت برحق ہے، قیامت آکر ہے گی اور اس میں کوئی شک نہیں اور تو قبروں کے مردوں کو زندہ کر دے گا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا تو گویا مجھے ضائع ہونے کے لیے چھوڑ دیا اور مجھے میرے عیوب، گناہوں اور لغزشات کے سپرد کر دیا، اور میں تو صرف تیری رحمت پر ہی اعتماد کر سکتا ہوں، لہذا میرے سارے گناہوں کو معاف فرما، کیونکہ یہ بات یقینی ہے کہ تیرے علاوہ گناہوں کو کوئی بھی معاف نہیں کر سکتا، اور میری توبہ قبول فرما، چشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم والا ہے۔

(۲۲۰۰۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أُنْبِئَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ [راجع: ۲۱۹۵۴].

(۲۲۰۰۷) حدیث نمبر (۲۱۹۵۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۰۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبُو الزَّيْنَادِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِزَيْتٍ فَسَأَلْتُهُ فِيمَنْ سَاوَمَهُ مِنَ التُّجَّارِ حَتَّى ابْتَعْتَهُ مِنْهُ حَتَّى قَالَ قَدَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ قَرِيبَتِي فِيهِ حَتَّى أَرْضَانِي قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ لَأُضْرِبَ عَلَيْهَا فَأَخَذَ رَجُلٌ بِذِرَاعِي مِنْ خَلْفِي فَأَلْتَفْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحْوِزَهُ إِلَيَّ رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَأَمْسَكْتُ يَدِي [صححه ابن حبان (۴۹۸۴)]. قال الألباني حسن بما قبله (أبو داود:

۳۴۹۹) قال شعب - [سنداه حسن].

(۲۲۰۰۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شام کا ایک آدمی زیتون لے کر آیا، تاجروں کے ساتھ میں بھی بھاؤ تاؤ کرنے والوں میں شامل تھا، حتیٰ کہ میں نے اسے خرید لیا، اس کے بعد ایک آدمی میرے پاس آیا اور مجھے میری مرضی کے مطابق نفع دینے کے لئے تیار ہو گیا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر معاملہ مضبوط کرنا چاہا تو پیچھے سے کسی آدمی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا جس جگہ تم نے اسے خریدا ہے اسی جگہ اسے فروخت مت کرو، بلکہ پہلے اپنے خیمے میں لے جاؤ، کیونکہ نبی ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔

(۲۲۰۰۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ حَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَصَّتُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ [راجع: ۲۱۹۳۴].

(۲۲۰۰۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آگ پر کچی ہوئی چیز کھانے کے بعد تازہ وضو کیا کرو۔

(۲۲۰۱۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزَّيْنَادِ عَنْ شُرْحُبِيلِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي النَّسَاقِ وَمَعِيَ طَيْرٌ اضْطَرَّتْهُ قَالَ فَلَطَمَ لَفَّافَى وَأَرْسَلَهُ مِنْ يَدِي وَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ بَا مَدَوُ نَفْسِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا [راجع: ۲۱۹۰۹].

(۲۲۰۱۰) شرحبیل کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بازار میں ٹورے کی طرح کا ایک پرندہ پکڑ لیا، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو اسے میرے ہاتھ سے لے کر چھوڑ دیا (اور وہ اڑ گیا) اور فرمایا اے دشمن جان! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ کے مدینہ منورہ کے دو دنوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرام قرار دیا ہے۔

(۲۲۰۱۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو هِلَالٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَرَرْتُ

بَنِي اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْعُرُ يَأْكُلُ تَمْرًا فَقَالَ تَعَالَ فَاْكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ وَأَنَا أُرِيدُ مَا تُرِيدُ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ فَكَانَ بَيْنَ مَا أَكَلْنَا وَبَيْنَ أَنْ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ حَمْسِينَ آيَةً [راجع: ۲۱۹۱۸]۔

(۲۲۰۱۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حری کھائی، پھر ہم مسجد کی طرف نکلے تو نماز کھڑی ہو گئی، راوی نے پوچھا کہ ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے بتایا کہ جتنی دیر میں آدی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے۔

(۲۲۰۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَنبَا سَفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَأْكُلْ تَمْرَةً بِتَمْرَةٍ وَلَا تَبَاغُ تَمْرَةً حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا قَالَ فَلَقِيَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي عَرَايَا [راجع: ۲۱۹۱۴] قَالَ سَفْيَانُ الْبَرَاءُ نَحْنُ كَانَتْ تَوْهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا فَيَبْعُونَهَا بِمَا شَاؤُوا مِنْ تَمْرِهِ

(۲۲۰۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں پر لگی ہوئی بھجور کو کئی ہوئی بھجور کے عوض بیچنے سے منع فرمایا ہے، تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ملاقات ہونے پر انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عرايا“ میں اس کی اجازت دے دی ہے۔

حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۰۱۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّهَادَةِ مَا شَهِدَ بِهَا صَاحِبُهَا قَبْلَ أَنْ يُسَالَهَا [راجع: ۱۷۱۷۳]۔

(۲۲۰۱۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین گواہی یہ ہے کہ (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلِكُفْرُجِنَ تَفَالُكٍ [انظر: ۲۲۰۲۴]۔

(۲۲۰۱۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو، البتہ انہیں چاہئے کہ وہ بن سنور نہ نکلیں۔

(۳۳۰۱۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بْنِ حَبَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَفَّى يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ عَلٌّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَشْنَا مَنَاعَهُ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ [راجع: ۱۷۱۰۶]۔

(۳۳۰۱۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیر میں ایک اچھی مسلمان فوت ہو گیا، نبی ﷺ سے لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ تم خود ہی پڑھ لو، یہ سن کر لوگوں کے چروں کا رنگ اڑ گیا (کیونکہ نبی ﷺ کا اس طرح انکار فرمانا اس شخص کے حق میں اچھی علامت نہ تھی) نبی ﷺ نے لوگوں کی کیفیت بھانپ کر فرمایا تمہارے اس ساتھی نے اللہ کی راہ میں نکل کر بھی (مالِ نیت میں) خیانت کی ہے، ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو ہمیں اس میں سے ایک رسی ملی جس کی قیمت صرف دو درہم کے برابر تھی۔

(۳۳۰۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ أَوْ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الصَّائِمِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا وَمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ أَوْ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الْغَازِي فِي أَنْفِهِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا [راجع: ۱۷۱۰۷]۔

(۳۳۰۱۶) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرانے، اس کے لئے روزہ دار کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی، اور جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامانِ جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا سی کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۳۳۰۱۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَخَذُوا قُبُورًا [راجع: ۱۷۱۰۵]۔

(۳۳۰۱۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بنایا کرو، بلکہ ان میں بھی نماز پڑھا کرو۔

(۳۳۰۱۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ عَنْ خَلَادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ أَصْحَابِكَ فَلْيُرْقِعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ لِأَنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْحَجِّ [صححه ابن خزيمة: ۲۶۲۸]، وابن حبان (۳۸۰۳)، والحاكم (۴۰۰/۱)۔ قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۹۲۳)۔ قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناد منقطع.]

خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَارِبًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَّفَ غَارِبًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا [راجع: ۱۷۱۶۵].

(۲۳۰۲۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامان جہاد مہیا کرے یا اس کے پیچھے اس کے اہل خانہ کی حفاظت کرے تو اس کے لئے مجاہد کے برابر اجر و ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں ذرا کمی بھی نہیں کی جائے گی۔

(۲۳۰۲۴) حَدَّثَنَا رُبَيْعُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللَّهِ الْمَسَاجِدَ وَلِيُخْرِجَنَّ تِفَالَتِ [راجع: ۲۲۰۱۴]

(۲۳۰۲۴) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں آنے سے مت روکا کرو، البتہ انہیں چاہئے کہ وہ بن سورا نہ نکلیں۔

(۲۳۰۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَأَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ النَّصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ أَوْ يُخْبِرَ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا [راجع: ۱۷۱۶۶].

(۲۳۰۲۵) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کے بارے نہ بتاؤں؟ جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۳۰۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ قَالَ فَكَانَ زَيْدٌ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ بِمَوْضِعِ قَلَمِ الْكَاتِبِ مَا تَقَامَ صَلَاةٌ إِلَّا اسْتَاكَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ [راجع: ۱۷۱۵۷].

(۲۳۰۲۶) حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت سواک کرنے کا حکم دیتا، اسی وجہ سے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ جب مسجد جاتے تو سواک ان کے کانوں پر اس طرح رکھ دیتے تھے جیسے کاتب کا قلم ہوتا ہے اور جب اقامت ہوتی تو وہ نماز شروع ہونے سے پہلے سواک کرتے تھے۔

(۲۳۰۲۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مَوْلَى لِمُهَنَّبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْهَى عَنِ النَّهْبَةِ وَالْخُلْسَةِ [راجع: ۱۷۱۷۸].

(۲۲۰۲۷) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو لوٹ مار کرنے اور اچکے پن سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔
(۲۲۰۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْلٍ حَدَّثَنِي الصَّخَّاءُ بْنُ عُمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنْ اللَّفْطَةِ فَقَالَ عَرَفْتُهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَابُهَا فَلَاذَهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَأَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوَكَانَهَا ثُمَّ كُلُّهَا فَإِنْ جَاءَ بِأَبْيَها فَلَاذَهَا إِلَيْهِ [راجع: ۱۷۱۷۲]۔

(۲۲۰۲۸) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر مجھے گری پڑی کسی تھیلی میں چاندی مل جائے تو آپ کی کیا فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا ظرف، اس کا بندھن اور اس کی تعداد بھی طرح محفوظ کر کے ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس دوران اس کا مالک آجائے تو اس کے حوالے کر دو، ورنہ وہ تمہاری ہوگی۔

(۲۲۰۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ عَبَّاسٍ بْنُ سَهْلٍ بْنُ سَعِيدِ السَّاعِدِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنُ خَزْمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عُمَرَ بْنِ عُمَانَ بْنِ عَفَّانٍ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الشُّهُودِ مَنْ أَذَى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَها [راجع: ۱۷۱۶۶]۔

(۲۲۰۳۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بہترین گواہ وہ ہے جو (حق پر) گواہی کی درخواست سے پہلے گواہی دینے کے لئے تیار ہو۔

(۲۲۰۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ قَالَ يَحْيَى وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُرَيْشُ وَالْأَنْصَارُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارٌ وَأَسْلَمُ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَشْجَعٍ وَجُهَيْنَةٍ أَوْ جُهَيْنَةٍ وَأَشْجَعِ حُلَفَاءَ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ مَوْلَى

(۲۲۰۳۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قریش اور انصار، اسلم اور غفار، اشجع اور جہینہ ایک دوسرے کے حلیف موالی ہیں، جن کا اللہ اور اس کے رسول کے علاوہ کوئی مولی نہیں ہے۔

(۲۲۰۳۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ قَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

(۲۲۰۳۱) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

(۲۲۰۳۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طُعْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَابِهِ غَنَمًا لِلصَّحَابَا
فَاعْطَانِي غَنَمًا جَدْعًا مِنَ الْمَعَزِ قَالَ فَبِغْتُهُ بِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ جَدْعٌ قَالَ ضَحَّ بِهِ فَضَحَّيْتُ بِهِ

[صححه ابن حبان (۵۸۹۹)۔ قال الألبانی حسن صحیح (أبو داود: ۲۷۹۸)۔ قال شعيب: إسناده حسن]۔

(۲۲۰۳۲) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان قربانی کے لئے بکریاں
تقسیم کیں تو میرے حصے میں چھ ماہ کا ایک بچہ آیا، میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو
چھ ماہ کا بچہ ہے (کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟) نبی ﷺ نے فرمایا اسی کی قربانی کرلو، چنانچہ میں نے اسی کی قربانی کر لی۔

(۲۲۰۳۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَّاءِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا
قَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [إخراجه الطيالسي (۹۵۵) قال شعيب: صحيح لغيره، وإسناده رجاله رجال الصحيح إلا أنه منقطع]

(۲۲۰۳۳) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دو رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان میں وہ
غافل نہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف فرما دے گا۔

رابع مسند الانصار

بَاقِي حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۰۲۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْخَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عُمَرَ
الدِّمَشْقِيِّ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى
عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهُنَّ النَّجْمُ [قال الترمذی غریب۔ وقال أبو داود: إسناده واه۔ قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجه):

۱، ۵۵، الترمذی: ۵۶۸ و ۵۶۹]۔ [انظر: ۲۸۰۴۲]۔

(۲۲۰۳۳) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ قرآن کریم میں گیارہ سجدے کیے ہیں، جن میں
سورہ نجم کی آیت سجدہ بھی شامل ہے۔

(۲۲۰۲۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَكْرِيَّا الْخُزَاعِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَسْمَائِكُمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِكُمْ فَحَسِّنُوا
أَسْمَاءَكُمْ [صححه ابن حبان (۵۸۱۸)۔ قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۹۴۸)۔ قال المنذرى بانقطاعه]۔

(۲۲۰۳۵) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن تم لوگ اپنے اپنے اور اپنے باپ کے نام

سے پکارے جاوے لہذا اچھے نام رکھا کرو۔

(۲۲۰۳۶) حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ الْقَسَائِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَاشِيِّ عَنْ بَلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْطِي وَيُضِمْ [قال العلائی: هذا الحديث ضعيف. قال الألبانی: ضعيف (أبوداود: ۵۱۳۰). قال شعيب: صحيح موقوفاً وهذا إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۸۰۹۹].

(۲۲۰۳۶) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی چیز کی محبت تمہیں اندھا بہرا کر دیتی ہے۔

(۲۲۰۳۷) وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ لَمْ يَرْفَعَهُ وَرَفَعَهُ الْقُرْقُوسَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ [انظر: ۲۸۰۹۹]

(۲۲۰۳۷) گذشتہ حدیث اس دوری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۳۸) حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَمْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فُقِيَ الرَّجُلُ رَفَقَهُ فِي مَعْشَرَتِهِ

(۲۲۰۳۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی کھجھاری کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے معاشی معاملات میں میانہ روی سے چلے۔

(۲۲۰۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَإِنَّا أَحَدُنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ [صححه البخاری (۱۹۴۵)، ومسلم (۱۱۲۲)]. [انظر: ۲۸۰۵۳، ۲۲۰۴۱]

(۲۲۰۳۹) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھے اور گرمی کی شدت سے اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے جاتے تھے، اور اس موقع پر نبی ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کسی کا روزہ نہ تھا۔

(۲۲۰۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ قَابِطٍ أَوْ عَنْ أَبِي قَابِطٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَقَالَ اللَّهُمَّ آتِنَا وَحْشَتِي وَارْحَمْ غُرْبَتِي وَارْزُقْنِي جَلِيسًا صَالِحًا فَسَمِعَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لَيْنَ كُنْتَ صَادِقًا لَأَنَا أَسْعُدُ بِمَا قُلْتَ وَنَكَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَبَيْنَهُمْ طَائِلٌ لِنَفْسِهِ يَعْنِي الظَّالِمَ يُوْخَذُ مِنْهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ فَذَلِكَ أَلْهَمَ وَالْحَزَنُ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ قَالَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يَأْذِنُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ [انظر: ۲۸۰۵۴]

(۲۲۰۴۰) ثابت یا ابوثابت سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد دمشق میں داخل ہوا، اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے تمہاری میں کوئی مونس عطا فرما، میری اجنبیت پر ترس کھا اور مجھے اچھا رفیق عطا فرما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ دعاء سنی، اور فرمایا

کہ اگر تم یہ دعاء صدق دل سے کر رہے ہو تو اس دعاء کا میں تم سے زیادہ سعادت یافتہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو قرآن کریم کی اس آیت قَمِنَهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ظالم سے اس کے اعمال کا حساب کتاب اسی کے مقام پر لیا جائے گا اور یہی غم و اندوہ ہوگا مِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ یعنی کچھ لوگ درمیانے درجے کے ہوں گے، ان کا آسان حساب لیا جائے گا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُاذِنُ اللَّهُ يَهُدِي لَكُمْ سُبُلَ الْخَيْرِ میں بلا حساب کتاب داخل ہو جائیں گے۔

(۲۲، ۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ حَيَّانَ اللَّيْثِيِّ أَخْبَرْتَنِي أَنَّ الدَّرْدَاءَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فِي الْيَوْمِ الْحَزَّارِ الشَّدِيدِ الْحَرِّ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِي الْقَوْمِ صَائِلٌ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ [راجع: ۲۲، ۳۹]

(۲۲، ۴۱) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ شدید گرمی کے کسی سفر میں تھے اور گرمی کی شدت سے اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے جاتے تھے، اور اس موقع پر نبی ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہم میں سے کسی کا روزہ نہ تھا۔

(۲۲، ۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِعْطَاءِ السُّلْطَانِ قَالَ مَا آتَاكَ اللَّهُ مِنْهُ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ وَتَمَوَّلْهُ قَالَ وَقَالَ الْحَسَنُ رَحِمَهُ اللَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا مَا لَمْ تَرَ حَرْلُ إِلَيْهَا أَوْ تَشْرَفَ لَهَا [انظر: ۲۸، ۱۰۸]

(۲۲، ۴۲) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ بادشاہ کی عطا و بخشش لینے کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں مانگے اور بن خواہش اللہ تعالیٰ تمہیں جو کچھ عطا فرمادے، اسے لے لیا کرو اور اس سے قبول حاصل کیا کرو۔

(۲۲، ۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا أَبُو الدَّرْدَاءِ مُغْضَبًا فَقَالَتْ مَا لَكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَعْرِفُ فِيهِمْ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُمْ يَصْلُونَ جَمِيعًا [صححه البخاری (۶۵۰)] [انظر: ۲۸، ۴۸، ۴۹، ۲۸۰]

(۲۲، ۴۳) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو نہایت غصے کی حالت میں تھے، انہوں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے کہ بخدا! میں لوگوں میں نبی ﷺ کی کوئی تعلیم نہیں دیکھ رہا، اب تو صرف اتنی بات رہ گئی ہے کہ وہ اکٹھے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں۔

(۲۲، ۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ أَوْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَا صَبَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصُوتُهُ [انظر: ۲۸۰۵۰، ۲۲۷۴۰]

[۲۸۰۵۰، ۲۲۷۴۰]

(۲۲۰۳۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو قے آ گئی جس سے نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا، راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہو گئی تو میں نے ان سے بھی اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے لئے وضو کا پانی ڈال رہا تھا۔

(۲۲۰۴۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُتْبِكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ قَالَ مَكِّي وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ إِعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا وَذَلِكَ مَا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذِكْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [صححه الحاكم (۱/۹۶۶) قال

الألساني صحيح (اس ماحۃ ۳۷۹۰، الزمذی ۳۳۷۷)]

(۲۲۰۳۵) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مالک کی نگاہوں میں سے بہتر عمل ”جو درجات میں سب سے زیادہ بلندی کا سبب ہو، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ میدان جنگ میں دشمن سے تمہارا آ منا سامنا ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں“ نہ بتا دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

(۲۲۰۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً مُجْبَعًا عَلَى بَابِ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرَفِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ صَاحِبَهَا يُلِمُّ بِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَلْعَنَهُ لَعْنَةً تَدْخُلُ مَعَهُ فِي قَبْرِهِ كَيْفَ يُورَثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ وَكَيْفَ يَسْتَعْدِمُهَا وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ [صححه مسلم (۱/۱۴۴)، والحاكم

[۱۹۴/۲]۔ [انظر ۲۸۰۶۹]

(۲۲۰۳۶) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک خیمے کے باہر ایک عورت کو دیکھا جس کے یہاں بچے کی پیدائش کا زمانہ قریب آ چکا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا لگتا ہے کہ اس کا مالک اس کے ”قریب“ جانا چاہتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا میرا دل چاہتا ہے کہ اس پر ایسی لعنت کروں جو اس کے ساتھ اس کی قبر تک جائے، یہ اسے کیسے اپنا وارث بنا سکتا ہے جب کہ یہ اس کے لئے حلال ہی نہیں اور کیسے اس سے خدمت لے سکتا ہے جبکہ یہ اس کے لئے حلال ہی نہیں۔

(۲۲.۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَرْفَعَةُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَتَيْتُكُمْ بِخَيْرٍ أَعْمَالِكُمْ فَذَكَرَ الْخَدِيثَ يَعْنِي حَدِيثَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَتَحَكَّى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ [انظر: ۲۸۰۷۵]. [راجع: ۲۲۰۴۵].

(۲۲.۴۷) حدیث نمبر (۲۲۰۴۵) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲.۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْعَجِبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ تِلْكَ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةٍ قَالُوا كَيْفَ يُطِيقُ ذَلِكَ أَوْ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ [صححه مسلم (۸۱۱)] [انظر: ۲۸۰۴۳، ۲۸۰۴۶، ۲۸۰۷۲، ۲۸۰۷۳].

(۲۲.۴۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کیا تم ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے سے عاجز ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ بات بہت مشکل معلوم ہوئی اور وہ کہنے لگے کہ اس کی طاقت کس کے پاس ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ اخلاص پڑھ لیا کرو (کہ وہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے)۔

(۲۲.۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ الضَّمِّ فَكَرِهَهَا فَقُلْتُ لَهُ إِنْ قَوْمُكَ يَأْكُلُونَهُ قَالَ لَا يَعْلَمُونَ فَقَالَ رَجُلٌ عَنْهُ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَبْهٍ وَكُلِّ ذِي خُطْفَةٍ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّيِّعِ [إخرجه الحميدي (۳۹۷)]. قال شعيب: المرفوع منه صحيح لغيره، وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۸۰۶۲].

(۲۲.۴۹) عبدالقدوس بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے گوہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا، میں نے ان سے کہا کہ آپ کی قوم تو اسے کھاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ انہیں معلوم نہیں ہوگا، اس پر وہاں موجود ایک آدمی نے کہا کہ میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ نبی ﷺ نے ہر اس جانور سے منع فرمایا ہے جو لوٹ مار سے حاصل ہو، جسے اچک لیا گیا ہو یا ہر وہ درندہ جو اپنے چلی والے دانتوں سے شکار کرتا ہو، حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق فرمائی۔

(۲۲.۵۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ فَلَمَّا خَلْتُ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَلَمَّ أَجَدُهُ وَوَجَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ تَرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَتْ فَادْعُ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ لِأَخِيهِ بَطْنُهُ الْغَيْبِ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ فَتَرَجَعْتُ إِلَى السُّوْقِ فَالْتَقَى أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَأْتِرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم]

(۲۷۳۲)، وابن حبان (۹۸۹)۔ [انظر: ۲۲۰۵۱، ۲۸۱۱۰]۔

(۲۲۰۵۰) صفوان بن عبد اللہؒ جن کے کناح میں ”درداء“ تھیں، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام آیا اور حضرت ابو درداءؓ کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن وہ گھر پر نہیں ملے البتہ ان کی اہلیہ موجود تھیں، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اس سال تمہارا حج کا ارادہ ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، انہوں نے فرمایا کہ ہمارے لیے بھی خیر کی دعاء کرنا کیونکہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی پیٹھ پیچھے جو دعاء کرتا ہے وہ قبول ہوتی ہے، اور اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ اس مقصد کے لئے مقرر ہوتا ہے کہ جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے خیر کی دعاء مانگے تو وہ اس پر آمین کہتا ہے، اور یہ کہتا ہے کہ تمہیں بھی یہی نصیب ہو۔

پھر میں بازار کی طرف نکلا تو حضرت ابو درداءؓ سے بھی ملاقات ہو گئی، انہوں نے بھی مجھ سے یہی کہا اور یہی حدیث انہوں نے بھی نبی ﷺ کے حوالے سے سنائی۔

(۲۲۰۵۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَيَعْلَى قَالَ قَالَا حَدَّثَنَا الْمَلِکُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ قَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَقَدْ كَرِهَ (۲۲۰۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۵۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ يَعْنِي ابْنَ مَعْمُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَزَلَ بِأَبِي الدَّرْدَاءِ رَجُلٌ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَقِيمٌ فَتَسَرَّحَ أَمْ طَاعِنٌ فَتَعَلَّفَ قَالَ بَلْ طَاعِنٌ قَالَ فَإِنِّي سَأَزُودُكَ زَادًا لَوْ أَجَدَ مَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ لَزَوْدْتُكَ أَمِيتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الْأَعْيَاءُ بِالذُّنْيَا وَالْآخِرَةُ نَصَلِي وَيُصَلُّونَ وَنُصُومٌ وَيَصُومُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَلَا يَتَصَدَّقُ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى شَيْءٍ إِنْ أَنْتَ فَعَلْتَهُ لَمْ يَسْبِقْك أَحَدٌ كَانَ قَبْلَكَ وَلَمْ يَذِرْكَ أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا مَنْ فَعَلَ الَّذِي تَفْعَلُ ذُبِرَ كُلُّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً [انخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۴۹)۔ قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده، وهذا إسناد ضعيف]۔ [انظر: ۲۸۰۶۵]۔

(۲۲۰۵۳) حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ان کے یہاں آیا، انہوں نے پوچھا کہ تم مقیم ہو کہ ہم تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں یا مسافر ہو کہ تمہیں زاوراہ دیں؟ اس نے کہا کہ مسافر ہوں، انہوں نے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی چیز زاوہ کے طور پر دیتا ہوں جس سے افضل اگر کوئی چیز مجھے ملتی تو میں تمہیں وہی دیتا، ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مالدار تو دنیا و آخرت دونوں لے گئے، ہم بھی نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی پڑھتے ہیں، ہم بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ بھی رکھتے ہیں، البتہ وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کر سکتے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتا دوں کہ اگر تم اس پر عمل کر لو تو تم سے پہلے والا کوئی تم سے آگے نہ بڑھ سکے اور پیچھے والا تمہیں پانہ سکے، الایہ کہ کوئی آدمی تمہاری ہی طرح عمل کرنے لگے، ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنِي زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ حَيْشٍ الْكَلَابِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَمْرُؤِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيْنَ مَسْجُوكُكَ قَالَ قُلْتُ فِي قَرْيَةٍ دُونَ جِمَصَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةِ فِي قَرْيَةٍ لَا يُؤَذِّنُونَ وَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الذُّلَّ يَأْكُلُ الْقَاصِيَةَ [صححه ابن خزيمة (١٤٨٦) وابن حبان (٢١٠١) والحاكم (٢١١/١)].

قال الألباني: حسن (أبو داود: ٥٤٧، النسائي: ١٠٦/٢، النسائي: ١٠٦/٢). [انظر: ٢٨٠٦٣، ٢٢٠٥٤].

(۲۲۰۵۳) محدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تمہاری رہائش کہاں ہے؟ میں نے بتایا کہ محص سے بیچھے ایک بستی میں، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بستی میں تین آدمی ہوں، اور وہاں اذان اور اقامت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے، لہذا تم مسلمان کو اپنے اوپر لازم کیڑو کیونکہ اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

(٢٢٠٥٤) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَيْضًا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَابِيُّ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ

(۲۲۰۵۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٢٠٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَّانِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنَ الدَّجَالِ [صححه مسلم (٨٠٩)، وابن حبان (٧٨٥ و ٧٨٦)، والحاكم (٣٦٨/٢)]. [انظر: ٢٨٠٦٦، ٢٨٠٩٠،

[28. 92, 28. 93]

(۲۴۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص سورہ کہف کی ابتدا کی دس آیات یاد کر لے، وہ دجال کے قتل سے محفوظ رہے گا۔

(٢٣:٥٦) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ ابْنِ نُعْمَانَ عَنْ بِلَالٍ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَيْبُشَيْنَ جَدْعًا مَوْجِيئَيْنِ [انظر بعده].

(۴۴۰۵۶) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چھ ماہ کے دو فحش مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

(٢٢-٥٧) حَدَّثَنَا سُريجُ جَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ يَحْيَى بْنِ نَعْمَانَ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
صَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِينَ جَدْعَيْنِ خَصِيبَيْنِ

(۲۲۰۵۷) حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ چھ ماہ کے دو خصی مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

(٢٢٠٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَنَا عَصِمُ بْنُ رَجَاءٍ بْنِ حَيَوَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ أَيُّ أَحْيَى قَالَ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَحَدَّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا قَدِمْتُ لِيَجَارَ قَالَ لَا قَالَ مَا قَدِمْتُ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضًا لَطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّهُ لَيَسْتَفِيرُ لِلْعَالَمِ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى الْيَحْيَانُ فِي الْمَاءِ وَقُضِيَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ فَكُضِلَ الْقَمَرُ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ لَمْ يَرْتَوْا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافٍ

(۲۲۰۵۸) قیس بن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ سے ایک آدمی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق میں آیا، انہوں نے آنے والے سے پوچھا کہ بھائی! کیسے آتا ہوا؟ اس نے کہا کہ ایک حدیث معلوم کرنے کے لئے، جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ وہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے پوچھا کیا آپ کسی تجارت کے سلسلے میں نہیں آئے؟ اس نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا کسی اور کام کے لئے؟ اس نے کہا نہیں، انہوں نے پوچھا کیا آپ صرف اسی حدیث کی طلب میں آئے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص طلب علم کے لئے کسی راستے میں چلتا ہے، اللہ اسے جنت کے راستے پر چلا دیتا ہے، اور فرشتے اس طالب علم کی خوشنودی کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں، اور عالم کے لئے زمین و آسمان کی ساری مخلوقات بخشش کی دعائیں کرتی ہیں حتیٰ کہ چھیلیاں سندروں میں دعائیں کرتی ہیں، اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے چاند کی دوسرے ستاروں پر، بیشک علماء انبیاء کرام کے وارث ہوتے ہیں جو وراثت میں دینار و درہم نہیں چھوڑتے، بلکہ وہ تو وراثت میں علم چھوڑ کر جاتے ہیں، سو جو اسے حاصل کر لیتا ہے، وہ اس کا بہت سا حصہ حاصل کر لیتا ہے۔

(۲۲۰۵۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَصِمِ بْنِ رَبْعَاءِ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حَمَازٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۲۰۵۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَمَرَتْهُ أُمُّهُ أَوْ أَبُوهُ أَوْ كِلَاهُمَا قَالَ شُعْبَةُ يَقُولُ ذَلِكَ أَنْ يَطْلُقَ أَمْرَاتُهُ فَجَعَلَ عَلَيْهِ مِائَةَ مُحَرَّرٍ فَآتَى أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِذَا هُوَ يَصْلِي الضُّحَى يُطِيلُهَا وَصَلَّى مَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَوْفِ نَذْرَكَ وَبَرِّ الْوَيْدِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْ سَطْرُ بَابِ الْجَنَّةِ فَحَافِظٌ عَلَى الْوَالِدِ أَوْ التُّرْكُ [صححه ابن حبان (۴۲۵)، والحاكم (۱۹۷/۲)] وقد صححه الترمذی. قال

الآلبانی: صحيح (ابن ماجه: ۲۰۸۹ و ۳۶۶۳، الترمذی: ۱۹۰۰). قال شعيب: [إسناده حسن]. [انظر: ۲۲۰۶۹،

(۲۲۰۶۰) ایک آدمی کو اس کی ماں، یا باپ یا دونوں نے حکم دیا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دے (اس نے انکار کر دیا اور) کہا کہ اگر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اس پر سو غلام آزاد کرنا واجب ہوں گے، پھر وہ آدمی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہ چاشت کی لمبی نماز پڑھ رہے تھے، پھر انہوں نے ظہر اور عصر کے درمیان نماز پڑھی، پھر اس شخص نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا اپنی منت پوری کرلو (سو غلام آزاد کر دو) اور اپنے والدین کی بات مانو، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ باپ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تمہاری مرضی ہے کہ اس کی حفاظت کرو یا اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۰۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حَبِيبَةَ قَالَ أَوْصَى رَجُلٌ بِدَنَابِيرٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُسَيْلُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعِينُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا يَشُبُّ قَالَ أَبُو حَبِيبَةَ فَأَصَابَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ | صححه ابن حبان (۳۳۳۶)، والحاكم (۲/۲۱۳) قال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۳۹۶۸ الترمذی: ۲۱۲۳، السنائی: ۶/۲۳۸) [انظر: ۲۲۰۶۲، ۲۲۰۸۳].

(۲۲۰۶۱) ابو حبیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے مال میں سے کچھ دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی کہ جو شخص مرتے وقت کسی غلام کو آزاد کرتا یا صدقہ خیرات کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خوب سیراب ہونے کے بعد حج جانے والی چیز کو ہدیہ کر دے۔

(۲۲۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِي قَالَ أَوْصَى إِلَى أَحْيَى بَطَانِفَةَ مِنْ مَالِهِ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَحْيَى أَوْصَانِي بِبَطَانِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَلَا يَنْ أَصْعُهُ فِي الْفُقَرَاءِ أَوْ فِي الْمُجَاهِدِينَ أَوْ فِي الْمَسْكِينِ قَالَ أَمَا أَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ أَغْدِلْ بِالْمُجَاهِدِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يُعِينُ عِنْدَ الْمَوْتِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي إِذَا شَبَّ | (راجع: ۲۲۰۶۱).

(۲۲۰۶۲) ابو حبیبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی نے مرتے وقت اپنے مال میں سے کچھ دینار راہ خدا میں خرچ کرنے کی وصیت کی، میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا کہ میرے بھائی نے اپنے مال کا کچھ حصہ صدقہ کرنے کی وصیت کی تھی، میں اسے کہاں خرچ کروں، فقراء پر، مجاہدین پر یا مسکین پر؟ انہوں نے فرمایا اگر میں ہوتا تو کسی کو مجاہدین کے برابر نہ بھجھتا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص مرتے وقت کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو خوب سیراب ہونے کے بعد حج جانے والی چیز کو ہدیہ کر دے۔

(۲۲۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ

رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَى كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَذِهِ [قال النسائي: (هذا عن رسول الله ﷺ خطأ إنما هو قول أبي الدرداء)]، قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۱۴۲/۲)۔

[انظر: ۲۸۰۸۰]۔

(۲۲۰۶۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر نماز میں قراءت ہوتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تو ایک انصاری نے کہا کہ یہ تو واجب ہوگئی۔

(۲۲۰۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ خُلَيْدِ الْعَصْرِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بَعَثَ بِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ يُسَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ فَإِنَّ مَا قُلَّ وَكَفَىٰ خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَاللَّهِ وَلَا آتَىٰ شَمْسٌ قَطُّ إِلَّا بَعَثَ بِجَنَّتَيْهَا مَلَكَانِ يَنَادِيَانِ يُسَمِعَانِ أَهْلَ الْأَرْضِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَأَعْطِ مُنْسِكًا مَالًا تَلَقَّا [صححه ابن حبان (۶۸۶ و ۳۳۲۹)، والحاكم (۴۴۴/۲) قال شعيب: إسناده حسن]

(۲۲۰۶۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں ”اور اس منادی کو جن والہ کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں“ کراے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، کیونکہ وہ تمہارا جو کافی ہو جائے، اس زیادہ سے بہتر ہے جو غفلت میں ڈال دے، اسی طرح جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو یہ منادی کرتے ہیں ”اور اس منادی کو بھی جن والہ کے علاوہ تمام اہل زمین سنتے ہیں“ کراے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور اسے اللہ! روک کر رکھنے والے کے مال کو ہلاک فرما۔

(۲۲۰۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَلْبَسٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَعَ إِلَىٰ كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ أَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَمَنْصُجِعِهِ وَأَثَرِهِ وَرِزْقِهِ [صححه ابن حبان (۱۶۵۰) قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف] [انظر بعده]۔

(۲۲۰۶۵) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ہر بندے کی تخلیق میں پانچ چیزیں لکھ چکا ہے اس کی عمر، عمل، ٹھکانہ، اثر اور اس کا رزق۔

(۲۲۰۶۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ الْمُرِّي قَاضِي الْبُلْقَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَحَدَّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَرَعَ اللَّهُ إِلَىٰ كُلِّ عَبْدٍ مِنْ خَمْسٍ مِنْ أَجَلِهِ وَرِزْقِهِ وَأَثَرِهِ وَشَقِيٍّ أَمْ سَعِيدٍ [راجع ما قبله]

(۲۲۰۶۶) حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بندے کی تخلیق میں پانچ چیزیں لکھ چکا ہے، اس کی عمر، عمل، اثر اور اس کا رزق اور یہ کہ وہ شقی ہوگا یا سعید۔

(۲۲۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنَمٍ أَنَّهُ زَارَ أَبَا الدَّرْدَاءِ بِحُمْصٍ فَمَكَتْ عِنْدَهُ لَيْلَى وَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَأَوَكِفَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَا أَرَانِي إِلَّا مَتِيعَكَ فَأَمَرَ بِحِمَارِهِ فَأَسْرَجَ فَاسْرَجَ جَمِيعًا عَلَى حِمَارَيْنِهِمَا فَلَقِيَا رَجُلًا شَهِدَ الْجُمُعَةَ بِالْأَمْسِ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بِالْحِجَابِيَةِ فَعَرَفَهُمَا الرَّجُلُ وَلَمْ يَعْرِفَاهُ فَخَبَّرَهُمَا خَبَرَ النَّاسِ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ قَالَ وَخَبِرَ آخَرَ خَرِهُتُ أَنْ أَخْبِرَ كُنَّا أَرَاكُمَا تَكْرَهَايَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَلَعَلَّ أَبَا ذَرٍّ نَفَى قَالَ نَعَمْ وَاللَّهِ فَاسْتَرْجَعَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَصَاحِبُهُ قَرِيبًا مِنْ عَشْرِ مَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ارْتَفِقْتُهُمْ وَاصْطَبِرْتُ كُنَّا قِيلَ لِأَصْحَابِ النَّاقَةِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَحْذَرُ أَبَا ذَرٍّ فَإِنِّي لَا أَكْذِبُهُ اللَّهُمَّ وَإِنْ أَنَّهُمْ هُوَ فَإِنِّي لَا أَتَّهِمُهُ اللَّهُمَّ وَإِنْ اسْتَفْشَوْهُ فَإِنِّي لَا أَسْتَفْشُوهُ فَإِنِّي لَا أَسْتَفْشُوهُ فَإِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِمُنِي حِينَ لَا يَأْتِمُنُ أَحَدًا وَيُسِرُّ إِلَيَّ حِينَ لَا يُسِرُّ إِلَى أَحَدٍ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الدَّرْدَاءِ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَطَعَ يَمِينِي مَا أَبْغَضْتُهُ بَعْدَ الْيَدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَطْلَعْتُ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَفْلَحْتُ الْفُجَرَاءُ مِنْ ذِي لَهْجَةٍ أَصْدَقُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ

(۲۲۰۶۸) عبدالرحمن بن غنمؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذرؓ سے ملاقات کے لئے ”حمص“ گئے اور چند دن تک ان کے یہاں قیام کیا، پھر حکم دیا تو ان کے گدھے پر پالان لگادیا گیا، حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں بھی تمہارے ساتھ ہی چلوں گا، چنانچہ ان کے حکم پر ان کے گدھے پر بھی زین کس دی گئی، اور وہ دونوں اپنی اپنی سواری پر سوار ہو کر چل پڑے، راستے میں انہیں ایک آدمی ملا جس نے گزشتہ دن جمعہ کی نماز حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ جابیہ میں پڑھی تھی، اس نے ان دونوں کو پہچان لیا لیکن وہ دونوں اسے نہ پہچان سکے، اس نے انہیں وہاں کے لوگوں کے حالات بتائے پھر کہنے لگا کہ ایک خبر اور بھی ہے لیکن وہ آپ کو بتانا مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا ہے کیونکہ میرا خیال ہے کہ اس سے آپ کی طبیعت پر بوجھ ہوگا، حضرت ابوذرؓ نے فرمایا شاید حضرت ابوذرؓ کو جلا وطن کر دیا گیا ہو؟ اس نے کہا جی ہاں ایسی خبر ہے۔

اس پر حضرت ابوذرؓ اور ان کے ساتھی نے تقریباً دس مرتبہ ”انا للہ“ پڑھا، پھر حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ تم اسی طرح انتظار اور صبر کرو جیسے اونٹنی والوں (قوم شمود) سے کہا گیا تھا، اے اللہ! اگر یہ لوگ ابوذرؓ کو جلاوطن رہے ہیں تو میں ابوذرؓ کو جھٹلانے والوں میں شامل نہیں ہوں، اے اللہ! اگر وہ تہمت لگا رہے ہیں تو میں انہیں ستم نہیں کرتا، اے اللہ! اگر وہ ان پر چھا رہے ہیں تو میں ایسا نہیں کر رہا، کیونکہ نبی ﷺ اس وقت انہیں امین قرار دیتے تھے جب کسی کو امین قرار نہیں دیتے تھے، اس وقت ان کے پاس خود چل کر جاتے تھے جب کسی کے پاس نہیں جاتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں ابوذرؓ کی جان ہے اگر ابوذرؓ میرا ہوتا تھا بھی کاٹ دیں تو میں ان سے کبھی بغض نہیں کروں گا کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے

ہوئے سنا ہے آسان کے سایہ تلے اور روئے زمین پر ابوزر سے زیادہ چا آدمی کوئی نہیں ہے۔

(۲۲.۶۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ جُبَيْرَ بْنَ نَفِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ الْغَوَاطِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۹۸)].

(۲۲۰۶۸) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا شہر غوطہ میں جنگ کے موقع پر مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) ”دمشق“ نامی شہر کے پہلو میں ہوگا۔

(۲۲.۶۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ أَتَى رَجُلٌ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ إِنَّ أُمَّرَأَتِي بَسَتْ عَمِّي وَأَنَا أَحِبُّهَا وَإِنَّ وَالِدَتِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَطْلُقَهَا فَقَالَ لَا أَمْرُكَ أَنْ تَطْلُقَهَا وَلَا أَمْرُكَ أَنْ تَعْصِيَ وَالِدَتَكَ وَلَكِنْ أَعِدْتُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْوَالِدَةَ أَوْسَطُ أَوْبَابِ الْحَنَّةِ فَإِنْ شِئْتَ فَاْمْسِكِي وَإِنْ شِئْتَ فَدَعِي [راجع: ۲۲۰۶۰].

(۲۲۰۶۹) ابو عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میری بیوی میرے چچا کی بیٹی ہے، مجھے اس سے بڑی محبت ہے، لیکن میری والدہ مجھے حکم دیتی ہے کہ میں اسے طلاق دے دوں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو اور نہ یہ کہ اپنی والدہ کی نافرمانی کرو، البتہ میں تمہیں ایک حدیث سنا تا ہوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے کہ والدہ جنت کا درمیانہ دروازہ ہے، اب تم چاہو تو اسے روک کر رکھو اور چاہو تو چھوڑ دو۔

(۲۲.۷۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ يُرِيدُونَ اللَّهُ فَاكَمَا الَّذِينَ سَبَقُوا بِالْخَيْرَاتِ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْحَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَأَمَّا الَّذِينَ اتَّقَوْا فَاُولَئِكَ يُخَاسِبُونَ حِسَابًا يَسِيرًا وَأَمَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَاُولَئِكَ الَّذِينَ يُوَسَّسُونَ فِيهِمْ طُولُ الْمَحْشَرِ ثُمَّ هُمُ الَّذِينَ تَلَا فَاَهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَتِهِ فَهُمْ الَّذِينَ يَقُولُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ إِلَى قَوْلِهِ لَغُوبٌ

(۲۲۰۷۰) ثابت یا ابویات سے مروی ہے کہ ایک آدمی مسجد دمشق میں داخل ہوا، اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! مجھے تنہائی میں کوئی مونس عطا فرما، میری اجنبیت پر ترس کھا اور مجھے اچھا رفیق عطا فرما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی یہ دعاء سن لی، اور فرمایا کہ اگر تم یہ دعاء صدق دل سے کر رہے ہو تو اس دعاء کا میں تم سے زیادہ سعادت یافتہ ہوں، میں نے نبی ﷺ کو قرآن کریم کی

اس آیت فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ کی تفسیر میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ظالم سے اس کے اعمال کا حساب کتاب اسی کے مقام پر لیا جائے گا اور یہی غم و اندوہ ہوگا وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ یعنی کچھ لوگ درمیانے درجے کے ہوں گے، ان کا آسان حساب لیا جائے گا وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ یَاذُنَ اللَّهِ یہ وہ لوگ ہوں گے جو جنت میں بلا حساب کتاب داخل ہو جائیں گے۔

(۲۲۰۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ بِالصَّحَّةِ لَا بِالْمَرَضِ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الصَّدَّاعَ وَالْمَلِيلَةَ لَا تَزَالُ بِالْمُؤْمِنِ وَإِنْ ذَنْبُهُ مِثْلُ أُحُدٍ فَمَا تَدْعُهُ وَعَلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ [انظر: ۲۲۰۷۹]۔

(۲۲۰۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے تو انہیں دعاء دی کہ اللہ آپ کو ہر مرض سے بچا کر صحت کے ساتھ رکھے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان آدمی سر درد اور دیگر بیماریوں میں مسلسل مبتلا ہو تا رہتا ہے اور اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوتے ہیں، لیکن یہ بیماریاں اسے اس وقت چھوڑتی ہیں جب اس پر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے۔

(۲۲۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَبَسَ ثِيَابَهُ وَمَسَّ طَبِيبًا إِنْ كَانَ عَنْدهُ ثُمَّ مَنَى إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَلَمْ يَتَّخِطْ أَحَدًا وَلَمْ يُؤْذِهِ وَرَسَّحَ مَا قُضِيَ لَهُ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ

(۲۲۰۷۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جو شخص غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عمدہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، کوئی لغو حرکت نہ کرے، کسی دو آدمیوں کے درمیان نہ گھسے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(۲۲۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَ النَّاسَ وَكَلَّمَ آيَةً وَإِلَى جَنْبِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ سَلَّطَ لَهُ يَا أَبُي مَتَى أَنْزَلْتُ هَذِهِ آيَةً قَالَ قَالِي أَنْ يَكَلِّمَنِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ قَالِي أَنْ يَكَلِّمَنِي حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَبِي مَا لَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ إِلَّا مَا لَعِنْتَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ إِنَّكَ تَكُلُّتَ آيَةً وَإِلَى جَنْبِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ مَتَى أَنْزَلْتُ هَذِهِ آيَةً قَالِي أَنْ يَكَلِّمَنِي حَتَّى إِذَا نَزَلَتْ رَزَعَمَ أَبِي أَنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ جُمُعَتِي إِلَّا مَا لَعِنْتَ فَقَالَ صَدَّقَ أَبِي فَإِذَا سَمِعْتُ إِمَامَكَ يَكَلِّمُ فَأَنْصِتْ حَتَّى يَفْرُغَ

(۲۲۰۷۳) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی ﷺ نے برسرِ منبر سورۃ براءت کی تلاوت فرمائی، اس وقت نبی ﷺ کھڑے ہو کر اللہ کے احسانات کا تذکرہ فرما رہے تھے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ہمراہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک نے حضرت ابی ﷺ کو چٹکی بھری اور کہا کہ ابی! یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں ابھی سن رہا ہوں، حضرت ابی ﷺ نے انہیں اشارے سے خاموش رہنے کا حکم دیا۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی تو آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ حضرت ابی ﷺ نے فرمایا آج تو تمہاری نماز صرف اتنی ہی ہوئی ہے جتنا تم نے اس میں بیٹھو کام کیا، وہ نبی ﷺ کے پاس چلے گئے اور حضرت ابی ﷺ کی یہ بات ذکر کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا ابی نے سچ کہا، جب تم امام کو گفتگو کرتے ہوئے دیکھو تو خاموش ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے۔

(۲۲۰۷۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ أَمَى وَعَلَيْ بُنْ إِسْحَاقَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ جَبْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُرْنِي ضَعْفَانِكُمْ فَإِنَّكُمْ إِنَّمَا تَرْزُقُونَ وَتَنْصُرُونَ بِضَعْفَانِكُمْ إِنْصَحْهُ ابْنُ حَاضٍ (۴۷۶۷)، والحاكم (۱۴۵/۲) قال الترمذی: حسن صحيح وقال ابن حجر: إن صورة هذا السياق مرسل قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۵۹۴، الترمذی: ۱۷۰۲، النسائی: ۴۵/۶)

(۲۲۰۷۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اپنے کمزوروں کو تلاش کر کے میرے پاس لایا کرو کیونکہ تمہیں رزق اور نصرت تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملتی ہے۔

(۲۲۰۷۵) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَقِيَّةٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ شَيْخٍ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ تَقُولُ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِذَا حَدَّثَ حَدِيثًا تَبَسَّمَ فَقُلْتُ لَا يَقُولُ النَّاسُ إِنَّكَ أَمَى أَحْمَقُ فَقَالَ مَا رَأَيْتَ أَوْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا إِلَّا تَبَسَّمَ (انظر: ۲۲۰۷۸)

(۲۲۰۷۵) حضرت امِ درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حدیث سنا کرتے تو مسکرایا کرتے تھے، میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا کہ کہیں لوگ آپ کو "احمق" نہ کہتے لگیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو نبی ﷺ کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی دیکھا یا سنا تو آپ ﷺ مسکرا رہے ہوتے تھے۔

(۲۲۰۷۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاثِلٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ

عُمُوذُ الْكِتَابِ احْتَمِلَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مَذْهُوبٌ بِهِ فَأَتْبَعْتُهُ بَصَرِي فَعَمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ أَلَا وَإِنَّ الْإِيمَانَ حِينَ تَقَعُ الْفِتْنُ بِالشَّامِ

(۲۳۰۷۶) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ میں سورہا تھا کہ خواب میں میں نے کتاب کے ستونوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا، میں سمجھ گیا کہ اسے لیجا یا جارہا ہے چنانچہ میری نگاہیں اس کا چھپا کرتی رہیں، پھر اسے شام پہنچا دیا گیا، یاد رکھو! جس زمانے میں فتنے رونما ہوں گے، اس وقت ایمان شام میں ہوگا۔

(۲۳۰۷۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَابَتِ بْنِ قُوتَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْلُوا اللَّهَ يَغْفِرْ لَكُمْ قَالَ ابْنُ قُوتَانَ يَخْنِي أَسْلِمُوا

(۲۳۰۷۸) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام قبول کر لو، اللہ تمہارے گناہوں کو محاف فرما دے گا۔

(۲۳۰۷۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُمَرَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ فِيهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي أَخْشَى أَنْ يُحَكِّمَكَ النَّاسُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُ بِحَدِيثٍ إِلَّا تَبَسَّمَ [راجع: ۲۲۰۷۵]

(۲۳۰۷۸) حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ جب بھی کوئی حدیث سنا تے تو مسکرایا کرتے تھے، میں نے ان سے ایک مرتبہ کہا کہ کہیں لوگ آپ کو "احق" نہ کہتے لگیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو نبی ﷺ کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے جب بھی دیکھا یا سنا تو آپ ﷺ مسکرا رہے ہوتے تھے۔

(۲۳۰۷۹) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا زُبَّانُ عَنْ سَهْلِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ أَتَاهُ عَائِدًا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِأَبِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ بِالصُّحَّةِ لَا بِالْوَجَعِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ بِهِ الْغِلَّةُ وَالْصَّدَاعُ وَإِنَّ عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا لَأَعْظَمَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَتْرُكَهُ وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ [راجع: ۲۲۰۷۱]

(۲۳۰۷۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے یہاں آئے تو انہیں دعاء دی کہ اللہ آپ کو ہر مرض سے بچا کر صحت کے ساتھ رکھے، حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان آدمی سر درد اور دیگر بیماریوں میں مسلسل مبتلا ہوتا رہتا ہے اور اس کے گناہ احد پہاڑ کے برابر ہوتے ہیں، لیکن یہ بیماریاں اسے اس وقت چھوڑتی ہیں جب اس پر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہتے۔

(۲۳۰۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ بِالسُّجُودِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ أَنْ

يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَانْظُرْ إِلَى بَيْنِ يَدَيَّ فَأَعْرِفْ أُمِّي مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ وَمِنْ خَلْفِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ يَمِينِي مِثْلُ ذَلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مِثْلُ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ فِيمَا بَيْنَ نُوْحٍ إِلَى أُمَّتِكَ قَالَ هُمْ عَرُوفٌ مَحْبُولُونَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ لَيْسَ أَحَدٌ كَذَلِكَ غَيْرُهُمْ وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِإِيمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ

(۲۲۰۸۰) حضرت ابو برداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کو سجدہ ریز ہونے کی اجازت ملے گی، وہ میں ہوں گا اور مجھے ہی سب سے پہلے سر اٹھانے کی اجازت ملے گی، چنانچہ میں اپنے سامنے دیکھوں گا تو دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، اسی طرح پیچھے سے اور دائیں بائیں سے بھی اپنی امت کو پہچان لوں گا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک جتنی امتیں آئی ہیں، ان میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار وضو سے چمک دار اور روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی، اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کر سکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کی نابالغ اولاد ان کے آگے دوڑ رہی ہوگی۔

(۲۲۰۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ أَوْ أَبَا الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهُ فِي السُّجُودِ فَلَذَكَرُ مَعْنَاهُ

(۲۲۰۸۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۰۸۴) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سَمِعَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَى لَأَعْرِفُ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بَيْنِ الْأُمَمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَعْرِفُ أُمَّتَكَ قَالَ أَعْرِفُهُمْ يُؤْتُونَ كُتُبَهُمْ بِإِيمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ وَأَعْرِفُهُمْ بَنُورِهِمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

(۲۲۰۸۳) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ اور ابو برداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن دوسری امتوں میں سے اپنی امت کو پہچان لوں گا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آپ تک جتنی امتیں آئی ہیں، ان میں سے آپ اپنی امت کو کیسے پہچانیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کے لوگوں کی پیشانیاں آثار وضو سے چمک دار اور

روشن ہوں گی، یہ کیفیت کسی اور کی نہیں ہوگی، اور میں اس طرح بھی انہیں شناخت کر سکوں گا کہ ان کے نامہ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے اور یہ کہ ان کا نور ان کے آگے دوڑ رہا ہوگا۔

(۲۲۰۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ النَّسَائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَكِيمُ بْنُ عَمِيرٍ وَحَبِيبُ بْنُ عُيَیْبٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْعُ رَجُلٌ رَجُلًا أَنْ يَعْمَلَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلْفَ حَسَنَةٍ حِينَ يُصْبِحُ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِنَّهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ فَإِنَّهُ لَنْ يَعْمَلَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ مِنَ الدُّنُوبِ وَيَكُونُ مَا عَمِلَ مِنْ خَيْرٍ سِوَى ذَلِكَ وَافِرًا

(۴۳۰۸۳) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص روزانہ صبح کے وقت اللہ کی رضا کے لئے ایک ہزار نیکیاں نہ چھوڑ کرے، سو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہہ لیا کرے، اس کا ثواب ایک ہزار نیکیوں کے برابر ہے، اور وہ شخص انشاء اللہ اس دن اپنے گناہوں سے پاک ہوگا، اور اس کے علاوہ جو نیکی کے کام کرے گا وہ اس سے زیادہ ہوں گے۔

حَدِيثُ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ حَبِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۰۸۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقْبَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّهُ سَأَلَ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ أَخْبَرَنِي كَيْفَ صَنَعْتُمْ عَشِيَّةَ رَدَفَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِئْنَا الشَّعْبَ الَّذِي يُبْسِجُ فِيهِ النَّاسُ لِلْمَغْرِبِ فَأَتَاخَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِثَةً ثُمَّ بَالَ مَاءً قَالَ أَهْرَاقِ الْمَاءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوُضْءِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ جَدًّا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ قَرَّبَ حَتَّى قَدِمَ الْمَرْزَلِفَةُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصَبَحْتُمْ قَالَ رَدَفَهُ الْفُضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سَبَاقِ قُرَيْشٍ

عَلَى رَجُلِي [صححه البخاری (۱۳۹)، ومسلم (۱۲۸۰)] [انظر: ۲۲۱۷۵، ۲۲۱۷۶، ۲۲۱۷۷]

(۲۲۰۸۵) کریم ﷺ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ بتائیے کہ جس رات آپ نبی ﷺ کے ردیف بنے تھے، آپ نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہم مغرب کے لئے اس گھاتی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کیا پانی منگو کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور لوگ آرام کرنے لگے، میں نے

پوچھا کہ جب صبح ہوئی تو پھر آپ نے کیا کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ اس وقت نبی ﷺ کے رویہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے اور میں قریش کے لوگوں میں پیدل چل رہا تھا۔

(۲۳۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ وَعَفَّانُ قَالَا تَنَا وَهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ قَالَ يَعْنِي إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ [صححه البخاری (۲۱۷۸)، ومسلم (۱۵۹۶)، وابن حبان (۵۰۲۳)]. [انظر: ۲۲۱۰۰، ۲۲۱۰۹، ۲۲۱۱۶، ۲۲۱۳۸، ۲۲۱۳۹، ۲۲۱۵۹، ۲۲۱۶۱].

(۲۳۸۶) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مقدمہ معاملے میں سوئیںس ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔
(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَمْرُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مَوْلَى قَدَامَةَ بْنِ مَطْعُونٍ عَنْ مَوْلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ أَسَامَةَ إِلَى وَادِي الْقَرْيِ يَطْلُبُ مَالًا لَهُ وَكَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لَمْ تَصُومْ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ وَأَنْتَ شَيْخٌ كَبِيرٌ قَدْ رَفَقْتَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فُسِيلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ أَعْمَالَ النَّاسِ تَعْرِضُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ [قال الألبانی: صحيح (أوداد ۲۴۳۶) إسناده ضعيف [انظر: ۲۲۱۱۶، ۲۲۱۱۷].

(۲۳۸۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کو وہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۳۸۸) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ بِشِيرٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي ظَلْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَحْنَاهُمْ فَقَاتَلْنَاهُمْ فَكَانَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِذَا أَقْبَلَ الْقَوْمُ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ عَلَيْنَا وَإِذَا أَدْبَرُوا كَانَ حَامِيَتِهِمْ قَالَ فَقَشِيْتُهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَلَمَّا غَشِيَنَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَقَتْلُهُ بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ أَفَقَاتَلْتَهُ بَعْدَمَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مَتَعُودًا مِنَ الْقَبْلِ فَفَكَّرَ مَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَيَّنْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ إِلَّا يَوْمَئِذٍ [صححه البخاری (۴۶۶۹)، ومسلم (۹۶)، وابن حبان (۴۷۵۱)]. [انظر: ۲۲۱۴۵].

(۲۳۸۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں جہینہ کے ریتلے علاقوں میں سے ایک قبیلہ کی طرف

بیجا، ہم نے صبح کے وقت ان پر حملہ کیا اور قتال شروع کر دیا، ان میں سے ایک آدمی جب بھی ہمارے سامنے آتا تو وہ ہمارے سامنے سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑتا تھا، اور جب وہ لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگتے تو وہ پیچھے سے ان کی حفاظت کرتا تھا، میں نے ایک انصاری کے ساتھ مل کر اسے گھیر لیا، جو ہی ہم نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تو اس نے فوراً "لا الہ الا اللہ" کہہ لیا، اس پر انصاری نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا اسامہ! جب اس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تھا تو تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا، نبی ﷺ نے اپنی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں نے اسلام ہی اس دن قبول کیا ہوتا۔

(۲۳۰۸۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا مُسْلِمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَيَّ أَقْبَى مِنْ النِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ [صححه البخاری (۵۰۹۶)،

ومسلم (۲۷۴۱)، وابن حبان (۵۹۶۷)]. [انظر: ۲۲۱۶۴، ۲۲۱۵۷]

(۲۳۰۸۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے پیچھے اپنی امت کے مردوں پر عورتوں سے زیادہ شدید فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

(۲۳۰۹۰) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ [انظر: ۲۲۱۶۴، ۲۲۱۵۷، ۲۲۱۵۲، ۲۲۰۹۵]

(۲۳۰۹۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۳۰۹۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْعَمٍ مِنْ أَطْعَمِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بَيوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ [صححه

البخاری (۱۸۷۸)، ومسلم (۲۸۸۵)]. [انظر: ۲۲۱۵۴]

(۲۳۰۹۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے کسی ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح رونما ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

(۲۳۰۹۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا أَتَى الشَّعْبَ نَزَلَ قِبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقِ الْمَاءِ فَصَبَّتْ عَلَيْهِ فَرَضًا وَضَوْءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةَ فَقَالَ الصَّلَاةَ أَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ أَتَى الْمُرْزَلَةَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ حَلُّوا رِحَالَهُمْ وَأَعْتَنَتْهُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ [صححه ابن خزيمة (۶۴) و ۲۸۴۷ و ۲۸۵۱]. قال الألبانی: صحيح (النسائی:

[۲۹۶/۱]۔ [انظر: ۲۲۱۳۳]۔

(۲۲۰۹۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے واپسی پر نبی ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، گھائی میں پہنچ کر نبی ﷺ نچے اترے، اور پیشاب کیا، راوی نے پانی بہانے کی تعبیر اختیار نہیں کی، پھر میں نے ان پر پانی ڈالا اور ہلکا سا وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھالیا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پاتے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی۔

(۲۲۰۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ اللَّهُبُ بِاللَّهَبِ وَزَنَا بَوْرَنَ قَالَ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا تَقُولُ أَشَيْئًا وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَحَدَّثَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ أَوْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَحْبَبْتَنِي أَسْمَاءُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبَا فِي النَّبِيِّينَ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۲۰۹۳) ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیجا جائے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ جو بات کہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اس کا ثبوت آپ کو قرآن میں ملتا ہے یا آپ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز نہ تو مجھے کتاب اللہ میں ملی ہے اور نہ ہی میں نے براہ راست نبی ﷺ سے سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۲۰۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ سَعْدًا عَنْ الطَّاعُونَ فَقَالَ أَسْمَاءَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَا أَحَدُكَ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا عَذَابٌ أَوْ كَذَا أَرْسَلَهُ اللَّهُ عَلَى نَاسٍ قَلِيلٍ أَوْ طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَهُوَ يَجِيءُ أَحْيَانًا وَيَذْهَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بَارِضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٍ فَلَا تَخْرُجُوا فَإِذَا رَأَى مِنْهُ [صححه البخاری (۳۴۷۳)، ومسلم (۲۲۱۸)، وابن حبان (۲۲۱۵۰، ۲۲۱۵۱، ۲۲۱۵۰، ۲۲۱۰۶)]۔ [انظر: ۲۲۱۵۰، ۲۲۱۵۱، ۲۲۱۵۰، ۲۲۱۰۶]۔

(۲۲۰۹۳) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلومت۔

(۲۲۰۹۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ عَدَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَذَلِكَ زَمَنُ الْفُتُوحِ فَقَالَ هَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنَزِلٍ ثُمَّ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُؤْمِنَ وَلَا الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ [صححه البخاری (۱۵۸۸)، ومسلم (۱۳۵۱)]
وان حسان (۵۱۴۹)، والحاكم (۶۰۲/۲)۔ [راجع: ۲۲۰۹۰]۔

(۲۲۰۹۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کل ہم انشاء اللہ کہاں پڑاؤ کریں گے؟ یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے بھی کوئی گھر چھوڑا ہے؟ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۰۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا قَابُطُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو غُصْنٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْيَوْمَ يُقَالُ لَا يَفْطُرُ وَيَفْطُرُ الْيَوْمَ حَتَّى لَا يَكَادَ أَنْ يَصُومَ إِلَّا يُؤْمِنُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَا فِي صِيَامِهِ وَإِلَّا صَامَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنْ شَهْرِ مِنَ الشُّهُورِ مَا يَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ لَا تَكَادُ أَنْ تَفْطُرَ وَتَفْطُرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يُؤْمِنُ إِنْ دَخَلَ فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَلِكَ يَوْمَانِ تَعْرِضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأُحِبُّ أَنْ يَعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ قُلْتُ وَلَمْ أَرَكَ تَصُومُ مِنْ شَهْرِ مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ إِنْ قَالَ الْاِثْنَيْنِ حَسَنَ (النسائي: ۲۰۱/۴)۔ [انظر: ۲۲۱۳۴]۔

(۲۲۰۹۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض اوقات نبی ﷺ اتنے تسلسل کے ساتھ روزے رکھتے کہ لوگ کہتے اب نبی ﷺ ناغہ نہیں کریں گے اور بعض اوقات اتنے تسلسل کے ساتھ ناغہ فرماتے کہ یوں محسوس ہوتا کہ اب روزہ رکھیں گے ہی نہیں، البتہ ہفتہ میں دو دن ایسے تھے کہ اگر نبی ﷺ ان میں روزے سے ہوتے تو بہت اچھا، ورنہ ان کا روزہ رکھ لیتے تھے، اور کسی مہینے میں قطعی روزے اتنی کثرت سے نہیں رکھتے تھے جتنی کثرت سے ماہ شعبان میں رکھتے تھے، یہ دیکھ کر ایک دن میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بعض اوقات اتنے روزے رکھتے ہیں کہ انظار کرتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے اور بعض اوقات اتنے ناغے کرتے ہیں کہ روزہ رکھتے ہوئے دکھائی نہیں دیتے، البتہ دو دن ایسے ہیں کہ اگر آپ کے روزوں میں آجائیں تو بہتر، ورنہ آپ ان کا روزہ ضرور رکھتے ہیں، نبی ﷺ نے پوچھا کون سے دو دن؟ میں نے عرض کیا پیر اور جمعرات، نبی ﷺ نے فرمایا ان دو دنوں میں رب العالمین کے سامنے تمام اعمال پیش کیے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں

روزے سے ہوں۔

پھر میں نے عرض کیا کہ جتنی کثرت سے میں آپ کو ماہ شعبان کے نفل روزے رکھتے ہوئے دیکھتا ہوں، کسی اور مہینے میں نہیں دیکھتا؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب اور رمضان کے درمیان اس مہینے کی اہمیت سے لوگ غافل ہوتے ہیں، حالانکہ اس مہینے میں رب العالمین کے سامنے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

(۲۲۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ كَرِهَ قِصَّةَ وَلِكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قِبْلِ الْكُحْمَةِ وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [صححه البخاری (۳۹۸)، ومسلّمہ

(۱۳۳۰)، وابن خزيمة (۳۰۳)، وابن حبان (۳۲۰۸)، والحاكم (۴۷۹/۱)] [انظر: ۲۲۱۵۳]

(۲۲۰۹۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعاء فرمائی لیکن وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۰۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطَتْ وَهَبَتْ النَّاسُ مَعِيَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَمَّتْ فَلَا يَتَكَلَّمُ فَجَعَلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَضَعُهَا عَلَى أَعْرَافِهِ يَدْعُو لِي [قال الترمذی: حسن غریب قال الألبانی حسن (الترمذی: ۳۸۱۷)]

(۲۲۰۹۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مرض الوفا میں نبی ﷺ کی طبیعت بوجھل ہوئی تو میں اور میرے ساتھ کچھ لوگ مدینہ منورہ آ گئے، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ خاموش تھے اور کسی سے بات نہیں کر رہے تھے، مجھے دیکھ کر نبی ﷺ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور مجھ پر پھیر دیئے، میں سمجھ گیا کہ نبی ﷺ میرے لیے دعاء فرما رہے تھے۔

(۲۲۰۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَيْسٍ بْنَ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَزِدْبُهُ أَسَامَةُ فَجَعَلَ يَنْجَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِنَّ ذِفْرَهَا لَتَكَادُ أَنْ تَمَسَّ وَرَبَّمَا قَالَ حَمَّادُ أَنْ تَصِيبَ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِضْطَاعِ الْإِبِلِ [صححه ابن خزيمة (۲۸۴۴)، والحاكم (۴۶۵/۱)]. قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۲۲۱۵۴/۵). [انظر: ۲۲۱۵۴/۵]

(۲۲۰۹۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ردیف تھے، نبی ﷺ اپنی سواری کو لگا م سے پکڑ کر کھینچنے لگے تھی کہ اس کے کان کبادے کے اگلے حصے کے قریب آ گئے اور نبی ﷺ فرماتے جا

رہے تھے لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم پکڑو، اونٹوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۲۱۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَاوٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا يَبِيدُ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۲۱۰۰) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا فقر معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱۰۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فِي مَرَضِهِ نَعُوذُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتَ أَنْهَاكَ عَنْ حُبِّ يَهُودَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ أَبْغَضَهُمْ أَسْعَدُ بْنُ زُرَّارَةَ قَمَاتٍ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۰۹۴)]۔

(۲۲۱۰۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ (ریس المنافقین) عبداللہ بن ابی ک عیادت کرنے کے لئے گیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا میں تمہیں یہودیوں سے محبت کرنے سے منع کرتا تھا، وہ کہنے لگا کہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے ان سے نفرت کر لی (بس وہی کافی ہے) یہ کہہ کر کچھ عرصے بعد وہ مر گیا۔

(۲۲۱۰۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ [انظر: ۲۲۱۴۰]۔

(۲۲۱۰۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔

(۲۲۱۰۳) حَدَّثَنَا يَحْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَةَ عَرَفَةَ قَالَ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ حُطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ قَالَ رُوَيْدًا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِبْصَاعِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّحَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَقَ وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ حَتَّى مَرَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي يُزْعَمُ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلَّى فِيهِ فَنَزَلَ بِهِ فَقَالَ مَا يَقُولُ أَهْرَاقَ الْمَاءِ كَمَا يَقُولُونَ ثُمَّ جِئْتُهُ بِالْأَدَاةِ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَالَ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَانَتُكَ قَالَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَلَّى حَتَّى أَتَى الْمُرُودَ لَفَ فَنَزَلَ بِهَا فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

(۲۲۱۰۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدان عرفات سے روانہ ہوئے، اچانک نبی ﷺ کو اپنے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے شور کی آوازیں آئیں تو فرمایا لوگو! آہستہ، تم اپنے اوپر سکون کو لازم پکڑو، کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے، پھر جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار بھی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہو مالتو رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ مزدلفہ آچینے اور وہاں مغرب اور

عشاء دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۲۲۱۰۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَلَمَّا وَقَعَتِ الشَّمْسُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَ حَطْمَةَ النَّاسِ خَلْفَهُ قَالَ رُؤَيْدًا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْبَيْضَاعِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا التَّحَمَّ عَلَيْهِ النَّاسُ أَعْنَقُوا وَإِذَا وَجَدَ فُرْجَةً نَصَّ حَتَّى مَرَّ بِالشَّعْبِ الَّذِي يَزْعُمُ كِبِيرُ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ صَلَّى فِيهِ فَنَزَلَ بِهِ فَقَالَ مَا يَقُولُ أَهْرَاقَ الْمَاءِ كَمَا يَقُولُونَ ثُمَّ جَنَنَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَخَضًّا ثُمَّ قَالَ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَتَمَامُهَا قَالَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَلَّى حَتَّى أَتَى الْمَوْدِلَةَ فَنَزَلَ بِهَا فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ [قال الألباني حسن صحيح (أبو داود: ۱۹۲۴) قال شعب: صحيح

[إسناده حسن]

(۲۲۱۰۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا درپف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدان عرفات سے روانہ ہوئے، اچانک نبی ﷺ کو اپنے پیچھے لوگوں کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے شور کی آوازیں آئیں تو فرمایا لوگو! آہستہ، تم اپنے اوپر سبکون کلازم کرلو، کیونکہ سوار یوں کو تیز دوڑنا کوئی نیکی نہیں ہے، پھر جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار بڑھائی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے، یہاں تک کہ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگو کر وضو کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی۔

(۲۲۱۰۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّسِيَةِ [انظر: ۲۲۰۸۶]

(۲۲۱۰۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا فقرہ محالے میں سوئیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔
(۲۲۱۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُوَزَاعِيُّ أَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَامَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَجُزُ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى طَائِفَةٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ الشُّكُّ فِي الْحَدِيثِ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا

تَقْعُدُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ [راجع: ۲۲۰۹۶]۔

(۲۲۱۰۶) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۰۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ سُلَيْمٍ مَوْلَى لَيْثِ بْنِ أَبِي لَيْثٍ وَكَانَ قَدِيمًا قَالَ مَرَّ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ يُصَلِّي فَحَكَاهُ مَرْوَانُ قَالَ أَبُو مَعْشَرٍ وَقَدْ لَقِيَهُمَا جَمِيعًا فَقَالَ أَسَامَةُ يَا مَرْوَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ فَاحِشٍ مُتَفَحِّشٍ

(۲۲۱۰۸) مروان بن حکم ایک مرتبہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا، وہ نماز پڑھ رہے تھے، مروان کہا بیان کرنے لگا، ایک مرتبہ جب ان دونوں کی ملاقات ہوئی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مروان! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ کسی بے حیائی اور بیہودہ گوئی کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

(۲۲۱۰۸) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُ مَنْ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُعَرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِيَّةِ

(۲۲۱۰۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں۔

(۲۲۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ نَزِلُ عَدَا فِي حَبَّتَيْهِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنَزِلًا قُلْتُ قَالَ نَحْنُ نَارُونَ عَدَا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ يَخِيفُ بَنِي كِنَانَةَ يُبْنِي الْمُحَصَّبَ حَيْثُ قَامَسَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ أَنَّ بَنِي كِنَانَةَ خَالَفَتْ قُرَيْشًا عَلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ أَنَّ لَا يَنْجُوهُمْ وَلَا يَنْجُوهُمْ وَلَا يُؤْوَهُمْ قُلْتُ قَالَ عِنْدَ ذَلِكَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَالْخَيْفُ الْوَادِي | صححه البخاری (۳۰۵۸) ومسلم (۱۳۵۱) وابن خزيمة (۲۹۸۵)

(۲۲۱۰۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! کل آپ کہاں منزل کریں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے بھی کوئی منزل چھوڑی ہے؟ پھر فرمایا کل انشاء اللہ ہم خیف بنو کنانہ میں پڑاؤ کریں گے جہاں قریش نے کفر پر معاہدہ کر کے قسمیں کھائی تھیں، اس کی تفصیل یہ ہے کہ بنو کنانہ نے بنو ہاشم کے

خلاف قریش سے یہ معاہدہ کر لیا تھا کہ بنو ہاشم کے ساتھ نکاح، بیع و شراء اور انہیں ٹھکانہ دینے کا کوئی معاملہ نہیں کریں گے، پھر فرمایا کوئی کافر کسی مسلمان کا اور کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۳۳۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَاثٌ تَحْتَهُ قِطِيقَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَارْدَتْ وَرَأَاهُ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدَةُ الْأَوْثَانُ وَالْيَهُودُ فِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَفَى الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ حَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ يَرُدَّاهُ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمْ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنِّ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِينَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحِيلِكَ فَسَنُحَافِلَكَ مِنَّا فَافْضُضْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ اعْشِنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نَحِبُ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هُمَا أَنْ يَتَوَاتَبَا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفَضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَيُّ سَعْدٍ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالَ كَذًا وَكَذًا فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ أَنْ يَتَوَجَّهَ فَيُعْصِبُوهُ بِالْعَصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِيقَ بَيْتِكَ فَذَاكَ فَعَلَّ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۲۹۸۷)، ومسلم

(۱۷۹۸)، وابن حبان (۶۵۸۱)]. [انظر ۲۲۱۱۱، ۲۲۱۱۲]

(۲۲۱۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان بھی تھا اور اس کے نیچے فدی کی چادر تھی، اور اپنے پیچھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو بٹھالیا، اس وقت نبی ﷺ بنو حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے جا رہے تھے، یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے، راستے میں نبی ﷺ کا گدھا ایک ایسی مجلس پر ہوا جس میں مسلمان، بتوں کے پجاری مشرک اور یہودی سب ہی تھے، اور جن میں عبد اللہ بن ابی بھی موجود تھا اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی۔

جب اس مجلس میں سواری کا گردوغبار اڑا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک پر اپنی چادر رکھی اور کہنے لگا کہ ہم پر گردوغبار نہ اڑاؤ، نبی ﷺ نے وہاں رک کر انہیں سلام کیا اور تھوڑی دیر بعد سواری سے نیچے اتر کر انہیں اللہ کی طرف بلانے اور قرآن پڑھ کر سنانے لگے، یہ دیکھ کر عبد اللہ بن ابی کہنے لگا اے بھائی! جو بات آپ کہہ رہے ہیں اگر یہ برحق ہے تو اس سے اچھی کوئی بات ہی نہیں لیکن آپ ہماری مجلسوں میں آکر ہمیں تکلیف نہ دیا کریں، آپ اپنے ٹھکانے پر واپس چلے جائیں اور وہاں جو آدمی

آئیں اس کے سامنے یہ چیزیں بیان کیا کریں، اس پر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آپ ہماری مجالس میں ضرور تشریف لایا کریں کیونکہ ہم اسے پسند کرتے ہیں، اس طرح مسلمانوں اور مشرکین و یہود کے درمیان تلخ کلامی ہونے لگی، اور قریب تھا کہ وہ ایک دوسرے سے بھڑ جاتے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل خاموش کراتے رہے۔

جب وہ لوگ پرسکون ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے یہاں چلے گئے، اور ان سے فرمایا سعد! تم نے سنا کہ ابوجہاب (عبداللہ بن ابی) نے کیا کہا ہے؟ اس نے اس طرح کہا ہے، حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے معاف کر دیا کریں اور اس سے رد گذر فرمایا کریں، بخدا! اللہ نے جو مقام آپ کو دینا تھا وہ دے دیا، ورنہ یہاں کے لوگ اسے تاج شامی پہنانے پر متفق ہو چکے تھے لیکن اللہ نے جب اُس حق کے ذریعے اسے رد کر دیا جو اس نے آپ کو عطا کیا تو یہ اس پر ناگوار گذرا، اس وجہ سے اس نے ایسی حرکت کی، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرمادیا۔

(۳۳۱۱۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يُّعْنِي اَنَّ سَعْدَ بْنَ عَدِيٍّ عَقِيلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اُخْبِرَهُ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَلَقَدْ اجْتَمَعَ اَهْلُ هَذِهِ الْبَحِيرَةِ [راجعہ ۲۶۱۱۰]۔

(۳۳۱۱۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۱۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ اَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اُخْبِرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اُخْبِرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَى اِكْثَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَلَذِكَاةً وَّارَدَتْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَأَتْهُ يَبْعُدُ سَعْدَ بْنَ عَبَّادَةَ فِي بَنِي الْخَزُرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَلَذَكَرَهُ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ (۳۳۱۱۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا حَبِوَةُ اُخْبِرَنِي عِيَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا النَّصْرِ حَدَّثَهُ عَنْ غَاوِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اُخْبِرَ وَالِدَهُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اُخْزِلُ عَنْ امْرَأَتِي قَالَ لِمَ قَالَ شَفَقًا عَلَيَّ وَلَيْدَهَا اَوْ عَلَيَّ اَوْ لَادِهَا فَقَالَ اِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَلَا مَآ حَازَ ذَلِكَ فَارِسٌ وَلَا الرَّوْمُ (۳۳۱۱۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرنا چاہتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کے بچوں کی وجہ سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر صرف اس وجہ سے کرنا چاہتے ہو تو ایسا مستحب کر دینا کہ اس چیز سے تو اہل فارس و روم کو بھی نقصان نہیں ہوا۔

(۳۳۱۱۴) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ اَنَا مِنْ الْهَيْثَمِ بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُ الْوُضُوءَ فَلَمَّا قَرَعَ مِنْ وُضُوئِهِ اَحَدَ حَفْنَةٍ مِنْ مَاءٍ فَرَشَ بِهَا (۳۳۱۱۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرنا چاہتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کے بچوں کی وجہ سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر صرف اس وجہ سے کرنا چاہتے ہو تو ایسا مستحب کر دینا کہ اس چیز سے تو اہل فارس و روم کو بھی نقصان نہیں ہوا۔

نَحْوُ الْفُرَجِ قَالَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُشُّ بَعْدَ وَضُوئِهِ

(۲۲۱۱۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جب نبی ﷺ پر وحی لے کر نازل ہوئے تھے تو نبی ﷺ کو وضو کرنا بھی سکھایا تھا، اور جب وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو میں پانی لے کر شرمگاہ کے قریب اسے چھڑک لیا، لہذا نبی ﷺ بھی وضو کے بعد اسی طرح کرتے تھے۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الْكَأْبَةُ فَسَأَلْتُهُ مَا لَهُ فَقَالَ لَمْ يَأْتِنِي جَبْرِيلُ مِنْذُ ثَلَاثٍ قَالَ فَإِذَا جَرُّوْ كُلِّ بَيْنٍ بَيُّوتِهِ فَأَمَرَ بِهِ فَقِيلَ فَبَدَأَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهَشَّ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ فَقَالَ لَمْ يَأْتِنِي فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كُلُّبٌ وَلَا تَصْأَوِرُ [انظر بعده]

(۲۲۱۱۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ کے رونے انور پر غم اور پریشانی کے آثار دیکھے، میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ تین دن سے میرے پاس جبریل نہیں آئے، دیکھا تو کہنے کا ایک پلہ کسی کمرے میں چھپا ہوا تھا، نبی ﷺ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، تھوڑی ہی دیر میں حضرت جبریل علیہ السلام نمودار ہو گئے، نبی ﷺ انہیں دیکھ کر خوش ہوئے اور فرمایا آپ میرے پاس کیوں نہیں آ رہے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتے یا تصویریں ہوں۔

(۲۲۱۱۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ كَأْبَةٌ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَلَمْ يَأْتِنِي مِنْذُ ثَلَاثٍ [راجع ما قبله]

(۲۲۱۱۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ كُتَيْبٍ عَنْ الْخَزَاعِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْخِلْ عَلَيَّ أَصْحَابِي فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَكَشَفَ الْخِنَاعَ ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ [اخرجه الطيالسي (۶۳۴)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا رسله حسن في المتابعات والشواهد. [انظر بعده].

(۲۲۱۱۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرض الوفا میں ایک دن نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا میرے صحابہ کرام کو میرے پاس بلا کر لاؤ، جب وہ آ گئے تو نبی ﷺ نے پردہ (چادر کو) ہٹایا اور فرمایا یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد گاہ بنالیا۔

(۲۲۱۱۸) حَدَّثَنَا سُورِجٌ حَدَّثَنَا قَيْسُ عَنْ جَامِعٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ وَهُوَ مُتَّقِعٌ بِرِدِّ لَهُ مَعَايِرِي وَلَمْ يَقُلْ

وَالنَّصَارَى [راجع ما قبله].

(۲۲۱۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ بَنَاتِهِ أَنْ صَبَّأَ لَهَا ابْنًا أَوْ ابْنَةً قَدْ احْتَضَرَتْ فَأَشْهَدُنَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَلَنَصْبِرُ وَلَنَحْتَسِبُ فَأَرْسَلَتْ تَقْبِضُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقَمْنَا فَرَفَعَ الصَّبِيَّ إِلَى جِجْرٍ أَوْ فِي جِجْرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَفْعَقُ وَفِي الْقَوْمِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأَبِي أَحْسِبُ فَقَاضَتْ عَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يُرْحَمِ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءُ [صححه السخاوی (۵۶۵۵)، ومسلم (۶۶۳)، واسب حسان (۴۶۱)]۔ [انظر]

[۲۲۱۱۲۲، ۲۲۱۱۳۲، ۲۲۱۱۴۲]

(۲۲۱۱۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی کسی صاحبزادی نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ ان کے بچہ پر نزاع کا عالم طاری ہے، آپ ہمارے یہاں تشریف لائے، نبی ﷺ نے انہیں سلام کہلوا یا اور فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، لہذا تمہیں صبر کرنا چاہئے اور اس پر ثواب کی امید رکھنی چاہئے، انہوں نے دوبارہ قاصد کو نبی ﷺ کے پاس قسم دے کر بھیجا، چنانچہ نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

اس بچے کو نبی ﷺ کی گود میں لا کر رکھا گیا، اس کی جان نکل رہی تھی، لوگوں میں اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالب حضرت ابی جعفر بھی موجود تھے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۲۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اجْتَمَعَ جَعْفَرُ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَقَالَ جَعْفَرُ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيُّ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ زَيْدُ أَنَا أَحَبُّكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَسْأَلَهُ فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَانُوا يَسْتَأْذِنُونَهُ فَقَالَ اخْرُجْ فَاظْطَرُّ مِنْ هَؤُلَاءِ فَقُلْتُ هَذَا جَعْفَرُ وَعَلِيٌّ وَزَيْدُ مَا أَقُولُ أَبِي قَالَ أَلَذَّنَ لَهُمْ وَدَخَلُوا فَقَالُوا مَنْ أَحَبَّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ قَالُوا نَسْأَلُكَ عَنْ الرِّجَالِ قَالَ أَمَّا أَنْتَ يَا

جَعَفَرُ فَأَشْبَهَ خَلْقَكَ خَلْقِي وَأَشْبَهَ خُلُقَكَ خُلُقِي وَأَنْتَ مِنِّي وَشَجَرَتِي وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ فَخَتْبِي وَأَبُو وَلَدِي وَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ مِنِّي وَأَمَّا أَنْتَ يَا زَيْدُ فَمَوْلَايَ وَمِنِّي وَإِلَيَّ وَأَحَبُّ الْقَوْمِ إِلَيَّ

(۲۲۱۲۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ایک جگہ اکٹھے تھے، دوران گفتگو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں تم سب سے زیادہ محبوب ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہی بات اپنے متعلق کہی اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اپنے متعلق کہی، فیصلہ کرنے کے لئے وہ کہنے لگے کہ آؤ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چل کر ان سے پوچھ لیتے ہیں، چنانچہ وہ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت چاہی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ دیکھو، یہ کون لوگ آئے ہیں؟ میں نے دیکھ کر عرض کیا کہ جعفر، علی اور زید آئے ہیں، میں نے یہ نہیں کہا کہ میرے والد آئے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اندر آنے کی اجازت دے دو۔

وہ اندر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاطعہ سے، انہوں نے کہا ہم آپ سے مردود کے حوالے سے پوچھ رہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جعفر! تمہاری صورت میری صورت سے اور تمہاری سیرت میری سیرت سے سب سے زیادہ مشابہ ہے، تم مجھ سے ہو اور میرا شجرہ ہو، اور علی! تم میرے داماد اور میرے بچوں (نواسوں) کے باپ ہو، میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو، اور امے زید! تم ہمارے مولیٰ ہو، اور مجھ سے ہو اور میری طرف ہو اور تمام لوگوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہو۔

(۲۲۱۲۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّهُ قَالَ الْوَبَا فِي النَّسَبِ [راجع: ۲۲۰۸۶]

(۲۲۱۲۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سوڈ نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔

(۲۲۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُيْمَةَ ابْنَةِ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعُّعُ كَأَنَّهَا فِي شَنْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّهِ مَا أَخَذَ إِلَهُ اللَّهِ مَا أَعْطَى وَكُلُّ إِلَهٍ أَجَلٌ مُسَمًّى فَلَمَّعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبْكِي أَوْ لَمْ تَنْهَ عَنْ الْبُكَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرَحِمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹]۔

(۲۲۱۲۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (ان کی نواسی) امیمہ بنت زہب کو لایا گیا، اس کی روح اس طرح نکل رہی تھی جیسے کسی مشکیرے میں ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا

یا رسول اللہ! کیا آپ بھی رورہے ہیں؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ السَّارِبَيْنِ مَضَيْتُ حَتَّى لَزِقْتُ بِالْحَائِطِ قَالَ وَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي فَصَلَّى أَرْبَعًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ لَهُ ابْنُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ قَالَ فَقَالَ هَاهُنَا أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ صَلَّى قَالَ قُلْتُ فَكَمْ صَلَّى قَالَ عَلَى هَذَا أَجْدَنِي الْيَوْمَ نَفْسِي آتَى مَكْنُثٌ مَعَهُ عُمَرَا ثُمَّ لَمْ أَسْأَلْهُ كَمْ صَلَّى فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي مَقَامِهِ قَالَ فَجَاءَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَامَ إِلَيَّ جَنِبِي فَلَمْ يَزَلْ يُزَاحِمُنِي حَتَّى أَخْرَجَنِي مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ أَرْبَعًا [راجع: ۲۲۱۴۴، ۲۸۱۸۵]

(۲۲۱۳۳) ابوالشعثاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے نکلا، بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، جب دو ستونوں کے درمیان پہنچا تو جا کر ایک دیوار سے چٹ گیا، اتنی دیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں پڑھیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں کہاں نماز پڑھی تھی، انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اسی پر تو آج تک میں اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

اگلے سال میں پھر حج کے ارادے سے نکلا اور اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں پچھلے سال کھڑا ہوا تھا، اتنی دیر میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پھر وہ مجھ سے مزاحمت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے وہاں سے باہر کر دیا اور پھر اس میں چار رکعتیں پڑھیں۔

(۲۲۱۳۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمِّيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى قَدَامَةَ بْنِ مَطْعُونٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَخْرُجُ فِي مَالٍ لَهُ يَوَادِي الْقَرَى فَيَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَثُرَتْ وَرَقَقَتْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ قَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ [راجع: ۲۲۰۸۷، ۲۲۰۸۸]

(۲۲۱۳۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں

رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمہرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمہرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۱۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلِهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَدِّ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ إِلَّا أَصْحَابَ الْجَدِّ مُحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ يَدْخُلُهَا النِّسَاءُ [صححه البخاری (۵۱۹۶)، ومسلم (۲۷۳۶)، وابن حبان (۶۷۵)]

[انظر: ۲۲۱۶۹]

(۲۲۱۵۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی ہے، جبکہ مالداروں کو (حسب کتاب کے لئے فرشتوں نے) رد کیا ہوا ہے، البتہ جو جہنمی ہیں، انہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، اور جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

(۲۲۱۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ عَنْ سَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَبَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا شَاهِدٌ قَالَ كَانَ سِيرُهُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ قَبْضَةً نَصٍّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعُنُقِ وَأَنَا وَرِثَتُهُ [صححه البخاری (۲۹۹۹)، ومسلم (۱۲۸۶)، وابن خزيمة (۲۷۴۵)] [انظر: ۲۲۱۷۷]

(۲۲۱۶۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شبِ عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ کی رفتار درمیانی تھی، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار ہلکی کر لیتے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے۔

(۲۲۱۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ عُمَانَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنِّي لَا أَكَلِّمُهُ إِلَّا سَمِعْتُمْ إِيَّيَ لَا أَكَلِّمُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْصَحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَفْصَحَهُ وَاللَّهِ لَا أَقُولُ لِرَجُلٍ إِنَّكَ خَيْرُ النَّاسِ وَإِنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيرًا بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالُوا وَمَا سَمِعْتَهُ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتَهُ يَقُولُ يَجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَيَسْتَدْلِقُ بِهِ أَقْبَابَهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ مَا لَكَ مَا أَصَابَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَأُكُمْ

عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ [صححه البخاری (۳۲۶۷)، ومسلم (۲۹۸۹)]. [انظر: ۲۲۱۳۷، ۲۲۱۴۳، ۲۲۱۶۳]

(۲۲۱۷۷) ابوداؤد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور

ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکمران ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے بھی سنا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی استغیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھوے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْطَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسَمَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَتْ بَغَيْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ قَرِيْبَةً يَقَالُ لَهَا ابْنَتِي فَقَالَتْ ابْنَتُهَا صَبَا ثُمَّ حَرَّفَ [ماں الہامی] ضعیف الإسناد (أبو داود: ۲۶۱۶، ابن ماجہ: ۲۸۴۳)، [انظر: ۲۲۱۶۸].

(۲۲۱۲۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ”ابنی“ نامی ایک بستی کی طرف بھیجا اور فرمایا صبح کے وقت وہاں پہنچ کر اسے آگ لگا دو۔

(۲۲۱۲۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ بِنِ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ أَسَمَةَ بِنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ أَسَمَةَ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً كَثِيفَةً كَانَتْ مِمَّا أَهْدَاهَا دُحْيَةُ الْكَلْبِيِّ فَكَسَوْتُهَا امْرَأَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتُهَا امْرَأَتِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُهَا فَلْتَجْعَلَ تَحْتَهَا غِلَاظَةً إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا [انظر: ۲۲۱۳۱].

(۲۲۱۲۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک موٹی قبلی چادر عطار مائی جو اس ہدیے میں سے تھی جو حضرت دجیلہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا، میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے وہ چادر نہیں پہنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کہنا کہ اس کے نیچے بیٹھ لگے، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کے اعضاء جسم نمایاں ہوں گے۔

(۲۲۱۳۰) حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُسْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُسْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُعِدُّنِي عَلَى فِخْدِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فِخْدِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّنَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا قَالَ أَبِي قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُوَ السَّلَافِيُّ مِنْ غَزَاةٍ إِلَيَّ رُبْعَةَ يَعْنِي أَبَا تَمِيمَةَ السَّلَافِيُّ [صححه البخاری: ۳۷۳۵].

وابن حبان (۶۹۶)۔ [انظر: ۲۲۱۷۲]۔

(۲۲۱۳۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات مجھے پکڑ کر اپنی ایک ران پر بٹھا لیتے اور دوسری پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو، پھر ہمیں بھیج کر فرماتے اے اللہ! میں چونکہ ان دونوں پر رحم کھاتا ہوں لہذا تو بھی ان پر رحم فرما۔

(۲۲۱۳۱) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبْطِيَّةً خَفِيفَةً مِمَّا أَهْدَاهَا لَهُ دُحْيَةُ الْكَلْبِيُّ فَكَسَوْتُهَا أَمْرَاتِي فَقَالَ مَا لَكَ لَمْ تَلْبَسِ الْقُبْطِيَّةَ قُلْتُ كَسَوْتُهَا أَمْرَاتِي فَقَالَ مَرَهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَاةً فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَبْمَ عِظَامِهَا [راجع: ۲۲۱۲۹]۔

(۲۲۱۳۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے ایک موٹی قطعی چادر عطر مائی جو اس ہدیے میں سے تھی جو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا، میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے؟ تم نے وہ چادر کس پہنی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے وہ اپنی بیوی کو دے دی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے کہنا کہ اس کے نیچے نہیں لگائے، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے اس کے اعضاء جسم نمایاں ہوں گے۔

(۲۲۱۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُرْسِلْتُ ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنِي يُقْبِضُ فَأَتَانَا فَأَرْسَلَ يَأْفِرَاءُ السَّادِمَ وَيَقُولُ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَفْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى قَالَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تَقْسِمُ عَلَيَّ كَيَاتَيْنِ قَالَ قَدَامَ وَقَمْنَا مَعَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِي بْنُ كَعْبٍ وَسَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ قَالَ فَأَخَذَ الصَّبِيَّ وَنَفْسُهُ تَقْفَعُ قَالَ فَذَمَعْتُ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يُرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحْمَاءُ [راجع: ۲۲۱۱۹]۔

(۲۲۱۳۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی کسی صاحبزادی نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ ان کے بچہ پر نزاع کا عالم طاری ہے، آپ ہمارے یہاں تشریف لائیے، نبی ﷺ نے انہیں سلام کہلوا یا اور فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، لہذا تمہیں صبر کرنا چاہئے اور اس پر ثواب کی امید رکھنی چاہئے، انہوں نے دوبارہ قاصد کو نبی ﷺ کے پاس قسم دے کر بھیجا، چنانچہ نبی ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم بھی یعنی معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ساتھ ہی کھڑے ہو گئے۔

اس بچے کو نبی ﷺ کی گود میں لاکر رکھا گیا، اس کی جان نکل رہی تھی، لوگوں میں اس وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور غالباً حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جسے دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۲۱۳۳) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْلٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَرْسُلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ حَتَّى دَخَلَ الشَّعْبُ ثُمَّ أَهْرَاقَ الْمَاءَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ وَلَمْ يَصَلِّ [راجع: ۲۲۰۹۲].

(۲۲۱۳۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے واپسی پر نبی ﷺ نے انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا، گھائی میں ہنچ کر نبی ﷺ بچے اترے، اور پیشاب کیا، پھر میں نے ان پر پانی ڈالا اور ہلکا سا وضو کیا، پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر حذلفہ بچے، اور راستے میں نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۱۳۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْإِثْنِينَ وَالْخَمِيسَ [راجع: ۲۲۰۹۶]

(۲۲۱۳۴) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھ کر جاتے تھے۔

(۲۲۱۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنِ الزُّرْقَانِ أَنَّ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ مَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَقَالَ هِيَ الْعَصْرُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ فَسَأَلَاهُ فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْجَبْرِ وَلَا يَكُونُ وَرَأَاهُ إِلَّا الصَّفَّ وَالصَّفَّانِ مِنَ النَّاسِ فِي قَائِلِيهِمْ وَفِي تَبَارِكِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ أَوْ لَأَحْرَقَنَّ بُيُوتَهُمْ [قال الوصیری: هذا إسناد ضعيف. قال الألبانی: صحيح]

الحديث الأول (ابن ماجه: ۷۹۵). قال شعيب: إسناده ضعيف لا نقطاعه

(۲۲۱۳۵) زرقان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ قریش کا ایک گروہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا، وہ سب لوگ اکٹھے تھے، انہوں نے اپنے دو غلاموں کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ ”صلوٰۃ وسطیٰ“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا عصر کی نماز مراد ہے، پھر دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہی سوال پوچھا تو فرمایا کہ اس سے مراد ظہر کی نماز ہے، پھر وہ دونوں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے بھی ظہر کی نماز بتایا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دو پہر کی گرمی میں پڑھا کرتے تھے اور نبی ﷺ کے پیچھے صرف ایک یا دو صفیں ہوتی تھیں اور لوگ قیلوہ یا تجارت میں مصروف ہوتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”تمام نمازوں کی عموماً اور درمیانی نماز کی خصوصاً پابندی کیا کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی سے کھڑے رہا کرو“ پھر نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔

(۲۲۱۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَسَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كُنْتُ رَدَفْتُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَافَاتٍ فَلَمْ تَرْفَعْ رِجْلُهَا عَادِيَةً حَتَّى يَبْلُغَ جَمْعًا

[قال شعيب: صحيح]. تقدم في مسند ابن عباس: ۱۸۲۹].

(۲۲۱۳۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس وقت نبی ﷺ عرافات سے واپس ہوئے ہیں تو میں ان کا رویہ تھا، نبی ﷺ کی سواری نے دوڑتے ہوئے اپنا پاؤں بلند نہیں کیا یہاں تک کہ نبی ﷺ حریفہ پہنچ گئے۔

(۲۲۱۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لَأَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ يُطَاعُ فِي مَعَاصِي اللَّهِ تَعَالَى فَيَقْدَفُ فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ بِهِ أَفْتَابُهُ فَيَسْتَدِيرُ فِيهَا كَمَا يَسْتَدِيرُ الْحِمَارُ فِي الرَّحَا فَيَأْتِي عَلَيْهِ أَهْلُ طَاعَتِهِ مِنَ النَّاسِ فَيَقُولُونَ أَيْ قُلْ أَيْنَ مَا كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِهِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِأَمْرِ وَأُخَالِفُكُمْ إِلَيْ غَيْرِهِ [راجع: ۲۲۱۳۷]

(۲۲۱۳۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی امتزایاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں سکی کا حکم اور رانی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي الصَّائِفَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّبَا فِي النَّسِيئَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶]

(۲۲۱۳۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نقد معاملے میں سود نہیں ہوتا، وہ تو ادھار میں ہوتا ہے۔
(۲۲۱۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا يَحْيَى بْنُ قَيْسٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَأَلْتُ عَطَاءَ عَنِ الدَّيْنَارِ بِالْدَّيْنَارِ وَبَيْنَهُمَا فَضْلٌ وَالذَّرْهَمُ بِالذَّرْهَمِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحِلُّهُ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ بِمَا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الرَّبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ أَوْ النُّقْرَةِ

[راجع: ۲۲۰۸۶]

(۲۲۱۳۹) بیجی بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم کے تبادلے کے متعلق پوچھا جبکہ ان کے درمیان کچھ اضافی چیز بھی ہوتی انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اسے حلال قرار دیتے ہیں، اس پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابن عباس وہ بات بیان کر رہے ہیں جو انہوں نے نبی ﷺ سے خود نہیں سنی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا یہ چیز میں نے براہ راست نبی ﷺ سے نہیں سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ

نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق تو ادھاریا تاخیر سے ہوتا ہے۔

(۲۳۱۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو قَطْنٍ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُعْبَةِ [راجع: ۲۲۱۰۲]۔

(۲۳۱۳۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔

(۲۳۱۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يَنْكَرُ قَالَ نَعَمْ [صححه البخاری (۵۷۲۸)، ومسلم (۲۲۱۸)] تقدم في مسند سعد بن أبي

وقاص: ۱۵۳۶

(۲۳۱۳۱) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلی اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۳۱۶۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسَمَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعُّعُ كَانَتْهَا فِي شَنْ فَقَالَ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى وَكُلُّ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَبْكِي أَوَلَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحِمَاءَ [راجع: ۲۲۱۱۹]۔

(۲۳۱۳۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں (ان کی نواسی) امیرہ بنت زب کولایا گیا، اس کی روح اس طرح نکل رہی تھی جیسے کسی مشکیزے میں ہو، نبی ﷺ نے فرمایا جو لیا وہ بھی اللہ کا ہے اور جو دیا وہ بھی اللہ کا ہے، اور ہر چیز کا اس کے یہاں ایک وقت مقرر ہے، نبی ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے جب دیکھ کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ بھی رورہے ہیں؟ فرمایا یہ رحمت ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے دل میں چاہتا ہے ڈال دیتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم دل بندوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

(۲۳۱۶۳) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالُوا لَهُ لَا تَدْخُلْ عَلَى هَذَا الرَّجُلِ

فَعَلَّمَهُ قَالَ اَلَا تَرَوْنِیْ اَیَّ اَیِّ اُكَلِّمُهُ اِلَّا اَسْمِعُكُمْ وَاللّٰهُ لَقَدْ عَلَّمْتُهُ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ مَا دُونَ اَنْ اَفْتَحَ اَمْرًا لَا اَحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اَنْ یُّکُوْنَ عَلَیَّ اَمِیْرًا اِنَّهُ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یُوْتِی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِلَقُلْیْ فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِیْهِ فِیْکُوْرُ بِهَا فِی النَّارِ کَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِالرَّحَا قَالَ فِیْجَمِیْعُ اَهْلُ النَّارِ اِلَیْهِ فِیَقُوْلُوْنَ یَا فُلَانُ اَمَّا کُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ فِیَقُوْلُ بَلٰی کُنْتُ اَمْرًا بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اَیْبَهُ وَانْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِیْهِ [راجع: ۲۲۱۲۷]۔

(۲۲۱۳۳) ابو وائل کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہتر ان آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر حکم ان ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے کدھا پکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِیَّةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ قَالَ خَرَجْتُ حَاجًّا فَجِئْتُ حَتَّى دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَلَمَّا كُنْتُ بَيْنَ السَّارِیَتَيْنِ مَضِیْتُ حَتَّى لَزِمْتُ بِالْحَائِطِ فَبَجَاءَ ابْنُ عَمْرٍو فَصَلَّى اِلَیَّ جَنِبِیْ فَصَلَّیْ اَرْبَعًا فَلَمَّا صَلَّی قُلْتُ لَهُ اَیْنَ صَلَّی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْبَيْتِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اَنَّهُ صَلَّی هَاهُنَا فَقُلْتُ كَمْ صَلَّی قَالَ هَذَا اَجْدَدُنِی الْیَوْمَ نَفْسِی اَتٰی مَكْنُتٌ مَّعَهُ عُمَرَا کَمْ اَسْأَلُهُ كَمْ صَلَّی ثُمَّ حَاجَجْتُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ فِی مَقَامِهِ فَبَجَاءَ ابْنُ الزُّبَیْرِ حَتَّى قَامَ اِلَیَّ جَنِبِیْ وَلَمْ یَزَلْ یُزَاجِمُنِی حَتَّى اَخْرَجَنِی مِنْهُ ثُمَّ صَلَّی فِیْهِ اَرْبَعًا [راجع: ۲۲۱۲۳]۔

(۲۲۱۴۴) ابو الشعثاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حج کے ارادے سے نکلا، بیت اللہ شریف میں داخل ہوا، جب وہ ستونوں کے درمیان پہنچا تو جا کر ایک دیوار سے چمٹ گیا، اتنی دیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ آئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو کر چار رکعتیں پڑھیں، جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں، مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے، میں نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسی پر تو آج تک میں اپنے آپ کو ملامت کرتا

ہوں کہ میں نے ان کے ساتھ ایک طویل عرصہ گزارا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

اگلے سال میں پھر حج کے ارادے سے نکلا اور اسی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا جہاں پچھلے سال کھڑا ہوا تھا، اتنی دیر میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آگئے اور میرے پہلو میں کھڑے ہو گئے، پھر وہ مجھ سے مزاحمت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے وہاں سے باہر کر دیا اور پھر اس میں چار رکعتیں پڑھیں۔

(۲۲۱۴۵) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَدَرُوا بَنَاهُ فَهَرَبُوا فَأَذَرْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِيَنَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَمَرَّضَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ فَذَكَرْتُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السَّلَاحِ وَالْقَتْلِ فَقَالَ آلا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَمَّا زَالَ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَسْلِمُ إِلَّا بَوَيْتِيهِ [راجع: ۲۲۰۸۹]

(۲۲۱۴۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں حمید کے ریتلے علاقوں میں سے ایک قبیلے کی طرف بھیجا، ہم صبح کے وقت ان پر حمل کیا اور قتال شروع کر دیا، ان میں سے ایک آدمی جب بھی ہمارے سامنے آتا تو وہ ہمارے سامنے سب سے زیادہ بہادری کے ساتھ لڑتا تھا، جو ہی ہم نے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تو اس نے فوراً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا، اس پر انصاری نے اپنے ہاتھ کو کھینچ لیا لیکن میں نے اسے قتل کر دیا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا اسامہ! جب اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا تھا تو تم نے پھر بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے یہ کلمہ پڑھا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا کہ اس نے اس وجہ سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں؟ قیامت کے دن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی سے کیسے بچو گے؟ نبی ﷺ نے اپنی بات کو اتنی مرتبہ دہرایا کہ میں یہ خواہش کرنے لگا کہ کاش! میں نے اسلام ہی اس دن قبول کیا ہوتا۔

(۲۲۱۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَقَاصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا وَدَيْفُهُ فَعَجَلُ يَكْبُحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى أَنْ ذَفَرَهَا لَتَكَادُ تُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيضَاعِ الْبَلْبَلِ [راجع: ۲۲۰۹۹]

(۲۲۱۴۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو روک دیا، نبی ﷺ اپنی سواری کو لگام سے پکڑ کر کھینچنے لگے حتیٰ کہ اس کے کان کجاوے کے اگلے حصے کے قریب آ گئے اور نبی ﷺ فرماتے جا رہے تھے لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم پکڑو، اونٹوں کو تیز دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۲۱۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو لَأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقُولُ لَهُ عِيَاضُ

وَكَانَتْ بِنْتُ أَسَمَةَ تَحْتَهُ قَالَ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ خَرَجَ مِنْ بَعْضِ الْأَرْيَافِ حَتَّى إِذَا كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ يَبْعُضُ الطَّرِيقِ أَصَابَهُ الْوَبَاءُ قَالَ قَالَفَرَعَ ذَلِكَ النَّاسُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرُجُو أَنْ لَا يُطْلَعَ عَلَيْنَا نِقَابُهَا يَعْنِي الْمَدِينَةَ [انظر: ۲۲۱۴۹].

(۲۲۱۴۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ایک چچا زاد بھائی "جن کا نام عیاض تھا" سے مروی ہے "جن کے نکاح میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی بھی تھیں" کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا جو کسی شاداب علاقے سے نکلا، جب وہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو اسے وباء نے آگھیرا، یہ سن کر لوگ خوفزدہ ہو گئے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ یہ وباء مدینہ منورہ کے سوراخوں سے نکل کر ہم تک نہیں پہنچے گی۔

(۲۲۱۴۸) قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنَا الْهَاشِمِيُّ وَيَعْقُوبُ وَقَالَ جَمِيعًا إِنَّهُ سَمِعَ أَسَمَةَ

(۲۲۱۴۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ يُقَالُ لَهُ عِيَاضٌ وَكَانَتْ ابْنَةُ أَسَمَةَ عِنْدَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ عِيَاضُ بْنُ صَيْرَى

[راجع: ۲۲۱۴۷]

(۲۲۱۴۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْوَبَاءَ رَجَزٌ أَهْلَكَ اللَّهُ بِهِ الْأَمَمَ قَبْلَكُمْ وَقَدْ بَقِيَ مِنْهُ فِي الْأَرْضِ شَيْءٌ يَجِيءُ أَحْيَانًا وَيَذْهَبُ أَحْيَانًا فَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَأْتَوْهَا [راجع: ۲۲۰۹۴].

(۲۲۱۵۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وباء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وباء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ سَمِعَ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ هَذَا الْوَجْعَ فَقَالَ كَرِهْتُ أَنْ يَكُونَ

(۲۲۱۵۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ أَبِي وَعَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ

اَلْمُسْلِمُ الْكَافِرُ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ [راجع: ۲۲۰۹۰].

(۲۲۱۵۲) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَوْجُ قَالَ قَالَا قَالَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَّافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِالذَّحْوَلِ قَالَ لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ ذُخُولِهِ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يَصِلْ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكَعَتَيْنِ فِي بَيْتِ الْكُعْبَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَقَالَ هَذِهِ الْفَبِلَةُ [راجع: ۲۲۰۹۷]

(۲۲۱۵۳) ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہیں طواف کا حکم دیا گیا ہے، بیت اللہ میں داخل ہونے کا نہیں؟ انہوں نے کہا کہ وہ اس میں داخل ہونے سے نہیں روکتے تھے، البتہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ جب بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعاء فرمائی لیکن وہاں نماز نہیں پڑھی بلکہ باہر آ کر خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے دو رکتیں پڑھیں اور فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَسَامَةَ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطْلَمٍ مِنْ أَطْلَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ إِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَقَعُ خِلَالَ الْمَدِينَةِ كَوَقْعِ الْمَطَرِ [راجع: ۲۲۰۹۱]

(۲۲۱۵۴) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مدینہ منورہ کے کسی ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا کہ جو میں دیکھ رہا ہوں، کیا تم بھی وہ دیکھ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے اس طرح رونما ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برستے ہیں۔

(۲۲۱۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَيَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ وَإِذَا وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ [راجع: ۲۲۰۹۴]

(۲۲۱۵۵) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو

تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلتا۔

(۲۲۱۵۶) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدَهُ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ سَيُخْبِرُنَا صَاحِبَنَا مَا صَنَعَ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ لَنَا دَفَعُ مِنْ عَرَفَةَ فَوَقَعَ كَفْتُ رَأْسِ رَاحِلَتِهِ حَتَّى أَصَابَ رَأْسَهَا وَابْطَلَتِ الرَّحْلُ أَوْ كَادَ بِصَبِيهِ يُشِيرُ إِلَى النَّاسِ بِيَدِهِ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ حَتَّى أَتَى جَمْعًا ثُمَّ أَرَدَتْ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يُخْبِرُنَا صَاحِبَنَا بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يَزَلْ يَسِيرُ سِرًّا لَيْتَا كَسِيرَهُ بِالْأَمْسِ حَتَّى أَتَى عَلَى وَادِي مُحَسَّرٍ فَدَفَعَ فِيهِ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ الْأَرْضُ [راجع: ۲۲۰۹۰]

(۲۲۱۵۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفہ سے نبی ﷺ نے اپنی سواری پر بیچھے بٹھالیا، لوگ کہنے لگے کہ ہمارا یہ ساتھی ہمیں بتا دے گا کہ نبی ﷺ نے کیا کیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جب نبی ﷺ وقوف عرفات کے بعد روانہ ہوئے تو اپنی سواری کا سر اتنا کھینچا کہ وہ کچاوے کے درمیان سے گھسے سے لگ گیا یا گلنے سے قریب ہو گیا، اور نبی ﷺ اشارے سے لوگوں کو پر سکون رہنے کی تلقین کرنے لگے، یہاں تک کہ مرد لافڑا پہنچے اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنا رویہ بتالیا، لوگ کہنے لگے کہ ہمارا یہ ساتھی ہمیں بتا دے گا کہ نبی ﷺ نے کیا کیا؟ چنانچہ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ کل گزشتہ کی طرح آہستہ آہستہ چلتے رہے البتہ جب وادی محسر پر پہنچے تو رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ وہاں سے گذر گئے۔

(۲۲۱۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ [راجع: ۲۲۰۹۰]

(۲۲۱۵۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۵۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَهُ يَقُولُ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ قَبْلَ أَنْ تَوْضَأَ وَلَمْ يَسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَّا مَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمَوْزِدَ لَفَ نَزَلَ فَتَوَضَأَ فَاسْبَغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ آتَا كُلَّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يَصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا [راجع: ۲۲۰۸۵]

(۲۲۱۵۸) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے اور اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھالیا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھالیا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجہ کیا، پھر وضو کا پانی منگو کر وضو کیا جو بہت زیادہ مبالغہ آمیز نہ تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی سواریوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولنے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۱۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا خَالِدُ الْحَذَاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النِّسَاءِ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۲۱۵۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۲۱۶۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ مَوْلَى قُدَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى أُسَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى مَالِهِ بِوَادِي الْقَرَى قَيْصُومَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقُلْتُ لَهُ لِمَ تَصُومُ فِي السَّفَرِ وَقَدْ كَثُرَتْ وَزَقَفْتُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَقَالَ إِنَّ الْأَعْمَالَ تُعْرَضُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ [راجع: ۲۲۰۸۷]۔

(۲۲۱۶۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک دن وہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے مال کی تلاش میں وادی قری گیا ہوا تھا، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ وہ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے، ان کے غلام نے ان سے پوچھا کہ آپ اس قدر بوڑھے اور کمزور ہونے کے باوجود بھی پیر اور جمعرات کا روزہ اتنی پابندی سے کیوں رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ بھی پیر اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے، کسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

(۲۲۱۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ذُكْوَانَ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْ لَهُ فِي الصَّرْفِ أَسَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ تَسْمَعْ أَوْ قَرَأْتَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَمْ تَقْرَأْ قَالَ بِكُلِّ لَا أَقُولُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي الدِّينِ أَوْ قَالَ فِي النِّسْيَةِ [راجع: ۲۲۰۸۶]۔

(۲۲۱۶۱) ذکوان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ بیع صرف کے متعلق آپ جو بات کہتے ہیں، یہ بتائیے کہ اس کا ثبوت آپ کو قرآن میں ملتا ہے یا آپ نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق کچھ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ چیز نہ تو مجھے کتاب اللہ میں ملی ہے اور نہ ہی میں نے براہ راست نبی ﷺ سے سنی ہے، البتہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سود کا تعلق ادھار سے ہوتا ہے۔

(۲۲۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِثٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فَلَبَغْنِي أَنَّ الطَّاعُونَ

بِالْكُوفَةِ قَالَ قَدْ كَرَّ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذَا الْحَدِيثُ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ يُحَدِّثُهُ قَالَ فَقَالُوا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ وَكَانَ غَايِبًا قَالَ فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا الْوَجَعَ رَجَسٌ وَعَذَابٌ أَوْ بَقِيعَةٌ عَذَابٌ حَبِيبٌ شَكَّ فِيهِ عَذَابٌ بِهِ نَاسٌ فَلَبَّكُمُ فَإِذَا كَانَ بَارِضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ فِي أَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا فَلَمْ يُنْكِرْ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۲۱۴۱]

(۲۲۱۶۲) عامر بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس طاعون کے حوالے سے سوال پوچھنے کے لئے آیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے متعلق میں تمہیں بتاتا ہوں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ بلاء پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مدت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ بلاء پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۶۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأَسَامَةَ أَلَا تُحْكِمُ هَذَا قَالَ قَدْ كَتَمْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ قُطِرَ فِي النَّارِ قِطْعَنٌ فِيهَا كَطَعْنِ الْحِمَارِ بِرِجَاهِ قِطِيفٍ بِهِ أَهْلُ النَّارِ يَقُولُونَ يَا فَلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ أَمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَسَامَةَ بَنِيهِ مِنْهُ إِلَّا أَنَّهُ زَادَ فِيهِ فَتَنَلِقُ أَقْنَابُ بَطْنِهِ [راجع: ۲۲۱۶۷]

(۲۲۱۶۳) ابوداؤد کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے فرمایا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے جو بھی بات کروں گا، وہ تمہیں بھی بتاؤں گا، میں ان سے جو بات بھی کرتا ہوں وہ میرے اور ان کے درمیان ہوتی ہے، میں اس بات کو کھولنے میں خود پہل کرنے کو پسند نہیں کرتا، اور بخدا! کسی آدمی کے متعلق میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم سب سے بہترین آدمی ہو خواہ وہ مجھ پر کھراں ہی ہو، جبکہ میں نے اس حوالے سے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے بھی سنا ہے، لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس سے اس کی انتزایاں باہر نکل آئیں گی اور وہ انہیں لے کر اس طرح گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے، یہ دیکھ کر تمام جہنمی اس کے پاس جمع ہوں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے فلاں! تجھ پر کیا مصیبت آئی؟ کیا تو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تلقین نہیں کرتا تھا؟ وہ جواب دے گا کہ میں تمہیں تو نیکی کرنے کا حکم دیتا تھا، لیکن خود نہیں کرتا تھا، اور تمہیں گناہوں سے روکتا تھا اور خود کرتا تھا۔

(۲۲۱۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ

[راجع: ۲۲۰۹۰]

(۲۲۱۶۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی مسلمان کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔

(۲۲۱۶۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا قَالَ فَتَنَاولَ الْخِطَامَ بِأَحَدِي يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرَى | صححه ابن خزيمة (۲۸۲۴). قال الألباني: صحيح الإسناد (النسائي: ۵/۲۵۴۰)۔

(۲۲۱۶۵) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میدانِ عرفات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ردیف میں تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو اونٹنی ایک طرف کو جھکنے لگی اور اس کی لگام گر گئی، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ سے رسی کو پکڑ لیا اور دوسرے ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔

(۲۲۱۶۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَا خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ أَقْبَلَ بَوَجهِهِ نَحْوَ الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ [انظر: ۲۲۱۶۷، ۲۲۱۶۸] (۲۲۱۶۶) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ شریف سے باہر آئے تو دروازے کی طرف رخ کر کے دو مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۶۷) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَالنَّبِيَّ عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ قَالَ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۱۶۶]۔

(۲۲۱۶۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے دروازہ بند کر لیا، اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر مشتمل تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے ہوئے ان دو ستونوں کے قریب پہنچے جو بابِ کعبہ کے قریب تھے) اور بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کی (دعا و استغفار کیا) پھر کھڑے ہو کر بیت اللہ کے سامنے والے حصے کے پاس گئے اور اس پر اپنا سینہ مبارک، رخسار اور مبارک ہاتھ رکھ دیئے، پھر تکبیر و تہلیل اور دعا کرتے رہے، پھر ہر کونے پر اسی طرح کیا اور باہر نکل کر بابِ کعبہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دو تین مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۲۱۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ الْأَخْطَرِ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَجْهَهُ وَجْهَهُ فَقَبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ مَا الَّذِي عَهْدَ إِلَيْكَ قَالَ عَهْدَ إِلَيَّ أَنْ أُغَيِّرَ عَلَى ابْنِي صَبَاحًا ثُمَّ أَحْرَقَ [راجع: ۲۲۱۲۸]۔

(۲۲۱۶۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں کسی جانب لشکر دے کر روانہ فرمایا تھا، لیکن اسی دوران نبی ﷺ کا وصال ہو گیا، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے تمہیں کیا حکم دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں صبح کے وقت ”ابنی“ پر حملہ کروں اور اسے آگ لگا دوں۔

(۲۲۱۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ يَدْخُلُهَا الْفُقَرَاءُ إِلَّا أَنْ أَصْحَابَ الْجَدَّةِ مَجْبُوسُونَ إِلَّا أَهْلَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَوَقَفْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ [راجع: ۲۲۱۲۵]

(۲۲۱۶۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت مساکین کی ہے، جبکہ بالداروں کو (حساب کتاب کے لئے فرشتوں نے) روکا ہوا ہے، البتہ جو جہنمی ہیں، انہیں جہنم میں داخل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے، اور جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو دیکھا کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔

(۲۲۱۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمِ وَالْمُسْتَحِجِمِ [آخره النسائي في الكبرى (۳۱۶۵)] قال شعيب صحيح لغيره وهذا إسناد

[رحالہ ثقات]

(۲۲۱۷۰) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۲۲۱۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا حَمِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَسَمَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ لَيْسَ بِهَا فَلَا تَدْخُلُوهَا وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ۲۲۱۴۱]

(۲۲۱۷۱) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس علاقے میں طاعون کی وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلے اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَاجْهَبْهُمَا قَالَ يَحْيَى قَالَ التَّيْمِيُّ كُنْتُ أُحَدِّثُ بِهِ فَلَدَخَلَنِي مِنْهُ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُ بِهِ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْتُهُ مَكْنُونًا عِنْدِي [راجع: ۲۲۱۳۰]۔

(۲۲۱۷۲) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات مجھے کپڑا کر اپنی ایک ران پر بیٹھا لیتے اور دوسری پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو، پھر ہمیں بھیج کر فرماتے اے اللہ! میں چونکہ ان دونوں سے محبت کرتا ہوں لہذا تو بھی ان سے محبت فرما۔

(۲۳۱۷۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ وَإِسْمَاعِيلُ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاتَرَكْتُ فِي النَّاسِ بَعْدِي فِتْنَةً أَضُرُّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ [راجع: ۲۲۰۸۹]

(۲۳۱۷۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے پیچھے اپنی امت کے مردوں پر عورتوں سے زیادہ سخت فتنہ کوئی نہیں چھوڑا۔

(۲۳۱۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَابَ الْبَابَ وَابْتِثَ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَةِ أَغْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى أَتَى الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بِلْيَانِ الْبَابِ الْكُغْبَةَ فَحَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكُغْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَجَسَدَهُ عَلَى الْكُغْبَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتْنَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى أَتَى كُلَّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ فَاسْتَبَقَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالْقُنَاءِ عَلَى الْمَلِكِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَالْمَسْأَلَةِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَارِجًا مِنَ الْبَيْتِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكُغْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَذِهِ الْفَيْلَةُ هَذِهِ الْفَيْلَةُ [صححه ابن خزيمة (۳۰۰۵ و ۳۰۰۶) قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائی: ۲۱۸/۵ و ۲۱۹، ۲۲۰) [راجع: ۲۲۱۶۶]۔

(۲۳۱۷۳) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا، نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے دروازہ بند کر لیا، اس وقت بیت اللہ چھ ستونوں پر مشتمل تھا، نبی ﷺ چلتے ہوئے ان دو ستونوں کے قریب پہنچے جو باب کعبہ کے قریب تھے اور بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کہی، دعاء و استغفار کیا، پھر کھڑے ہو کر بیت اللہ کے سامنے والے حصے کے پاس گئے اور اس پر اپنا سینہ مبارک، رخسار اور مبارک ہاتھ رکھ دیئے، پھر تکبیر و تہلیل اور دعاء کرتے رہے، پھر ہر کوئی پر اسی طرح کیا اور باہر نکل کر باب کعبہ پر پہنچ کر قبلہ کی طرف رخ کر کے دو مرتبہ فرمایا یہ ہے قبلہ۔

(۲۳۱۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ أَوْ أَقْاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَاتَى الْقَبْصَ الَّذِي يَنْزِلُ اللَّهُ الْأُمْرَاءَ وَالْخُلَفَاءَ قَالَ قَبَالَ فَاتَيْنَهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ قُلْتُ الصَّلَاةُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ فَاتَى جَمْعًا فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمُغْرِبَ ثُمَّ لَمْ يَحُلْ بِقِيَّةِ النَّاسِ حَتَّى أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ [راجع: ۲۲۰۸۵]۔

(۲۳۱۷۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے اور اس گھاٹی میں پہنچے جہاں لوگ اپنی سواریوں کو بٹھایا کرتے تھے، نبی ﷺ نے بھی وہاں اپنی اونٹنی کو بٹھایا پھر پیشاب کیا اور پانی سے استنجاء کیا، پھر وضو کا پانی منگوا کر وضو کیا جو بہت زیادہ مایہ ناز تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا نماز تمہارے آگے ہے۔

پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے، وہاں مغرب کی نماز پڑھی، پھر لوگوں نے اپنے اپنے مقام پر اپنی

سوار یوں کو بٹھایا اور ابھی سامان کھولے نہیں پائے تھے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی، نماز پڑھی اور ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(۳۳۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالتَّوْرِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا بَلَغَ قَالَ مَعْمَرُ الشَّعْبُ وَقَالَ التَّوْرِيُّ النَّقْبُ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۰۸۵]۔

(۲۲۱۷۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أُسَامَةَ، فَسُئِلَ عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ. فَقَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنْقَ، فَإِذَا وَجَدَ كُجُوهَ نَصٍّ - يَعْنِي فَوْقَ الْعَنْقِ - [راجع: ۲۲۱۷۶]۔

(۲۲۱۷۷) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب عرفہ کو میں نبی ﷺ کا ردیف تھا، جب سورج غروب ہو گیا تو نبی ﷺ میدان عرفات سے روانہ ہوئے، جہاں لوگوں کا رش ہوتا تو نبی ﷺ اپنی سواری کی رفتار رکھ کر لیٹے، اور جہاں راستہ کھلا ہوا ملتا تو رفتار تیز کر دیتے۔

(۳۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ ذُرٍّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ [راجع: ۲۲۱۵۶]۔

(۲۲۱۷۸) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہوئے تو خود بھی پرسکون تھے اور لوگوں کو بھی پرسکون رہنے کا حکم دیا۔

حَدِيثُ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

خارجہ بن صلت کی اپنے چچا سے روایت

(۳۳۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَكَرِيَّا وَوَكَيْعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَامِرٌ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ الصَّلْتِ قَالَ يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ عَمِّهِ اللَّهِ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ عَنْدهُمْ رَجُلٌ مَجْنُونٌ مَوْثِقٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ أَهْلُهُ إِنَّا قَدْ حَدَّثْنَا أَنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَدْ جَاءَ بِبَخِيرٍ فَهَلْ عِنْدَهُ شَيْءٌ يَدَاوِيهِ قَالَ فَرَفَقْتُهُ بِقَابِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ وَكِيعٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كُلُّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ فَبَرَأَ فَأَعْطُونِي مِائَةَ شَاةٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ خُذْهَا فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ مِنْ بَرَقِيَةِ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بَرَقِيَةً حَقٌّ [صححه ابن حبان (۶۱۱۰)، والحاكم (۵۹۹/۱)]۔ قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۴۲۰، ۳۸۹۶ و

۳۸۹۷ و ۳۹۰۱). قال شعيب: [سنادہ محتمل للتحسين].

(۲۲۱۷۹) خاجہ بن صلت رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا جن کے یہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، اس کے اہل خانہ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی خیر لے کر آیا ہے، کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ اس کا علاج کر سکے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (تین دن تک) روزانہ اسے دوسرے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے لو، کیونکہ میری زندگی کی قسم! بعض لوگ ناجائز منتروں سے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے جائز اور برحق منتر سے کھایا ہے۔

(۳۳۸۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مِنْ عَبْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْنَا عَلَى حَتَّى مِنَ الْقُرْبِ فَقَالُوا أَنْبِئْنَا أَنْتُمْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هَذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رُقِيَّةٌ فَإِنْ عِنْدَنَا مَعْتُوهُا فِي الْقُبُودِ قَالَ فَقُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَجَاءُوا بِالْمَعْتُوهِ فِي الْقُبُودِ قَالَ فَقَرَأَتْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غَدُوَّةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بَرَأْنِي ثُمَّ أَتَفَلَّ قَالَ فَكُنَّا نَمُشِي مِنْ عِقَالٍ قَالَ فَأَعْطُونِي جُعَلًا فَقُلْتُ لَا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلْ لَعْمَرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقِيَّةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلَتْ بِرُقِيَّةٍ حَقٌّ

(۲۲۱۸۰) خاجہ بن صلت رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب واپس جانے لگے تو ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا جن کے یہاں ایک مجنون آدمی تھا جسے انہوں نے لوہے کی زنجیروں سے باندھ رکھا تھا، اس کے اہل خانہ کہنے لگے کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا یہ ساتھی خیر لے کر آیا ہے، کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز ہے جس سے یہ اس کا علاج کر سکے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (تین دن تک) روزانہ اسے دوسرے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا، ان لوگوں نے مجھے سو بکریاں دیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں لے لو، کیونکہ میری زندگی کی قسم! بعض لوگ ناجائز منتروں سے کھاتے ہیں، جبکہ تم نے جائز اور برحق منتر سے کھایا ہے۔

حَدِيثُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۳۳۸۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو معاوية حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ أَمْرِي وَمُسْلِمٌ لِقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبًا فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِي كَانَ وَاللَّهِ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَاكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ أَخِيفُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْنُ يَحْلِفُ فَذَهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [تقدم فی مسند ابن مسعود: (۳۵۹۷)، وانظر: ۲۲۱۸۵، ۲۲۱۸۶، ۲۲۱۸۸، ۲۲۱۹۲].

(۲۲۱۸۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں“

(۲۲۱۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَبِيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ [انظر: ۲۲۱۹۱]

(۲۲۱۸۳) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(۲۲۱۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَقِيلِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هِضَمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَبِيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنِّي أَفْضَلُهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَزَعُكَ مِنْكُمْ مَنَا قَالَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو أَمْنَا وَلَا نَنْتَفِي مِنْ أَيْمَانِنَا [انظر: ۲۲۱۸۹]

البوصیری: هذا إسناد صحيح قال الألبانی حسن (ابن ماجه: ۲۶۱۲)۔

(۲۲۱۸۳) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو مجھے اپنے میں سے افضل نہیں سمجھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا خیال ہے کہ آپ کا نسب نامہ ہم لوگوں سے ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم لوگ نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو قریش کے نسب کی نصر بن کنانہ سے نفی کرتا ہو تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں گا۔

(۲۲۱۸۴) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَبَانَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ قَبِيْسٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ كِنْدَةَ فَقَالَ لِي هَلْ لَكَ مِنْ وَلَدٍ قُلْتُ غُلَامٌ وَلَدَ لِي فِي

مَخْرَجِي إِلَيْكَ مِنْ ابْنَةِ جَدِّ وَلَوْ دِدْتُ أَنَّ مَكَانَهُ شَبَعَ الْقَوْمُ قَالَ لَا تَقُولَنَّ ذَلِكَ فَإِنَّ فِيهِمْ قُرَّةَ عَيْنٍ وَأَجْرًا إِذَا قُبِضُوا ثُمَّ وَلَيْتَ كُنْتُ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَمَجْنُونَةٌ مَحْزَنَةٌ إِنَّهُمْ لَمَجْنُونَةٌ مَحْزَنَةٌ

(۲۲۱۸۳) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں کندہ کے وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہاری کوئی اولاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جب میں آپ کی طرف نکل رہا تھا تو بنت جمد سے میرے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا تھا، میری تو خواہش تھی کہ اس کی بجائے لوگ ہی سہا ب ہو جاتے تو بہت اچھا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے مت کہو، کیونکہ اولاد آنکھوں کی مشحک ہوتی ہے اور اگر فوت ہو جائے تو باعث اجر ہوتی ہے، ہاں! اگر کچھ کہنا ہی ہے تو یوں کہو کہ اولاد بزدلی کا اور غم کا سبب بن جاتی ہے (یہ جملہ دوسرے فرمایا)

(۲۲۱۸۵) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطَّفِيلِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا مُنْصَوِّرٌ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ وَإِنْ تَصَدَّقَ بِهَا لَقِيَ الْقُرْآنَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَخَرَجَ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَمْزُهَا قَالَ فِي أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ رَجُلًا ادَّعَى رِسَالَتِي فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ إِنْ خَلَفَ خَلَفَ فَاجِرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ

(۲۲۱۸۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا مکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور نبی ﷺ کی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں“

(۲۲۱۸۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ دَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَاخْبَرُوهُ فَقَالَ أَذْغَعْتُ صَدَقَ فِي أَنْزَلْتُ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ حُصُومَةٌ فِي أَرْضِي فَخَصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا يَمِينُهُ قُلْتُ لَا قَالَ فِيمِينُهُ قَالَ قُلْتُ إِذَنْ يَحْلِفُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ قَالَ فَتَزَلْتُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا [راجع: ۳۵۹۷]

(۲۲۱۸۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے،

وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، یہ سن کر حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے لگے کہ یہ ارشاد میرے وافقے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، یہودی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے یہودی سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں“

(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ كُرْدُوسٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ صَبْرًا لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ أَمْرِيٍّ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيهَا كَاذِبٌ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَجْدَمُ [انظر: ۲۲۱۹۳]

(۲۳۸۷) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا۔

(۲۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبًا لِيَقْطَعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ أَوْ قَالَ أَحِبِّهِ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانِ وَأُنْزِلَ تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي الْقُرْآنِ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتُرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ فَمَا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَى عَذَابٍ أَلِيمٍ قَالَ فَلَقِيَنِي الْأَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَكُمُ عَبْدُ اللَّهِ الْيَوْمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ كَذًا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أَنْزِلَتْ

(۲۳۸۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیالے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، اور اس کی تصدیق میں اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں“ اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا کہ آج حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تم سے کون سی حدیث بیان کی؟ میں نے انہیں بتادیا، وہ کہنے لگے کہ یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی تھی۔

(۲۳۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَنَا عَقِيلُ بْنُ طَلْحَةَ السَّكَنِيُّ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ هُبَيْرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ عَفَّانُ لَا يَرْوِي إِلَّا أَفْضَلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ نَزَعَهُمْ مِنْكَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بِنْ كِنَانَةَ لَا نَقْفُو أَمْنَا وَلَا نَسْتَفِي مِنْ أَيْبَانَا [راجع: ۲۲۱۸۳]

قَالَ قَالَ الْأَشْعَثُ فَوَاللَّهِ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا نَفَى قُرَيْشًا مِنَ النَّضْرِ بِنْ كِنَانَةَ إِلَّا جَلَدْتُهُ الْحَدَّ

(۲۲۱۸۹) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک وفد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جو مجھے اپنے میں سے افضل نہیں سمجھتے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا خیال ہے کہ آپ کا نسب نامہ ہم لوگوں سے ملتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہم لوگ نصر بن کنانہ کی اولاد ہیں، ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ ہی اپنے باپ سے اپنے نسب کی نفی کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا گیا جو قریش کے نسب کی نصر بن کنانہ سے نفی کرتا ہو تو میں اسے کوڑوں کی سزا دوں گا۔

(۲۲۱۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنُ مَصْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشْكُرُهُمُ لِلنَّاسِ [إسناد ضعيف] (إرخه الطيالسي (۱۰۴۸) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف]

(۲۲۱۹۰) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہی ہوتا ہے جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکر یہ ادا کرتا ہے۔

(۲۲۱۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ ابْنِ شُبْرَمَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْكُرُ اللَّهُ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ [راجع: ۲۲۱۸۲]۔

(۲۲۱۹۱) حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

(۲۲۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْطَعَ مَالَ أَمْرِيٍّ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّ لِقَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ فَبَجَاءِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ فَحَدَّثَنَا قَالَ فِي كَانَ هَذَا الْحَدِيثَ خَاصَمْتُ ابْنَ عَمِّ لِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي كَانَتْ لِي فِي يَدِهِ فَجَحَدَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيِّنَتُكَ أَنَّهَا بَنِيكَ وَإِلَّا فَيَمِينُهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي بِبَيْمِينِهِ وَإِنْ تَجَعَلَهَا بِبَيْمِينِهِ تَذْهَبُ بَنِيَّ إِنَّ خَصْمِي أَمْرُوٌّ فَاجِرٌ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقْطَعَ مَالَ أَمْرِيٍّ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّ لِقَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ قَالَ وَقَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْيَمِينَةَ

(۲۲۱۹۳) شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں تین حدیثیں سنائیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس سے ناراض ہوگا، اسی اثناء میں حضرت اشعث رضی اللہ عنہ بھی آ گئے، وہ کہنے لگے کہ ابوعبد الرحمن نے کون سی حدیثیں بیان کی ہیں؟ ہم نے انہیں بتا دیا، حضرت اشعث رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ یہ ارشاد میرے واقعے میں نازل ہوا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ میرے اور

ایک چچا زاد بھائی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی، چچا زاد بھائی میرے حصے کا منکر ہو گیا، میں اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تم قسم کھاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قسم کھا کر میرا مال لے جائے گا، اس پر اللہ نے یہ آیت آخر تک نازل فرمائی کہ ”جو لوگ اللہ کے وعدے اور اپنی قسم کو معمولی سی قیمت کے عوض بیچ دیتے ہیں۔“

(۲۲۱۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كُرْدُوسٌ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ بِالْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي غَنَصَهَا هَذَا وَأَبُوهُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي وَرِثَتَهَا مِنْ أَبِي فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَخْلِفْهُ أَنَّهُ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا أَرْضِي وَأَرْضُ الْيَدَى وَالْيَدَى غَنَصَهَا أَبُوهُ فَهَيَّا الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ عَبْدٌ أَوْ رَجُلٌ بِيَمِينِهِ مَالًا إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَحَدُهُمْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ وَأَرْضُ وَالِدِهِ إِذَا الْإِنْسَانِي: صحيح (أبو داود: ۳۲۴۴) .

(۳۶۲۲) [إسناده ضعيف بهذه السياقة]. [راجع: ۲۲۱۸۷].

(۲۲۱۹۳) حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ کنندہ اور حضرموت کا ایک آدمی یمن کی ایک زمین کے بارے میں اپنا جھگڑالے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضری کہنے لگا یا رسول اللہ! اس نے اور اس کے باپ نے مل کر میری زمین غصب کر لی ہے، کندی کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ میری زمین ہے جو مجھے وراثت میں اپنے باپ سے ملی ہے، حضری کہنے لگا یا رسول اللہ! اس سے اس بات پر قسم لے لیجئے کہ اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ میری اور میرے والد کی زمین ہے جسے اس کے باپ نے غصب کیا تھا، کندی قسم کھانے کے لئے تیار ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کوئی مال حاصل کرتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ جذام میں مبتلا ہوگا، یہ سن کر کندی کہنے لگا کہ یہ زمین اسی کی ہے اور اس کے والد کی ہے۔

حَدِيثُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۱۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَدَادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أُمَّرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا [أخرجه النسائي في الكبرى (۸۹۹۵)]

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف].

(۲۲۱۹۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مرد کو عورت کے ”پچھلے حصے میں آنے“ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۱۹۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَالْمَقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً [صححه ابن حبان (۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ و ۱۳۳۲ و ۱۳۳۳)]. قال الترمذی: حسن صحیح.

قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۱۰۵۷، الترمذی: ۹۵۰). [انظر: ۲۲۱۹۶، ۲۲۲۰۱، ۲۲۲۰۳، ۲۲۲۰۶، ۲۲۲۱۲، ۲۲۲۱۳، ۲۲۲۱۴، ۲۲۲۱۵، ۲۲۲۱۹، ۲۲۲۲۰، ۲۲۲۲۶].

(۲۲۱۹۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمَقِيمِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۱۹۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ يَحْدُثُ عَنِ الْخَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسَبُهُ قَالَ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ [قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۵۵۳ و ۵۵۴)].

(۲۲۱۹۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ هَرْمِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْغُبَيْيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَحْيِي اللَّهُ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْمَارِهِنَّ [صححه ابن حبان (۴۱۹۸، ۴۲۰۰)]. قال الوصیری: هذا إسناد ضعيف. والحديث منكر لا يصح كما صرح بذلك البخاری والبار والنسائی وغير واحد. قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۱۹۲۴). قال شعيب: صحیح لغيره وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۲۱۹۹، ۲۲۲۰۹، ۲۲۲۱۸].

(۲۲۱۹۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجھکتا، لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۱۹۹) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ أَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ هَرْمِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ

عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْلُومٌ [راجع: ۲۲۱۹۸].

(۲۲۱۹۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ

بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْأَسْطِطَابَةَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ [قال

الألبانی: صحیح (أبو داود: ۴۱، ابن ماجه: ۳۱۵). قال شعب: صحیح لغيره وهذا إسناده ضعيف]. [انظر:

۲۲۲۱۶، ۲۲۲۰۵].

(۲۲۲۰۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استیفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے

جانیں جن میں لیدہ ہو۔

(۲۲۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ التَّيْمِيُّ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ

أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا

عَلَى الْخَفَافِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَوْ اسْتَرْذَاهُ لَرَأَدْنَا [راجع: ۲۲۱۹۵]

(۲۲۲۰۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا موزوں پر تین دن تک مسح کیا کرو، اگر ہم مزید دن

بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی ﷺ اس میں مزید اضافہ فرما دیتے۔

(۲۲۲۰۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ [قال البخاری: وهو

وهم. وقال البيهقي: وأهل العلم بالحديث يرونه خطأ. قال شعب: صحیح لغيره وهذا إسناده رجاله ثقات].

(۲۲۲۰۲) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھجکتا، لہذا تم

عورتوں کے ”پچھلے حصے“ میں مت آیا کرو۔

(۲۲۲۰۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْخَدَلِيِّ سَمِعَهُ

يُحَدِّثُ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَرَخَّصَ

لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِكُلِّ يَوْمٍ مَسْحَةً مِنْ سُفْيَانَ مَرَّتَيْنِ يَذْكُرُ الْمَقِيمِ وَلَوْ أَطْلَبَ السَّائِلُ

فِي مَسَائِلِهِ لَرَأَدْنَاهُمْ [راجع: ۲۲۱۹۵].

(۲۲۲۰۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی ﷺ سے موزوں پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو فرمایا مسافر

آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقيم آدمی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ

ثَابِتٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُونَ رِجَالٌ أَوْ عَذَابٌ عَذَبَ بِهِ قَوْمٌ فَإِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ [صححه مسلم]

[۲۲۱۸]۔ [تقدم فی مسند سعد بن أبی وقاص: ۱۵۷۷]۔

(۲۲۲۰۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) پر مسلط کیا تھا، کبھی یہ آ جاتا ہے اور کبھی چلا جاتا ہے، لہذا جس علاقے میں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو تو تم اس علاقے میں مت جاؤ اور جب کسی علاقے میں یہ وبا پھیلی اور تم پہلے سے وہاں موجود ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نکلو۔

(۲۲۲۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي خُرَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْتِنَجَاءِ قَلَالَةٌ أَحْبَابٌ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ [راجع: ۲۲۲۰۰]

(۲۲۲۰۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے امتنجا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمَقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً [راجع: ۲۲۱۹۰]

(۲۲۲۰۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک سچ کر سکتا ہے اور قسیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدِينِيُّ يُعْنِي الْخَطْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَرَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى فِي مَنَامِهِ أَنَّهُ يَقْبَلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَتَوَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ جَبْهَتَهُ [أخرجه النسائي في الكبرى (۷۶۳۲)۔ قال شعيب: ضعيف لا ضراب سندہ و متنہ]۔

(۲۲۲۰۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، (نبی ﷺ نے فرمایا) روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۰۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُرَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الرُّوحَ لَا تَلْقَى الرُّوحَ وَأَقْنَعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَبْهَتَهُ

عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۷۱۴۹). كسابقہ۔ [انظر: ۲۲۲۲۲، ۲۲۲۲۹].

(۲۲۲۰۸) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَا قَالَا حَسَّانُ مَوْلَى مُحَمَّدٍ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ هَرَمِيٍّ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْخَطَمِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ [راجع: ۲۲۱۹۸].

(۲۲۲۰۹) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھکتا۔ لہذا تم عورتوں کے ”پچھلے حصے میں“ مت آیا کرو۔

(۲۲۲۱۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّدِ عَنْ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أَقِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ ذَلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَقَارُوتَ [إخره الدارمی (۲۳۳۶)]
قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف نقل الترمذی، عن البخاری قوله: هذا حديث فيه اضطراب، وضعفه محمد جدا [انظر: ۲۲۲۲۰]

(۲۲۲۱۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ مرزد ہو جائے اور اس پر اس کی حد بھی جاری کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۲۲۲۱۱) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْبِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ الْإِنْسَانَ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ فَيَقُولُ اللَّهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ فَيَقُولُ اللَّهُ حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَقُلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن حبان (۱۵۰)] قال شعيب:

متن الحديث صحيح.

(۲۲۲۱۱) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض اوقات شیطان انسان کے پاس آتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے، شیطان پوچھتا ہے کہ زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہتا ہے اللہ نے، پھر شیطان یہ پوچھتا ہے کہ پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ جب تم میں سے کسی شخص کو یہ کیفیت لاحق ہو تو اسے یوں کہنا چاہئے آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْحَقِينِ قَالَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِكَالِبِيهِمْ وَلِلْمُعْتَمِرِينَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ [راجع: ۲۲۱۹۵]۔

(۲۲۱۱۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے موزوں پر مسح کرنے کا حکم پوچھا تو فرمایا مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۱۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۱۹۵]۔

(۲۲۱۱۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۱۹۵]۔

(۲۲۱۱۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ وَآبُو نَعِيمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمُعْتَمِرِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً قَالَ وَأَيُّمَ اللَّهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسَائِلِهِ لَجَعَلَهَا خُمْسًا وَقَالَ أَبُو نَعِيمٍ يَوْمٌ لِلْمُعْتَمِرِينَ [راجع: ۲۲۱۹۵]۔

(۲۲۱۱۵) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک، اللہ کی قسم! اگر سائل مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس میں مزید اضافہ فرمادیتے۔

(۲۲۱۱۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ أَبِيهِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّلَ عَنِ الْإِسْطِطَائِيَةِ فَقَالَ ثَلَاثَةٌ أَحْبَابٌ لَيْسَ فِيهَا رَجِيمٌ [راجع: ۲۲۲۰۰]۔

(۲۲۱۱۶) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استیفاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۱۱۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَخَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ مَا زَالَ جَدِّي كَأَفَّا سِلَاحَهُ يَوْمَ الْجَمَلِ حَتَّى قُتِلَ عَمَّارٌ بِصَفَيْنَ فَسَلَّ سَيْفَهُ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِتْنَةُ الْبَاقِيَةُ

(۲۲۲۱۷) محمد بن عمار کہتے ہیں کہ میرے دادا حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے جنگ جمل کے دن اپنی تلوار کو نیام میں روک رکھا، لیکن جب جنگ صفین میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انہوں نے اپنی تلوار نیام سے کھینچی اور اتار لے کر بالا خرہ شہید ہو گئے، وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمار کو ایک بائی گروہ قتل کرے گا۔

(۲۲۲۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي يُزَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَصَمَةَ بْنِ الْهَادِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ الْحُصَيْنِ الْوَائِلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ هَرَمِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاقِفِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْخَطَمِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَحْيِي اللَّهُ مِنْ الْحَقِّ ثَلَاثًا لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ [راجع: ۲۲۲۱۸] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں جھکتا، لہذا تم عورتوں کے "پچھلے حصے" مت آیا کرو۔

(۲۲۲۱۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي سَكَمٌ وَحَمَّادٌ سَمِعَا إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ [راجع: ۲۲۲۱۹] حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رخصت دی ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۲۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا أَصَمَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ ذُنْبًا أَقِيمَ عَلَيْهِ حَدٌّ ذَلِكَ الذَّنْبُ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ [راجع: ۲۲۲۲۰] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس پر اس کی حد بھی جاری کر دی جائے تو وہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔

(۲۲۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَفْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَيِّرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَأَوَّلَ سَطَهٍ وَآخِرَهُ [راجع: ۱۷۱۹۹] حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے ابتدائی درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ الْخَطَمِيَّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّي أَسْجُدُ عَلَى جَهَنَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ الرُّوحَ لَا يُلْقَى الرُّوحَ وَأَقْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ هَكَذَا فَوَضَعَ جَهَنَّمَ عَلَى جَهَنَّمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۲۲] حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْإِسْتِجْبَاءِ أَمَّا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَابٍ

(۲۲۲۲۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استیجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کیا تم میں سے کسی کو تین پتھر نہیں مل سکتے۔

(۲۲۲۲۴) قَالَ وَأَخْبَرَنِي رَجُلٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ أَحْجَابٍ لَيْسَ فِيهِمْ رَجِيعٌ

(۲۲۲۲۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے استیجاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تین پتھر استعمال کیے جائیں جن میں لید نہ ہو۔

(۲۲۲۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيْلِيَّهِنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيمِ [راجع: ۲۲۱۹۰]

(۲۲۲۲۷) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ رخصت دی ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک صبح کر سکتا ہے اور عجم آدی ایک دن اور ایک رات تک۔

(۲۲۲۲۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سَفِيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مِمُونٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَوْ مَضَى السَّائِلُ فِي مَسْأَلَةٍ لَجَعَلَهَا خُمُسًا [راجع: ۲۲۱۹۰]

(۲۲۲۲۹) حضرت بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مسافر آدی موزوں پر تین راتوں تک صبح کر سکتا ہے اور عجم آدی ایک دن اور ایک رات تک، اللہ کی قسم! اگر سائل مزید دن بڑھانے کی درخواست کرتے تو نبی ﷺ اس میں مزید اضافہ فرما دیتے۔

(۲۲۲۳۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو هُوَ ابْنُ قَارِسٍ أَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ صَاحِبِ الشَّهَادَتَيْنِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ فَاضْطَجَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَدَقَ بِذَلِكَ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۲۷۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی ﷺ کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی ﷺ نے انہما سران کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعَ قَوْسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَبَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْضِيَهُ ثَمَنَ قَرْسٍ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رَجُلٌ يَعْزُضُونَ الْأَعْرَابِيَّ فَيَسْأَلُونَ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السُّؤْمِ عَلَى ثَمَنِ الْفَرَسِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ فَأَبْتَعَهُ وَإِلَّا بَعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدْ ابْتَعْتَهُ مِنْكَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ مَا بَعْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى قَدْ ابْتَعْتَهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُودُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيُّ وَهَمَّا يَتَرَا جَعَانِ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا أَتَى بِأَيْتُكَ فَمَنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ وَبَلَّكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لِيَقُولَ إِلَّا حَقًّا حَتَّى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمَرَا حَتَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرَا حَتَّى الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَهِيدًا أَتَى بِأَيْتُكَ قَالَ خُزَيْمَةُ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ إِصْحَحَ

الحاكم (۱۷/۲)، قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۶۰۷، النسائی: ۳۰۱/۷)؛

(۲۲۲۷۸) عمارہ بن خزیمہ اپنے چچا سے ”جو نبی ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ تھے“ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا، اور قیمت ادا کرنے کے لیے اسے اپنے ساتھ لے کر چلے، نبی ﷺ کی رفتار تیزی اور وہ دیہاتی ست روی سے چل رہا تھا، راستے میں اس دیہاتی کو کچھ لوگ ملے جو اس سے گھوڑے کا بھاؤ تاؤ کرنے لگے، کیونکہ انہیں تو یہ معلوم نہیں تھا کہ اسے نبی ﷺ خرید چکے ہیں، حتیٰ کہ ایک آدمی نے اسے گھوڑے کی جو قیمت لگائی، وہ اس قیمت سے زیادہ تھی جس پر نبی ﷺ نے اسے خریدا تھا، چنانچہ اس دیہاتی نے نبی ﷺ کو آواز دے کر کہا کہ اگر آپ نے یہ گھوڑا لینا ہے تو لے لیں ورنہ میں اسے بیچنے لگا ہوں، نبی ﷺ اس دیہاتی کی یہ آواز سن کر رک گئے اور فرمایا کیا میں نے تم سے یہ گھوڑا خریدا نہیں لیا؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے تو آپ کو یہ گھوڑا نہیں بیچا، نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں بیچا، میں نے خود تم سے اسے خریدا ہے۔

دونوں میں اس بات پر تکرار ہونے لگی اور لوگ بھی جمع ہونے لگے، وہ دیہاتی کہنے لگا کہ کوئی گواہ پیش کیجئے جو اس بات

کی گواہی دے کہ اسے میں نے آپ کو فروخت کر دیا ہے؟ جو مسلمان بھی آتا وہ اس سے یہی کہتا کہ جنت انبی علیہ السلام تو کہتے ہی وہ بات ہیں جو برخق ہو، اسی دوران حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ بھی آگئے، انہوں نے بھی دونوں کی ہنکار سنی، اس مرتبہ جب دیہاتی نے گواہ پیش کرنے کا مطالبہ کیا تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے یہ گھڑا نبی علیہ السلام کو بیچا تھا، نبی علیہ السلام حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسے گواہی دے رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے سچا ہونے کی بناء پر، چنانچہ نبی علیہ السلام نے ان کی گواہی کو دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دے دیا۔

(۲۲۲۲۹) حَدَّثَنَا سَكَنُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْحَسَنِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا صَالِحُ يُعْنِي ابْنَ أَبِي الْأَعْصَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ أَنَّ خُزَيْمَةَ رَأَى فِي الْمَنَامِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَى خُزَيْمَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَاطْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ صَدَقَ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۲۲۲۲۸)۔

(۲۲۲۲۹) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی علیہ السلام کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی علیہ السلام نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی علیہ السلام نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

(۲۲۲۳۰) حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ وَخُزَيْمَةَ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ عَنْ عَجَبِهِ وَتَمَنٍّ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ يَسْجُدُ عَلَى جَبْهَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ فَاطْطَجَعَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ

(۲۲۲۳۰) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ وہ نبی علیہ السلام کو بوسہ دے رہے ہیں (پیشانی مبارک پر) انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بتایا، نبی علیہ السلام نے فرمایا روح کی ملاقات روح سے نہیں ہوتی اور نبی علیہ السلام نے اپنا سر ان کے آگے جھکا دیا چنانچہ انہوں نے اسے بوسہ دے لیا۔

حَدِيثُ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بشار انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي بَشِيرٍ وَابْنَةَ أَبِي بَشِيرٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَمَى آتِرُ دُهَا بِالْمَاءِ فَإِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

(۲۲۲۳۱) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بخار کے متعلق فرمایا کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو کیونکہ یہ جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے۔

(۲۲۲۳۲) حَدَّثَنَا زَوْجٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَيْمِيٍّ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ فَلَادَةً مِنْ وَتَرٍ وَلَا فَلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ وَأَخْبِسَهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ [صححه البخاری (۳۰۰۵)، ومسلم (۲۱۱۵)، وابن حبان (۴۶۹۸)].

(۲۲۲۳۳) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے تو نبی ﷺ نے ایک قاصد کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت کا کوئی تلاء نہ دیا کسی بھی قسم کا قلاء نہ لٹکا یا جائے بلکہ اسے کاٹ دیا جائے۔

(۲۲۲۳۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حَدَّثَنِي حَنَانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَرَّتْ امْرَأَةٌ بِالْبَطْحَاءِ فَأَشَارَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَأَخَّرِي فَوَجَعَتْ حَتَّى صَلَّى ثُمَّ مَرَّتْ

(۲۲۲۳۵) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ انہیں نماز پڑھانے لگے تو ایک عورت وادی بٹحاء میں سے گذری، نبی ﷺ نے اشارے سے اسے پیچھے رہنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ پیچھے چلی گئی اور جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تب وہاں سے گذری۔

(۲۲۲۳۶) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي مَعْرُومَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ رَأَى أَبُو بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَصْلَى صَلَاةِ الضُّحَى حِينَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَابَ عَلَى ذَلِكَ وَتَهَانَى ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصَلُّوا حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ

(۲۲۲۳۷) سعید بن نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں طلوع آفتاب کے وقت چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا، تو مجھے حضرت ابو بکر انصاری رضی اللہ عنہ نے دیکھ لیا، انہوں نے اس وقت نماز پڑھنے کو معیوب قرار دیتے ہوئے مجھ سے منع کیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے اس وقت تک نماز نہ پڑھا کرو جب تک سورج بلند نہ ہو جائے کیونکہ وہ شیطان کے دو پیلوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

حَدِيثُ هَزَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعْمَانَ عَنْ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَا عَزَبُ بْنُ مَالِكٍ

فِي حِجْرِ أَبِي قَاصَبٍ جَارِيَةً مِّنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي اَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذَلِكَ رَجَاءً أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجٌ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ فَأَقِيمَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ فَأَقِيمَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ فَأَقِيمَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ أَتَاهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَيْتٌ فَأَقِيمَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ قَدْ قَلَنْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِيمَنْ قَالَ يَقْلَانَهُ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ قَالَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رَجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزَعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ وَقَدْ أَعْجَزَ أَصْحَابُهُ فَتَزَعَّ لَهُ يَوْظِيفُ بَعِيرٌ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ قَالَ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكَتُمُوهُ لَعَلَّهُ يَتُوبُ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ هِشَامُ فَحَدَّثَنِي يُرِيدُ بِنُ نَعْمٍ بِنِ هَزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبَابِي حِينَ رَأَاهُ وَاللَّهِ يَا هَزَالُ لَوْ كُنْتُ سَعَرَتَهُ بِغُرْبِكَ كَانَ خَيْرًا مِّمَّا صَنَعْتَ بِهِ [قال الألباني: ضعيف (٤٣٧٧ و ٤٤١٩) قال شعب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن] [انظر ٢٢٣٣٧، ٢٢٣٣٨]

(٢٢٣٣٥) نسیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ مجھے کسی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ تاکہ نبی ﷺ تمہارے لیے بخشش کی دعا کر دیں، ان کا مقصد یہ تھا کہ شاید ان کے لئے کوئی راستہ نکل آئے، چنانچہ وہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں، اس لئے مجھ پر سزا جاری کیجئے، جو کتاب اللہ کے مطابق ہو، نبی ﷺ نے ان سے اعراض کیا، چار مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم نے چار مرتبہ اس کا اقرار کیا ہے، یہ بتاؤ کس کے ساتھ یہ گناہ کیا ہے؟ ماعز نے کہا فلاں عورت کے ساتھ، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم اس کے ساتھ لیٹے تھے؟ ماعز نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کے جسم کے ساتھ اپنا جسم ملایا تھا؟ ماعز نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے اس کے ساتھ جماعت کی تھی؟ ماعز نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے ”حرہ“ کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو اچانک عبداللہ بن انیس مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ذکر کیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا، اور نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا ہزال! ابجد! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(٢٢٣٣٦) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَزَالٍ أَنَّ هَزَالَ كَانَ اسْتَأْجَرَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ يُقَالُ لَهَا فَاطِمَةُ قَدْ أُمِلِغَتْ وَكَانَتْ تَرْغِي عَنْمَا لَهُمْ وَإِنَّ مَاعِزًا وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَخْبَرَ هَزَالَ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ انْطَلِقْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ عَنِّي أَنْ يَنْزِلَ فِيكَ قُرْآنٌ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَمَ فَلَمَّا عَصَتْهُ مَسُّ الْحِجَارَةِ انْطَلَقَ يَسْعَى فَاسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ يَدْعِي جَزُورًا أَوْ سَاقِيًا يَعْمِدُ فَصَرَعَهُ بِهِ فَصَرَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَكَ يَا هَزَالُ لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِغُيُوبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۳۳۶) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے یہاں نوکری کرتے تھے، والد کی ایک باندی تھی جس کا نام فاطمہ تھا، وہ ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی، ماعز اس کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ شاید تمہارے متعلق قرآن میں کوئی حکم نازل ہو جائے، نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے "حرہ" کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو چاکہ عبد اللہ بن انیس یا انس بن نادہ مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر وہ نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهِ فَلَمَّا مَسَّتْهُ الْحِجَارَةُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَالَ مَرَّةً فَلَمَّا عَصَتْهُ الْحِجَارَةُ أَجْزَعَ فَخَرَجَ يَسْعَدُ وَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَنَسٍ أَوْ أَنَسُ بْنُ نَادِيَةَ فَرَمَاهُ بِوُطَيْفٍ حِمَارٍ فَصَرَعَهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ بِأَمْرِهِ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا هَزَالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِغُيُوبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ (راجع: ۲۲۲۲۳)

(۲۲۳۳۷) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں بدکاری کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں، اس لئے مجھے پرمسزاجاری کیجئے، جو کتاب اللہ کے مطابق ہو، نبی ﷺ نے ان سے اعراض کیا، چار مرتبہ اسی طرح ہوا، نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے رجم کر دیا جائے۔

چنانچہ لوگ اسے "حرہ" کی طرف لے گئے، جب ماعز کو رجم کیا جانے لگا اور انہیں پتھر پڑے تو اس کی تکلیف محسوس کر کے وہ تیزی سے بھاگ کھڑے ہوئے، لوگ انہیں پکڑنے سے عاجز آ گئے تو چاکہ عبد اللہ بن انیس مل گئے، انہوں نے اونٹ کی ایک ہڈی انہیں کھینچ کر دے ماری جس سے وہ جاں بحق ہو گئے، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ ذکر

کیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟ شاید وہ توبہ کر لیتا اور اللہ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا، اور نبی ﷺ نے میرے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ نَعْمٍ عَنْ هِزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ فِي جُحْرِهِ قَالَ فَلَمَّا فَجَرَ قَالَ لَهُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَلَقَبَهُ يَا هِزَالُ أَمَا لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ لَكَانَ خَيْرًا مِمَّا صَنَعْتَ بِهِ [راجع: ۲۲۳۲۵]۔

(۲۲۳۲۸) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُكَدَّرِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ هِزَالٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ذَكَرَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ مَاعِزٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتَ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۳۳۹) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ میرے والد کے زیر سایہ پرورش تھے، وہ محلے کی ایک باندی کے ساتھ ملوث ہو گئے، میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ بتاؤ، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

(۲۲۳۴۰) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّلَيْسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُكَدَّرِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ هِزَالٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَيَحَكَ يَا هِزَالُ لَوْ سَتَرْتَهُ بِغِيٍّ مَاعِزًا بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ

(۲۲۳۴۰) نعیم بن ہزال کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا ہزال! بخدا! اگر تم اسے اپنے کپڑوں میں چھپا لیتے تو یہ اس سے بہتر ہوتا جو تم نے اس کے ساتھ کیا۔

حَدِيثُ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ يَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدِ قَالَ

كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَافْتَرَبَتْ [صححه مسلم (۸۹۱)، وابن حبان (۲۸۲۰)]۔ [انظر: ۲۲۳۵۶]۔

(۲۲۲۳۱) عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نماز عید میں کہاں سے تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورۃ ق اور سورۃ قمر سے۔

(۲۲۲۴۲) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدَّؤَلِيِّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيِّ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا عَنْ مَكَّةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُحَنٍّ قَالَ وَكَانَ لِلْكَفَّارِ سِدْرَةٌ يَعْكُفُونَ عَنْهَا وَيَعْلُقُونَ بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يَقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ قَالَ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةِ خَضِرَاءَ عَظِيمَةٍ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ إِنَّهَا لَسَنَنْ تَرَوْنَ سَنَنْ مَنْ كَانَ قَلْبُكُمْ سَنَةً سَنَةً [صححه ابن حبان (۶۰۲)]. قال الترمذی: حسن

صحيح قال الألبانی: صحيح (الترمذی ۲۱۸۰) [انظر: ۲۲۲۴۵، ۲۲۲۴۷]

(۲۲۲۳۳) حضرت ابو واقد لیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ سے حنین کے لئے نکلے، کفار کی ایک بیری تھی جہاں وہ جا کر کتے تھے اور اس نے اپنا اسلحہ لٹکایا کرتے تھے، اسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا، راستے میں ہم لوگ ایک سرسبز و شاداب بیری کے عظیم بارغ سے گزرے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی اسی طرح کوئی ”ذات انواط“ مقرر کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی جو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قوم نے کہی تھی کہ جیسے ان کے معبود ہیں، اسی طرح ہمارا بھی کوئی معبود مقرر کر دیجئے، اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم ایک جاہل قوم ہو، یاد رکھو! تم لوگ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی ایک ایک عادت اختیار کر کے رہو گے۔

(۲۲۲۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ تَصَيَّبْنَا بِهَا مَخْمَصَةً فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْمَةِ قَالَ إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِنُوا بَقُلَا فَنَسَانُكُمْ بِهَا [صححه الحاكم (۱۲۵/۴)] قال شعيب: حسن بطرقه وشواهده، وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۲۴۶]

(۲۲۲۳۳) حضرت ابو واقد لیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لیے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کسی بھی وقت کوئی بھی بیری توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

(۲۲۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ سُرَجَسٍ قَالَ عَدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْبَكْرِيَّ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ الْبَكْرِيُّ فِي وَجْهِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَسَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَفَّ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّاسِ وَأَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه ابو يعلى

(۱۴۴۲)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد حسن. [انظر: ۲۲۲۵۳، ۲۲۲۵۴، ۲۲۲۵۷]

(۲۲۲۳۳) نافع بن سرحس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرض الوفات میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھتے تھے۔ رضی اللہ عنہ

(۲۲۲۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَيَّانِ بْنِ أَبِي سَيَّانٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَنْبِنٍ فَمَرَرْنَا بِسِدْرٍ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا هَذِهِ ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لِلْكَفَّارِ ذَاتُ أَنْوَاطٍ وَكَانَ الْكَفَّارُ يَنْوُطُونَ بِسِلَاحِهِمْ بِسِدْرٍ وَيَعْكُفُونَ حَوْلَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ هَذَا كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ إِنَّكُمْ تَرَكُّونَ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ [راجع: ۲۲۲۴۲]

(۲۲۲۳۵) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے حنین کے لئے نکلے، کفار کی ایک بیری تھی جہاں وہ جا کر رکستے تھے اور اس سے اپنا اطوار نکالیا کرتے تھے، اسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا، راستے میں ہم لوگ ایک سرسبز و شاداب بیری کے عظیم باغ سے گزرے تو ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہمارے لیے بھی اسی طرح کوئی ”ذات انواط“ مقرر کر دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم نے وہی بات کہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی کہ جیسے ان کے معبود ہیں، اسی طرح ہمارا بھی کوئی معبود مقرر کر دیجئے، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم ایک جاہل قوم ہو، یاد رکھو! تم لوگ پہلے لوگوں کے نقش قدم پر چلو گے اور ان کی ایک ایک عادت اختیار کر کے رہو گے۔

(۲۲۲۴۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضٍ نَصِيبُنَا بِهَا الْمَخْمَصَةَ فَمَتَى نَحِلُّ لَنَا الْمَيْعَةَ قَالَ إِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَفِقُوا فَشَانِكُمْ بِهَا [راجع: ۲۲۲۴۳]

(۲۲۲۳۶) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جس علاقے میں رہتے ہیں، وہاں ہمیں اضطراری حالت پیش آتی رہتی ہے تو ہمارے لیے مردار میں سے کتنا حلال ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہیں صبح اور شام کی بھی وقت کوئی بھی بیزی توڑنے کو نہ ملے تو تمہیں اس کی اجازت ہے۔

(۲۲۲۴۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَيَّانِ بْنِ أَبِي سَيَّانٍ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَنْبِنٍ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَمَعْمَرٌ أَثَمَ حَدِيثًا [راجع: ۲۲۲۴۲]

(۲۲۲۳۷) حدیث نمبر (۲۲۲۳۲) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَحَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْمُعْنَى قَالَا قَتْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ

فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَبِهَا نَاسٌ يَعْبُدُونَ إِلَى الْآيَاتِ الْغُفَمِ وَأَسْمَةِ الْإِبِلِ فَيَجُوبُونَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَطَعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ [صححه الحاكم (۲۳۹/۴) قال الترمذی: حسن غریب

قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۸۵۸، الترمذی: ۱۴۸۰). قال شعيب: حسن]. [انظر بعده].

(۲۲۳۸) حضرت ابوداؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بکری کی سرین اور اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے جسم کا جو حصہ بھی زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہوتا ہے۔

(۲۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجُوبُونَ أَسْمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ الْآيَاتِ الْغُفَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَطَعَ مِنَ الْبُهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ [راجع ما قبله].

(۲۲۳۹) حضرت ابوداؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو بکری کی سرین اور اونٹوں کے کوہان کاٹ لیا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے جسم کا جو حصہ بھی زندہ جانور سے کاٹا جائے، وہ مردار ہوتا ہے۔

(۲۲۴۰) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ وَاقِدِ بْنِ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَجَّتِهِ هَذِهِ ثُمَّ طَهَّرَ الْحَصْرَ [قد صحح أسناده ابن حجر. قال الألبانی: صحيح (ابوداؤد: ۱۷۲۲) قال شعيب: حسن لغيره وهذا اسناد حسن في المتابعات والشواهد [انظر: ۲۲۲۵۰].

(۲۲۴۰) حضرت ابوداؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواجِ مطہرات سے فرمایا یہ حج تم میرے ساتھ کر رہی ہو، اس کے بعد تمہیں گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔

(۲۲۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ كُنَّا نَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَيَحْدَّثُنَا فَقَالَ لَنَا ذَاتُ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِنَّا أَنْزَلْنَا الْقُرْآنَ لِإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَلَوْ كَانَ لِأَبْنِ آدَمَ وَادٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِ ثَانٍ وَلَوْ كَانَ لَهُ وَادِيَانِ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ إِلَيْهِمَا ثَالِثٌ وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ثُمَّ يُعَوِّدُ اللَّهُ عَلَى مَنْ قَابَ

(۲۲۴۱) حضرت ابوداؤد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور

نبی ﷺ ہم سے وہ آیت بیان فرمادیتے، چنانچہ ایک دن ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ہم نے مال اس لئے اتارا ہے کہ نماز قائم کی جائے اور زکوٰۃ ادا کی جائے اور اگر ابن آدم کے پاس سونے چاندی کی دو دوا دیاں بھی ہوں تو وہ ایک اور کی تمنا کرے گا، اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے علاوہ کوئی چیز نہیں بھر سکتی، البتہ جو توبہ کر لیتا ہے، اللہ اس پر متوجہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَبِيبِ أَبِي مَرْثَةَ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ فَجَاءَ أَحَدُهُمْ فَوَجَدَ فُرْجَةً فِي الْحُلْقَةِ فَحَلَسَ وَحَلَسَ الْآخَرُ مِنْ وَرَائِهِمْ وَأَنْطَلَقَ الثَّلَاثُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِغَيْرِ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ قَالُوا نَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَمَّا الْإِنْدَى جَاءَ فَحَلَسَ فَأَوَىٰ الْوَاهُ اللَّهُ وَالْإِنْدَى حَلَسَ مِنْ وَرَائِكُمْ فَاسْتَحَىٰ فَاسْتَحَىٰ اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْإِنْدَى الْأَنْطَلَقَ رَحْلٌ أَغْرَضَ فَأَغْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ [صححه البخاری (۶۶)، ومسلم (۲۱۷۶)، وابن حبان (۸۶)]

(۲۲۵۲) حضرت ابوداؤد ۱۱۱۰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمیوں کا وہاں سے گزر ہوا، ان میں سے ایک آدمی آیا، اسے لوگوں کے حلقے میں تھوڑی سی جگہ نظر آئی، وہ وہیں بیٹھ گیا، دوسرا سب سے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا آدمی واپس چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ان لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ جملہ نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو یہاں آ کر بیٹھ گیا، اس نے ٹھکانہ پکڑا اور اللہ نے اسے ٹھکانہ دے دیا، اور جو تمہارے آخر میں بیٹھا، اس نے حیا کھائی سو اللہ نے بھی اس سے حیا کھائی اور جو شخص چلا گیا تو اس نے اعراض کیا، سو اللہ نے بھی اس سے اعراض کیا۔

(۲۲۵۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرِجَسٍ قَالَ عَدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْكِنْدِيُّ فِي مَرَجِيهِ الْإِنْدَى تَوَفَّى فِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً بِالنَّاسِ وَأَطْوَلَ النَّاسِ صَلَاةً لِنَفْسِهِ [راجع: ۲۲۴۴]۔

(۲۲۵۳) نافع بن سرجس ۱۱۱۰ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابوداؤد ۱۱۱۰ کے مرض الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے پہلی نماز پڑھتے تھے۔

(۲۲۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرِجَسٍ قَالَ عَدْنَا أَبَا وَاقِدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ ابْنُ بَكْرِ الْبُذَرِيُّ فِي وَجَعِهِ الْإِنْدَى مَاتَ فِيهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۴۴]۔

(۲۲۲۵۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّوْشَجَانَ وَهُوَ أَبُو جَعْفَرٍ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الدَّرَّاءُ وَرَدِيُّ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَزْوَاجِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ هَذِهِ تُمْ طُهْرَ الْخُصْرِ [راجع: ۲۲۲۵۰]

(۲۲۲۵۵) حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات سے فرمایا یہ حج تم میرے ساتھ کر رہی ہو، اس کے بعد انھیں گھروں میں بیٹھنا ہوگا۔

(۲۲۲۵۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسُرَيْجٌ قَالَا قُلَيْبُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَأَلَنِي عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَمَّا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْيَعْيَيْنِ قَالَ سُرَيْجُ بِمِ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخُرُوجِ قَالَ فَقُلْتُ قَرَأَ أَقْرَبْتُ الْمَسَاعَةَ وَأَنْسَقُ الْقَمَرُ وَقُ وَأَنْقَرَأَنِ الْمَجِيدِ [راجع: ۲۲۲۴۱]

(۲۲۲۵۶) عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عید میں کہاں سے تلاوت فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا سورۃ ق اور سورۃ قمر سے۔

(۲۲۲۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ سُرَيْجٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّاسِ وَأَذْوَمَهُ عَلَى نَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۴۴]

(۲۲۲۵۷) نافع بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ کے مرضِ الوفا میں ان کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت سب سے ہلکی نماز پڑھاتے تھے، اور خود نماز پڑھتے وقت سب سے ہلکی نماز پڑھتے تھے۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حَدِيثُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رضی اللہ عنہ

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۵۸) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَدِيلٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَقْسَى كَلْبًا لَا يَغْنَى مِنْ زُرْعٍ أَوْ ضَرْعٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ السَّائِبُ فَقُلْتُ لِسُفْيَانَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ

هَذَا الْمُسْجِدُ [انظر: ۲۲۶۳]. [صححه البخاری (۲۳۲۳)، ومسلم (۱۵۷۶)].

(۲۲۵۸) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی اپنے یہاں کئے کور کھتے ہیں جو کھیت، شکاریاں یورکی حفاظت کے لئے نہ ہو، ان کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے، سائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے براہ راست یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم۔

(۲۲۵۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْنَى ابْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي يَرِيدُ بْنُ حُصَيْفَةَ أَنَّ بَسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فِي مَجْلِسِ اللَّيْثِيِّ يَذْكُرُونَ أَنَّ سَفْيَانَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ قَرَسَهُ أَعْيَتْ بِالْعَقِيقِ وَهُوَ فِي بَعْثٍ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ يَسْتَحْمِلُهُ فَرَعَمَ سَفْيَانُ كَمَا ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَهُ يَتَغَيَّ لُهُ بَعِيرًا فَلَمْ يَجِدْ إِلَّا عِنْدَ أَبِي جَهْمٍ بَنِ حَذِيفَةَ الْعُدَوِيِّ فَسَامَهُ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْمٍ لَا أَبِيعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَكِنْ خُذْهُ فَاحْمِلْ عَلَيْهِ مِنْ شَيْئٍ فَرَعَمَ أَنَّهُ أَخَذَهُ مِنْهُ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَنُ الْإِهَابِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُوشِكُ الْبُتَيَّانُ أَنْ يَأْتِيَ هَذَا الْمَكَانَ وَيُوشِكُ الشَّامُ أَنْ يَفْتَحَ قَيْلَانُهُ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَلَدِ فَيُعْجِزُهُمْ رِفْعَهُ وَرَحَاؤُهُ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ثُمَّ يَفْتَحُ الْعِرَاقُ قَيْلَانِي قَوْمٌ يُسُونُ فَيَسْتَحْمِلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ دَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ وَإِنِّي أَسْأَلُ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يُبَارِكَ لَنَا فِي صَاعِنَا وَأَنْ يُبَارِكَ لَنَا فِي مَدَنَانَا مِثْلَ مَا بَارَكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ

(۲۲۵۹) حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وادی عقیق میں پہنچ کر ایک مرتبہ ان کا گھوڑا چلنے پھرنے سے عاجز ہو گیا، وہ اس لشکر میں شامل تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روانہ فرمایا تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کی درخواست لے کر واپس آئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ اونٹ کی تلاش میں نکلے، لیکن کہیں سے اونٹ نہ مل سکا، البتہ ابوجہم بن حذیفہ عدوی کے پاس ایک اونٹ نظر آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھاؤ تاؤ کیا، لیکن ابوجہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اسے آپ کے ہاتھ فروخت تو نہیں کرتا، البتہ آپ اسے لے جائیے اور جسے چاہیں اس پر سوار ہونے کی اجازت دے دیں، ان کے بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ ابوجہم سے لے لیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے نکلے، جب بڑا ہاب پر پہنچے تو ان کے بقول نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غریب بلند و بالا علامتیں اس جگہ تک بھی پہنچ جائیں گی، اور شام فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر عراق بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے لئے دعاء مانگی تھی اور میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء کرتا ہوں کہ وہ ہمارے

صاح اور مد میں اسی طرح برکت عطا فرمائے جیسے اہل مکہ کو عطا فرمائی ہے۔

(۲۲۲۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ قِيَامِي قَوْمٌ يَسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ [صححه البخاری (۱۸۷۵)، ومسلم (۱۳۸۸)].

(۲۲۲۶۰) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عقیقہ یمن فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر شام بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

(۲۲۲۶۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُ الْيَمَنُ قِيَامِي قَوْمٌ يَسُونُ فَلَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۲۲۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۶۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ يُونُسَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَخْبَرْتُ أَنَّهُ بِالْمَوْسِمِ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَأَخْبَرَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَفْتَحُونَ الشَّامَ فَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَسُونُ قَالَ كُلُّهَا فَتَفْشُوا وَقَالَ يَسُونُ

(۲۲۲۶۲) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عقیقہ یمن فتح ہو جائے گا، اس شہر کے کچھ لوگ وہاں جائیں گے تو انہیں وہاں کی شادابی اور آب و ہوا خوب پسند آئے گی، حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا، پھر شام بھی فتح ہو جائے گا اور ایک قوم پھیل جائے گی، وہ اپنے اہل خانہ اور اپنی بات ماننے والوں کو لے کر سوار ہو جائیں گے حالانکہ اگر انہیں پتہ ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔

(۲۲۲۶۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُصَيْنَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ شَوْثَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ نَاسًا مَعَهُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَقْبَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا صَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ [راجع: (۲۲۲۵۸)].

(۲۲۲۶۳) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ بھی اپنے یہاں کتے کو رکھتے ہیں جو کھیت، شکاریار یا روڑ کی حفاظت کے لئے نہ ہو، ان کے اجر و ثواب سے روزانہ ایک قیراط کی کمی ہوتی رہتی ہے، سائب کہتے ہیں

کہ میں نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے براہ راست یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس مسجد کے رب کی قسم۔

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت ابو عبد الرحمن سفینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں جو نبی ﷺ کے آ زاد کردہ غلام ہیں

(۲۳۲۶۶) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ ح وَعَبْدُ الصَّيْدِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ عَامًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ قَالَ سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِتِّينَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَشْرَ سِتِّينَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اثْنَيْ عَشَرَ سَنَةً وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتًّا وَسِتِّينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [انظر: ۸، ۲۲۲۷۳، ۲۲۲۷۴] [صححه اس حبان (۶۶۵۷، ۶۶۵۳)، والحاكم (۷۱/۳)، وقد حسنه الترمذی قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۶۴۶، ۶۴۴۷، الترمذی: ۲۲۲۶) قال شعيب: اسنادہ حسن]

(۲۳۲۶۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ اسے یوں شمار کراتے ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)

(۲۳۲۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَفِينَةَ أَنَّ رَجُلًا سَاطَ نَافَقُهُ بِحِذْلِ فَسَّالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْحَلِهَا

(۲۳۲۶۵) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی اونٹنی کو ایک تیز دھار لکڑی سے ذبح کر لیا، پھر نبی ﷺ سے اس کا حکم دریافت کیا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۳۲۶۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَنَّكَ كَانَ يَحْمِلُ شَيْئًا كَثِيرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةُ [انظر: ۲۲۲۷۰، ۲۲۲۷۴، ۲۲۲۷۸]

(۲۳۲۶۶) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چونکہ وہ بہت سا بوجھ اٹھالیا کرتے تھے اس لئے نبی ﷺ نے ان سے کہہ دیا کہ تم تو سفینہ (کشتی) ہو۔

(۲۳۲۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمَهَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَفِينَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا صَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعُوا لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلَّ مَعَنَا فَارْشُلُوا إِلَيْهِ فَجَاءَ فَأَخَذَ بَعْضَانِي الْبَابَ فَإِذَا قَرَامٌ قَدْ ضَرَبَ بِهِ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي اتَّبَعُهُ فَقُلْ لَهُ مَا رَجَعْتَ قَالَ فَتَبِعَهُ فَقَالَ مَا رَجَعْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مُزَوَّفًا [صححه ابن حبان (۶۳۵۴)، قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۳۷۵۵، ابن ماجه: ۳۳۶۰)]. [انظر: ۲۲۲۷۱، ۲۲۲۷۹، ۲۲۲۸۰].

(۲۲۲۶۷) حضرت سفینہ رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی ﷺ کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلا بھیجا، نبی ﷺ تشریف لے آئے، نبی ﷺ نے جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی ﷺ اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے یا کسی نبی کے لئے ایسے گھر میں داخل ہونا جواز راستہ و مختل ہو مناسب نہیں ہے۔

(۲۲۲۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ عَمِّيهِ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمُهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ أُمُّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ تَلَاوُنُونَ عَامًا ثُمَّ الْمُلْكُ فَذَكَرَهُ [راجع: ۲۲۲۶۹] (۲۲۲۶۸) حدیث نمبر (۲۲۲۶۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۶۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ النَّخَعِيِّ عَنْ مَوْلَى لَأَمٍ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى وَادٍ قَالَ فَحَمَلْتُ أَغْبَرُ النَّاسِ أَوْ أَحْمِلُهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ الْيَوْمَ إِلَّا سَفِينَةٌ أَوْ مَا أَنْتَ إِلَّا سَفِينَةٌ قِيلَ لِشَرِيكٍ هُوَ سَفِينَةٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

(۲۲۲۶۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ایک آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھا، ہم ایک وادی میں پہنچے، میں لوگوں کا سامان اٹھا کر اسے عبور کرنے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔ (۲۲۲۷۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمُهَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكَلَّمْنَا أَغْيَا بَعْضُ الْقَوْمِ الْقِيَّ عَلَى سَيْفِهِ وَتَرَسَهُ وَرَمَحَهُ حَتَّى حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةٌ [راجع: ۲۲۲۶۶]۔

(۲۲۲۷۰) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار، ڈھال اور نیزہ مجھے پکڑا دیتا، اس طرح میں نے بہت ساری چیزیں اٹھائیں، نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۲۲۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمُهَانَ حَدَّثَنَا سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ فَدَعَوَهُ فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَصَاكَ النَّبِيبِ فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي الْحَقُّ فَقُلْ لَهُ لِمَ رَجَعْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ أَدْخُلَ بَيْتًا مَزُوقًا [راجع: ۲۲۲۶۷].

(۲۲۲۷۱) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی ﷺ کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلا بھیجا، نبی ﷺ تشریف لے آئے، جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پروا لیک، ہا ہے، نبی ﷺ سے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے لیے ایسے گھر میں داخل ہونا "جو راستہ و نقش ہو" مناسب نہیں ہے۔

(۲۲۲۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمُهَانَ عَنْ سَفِينَةَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَعْظَيْتُنِي أُمُّ سَلَمَةَ وَاشْتَرَعْتُ عَلَيَّ أَنْ أُخْدِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَاشَ [انظر: ۲۲۲۷۲].

(۲۲۲۷۲) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے آزاد کر دیا اور یہ شرط لگا دی کہ تا حیات نبی ﷺ کی خدمت کرتا رہوں گا۔

(۲۲۲۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حُشْرُجُ بْنُ نُبَاتَةَ الْعُبَيْسِيُّ كُوفِي حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمُهَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مَلَكَ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ وَأَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ قَالَ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْخُلَفَاءِ فَلَمْ أَجِدْهُ يَبْقَى لَهُمْ ثَلَاثُونَ [راجع: ۲۲۲۶۶].

(۲۲۲۷۳) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں خلافت تیس سال تک رہے گی، اس کے بعد بادشاہت آ جائے گی، حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا اسے یوں شمار کراتی ہیں کہ دو سال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ہوئے، دس سال حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے، بارہ سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے، اور چھ سال حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے (کل تیس سال ہو گئے)

(۲۲۲۷۴) قُلْتُ لِسَعِيدٍ أَيْنَ لَقِيَتْ سَفِينَةَ قَالَ لَقِيَتْهُ بِطَنْ نَخْلٍ فِي زَمَنِ الْحَجَّاجِ فَأَقْبَضَتْ عَنْدَهُ فَمَّا لِكَيْلِ أَسْأَلُهُ عَنْ أَحَادِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا اسْمُكَ قَالَ مَا أَنَا بِمُخْبِرِكَ سَمَّيَنِي رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفِينَةً قُلْتُ وَلَمْ سَمَّاكَ سَفِينَةً قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَقُلْتُ عَلَيْهِمْ مَتَاعُهُمْ فَقَالَ لِي أَبْطُ كَسَائِكَ فَبَسَطْنَاهُ فَجَعَلُوا فِيهِ مَتَاعَهُمْ ثُمَّ حَمَلُوهُ عَلَيَّ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْمِلْ فَإِنَّمَا أَنْتَ سَفِينَةٌ فَلَوْ حَمَلْتُ يَوْمَئِذٍ وَفَرَّ بَعْضُهُمْ أَوْ بَعْضِينَ أَوْ ثَلَاثَةً أَوْ أَرْبَعَةً أَوْ خَمْسَةً أَوْ سِتَّةً أَوْ سَبْعَةً مَا ثَقُلَ عَلَيَّ إِلَّا أَنْ يَجْهَوْا [راجع: ۲۲۲۶۶]۔

(۲۲۲۷۴) راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبہ ان سے پوچھا کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی ملاقات کہاں ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا حجاج بن یوسف کے زمانے میں بطنِ نخلہ میں میری ان سے ملاقات ہوئی تھی، اور میں آٹھ راتیں ان کے یہاں مقیم رہا تھا، اور ان سے نبی ﷺ کی احادیث پوچھتا رہا تھا، میں نے ان سے ان کا نام بھی پوچھا لیکن انہوں نے فرمایا کہ یہ میں نہیں بتا سکتا، بس نبی ﷺ نے میرا نام سفینہ ہی رکھا تھا، میں نے پوچھا کہ نبی ﷺ نے آپ کا نام سفینہ کیوں رکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے سامان نے بہت زیادہ بوجھ پیدا کر دیا، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنی چادر بچھاؤ، میں نے اسے بچھا لیا، لوگوں نے اپنا سارا سامان اس پر رکھا اور وہ ٹھہر کر میرے اوپر لاد دی، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اسے اٹھا لو کہ تم تو سفینہ (کشتی) ہی ہو، اس دن اگر مجھ پر ایک دو بیس، سات اونٹوں کا بوجھ بھی لاد دیا جاتا تو مجھے کچھ بوجھ محسوس نہ ہوتا الا یہ کہ وہ مجھ پر زیادتی کرتے۔

(۲۲۲۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حُشْرَجُ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُمُهَانَ عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا قَدْ حَذَرَ الدَّجَالَ أَمْتُهُ هُوَ أَعْوَرُ عَيْنَيْهِ الْيُسْرَى بِعَيْنِهِ الْيُمْنَى طُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يُخْرَجُ مَعَهُ وَادِبَانِ أَحَدُهُمَا جَنَّةٌ وَالْآخَرُ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ مَعَهُ مَلَكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشَبِّهَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ يَقُولُ الدَّجَالُ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ أَلَسْتُ أَحْيٍ وَأَمِيتٌ يَقُولُ لَهُ أَحَدُ الْمَلَائِكَيْنِ كَذَبْتَ مَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا صَاحِبُهُ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ فَيُظَنُّونَ إِنَّمَا يَصْدَقُ الدَّجَالُ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهُ فِيهَا فَيَقُولُ هَذِهِ قُرْبَةُ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيُهْلِكُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ عَقِيَةِ أَفِيقٍ

(۲۲۲۷۵) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو، یاد رکھو! اس کی باتیں آکھ کاٹی ہوگی اور اس کی دائیں آنکھ پر ایک موٹی پھلی ہوگی، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا، اس کے پاس جنت اور جہنم کی تمثیلی دو دایاں ہوں گی، اس کی جہنم دراصل جنت اور جنت دراصل جہنم ہوگی، اس کے ساتھ دو فرشتے بھی ہوں گے جو دونوں کے مشابہ ہوں گے، اگر میں چاہوں تو ان دونوں اور ان کے آباؤ اجداد کا نام بھی بتا سکتا ہوں، ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں

جانب اور یہ ایک آزمائش ہوگی۔

پھر دجال کہے گا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ کیا میں زندگی اور موت نہیں دیتا؟ ان میں سے ایک فرشتہ کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے لیکن یہ بات اس کے ساتھی فرشتے کے علاوہ کوئی انسان نہ سن سکے گا، اس کا ساتھی اس سے کہے گا کہ تم نے سچ کہا، اس کی آواز لوگ سن لیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ وہ دجال کی تصدیق کر رہا ہے حالانکہ یہ ایک آزمائش ہوگی، پھر وہ روانہ ہوگا یہاں تک کہ مدینہ منورہ جا پہنچے گا لیکن اسے وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملے گی، اور وہ کہے گا کہ یہ اُس آدمی کا شہر ہے، پھر وہ وہاں سے چل کر شام پہنچے گا اور اللہ تعالیٰ اسے ”ایقن“ نامی گھاٹی کے قریب ہلاک کروادے گا۔

(۲۲۲۶۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو رَيْحَانَةَ قَالَ أَبِي وَسَمَّاهُ عَلِيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ مَطَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَفِينَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوضِّئُهُ الْمُدَّ وَيُغْسِلُهُ الصَّاعَ مِنَ الْجَنَابَةِ (إخراجه المارمى (۶۹۴) وابن ماجه (۲۶۷) والترمذى (۵۶))

(۲۲۲۷۱) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے وضو کے لئے ایک مد پانی رکھتے تھے اور غسل جنابت کے لئے ایک صاع پانی رکھتے تھے۔

(۲۲۲۷۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْحَانَةَ عَنْ سَفِينَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَطَهَّرُ بِالْمُدِّ [صححه مسلم (۳۲۶)]

(۲۲۲۷۷) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو فرمایا کرتے تھے۔

(۲۲۲۷۸) حَدَّثَنَا بَهْرٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُهْمَانَ عَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ قَالَ فَكَانَ كُلُّمَا أَعْيَا رَجُلٌ أَلْقَى عَلَيَّ نِيَابَةً تُرْسًا أَوْ سِيفًا حَتَّى حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ سَفِينَةُ [راجع: ۲۲۲۶۶]

(۲۲۲۷۸) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، جب کوئی آدمی تک جاتا تو وہ اپنی تلوار، ڈھال اور نیزہ مجھے پکڑا دیتا، اس طرح میں نے بہت ساری چیزیں اٹھالیں، نبی ﷺ نے فرمایا آج تو تم سفینہ (کشتی) کا کام دے رہے ہو۔

(۲۲۲۷۹) حَدَّثَنَا بَهْرٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جُهْمَانَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ أَنَّ رَجُلًا صَافَ عَلَيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَنَعَ لِي طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي لَوْ دَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُلَ مَعَنَا فَدَعَوْنَاهُ فَجَاءَ فَأَخَذَ بَعْضَ دَتْنِي الْبَابِ وَقَدْ صَرَبْنَا قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَأَاهُ رَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي الْحَقُّهَ فَاَنْظُرْ مَا رَجَعَهُ قَالَ مَا رَدَّكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَيْسَ لِنَبِيِّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتًا مَوْفَا [راجع: ۲۲۲۶۷]

(۲۲۲۷۹) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہاں ایک آدمی مہمان بن کر آیا، انہوں نے اس

کے لئے کھانا تیار کیا، تو حضرت فاطمہ ؓ کہنے لگیں کہ اگر ہم نبی ﷺ کو بلا لیتے تو وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا لیتے، چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلا بھیجا، نبی ﷺ تشریف لے آئے، جب دروازے کے کواڑوں کو پکڑا تو دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں ایک پردہ لٹک رہا ہے، نبی ﷺ اسے دیکھتے ہی واپس چلے گئے، حضرت فاطمہ ؓ نے حضرت علی ؓ سے کہا کہ آپ ان کے پیچھے جائیے اور واپس جانے کی وجہ پوچھئے، حضرت علی ؓ پیچھے پیچھے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ واپس کیوں آ گئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی نبی کے لئے ایسے گھر میں داخل ہونا ”جو آراستہ و منقش ہو“ مناسب نہیں ہے۔

(۲۳۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَوْ قَالَ لَيْسَ لِيَّ أَنْ يَدْخُلَ بَيْنَا مَرْوُفًا [راجع: ۲۲۲۶۷]۔

(۲۳۲۸۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ النَّضْرِ

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ ؓ کی حدیث

(۲۳۲۸۱) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا إِنْسَانٌ مُخْذَجٌ ضَعِيفٌ لَمْ يَرَعْ أَهْلُ الدَّارِ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَاءِ الدَّارِ يُخَبِّئُ بِهَا وَكَانَ مُسْلِمًا فَرَفَعَ شَأْنَهُ سَعْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ حَدِّثُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَضْعَفُ مِنْ ذَلِكَ إِنْ ضَرَبْنَاهُ مِائَةَ قَلْبَانَهُ قَالَ فَخَذُّوا لَهُ عِشْكَالًا فِيهِ مِائَةُ شُمْرَاخٍ فَاضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً وَخَلُّوا سَبِيلَهُ [قال البوصیری: هذا اسناد ضعيف. قال

الآلانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۵۷۴) والطبرانی فی الکبیر (۵۵۲۱) والبیہقی فی الکبری: ۲۳۰/۸]

(۲۳۲۸۱) حضرت سعید بن سعد ؓ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک آدمی رہتا تھا جو ناقص الخلق اور انتہائی کمزور تھا، ایک مرتبہ اس نے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ وہ گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ ”خباثت“ کرتا ہوا پکرا گیا، تھا وہ مسلمان، حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے یہ معاملہ نبی ﷺ کی عدالت میں پیش کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اگر ہم نے اسے سو کوڑے مارے تو یہ تو مر جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر سو ٹہنیوں کا ایک گچھا لو اور اس سے ایک ضرب اسے لگا دو اور پھر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

حَدِيثُ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ؓ

حضرت حسان بن ثابت ؓ کی حدیثیں

(۲۳۲۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْعُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي

اَلْمَسْجِدُ فَلَحَظَ اِلَيْهِ قَالَ كُنْتُ اُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَّبَّثَ اِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اُحِبُّ عَنَى اللّٰهُمَّ اَيُّدُهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ [صححه الحاكم (۱۲۵/۴)].

قال شعيب: حسن بطرقه وشواهد، وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۲۲۸۴، ۲۲۲۸۵، ۲۷۶۳۲].

(۲۲۲۸۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کن اکھیوں سے گھورا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف سے انہیں جواب دو، اے اللہ! روح القدس سے اس کی مدد فرما؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔

(۲۲۲۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيَّ حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْشِدُ الشُّعْرَ قَالَ كُنْتُ اُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ اَوْ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيهِ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ

(۲۲۲۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی مسجد میں تم اشعار پڑھ رہے ہو؟ تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی۔

(۲۲۲۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ يَحْيَى ابْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اِبْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ عَلَيَّ حَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ حَسَّانُ قَدْ كُنْتُ اُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ قَالَ فَاَنْصَرَفَ عُمَرُ وَهُوَ يَعْرِفُ اَنَّهُ يُرِيدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۲۸۲]

(۲۲۲۸۳) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں روکا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے چلے گئے کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ ان کی مراد نبی ﷺ ہیں۔

(۲۲۲۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اُنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عُمَرُ بِهِ فَلَحَظَهُ فَقَالَ حَسَّانُ وَاللّٰهِ لَقَدْ اُنْشَدْتُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَخَبَسَنِي اَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاوَزَ وَتَرَكَهُ [راجع: ۲۲۲۸۲].

(۲۲۲۸۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کن اکھیوں سے گھورا تو وہ کہنے لگے کہ میں اس مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھا کرتا تھا جب یہاں تم سے بہتر ذات موجود تھی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئے۔

حَدِيثُ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عُمَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "جو ابی اللحم کے آزاد کردہ غلام ہیں" کی حدیثیں

(۲۳۲۸۶) حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَبِيرَ مَعَ سَادَتِي لَكُمْ مَوَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي فَقُلْتُ سَيِّفًا فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ فَأَخْبِرَ أَنِّي مَمْلُوكٌ فَأَمَرَنِي بِسَيِّءٍ مِنْ خُرْنِي الْمَتَاعِ | صححه الحاكم (۱۳۱/۲) وابن حبان (۴۸۳۱) قال الألباني: حسن (ابوداود: ۲۷۳۰، ابن ماجه: ۲۸۵۵، الترمذی: ۱۰۵۷). قال شعيب: اسنادہ صحیح. [انظر بعده]

(۲۳۲۸۷) حضرت عُمَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا، انہوں نے میرے متعلق نبی ﷺ سے بات کی تو نبی ﷺ نے میرے بارے حکم دیا اور میرے گلے میں تلواریں لگا دی گئی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) میں اسے زمین پر گھسیتا ہوا چلتا تھا، نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں، تو نبی ﷺ نے باقی ماندہ سامان میں سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دے دیا۔

(۲۳۲۸۷) حَدَّثَنَا وَبُحَيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَلِيَّةٍ وَأَنَّنِي عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ وَكَانَ يُفَضَّلُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ سَادَتِي خَبِيرَ مَوَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ سَيِّفًا فَإِذَا أَنَا أَجْرُهُ قَالَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ عَبْدٌ مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي بِسَيِّءٍ مِنْ خُرْنِي الْمَتَاعِ قَالَ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقِيَّةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فِي الْحَاهِلِيَّةِ قَالَ أَطْرَحُ مِنْهَا كَذَا وَكَذَا وَأَرَقِي بِمَا بَقِيَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَأَدْرَكْنَهُ وَهُوَ يَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ [راجع ما قبله]

(۲۳۲۸۷) حضرت عُمَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ شریک تھا، انہوں نے میرے متعلق نبی ﷺ سے بات کی تو نبی ﷺ نے میرے بارے حکم دیا اور میرے گلے میں تلواریں لگا دی گئی، (وہ اتنی بڑی تھی کہ) میں اسے زمین پر گھسیتا ہوا چلتا تھا، نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ میں غلام ہوں، تو نبی ﷺ نے باقی ماندہ سامان میں سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دے دیا اور میں نے نبی ﷺ کے سامنے ایک منتر پیش کیا جس سے میں زمانہ جاہلیت میں مجنونوں کو جھانڈا کرتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس میں سے یہ یہ کلمات حذف کر دو اور باقی سے جھانڈ لیا کرو۔

(۲۳۲۸۸) حَدَّثَنَا وَبُحَيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّهِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَقْبَلْتُ مَعَ سَادَتِي نُرَيْدُ الْهَجْرَةَ حَتَّى أُنْ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَخَلُوا الْمَدِينَةَ وَخَلَّفُونِي فِي ظَهْرِهِمْ قَالَ قَالَ فَاصْبِرِي مَجَاعَةً شَدِيدَةً قَالَ فَمَرَّ بِي بَعْضُ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا لِي لَوْ دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ فَأَصَبْتُ مِنْ ثَمَرِ حَوَائِطِهَا فَدَخَلْتُ حَائِطًا

فَقَطَعْتُ مِنْهُ قَبُولِي فَأَتَانِي صَاحِبُ الْحَائِطِ فَأَتَى بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَهُ خَبْرِي وَعَلَى ثَوْبَانٍ فَقَالَ لِي أَيُّهُمَا أَفْضَلُ فَأَشْرُتُ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا فَقَالَ خُذْهُ وَأَعْطَى صَاحِبَ الْحَائِطِ الْآخَرَ وَخَلَّى سَبِيلِي [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۲۷)]

(۲۲۲۸۸) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ ہجرت کے ارادے سے آ رہا تھا، جب ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو میرے آقا مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور مجھے اپنی سواری کے پاس چھوڑ گئے، کچھ دیر بعد مجھے سخت قسم کی جھوک نے ستایا، اسی اثناء میں مدینہ منورہ سے باہر آنے والا ایک آدمی میرے پاس سے گزرا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اتنی چلے جاؤ اور اس کے کسی باغ میں سے پھل توڑ کر کھا لو، چنانچہ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اتنی دیر میں باغ کا مالک بھی آ گیا، وہ مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرا واقعہ بتایا، اس وقت میرے جسم پر دو کپڑے تھے، نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سب سے بہتر کون سا ہے؟ میں نے ایک کپڑے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تم رکھو اور دوسرا کپڑا باغ کے مالک کو دے کر مجھے چھوڑ دیا۔

(۲۲۲۸۹) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى أَبِي اللَّهِمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنَعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو [صححه الحاكم (۱/۳۲۷)، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۵۵۷، السنائی: ۱۵۸/۳)].

(۲۲۲۸۹) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۲۲۹۰) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَرْووفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيُّوَةُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى أَبِي اللَّهِمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيبًا مِنَ الزُّورَاءِ قَائِمًا يَدْعُو يَسْتَسْقِي رَأْفًا كَفِّهِ لَا يَجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ مُقْبِلٌ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى وَجْهِهِ [صححه ابن حبان (۸۷۹)، قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۱۶۸)، انظر بعده].

(۲۲۲۹۰) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا ہوا تھا کہ سر سے اوپر نہ جائیں اور ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۲۲۹۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي حَيُّوَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي الْخَلَمِ أَنَّهَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرَّ مِنْهُ [راجع ما قبله].
(۲۲۲۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عُمَرُو بْنِ الْخَمِقِ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت عمرو بن حنظلہ کی حدیثیں

(۲۲۲۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا بَيَّضْتُ كَذَابَتَهُ هَمَمْتُ وَإِيَّاهُ اللَّهُ أَنْ أَسْأَلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عُمَرُو بْنُ الْخَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْعَذْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۳۵۳/۴) قال البوصيري] هذا اسناد صحيح قال لألسي: صحيح (اس ماجه: ۲۶۸۸) [انظر: ۲۲۲۹۴، ۲۲۲۹۳، ۲۲۹۱، ۲۴۱۰، ۲۴۱۰]

(۲۲۲۹۲) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہائے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحنظلہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۲۲۹۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى الْقَارِءُ أَبُو عُمَرَ عَنْ عُمَرَ حَدَّثَنَا السُّدِّيُّ عَنْ رِفَاعَةَ الْقَتَائِبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ فَالْتَقَى بِي وَسَادَةً وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ أَحْمَى جَبْرِيلَ قَامَ عَنْ هَذِهِ لَأَلْقَيْتُهَا لَكَ قَالَ فَارْذُتُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ أَحْمَى عُمَرُو بْنُ الْخَمِقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُؤْمِنٍ آمَنَ مُؤْمِنًا عَلَى دَمِهِ فَقَتَلَهُ فَأَنَا مِنَ الْقَاتِلِينَ بَرِيءٌ

(۲۲۲۹۳) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مختار کے پاس گیا، اس نے میرے لیے تکیہ رکھا اور کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی جبریل ﷺ اس سے نہ اٹھے ہوتے تو میں یہ تکیہ تمہارے لیے رکھتا میں اس وقت مختار کے سر ہائے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحنظلہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو میں قاتل سے بری ہوں۔

(۲۲۲۹۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ شَدَادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا عَرَفْتُ كَذِبَهُ هَمَمْتُ أَنْ أَسْأَلَ سَيْفِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَذَكَرْتُ

حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ لَوَاءَ الْعَدْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۲۹۳) دفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مختار کے پاس گیا، اس نے میرے لیے نیکو رکھا اور کہنے لگا کہ اگر میرے بھائی جبریل علیہ السلام اس سے نہ اٹھے ہوتے تو میں یہ نیکو تمہارے لیے رکھتا، میں اس وقت مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آ گئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن الحمق رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۲۲۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَ خَيْرٍ اسْتَعْمَلَهُ قَبْلَ وَمَا اسْتَعْمَلَهُ قَالَ نَفُتِحَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ نَيْنَ يَدَى مَوْتِهِ حَتَّى يَرْضَى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ [صححه ابن حبان] (۳۴۲)، والحاكم (۱/۳۴۰) قال شعيب: اسنادہ صحیح۔

(۲۲۲۹۵) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے استعمال کر لیتا ہے، کسی نے پوچھا استعمال کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس کی موت سے پہلے اس کے لئے اعمال صالحہ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، حتیٰ کہ اس کے آس پاس کے لوگ اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۲۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ السَّهْمِيَّ أَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهُ أَيَّامَ مَنَى فَيَصُومَ أَحَدَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَتَأَدَّى بِذَلِكَ [إخرجه النسائي في الكبرى (۲۸۸۰) قال شعيب: مرفوعة صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]

(۲۲۲۹۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایام منیٰ میں نبی علیہ السلام نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی سواری پر سوار ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ ایام تشریق میں کوئی شخص بھی روزہ نہ رکھے، کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، چنانچہ میں نے انہیں اپنی سواری پر اس اعلان کی منادی کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۲۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ وَكَانَ أَبُوهُ

أَخَذَ الثَّلَاثَةَ الَّذِينَ تَبِعَ عَلَيْهِمْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَئِذٍ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَاسْتَغْفَرَ لِلشَّهَدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ تَزِيدُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ لَا يَزِيدُونَ وَإِنَّ الْأَنْصَارَ عَيْبَتِي الْيَأَى أَوْتَيْتُ إِلَيْهَا أَكْرَمُوا كَرِيمَهُمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ قَضَوْا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَيَقَى الَّذِي لَهُمْ [إخرجه عبدالرزاق (۹۷۵۴) قال

شعيب: اسنادہ صحیح]

(۲۲۴۹۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک دن خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، شہداء احد کی بخشش کی دعا کی اور فرمایا اے گروہ مہاجرین! تمہاری تعداد میں اضافہ ہوگا اور انصار کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا، انصار میرا راز ہیں جن کے یہاں میں نے ٹھکانہ حاصل کیا، ان کے معززین کی عزت کرنا اور ان کے خطاکاروں سے درگزر کرنا، کیونکہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری کر چکے اور اب ان کے حقوق باقی رہ گئے ہیں۔

حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ أَبِي الْحَصَا صِيَّةُ السُّدُوسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بشیر بن خصاصیہ سدوسی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۴۹۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يُعْنِي الرَّقْعِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُهَيْمٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْعُبَيْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ السُّدُوسِيَّ يُعْنِي ابْنَ الْحَصَا صِيَّةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيَهُ قَالَ فَاسْتَرْطَ عَلَيَّ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ أُقِيمَ الصَّلَاةَ وَأَنْ أُؤَدَّى الزَّكَاةَ وَأَنْ أُحْجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَأَنْ أَصُومَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَأَنْ أُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَّا الْفَتَنَانِ فَوَاللَّهِ مَا أَطِيقُهُمَا الْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ فَإِنَّهُمْ زَعَمُوا أَنَّهُ مَنْ وَلَّى الدُّبُرَ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبِ مِنَ اللَّهِ فَأَخَافُ إِنْ حَضَرْتُ بَلَّكَ جَشِيعَتِ نَفْسِي وَكَرِهَتْ الْمَوْتَ وَالصَّدَقَةَ فَوَاللَّهِ مَا لِي إِلَّا غَنِيمَةٌ وَعَشْرُ ذُوْدٍ هُنَّ رَسَلُ أَهْلِي وَحَمُولَتُهُمْ قَالَ فَكَبِضْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ حَرَكْتُ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ فَلَا جِهَادَ وَلَا صَدَقَةَ فَلِمَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَتَابِعُكَ قَالَ فَبَايَعْتُ عَلَيْهِنَ كُلَّهِنَّ

(۲۲۴۹۸) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بیعت اسلام کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے میرے سامنے شرائط بیعت بیان فرمائیں یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور یہ کہ میں نماز قائم کروں، زکوٰۃ ادا کروں، فرض حج کروں، ماہ رمضان کے روزے رکھوں اور راہِ خدا میں جہاد کروں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دو چیزوں کی تو بخدا مجھ میں طاقت نہیں ہے ایک جہاد اور دوسرا صدقہ، کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص میدانِ جنگ سے پشت پھیرتا ہے، وہ اللہ کے غضب کے ساتھ واپس آتا ہے، مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں کسی جنگ

میں حاضر ہوں اور میرا نفس ڈر جائے اور میں موت کو ناپسند کرنے لگوں (تو اللہ کی ناراضگی میرے حصے میں آئے گی) اور جہاں تک صدقہ (زکوٰۃ) کا تعلق ہے تو بخدا میرے پاس تو صرف چند کبریاں اور دس اونٹ ہیں جو میرے گھر والوں کی سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں، اس پر نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ لیا اور تھوڑی دیر بعد اپنے ہاتھ کو ہلا کر فرمایا نہ جہاد اور نہ صدقہ؟ تو پھر جنت میں کیسے داخل ہو گے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بیعت کرتا ہوں، چنانچہ میں نے ان تمام شرائط پر بیعت کر لی۔

(۲۲۲۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِی الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِیْعٍ عَنْ بَشِيرٍ بْنِ نَهْلٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْحَصَاصِیَةِ بِشِيرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَمْشِي فِي تَعْلِينَ بَيْنَ الْقُبُورِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السَّيِّئَتَيْنِ الْفَهْمَا [راجع: ۲۱۰۶۵]

(۲۲۲۹۹) حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو قبرستان میں جوتیاں پہن کر چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا اے سنی جوتیوں والے! انہیں اتار دے۔

(۲۲۳۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانٌ قَالَا تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ بْنُ لَقِيطٍ سَمِعْتُ إِيَادَ بْنَ لَقِيطٍ يَقُولُ سَمِعْتُ لَيْلَى امْرَأَةَ بَشِيرٍ تَقُولُ إِنَّ بَشِيرًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَا أَكُلُ ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِي أَيَّامٍ هُوَ أَحَدُهَا أَوْ فِي شَهْرٍ وَأَنَا أَنْ لَا نَكُلُ أَحَدًا فَلَعَنَ مَرِي لَأَنْ تَكُلَ بِمَعْرُوفٍ وَتَنْهَى عَنْ مُنْكَرٍ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَسْكُنَ

(۲۲۳۰۰) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ "لعلی" کہتی ہیں کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے یہ پوچھا کہ میں جمعہ کا روزہ رکھ سکتا ہوں اور یہ کہ اس دن کسی سے بات نہ کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن کا خصوصیت کے ساتھ روزہ نہ رکھا کرو، الا یہ کہ وہ ان دنوں یا مہینوں میں آ رہا ہو جن میں تم روزہ رکھ رہے ہو، اور باقی رہی یہ بات کہ کسی سے بات نہ کرو تو میری زندگی کی قسم! تمہارا کسی اچھی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تمہارے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

(۲۲۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَعَفَّانٌ قَالَا تَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادٍ حَدَّثَنَا إِيَادُ بْنُ لَقِيطٍ عَنْ لَيْلَى امْرَأَةِ بَشِيرٍ قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أَصُومَ يَوْمَ مَيْمَنٍ مَوَاصِلَةً فَمَنْعَنِي بَشِيرٌ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ وَقَالَ يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى وَقَالَ عَفَّانٌ يَفْعَلُ ذَلِكَ النَّصَارَى وَلَكِنْ صُومُوا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاتَّمُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَافْطَرُوا [اخرجه عبد بن حميد (۴۲۹). قال شعيب: اسنادہ صحيح.]

(۲۲۳۰۱) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ "لعلی" کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دو دن لگاتار روزے رکھنا چاہے تو حضرت بشیر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سے روک دیا اور فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس طرح عیسائی کرتے ہیں، البتہ تم اس طرح روزہ رکھو جیسے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ "روزہ رات تک رکھو" اور جب رات ہو جائے تو روزہ افطار کر لیا کرو۔

(۲۲۲۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبَادٍ بْنُ لَقِيطِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَيْلَى أُمِّ رَاقَةَ بِشِيرِ بْنِ الْأَخْصَاصِيِّ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ وَكَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُهُ زُحْمٌ فَسَمَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِيرًا [كسابقہ]۔

(۲۲۲۰۳) حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا نام زحم تھا، نبی ﷺ نے اسے بدل کر ان کا نام بشیر رکھ دیا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِ غَسِيلِ الْمَلَانِكَةِ

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۲۰۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَارِثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَانِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمٌ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّحْلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتْوَةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْبَةً

(۲۲۲۰۵) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سود کا وہ ایک درہم جو انسان جانتے ہو جیسے کھا تا ہے، ۳۶ مرتبہ بدکاری سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

(۲۲۲۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ عَنْ كُحْبٍ قَالَ لَأَنْ أَزْنِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ زَنْبَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكُلَ دِرْهَمًا رِبًا يَعْلَمُ اللَّهُ إِلَى أَكَلْتُهُ حِينَ أَكَلْتُهُ رِبًا

(۲۲۲۰۷) کعب احبار کہتے ہیں کہ میرے نزدیک ۳۳ مرتبہ بدکاری کرنا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں جانتے ہو جیسے سود کا ایک درہم کھاؤں۔

(۲۲۲۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنِّدِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ ابْنِ الرَّاهِبِ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَالَ قَلَمٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ يَبِيدُهُ إِلَى الْخَالِطِ يَعْنِي أَنَّهُ لَيَمَمَ

(۲۲۲۰۹) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اس وقت نبی ﷺ نے پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور اسے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ پہلے دو بار پر ہاتھ مار کر تیمم کیا (پھر اسے جواب دیا)

(۲۲۲۰۱۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ بْنُ أَبِي النَّجَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ وَضَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاحٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ هُوَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ ابْنِ أَبِي

عَامِرُ ابْنُ الْعِصِيلِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمْرًا بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَوَضَعَ عَنْهُ الْوُضُوءَ إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتَّى مَاتَ [صَحِيحُهُ اس]

خزيمة (۱۵، ۱۳۸)، والحاكم (۱/۱۵۶). قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۴۸)۔

(۲۳۳۰۶) محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے پوچھا کہ یہ بتائیے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جو ہر نماز کے لئے وضو قرار دیتے ہیں خواہ وہ آدمی با وضو ہو یا بے وضو تو وہ کس سے نقل کرتے ہیں؟ عبید اللہ نے بتایا کہ ان سے حضرت اسماء بنت زید نے حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی ﷺ ہر نماز کے لئے وضو کا حکم دیتے تھے خواہ وہ آدمی با وضو ہو یا بے وضو، جب یہ بات نبی ﷺ کو مشکل معلوم ہوئی تو ہر نماز کے وقت صرف مسواک کا حکم دیا اور وضو کا حکم ختم کر دیا اللہ یہ کہ انسان بے وضو ہو، چونکہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے اندر ہر نماز کے وقت وضو کرنے کی طاقت پاتے تھے اس لئے وہ اپنے انتقال تک اس پر عمل کرتے رہے تھے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مالک بن عبد اللہ خثعمی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۰۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُعَقَّبُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُعَاوِيَةَ الْفَرَارِي حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَلِيمَانَ بْنِ بِشْرِ الْخَزَاعِيِّ عَنْ خَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَصَلْ خَلْفَ إِمَامٍ كَانَ أَوْجَزَ مِنْهُ صَلَاةً فِي تَمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [انظر: ۲۳۳۱۰]

(۲۳۳۰۷) حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، میں نے نبی ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن مکمل رکوع و سجود والی نماز کی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

(۲۳۳۰۸) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا الْمُصْطَبِ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ بَيْنَا نَسِيرُ فِي دَرْبٍ فَلَمَّيْنَا إِذْ نَادَى الْأَمِيرُ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَثْعَمِيُّ رَجُلٌ يَقُودُ قَرْسَهُ فِي عَوَاضِ الْجَبَلِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْآلَا تَرَكْبُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ

(۲۳۳۰۸) ابو مصعب اوزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ”درب قلمیہ“ نامی جگہ میں چل رہے تھے کہ ہمارے امیر حضرت مالک بن عبد اللہ خثعمی رضی اللہ عنہ کو ایک آدمی نے پکارا ”جو پہاڑ کی چوٹی میں اپنے گھوڑے کو ہانکتے ہوئے لیے جا رہے تھے“، کہ

اے ابو عبد اللہ! آپ سوار کیوں نہیں ہو جاتے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے پاؤں دن کے ایک لمحے کے لئے بھی راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں، وہ دونوں جہنم کی آگ پر حرام ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۲۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ لَيْثِ بْنِ الْمُتَوَكِّلِ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَزَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ (۲۳۲۰۹) حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاؤں دن

کے ایک لمحے کے لئے بھی راہ خدا میں غبار آلود ہو جائیں، اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیتا ہے۔

(۲۳۲۱۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْخَزَّاعِيُّ عَنْ خَالِهِ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَزَّ وَثَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا صَلَّيْتُ خَلْفَ إِمَامٍ يَوْمَ النَّاسِ أَخَفْتُ صَلَاةً مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۲۰۷]

(۲۳۲۱۰) حضرت مالک بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی ہے، میں نے نبی ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن مکمل رکوع و سجود والی نماز کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔

حَدِيثُ هَلْبِ الطَّائِفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت هَلْبِ طَائِفِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۳۲۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مُطَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنْ مِنْ الطَّعَامِ طَعَامًا اتَّخَرَجَ مِنْهُ فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن (ابو داود: ۳۷۸۴،

اس ماجہ: ۲۸۳۰، الترمذی: ۱۵۶۵)۔ قال شعيب: اسنادہ ضعیف] [انظر: ۲۳۲۱۲، ۲۳۲۱۵، ۲۳۲۱۸،

[۲۳۲۲۵، ۲۳۲۲۰]

(۲۳۲۱۱) حضرت هَلْبِ طَائِفِ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ کھانے کی بعض چیزیں ایسی ہیں جن سے مجھے گھن آتی ہے اور میں اس میں حرج محسوس کرتا ہوں، تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وسوسے پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت جھلارہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۳۲۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ

[راجع: ۲۳۲۱۱]

(۲۲۳۱۲) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت جتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصُرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ وَصَفَّ يَحْيَى الْيَمَنِيَّ عَلَى الْيُسْرَى فَوْقَ الْفُفْصَلِ [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی حسن صحيح (ابو داود: ۱۰۴۱، ابن ماجه: ۸۰۹، ۹۲۹، الترمذی: ۲۵۲۰ و ۳۰۱) قال شعيب: صحيح لغيره دون قوله: ((يضع هذه على صدره)) وهذا اسناد ضعيف]

[انظر: ۲۲۳۱۴، ۲۲۳۱۶، ۲۲۳۱۹، ۲۲۳۲۱، ۲۲۳۲۲، ۲۲۳۲۳، ۲۲۳۲۴، ۲۲۳۲۸، ۲۲۳۳۰، ۲۲۳۳۱].

(۲۲۳۱۳) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی اور میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے جبکہ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا۔

(۲۲۳۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ وَرَأَيْتُهُ يَنْصُرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۱۳) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سینے کے اوپر رکھے ہوئے دیکھا ہے اور داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے جوڑ پر تھا، میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوُرْكَانِيُّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ أَوْ لَا يَحِجَّكَ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَ عَنْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [راجع: ۲۲۳۱۱].

(۲۲۳۱۵) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت جتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۱۶) قَالَ وَكَانَ يَنْصُرِفُ عَنْ يَسَارِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَيَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۱۶) اور نبی ﷺ دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے تھے اور بائیں جانب سے بھی اور اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تھے۔

(۲۲۳۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

قَبِصَةُ بْنُ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ قَالَ لَا يَجِئَنَّ أَحَدَكُمْ بِشَاةٍ لَهَا بَعَارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [إخرجه الطيالسي (۱۰۸۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسنادُه [انظر:

۲۲۳۲۹، ۲۲۳۲۶].

(۲۲۳۱۷) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی کبریٰ لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۱۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ صَبِيحٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِصَةَ بْنِ الْهُلْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى فَقَالَ لَا يَحِجُّنَنِي فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ قَالَ وَرَأَيْتُهُ يَضَعُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى [راجع: ۲۲۳۱۱]

(۲۲۳۱۸) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت جتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو اور میں نے نبی ﷺ کو ایک ہاتھ دوسرے پر رکھے ہوئے دیکھا۔

(۲۲۳۱۹) قَالَ وَرَأَيْتُهُ يُنْصَرِفُ مِرَّةً عَنْ يَمِينِهِ وَمِرَّةً عَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۱۹) اور میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حُرْبٍ عَنْ قَبِصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى قَالَ لَا يَخْتَلِجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ صَارَعَتْ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةُ [راجع: ۲۲۳۱۱].

(۲۲۳۲۰) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے نصاریٰ کے کھانے کے متعلق سوال پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت جتلا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصَرِفُ عَنْ شِقَائِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۱) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الرَّسِيُّ وَهْنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا تَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَبِصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْمِنًا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يُنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳].

(۲۲۳۲۲) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے، اور دائیں بائیں دونوں جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔

(۲۲۳۲۳) حَدَّثَنَا

(۲۲۳۲۳) ہمارے نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

(۲۲۳۲۴) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ يَسْمَاقٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَكَانَ يُنْصَرِفُ عَلَى جَانِبِهِ جَمِيعًا

(۲۲۳۲۴) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑتے تھے، اور دائیں بائیں دونوں جانب سے واپس چلے جاتے تھے۔

(۲۲۳۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَسْمَاقٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ رَفِيعُهُ قَالَ كُلُّ مَا صَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَ ابْنَةَ فَلَا يَجِئُكَ فِي صَدْرِكَ [راجع: ۲۲۳۱۱]

(۲۲۳۲۵) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمہارے دل میں اس طرح کے وساوس پیدا نہ ہوں جن میں نصرانیت جتنا رہی اور تم بھی انہیں کی طرح شک کرنے لگو۔

(۲۲۳۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ يَعْنِي نُوَّابَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسْمَاقٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِئُكُمْ بِشَاةٍ لَهُ رِغَاءٌ قَالَ يَقُولُ يَصِيحُ [راجع: ۲۲۳۱۷]

(۲۲۳۲۶) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

(۲۲۳۲۷) حَدَّثَنَا يَعْنِي نُوَّابَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسْمَاقٍ عَنْ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُنْصَرِفُ عَلَى شِقِيهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۷) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور انہیں دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسْمَاقٍ عَنْ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصَرِفُ عَنْ شِقِيهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]

(۲۲۳۲۸) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور انہیں دائیں جانب سے واپس

جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ الطَّائِلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسْمَاقَ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيصَةَ بْنَ هَلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِئَنَّ أَحَدَكُمْ بِشَاةٍ لَهَا بَعَارٌ [راجع: ۲۲۳۱۷]۔

(۲۲۳۲۹) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صدقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چی رہی ہو۔

(۲۲۳۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَسْمَاقَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ الطَّائِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْصَرِفُ مَرَّةً عَنْ يَمِينِهِ وَمَرَّةً عَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]۔

(۲۲۳۳۰) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دائیں جانب سے واپس جاتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور بائیں جانب سے بھی۔

(۲۲۳۳۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ يَسْمَاقَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هَلْبٍ الطَّائِلِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْقَلَبَ مِنَ الصَّلَاةِ انْقَلَبَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ [راجع: ۲۲۳۱۳]۔

(۲۲۳۳۱) حضرت حلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر واپس جاتے تو دائیں جانب سے بھی واپس چلے جاتے اور بائیں جانب سے بھی۔

حَدِيثُ مَطَرِ بْنِ عَكَاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مطربن عکاس رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطَرِ بْنِ عَكَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى اللَّهُ مِيتَةَ عَبْدٍ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةٌ (۲۲۳۳۲) حضرت مطربن عکاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ میں کسی کی موت کا فیصلہ فرما لیتا ہے (تو اس کے دل میں اس جگہ کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور وہاں اس کی کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

(۲۲۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَرَّكَانِيُّ حَدَّثَنَا حَدِيثُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مَطَرِ بْنِ عَكَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَرُ لِأَحَدٍ يَمُوتُ بَارِضٍ إِلَّا حُبِبَتْ إِلَيْهِ وَجُعِلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةٌ

(۲۲۳۳۳) حضرت مطربن عکاس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی خاص جگہ میں کسی کی موت

کافیصلہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں اس جگہ کی محبت ڈال دی جاتی ہے اور وہاں اس کی کوئی ضرورت پیدا کر دیتا ہے۔

حَدِيثُ مَيْمُونِ بْنِ سِنْبَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ميمون بن سنباد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۳۲۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ صَاحِبُ الْبَصَرِيِّ سَلِيمَانُ بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ مَيْمُونُ بْنُ سِنْبَادٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ أَمَتْنِي بِشَرِّ رَهَا قَالَهَا قَلَّا

(۲۲۳۳۳) حضرت ميمون بن سنباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کی جڑیں کاٹنے والی بیماری اس کے بدترین لوگ ہوں گے، یہ جملہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔

خاصی سند الانصار

حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۲۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي طَلْحَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْيَمَنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْيَمَنِ يَسْجُدُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ أَقْلًا نَسْجُدُ لَكَ قَالَ لَوْ كُنْتُ أَمِيرًا بَشَرًا يَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

(۲۲۳۳۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن سے واپس آ کر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عیسائیوں کو اپنے پادریوں اور مذہبی رہنماؤں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہوئے دیکھا ہے، میرے دل میں خیال آتا ہے کہ ان سے زیادہ تعظیم کے مستحق تو آپ ہیں، تو کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو کسی کے سامنے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(۲۲۳۳۶) حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْبِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَقْبَلَ مُعَاذٌ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ رَجُلًا قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ

(۲۲۳۳۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ اتَّبِعِ السَّيِّئَةَ بِالْحَسَنَةِ تَمُحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقِي حَسَنٍ وَقَالَ وَكِيعٌ وَجَدْنَاهُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَهُوَ السَّمَاعُ الْأَوَّلُ وَقَالَ وَكِيعٌ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ مُعَاذٍ إِذَا قَالَ التَّوْحِيدُ:

حسن صحیح۔ قال الالبانی: حسن (الترمذی: ۱۹۸۷)۔ [انظر: ۲۲۴۰۹]۔

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا معاذ! گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔

(۲۲۳۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالْتَمَرِ

(۲۲۳۳۸) موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا ایک خط ہے جس میں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گندم، جو، کشمش اور کھجور میں سے بھی زکوٰۃ وصول فرماتے تھے۔

(۲۲۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَرَى غَرَبِيَّةٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ حَطَّ الْأَرْضِ [انظر: ۲۲۳۴۰، ۲۲۳۴۱، ۲۲۳۴۲]

(۲۲۳۳۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عرب کی کسی بستی میں بھیجا اور حکم دیا کہ زمین کا حصہ وصول کر کے لاؤں۔

(۲۲۳۴۰) وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حَدِيثِ مُعَاذٍ [راجع: ۲۲۳۳۹]

(۲۲۳۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِذْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ قَالَ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمَ قَالَ لَا يَمُدُّهُمْ [صححه البخاری (۲۸۵۶)، ومسلم (۳۰)، وابن حبان (۲۱۰)] [انظر: ۲۲۳۴۲]

(۲۲۳۴۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئی تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا کیا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ فُهَيْمٍ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتٌّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ مَوْتِي وَفَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَوْتُ يَأْخُذُ فِي النَّاسِ كَحَفَاصِ الْغَنَمِ وَفِتْنَةٌ يَدْخُلُ حَرْبُهَا بَيْنَ كُلِّ مُسْلِمٍ وَأَنْ يُعْطَى الرَّجُلُ أَلْفَ دِينَارٍ فَيَتَسَحَّطَهَا وَأَنْ تَغْدِرَ الرُّومُ قَيْسِرُونَ فِي ثَمَانِينَ بَنَدًا تَحْتَ كُلِّ بَنَدٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۲۴۴)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف.]

(۲۳۳۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا چھ چیزیں علامات قیامت میں سے ہیں، میری وفات، بیت المقدس کی فتح، موت کی وبا پھیل جانا جیسے بکریوں میں پھیل جاتی ہے، ایک ایسی آزمائش جس کی جنگ ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہو جائے گی، نیز یہ کہ کسی شخص کو ایک ہزار بھی دے دیئے جائیں تو وہ ناراض ہی رہے، اور رومی لوگ مسلمانوں کے ساتھ دھوکے بازی کریں اور اسی جھنڈوں کے تحت مسلمانوں کی طرف پیش قدمی کریں جن میں سے ہر ایک جھنڈے کے ماتحت بارہ ہزار سپاہی ہوں گے۔

(۲۳۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْنَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مِنْ غَرَائِبِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ رِدْفَهُ عَلَى حِمَارٍ قَالَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَدِّبَهُمْ [انظر: ۲۲۴۴۷، ۲۲۴۰۸]

(۲۳۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ نبی ﷺ کا کوئی عجیب واقعہ ہمیں سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لایک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لایک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَتَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مِمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا يُعَذِّبَهُمْ قَالَ مَعْمَرٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ

دَعَهُمْ يَعْمَلُوا [راجع: ۲۲۳۴۱]۔

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۳۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذٍ بَنِي حُزَيْمَةَ [انظر: ۲۲۳۵۴] (۲۲۳۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أَدْلُكَ عَلَى تَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْحَنَةِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ لَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [إخرجه عبد بن حميد (۱۲۸)، قال شيبه: حسن لغيره وهذا اسناد ضعيف] [انظر: ۲۲۴۶۶، ۲۲۴۵۰]۔

(۲۲۳۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ انہوں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ”لا حول ولا قوة الا باللہ“ (۲۲۳۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ حَبَلٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ سَافَرَهَا وَذَلِكَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قُلْتُ مَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُحَرِّجَ أُمَّتَهُ [انظر: ۲۲۳۸۶، ۲۲۳۶۲]۔

[۲۲۴۱۲، ۲۲۴۲۰، ۲۲۴۶۱]۔

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک سفر پر روانہ ہوئے، یہ غزوہ تبوک کا واقعہ ہے، اور اس سفر میں نبی ﷺ نے ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا، راوی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ نبی ﷺ چاہتے تھے کہ ان کی امت کو تکلیف نہ ہو۔

(۲۲۳۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ النُّكَّاهِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْجَامِعَ بِالْبَصْرَةِ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخِ أَبِيي الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ حَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَهِيَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ يَرْجِعُ ذَاكُمُ إِلَى قَلْبِ مُوقِنٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ مُعَاذٍ فَكَأَنَّ الْقَوْمَ عَنَّفُونِي قَالَ لَا تَعْتَفُوهُ وَلَا تَوْبُّوهُ دَعُوهُ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُ ذَاكَ مِنْ مُعَاذٍ يَذْبُرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً

بِأَثَرِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لِبَعْضِهِمْ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ [صححه الحاكم (۲/۲۴۷)۔ قال الألبانی: حسن صحيح (ابن ماجة: ۳۷۹۶)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد

حسن]۔ [انظر: ۲۲۳۵۰، ۲۲۳۵۱، ۲۲۳۵۹]۔

(۲۲۳۳۸) حصان بن کابل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں جامع بصرہ میں داخل ہوا اور ایک بزرگ کی مجلس میں شامل ہو گیا جن کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید ہو چکے تھے، وہ کہنے لگے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ لوگ اس پر مجھے ملامت کرنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ اسے ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، اسے چھوڑ دو، میں نے یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ہی سنی ہے جسے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، بعد میں میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیوں ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عبدالرحمن بن سمرہ ہیں۔

(۲۲۳۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَانَ بْنِ الْكَاهِنِ قَالَ وَكَانَ أَبُوهُ كَاهِنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي إِمَارَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَإِذَا شَيْخٌ أَبْيَضُ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۲۳۴۸]۔

(۲۲۳۳۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هِصَانُ بْنُ الْكَاهِنِ الْعَدَوِيُّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ وَلَا أَعْرِفُهُ قَالَ تَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ تَمُوتُ لَا تَشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ ذَاكُمْ إِلَى قَلْبٍ مُؤَقِّنٍ إِلَّا عُفِرَ لَهَا قَالَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ فَتَعَفَّيْنِي الْقَوْمُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَسِءِ الْقَوْلَ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاذٍ رَعِمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۳۴۸]۔

(۲۲۳۵۰) حصان بن کابل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں شامل ہو گیا لیکن میں ان سے واقف نہ تھا، وہ کہنے لگے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھے یہ حدیث سنائی ہے کہ جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کی اور میرے رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے؟ لوگ اس پر مجھے ملامت کرنے لگے لیکن انہوں نے کہا کہ اسے ملامت اور ڈانٹ ڈپٹ نہ کرو، اسے چھوڑ دو، میں نے یہ حدیث

حضرت معاذ بن جبلؓ سے ہی ہے جسے نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔

(۲۳۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِصَّانِ بْنِ الْكَاهِنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذٍ مِثْلَهُ نَحْوَ قَوْلِهِ [راجع: ۲۳۲۴۸]۔

(۲۳۳۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْعَدْبِيِّ أَوْ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ جَلَسْتُ مَجْلِسًا فِيهِ عَشْرُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا فِيهِمْ شَابٌ حَدِيثُ السَّنِّ حَسَنُ الْوُجْهِ أَذْعَجُ الْعَيْنَيْنِ إِذَا الثَّيَابُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ فَقَالَ قَوْلًا أَنْتَهُوَ إِلَى قَوْلِهِ فَإِذَا هُوَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعِدَّةِ جُنْتُ فَإِذَا هُوَ يَصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ قَالَ فَحَدَّثَ مِنْ صَاحِبِهِ ثُمَّ احْتَبَى فَسَكَتَ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِدُكَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَإِنْ مِنْ الْمُتَحَابِّينَ فِي اللَّهِ فِيمَا أَحْسَبُ أَنَّهُ قَالَ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ثُمَّ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ شَيْءٌ يَعْنِي فِي بَيْتِهِ الْخَدِيثَ يَوْصَعُ لَهُمْ كَرَّاسٍ مِنْ نُورٍ يَعْطِطُهُمْ بِمَجْلِسِهِمْ مِنَ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّونَ وَالصَّادِقُونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ فَحَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَالَ لَا أَحَدُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ عَنْ لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقَّقْتُ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّقْتُ لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَحَقَّقْتُ مَحَبَّتِي لِلْمُتَصَادِقِينَ فِيَّ وَالْمُتَوَاصِلِينَ شَكَتُ شُعْبَةَ فِي الْمُتَوَاصِلِينَ أَوْ الْمُتَزَاوِرِينَ

(۲۳۳۵۳) ابوالدریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرامؓ تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھٹا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گھٹ مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پر دروگاہِ عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرامؑ اور صدیقین و شہداء بھی ان پر شک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث

بیان کروں گا جو میں نے خود سامانِ نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۲۲۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ شُعْبَةُ لَمْ أَسْأَلْ قَنَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ عَنْ أَنَسٍ

(۲۲۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ (توفیق) کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يُعْبَدُونَهُ وَلَا يُشْرِكُونَ بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ [صححه البخاری (۷۳۷۲)، ومسلم (۳۰)] . [راجع: ۲۲۴۵]

(۲۲۵۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَمْرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يَأْتِيَنِي فَأَرْتَقِفُوا إِلَيْهِ فِي يَهُودِيٍّ مَاتَ وَكَرَّكَ أَخَا مُسْلِمًا فَقَالَ مُعَاذٌ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْإِسْلَامَ يَزِيدُ وَلَا يَنْقُصُ قَوْلُهُ [انظر: ۲۲۴۷]

(۲۲۵۵) ابو الاسود دہلی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جس وقت یمن میں تھے تو ان کے سامنے ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا، اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(۲۲۳۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ وَهَلْ تَدْرِي مَا فَخْرُهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

(۲۲۳۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا مہل لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۳۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْمُعِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ إِنْ عَرِضَ لَكَ قِضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَيَسْتَنْسِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَحْجِثُ رَأْيِي لَا أَلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرِي ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الترمذی]

ولیس اسنادہ متصل۔ قال الألبانی: ضعيف (ابو داؤد: ۳۵۹۳، الترمذی: ۱۳۲۸) [انظر: ۲۲۴۱۱، ۲۲۴۵۱]

(۲۲۳۵۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کی اس چیز کی طرف رہنمائی فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۳۵۸) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَمْلَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ وَذُو الْإِثْنَيْنِ قَالَ وَذُو الْإِثْنَيْنِ [قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناده ضعيف]. [انظر: ۲۲۴۱۹]

(۲۲۳۵۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اگر دو ہوں تو؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۲۲۳۵۹) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ لَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدُكَ قَالَ لَا يَشْهَدُ عَبْدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ أَفَلَا أُحَدِّثُ النَّاسَ قَالَ لَا إِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَكَلَّمُوا عَلَيْهِ

(۲۲۳۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ بن جبل! انہوں نے عرض کیا لیتیک یا رسول اللہ وسعدتک نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی صدق دل سے دیتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا کہ میں لوگوں کو یہ بات نہ بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ وہ اسی پر بھروسہ کر کے جھجھ جائیں گے۔

(۲۲۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبِلٍ قَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَيْئًا أَنْظِرْ ۚ (۲۲۳۶۱-۲۲۳۶۸-۲۲۳۶۹-۲۲۳۷۰-۲۲۳۷۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (اگر گائے تعداد میں تیس سے کم ہوں تو میں ان کی زکوٰۃ نہیں لوں گا تا آنکہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، کیونکہ نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۶۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبِلٍ قَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَيْئًا أَنْظِرْ ۚ (۲۲۳۶۱-۲۲۳۶۸-۲۲۳۶۹-۲۲۳۷۰-۲۲۳۷۱) (راجع: ۲۲۳۶۰)

(۲۲۳۶۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سَفْيَانُ وَأَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبِلٍ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ (راج: ۲۲۳۴۷-۲۲۳۶۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوۂ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب و عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا۔

(۲۲۳۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبِلٍ قَالَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَلَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ بَيْعًا أَوْ بَيْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مِئْسَةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمْ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاوِرَ | صححه ابن خزيمة: (۲۲۶۷)، وابن حبان (۴۸۸۶)، والحاكم (۳۹۸/۱). وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۵۷۷ و ۱۵۷۸ و ۳۰۳۹، ابن ماجہ: ۱۸۰۳)

الترمذی: ۶۲۳، النسائی: ۲۵/۵ و ۲۶/۱.

(۲۲۳۶۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے

طور پر ایک سال گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سال ایک گائے لینا، اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معاقر“ ہے، وصول کرنا۔

(۲۳۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ أَبِي جَرْرَجٍ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَافِيَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَعْدَى مَا كَانَتْ لَوْحُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرَبِيعُهَا كَالْمِسْلِكِ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهَادَةِ قَالَ أَبِي وَقَالَ حَجَّاجٌ وَرَوَّحٌ كَأَعْدَى وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَعْدَى وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ [صححه ابن حبان (۳۱۸۵) وقال الترمذی: حسن صحیح

قال الألبانی: صحیح (أسن ماجۃ: ۲۷۹۲، الترمذی: ۱۶۵۴ و ۱۶۵۷، السانی: ۲۵۰۶) | انظر: ۲۴۰۰

[۲۲۴۶۷، ۲۲۴۶۱]

(۲۳۱۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دو دھاترے کے دو قفے برابر بھی قائل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبیعت موت پا کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے۔

(۲۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ابْنُ أَبِي جَرْرَجٍ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ مَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَافِيَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكَبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَعْدَى مَا كَانَتْ لَوْحُهَا كَالزَّعْفَرَانِ وَرَبِيعُهَا كَالْمِسْلِكِ وَمَنْ جَرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابِعُ الشَّهَادَةِ قَالَ أَبِي وَقَالَ حَجَّاجٌ وَرَوَّحٌ كَأَعْدَى وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَعْدَى وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ [صححه ابن حبان (۳۱۸۵) وقال الترمذی: حسن صحیح

(۲۳۱۹) حضرت بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے وہاں ایک آدمی رسیوں سے بندھا ہوا نظر آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس کا کیا جرم ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ ایک یہودی تھا، اس نے اسلام قبول کر لیا، بعد میں اپنے ناپسندیدہ دین کی طرف لوٹ گیا اور دوبارہ یہودی ہو گیا، ہم غالباً دو ماہ سے اسے اسلام کی طرف لانے کی کوشش کر رہے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک تم اسے قتل نہیں کر دیتے، چنانچہ میں نے اسے قتل کر دیا، پھر انہوں نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ یہی ہے کہ جو شخص اپنے

دین سے پھر جائے، اسے قتل کر دو۔

(٢٣٦٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ أَبِي التَّجَوُّدِ عَنْ أَبِي وَإِلَيْهِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَتَحَنَّنَ لِيَسِيرَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي
بِعَمَلِي يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِرَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
تَعَبُ اللَّهِ وَلَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ
عَلَى أَبْوَابِ الْغَيْرِ الصَّوْمِ جَنَّةٍ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَهُ
تَعَالَى تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَوْمَهُمْ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَذُرْوَةِ
سَنَامِهِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَخْبِرُكَ
بِمَلَكَ ذَلِكَ كُلِّهِ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ فَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا
لَنُؤَاخِذُونَ بِمَا نَنكَلُهُمْ بِهِ فَقَالَ لِكُلِّكَ أَمْلَكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ أَوْ قَالَ عَلَى
مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا خَصَائِدَ السِّنَنِ

(۲۳۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں تھا، دوران سفر ایک دن مجھے نبی ﷺ کا قرب حاصل ہو گیا، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی البتہ جس کے لئے اللہ آسان کر دے، اس کے لئے بہت آسان ہے، اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں خبر کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ و ہال ہے، صدقہ گناہوں کو بخجاء دیتا ہے، اور آدمی رات کو انسان کا نماز پڑھنا بظاہر خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ حَتَّىٰ يَلْبِغَ يِعْمَلُونَ پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیاد، اس کا ستون، اور اس کے کوہان کی بلندی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا اس دین و مذہب کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کا مجموعہ نہ بتا دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں اے اللہ کے نبی! تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو روک کر رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس پر بھی ہمارا مؤاخذہ کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے (بیارے ڈاٹھتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا گرائے گی؟

(٢٢٣٦) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ يَعْنِي ابْنَ ثُمَامَةَ ح وَزَيْدُ بْنُ

هَارُونَ أَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ بْنِ ثَمَامَةَ جَمِيعًا عَنِ اللَّجْلَجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتَ الْبَكَاءَ فَسَلَّ اللَّهُ الْعَافِيَةَ قَالَ وَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ اتَّذَرِي مَا تَمَامَ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةُ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ تَمَامَ النِّعْمَةِ قُوْرٌ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ قَالَ أَبِي لَوْ لَمْ يَرَوْ الْجَرِيرِيُّ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ كَانَ [انظر: ۲۲۴۰۶]. [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۳۵۲۷). قال شعب:

إسناده حسن]

(۲۲۳۶۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم تو اللہ سے صبریت کی دعاء مانگ رہے ہو، اللہ سے عافیت مانگا کرو (پھر ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ "ما ذا الحلال والا کرام" کہہ کر دعاء کر رہا تھا، اس سے فرمایا کہ تمہاری، یا، بقول سوگی اس لئے مانگو) ایک اور آدمی کے پاس سے گذر ہوا تو وہ یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ "تمام نعمت" سے کیا مراد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ دعاء جو میں نے مانگی تھی اس کی خیر کا امیدوار ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تمام نعمت یہ ہے کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے۔

(۲۲۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَنبَأَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَسْتُ أَخْلُقُ فِي أَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتَّى آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهَا بِشَيْءٍ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ لَسْتُ بِأَخْلُقُ فِي الْأَوْقَاصِ [إرجع: ۱۲۲۳۶۰]

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر گائے تعداد میں تیس سے کم ہوں تو میں ان کی زکوٰۃ نہیں لوں گا تا آنکہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں، کیونکہ نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۶۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَمْ يَأْمُرْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا بِشَيْءٍ قَالَ سُفْيَانُ الْأَوْقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ [إرجع: ۱۲۲۳۶۰]

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تیس سے کم گائیں اور شہد لایا گیا، انہوں نے فرمایا نبی ﷺ نے تیس سے کم گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔

(۲۲۳۷۰) حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَابِطٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْيَمَنِيُّ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السَّحَرِ رَافِعًا صَوْتَهُ بِالْكَبِيرِ أَجَشَّ الصَّوْتِ فَأَلْفَيْتُ عَلَيْهِ مَحْتَجِي فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّى حَنَوْتُ عَلَيْهِ الثُّرَاتِ بِالشَّامِ مَيِّتًا رَحِمَهُ اللَّهُ ثُمَّ نَظَرْتُ إِلَى أَفْئِدَةِ النَّاسِ بَعْدَهُ فَاتَّيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا

اَنْتَ عَلَیْکُمْ اَمْرًا یَصْلُوْنَ الصَّلَاةَ لِغَیْرِ وَفَیْهَا قَالَ فَقُلْتُ مَا تَأْمُرُنِیْ اِنْ اَذَرَکَیْ ذَلِکَ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَفَیْهَا وَاجْعَلْ ذَلِکَ مَعَهُمْ سُبْحَةً

(۲۲۳۷۰) عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے قاصد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں یمن میں جب تشریف لائے تو وہ صحری کا وقت تھا، وہ بلند اور بارعب آواز کے ساتھ گلیں گیتے جا رہے تھے، میرے دل میں ان کی محبت رچ بس گئی چنانچہ میں ان سے اس وقت تک جدا نہ ہوا جب تک شام میں ان کی وفات کے بعد ان کی قبر پر مٹی نہ ڈال لی، اللہ کی رحمتیں ان پر نازل ہوں، پھر میں نے ان کے بعد سب سے زیادہ فقیہ آدمی کے لئے اپنی نظریں دوڑائیں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا اس وقت تم کیا کرو گے جب تم پر ایسے حکمران آ جائیں گے جو نماز کو اس کا وقت نکال کر پڑھا کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ اگر میں اس زمانے کو پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا تم اپنے وقت مقررہ پر نماز پڑھ لینا اور حکمرانوں کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۲۳۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى غَيْرِ مَطْمَعٍ وَمَنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا طَمَعٍ [انظر: ۲۲۴۷۹]

(۲۲۳۷۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے ایک مرتبہ فرمایا اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو جو دلوں پر مہر لگنے کی کیفیت تک پہنچا دے، اس لالچ سے بھی پناہ مانگا کرو جو کسی بے مقصد چیز تک پہنچا دے اور ایسی لالچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرو جہاں کوئی لالچ نہ ہو۔

(۲۲۳۷۲) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَتَحَاوَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ قَالَ قِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ [انظر: ۲۲۴۸۴، ۲۲۴۵۴]

(۲۲۳۷۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”ان کے پہلو اپنے بستروں سے جدا رہتے ہیں“ سے مراد رات کے وقت انسان کا تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔

(۲۲۳۷۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ خَرَابٌ يَثْرَبُ وَخَرَابٌ يَثْرَبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتُحُ الْقُسْطُطَيْنِيَّةُ وَتُفْخُ الْقُسْطُطَيْنِيَّةُ خُرُوجُ الدَّجَالِ ثُمَّ ضَرْبٌ عَلَى فَيْعِهِ أَوْ عَلَى مَنْكِهٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ وَكَانَ مَكْحُولٌ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [انظر: ۲۲۴۷۲]

عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۳۲۷۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ يَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْرُسُهُ أَصْحَابُهُ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ إِتَقَدَمَ فِي مَسْنَدِ أَبِي مُوسَى: ۱۹۸۴۷۔

(۲۳۲۷۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۷۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنبَأَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَأَلَ حَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنِّي مُسْتَقِظٌ أَرَى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلَى جِذْمٍ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَذَّنَ مَنًى مَنًى ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنًى مَنًى قَالَ يَعْمرُ مَا رَأَيْتَ عَلَمَهَا بِلَالًا قَالَ قَالَ عَمْرٌ قَدْ رَأَيْتُ وَمِثْلَ ذَلِكَ وَلَكِنَّهُ سَبَقَنِي

(۲۳۲۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے ”جو مجھے بیداری کے واقعے کی طرح یاد ہے“ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو آسمان سے اتر آیا، اس نے دو ہیز چادریں زیب تن کر رکھی تھیں، وہ مدینہ منورہ کے کسی باغ کے ایک درخت پر اتر آیا اور اس نے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ہرائے، پھر وہ بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد اس نے اقامت کہی اور اس میں بھی یہی کلمات دو دو مرتبہ ہرائے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، یہ کلمات بلال کو سکھا دو، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا ہے لیکن یہ مجھ پر سبقت لے گیا۔

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا يُصَلِّيَ الْخَمْسَ وَيُؤْمِرَ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعُهُمْ يَعْمَلُوا | انظر: ۲۲۴۳۸، ۲۲۴۳۸۔

(۲۳۲۷۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، پنج گان نماز ادا کرتا ہو اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا انہیں عمل کرتے رہنے دو۔

(۲۳۲۷۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذُئِبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ فَيَأْكُمُ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ وَالْمُسْجِدِ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۴۴)]. قال شعيب: حسن لغيره وهذا سند

رجاله ثقات الا انه منقطع. [انظر: ۲۲۴۵۸].

(۲۲۳۷۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑ یا ہوتا ہے، اسی طرح انسان کے لئے شیطان بھیڑ یا ہے، جو اکیلی رہ جانے والی اور سب سے الگ تھلک رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھائیوں میں تنہا رہنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، اور جماعت مسلمان کو، عوام کو اور مسجد کو اپنے اوپر لازم کرو۔

(۲۲۳۸۰) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَإِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَارِثٍ بِنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَائِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقِ الشَّامِ فَإِذَا أَنَا بِبَقْعٍ بَرَأَقِ الثَّيَابَ وَإِذَا النَّاسُ حَوْلَهُ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ أَسْتَنْدُوهُ إِلَيْهِ وَصَدَرُوا عَنْ رَأْيِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقِيلَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ حَبَلٍ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ هَمَرْتُ فَوَجَدْتُ قَدْ سَقَنِي بِالْهَجِيرِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بِالْهَجِيرِ وَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَاَنْتَظَرْتُهُ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ جَنَّتُهُ مِنْ قِبَلٍ وَجِهَةً فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَقَالَ اللَّهُ فَقُلْتُ اللَّهُ فَأَخَذَ بِحُبُورَةٍ رَدَانِي فَجَبَنِي إِلَيْهِ وَقَالَ أَبَشِرْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَوَارِدِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ [صححه ابن حبان (۵۷۵) قال شعيب: صحيح]. [انظر: ۲۲۴۸۲]

(۲۲۳۸۰) ابوالدریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا وہاں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے جن کے چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، میں نے ان کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکے تھے، میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور ان کا انتظار کرنے لگا، وہ تمام سے فارغ ہوئے تو میں سامنے کی جانب سے حاضر ہوا، اور انہیں سلام کر کے عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے میری چادر کا پلو پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا تمہیں خوشخبری ہو کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔

(۲۲۳۸۱) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْأَسودِ عَنْ شُهْرَبِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۲۳۸۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے۔

(۲۲۳۸۲) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ أَوْ النَّزَّالَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعَهُ مِنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ وَقَدْ أَدْرَكَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَلَمْ يَكُنْ يَخْبِرُنِي حَدِيثُ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ قَالَ الْحَكَمُ وَسَمِعْتُهُ مِنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ [قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهدہ]، [راجع: ۲۲۳۶۶]۔

(۲۲۳۸۳) حدیث نمبر (۲۲۳۶۶) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْحُصَيْنُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَبَقَ الرَّحُلُ بَعْضَ صَلَاتِهِمْ سَأَلَهُمْ فَأَوْمَنُوا إِلَيْهِ بِالْيَدِ سَبَقَ بِهِ مِنْ الصَّلَاةِ فَيَبْدَأُ فَيَقْضِي مَا سَبَقَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ فَهَاءَ مُعَاذٌ بْنُ جَبَلٍ وَالْقَوْمُ فَعُودٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَقَعْدَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَضَى مَا كَانَ سَبَقَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوا كَمَا صَنَعَ مُعَاذٌ [انظر: ۲۲۴۷۴، ۲۲۴۷۵]۔

(۲۲۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتدائی دور باسعادت میں یہ معمول تھا کہ اگر کسی آدمی کی کچھ رکعتیں چھوٹ جاتیں تو وہ نمازیوں سے پوچھ لیتا، وہ اسے اشارے سے بتا دیتے کہ اس کی کتنی رکعتیں چھوٹی ہیں، چنانچہ پہلے وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پڑھتا اور پھر لوگوں کی نماز میں شریک ہو جاتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نماز میں کچھ تاخیر سے آئے، لوگ اس وقت قعدے میں تھے، وہ بھی بیٹھ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے کھڑے ہو کر اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لی، یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تم بھی اسی طرح کیا کرو جیسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کیا ہے۔

(۲۲۳۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لَنَا مُعَاذٌ فِي مَرَضِهِ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا كُنْتُ أَكْتُمُكُمْوهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ آخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ

الْجَنَّةُ [قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۳۱۱۶)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن]، [انظر: ۲۲۴۷۸]۔

(۲۲۳۸۴) کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفا میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں، (اب بیان کر رہا ہوں) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۳۸۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ

مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ وَاللَّهِ إِنَّ عَمَرَ فِي الْجَنَّةِ وَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي حُمْرُ النَّعَمِ وَأَنْتُمْ تَقْرَعُونَ قَبْلَ أَنْ أُخْبِرَكُمْ لِمَ قُلْتُ ذَلِكَ ثُمَّ حَدَّثَنَاهُ الرَّوَّيَا الَّتِي رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ عَمَرَ قَالَ وَرَوَّيَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا [إخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۰۸)۔ قال شعب: صحیح لغيره وهذا اسناد ثقات]۔ [النظر: ۲۲۴۷۱]۔

(۲۲۳۸۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اور مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ لینا بھی پسند نہیں ہے، اور قبل اس کے کہ میں تمہیں اپنی اس بات کی وجہ بتاؤں، تم لوگ منتشر ہو رہے ہو، پھر انہوں نے وہ خواب بیان کیا جو نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق دیکھا تھا، اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا خواب برحق ہے (نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں میں جنت کے اندر تھا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے)

(۲۲۳۸۶) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمَادٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ لَا يَرُوحُ حَتَّى يَبْرُدَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [راجع: ۲۲۳۴۷]۔

(۲۲۳۸۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ غزوہ تبوک میں ٹھنڈے وقت روانہ ہوئے تھے اور اس سفر میں ظہر اور عصر مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھتے رہے۔

(۲۲۳۸۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَاوِرَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ مِنْ كُلِّ أَرَبَعِينَ بَقْرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقْرَةً تَبِعًا حَوْلًا وَأَمَرَنِي فِيمَا سَقَتْ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَمَا سَقَى بِالذَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ [انظر: ۲۲۴۸۰]۔

(۲۲۳۸۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو مجھے حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام "معافر" ہے، وصول کرنا، ہر تیس گائے میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، نیز مجھے بارانی زمینوں میں عشر لینے اور چابی زمینوں میں نصف عشر لینے کا حکم دیا۔

(۲۲۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَرَ غَارِبًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَإِنَّهُ مَعَنَا [إخرجه الطبرانی فی الکبیر (۳۰۷)۔ قال شعب: صحیح لغيره وهذا اسناد ضعیف]۔

(۲۲۳۸۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مجاہد کے لئے سامانِ جہاد مہیا کرے یا اس

کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا اچھی طرح خیال رکھے، وہ ہمارے ساتھ شمار ہوگا۔

(۲۳۳۸۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَازِمٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا مُعَاذُ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يُعْبَدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ يَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

(۲۳۳۸۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا (بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ) تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔

(۲۳۳۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا تَنَا حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ قَالَ حَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ أَنَا عَلَى بَنِي رَبِيعٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ الْحَسَنُ النَّهْدِيُّ عَنْ رُوْحِ بْنِ عَابِدٍ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْتَكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا فَقُلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ حَقُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُعْبَدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا وَقُلْتُ ذَلِكَ ثَلَاثًا فَقَالَ حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَأَنْ يَدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ [الرحمة الطرانی فی الکبیر (۲۴۵)]. قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف

(۲۳۳۹۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک سرخ گدھے پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوئے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے؟ اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوئے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں معاف کر دے اور انہیں جنت میں داخل فرما دے۔

(۲۳۳۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا تَنَا حَدَّثَنَا عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَبِيعٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَنَبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِمَارٍ قَدْ شُدَّ عَلَيْهِ بَرْدَعَةٌ إِلَّا أَنْ حَسَنًا جَمَعَ الْإِسْنَادَيْنِ فِي حَدِيثِهِ

(۲۲۳۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۳۹۲) حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا تَنَا بِقِيَّةَ وَهُوَ ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغُرُورُ غُرُورَانِ قَامَا مِنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَأْسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنْ نَوْمَهُ وَنَبَهُهُ أَجْرُ كُلِّهِ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَعُزًّا وَرِبَاءً وَسَمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ [صححه الحاكم (۸۵/۲)]. وتكلم المنذرى فى اسناد. قال الآلانى حسن (ابو داود: ۲۵۱۵، النسائى: ۴۹/۶ و ۱۵۵/۷). قال شعيب: اسناده ضعيف.]

(۲۲۳۹۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جہاد دو طرح کا ہوتا ہے، جو شخص رضاء الہی کے حصول کے لئے جہاد کرتا ہے، اپنے امیر کی اطاعت کرتا ہے، اپنی جان خرچ کرتا ہے، شریک سفر کے لئے آسانی کا سبب بنتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچتا ہے تو اس کا سونا اور چاگنا بھی باعث اجر و ثواب ہے، اور جو شخص فخر، ریاکاری اور شہرت کے لئے جہاد کرتا ہے، امام کی نافرمانی کرتا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتا ہے تو وہ اتنا بھی ثواب لے کر واپس نہیں آتا جو بقدر کفایت ہی ہو۔

(۲۲۳۹۴) حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا تَنَا بِقِيَّةَ ابْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ أَوْ فِي الْعَاصِمَةِ أَوْ فِي النَّالَةِ [خرجه الطبرانی فى الكبير (۱۷۷)].

(۲۲۳۹۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نبی ﷺ سے شب قدر کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ آخری دس دنوں میں ہوتی ہے یا آخری تین یا پانچ دنوں میں ہوتی ہے۔

(۲۲۳۹۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَنْفَعَ حَذْرٌ مِنْ قَدَرٍ وَلَكِنَّ الدَّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ بِالْإِعْدَاءِ عِبَادَ اللَّهِ [اسناده ضعيف. صححه الحاكم (۴۹۲/۱)].

(۴۲۳۹۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تقدیر کے آگے تدبیر و احتیاط کچھ فائدہ نہیں دے سکتی، البتہ دعاء ان چیزوں میں بھی فائدہ مند ہوتی ہے جو نازل ہوں یا جو نازل نہ ہوں، لہذا ہند گان خدا، ادعاء کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ وَأَبُو الْيَمَانِ قَالَا تَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْثَمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ عَنْ أَبِي بَحْرَةَ قَالَ أَبُو الْمُغِيرَةِ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ

فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: ضعیف (ابن ماجه: ۴۰۹۲، ابو داود: ۴۲۹۵)].

(۲۲۳۹۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج و جال سب سات ماہ کے اندر ہو جائے گا۔

(۲۲۳۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاوَزَ الْيَحْتَانُ الْيَحْتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ

(۲۲۳۹۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب ایک شرمگاہ دوسری شرمگاہ میں داخل ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

(۲۲۳۹۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ حَبِلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجِهَادُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ [انظر: ۲۲۴۰۱]

(۲۲۳۹۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جہاد اسلام کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی ہے۔

(۲۲۴۰۰) حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ وَحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَا قُلْنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ بَيَّتَ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَسْتَأْذِنَ مِنَ الْكَلْبِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ حَسَنُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ ثَابِتُ النَّبَاطِيِّ قَدِيمٌ عَلَيْنَا هَاهُنَا فَحَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَظُنُّهُ أَعْنَى أَبَا

طَلِيَّةٍ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۸۱، ابو داود: ۵۰۴۲) [انظر: ۲۲۳۹۹، ۲۲۴۰۰، ۲۲۴۰۱].

(۲۲۴۰۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۴۰۲) حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو طَلِيَّةٍ فَحَدَّثَنَا قَدْ كَرَّ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ [راجع: ۲۲۳۹۸].

(۲۲۴۰۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۰۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ مُعَدَّانٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقَى نَافَقَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَفَوَاقَى نَافَقَةً قَدْ مَاتَ يُدْرِكُ لَبَنَتَهَا لِمَنْ حَلَّهَا [راجع: ۲۲۳۶۴].

(۲۲۴۰۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقت تیرے برابر بھی قتال کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۲۲۴۰۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي جُسَيْبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذُرْوَةُ سَنَامِ الْإِسْلَامِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۲۲۴۰۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا راہِ خدا میں جہاد اسلام کے کوہان کی بلندی ہے۔

(۲۲۴۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُوصِيهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تُلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا أَوْ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي هَذَا أَوْ قُبْرِي فَبَكَى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْفَتَحَ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِبِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا [انظر: ۲۲۴۰۲]

(۲۲۴۰۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن روانہ فرمایا تو خود انہیں چھوڑنے کے لئے نکلے، راستہ بھر انہیں وصیت فرماتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب نبی ﷺ انہیں ویتین کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا معاذ! ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم مجھ سے نہ مل سکو، یا ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم میری مسجد اور میری قبر پر سے گزرو، نبی ﷺ کے فراق کے غم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، پھر نبی ﷺ نے انہار خیمہ پر مدینہ منورہ کی جانب کر لیا اور فرمایا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب متقی ہیں، خواہ وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں۔

(۲۲۴۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ الْقَسَابِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِقُبْرِي وَمَسْجِدِي وَقَدْ بَعَثْتُكَ إِلَى قَوْمٍ زَقِيقَةٍ قُلُوبُهُمْ يَفْتَلُونَ عَلَى الْحَقِّ مَرَّتَيْنِ فَقَاتِلْ بِمَنْ أَعْطَاكَ مِنْهُمْ مَنْ عَصَاكَ ثُمَّ يَعُودُونَ إِلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَبَادِرَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَالْوَلَدُ وَالِدَهُ وَالْأَخُ أَخَاهُ فَانْزِلْ بَيْنَ الْحَيِّينَ السَّكُونُ وَالسَّكَايَا

(۲۲۴۰۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یمن بھیجے ہوئے فرمایا آئندہ تمہارا گزر میری قبر اور مسجد پر ہی ہو گا، میں تمہیں ایک ایسی قوم کے پاس بھیج رہا ہوں جو رقیق القلب ہیں اور وہ حق کی خاطر دھرتی پر قتال کریں گے، لہذا جو لوگ تمہاری اطاعت کر لیں، انہیں ساتھ لے کر اپنی نافرمانی کرنے والوں سے قتال کرنا، پھر وہ لوگ اسلام کی طرف لوٹ آئیں گے حتیٰ کہ عورت اپنے شوہر پر، بیٹا اپنے باپ پر، اور بھائی اپنے بھائی پر سبقت لے جائے گا اور تم ”سکون“ اور ”سکاسک“ نامی قبیلوں میں جا کر پڑاؤ کرنا۔

(۲۲۴.۴) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ أَنَّ مُعَاذًا لَمَّا بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْيَمَنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَصِيهِ وَمُعَاذٍ رَاكِبٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي تَحْتَ رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ إِنَّكَ عَسَى أَنْ لَا تَلْقَانِي بَعْدَ عَامِي هَذَا وَلَعَلَّكَ أَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِي وَفِيْرِي فَبُكِيَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكُ يَا مُعَاذُ لِلْبُكَاءِ أَوْ إِنَّ الْبُكَاءَ مِنْ الشَّيْطَانِ (راجع: ۲۲۴:۲).

(۲۲۴:۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ نے انہیں یمن روانہ فرمایا تو خود انہیں چھوڑنے کے لئے نکلے، راستہ بھر انہیں وصیت فرماتے رہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سوار تھے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ پیدل چل رہے تھے، جب نبی ﷺ انہیں وصیتیں کر کے فارغ ہوئے تو فرمایا معاذ! ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم مجھ سے نہ مل سکو، یا ہو سکتا ہے کہ آئندہ سال تم میری مسجد اور میری قبر پر سے گزرو، نبی ﷺ کے فراق کے غم میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! امت رؤو، کیونکہ روتا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

(۲۲۴.۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْغَسَّالِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ أَغْدَاءُ السَّرِيَةِ قَبِيلٌ بِأَرْسُولِ اللَّهِ فَكُنْهُ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ بِرَغْبَةٍ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةٍ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ

(۲۲۴:۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا آخر زمانے میں کچھ قومیں ایسی آئیں گی جو سامنے بھائیوں کی طرح ہوں گی اور پیٹھ پیچھے دشمنوں کی طرح، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا کسی سے لالچ کی وجہ سے اور کسی کے خوف کی وجہ سے۔

(۲۲۴.۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَرَبِيُّ عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنِ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِي مُعَاذٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَإِنَّ الْبَلَاءَ قَسَلَ اللَّهُ الْعَاقِبَةَ قَالَ وَآتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ نِعْمَتِكَ فَقَالَ إِبْنُ آدَمَ هَلْ تَدْرِي مَا تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْوَةُ دَعَوْتُ بِهَا أَنْ جُوبِهَا الْخَيْرُ قَالَ فَإِنَّ تَمَامَ النِّعْمَةِ قُوَّةٌ مِنَ النَّارِ وَدُخُولُ الْجَنَّةِ وَآتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ قَسَلٌ (راجع: ۲۲۳:۶۷).

(۲۲۴:۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھتے ہوئے یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تم تو اللہ سے مصیبت کی دعاء مانگ رہے ہو، اللہ سے عافیت

مانگا کرو، ایک اور آدمی کے پاس سے گزر ہوا تو وہ یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے تمام نعمت کی درخواست کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا اے ابن آدم! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”تمام نعمت“ سے کیا مراد ہے؟ اس نے عرض کیا کہ وہ دعاء جو میں نے مانگی تھی اور اس کی خیر کا امیدوار ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا تمام نعمت یہ ہے کہ انسان جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر ایک آدمی کے پاس سے گزر ہوا تو وہ یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کہہ کر دعاء کر رہا تھا، اس سے فرمایا کہ تمہاری دعاء قبول ہوگی اس لئے مانگو۔

(۲۳۴.۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ أَبِي الْأَسود قَالَ أَتَيْتُ مُعَاذَ بَيْهَوْدِي وَارِثَهُ مُسْلِمًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ ثَلَاثَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامُ بَرِيدٌ وَلَا يَنْقُصُ قُوْرَتُهُ

[راجع: ۲۳۳۵۵]

(۲۳۳۰۷) ابوالاسود دہلی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کی وراثت کا مقدمہ پیش ہوا جو فوت ہو گیا تھا، اور اپنے پیچھے ایک مسلمان بھائی چھوڑ گیا تھا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اسلام اضافہ کرتا ہے، کمی نہیں کرتا اور اس حدیث سے استدلال کر کے انہوں نے اسے وارث قرار دے دیا۔

(۲۳۴.۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَهُوَ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَيْنَا مُعَاذًا فَقُلْنَا حَدَّثَنَا مِنْ غَرَائِبِ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ كُنْتُ رَدَفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ يَامُعَاذُ قُلْتُ لَيْلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ [راجع: ۲۳۳۴۳]

(۲۳۳۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ نبی ﷺ کا کوئی عجیب واقعہ ہمیں سنائیے، انہوں نے فرمایا اچھا، ایک مرتبہ میں (گدھے پر) نبی ﷺ کا ردیف تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لیک یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۳۴.۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي قَابِطٍ عَنْ مِمْوْنِ بْنِ أَبِي

شَيْبٍ عَنْ مَعَاذِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْصِنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ أَوْ إِنَّمَا كُنْتَ قَالَ زِدْنِي قَالَ اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ قَالَ زِدْنِي قَالَ خَلَقَ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ [راجع: ۲۲۳۳۷]۔

(۲۲۳۰۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جہاں بھی ہو، اللہ سے ڈرتے رہو، میں نے مزید کی درخواست کی تو فرمایا گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو جو اسے مٹا دے، میں نے مزید کی درخواست کی تو فرمایا لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آیا کرو۔

(۲۲۴۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَنَا مِنْ شُهَدَاءِ مَعَاذٍ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوُفَاةُ يَقُولُ اكْشِفُوا عَنِّي سَجْفَ الْفَقَةِ أَحَدْتُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَرَّةً أُخْبِرْكُمْ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمْنَعْ بِي أَنْ أَحَدْتُكُمْ مَوْهً إِلَّا أَنْ تَكَلَّمُوا سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ يَقِينًا مِنْ قَلْبِهِ لَمْ يَدْخُلِ النَّارَ أَوْ دَخَلَ الْحَنَةَ وَقَالَ مَرَّةً دَخَلَ الْحَنَةَ وَلَمْ تَمْسَسْهُ النَّارُ [صححه ابن

حسان (۲۰۰)۔ قال شيبه: صحيح]

(۲۲۳۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اپنے مرض الوفا میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے فرمایا اور انہوں نے ہمیں بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سن رکھی ہے جو میں اب تک تم سے چھپاتا رہا ہوں، (اب بیان کر رہا ہوں) لہذا خیے کے پردے ہٹا دو، اور اب تک میں نے یہ حدیث صرف اس لئے نہیں بیان کی تھی کہ تم اس پر بھروسہ کے نہ بنہ جاؤ، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام یقین قلب کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

(۲۲۴۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ النَّخَعِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مَعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِي قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَيَسْتَدِرُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: ضعيف (ابن داود: ۳۵۹۲،

الترمذی: ۱۳۲۷)۔ [راجع: ۲۲۳۵۷]

(۲۲۳۱۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم

میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۴۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ [راجع: ۲۲۳۴۷]۔

(۲۲۴۱۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھا۔
(۲۲۴۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بُهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّكُمْ أَمَلٌ وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ فِي جَهَنَّمَ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ
(۲۲۴۱۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (پیارے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، لوگوں کو ان کے چہروں کے بل جہنم میں ان کی دوسروں کے متعلق کہی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اوندھا گرائے گی؟

(۲۲۴۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نُرْقَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مُرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوَلَّابِيِّ قَالَ آتَيْتُ مَسْجِدَ أَهْلِ دِمَشْقَ فَإِذَا حَلَقَةٌ فِيهَا كُهُولٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا شَابٌ فِيهِمْ أَكْثَلُ الْعَيْنِ بَرَأَقَ الْفَنَاءُ كُلَّمَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ رَدُّوهُ إِلَى الْفَتَى فَتَى شَابٍ قَالَ قُلْتُ لِيَحْلِسَ لِي مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَجِئْتُ مِنَ الْعَيْشِ فَلَمْ يَحْضُرُوا قَالَ فَعَدَوْتُ مِنَ الْعَدِ قَالَ فَلَمْ يَجِينُوا فَرَحْتُ فَإِذَا أَنَا بِأَشَابٍ يُصَلُّوْنَ إِلَى سَارِيَةٍ فَرَكَعْتُ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي لَا حَبْلَ فِي اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْكِي عَنْ رَبِّهِ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتَّى لَقِيتُ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَلَدَّكُرْتُ لَهُ حَدِيثَ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْكِي عَنْ رَبِّهِ غَزْوَةً وَجَلَّ يَقُولُ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ [أخرجه الطبرانی في الكبير (۱۶۷)]

قال شعيب: استاده صحيح. [انظر: ۲۲۴۱۵، ۲۲۴۳۱، ۲۳۱۶۳، ۲۳۱۶۴]۔

(۲۲۴۱۴) ابو اور پس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھٹا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوت مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پر وردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے پر فرج کرتے ہیں، اور اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے عرش کے سائے تلے نور کے مضروں پر رہنے والے افراد ہوں گے جبکہ عرش کے سائے کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّعَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِیحِ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَصَ فَإِذَا حَلَقَةٌ فِيهَا اثْنَانِ وَقَالَ تَوْنُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ فَتَى شَأْتٍ أَكْهَلَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع ۲۲۱۱۴]

(۲۲۱۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَزْرَبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ رَقَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَحْبَسَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ لَنْ يَخْرُجَ وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ قَدْ صَلَّى وَلَكِنْ يَخْرُجُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَقَدْ فَضَّلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَمْ يَصْلُهَا أُمَّةٌ قَبْلَكُمْ

(۲۲۱۱۷) حضرت مغاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نماز عشاء کے وقت ہم لوگ نبی ﷺ کا انتظار کر رہے تھے لیکن نبی ﷺ کافی دیر تک نہ آئے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھنے لگے کہ شاید اب نبی ﷺ نہیں آئیں گے، اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ نبی ﷺ نماز پڑھ چکے ہیں اس لئے وہ اب نہیں آئیں گے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ باہر تشریف لے آئے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اب آپ تشریف نہیں لائیں گے، اور ہم میں سے کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں اس لئے باہر نہیں آئیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ نماز پڑھو، کیونکہ تمام امتوں پر اس نماز میں تمہیں فضیلت دی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(۲۲۴۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عَيْبِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ السَّكُونِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ إِنَّا رَفِقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي انْتَضَرْنَاهُ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ (۲۲۴۱۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزَّنَازِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ خَلَّيْنَا قُلُوبَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ بَخٍ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَهُوَ يَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا أَوْ لَا أَذْكَرُ عَلَى رَأْسِ الْأَمْرِ وَعَمُودِهِ وَدُرُورَةِ سَنَامِهِ أَمَّا رَأْسُ الْأَمْرِ فَالْإِسْلَامُ فَمَنْ أَسْلَمَ سَلِمَ وَأَمَّا عَمُودُهُ فَالصَّلَاةُ وَأَمَّا دُرُورَةُ سَنَامِهِ فَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَا أَذْكَرُ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ حُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ وَقِيَامُ الْعَبْدِ فِي خَوْفِ اللَّيْلِ يَكْفُرُ الْخَطَايَا وَتَبْلَا هَذِهِ آيَةُ تَتَخَافِي حُبُّهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمَا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أَوْ لَا أَذْكَرُ عَلَى أَمْلِكِ ذَلِكَ لَكَ كَلِمَةٌ قَالَ فَاقْبَلْ نَفَرًا قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ يَشْغَلُوا عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ أَوْ لَا أَذْكَرُ عَلَى أَمْلِكِ ذَلِكَ لَكَ كَلِمَةٌ قَالَ فَاشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى لِسَانِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَنُؤَاخِذُ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَكَلِمَتُكَ أَمْلِكُ مُعَاذٌ وَهَلْ يَكُنُّ النَّاسُ عَلَى مَنَاجِرِهِمْ إِلَّا خَصَائِدُ الْبَنِيهِمْ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ لِي الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مِمُّونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ وَقَالَ الْحَكَمُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَرْبَعِينَ سَنَةً

(۲۲۴۱۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے، دوران سفر ایک دن مجھے نبی ﷺ کا قرب حاصل ہو گیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے بہت بڑی بات پوچھی البتہ جس کے لئے اللہ آسان کر دے، اس کے لئے بہت آسان ہے، نماز قائم کرو، اور اللہ سے اس حال میں ملو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہو۔

پھر فرمایا کیا میں تمہیں دین کی بنیاد، اس کا ستون اور اس کے کواہن کی بلندی کے متعلق نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، فرمایا اس دین و مہذب کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کواہن کی بلندی جہاد ہے، پھر فرمایا کیا میں تمہیں خیر کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ و ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو بچا دیتا ہے، اور آدمی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باخبر خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَخَافِي حُبُّهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يعلمون پھر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کا مجموعہ نہ بتا دوں؟ اسی دوران سامنے سے کچھ لوگ آ گئے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی ﷺ کو اپنی طرف متوجہ نہ کر لیں اس لئے میں نے نبی ﷺ کو ان کی بات یاد دلانی تو نبی ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو

روک کر رکھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جو کچھ بولتے ہیں، کیا اس پر بھی ہمارا مواخذہ کیا جائے گا؟ نبی ﷺ نے (پیار سے ڈانٹتے ہوئے) فرمایا معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے، بلوگوں کو ان کے چہروں کے بل جنم میں ان کی دوسروں کے متعلق بھی ہوئی باتوں کے علاوہ بھی کوئی چیز اونڈھا گرائے گی؟

(۲۳۴۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي رَمْلَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَةِ فَقَالَ مُعَاذٌ وَذُو الْاِثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَذُو الْاِثْنَيْنِ [راجع: ۲۲۳۵۸]۔

(۲۳۴۱۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے حق میں تین آدمی گواہی دیں اس کے لئے جنت واجب ہوگی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! اگر دو ہوں تو؟ فرمایا دو ہوں تب بھی یہی حکم ہے۔

(۲۳۴۲۰) أَقْرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ مُعَاذًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ وَأَخَّرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ عَدَاً إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنُ تَبُوكَ وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوا بِهَا حَتَّى يَضْحَى النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَ فَلَا يَمَسُّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى آتَى فَجِئْنَا وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَحْلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا فَقَالَ نَعَمْ فَسَبَّهَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لُهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ عَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ ثُمَّ غَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ أَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَّتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ كَثِيرٍ فَاسْتَقْفَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشِكُ يَا مُعَاذُ إِنَّ هَالِكًا بِكَ حَيَاةُ أَنْ تَرَى مَاءَ هَاهُنَا قَدْ مَلَأَ جَنَانًا [صححه مسلم (۷۰۶)]، وابن

خزيمة: (۹۶۶ و ۹۶۸ و ۱۷۰۴)، وابن حبان (۱۵۹۵) [راجع: ۲۲۳۴۷]

(۲۳۴۲۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، نبی ﷺ کے ہمراہ رہا نہ ہوئے تو نبی ﷺ ظہر اور عصر، مغرب اور عشاء کو جمع فرماتے رہے، جس کی صورت یہ تھی کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز کو اٹکے آخری وقت تک مؤخر کر دیتے تھے، پھر باہر آ کر ظہر اور عصر اکٹھی پڑھادیتے تھے، اور واپس چلے جاتے پھر ایسی طرح مغرب اور عشاء کی نماز بھی پڑھادیتے، ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ کل تم چشمہ تبوک پر پہنچ جاؤ گے، اور جس وقت تم وہاں پہنچو گے تو دن نکلا ہوا ہوگا، جو شخص اس چشمے پر پہنچے وہ میرے آنے تک اس کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے۔

چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو دو آدمی ہم سے پہلے غنی وہاں پہنچ چکے تھے، اس چشمے میں تے کی مانند تھوڑا تھوڑا سا پانی رس

رہا تھا، نبی ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کیا تم دونوں نے اس پانی کو چھوا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے انہیں سخت ست کہا اور جو اللہ کو منظور ہوا، وہ کچھ پھر لوگوں نے ہاتھوں کے چلو بنا کر تھوڑا تھوڑا کر کے اس میں سے اتنا پانی نکالا کہ وہ ایک برتن میں اکٹھا ہو گیا جس سے نبی ﷺ نے اپنا چہرہ اور مبارک ہاتھ دھوئے، پھر وہ پانی اسی چشمے میں ڈال دیا، دیکھتے ہی دیکھتے چشمے میں پانی بھر گیا اور سب لوگ اس سے سیراب ہو گئے، پھر نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے معاذ! ہو سکتا ہے کہ تمہاری زندگی لمبی ہو اور تم اس جگہ کو باغات سے بھرا ہوا دیکھو۔

(۳۴۴۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ وَقَالَ قَبِضْ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ [راجع: ۲۲۳۴۷]

(۲۲۳۲۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۴۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَا يُحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ عُمَيْدَ اللَّهِ بْنَ زُحْرٍ حَدَّثَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا أَنْبَأَكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُولُونَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِي فَيَقُولُونَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُولُ لِمَ فَيَقُولُونَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُولُ قَدْ وَجَّهْتُ لَكُمْ مَغْفِرَتِي [اخرجه الطبرانی في الكبير (۲۵۱) اسنادہ ضعیف].

(۲۲۳۲۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومنین سے سب سے پہلے کیا کہے گا اور وہ سب سے پہلے اسے کیا جواب دیں گے؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! فرمایا اللہ تعالیٰ مومنین سے فرمائے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنے کو پسند کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے جی پروردگار وہ پوچھے گا کیوں؟ مومنین عرض کریں گے کہ ہمیں آپ سے درگزر اور معافی کی امید تھی، وہ فرمائے گا کہ میں نے تمہارے لیے اپنی مغفرت واجب کر دی۔

(۳۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي شَهْرٌ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ وَهُوَ الَّذِي بَعَثَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى الشَّامِ يُفَقِّهُ النَّاسَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَكِبَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ يَغْفُورُ رَسَنُهُ مِنْ لِيْفٍ ثُمَّ قَالَ أَرَكِبُ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ بَرٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَرَكِبْ فَرَدَّ لَتَهُ فَصَرَعَ الْحِمَارُ بَنَّا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ وَقُمْتُ أَذْكُرُ مِنْ نَفْسِي أَسْفًا ثُمَّ قُلْتُ ذَلِكَ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَرَكِبَ وَسَارَ بَنَّا الْحِمَارُ فَأَخْلَفَ يَدَهُ فَصَرَبَ ظَهْرِي بِسَوْطٍ مَعَهُ أَوْ عَصَا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخْلَفَ يَدَهُ فَصَرَبَ ظَهْرِي فَقَالَ يَا مُعَاذُ يَا ابْنَ أُمِّ مُعَاذٍ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا هُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ

حَقَّ الْعِبَادَ عَلَى اللَّهِ إِذَا قَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ يُدْخِلَهُمُ الْجَنَّةَ

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک گدھے پر ”جس کا نام پھوڑ تھا اور جس کی رسی کھجور کی چھال کی تھی“ سوار ہوئے، اور فرمایا معاذ! اس پر سوار ہو جاؤ، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ چلے، نبی ﷺ نے پھر فرمایا تم بھی اس پر سوار ہو جاؤ، جونہی میں پیچھے بیٹھا تو گدھے نے ہمیں گرا دیا، نبی ﷺ ہستے ہوئے کھڑے ہو گئے اور مجھے اپنے اوپر افسوس ہونے لگا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، بالآخر نبی ﷺ سوار ہو گئے اور چل پڑے، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ پیچھے کر کے میری کمر پکڑنے کی ہلکی سی ضرب لگائی، اور میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر تھوڑی دور چل کر میری پیٹھ پر ضرب لگائی اور نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کر دے۔

(۲۲۴۲۴) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيْحٍ حَدَّثَنِي بِحَقِّهِ حَدَّثَنِي حَبِيبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ذُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ أَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ عَلَى يَدَيْكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ! اگر کسی مشرک آدمی کو اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں پر ایت عطا فرمادے تو یہ تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

(۲۲۴۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعَنَّ وَالدِّنْكَ وَإِنْ أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَمْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُعَمَّدًا فَإِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُعَمَّدًا فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا تُشْرِبَنَّ خُمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَإِنَّ بِالْمَعْصِيَةِ حُلَّ سَخَطِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الرَّخْبِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ النَّاسَ مُوْتَانٌ وَأَنْتَ فِيهِمْ فَأَبِيتْ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ مِنْ عَدْلِكَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدَبًا وَأَحْفَهُمْ فِي اللَّهِ

(۲۲۳۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے دس چیزوں کی وصیت فرمائی ہے۔

- ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔
- ② والدین کی نافرمانی نہ کرنا خواہ وہ تمہیں تمہارے اہل خانہ اور مال میں سے نکل جانے کا حکم دے دیں۔

⑤ فرض نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر فرض نماز کو ترک کر دیتا ہے، اس سے اللہ کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے۔

⑥ شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر بے حیائی کی جڑ ہے۔

⑦ گناہوں سے بچنا کیونکہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔

⑧ میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگنے سے بچنا خواہ تمام لوگ مارے جائیں۔

⑨ کسی علاقے میں موت کی وبا پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو وہیں ثابت قدم رہنا۔

⑩ اپنے اہل خانہ پر اپنا مال خرچ کرتے رہنا۔

⑪ انہیں ادب سکھانے سے غافل ہو کر لالچی اٹھانے رکھنا۔

⑫ اور ان کے دلوں میں خوفِ خدا پیدا کرتے رہنا۔

(۳۴۳۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الْوَالِيِّ صَدِيقٍ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا فَاحْتَجَبَ عَنْ أَوْلَى الضَّعْفَةِ وَالْحَاجَةِ احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [اخرجه الطبرانی في الكبير (۳۱۶) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۲۲۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بھی شعبے میں لوگوں کا حکمران بنے اور کمزور اور ضرورت مندوں سے پردے میں رہے، قیامت کے دن اللہ اس سے پردہ فرمائے گا۔

(۳۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ الْغَنَوِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ آيَةَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ وَأَصْحَابِ الشِّمَالِ فَقَبَضَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ هَذِهِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا أَبَالِي وَهَذِهِ فِي النَّارِ وَلَا أَبَالِي

(۲۴۴۲۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے یہ آیت ”اصحاب الیمین“ اور ”اصحاب الشمال“ تلاوت فرمائی اور دونوں ہاتھوں کی ٹھیکیاں بنا کر فرمایا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ مٹھی اہل جنت کی ہے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہ مٹھی اہل جہنم کی ہے اور مجھے ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں۔

(۳۴۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا شَهْرٌ بْنُ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَائِدَةُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذًا قَدِمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَوْلَانَ مَعَهَا بَنُونَ لَهَا اثْنَا عَشَرَ فَتَرَكْتُ أَبَاهُمْ فِي بَيْتِهَا أَصْغَرُكُمْ الْبَدَى قَدْ اجْتَمَعَتْ لِحَيْتِهِ فَقَامَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَى مُعَاذٍ وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِيهَا يُمَسِّكَانِ بِضَبْعَيْهَا فَقَالَتْ مَنْ أَرْسَلَكَ إِلَيْهَا الرَّجُلُ قَالَ لَهَا مُعَاذُ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الْمَرْأَةُ

أَرْسَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا تُخْبِرُنِي يَا رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا مُعَاذُ سَلْبِي عَمَّا شِئْتَ قَالَتْ حَدِّثْنِي مَا حَقَّ الْمَرْءُ عَلَى زَوْجِيهِ قَالَ لَهَا مُعَاذُ تَتَّقِي اللَّهَ مَا اسْتَطَاعَتْ وَتَسْمَعُ وَتَطِيعُ قَالَتْ أَفَسَمْتُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ لَتُحَدِّثَنِي مَا حَقَّ الرَّجُلُ عَلَى زَوْجِيهِ قَالَ لَهَا مُعَاذُ أَوْ مَا رَضِيتَ أَنْ تَسْمَعِي وَتَطِيعِي وَتَتَّقِي اللَّهَ قَالَتْ بَلَى وَلَكِنْ حَدِّثْنِي مَا حَقَّ الْمَرْءُ عَلَى زَوْجِيهِ فَإِنِّي تَرَكْتُ أَبَا هَوَلَاءَ شَيْخًا كَبِيرًا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَهَا مُعَاذُ وَالَّذِي نَفْسُ مُعَاذٍ فِي يَدِهِ لَوْ أَنَّكَ تَرْجِعِينَ إِذَا رَجَعْتَ إِلَيْهِ فَوَجَدْتَ الْجَذَامَ قَدْ خَرَقَ لَحْمَهُ وَخَرَقَ مَنْجَرِيهِ فَوَجَدْتَ مَنْجَرِيهِ يَسِيلَانِ قَيْحًا وَدَمًا ثُمَّ الْفُجْمِيهِمَا فَالِكُلِّ مَا تَبْلُغِي حَقَّهُ مَا بَلَغْتَ ذَلِكَ أَبَدًا اإِخْرَجَهُ الطَّرَانِي فِي الْكَبِيرِ

(۱۶۶) اسنادہ ضعیف۔

(۲۲۳۲۸) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ”خولان“ قبیلے کی ایک عورت ان سے ملنے کے لئے آئی جس کے ساتھ اس کے بارہ بچے بھی تھے، اس نے ان کے باپ کو گھر میں ہی چھوڑ دیا تھا، اس کے بچوں میں سب سے چھوٹا وہ تھا جس کی ڈاڑھی پوری آچکی تھی، وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا، اس کے دو بیٹوں نے اسے اس کے پہلوؤں سے تھام رکھا تھا، اس نے پوچھا اے مرد! تمہیں کس نے بھیجا ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے، اس عورت نے کہا کہ اچھا تمہیں نبی ﷺ نے بھیجا ہے اور تم ان کے قاصد ہو تو کیا اے قاصد! تم مجھے کچھ بتاؤ گے نہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جو کچھ پوچھنا چاہتی ہو، پوچھ لو، اس نے کہا یہ بتائیے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ انہوں نے فرمایا جہاں تک ممکن ہو اللہ سے ڈرتی رہے، اس کی بات سننی اور ماننی رہے۔

اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتی ہوں کہ آپ مجھے یہ ضرور بتائیے اور صحیح بتائیے کہ بیوی پر شوہر کا کیا حق ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس کی بات سنو اور مانو اور اللہ سے ڈرتی رہو؟ اس نے کہا کیوں نہیں، لیکن آپ پھر بھی مجھے اس کی تفصیل بتائیے کیونکہ میں ان کا بوڑھا باپ گھر میں چھوڑ کر آئی ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں معاذ کی جان ہے، جب تم گھر واپس پہنچو اور یہ دیکھو کہ جذام نے اس کے گوشت کو چیر دیا ہے اور اس کے تھنوں میں سوراخ کر دیئے ہیں جن سے پیپ اور خون بہہ رہا ہو اور تم اس کا حق ادا کرنے کے لئے اس پیپ اور خون کو منہ لگا کر پینا شروع کر دو جب بھی اس کا حق ادا نہ کر سکو گی۔

(۲۲۳۲۹) حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدَادِ بْنِ أَبِي زَيْدَادٍ هُوَ كَلَى عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ عَمَلًا قَطُّ أَنْجَى لَهُ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذَنْبِ اللَّهِ

(۲۲۳۲۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل ایسا نہیں کرتا جو اسے

عذاب الہی سے نجات دے سکے۔

(۲۴۲۳۰) وَقَالَ مُعَاذٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَزْفَعُهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرَ لَكُمْ مِنْ تَعَاطَى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ عَدُوًّا فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ذِكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۴۲۳۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے مالک کی نگاہوں میں سب سے بہتر عمل ”جو درجات میں سب سے زیادہ بلندی کا سبب ہو، تمہارے لیے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور اس سے بہتر ہو کہ میدان جنگ میں دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں“ نہ بتا دوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر۔

(۲۴۲۳۱) حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حُفَيفٌ يَعْنِي ابْنَ مُرْقَانَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخُوَلَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَاصٍ فَإِذَا فِيهِ نَحْوُ مِنْ ثَلَاثِينَ كَهْلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِمْ شَابٌّ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ بَرَأَقَ الشَّيَا سَاكَبٌ فَإِذَا امْتَرَى الْقَوْمُ فِي شَيْءٍ أَقْبَلُوا عَلَيْهِ فَسَأَلُوهُ فَقُلْتُ لِيَجْلِسَ لِي مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَوَقَّعَ لَهُ فِي نَفْسِي حُبٌّ فَكُنْتُ مَعَهُمْ حَتَّى تَفَرَّقُوا ثُمَّ هَجَرْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَائِمٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِيَةٍ فَسَكْتُ لَا يَكْلُمُنِي فَصَلَّيْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَاحْتَبَيْتُ بِرِءَاءِ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ فَسَكْتُ لَا يَكْلُمُنِي وَسَكْتُ لَا أَكْلِمُهُ ثُمَّ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ قَالَ فِيهِمْ تَحِيَّتِي قَالَ قُلْتُ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَأَخَذَ بِحَبْرَتِي فَجَرَرَنِي إِلَيْهِ هَنِيئَةً ثُمَّ قَالَ أَبْشِرْ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي جَلَالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَبْطِطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا الْوَلِيدِ لَا أُحَدِّثُكَ بِمَا حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فِي الْمُتَحَابِّينَ قَالَ فَإِنَّا أُحَدِّثُكَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُهُ إِلَى الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ حَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَوَاصِلِينَ فِيَّ [راجع: ۲۲۴۱۴]۔

(۲۴۲۳۱) ابو اوریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھٹا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوٹ مار کر

خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کریاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پر وردگار عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے خود لسان نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۲۲۴۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَطَاءٍ الْخَطَّافُ الْعِجْلِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرُودًا مُرَدًّا مُكْحَلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً [راجع: ۲۲۴۳۴]

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بے ریش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگمیں ہوں گی اور وہ تیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۴۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلُبُهُ فَقِيلَ لِي خَرَجَ قَبْلُ قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَمْرَ بِأَحَدٍ إِلَّا قَالَ مَرَّ قَبْلُ حَتَّى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ قَائِمًا يُصَلِّي قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى قُمْتُ خَلْفَهُ قَالَ فَأَطَالَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ قُلُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتَ صَلَاةَ طَوِيلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغَبٍ وَرَهْبٍ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي الثَّانِيَةَ وَمَتَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي عَزَّ وَجَلَّ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُظْهَرَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا لَيْسَ مِنْهُمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُجْعَلَ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ [صححه ابن خزيمة (۱۲۱۸) قال البوصيري: هذا اسناد صحيح قال الالباني: صحيح (ابن ماجه: ۳۹۵۱) قال شعيب: المعروف منه صحيح لغيره].

(۲۲۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نبی ﷺ کی تلاش میں نکلا، مجھے بتایا گیا کہ نبی ﷺ باہر نکلے ہیں، میں جس کے پاس سے بھی گذرنا وہ یہی کہتا کہ نبی ﷺ ابھی ابھی گذرے ہیں، یہاں تک کہ میں نے انہیں ایک جگہ

کھڑے نماز پڑھتے ہوئے پایا، میں بھی پیچھے کھڑا ہو گیا، نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو لمبی پڑھتے رہے حتیٰ کہ جب اپنی نماز سے سلام پھیرا، تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج رات تو آپ نے بڑی لمبی نماز پڑھی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو مسند میں غرق کر کے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۴۳۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مُعَاذُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [إسناد صحیح]

الطبرانی فی الکبیر (۷۶) قال شعب: [إسناده صحيح] | انظر ۱۲۴۴۲

(۲۲۴۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ! جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے سوا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۲۴۳۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَهَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَالَ حَبِيبٌ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَسَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ أَهْلِ الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا قَالَ هَارُونُ وَالتَّبِيعُ الْجَذْعُ أَوْ الْجَذْعَةُ وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً قَالَ فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْبَعِينَ قَالَ هَارُونُ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ أَوْ الْخَمْسِينَ وَبَيْنَ السَّتِينَ وَالسَّبْعِينَ وَمَا بَيْنَ الثَّمَانِينَ وَالتَّسْعِينَ فَأَبَيْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخَذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ السَّتِينَ تَبِيعًا وَمِنْ السَّبْعِينَ مُسِنَّةً وَتَبِيعًا وَمِنْ الثَّمَانِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ التَّسْعِينَ ثَلَاثَةَ أَتْبَاعٍ وَمِنْ الْمِائَةِ مُسِنَّةً وَتَبِيعًا وَمِنْ الْعِشْرَةِ وَالْمِائَةِ مُسِنَّةً وَتَبِيعًا وَمِنْ الْعِشْرِينَ وَمِائَةً ثَلَاثَ مُسِنَّاتٍ أَوْ أَرْبَعَةَ أَتْبَاعٍ قَالَ وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخَذَ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَقَالَ هَارُونُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يُلْغَ مُسِنَّةً أَوْ جَذْعًا وَزَعَمَ أَنَّ الْوَأْقَاصَ لَا قَرِيبَةَ فِيهَا

(۲۲۴۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے اہل یمن کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سالہ گائے وصول کروں اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے وصول کر لوں، ان لوگوں نے مجھے چالیس

اور پچاس کے درمیان، ساٹھ اور ستر کے درمیان، اسی اور نوے کے درمیان کی تعداد میں بھی زکوٰۃ وصول کرنے کی پیش کی، لیکن میں نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ پہلے نبی ﷺ سے پوچھوں گا۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سالہ گائے، ہر چالیس پر دو سالہ گائے، ساٹھ پر ایک سالہ دو عدد گائے، ستر پر ایک دو سالہ اور ایک ایک سالہ گائے، اسی پر دو سالہ دو گائے، نوے پر تین ایک سالہ گائے، سو پر دو سالہ ایک اور ایک سالہ دو گائے، ایک سو دس پر دو سالہ دو اور ایک سالہ ایک گائے، ایک سو بیس پر تین دو سالہ گائے یا چار ایک سالہ گائے وصول کروں اور یہ حکم بھی دیا کہ ان اعداد کے درمیان اس وقت تک زکوٰۃ وصول نہ کروں جب تک وہ سال بھر کا یاچہ مادہ کا جانور نہ ہو جائے، اور بتایا کہ ”(کسر)“ تیس سے کم میں زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔

(۲۲۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى نَبِيِّ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا غَاصِمٌ عَنْ أَبِي مُبَيْبٍ الْأَخْذَبِ قَالَ خَطَبْتُ مُعَاذَ بِالْشَّامِ فَذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ إِنَّهَا رَحْمَةٌ رَحْمَتُكُمْ وَدَعْوَةٌ نَبِيَّكُمْ وَقَبْضُ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ اللَّهُمَّ ادْخُلْ عَلَيَّ الْمَعَاذِ نَصِيحَتِهِمْ مِنْ هَذِهِ الرَّحْمَةِ ثُمَّ نَزَلَ مِنْ مَقَامِهِ ذَلِكَ فَدَخَلَ عَلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُتَمَتِّرِينَ فَقَالَ مُعَاذٌ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ (۲۲۳۳۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے شام میں خطبہ کے دوران طاعون کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تمہارے رب کی رحمت، انبیاء علیہم السلام کی دعا اور تم سے پہلے نیکوں کی وفات کا طریقہ رہا ہے، اے اللہ! آلِ معاذ کو بھی اس رحمت کا حصہ عطا فرما، پھر جب وہ منبر سے اترے اور گھر پہنچے اور اپنے صاحبزادے عبدالرحمن کو دیکھا تو (وہ طاعون کی لپٹ میں آچکا تھا) اس نے کہا کہ ”یہ آپ کے رب کی طرف سے برحق ہے، لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا انشاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔

(۲۲۴۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا حَتَّى أَنَّهُ لَيَتَخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ لَيَمْرَعُ مِنَ الْغَضَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ لَأَعْلَمَ كَلِمَةً تَوْ بَقُولَهَا هَذَا الْغَضَبَانِ لَكَ هَبْ عَنْهُ الْغَضَبُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۷۸۰، الترمذی: ۳۵۵۲)]، قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد منقطع]، انظر: [۲۲۴۶۲]۔

(۲۲۴۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اور ان میں سے ایک آدمی کو اتنا غصہ آیا کہ اب تک خیالی تصورات میں میں اس کی ناک کو دیکھ رہا ہوں جو غصے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی، نبی ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اگر یہ غصے میں مبتلا آدمی کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(۲۲۴۳۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّعْمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْْنِي الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الصَّلَاةَ الْخُمْسَ وَحَجَّ الْبَيْتَ الْحَرَامَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَلَا أَذْرَى أَذْكَرَ الزَّكَاةَ أَمْ لَا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَعْفِرَ لَهُ إِنْ هَاجَرَ فِي سَبِيلِهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ الْيَتَى وَلَدَ بِهَا فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَأَخْبِرُ النَّاسَ قَالَ ذُرْ النَّاسَ يَا مُعَاذُ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةُ سَنَةٍ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَمَنْهَا تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [قال الألباني: صحيح (ابن ماجة غ ۴۳۳۱، الترمذی: ۲۵۳۰). قال شعيب: صحيح غير أن إسناده منقطع]. - [راجع: ۲۲۳۷۸].

(۲۲۳۳۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بیچ گانہ نماز ادا کرے وہ بیت اللہ کا حج کرتا ہو، اور ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اور اللہ پر حق ہے، خواہ وہ ہجرت کرے یا اسی علاقے میں رہے جہاں وہ پیدا ہوا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سنا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! انہیں عمل کرتے رہنے دو، جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے، اور فردوس جنت کا سب سے اعلیٰ اور بہترین درجہ ہے، اسی سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں اس لئے تم جب اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس ہی کا سوال کیا کرو۔

(۲۲۴۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَرَسَةُ بْنُ مَعْنٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَهَاجِرُونَ إِلَى الشَّامِ فَيُفْتَحَ لَكُمْ وَيَكُونُ فِيكُمْ دَاءٌ كَالذَّمَلِ أَوْ كَالْحَرَةِ يَأْخُذُ بِمَرَاقِ الرَّجُلِ يَسْتَشْهِدُ اللَّهُ بِهِ أَنْفُسَهُمْ وَيَزَكِّي بِهِ أَعْمَالَهُمُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ الْحَطَّ الْأَوْفَرَ مِنْهُ فَأَصَابَهُمُ الطَّاعُونُ فَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَطُعِنَ فِي أُصْبُعِهِ السَّبَابَةِ فَكَانَ يَقُولُ مَا يَسُرُّنِي أَنْ أَرَى بِهَا حُمْرَ النِّعَمِ (۲۲۳۳۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب تم شام کی طرف ہجرت کرو گے اور وہ تمہارے ہاتھوں فتح ہو جائے گا، لیکن وہاں پھوڑے پھنسیوں کی ایک بیماری تم پر مسلط ہو جائے گی جو آدمی کو سیرجی کے پائے سے پکڑ لے گی، اللہ اس کے ذریعے انہیں شہادت عطا فرمائے گا اور ان کے اعمال کا ترکہ فرمائے گا، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ معاذ بن جبل نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تو اسے اور اس کے اہل خانہ کو اس کا وافر حصہ عطا فرما، چنانچہ وہ سب طاعون میں مبتلا ہو گئے اور ان میں سے ایک بھی زندہ باقی نہ بچا، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی شہادت والی انگلی میں طاعون کی گھٹی نمودار ہوئی تو وہ اسے دیکھ کر فرماتے تھے کہ مجھے اس کے بدلے میں سرخ اونٹ ملنا بھی پسند نہیں ہے۔

(۲۲۴۴۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ يَعْْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ انْتَسَبَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى عَهْدِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالْآخَرُ مُشْرِكٌ فَانْتَسَبَ الْمُشْرِكُ فَقَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ حَتَّى بَلَغَ تِسْعَةَ آبَاءٍ ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِهِ انْتَسِبْ لَا أَمَّ لَكَ قَالَ أَنَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَأَنَا بَرِيءٌ مِمَّا وَرَاءَ ذَلِكَ فَتَنَادَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّاسَ فَجَمَعَهُمْ ثُمَّ قَالَ قَدْ قُضِيَ بَيْنَكُمَا أَمَّا الَّذِي انْتَسَبَ إِلَى تِسْعَةِ آبَاءٍ فَانْتَ فَوْقَهُمُ الْعَاشِرُ فِي النَّارِ وَأَمَّا الَّذِي انْتَسَبَ إِلَى أَبِيهِ فَانْتَ امْرُؤٌ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ

(۲۲۳۳۰) حضرت ابن ابی لیلیؒ سے بحوالہ معاذ بن جبلؒ مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور باسعادت میں دو آدمیوں نے اپنا نسب نامہ بیان کیا، ان میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا مشرک، مشرک نے دوسرے سے کہا کہ میں تو فلاں بن فلاں ہوں اور اس نے اپنے آباؤ اجداد میں سے تو افراد کے نام گوائے اور کہا کہ تو کون ہے؟ تیری ماں نہ رہے، اس نے کہا میں فلاں بن فلاں ہوں اور اس سے آگے کے لوگوں سے میں بری ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مناوی کر کے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا تم دونوں کے درمیان فصلہ کر دیا گیا ہے، اے تو آدمیوں کی طرف نسبت کرنے والے اوہ سب جہنم میں ہیں اور سوال تو خود ان کے ساتھ جہنم میں ہوگا اور اے اپنے والدین کی طرف اپنے نسب کو منسوب کرنے والے! تو اہل اسلام میں کا ایک فرد ہے۔

(۲۲۴۶۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الطَّحَّانُ أَنَا يَحْيَى التَّيْمِيُّ عَنْ عُثَيْبِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَتَوَفَّي لَهُمَا ثَلَاثَةٌ إِلَّا أَذْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِنِّيَاهُمَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوِ الثَّانِ قَالَ أَوْ الثَّانِ قَالُوا أَوْ وَاحِدٌ قَالَ أَوْ وَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السَّقَطَ لِكَيْفُ أُمَّهُ بِسَرِّهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ [قال الصوري: هذا إسناد ضعيف، قال الألباني: صحيح (ابن

ماحة: ۱۶۰۹)۔ قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره (السقط) فإسناد ضعيف]۔

(۲۲۳۳۱) حضرت معاذ بن جبلؒ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جن دو مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرمادے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا ان کا بھی یہی حکم ہے، انہوں نے پوچھا اگر ایک ہو تو؟ فرمایا اس کا بھی یہی حکم ہے، پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، نامکمل حمل بھی اپنی ماں کو پہنچ کر جنت میں لے جائے گا بشرطیکہ اس نے اس پر صبر کیا ہو۔

(۲۲۴۶۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَقَدْ قَالَ حَمَّادُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَعَاذٍ [راجع: ۲۲۴۳۴]۔

(۲۲۳۳۲) حضرت معاذؒ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۳۴۴۳) حَدَّثَنَا عَفَانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَعَاصِمٌ بُنْ بِهَذَلَةَ وَثَابِتٌ فَحَدَّثَتْ عَاصِمَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي طَلِيْبَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فَيَتَعَارَفُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَغْطَاهُ فَقَالَ ثَابِتٌ قَدِمَ عَلَيْنَا فَحَدَّثَنَا هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَعْنِي أَبَا طَلِيْبَةَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَنْ مُعَاذٍ (راجع ۲۳۳۹۸)

(۲۳۳۳۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۴۴۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمْسٍ مِنْ فَعَلٍ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللَّهِ مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ أَوْ خَرَجَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُرِيدُ بِذَلِكَ تَعْزِيرَهُ وَتَوْفِيرَهُ أَوْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ فَيَسْأَلُ النَّاسَ مِنْهُ وَيَسْأَلُ

(۲۳۳۳۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پانچ چیزوں کے متعلق ہم سے وعدہ کیا ہے کہ جو شخص وہ کام کرے گا وہ اللہ کی حفاظت میں ہوگا، مریض کی تیمارداری کرنے والا، جنازے میں شریک ہونے والا، راہِ خدا میں جہاد کے لئے جانے والا، امام کے پاس جا کر اس کی عزت و احترام کرنے والا، یا وہ آدمی جو اپنے گھر میں بیٹھ جائے کہ لوگ اس کی ایذا سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں کی ایذا سے محفوظ رہے۔

(۲۳۴۴۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ آخِرَ الظُّهْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ يُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ آخِرَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ [صححه ابن حبان (۱۴۵۸)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۲۰، الترمذی: ۵۵۳)

و ۵۵۴) قال شعب: رجاله ثقات]

(۲۳۳۳۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر اگر نبی ﷺ ازل سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے اور عصر کے وقت دونوں نمازیں ملا کر اکٹھی ادا کر لیتے، اور اگر زوال کے بعد کوچ فرماتے تو پہلے ظہر اور عصر دونوں پڑھ لیتے پھر سفر پر روانہ ہوتے، اسی طرح اگر مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو مغرب کو مؤخر کر دیتے اور اسے عشاء کے ساتھ ادا کر لیتے اور اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو نماز عشاء کو پہلے ہی مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے پھر روانہ ہوتے۔

(۲۳۴۴۶) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي بِحَبِيبِ بْنِ

أُتِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ قَاضِي إِبْرِيْقِيَّةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَدِمَ الشَّامَ وَأَهْلُ الشَّامِ لَا يُوتِرُونَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ مَا لِي أَرَى أَهْلَ الشَّامِ لَا يُوتِرُونَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَوَجِبَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ زَادَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةً وَهِيَ الْوُتْرُ وَفُتْهَا مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ

(۲۲۳۳۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ اہل شام وتر نہیں پڑھتے، انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ میں اہل شام کو وتر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھتا؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا یہ ان پر واجب ہے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے رب نے مجھ پر ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے اور وہ وتر ہے، جس کا وقت نماز عشاء اور طلوع فجر کے درمیان ہے۔

(۲۲۴۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَيْلِكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْلِكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقَّقَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ لَيْلِكَ رَسُولُ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فَهَلْ تَدْرِي مَا حَقَّقَ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَعْبُدَهُمْ [صححه البخاری (۶۲۶۷) ومسلم (۳۰)] [راجع: ۲۲۳۴۳]

(۲۲۳۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں گدھے پر نبی ﷺ کا ردیف تھا، میرے اور نبی ﷺ کے درمیان صرف کیا وے کا پچھلا حصہ حائل تھا، نبی ﷺ نے میرا نام لے کر فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لے لے یا رسول اللہ! تین مرتبہ وقفے وقفے سے اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، پھر کچھ دور چل کر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لے لے یا رسول اللہ! فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے، اگر وہ ایسا کر لیں تو؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

(۲۲۴۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ أَوْ مِثْلَهُ

(۲۲۳۳۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ
(۲۲۳۳۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۲۳۴۶]
(۲۲۳۵۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۲۴۵۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ عَمْرٍو ابْنَ أَحْمَرَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ حِينَ يَبْعُهُ إِلَى الْيَمَنِ لَذَكَرَ كَيْفَ تَقْضَى إِنْ عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ فَسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا أَلُو قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضَى رَسُولُهُ [راجع: ۲۲۳۵۷]

(۲۲۳۵۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو ان سے پوچھا کہ اگر تمہارے پاس کوئی فیصلہ آیا تو تم اسے کیسے حل کرو گے؟ عرض کیا کہ کتاب اللہ کی روشنی میں اس کا فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا اگر وہ مسئلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ اگر اس کا حکم میری سنت میں بھی نہ ملا تو کیا کرو گے؟ عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کروں گا، اس پر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مار کر فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے پیغمبر کے قاصد کو اس چیز کی توفیق عطا فرمادی جو اس کے رسول کو پسند ہے۔

(۲۲۴۵۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَوَاحٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَوْهٍ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوْدِي أُمُورًا زُوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زُوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تَوْدِيهِ قَاتِلُكَ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكَ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يَقَارِقَكَ إِلَيْنَا [إتال الترمذی: حسن غریب قال الألسانی: صحيح، ابن ماجه: ۲۰۱۴، الترمذی: ۱۱۷۴]۔ قال شعيب: [إسناده حسن]۔

(۲۲۳۵۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی عورت دنیا میں اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو جنت میں اس شخص کی حور عین میں سے جو پیوی ہوتی ہے، وہ اس عورت سے کہتی ہے کہ اسے مت ستاؤ، اللہ تمہارا

ستیا ناس کرے، یہ تو تمہارے پاس چند دن کا سہماں ہے، غریب یتیم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آ جائے گا۔

(۲۲۴۵۲) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُهْدِيٍّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ

(۲۲۴۵۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا جنت کی کئی ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی دینا ہے۔

(۲۲۴۵۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَتَخَاَلَفُ حُنُوهُمْ عَنْ الْمَصَاحِبِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا قَالَ قِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ [إرايح: ۲۲۳۷۲]۔

(۲۲۴۵۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ”ان کے پہلو اپنے بستر سے جدا رہتے ہیں“ سے مراد رات کے وقت انسان کا تہجد کے لئے اٹھنا ہے۔

(۲۲۴۵۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ أَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ لَمَّا خَضَرَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ اَوْصِنَا قَالَ اَجْلِسُونِي فَقَالَ اِنَّ الْعِلْمَ وَالْاِيْمَانَ مَكَانَهُمَا مَنْ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاتَّيَسُّوْا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ رَهْطٍ عِنْدَ عَوْنِمٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا ثُمَّ اَسْلَمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ [صححه الحاكم (۳/۲۷۰)، وابن حبان (۷۱۶۵)، وقال الترمذی: حسن صحيح غريب قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۸۰۴)]۔

(۲۲۴۵۵) یزید بن عیمرہ کہتے ہیں کہ جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو کسی نے ان سے کہا اے ابو عبد الرحمن! ہمیں کوئی وصیت فرما دیجئے، انہوں نے فرمایا مجھے بھادو، اور فرمایا علم اور ایمان اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں، جو ان کی تلاش میں لگتا ہے، وہی انہیں پاتا ہے، یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا، پھر فرمایا چار آدمیوں سے علم حاصل کرو، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو پہلے یہودی تھے، بعد میں مسلمان ہو گئے تھے اور ان کے متعلق میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ جنت میں دس افراد میں سے دسویں ہوں گے۔

(۲۲۴۵۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ وَبُرْنَسٌ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَنْعَمٍ عَنْ مَرْجَحِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِهِ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّايَ وَالنُّعْمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيَسْأَلُنَّ عَنِّي [انظر: ۲۲۴۶۹]۔

(۲۲۳۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا تا زوالِ نعم کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے تا زوالِ نعم کی زندگی نہیں گذار کرے۔

(۲۲۴۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ جَبَلٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرُودًا مُرَدًّا مُكْتَئِلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ:

حسن غريب. قال الألبانی حسن (التِّرْمِذِيُّ: ۲۵۴۵) قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف [راجع: ۲۲۳۷۴]

(۲۲۳۵۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت اس حال میں جنت میں داخل ہوں گے کہ ان کے جسم پر کوئی بال نہیں ہوگا، وہ بریش پوش ہوں گے، ان کی آنکھیں سرگیں ہوں گی اور وہ تیس یا تینتیس سال کی عمر کے لوگ ہوں گے۔

(۲۲۴۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رِبَادٍ عَنْ زُحْلِ حَدَّثَهُ يَقُولُ بِهِ عَنْ مُعَاذٍ بْنِ حَنْزَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذُئِبَ الْإِنْسَانِ كَذُئِبِ الْغَنَمِ بِأَخْذِ الشَّاةِ الْقَاصِيَةِ وَالنَّاحِيَةِ وَإِنَّا كُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَةِ [راجع: ۲۲۳۷۹]

(۲۲۳۵۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس طرح بکریوں کے لئے بھیریا ہوتا ہے، اسی طرح انسان کے لئے شیطان بھیریا ہے، جو اکلیں رہ جانے والی اور سب سے الگ تھک رہنے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، اس لئے تم گھائیوں میں تباہ رہنے سے اپنے آپ کو بچاؤ، اور جماعتِ مسلمین کو اور عوام کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

(۲۲۴۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَحْسَنَ فِيهَا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَالْقِيَامَ فَلَا كُرْتَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةٌ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ رَبِّي فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَيْنِ وَلَمْ يُعْطِنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَقْتُلَ أُمَّتِي بِسَنَةِ جُوعٍ فَيَهْلِكُوا فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِي وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُجْعَلَ بِأَسْهُمٍ بَيْنَهُمْ قَمْنَعِي [راجع: ۲۲۴۷۶]

(۲۲۳۵۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قحطِ سالی سے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے

اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ الْيَمَامِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ وَهُوَ زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ بْنِ أَبِي سَلَامٍ تَسَبُّهُ إِلَى جَدِّهِ أَنَّ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ اخْتَسَرَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى كِدْنَا نَرْتَأِي قُرْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيعًا فَنُتِبَ بِالصَّلَاةِ وَصَلَّى وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ كَمَا أَنْتُمْ عَلَى مَصَافِكُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ إِنِّي سَأَعَذُّكُمْ مَا حَسَنِي عَنْكُمُ الْعَدَاةُ إِنِّي قُتِمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرَ لِي فَتَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَيْقَظْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي يَا رَبِّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي رَبِّ فَرَأَيْتَهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدَتْ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ صَدْرِي فَتَحَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعُرِفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَّارَاتُ قُلْتُ نَقْلُ الْأَفْدَامِ إِلَى الْجُمُعَاتِ وَجُلُوسٌ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَاسْبَاغُ الْوُضُوءِ عِنْدَ الْكُرْبَاهَاتِ قَالَ وَمَا الدَّرَجَاتُ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلَكِنَّ الْكَلَامَ وَالصَّلَاةَ وَالنَّاسَ يَأْمُ قَالَ سَلِّ قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسْكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَوَلَّيْ غَيْرَ قَتْلُونِ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرَبُنِي إِلَيْ حُبِّكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ فَأَدْرُسُوهَا وَتَعَلَّمُوهَا [قال الألباني: صحيح (الترمذی: ۲۲۳۵)، قال شعب: ضعيف لاضطراره].

(۲۲۶۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے صبح کے وقت تشریف لائے میں اتنی تاخیر کر دی کہ سورج طلوع ہونے کے قریب ہو گیا، پھر نبی ﷺ حِزْرِی سے باہر نکلے اور مختصر نماز پڑھا لی، سلام پھیر کر نبی ﷺ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے رہو، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں تمہیں اپنے تاخیر سے آنے کی وجہ بتاتا ہوں، آج رات میں تجھ کے لئے کھانا ہوا، اور جتنا خدا کو منظور ہوا میں نے نماز پڑھی، دورانِ نماز مجھے اوجھ آگھ آگھی، میں ہوشیار ہوا تو اچانک میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا، اور فرمایا اے محمد ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی تہلیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں، جن کی خوشنک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی، حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان و زمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں اور میں نے انہیں پہچان لیا۔

اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض

کیا کفارات کے بارے میں، فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جعد کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھ رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، پھر پوچھا کہ ”درجات“ سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھانا اور رات کو ”جب لوگ سو رہے ہوں“ نماز پڑھنا ہے، پھر فرمایا اے محمد! ﷺ سوال کرو، میں نے عرض کیا اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو مجھے معاف فرما اور میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں سے کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرمادے اور میں تجھ سے تیری محبت، تجھ سے محبت کرنے والوں کی محبت اور تیری محبت کے قریب کرنے والے اعمال کی محبت کا سوال کرتا ہوں، اور نبی ﷺ نے فرمایا یہ واقعہ ہر حق ہے، اسے سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔

(۳۴۶۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَحْشٍ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ قُوتَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَعْمَرَ السَّكْسَكِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَرَّحَ حَرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ لَهُ لَوْنُ الزُّعْفَرَانِ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ عَلَيْهِ طَائِعُ الشَّهَادَةِ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ مُخْلِصًا أَعْطَاهُ اللَّهُ أَجْرَ شَهِيدٍ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَمَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُوتِقَ نَاقَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۳۶۶].

(۲۲۳۶۱) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے، جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور پھر طبعی موت پا کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قاتل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(۳۴۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ غَضَبُ أَحَدِهِمَا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ [راجع: ۲۲۴۳۷].

(۲۲۴۳۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دو آدمیوں کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی اور ان میں سے ایک آدمی کو شدید غصہ آیا نبی ﷺ نے اس کی یہ کیفیت دیکھ کر فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اگر یہ غصے میں مبتلا آدمی کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے اور وہ کلمہ یہ ہے ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“

(۳۴۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا تَنَا زَيْنَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ لَقِيَ امْرَأَةً لَا يَعْرِفُهَا فَلَيْسَ بِأَبَى الرَّجُلِ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَاهُ مِنْهَا غَيْرُ أَنَّهُ لَمْ يُجَاوِزْهَا قَالَ فَاتَزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيْ النَّهَارِ وَزَلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ الْآيَةَ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضَأُ ثُمَّ صَلَّى قَالَ مُعَاذُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا خَاصَّةٌ أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ بَلَى لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ

(۲۳۶۲۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس آدمی کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں جو کسی اجنبی عورت سے ملے اور اس کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے لیکن مجامعت نہ کرے؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ”دن کے دنوں حصوں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کیا کرو، بیشک نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں“ نبی ﷺ نے اس شخص سے فرمایا وضو کر کے نماز پڑھو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ حکم اس کے ساتھ خاص ہے؟ یا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمام مسلمانوں کے لئے عام ہے۔

(۲۳۶۶۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ اتَّعَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً فَهِيَ فِدَاؤُهُ مِنَ النَّارِ

(۲۳۶۲۴) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے تو وہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جائے گا۔

(۲۳۶۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي طَلَيْبَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيتُ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ طَاهِرًا فِتْنَتَارًا مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللَّهَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ [راجع: ۲۳۶۹۸]

(۲۳۶۶۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان با وضو ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے رات کو سوتا ہے، پھر رات کے کسی حصے میں بیدار ہو کر اللہ سے دنیا و آخرت کی جس خیر کا بھی سوال کرتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۶۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَذْلَكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۲۳۶۹۶]

(۲۳۶۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں جنت کے ایک دروازے کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا کہ ”نہیں؟“ نبی ﷺ نے فرمایا ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

(۲۳۶۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سَلِيمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

مَا لَكَ بِنِ يَحَامِرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُ وَقَالَ رَوَّحُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَالَ رَوَّحُ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فَوَاقٍ نَاقَةٍ فَقَدْ وَجَّهَتْ لَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْفُضْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ الشَّهَدَاءِ وَمَنْ جُرَحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ نَكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ وَحَاجَّاجٍ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْ أَنَّهَا كَالزُّعْفَرَانِ وَرَبِيعُهَا كَالْمِسْكِ وَمَنْ جُرِحَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَعَلَيْهِ طَابَعُ الشَّهَدَاءِ [راجع: ۲۲۳۶۴].

(۲۲۳۶۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مسلمان آدمی راہ خدا میں اونٹنی کے تھنوں میں دودھ اترنے کے وقفے برابر بھی قاتل کرے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے متعلق اللہ سے صدق دل کے ساتھ شہادت کی دعاء کرے اور چھ طبعی موت پا کر یا قتل ہو کر دنیا سے رخصت ہو تو اسے بھی شہید کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے یا تکلیف پہنچ جائے تو وہ قیامت کے دن اس سے بھی زیادہ رستا ہوا آئے گا لیکن اس دن اس کا رنگ زعفران جیسا اور مہک مشک جیسی ہوگی، اور جس شخص کو راہ خدا میں کوئی زخم لگ جائے تو اس پر شہداء کی مہر لگ جاتی ہے۔

(۲۲۳۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَشَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قُرَى عَرَبِيَّةٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَخُذَ حَظَّ الْأَرْضِ قَالَ سُفْيَانُ حَظَّ الْأَرْضِ الثُلُثُ وَالرُّبُعُ [راجع: ۲۲۳۳۹]

(۲۲۳۶۸) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھے عرب کی کسی بستی میں بھیجا اور حکم دیا کہ زمین کا حصہ وصول کر کے لاؤں، سفیان کہتے ہیں کہ زمین کے حصے سے تہائی یا چوتھائی حصہ مراد ہے۔

(۲۲۳۶۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَنْعَمَ عَنْ مَرْيَحَ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ الْيَمَنُ وَالنَّعْمَ فَإِنَّ عِبَادَ اللَّهِ لَيُسَوُّوا بِالْمُسْتَعْمِلِينَ [راجع: ۲۲۴۵۶]

(۲۲۳۶۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا یا ناز نعم کی زندگی سے بچنا کیونکہ اللہ کے بندے ناز نعم کی زندگی نہیں گذارا کرتے۔

(۲۲۴۷۰) حَدَّثَنَا الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ التَّجِيبِي يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا قَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ يَا أَبَايَ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أُحِبُّكَ قَالَ أَوْصِيكَ يَا مُعَاذُ لَا تَدْعَنِي فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُولَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ قَالَ وَأَوْصِي بِذَلِكَ مُعَاذُ الصَّنَابِيحِيُّ

وَأَوْصَى الصَّنَائِحِيَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَوْصَى أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَقِبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ [راجع: ۲۲۴۷۷]۔

(۲۲۳۷۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ جناب پر قربان ہوں، میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعا کو مت چھوڑنا ”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما“ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی وصیت اپنے شاگرد صنائجی سے کی، انہوں نے اپنے شاگرد ابو عبد الرحمن سے کی، اور انہوں نے یہی وصیت اپنے شاگرد عقبہ بن مسلم سے کی۔

(۲۲۴۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ إِنَّ سَيِّدَ عُمَرَ لَمِنْ أَهْلِ الْحَيَةِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَا رَأَى فِي يَفْطَحِهِ أَوْ يُؤْمِيهِ فَهُوَ حَقٌّ وَإِنَّهُ قَالَ نَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَيَةِ إِذْ رَأَيْتُ فِيهَا دَارًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذِهِ فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۱۲۳۸۵]۔

(۲۲۳۷۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہوں گے اور فرمایا کہ نبی ﷺ کا خواب اور بیداری سب برحق ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ خواب میں میں جنت کے اندر تھا، تو میں نے وہاں ایک محل دیکھا، لوگوں سے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے۔

(۲۲۴۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابٌ يَثْرَبُ وَخَرَابٌ يَثْرَبُ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَقَفْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ خُرُوجُ الدَّخَالِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى فَيْحِدِ الَّذِي حَدَّثَهُ أَوْ مِنْكِيهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَحَقٌّ كَمَا أَنَّكَ هَاهُنَا أَوْ كَمَا أَنَّكَ قَاعِدٌ يَغْنِي مُعَاذًا [راجع: ۲۲۳۷۳]۔

(۲۲۳۷۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیت المقدس کا آباد ہونا یا مدینہ منورہ کے آباد ہوجانے کی علامت ہے اور مدینہ منورہ کا بے آباد ہونا جنگوں کے آغاز کی علامت ہے، اور جنگوں کا آغاز فتح قسطنطنیہ کی علامت ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کا پیش خیمہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے ان کی ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا یہ ساری چیزیں اسی طرح برحق اور یقینی ہیں جیسے تمہارا یہاں بیٹھا ہونا یقینی ہے۔

(۲۲۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ يَغْنِي ابْنُ بُهْرَامَ حَدَّثَنَا شَهْرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ غَنَمٍ عَنْ حَدِيثِ مُعَاذٍ بَنِي جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ قَلِيلَ غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ صَلَّى بِالنَّاسِ صَدَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَكِبُوا فَلَمَّا أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ عَلَى أَثَرِ الدَّلْجَةِ وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو آتْرَهُ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِهِمْ وَكَابَهُمْ عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ تَأْكُلُ وَتَسِيرُ فَبَيْنَمَا

مُعَاذٌ عَلَى أَثَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَافَقَهُ تَأْكُلُ مَرَّةً وَتَسِيرُ أُخْرَى عَثَرَتْ نَافَقَهُ مُعَاذٌ فَكَبَحَهَا بِالرَّمَامِ فَهَيَّتْ حَتَّى تَقْرَتْ مِنْهَا نَافَقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ عَنْهُ فَنَافَقَهُ فَانْتَفَتَتْ فَإِذَا لَيْسَ مِنَ الْجَيْشِ رَجُلٌ أَذْنَى إِلَيْهِ مِنْ مُعَاذٍ فَنَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَيْسَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَذْنُ دُونَكَ قَدْ نَا مِنْهُ حَتَّى لَصِقَتْ رَاحِلَتَاهُمَا إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا كَمَكَائِهِمْ مِنَ الْبُعْدِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَتَسِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا كُنْتُ نَاعِسًا فَلَمَّا رَأَى مُعَاذٌ بُشْرَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ وَخَلَوَتْهُ لَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ لِي أَسْأَلُكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ أَمْرَضَتْنِي وَأَسْقَمَتْنِي وَأَحْزَنْتَنِي فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ لَا أَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْ نَحْ لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيمٍ ثَلَاثًا وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ وَلَئِنْ لَيْسَ بِكَ عَلَى مَنْ أَرَادَ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ قَلَمٌ يَحْدِثُهُ بِشَيْءٍ إِلَّا قَالَهُ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَعْنِي أَعَادَهُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حُرْصًا لِكَيْ مَا يُتَقِنَهُ عَنْهُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتَعُدُّهُ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا تَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا حَتَّى تَمُوتَ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَعْدَلِي قَاعَادَهَا لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَأْسِ هَذَا الْأَمْرِ وَقَوَامِ هَذَا الْأَمْرِ وَذُرْوَةِ السَّنَامِ فَقَالَ مُعَاذٌ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَأْسَ هَذَا الْأَمْرِ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ قَوَامُ هَذَا الْأَمْرِ إِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءُ الزَّكَاةِ وَإِنْ ذُرْوَةُ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّمَا أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَيَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ اعْتَصَمُوا وَعَصَمُوا دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابِهِمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا شَحَبَ وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِي عَمَلٍ تَبْتَغِي فِيهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ كَجِهَادٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا قَتْلَ مِيزَانٍ عَبْدٍ كَذَابَةٍ تَنْفُقُ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ يَحْمِلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ [صححه ابن حبان

مختصراً (۲۱۴) قال البوصيري: هذا إسناد حسن قال الألباني: صحيح (ابن ماجة ۷۲). قال شعبان الحديث

من سؤال معاذ إلى آخره صحيح بطريقه وشواهد دون ((ما شحَبَ)) فإنه حسن لغیره، وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۳۲۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو لے کر غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے، صبح

ہوئی تو لوگوں کو نماز فجر پڑھائی اور لوگ اپنی سواریوں پر سوار ہونے لگے، جب سورج نکل آیا تو لوگ رات بھر چلنے کی وجہ سے اوجھٹے لگے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے چلتے ہوئے ان کے ساتھ چبڑے رہے جبکہ لوگ اپنی سواریوں کو چھوڑ چکے تھے جس کی وجہ سے وہ راستوں میں منتشر ہو گئی تھی اور ادھر ادھر چرتی پھرتی تھیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اسی طرح نبی ﷺ کے پیچھے چلتے رہے اور ان کی اونٹنی بھی ادھر ادھر چرتے ہوئے چلی جا رہی تھی، اچانک وہ بدک گئی، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے لگام سے پکڑ کر کھینچا تو وہ تیزی سے بھاگ پڑی جس سے نبی ﷺ کی اونٹنی بھی بدک گئی، نبی ﷺ نے اپنی چادر ہٹائی اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو لشکر میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی بھی نبی ﷺ کے قریب نہ تھا، چنانچہ نبی ﷺ نے انہی کو آواز دے کر پکارا معاذ! انہوں نے عرض کیا لیک یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا اور قریب ہو جاؤ، چنانچہ وہ مزید قریب ہو گئے، یہاں تک کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے سے مل گئیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا میرا خیال نہیں تھا کہ لوگ ہم سے اتنے دور ہوں گے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! لوگ اوجھڑ رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کی سواریاں انہیں لے کر منتشر ہو گئی ہیں اور ادھر ادھر چرتے ہوئے چل رہی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اوجھڑ تو مجھے بھی آگئی تھی، جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے چہرہ مبارک پر بشارت اور خلوت کا یہ موقع دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اجازت ہو تو میں ایک سوال پوچھ لوں جس نے مجھے بیمار اور غمزدہ کر دیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو چاہو پوچھ سکتے ہو، عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے؟ اس کے علاوہ میں آپ سے کچھ نہیں پوچھوں گا، نبی ﷺ نے فرمایا بہت خوب (تین مرتبہ) تم نے بہت بڑی بات پوچھی (تین مرتبہ) البتہ جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ فرمائے اس کے لئے بہت آسان ہے، پھر نبی ﷺ نے ان سے جو بات بھی فرمائی، اسے تین مرتبہ دہرایا، ان کی حرص کی وجہ سے اور اس بناء پر کہ انہیں وہ پختہ ہو جائے۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لاؤ، آخرت کے دن پر ایمان لاؤ، نماز قائم کرو، ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، حتیٰ کہ اسی حال پر تم دنیا سے رخصت ہو جاؤ، معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس بات کو دوبارہ دہرا دیجئے، نبی ﷺ نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے معاذ! اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں اس مذہب کی بنیاد، اسے قائم رکھنے والی چیز اور اس کے کوہانوں کی بلندی کے متعلق بتا دوں؟ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیوں نہیں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، ضرور بتائیے، نبی ﷺ نے فرمایا اس مذہب کی بنیاد یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد رضی اللہ عنہ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس دین کو قائم رکھنے والی چیز نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے، اور اس کے کوہان کی بلندی جہاد فی سبیل اللہ ہے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کرتا رہوں تا وقتیکہ وہ نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کر لیں اور توحید و رسالت کی گواہی دیں، جب وہ ایسا کر لیں تو انہوں نے اپنی جان مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا اور بچا لیا سوائے اس کے کہ اس کلمے کا کوئی حق ہو اور ان کا حساب

کتاب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، کسی ایسے عمل میں ”سوائے فرض نماز کے“ جس سے جنت کے درجات کی خواہش کی جاتی ہو، کسی انسان کا چہرہ نہیں کمزور ہوتا اور نہ ہی اس کے قدم غبار آلود ہوتے ہیں جیسے جہاد فی سبیل اللہ میں ہوتے ہیں، اور کسی انسان کا نامہ اعمال اس طرح بھاری نہیں ہوتا جیسے اس جانور سے ہوتا ہے جسے اللہ کے راستے میں استعمال کیا جائے یا کسی کو اس پر راہ خدا میں سوار کر دیا جائے۔

(۲۳۷۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ الصَّلَاةَ أُحِيلَتْ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ فَلَمْ تَكُرْ أَحْوَالَهَا فَقَطُّ [راجع: ۲۲۳۸۳]۔

(۲۳۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گزر کر آئی ہے، پھر انہوں نے ان احوال کی تفصیل بیان فرمائی۔

(۲۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمُسَوْدِيُّ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أُحِيلَتْ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ وَأُحِيلَ الصَّيَّامُ ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ فَأَمَّا الصَّلَاةُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَهُوَ يُصَلِّي سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ قَالَ فَوَجَّهَهُ اللَّهُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَبِلَ حَوْلَ قَالَ وَكَانُوا يَجْتَمِعُونَ لِلصَّلَاةِ وَيُؤَذِّنُ بِهَا بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَنْقَسُوا أَوْ كَادُوا يَنْقَسُونَ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ النَّصَارِ يَقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ وَلَوْ قُلْتُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ نَائِمًا لَصَدَقْتُ إِنِّي بَيْنَا آتَا بَيْنَ النَّاسِ وَالْبَيْطَانِ إِذْ رَأَيْتُ شَخْصًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْضَرَانِ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَنَى مَنَى حَتَّى قَرَعَ مِنَ الْأَذَانِ ثُمَّ أَمْهَلَ سَاعَةً قَالَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ الَّذِي قَالَ غَيْرَ أَنَّهُ يَزِيدُ فِي ذَلِكَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْتُهَا بِلَالًا فَلْيُؤَذِّنْ بِهَا فَكَانَ يَلَالُ أَوَّلَ مَنْ أَذَّنَ بِهَا قَالَ وَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ طَافَ بِمِثْلِ الَّذِي أَخَافُ بِهِ غَيْرَ أَنَّهُ سَبَقَنِي فَهَذَانِ حَوْلَانِ قَالَ وَكَانُوا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ وَقَدْ سَبَقَهُمْ بِبَعْضِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يُشِيرُ إِلَى الرَّجُلِ إِنْ جَاءَ كَمْ صَلَّى فَيَقُولُ وَاحِدَةً أَوْ اثْنَتَيْنِ فَيُصَلِّيَانِ ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ قَالَ فَجَاءَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَا أَجِدُهُ عَلَى حَالٍ أَبَدًا إِلَّا كُنْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَضَيْتُ مَا سَبَقَنِي قَالَ فَجَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِهَا قَالَ فَكَبْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَامَ فَقَضَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ سَنَّ لَكُمْ

مُعَاذَ فَهَكَذَا فَاصْنَعُوا فَهَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحْوَالٍ وَأَمَّا أَحْوَالُ الصَّيَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَالَ يَزِيدُ قَصَامٌ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَصَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِ الصَّيَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصَّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِلَى هَذِهِ آيَةِ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ قَالَ فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَطْعَمَ مَسْكِينًا فَأَجْزَأَ ذَلِكَ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ آيَةَ الْآخِرَى شَهْرَ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ قَالَ فَلَكُنْتُ اللَّهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُقِيمِ الصَّحِيحِ وَرَخَّصَ فِيهِ لِلْمَرِيضِ وَالْمَسَافِرِ وَبَكَتِ الْإِطْعَامُ لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصَّيَامَ فَهَذَانِ حَوْلَانِ قَالَ وَكَانُوا يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَأْتُونَ النِّسَاءَ مَا لَمْ يَنَامُوا فَإِذَا نَامُوا امْتَنَعُوا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ صِرْمَةُ ظَلَّ يَعْمَلُ صَائِمًا حَتَّى امْسَى فَجَاءَ إِلَى أَهْلِهِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ حَتَّى أَصْبَحَ فَأَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ قَرَأَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَهَدَ جَهْدًا شَدِيدًا قَالَ مَا لِي أَرَاكَ قَدْ جَهَدْتَ جَهْدًا شَدِيدًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَمِلْتُ أَمْسٍ فَجِئْتُ حِينَ جِئْتُ فَلَأَقِيتُ نَفْسِي فِيمَنْتُ وَأَصْبَحْتُ حِينَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ أَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ أَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصَّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ إِلَى قَوْلِهِ ثُمَّ آمَنُوا الصَّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَقَالَ يَزِيدُ قَصَامٌ تِسْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا مِنْ رَبِيعِ الْأَوَّلِ إِلَى رَمَضَانَ [صحيح ابن خزيمة (۳۸۱)، والحاكم (۲/۲۷۴)] قَالَ

الأنسائي: صحيح (أوداود: ۵۰۷) قال شعيب: رجاله ثقات. [راجع: ۲۲۳۸۳]

(۲۳۳۷۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز تین مراحل سے گزری ہے، اور روزے بھی تین مراحل سے گزرے ہیں، نماز کے احوال تو یہ ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سترہ ماہ تک بیت المقدس کی جانب رخ کر کے نماز پڑھتے رہے، حتیٰ کہ تحویل قبلہ کا حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرما دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ کد کد مری طرف کر دیا، ایک مرحلہ تو یہ ہوا، لوگ نماز کے لئے جمع ہوتے تھے اور دوسروں کو اطلاع دیتے تھے اور اس کے لئے وہ لوگ ناقوس بجانے لگے یا ناقوس بجانے کے قریب ہو گئے، پھر ایک انصاری صحابی آئے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا ”جبکہ میں نینداور بیداری کے درمیان تھا“ اور جو ہنر لباس زیب تن کئے ہوئے تھا، اس نے قبلہ رخ کھڑے ہو کر اذان دی، اس کے بعد کچھ وقت بیٹھ کر پھر وہ کھڑے ہو گیا اور اذان کے جو کلمات کہے تھے وہی کلمات کہے البتہ اس میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کا اضافہ کیا اور اگر لوگ میری تکذیب نہ کریں تو اچھی طرح میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس وقت جاگ رہا تھا سو یا ہوا نہیں تھا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کے لئے یہ کلمات سکھا دو، چنانچہ حضرت

جلال اللہ تعالیٰ یہ اذان دینے والے پہلے آدمی تھے، اتنے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے اور آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے بھی بالکل یہی خواب دیکھا ہے لیکن انصاری آدمی اپنا خواب مجھ سے پہلے بیان کر چکے تھے، یہ دو مرحلے ہوئے، راوی کہتے ہیں کہ پہلے جب کوئی مسجد میں داخل ہوتا اور جماعت ہوتے ہوئے دیکھتا تو وہ یہ معلوم کرتا کہ اب تک کتنی رکعات ہو چکی ہیں اسے اشارے سے بتا دیا جاتا، وہ پہلے ان رکعتوں کو پڑھتا، پھر وہ بقیہ نماز میں شرکت کرتا، ایک دن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ میں تو آپ ﷺ کو جس حالت میں دیکھوں گا اسی حالت اور کیفیت کو بہر صورت اختیار کروں گا، بعد میں اپنی چھوٹی ہوئی نماز مکمل کر لوں گا، کیونکہ جس وقت وہ آئے تو نبی ﷺ کچھ نماز پڑھا چکے تھے، چنانچہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو انہوں نے بھی کھڑے ہو کر اپنی نماز مکمل کر لی، آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے معاذ رضی اللہ عنہ نے ایک طریقہ مقرر کر دیا ہے اس لئے تم ایسا ہی کیا کرو یہ تم میں مرحلے ہو گئے، روزوں کے مراحل یہ ہیں، رسول اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو اس وقت ہرمینے تین روزے اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اس کے بعد رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے، یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں سو جو چاہتا وہ روزے رکھ لیتا اور جو چاہتا سبکیوں کو کھانا کھلا دیتا اور یہ بھی کافی ہو جاتا، پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمادی کہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے تم میں سے جس کو ماہ رمضان المبارک نصیب ہو وہ بہر حال روزہ رکھے اس کے بعد سوائے مریض اور مسافر کے رخصت ختم ہو گئی اور دوسرے کے لیے روزہ رکھنے کا حکم ہوا البتہ وہ عمر رسیدہ آدمی جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کے حق میں کھانا کھانے کی اجازت باقی رہی، یہ دو مرحلے ہوئے، ابتداء اسلام میں سونے سے پہلے تک کھانے پینے اور عورتوں کے پاس جانے کی اجازت ہوتی تھی اور سونے کے بعد، دوسرے دن کے روزہ کھولنے کے وقت تک کھانا چنانچہ روزہ ہوتا چنانچہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے ہمستر کی کارادہ کیا تو آپ کی اہلیہ مطہرہ نے فرمایا کہ مجھے نیند آگئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ گمان ہوا کہ اہلیہ ہمستر سے بچنے کے لئے کوئی بہانہ بنا رہی ہے، بہر حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلیہ سے صحبت کر لی اسی طرح ایک انصاری صحابی نے ایک مرتبہ افطار کے بعد کھانے پینے کا کارادہ کر لیا تو لوگوں نے کہا کہ ٹھہر جاؤ راہم تمہارے لیے کھانا گرم کر دیں وہ انصاری صحابی سو گئے جب صبح ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الْقِيَامِ الرَّفَقِ (الایہ البقرہ: ۱۸۷) نازل فرمادی یعنی "روزہ کی رات میں پیو یوں سے جماع کرنا جائز ہے" اس طرح نبی ﷺ نے ربیع الاول سے رمضان تک ۱۹ ماہ میں براہِ تین روزے رکھے۔

(۲۴۷۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَأَحْسَنَ فِيهَا الْقِيَامَ وَالْحُشُوعَ وَالرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالَ إِنَّهَا صَلَاةٌ رَغِبَ وَرَهَبُ اللَّهِ فِيهَا فَلَا تَأْخُذْ بِلَا تَعْطِيَانِي ائْتِنِي وَزَوَى عَنِّي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَنْعَتَ عَلَيَّ أُتِي

عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَيَجْتَاحَهُمْ فَأَعْطَانِيهِ وَسَلَّاتُهُ أَنْ لَا يَبْعَثَ عَلَيْهِمْ سَنَةً تَقْتُلُهُمْ جُوعًا فَأَعْطَانِيهِ وَسَلَّاتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ [راجع: ۲۲۴۵۹]۔

(۲۲۴۵۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کے وقت نبی ﷺ نے نماز شروع کی تو اس میں نہایت عمدگی کے ساتھ رکوع و سجود اور قیام کیا، میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! یہ ترغیب و ترہیب والی نماز تھی، میں نے اس نماز میں اپنے رب سے تین چیزوں کا سوال کیا تھا جن میں سے دو چیزیں اس نے مجھے دے دیں اور ایک سے انکار کر دیا، میں نے اپنے رب سے درخواست کی کہ وہ میری امت کو قسط سالی سے ہلاک نہ کرے، اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی، پھر میں نے اس سے یہ درخواست کی کہ وہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے، چنانچہ میری یہ درخواست بھی اس نے قبول کر لی، پھر میں نے اپنے پروردگار سے درخواست کی کہ وہ ہمیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کرے لیکن اس نے میری یہ درخواست قبول نہیں کی۔

(۲۲۴۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا خُوَيْفَةُ حَدَّثَنِي عَقَبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُعَاذُ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا وَاللَّهِ أَحُبُّكَ قَالَ فَإِنِّي أَوْصِيكَ بِكَلِمَاتٍ تَقُولُهُنَّ فِي كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُمَّ أَعِنِّي ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [راجع: ۲۲۴۷۰]۔

(۲۲۴۷۷) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا معاذ! میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کسی فرض نماز کے بعد اس دعا کو مت چھوڑنا "اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت پر میری مدد فرما"۔

(۲۲۴۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي غَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ آخِرَ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۲۲۳۸۴]۔

(۲۲۳۸۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دنیا سے رخصتی کے وقت جس شخص کا آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

(۲۲۴۷۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنِ الزُّلَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي إِلَى طَمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ فِي غَيْرِ طَمَعٍ وَمِنْ طَمَعٍ حَيْثُ لَا مَطْمَعٍ [راجع: ۲۲۳۷۱]۔

(۲۲۳۷۹) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا اس لالچ سے اللہ کی پناہ مانگا کرو جو دلوں پر مہر لگنے کی کیفیت تک پہنچا دے، اس لالچ سے بھی پناہ مانگا کرو جو کسی بے مقصد چیز تک پہنچا دے اور ایسی لالچ سے بھی اللہ کی پناہ مانگا کرو جہاں کوئی لالچ نہ ہو۔

(۲۳۴۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَنْ أَخَذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرَةِ بَقْرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً أَوْ قَالَ جَدْعًا أَوْ جَدْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقْرَةً بَقْرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ خَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عَدْلُهُ مَعَاوِرَ [راجع: ۲۲۳۸۷].

(۲۳۳۸۰) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب مجھے یمن بھیجا تو حکم دیا کہ ہمیں گائے میں زکوٰۃ کے طور پر ایک سالہ گائے لینا اور ہر چالیس پر دو سالہ ایک گائے لینا، اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر یعنی کپڑا جس کا نام ”معافر“ ہے، وصول کرنا۔

(۲۳۴۸۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا رِشْدِيْنُ عَنْ زَيْدَانَ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتُعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لِنَفْسِكَ [انظر: ۲۲۴۸۳].

(۲۳۳۸۱) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے کسی سے محبت اور نفرت کرو، اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف رکھو، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے علاوہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے بھی اسی چیز کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔

(۲۳۴۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَائِيِّ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتُو عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلَّذِينَ يَتَحَابُّونَ لِي وَبُغْضُكَ لِي [راجع: ۲۲۳۸۰].

(۲۳۳۸۲) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے یہ ارشاد ربانی منقول ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خراج کرتے ہیں۔“

(۲۳۴۸۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا زَيْدَانُ بْنُ فَالَيْدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَفْضَلُ الْإِيمَانِ أَنْ تُحِبَّ لِلَّهِ وَتُبْغِضَ لِلَّهِ وَتُعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهُ لِنَفْسِكَ وَأَنْ تَقُولَ خَيْرًا أَوْ تَصْمُتَ [راجع: ۲۲۴۸۱].

(۲۳۳۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ سب سے افضل ایمان کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے لئے کسی سے محبت اور نفرت کرو، اور اپنی زبان کو ذکر الہی میں مصروف رکھو، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کے

علاوہ؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے بھی اسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔

(۲۳۸۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يُعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُكَ يَا أَبُوبِ بْنِ النُّعَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَفِيَامُ الْعَبْدِ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [راجع: ۲۳۳۷۲]

(۲۳۸۸۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں خیر کے دروازے بتاتا ہوں؟ روزہ و حال ہے، صدقہ گناہوں کو اسی طرح بجھا دیتا ہے، جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے، اور آدھی رات کو انسان کا نماز پڑھنا باب خیر میں سے ہے، پھر نبی ﷺ نے سورہ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی ”تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَعْلَمُونَ“

(۲۳۸۸۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُصَيْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ يَنْبِغَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ سَمِعَ مُنَادِيًا يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أُنْشِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ شَهِدَ بِشَهَادَةِ الْحَقِّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ انظُرُوا فَتَسْجُدُونَهُ إِمَّا رَاعِيًا مُعْزِبًا وَإِمَّا مُكَلِّبًا فَتَنْظُرُوهُ فَوَجَدُوهُ رَاعِيًا حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ فَنَادَى بِهَا

(۲۳۸۸۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے ایک سفر کے دوران ایک منادی کو یہ کہتے ہوئے سنا ”اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ“ تو فرمایا یہ فطرت صحیحہ پر ہے، پھر اس نے ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا حق کی گواہی دی، اس نے ”أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ کہا تو فرمایا جہنم سے نکل گیا، جا کر دیکھو، یا تو تم اسے کوئی چرواہا پاؤ گے جو بالغ ہو گیا یا قیدی ہوگا، لوگوں نے دیکھا تو وہ ایک چرواہا تھا اور نماز کا وقت آ جانے پر اس نے اذان دی تھی۔

(۲۳۸۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ لَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوْقَاصِ الْبَقَرِ شَيْئًا [راجع: ۲۳۳۶۰]

(۲۳۸۸۶) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تم سے کمر گائے ہونے کی صورت میں مجھے کوئی حکم نہیں دیا۔ (۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ أَنَّ الطَّاعُونَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ وَقَعَ فَمَرُّوا مِنْهُ فِي السَّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَلَمْ يَصْدُقْهُ بِاللَّيْلِ قَالَ فَقَالَ بَلْ هُوَ شَهَادَةٌ وَرَحْمَةٌ وَدَعَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَغِطْ مُعَاذًا وَاهْلَهُ نَصِيحَهُمْ مِنْ رَحْمَتِكَ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ فَعَرَفْتُ الشَّهَادَةَ وَعَرَفْتُ الرَّحْمَةَ وَلَمْ أَدْرِ مَا دَعَا نَبِيَّكُمْ حَتَّى آتَيْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يَصَلِّي إِذْ قَالَ فِي دُعَائِهِ فَحَمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونُ فَحَمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَهْلِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ تَدْعُو بِدُعَاءٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِسَبَّةٍ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَمَنْعَنِيهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُبْسِطَهُمْ شَيْعًا وَيَذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَأَبَى عَلَيَّ أَوْ قَالَ فَمَنْعَنِيهَا فَقُلْتُ حَمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونًا حَمِّي إِذَا أَوْ طَاعُونًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۳۸۷) ابو قتادہ کہتے ہیں کہ شام میں طاعون کی وبا پھیلی تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے لشکریوں سے فرمایا کہ یہ عذاب نازل ہو گیا ہے، اس سے بچنے کے لئے گھائیوں اور وادیوں میں چلے جاؤ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے ان کی بات کی تصدیق نہیں کی اور فرمایا کہ بلکہ یہ تو شہادت اور رحمت اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء ہے، اے اللہ! معاذ اور اس کے اہل خانہ کو اپنی اس رحمت کا حصہ عطا فرما۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے شہادت اور رحمت کا مطلب تو سمجھ آ گیا لیکن یہ بات نہیں سمجھ سکا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے کیا مراد ہے؟ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز پڑھ رہے تھے، دعاء کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پھر بخاریا طاعون“ تین مرتبہ یہ جملہ ہرایا صبح ہوئی تو اہل خانہ میں سے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! میں نے رات کو آپ سے یہ دعاء کرتے ہوئے سنا تھا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا واقعی تم نے وہ دعاء سنی تھی؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی نے فرمایا میں نے اپنے رب سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ میری امت کو خطہ سال کی وجہ سے ہلاک نہ کرے چنانچہ اس نے میری یہ دعاء قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی کہ ان پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کا خون ارزاں کر دے چنانچہ پروردگار نے میری یہ دعاء بھی قبول کر لی، پھر میں نے درخواست کی کہ انہیں مختلف فرقوں میں تقسیم نہ کیا جائے کہ یہ ایک دوسرے کا مزہ چکھتے رہیں لیکن اس نے یہ درخواست قبول نہیں کی، اس پر میں نے کہا کہ پھر بخاریا طاعون، تین مرتبہ فرمایا۔

سادس مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ الصُّدِّيِّ بْنِ عَجَلَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ وَهَبٍ الْبَاهِلِيِّ

حضرت ابو امامہ صدیق بن عجلان بن عمرو بن وہب باہلی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۴۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ النُّجَيْمِ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَّلَنِي رَبِّي عَلَى الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوْ قَالَ عَلَى الْأُمَمِ بِأَرْبَعٍ قَالَ أُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً رَجَبْتُ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِي وَلَأُمَّتِي مَسْجِدًا وَطَهْرًا فَإِنَّمَا أَدْرَكْتُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ كَهْوَرَةٌ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةً يَبْقِيهِ فِي قُلُوبِ أَغْدَانِي وَأَحَلَّ لَنَا الْقَنَائِمَ إِنْ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ

صحیح. قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۱۰۵۳). قال شعب: صحیح لغیره وهذا إسناد حسن. [انظر: ۲۲۵۶۲]

(۲۲۳۸۸) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام یا امتوں پر مجھے چار فضیلتیں عطا فرمائی ہیں، مجھے ساری انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے، روئے زمین کو میرے لیے اور میری امت کے لئے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے چنانچہ میری امت پر جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تو وہی اس کی مسجد ہے اور وہیں اس کی طہارت کے لئے منیٰ موجود ہے اور ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے جو میرے دشمنوں کے دلوں میں پیدا ہوجاتا ہے اور ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے۔

(۲۲۴۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَيَّارٍ مَوْلَى لَالٍ مُعَاوِيَةَ بِحَدِيثٍ آخَرَ وَيُقَالُ سَيَّارُ الشَّامِيِّ

(۲۲۳۸۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ذَاوُدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَيُّمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَأَمَنَ بِهِ وَطُوبَى لِمَنْ آمَنَ بِهِ وَلَمْ يَرِنِ سَعِ مِرَاثِ انظر ۲۲۴۹۱، ۲۲۵۶۷، ۲۲۶۳۳

(۲۲۳۹۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۴۹۱) حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بْنُ يَحْيَى وَحَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَيُّمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۴۹۰]

(۲۲۳۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَاصِلٍ مَوْلَى أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَنْفُوبٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَسَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَانِيًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ غَزْوًا ثَالِثًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَتَيْتُكَ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ مَرَّتِي هَذِهِ فَسَأَلْتُكَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَدَعَوْتَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسَلِّمَنِي وَيُغَنِّمَنِي فَسَلِّمَنِي وَغَنِّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْهُمْ وَغَنِّمْهُمْ قَالَ فَسَلِّمَنِي وَغَنِّمَنِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرِّنِي بِعَمَلٍ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا يَمِلُ لَهُ قَالَ فَمَا رَأَى أَبُو أُمَامَةَ وَلَا أَمْرَانَهُ وَلَا خَادِمَهُ إِلَّا صَيَّامًا قَالَ فَكَانَ إِذَا رَأَى فِي دَارِهِمْ دَحَانٍ بِالنَّهَارِ قِيلَ اعْتَرَاهُمْ صَيْفٌ نَزَلَ بِهِمْ نَزَلَ قَالَ فَلَبِثَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنِي

بِالصَّیَامِ فَارْجُوْ اَنْ یُّکُوْنَ قَدْ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا فِیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمُرْنِیْ بِعَمَلِیْ اَخْرَ قَالَ اَعْلَمُ اَنْکَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰہِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ لَکَ بِہَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْکَ بِہَا خَطِیئَةٌ [قال الألبانی: صحیح (النسائی: ۱۶۵/۴)]. [انظر:

[۲۲۴۹۳، ۲۲۴۹۴، ۲۲۵۴۸، ۲۲۵۷۳].

(۲۲۴۹۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر ترتیب دیا، (جس میں میں بھی تھا) میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعاء کر دیجئے، نبی ﷺ نے یہ دعاء کی کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالی غنیمت عطا فرما، چنانچہ ہم مالی غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے (دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی) تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دوسرے آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا جب تک اللہ کو منظور ہوا، پھر میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے ہمیں اس کی برکتیں عطا فرمائی ہیں، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۴۹۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَبِیْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَأَتَيْتُهُ فَذَكَرْتُ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُرْنِیْ بِعَمَلِیْ أَخَذَهُ عَنْكَ يَنْفَعْنِیَ اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ [راجع: ۲۲۴۹۲].

(۲۲۴۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ حَمَّادٍ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَبِیْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۴۹۴].

(۲۲۳۹۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۴۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا فَطْرُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ يَقُولُ النَّاسُ مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ يَعْنِي مَالِكَ بْنَ دِينَارٍ زَاهِدٌ إِنَّمَا الزَّاهِدُ عَمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الَّذِي أَتَتْهُ الدُّنْيَا فَفَرَّكَهَا (۲۲۳۹۵) مالک بن دینار رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے لوگوں کا خیال ہے کہ مالک بن دینار بڑا پرہیزگار ہے، اصل پرہیزگار تو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں جن کے پاس دنیا آئی اور پھر بھی انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔

(۲۲۴۹۶) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَلَمٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ مَا أَحْصَى كِتَابُهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ مِثْلَهَا فَأَعْظَمَ ذَلِكَ

(۲۲۳۹۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ کلمات کہہ لے اسے عظمت نصیب ہوگی، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی مخلوقات کے بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آسمان وزمین کی چیزوں کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں آسمان وزمین کے بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی تقدیر کے احاطے میں آنے والی چیزوں کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اس کی تقدیر میں آنے والی چیزوں کے بھرپور ہونے کے بقدر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کی تعداد کے برابر، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ہر چیز کے بھرپور ہونے کے بقدر، اور اسی طرح اللہ کی پاکیزگی ہے۔

(۲۲۴۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْمَشَاءِ وَهُوَ لَقِيطُ بْنُ الْمَشَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَحَوَّلَ خِيَارُ أَهْلِ الْعِرَاقِ إِلَى الشَّامِ وَيَتَحَوَّلَ شَرَارُ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى الْعِرَاقِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو الْمُثَنَّى يُقَالُ لَهُ لَقِيطُ وَيَقُولُونَ ابْنُ الْمَشَاءِ وَأَبُو الْمَشَاءِ

(۲۲۳۹۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک عراق کے بہترین لوگ شام اور شام کے بدترین لوگ عراق منتقل نہ ہو جائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو۔

(۲۲۴۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ لِأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اقْرَءُوا الزَّهْرَ الْوَابِنَ الْبَقْرَةَ وَالْأَمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا عَيَاتَانِ أَوْ

كَانَهُمَا فِرْقَانٍ مِنْ طَبَقٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ أَهْلِيهِمَا ثُمَّ قَالَ أَقْرَبُوا الْبَقْرَةَ فَإِنَّ أَخَذَهَا بَرَكَةً وَتَرَكَهَا حَسْرَةً وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَقْلَةُ [صححه مسلم (۸۰۴)، وابن حبان (۱۱۶)، والحاكم (۵۶۴/۱)] [انظر: ۲۲۴۹۹، ۲۲۵۰۶، ۲۲۵۰۷]

(۲۲۳۹۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورۃ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورۃ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۴۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ ذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۴۹۸]

(۲۲۳۹۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْخٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا يَضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَقَادُونَ فِي السَّلَاسِلِ إِلَى الْجَنَّةِ

(۲۲۵۰۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سکرارہے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے سکرارہے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جسے زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ (ان کے اعمال انہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر کرم انہیں جنت کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے)

(۲۲۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الضُّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَصْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجَاهُ بْنِ خَبَوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالصَّيَامِ

(۲۲۵۰۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کس عمل کا حکم دیجئے، جو مجھے جنت میں داخل کرادے، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کرلو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا روزے سے ہی کو اپنے اوپر لازم رکھو۔

(۲۲۵۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رَجَالٌ أَوْ قَالَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ مَعَهُمْ أَسْيَاطٌ كَانَتْهَا أَذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي سَخِطِ اللَّهِ وَيَبْرُو حُونَ فِي غَضَبِهِ

(۲۲۵۰۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس امت کے آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے آئیں گے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے، ان کی صبح اللہ کی ناراضگی میں اور شام اس کے غضب میں گزرے گی۔

(۲۲۵۰۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَجْرِ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ جَاءَ بِرُوْنُسٌ مِنْ قِبَلِ الْبِعْرَاقِ فَنُصِبَتْ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ وَجَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَكِعَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْهِمْ فَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ ثَلَاثًا وَخَيْرُ قَتْلَى تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْ قَتْلُوهُ وَقَالَ كِلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُ بَكَى ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ هَذَا الْحَدِيثَ حَيْثُ قُلْتَ كِلَابُ النَّارِ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ شَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنِّي إِذَا لَجَرِيءٌ لَوْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى ذَكَرَ سُبْحًا لَخِلْتُ أَنْ لَا أَذْكُرَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ لَأَتَى شَيْءٌ بِكَيْفٍ قَالَ رَحْمَةً لَهُمْ أَوْ مِنْ رَحْمَتِهِمْ

(۲۲۵۰۳) سیر کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ لوگوں کے سر لا کر مسجد کے دروازے پر لٹکا دیے گئے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے اور مسجد میں داخل ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اور باہر نکل کر ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا، پھر تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں اور رونے لگے۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا، اس نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا۔

(۲۲۵۰۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِيِّ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ حَافٍ وَلَا يَدْخُلُ بَيْتًا إِلَّا بِإِذْنٍ وَلَا يُؤْمَنُ إِمَامٌ قَوْمًا قَبِيحِي نَفْسُهُ يَدْعُوهُ دُونَهُمْ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۶۱۷)]. قال

شعيب: صحيح لغيره دون آخره]. [انظر: ۲۲۵۹۶، ۲۲۶۱۰].

(۲۲۵۰۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، کوئی شخص اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعا نہ مانگے۔

(۲۲۵.۵) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّاقِبَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ لَمْ يَنْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمَةٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصْبُعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۷۸۲۱)]. قال شعيب: صحيح لغيره دون أوله. [انظر: ۲۲۶۴۰].

(۲۲۵.۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھر جائے گا، اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو شخص اپنے زیر تربیت کسی یتیم سے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی میں تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر کہا۔

(۲۲۵.۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَفَّانُ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَبِيرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ وَهَبَ أَحَدَهُمَا لِغُلَامٍ بَنِي أَبِي طَالِبٍ وَقَالَ لَا تَضُرَّهُ فَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ الصَّلَاةِ وَقَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو طَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَبِيرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذِمْنَا قَالَ خُذْ أَهْلَهُمَا شُئْتُ قَالَ خُذْ لِي قَالَ خُذْ هَذَا وَلَا تَضُرَّهُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي فَقَبِلْنَا مِنْ خَبِيرٍ وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ غُلَامًا وَقَالَ اسْتَوْصِي بِهِ مَعْرُوفًا فَاعْتَقَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْغُلَامُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَرْتَنِي أَنْ اسْتَوْصِيَ بِهِ مَعْرُوفًا فَاعْتَقْتُهُ [اخرجه البخاری فی الأدب المفرد (۱۶۳)]. إسناده ضعيف. [انظر: ۲۲۵۸۰].

(۲۲۵.۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خبیر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ وہ غلام بھی تھے جن میں سے ایک غلام نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا اور فرمایا اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور اسے میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرا غلام حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، اور فرمایا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا، ایک دن نبی ﷺ ان سے پوچھا وہ غلام کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۲۵.۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجِيرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ بَعْضُهُمْ [اخرجه الطبرانی فی الکبیر (۷۹۰۷)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف.

(۲۲۵۰۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمانوں پر کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

(۲۲۵۰۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيُّ وَأَبِي الْيَمَانِ الْهَوَازِمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ مِنْ أُمَّيِي الْجَنَّةَ سَبْعِينَ أَلْفًا بَغِيرِ حِسَابٍ فَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْأَخْنَسِ السُّلَمِيُّ وَاللَّهِ مَا أَوْلَيْكَ فِي أُمَّتِكَ إِلَّا كَالدُّبَابِ الْأَضْهَبِ فِي الدُّبَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَعَدَنِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَزَادَنِي ثَلَاثَ حَيَاتٍ قَالَ فَمَا بَعْدُ حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ كَمَا بَيْنَ عَدَنَ إِلَى عُمَانَ وَأَوْسَعُ وَأَوْسَعُ يُشِيرُ بِيَدِهِ قَالَ فِيهِ مُغْتَبَانِ مِنْ ذَهَبٍ وَفَضَّةٍ قَالَ فَمَا حَوْضُكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّيْلِ وَأَحْلَى مَذَاقًا مِنَ النَّسْلِيِّ وَأَطْيَبَ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ عَنْ شَرِبِ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَهَا وَلَمْ يَسُودْ وَجْهُهُ أَبَدًا [صححه ابن حبان (۶۵۷) قال شعيب: صحيح وهذا إسناد قوي]

(۲۲۵۰۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، یزید بن انض رضی اللہ عنہ یہ سن کر کہنے لگے بخدا! تو آپ کی امت میں سے صرف اتنے ہی لوگ ہوں گے جیسے کھیلوں میں سرخ کھٹی ہوتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب نے مجھ سے ستر ہزار کا وعدہ اس طرح کیا ہے کہ ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے اور اس پر تین گنا مزید اضافہ ہوگا، یزید بن انض رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی عدن اور عمان کے درمیان ہے، اس سے بھی دوگنی، جس میں سونے چاندی کے دو پر تالوں سے پانی گرتا ہوگا، انہوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ مہلکا ہوا، جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی بپا سا نہ ہوگا اور اس کے چہرے کا رنگ کبھی سیاہ نہ ہوگا۔

(۲۲۵۰۹) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَحَدَّثَ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطُ يَدِهِ وَقَدْ صَرَبَ عَلَيْهِ فَطَنْتُ أَنَّهُ قَدْ صَرَبَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ خَطَأٌ إِنَّمَا هُوَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ شَافِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَعَلَّمُوا الْبُقْرَةَ وَالْأَ عِمْرَانَ تَعَلَّمُوا الزَّهْرَ أَوْ يَنَ فَإِنَّهُمَا بِلَايَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ عَيَاتِنَانِ أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَبَرٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا تَعَلَّمُوا الْبُقْرَةَ فَإِنَّ تَعْلِيمَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطْلُ [إخرجه عبد الرزاق (۵۹۹۱) والطبرانی (۸۱۱۸). قال شعيب: صحيح.]

(۲۲۵۰۹) امام احمد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے اپنے والد صاحب کی تحریرات میں ان کی اپنی لکھائی

سے لکھی ہوئی پائی ہے لیکن اس پر انہوں نے نشان لگایا ہوا تھا جس کی وجہ میرے خیال کے مطابق سند کی غلطی ہے، یہ حدیث زید نے ابوالسلام کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی تھی، وہ حدیث یہ ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن کریم کو دیکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کو دیکھو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل پائندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کو دیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۳۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَنَسٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَلَّى بْنِ يَعْنَى ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

(۲۳۵۱۱) وَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَرْمِي الْجُمُرَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَسَكْتَ عَنْهُ حَتَّى إِذَا رَمَى الثَّانِيَةَ عَرَضَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَسَكْتَ عَنْهُ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا اعْتَرَضَ فِي الْجُمُرَةِ الثَّالِثَةَ عَرَضَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَلِمَةً حَقٌّ تَقَالُ لِإِمَامٍ جَائِدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَ الْحُسَيْنُ يَقُولُ لِإِمَامٍ طَالِبٍ [قال البوصيري: هذا إسناد فيه مقال قال الألباني حسن صحيح (اس ماحۃ: ۴۰۱۲)]

قال شعيب: حسن لغیره۔ [انظر: ۲۲۵۶۰]

(۲۳۵۱۱-۲۳۵۱۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جرات کو نکٹریاں مار رہے تھے، اس نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پسندیدہ جہاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا جہاد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، پھر وہ حجرہ ثانیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، پھر وہ حجرہ ثالثہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حق بات جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔

(۲۳۵۱۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ مَعْصَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ فَقَالَ إِذَا حَكَتَ فِي نَفْسِكَ شَيْءً قَدْ عُدَّ قَالَ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَأَلْتُكَ سَيِّئَتِكَ وَسَرَرْتُكَ حَسَنَتِكَ فَكَأَنْتَ مُؤْمِنٌ [صححه الحاكم

(۱/۴)۔ قال شعيب: صحيح۔ [انظر: ۲۲۵۱۹، ۲۲۵۰۲]

(۲۳۵۱۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

تھیں اپنی برائی سے غم اور تنگی سے خوش ہو تو تم مومن ہو، گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں ٹکے تو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۱۲) حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْقُضَنَّ عَرَى الْإِسْلَامِ عُرُوءَةً عُرُوءَةً فَكُلَّمَا انْقَضَتْ عُرُوءَةٌ تَشَبَّتَ النَّاسُ بِأَلْيَى تَلِيهَا وَأَوَّلَهُنَّ نَقْضُ الْحُكْمِ وَآخِرُهُنَّ الصَّلَاةُ [صححه ابن حبان (۶۷۱۵)]. قال شبیب: [إسناده جيد].

(۲۲۵۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی ایک ایک ری کو چن چن کر توڑ دیا جائے گا اور جب ایک ری ٹوٹ جایا کرے گی تو لوگ دوسری کے پیچھے پڑ جایا کریں گے، سب سے پہلے نوٹنے والی ری انصاف کی ہوگی اور سب سے آخر میں ٹوٹنے والی نماز ہوگی۔

(۲۲۵۱۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ وَهُوَ عَلَى الْجُدْعَاءِ وَاصْبِرْ رَجُلُهُ فِي عَوَارِزِ الرِّحْلِ يَتَكَوَّلُ يَقُولُ لَا تَسْمَعُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ مَا تَقُولُ قَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا تَحْمِسْكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَذُوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قُلْتُ لَهُ فَمَنْكُمْ سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ يَا أَبَا أُمَامَةَ قَالَ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً [صححه ابن حبان (۴۵۶۳)]. والحاكم (۴۷۳/۱)

قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی حسن صحيح (أبو داود: ۱۹۵۵، الترمذی: ۱۱۶۶) [انظر: ۲۲۶۱۳].

(۲۲۵۱۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سنا ہے، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور پاؤں سواری کی رکاب میں رکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ ﷺ اونچے ہو گئے تھے اور فرما رہے تھے کیا تم سنتے نہیں؟ تو سب سے آخری آدمی نے کہا کہ آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں (ہم تک آواز پہنچ رہی ہے اور ہم سن رہے ہیں) نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، شیخ کا نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس عمر میں سنی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں تیس سال کا تھا۔

(۲۲۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ هِشَامٍ وَأَزْهَرَ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ أَبُو أُمَامَةَ الْيَمُصِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ يَكْفُرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً لِقِيلٍ لَهُ أَسْمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ [انظر: ۲۲۶۰۸]

(۲۲۵۱۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ نہیں (بے شمار مرتبہ سنی ہے)

(۲۲۵۱۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِيمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ فَأَقِيمْتَ الصَّلَاةَ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَرَعَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبِعَهُ الرَّجُلُ وَتَبِعْتُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِيمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ خَرَجْتَ مِنْ مَنَزِلِكَ تَوْصِيَاتٍ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ وَصَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ الرَّجُلُ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ [صححه مسلم (۲۷۶۵)، وابن خزيمة (۳۱۱)] [انظر: ۲۲۶۲۲، ۲۲۶۴۲]

(۲۲۵۱۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ مرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے اور ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۲۵۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ الْحَدَّادُ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ خِرَاشٍ عَنْ حُجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ [صححه الحاكم (۴۴۷/۲)] قال الترمذی: حسن صحيح.

قال الألبانی حسن (ابن ماجہ: ۴۸، الترمذی: ۳۲۰۳) قال شعب: حسن بطريقه وشواهده [انظر: ۲۲۵۵۸، ۲۲۵۵۷]

(۲۲۵۱۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راہ ہدایت پر گناہ کرنے والے کے بعد جو قوم بھی دوبارہ گمراہ ہوتی ہے، وہ لڑائی جھگڑوں میں پڑ جاتی ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ آپ کے سامنے جھگڑے کے علاوہ کچھ نہیں رکھتے، بلکہ یہ تو جھگڑالو لوگ ہیں“

(۲۲۵۱۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ أَبِي الْحَصِينِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الشَّاعِرِيِّ عَنْ

أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ كِبَرٍ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنُ مِنْهَا كَانَ حَقَّهُ مِنَ النَّارِ [انظر: ۲۲۶۳۰].

(۲۲۵۱۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخارجہم کی بجٹی کا اثر ہوتا ہے، اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچایا جاتا ہے)

(۲۲۵۱۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطُورٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَأَلْتُكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعَهُ [راجع: ۲۲۵۱۲].

(۲۲۵۱۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس نے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب تمہیں اپنی برائی سے غم اور تنگی سے خوش ہو تو تم مؤمن ہو، اس نے پوچھا کہ گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب ولی چیز تمہارا دل میں کھٹکتا ہو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رَحِيحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْبَثَ أَوْلِيَاءِي عِنْدِي مُؤْمِنٌ قَلِيلٌ الْحَاذِ ذُو حَقٍّ مِنْ صَلَاحٍ أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَكَانَ فِي النَّاسِ غَاصِضًا لَا يُسَارُّ عَلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَعَجَلْتُ مَبِيتَهُ وَقُلْتُ تَرَاهُ وَقُلْتُ بَوَاكِئِهِ [صححه الحاكم (۱/۲۳۳) قال الألباني ضعيف (الترمذی: ۲۳۴۷) قال شعيب ضعيف جداً شمه موضوع] [انظر: ۲۲۵۵۰، ۲۲۵۵۱].

(۲۲۵۲۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک دوست وہ ہے جو ہلکے پھلکے سامان والا ہو، نماز کا بہت سا حصہ رکھتا ہو، اپنے رب کی حمد کی عبادت کرتا ہو، لوگوں کی نظروں میں مخفی ہو، انگلیوں سے اس کی طرف اشارے نہ کیے جاتے ہوں، اس کی موت جلدی آ جائے، اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(۲۲۵۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَرَعَ مِنْ طَعَامِهِ أَوْ رَفَعَتْ مَائِدَتُهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۵۴۵۸) و صححه ابن حبان (۵۲۱۸)]. [انظر: ۲۲۵۵۳، ۲۲۶۱۱، ۲۲۶۵۷].

(۲۲۵۲۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کھانے سے فارغ ہو جاتے یا دسترخوان اٹھالیا جاتا تو یہ دعاء پڑھتے: "الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ"

(۲۲۵۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا خَلَادُ الصَّفَّارُ سَمِعَهُ مِنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ رَحِيحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُبَيْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ بَيْعُ الْمُغْتِيَّاتِ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ وَأَكُلُ أَمْثَلِهِنَّ حَرَامٌ [قال الألبانی حسن (الترمذی: ۱۲۸۲ و ۳۱۹۵). إسناده ضعيف جداً].
[انظر: ۲۲۶۳۶].

(۲۲۵۳۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا گانا گانے والی باندیوں کو بیچنا، خریدنا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے اور ان کی قیمت (کمانی) کھانا حرام ہے۔

(۲۲۵۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ

(۲۲۵۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مؤمن کی ہر عادت پر مہر لگائی جاسکتی ہے، لیکن خیانت اور جھوٹ پر نہیں۔

(۲۲۵۳۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّحُلُ الْمُسْلِمُ حَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعْدًا مَغْفُورًا لَهُ [انظر: ۲۲۶۲۳، ۲۲۵۵۹، ۲۲۶۳۱، ۲۲۶۳۷].

(۲۲۵۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جرب وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۵۳۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ وَهَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْجَعْدِ يُحَدِّثُ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ أَبُو الْجَعْدِ مَوْلَى لَبْنَى صُبَيْعَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ تَوَفَّى وَتَرَكَ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ كَيْفَ قَالَ ثُمَّ تَوَفَّى آخَرُ فَتَرَكَ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ [اخرجه الطبرانی (۸۰۱)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد حسن في المتابعات].

(۲۲۵۳۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جنم کا ایک دینار ہے، کچھ عرصے بعد ایک اور آدمی فوت ہو گیا اور وہ دو دینار چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دو دینار ہیں۔

(۲۲۵۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ ذَكَرَ لِي عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ وَمَعَهَا صَبِيَّانِ لَهَا فَأَعْطَاهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّ أَحَدَ الصَّبِيِّينِ بَكَى قَالَ فَشَقَّتْهَا فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدٍ نَصْفًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَاتٌ وَالذَّاتُ رَجِمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَا يَصْنَعْنَ بِأَزْوَاجِهِنَّ لَدَخَلْنَ مُصَلَّاتُهُنَّ الْجَنَّةَ [صحيحه الحاكم (۱/۱۷۳)]. قال البوصيري: هذا إسناد رجاله ثقات إلا أنه منقطع. قال الألباني: ضعيف (ابن

ماجة: ۲۰۱۳). قال شعيب: إسناده ضعيف بهذه السبابة، فهو منقطع. [انظر: ۲۲۵۷۲، ۲۲۶۶۷].

(۲۲۵۲۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے دو بچوں کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین کھجوریں دیں، اس نے دونوں بچوں کو ایک ایک کھجور دے دی (اور تیسری خود کھانے کے لئے اٹھائی) اتنی دیر میں ایک بچہ رونے لگا، اس نے تیسری کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور دونوں بچوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا (اور خود کھجور کھائی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا بچوں کو اٹھانے والی یہ مائیں اپنی اولاد پر کتنی مہربان ہوتی ہیں، اگر وہ چیز نہ ہوتی جو یہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں، تو ان میں کی نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

(۲۲۵۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْيَحْمُوسِيِّ قَالَ تَوَفَّيَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَوَجَدَ فِي مِثْرِهِ دِينَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قَالَ ثُمَّ تَوَفَّيَ آخَرَ فَوَجَدَ فِي مِثْرِهِ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ

(۲۲۵۲۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس صاحب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم کا ایک داغ ہے، کچھ عرصے بعد ایک اور آدمی فوت ہو گیا اور وہ دو دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۲۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رِثَاعُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِثْلَهُ (۲۲۵۲۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۲۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَفَّيَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

(۲۲۵۲۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۳۰) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ شَيْبَانَ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَسَبَّحَ ثَلَاثًا وَهَلَّلَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَشِرْكِهِ [انظر: ۲۲۵۳۲، ۲۲۵۳۱]

(۲۲۵۳۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کی نماز شروع کرنے لگتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر، تین مرتبہ سبحان اللہ اور تین مرتبہ لا اِلهَ اِلَّا اللہ کہتے، پھر یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! میں شیطان کے کجگو کے، اس کی پھوک اور اس کے شرک سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۲۵۳۱) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ يَخُفُّ بِخِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَمُوتُ لِلرَّجُلِ فَيُحْتَسِبُ [إخراجه الطيالسي (۱۱۳۹)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف. [راجع: ۲۲۵۳۰].

(۲۲۵۳۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزیں کیا ہی خوب ہیں، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اور انسان کا وہ نیک لڑکا جو فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرے۔
(۲۲۵۳۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَثَّرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمَزِهِ وَتَفْخِيزِهِ وَتَفْخِيزِهِ [راجع: ۲۲۵۳۰].

(۲۲۵۳۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرنے لگتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر تین مرتبہ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ اور تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے، پھر یہ دعاء پڑھتے اے اللہ! میں شیطان کے کچوکے، اس کی پھونک اور اس کے اشعار سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۲۵۳۳) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْلِ جَمْعٍ مِنْ بَنِي الْعَدْنَاءِ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ تَوَقَّى وَتَرَكَ دِينَارًا أَوْ دِينَارَيْنِ يَغْنَى قَالَ لَهُ كَيْفَ أَوْ كَيْتَانِ [إخراجه الطبرانی (۸۰۰۸)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد جيد. [انظر: ۲۲۵۷۴، ۲۲۵۷۵].

(۲۲۵۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دو دینار چھوڑ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جہنم کا ایک یاد دہاں ہے۔

(۲۲۵۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ أَبِي الْعَدْنَسِ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَوْحِيٌّ عَلَى عَصَا فَقُمْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَا تَقُومُوا كَمَا تَقُومُ الْأَعَاجِمُ يُعْطَمُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ قَالَ لَكُنَّا أَشْهَبُنَا أَنْ يَدْعُوَ اللَّهُ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ لَكُنَّا أَشْهَبُنَا أَنْ يَرِيدَنَا فَقَالَ قَدْ جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۵۲۳۰)]. إسناده ضعيف جداً.

(۲۲۵۳۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لاٹھی سے ٹیک لگاتے ہوئے ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم احتراماً کھڑے ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ عجیوں کی طرح مت کھڑے ہوا کرو، جو ایک دوسرے کی اس طرح

عظیم کرتے ہیں، ہماری خواہش تھی کہ نبی ﷺ ہمارے لیے دعاء فرمادیں، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ دعاء فرمایا کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری نیکیاں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام معاملات کو درست فرما، ہم چاہتے تھے کہ نبی ﷺ مزید دعاء فرمائیں لیکن نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس دعاء میں تمہارے لیے ساری چیزوں کو شامل کر لیا ہے۔

(۲۲۵۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي عَنْ أَبِي مِنْهُمْ أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ أَوْ نَحْوَهُ (۲۲۵۳۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا غَالِبٍ يَقُولُ لَمَّا أَيْبَى بَرْنُوسُ الْأَزَارِقَةَ فَصَبَّتْ عَلَى دَرَجٍ دِمَشْقُ جَاءَ أَبُو أُمَامَةَ فَلَمَّا رَأَاهُمْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ كَلَّابُ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ هَوْلَاءِ شَرُّ قُلُوبِ قُلُوبِ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ وَغَيْرُ قُلُوبِ قُلُوبِ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ هَوْلَاءِ قَالَ فَقُلْتُ لِمَا شَأْنُكَ دَمَعْتَ عَيْنَاكَ قَالَ رَحِمَهُ لَهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْنَا أَيْبَرَأَيْكَ قُلْتَ هَوْلَاءِ كَلَّابُ النَّارِ أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْنِي لَجَرِيءٌ بَلْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا ثَنَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ قَالَ فَقَعْدُ مَرَارًا [قد حسنه الترمذی قال الألسانی حسن صحيح (ابن ماجة: ۱۷۶، الترمذی: ۳۰۰۰)] قال شعب: صحيح وهذا إسناد حسن في المتابعات والشواهد. [انظر: ۲۲۵۶۱].

(۲۲۵۳۶) ابو غالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سر لا کر مسجد دمشق کے دروازے پر لٹکا دیئے گئے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا۔

(۲۲۵۳۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا حُزَيْمَةُ بْنُ عُمَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَا كَانَ يَقْضِلُ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّيْءِ [انظر: ۲۲۵۹۹، ۲۲۳۶۰].

(۲۲۵۳۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں پختی تھی۔

(۲۲۵۳۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الطَّبَّعِيِّ عَنْ أَبِي

أَمَامَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَكْبَرُ وَأَهْلَلُ وَأَسْبَحُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغِيقَ أَرْبَعًا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَلَأَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَيَّ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغِيقَ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [انظر: ۲۲۰۴۷].

(۲۲۵۳۸) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت اللہ کا ذکر کرنا، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنا اولادِ اسماعیل ؑ میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نمازِ عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولادِ اسماعیل ؑ میں سے اتنے اتنے غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۲۵۳۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ معاويةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَذْنُو الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدَرٍ مِيلٍ وَيَزَادُ فِي حَرِّهَا كَذَا وَكَذَا يَغْلِي مِنْهَا الْهَوَاءُ كَمَا يَغْلِي الْقُدُورُ يَعْرِقُونَ فِيهَا عَلَى قَدَرٍ خَطَايَاهُمْ مِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ إِلَى وَسْطِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْجِئُهُمُ الْعَرَقُ

(۲۲۵۳۹) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن سورج صرف ایک میل کی مسافت کے برابر قریب آجائے گا اور اس کی گرمی میں اتنا اضافہ ہو جائے گا کہ دماغ ہانڈیوں کی طرح اگلنے لگیں گے، اور تمام لوگ اپنے اپنے گناہوں کے اعتبار سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، چنانچہ کسی کا پسینہ اس کے ٹخنوں تک ہوگا، کسی کا پنڈلی تک، کسی کا جسم کے درمیان تک، اور کسی کے منہ میں پسینے کی لگام ہوگی۔

(۲۲۵۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ لَمَّا وُضِعَتْ أُمُّ كُلثُومَ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى قَالَ ثُمَّ لَا أَدْرِي أَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ أَمْ لَا فَلَمَّا بَنَى عَلَيْهَا لَحْدَهَا طَفِقَ يَطْرَحُ لَهُمُ الْجُجُوبَ وَيَقُولُ سُدُّوا خِلَالَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنَّ هَذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَكِنَّهُ يَطْبِطِبُ بِنَفْسِ الْحَيِّ

(۲۲۵۴۰) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم ؓ کو قبر میں اتارا جانے لگا تو نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ہم نے تمہیں اسی مٹی سے پیدا کیا، اسی میں واپس لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ نکالیں گے“ اب یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے ”بِسْمِ اللَّهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ کہا یا نہیں، پھر جب لحد بن گئی تو نبی ﷺ نے ان کی طرف ٹھنڈیاں پھینکیں اور فرمایا کہ اینٹوں کے درمیان کی خالی جگہیں اس سے پر کر دو، پھر فرمایا اس سے ہوتا کچھ نہیں ہے لیکن زندہ خوش ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۵۴۱) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نُوحٍ وَهُوَ الْمَضْرُوبُ أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَرِيمٍ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ الرَّاسِبِيُّ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا أُمَامَةَ بِحِمَصَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَشْيَاءَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَسْمَعُ أَذَانَ صَلَاةٍ فَقَامَ إِلَى وَضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ بِأَوَّلِ قَطْرَةٍ تَصِيبُ كَفَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَيَعْدِدُ ذَلِكَ الْقَطْرَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ وَضُوئِهِ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ وَقَامَ إِلَى صَلَاتِهِ وَهِيَ نَافِلَةٌ قَالَ أَبُو غَالِبٍ فَلْتُ لَأَبِي أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَاللَّهِ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثَ وَلَا أَرْبَعَ وَلَا خَمْسَ وَلَا سِتَّ وَلَا سَبْعَ وَلَا ثَمَانٍ وَلَا تِسْعَ وَلَا عَشَرَ وَعَشْرًا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ أَخْرَجَهُ

الطبرانی (۸۰۶۱) قال شعيب: صحيح بطريقه و شواهد و هذا إسناد ضعيف

(۲۲۵۴۱) ابو غالب راسی کہتے ہیں کہ شہر حمص میں ان کی ملاقات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کچھ سوالات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھے، اسی دوران حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ پٹکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں، اور پانی کی ان قطرات کی تعداد کے اعتبار سے جب وہ وضو کرے فارغ ہوتا ہے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے۔

ابو غالب نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے نبی ﷺ کو حق کے ساتھ بشیر و نذیر بنا کر بھیجا تھا، ایک درجہ نہیں، دسویں مرتبہ سنا ہے اور سارے اعداد ذکر کر کے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی۔

(۲۲۵۴۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَقَالَ لَا رَجُلٌ يَصَدِّقُ عَلَيَّ هَذَا يُصَلِّي مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَمَاعَةٌ أَخْرَجَهُ

الطبرانی (۷۸۵۷) قال شعيب: صحيح لغيره و هذا إسناد ضعيف جلد ۱ [نظر: ۲۲۷۲۲]

(۲۲۵۴۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو تھا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے؟ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہو گئے۔

(۲۲۵۴۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

يَزِيدُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَدَّثَنَا بِهِذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ رُبِّي عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءً مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبَّ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوعُ يَوْمًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فَإِذَا جُعْتُ تَصَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَإِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ (إد)

حسنہ الترمذی۔ قال الألبانی: ضعیف (الترمذی: ۲۳۴۷)۔ [سناده ضعیف جداً]

(۲۳۴۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پروردگار نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ بطحاء مکہ کو میرے لیے سونے کا بنا دے، لیکن میں نے عرض کیا کہ پروردگار! نہیں، میں ایک دن بھوکا رہوں اور ایک دن سیراب ہو جاؤں، تاکہ جب بھوکا ہوں تو تیری بارگاہ میں عاجزی و زاری کروں اور تجھے یاد کروں اور جب سیراب ہوں تو تیری تعریف اور شکر ادا کروں۔

(۲۳۴۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ مَا تَعْبَدُنِي بِهِ عَبْدِي إِلَى النَّصْحِ لِي

(۲۳۴۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے نزدیک بندے کی سب سے پسندیدہ عبادت 'جو وہ میری کرتا ہے' میرے ساتھ خیر خواہی ہے (میرے احکامات پر عمل کرنا)

(۲۳۴۵) طَحْنَتْنَا عَتَابٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ [انظر: ۲۲۶۷۳، ۲۲۶۳۵، ۲۲۶۰۷]

(۲۳۴۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۳۴۶) حَدَّثَنَا عَفَانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِصَاحِبِهِ اقْرَأُوا الزَّهْرَ وَالْبَقْرَةَ وَالْإِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَهُمَا عِيَانَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ يَحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابَيْهِمَا اقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَخْلَافَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا حَسْرَةٌ وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ [راجع: ۲۲۴۹۸]

(۲۳۴۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا

کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سائبانوں کی شکل یا پرندوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۳۵۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَفْعُدَ أَذْكَرُ اللَّهَ وَأَكْبَرُهُ وَأَحْمَدُهُ وَأُسَبِّحُهُ وَأَهْلِكُهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعِيقَ رَقَبَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَمِنْ بَعْدِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعِيقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ [راجع: ۲۷۲۰۳۸]۔

(۲۳۵۴۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت اللہ کا ذکر کرنا، اللہ اکبر، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور سُبْحَانَ اللہ کہنا اولادِ اسماعیل رضی اللہ عنہ میں سے دویاز زیادہ غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولادِ اسماعیل رضی اللہ عنہ میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۳۵۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْمَدٍ وَحَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الطَّبَّيِّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَبِوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَعَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَعَنِّمْنا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَانِيًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ قَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَعَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَعَنِّمْنا قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوًا ثَالِثًا فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أَتَيْتُكَ تَتَرَى مَرَّتَيْنِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَدْعُو اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَعَنِّمْهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَادْعُ اللَّهَ لِي بِالشَّهَادَةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ سَلِّمْهُمْ وَعَنِّمْهُمْ قَالَ فَغَزَوْنَا فَسَلِّمْنا وَعَنِّمْنا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرْنِي بِعَمَلٍ أَخْذُهُ عَنْكَ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ قَالَ فَكَانَ أَبُو أُمَامَةَ وَأَمْرَأَتُهُ وَخَادِمَتُهُ لَا يُلْقُونَ إِلَّا صِيَامًا فَإِذَا رَأَوْا نَارًا أَوْ دُخَانًا بِالنَّهَارِ لِي مَنِيْلِهِمْ عَرَفُوا أَنَّهُمْ اعْتَرَاهُمْ صَيْفٌ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَمَرْتَنِي بِأَمْرٍ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ نَفَعَنِي بِهِ فَمَرْنِي بِأَمْرٍ آخَرَ يَنْفَعَنِي اللَّهُ بِهِ قَالَ اعْلَمْ أَنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَ اللَّهُ لَكَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ أَوْ قَالَ وَحَطَّ شَكَّ مَهْدِي عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً [راجع: ۲۷۲۴۹۲]۔

(۲۳۵۴۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک لشکر ترتیب دیا، (جس میں میں بھی تھا) میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے حق میں اللہ سے شہادت کی دعا کر دیجئے، نبی ﷺ نے یہ دعا کی کہ

اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالی غنیمت عطا فرما، چنانچہ ہم مالی غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے، دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی، تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالی غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جس پر عمل کرنے سے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس صحت کے بعد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ، ان کی المیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت میں ہی ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے مجھے اس کا نفع عطا فرمایا ہے، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۵۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ إِذَا وَصَعْتُ الطَّهَوْرَ مَوَاضِعُهُ قَعَدْتُ مَغْفُورًا لَكَ فَإِنْ قَامَ يَصَلِّيَ كَانَتْ لَهُ فَضِيلَةٌ وَأَجْرًا وَإِنْ قَعَدَ قَعْدَ مَغْفُورًا لَهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَ فَصَلَّى تَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ قَالَ لَا إِنَّمَا النَّافِلَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَكُونُ لَهُ نَافِلَةٌ وَهُوَ يَسْعَى فِي الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا تَكُونُ لَهُ فَضِيلَةٌ وَأَجْرًا [أخرجه الطيالسي (۱۱۳۵) . إسناده

ضعيف] . [انظر ۲۲۵۸۳] .

(۲۲۵۹) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم اچھی طرح وضو کرو تو جب بیٹھو گے اس وقت تک تمہارے سارے گناہ بخشے جا چکے ہوں گے، اگر اس کے بعد کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا تو وہ اس کے لئے فضیلت اور باعث اجر بن جاتی ہے، وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے، ایک آدمی نے ان سے پوچھا اے ابو امامہ! یہ بتائیے کہ اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگے تو وہ اس کے لئے نفل ہوگی؟ انہوں نے فرمایا نہیں، نفل ہوتا تو نبی ﷺ کی خصوصیت تھی، عام آدمی کے لئے کیسے ہو سکتی ہے جبکہ وہ گناہوں اور لغزشوں میں بھاگا پھرتا ہے، اس کے لئے وہ باعث اجر ہوتی ہے۔

(۲۲۵۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا ثَيْبُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْبَطَ النَّاسِ عِنْدِي عَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَاذِ ذُو حَظٍّ مِنْ صَلَاةٍ أَمَّا عِ رَبِّهِ وَأَحْسَنُ عِبَادَتِهِ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَاطِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا قَالَ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُرُ بِأَصْبَعِهِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا وَكَانَ عَيْشُهُ كَفَافًا فَعَجَّلَتْ مَيِّتُهُ وَقُلْتُ يَوَاسِيهِ وَقُلْتُ تَرَاهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَأَلْتُ أَبِي قُلْتُ مَا تَرَاهُ قَالَ مِيرَاثُهُ [راجع: ۲۲۵۲۰].

(۲۲۵۵۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ رشک انسان وہ بندہ مومن ہے جو ہلکے پھلکے سامان والا ہو، نماز کا بہت سا حصہ رکھتا ہو، اپنے رب کی اطاعت اور چھپ کر عمر گدی سے عبادت کرتا ہو، لوگوں کی نظر میں مخفی ہو، انگلیوں سے اس کی طرف اشارے نہ کیے جاتے ہوں، بقدرِ کفایت اس کی روزی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ جملہ دہراتے ہوئے چٹکی بجانے لگے، پھر فرمایا اس کی موت جلدی آ جائے، اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(۲۲۵۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ حَبِيبِ اللَّهِ بْنِ رَحْوٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ وَتَقَرَّرَ بِيَدِهِ [راجع: ۲۲۵۲۰].

(۲۲۵۵۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۵۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا سَرَتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَأَلَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَانْتَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا خَالَكَ فِي صَدْرِكَ شَيْءٌ فَلَدَعَهُ [راجع: ۲۲۵۱۲].

(۲۲۵۵۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں اپنی برائی سے غم اور نیکی سے خوش ہو تو تم مومن ہو، گناہ کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی چیز تمہارے دل میں کھلے کو اسے چھوڑ دو۔

(۲۲۵۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَتْ الْمَائِدَةَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا [راجع: ۲۲۵۲۱].

(۲۲۵۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہو جاتے اور دستِ خوان اٹھا لیا جاتا تو یہ دعاء پڑھتے "الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مَبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا"

(۲۲۵۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَدْبَسِ عَنْ رَجُلٍ أَظْنَهُ أَبَا خَلْفٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْزُوقٍ قَالَ

قَالَ أَبُو أُمَامَةَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُضِيَ قَالَ قِيَاذًا رَأَيْتُمُونِي فَلَا تَقُومُوا كَمَا يَفْعَلُ الْعَجَمُ يَعْظُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا قَالَ كَأَنَّا اشْتَهَيْنَا أَنْ يَدْعُو لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ

(۲۲۵۵۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس باہر تشریف لائے تو ہم انہیں دیکھ کر احتراماً کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ مجھے دیکھ کر عجیبوں کی طرح مت کھڑے ہو کر دو، جو ایک دوسرے کی اس طرح تعظیم کرتے ہیں، ہماری خواہش تھی کہ نبی ﷺ ہمارے لیے دعاء فرمادیں، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ہمیں معاف فرما، ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی ہو جا، ہماری نیکیاں قبول فرما، ہمیں جنت میں داخل فرما، جہنم سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام معاملات کو درست فرما۔

(۲۲۵۵۵) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عَتَقَاءٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ حُسَيْنُ الْخُرَّاسَانِيُّ هَذَا هُوَ حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ

(۲۲۵۵۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا روزانہ افطاری کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔

(۲۲۵۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حُسَيْنِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ اسْتَصْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْحَحَكَ قَالَ قَوْمٌ يُسَاقُونَ إِلَى الْبُحَيْنَةِ مُقَرَّرِينَ فِي السَّلَاسِلِ

(۲۲۵۵۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس وجہ سے مسکرا رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تعجب ہوتا ہے اس قوم پر جسے زنجیروں میں جکڑ کر جنت کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ (ان کے اعمال انہیں جہنم کی طرف لے جا رہے ہوتے ہیں لیکن اللہ کی نظر کرم انہیں جنت کی طرف لے جا رہی ہوتی ہے)

(۲۲۵۵۷) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَنَافُ بْنُ دِينَارٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هَذِي كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَأَ مَا صَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ [راجع: ۲۲۵۱۷]

(۲۲۵۵۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا راہ ہدایت پر گامزن ہونے کے بعد جو قوم بھی دوبارہ گمراہ ہوتی ہے، وہ لڑائی جھگڑوں میں پڑ جاتی ہے، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”یہ لوگ آپ کے سامنے جھگڑے کے علاوہ کچھ نہیں رکھتے، بلکہ یہ تو جھگڑا والوگ ہیں“

(۲۳۵۵۸) حَدَّثَنَا يَعْلَى حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۵۱۷].

(۲۳۵۵۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۵۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شُهْرَبٍ عَنْ أَبِي خُوَيْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خَرَجَتْ ذُنُوبُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ مَغْفُورًا لَهُ [انظر: ۲۲۵۲۴].

(۲۳۵۵۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشایا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۳۵۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْجُمُعَةِ الْأُولَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ وَلَمْ يُجِبْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ عِنْدَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ فَلَمَّا رَمَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُمُعَةَ الْمَقْبَةِ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعُرْزِ قَالَ آيْنَ السَّائِلُ قَالَ كَلِمَةُ عَذْلِ عِنْدَ إِمَامٍ جَاهِلٍ [راجع: ۲۲۵۱۱]

(۲۳۵۶۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، نبی ﷺ اس وقت جرات کو نکنگیاں مار رہے تھے، اس نے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے زیادہ پسندیدہ جہاد اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا جہاد ہے؟ نبی ﷺ خاموش رہے، پھر دہرہ ثانیہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا، نبی ﷺ پھر خاموش رہے، پھر دہرہ ثالثہ کے پاس دوبارہ حاضر ہوا اور یہی سوال دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا وہ حق بات جو کسی ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔

(۲۳۵۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْضِ وَجُوهٍ وَتَسْوَدِّ وَجُوهٍ الْأَيْمَنِ قُلْتُ يَا أُمَامَةَ أَسْمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمِعْهُ إِلَّا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سِتًّا أَوْ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ [راجع: ۲۲۵۳۶].

(۲۳۵۶۱) ابوغالب کہتے ہیں کہ عراق سے کچھ خوارج کے سربراہ محمد دمشقی کے دروازے پر لٹکا دیے گئے، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ آئے اور رونے لگے اور تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کہتے ہیں، اور تین مرتبہ فرمایا آسمان کے سامنے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سامنے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد جب واپس ہوئے تو کسی نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا، اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کہتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں، انہوں نے فرمایا سبحان اللہ! اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو

میں بڑا جری ہوں گا۔

(۲۵۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ بِأَرْبَعٍ جُعِلَتِ الْأَرْضُ لِأُمَّتِي مَسْجِدًا وَكُھُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى النَّاسِ خَافَةً وَنَصِرْتُ بِالرُّعْبِ مِنْ مَسِيرَةِ شَهْرٍ يَسِيرُ بَيْنَ يَدَيَّ وَأُحِلَّتْ لِأُمَّتِي الْغَنَائِمُ [راجع: ۲۲۴۸۸]۔

(۲۵۶۲) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے چار فضائیں عطا فرمائی گئی ہیں، روئے زمین کو میرے لیے اور میری امت کے لئے سجدہ گاہ اور طہارت کا ذریعہ بنادیا گیا ہے، مجھے ساری انسانیت کی طرف بھیجا گیا ہے، اور ایک ماہ کی مسافت پر رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے جو میرے دشمنوں کے دلوں میں پیدا ہو جاتا ہے اور میری امت کے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا گیا ہے۔

(۲۵۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ نَافِلَةَ لَكَ قَالَ إِنَّمَا كَانَتْ النَّافِلَةُ خَاصَّةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [الخرجه الطبرانی (۷۵۶۱) إسناده ضعيف]

(۲۵۶۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے آیت قرآنی نَافِلَةَ لَكَ کی تفسیر میں مروی ہے کہ تہجد کے نوافل کی پابندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھی۔

(۲۵۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا خَرِيزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنَّ فُتًى شَابًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْنُ لِي بِالزَّيْنِ فَأَقْبَلَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَرَجَرُوهُ قَالُوا مَهْ مَهْ فَقَالَ أَدْنُ فَقَدْنَا مِنْهُ قَرِيبًا قَالَ فَجَلَسَ قَالَ أَنْجِبْهُ لِلأَمِّكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأُمَّهَاتِهِمْ قَالَ أَنْجِبْهُ لِابْنَتِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ قَالَ أَنْجِبْهُ لِعَمَلِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعَمَلَانِهِمْ قَالَ أَنْجِبْهُ لِخَاتَمِكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ وَلَا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَاتَمَانِهِمْ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ وَطَهِّرْ قَلْبَهُ وَحَصِّنْ قَرْحَهُ فَلَمْ يَكُنْ بَعْدَ ذَلِكَ الْفَتَى يَلْتَفِتُ إِلَى شَيْءٍ [الخرجه الطبرانی (۷۶۷۹) قال شعيب: إسناده صحيح]۔ [بتكرار بعده]۔

(۲۵۶۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے پیچھے ہٹانے لگے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا میرے قریب آ جاؤ، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر بیٹھ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اپنی والدہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی ماں کے لئے

پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بیٹی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بیٹی کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی چھوٹی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی خالہ کے لئے پسند نہیں کرتے، پھر نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور دعائی کہ اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما، اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نے جو ان سے کبھی کسی کی طرف توجہ بھی نہیں کی۔

(۲۲۵۶۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُؤْمِنَةِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ سَمِعَهُ أَنَّ عَلَامًا شَابًّا اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَحَهُ [راجع: ۲۲۵۶۴].

(۲۲۵۶۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي شَافِعًا لِأَصْحَابِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْرَأُوا الزُّهْرَاوَيْنِ الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَّامَتَانِ أَوْ عَيَّابَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَّافٍ يُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا وَأَقْرَأُوا سُورَةَ الْبَقْرَةِ فَإِنَّ أَخْلَافَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكُهَا جَسْرَةٌ وَلَا تَسْطِيعُهَا الْبَطْلَةُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ أَمْلَأَهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ بِوَأَسِطٍ [راجع: ۲۲۴۹۸].

(۲۲۵۶۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کریم کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا، دو روشن سورتیں یعنی سورہ بقرہ اور آل عمران کی تلاوت کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سات بانوں کی شکل یا پرنوں کی دو صف بستہ ٹولیوں کی شکل میں آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کا دفاع کریں گی، پھر فرمایا سورہ بقرہ کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت، اور چھوڑنا حسرت ہے اور باطل (جادوگر) اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۲۵۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ إِبْنِ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى وَآمَنَ بِهِ وَطُوبَى سَمِعَ مَرَاتٍ لِمَنْ لَمْ يَرَهُ وَآمَنَ بِهِ [راجع: ۲۲۴۹۰].

(۲۲۵۶۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۳۵۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا خَرِيزُ بْنُ عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكَيْدُ خَلِّ الْجَنَّةِ بِشَقَاعَةِ رَجُلٍ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْحَيِّينِ أَوْ مِثْلُ أَحَدِ الْحَيِّينِ رِبْعَةً وَمَضَرَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِبْعَةٌ مِنْ مَضَرَ فَقَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [اخرجه الطبرانی (۷۶۳۸)، قال شعيب: صحيح بطرفه وشواهدہ]، [انظر: ۲۲۶۰۵، ۲۲۶۰۶، ۲۲۶۰۷]

(۲۳۵۶۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے "جو نبی نہیں ہوگا" ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلہ کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلہ کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہتا ہوتا ہے۔

(۲۳۵۶۹) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا خَرِيزُ بْنُ عُمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَدْ كَرَّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْلَهُ [راجع: ۲۲۵۶۸] (۲۳۵۶۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۵۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَمَضَّمْضَمَّ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [اخرجه الطبرانی (۷۹۹۰)، قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف] [انظر: ۲۲۵۷۷]

(۲۳۵۷۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ وضو کیا تو تین تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو دھویا تین مرتبہ کھلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور ہر وضو کو تین تین مرتبہ دھویا۔

(۲۳۵۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا قُرَجُ بْنُ فَضَالَةَ الْيَمُصِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْثِي رَحْمَةً وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمَرَنِي أَنْ أَمْحَى الْمَزَامِيرَ وَالْكَنَارَاتِ يَعْنِي الْبُرَاطِ وَالْمَعَارِفَ وَالْأَوْثَانَ الَّتِي كَانَتْ تُعْبَدُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَقْسَمَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزِّهِ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي جُرْعَةً مِنْ خَمَرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مَعْدَبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا صَغِيرًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيمٍ جَهَنَّمَ مَعْدَبًا أَوْ مَغْفُورًا لَهُ وَلَا يَدْعُهَا عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهَا إِيَّاهُ مِنْ حَظِيرَةِ الْقُدُسِ وَلَا يَحِلُّ بَعْثُهُمْ وَلَا شِرَاؤُهُمْ وَلَا تَعْلِيمُهُمْ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِمْ وَأَنَّمَانَهُمْ حَرَامٌ لِلْمَخْنِيَّاتِ قَالَ يَزِيدُ الْكَنَارَاتِ الْبُرَاطِ [انظر: ۲۲۶۶۳]

(۲۳۵۷۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے باعث رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلات ہوا و لعب اور ان تمام بتوں کو مٹا ڈالوں جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی، اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک

کہ اے اللہ! انہیں سلامت رکھ اور مالِ غنیمت عطا فرما، چنانچہ ہم مالِ غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس آ گئے، دوبارہ لشکر ترتیب دیا تو پھر میں نے یہی عرض کیا اور نبی ﷺ نے یہی دعاء دی، تیسری مرتبہ جب لشکر ترتیب دیا تو میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آپ کے پاس آ چکا ہوں، میں نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ اللہ سے میرے حق میں شہادت کی دعاء کر دیجئے لیکن آپ نے سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے، لہذا یا رسول اللہ! اب تو میرے لیے شہادت کی دعاء فرمادیں، لیکن نبی ﷺ نے پھر سلامتی اور غنیمت کی دعاء کی اور ہم مالِ غنیمت لے کر صحیح سالم واپس آ گئے۔

اس کے بعد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم دیجئے، جس پر عمل کرنے سے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے، اس نصیحت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، ان کی اہلیہ اور خادم کو جب بھی دیکھا گیا تو وہ روزے کی حالت ہی میں ملے، اور اگر دن کے وقت ان کے گھر سے دھواں اٹھتا ہوا دکھائی دیتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آج ان کے یہاں کوئی مہمان آیا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک عرصے تک میں اس پر عمل کرتا رہا پھر میں دوبارہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، مجھے امید ہے کہ اللہ نے مجھے اس کا نفع عطا فرمایا ہے، اب مجھے کوئی اور عمل بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس بات پر یقین رکھو کہ اگر تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف کر دے گا۔

(۲۲۵۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَعْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ فَوَجَدُوا فِي مِغْرَاهُ دِينَارًا أَوْ دِينَارَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْتَانِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الَّذِي يَشْلُكُ [راجع: ۲۲۵۳۳]۔

(۲۲۵۷۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحابِ صفہ میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا اور ایک دودھ بھرا چھوڑ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ جنم کا ایک یا دو داغ ہیں۔

(۲۲۵۷۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَهْلِ حِمَصٍ مِنْ بَنِي الْأَعْدَاءِ مِنْ بَكْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ مَقْلَةً [راجع: ۲۲۵۳۳]۔

(۲۲۵۷۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۵۷۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا سِنَانُ أَبُو رَبِيعَةَ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ وَصَفَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَلَا أَذْرَى كَيْفَ ذَكَرَ الْمُضْمَضَةَ وَالْإِسْتِشْقَ وَقَالَ وَالْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

الْمَاقِينِ وَقَالَ بِأُصْحَبِهِ وَأَرَانَا حَمَّادٌ وَمَسَّحَ مَاقِيهِ [قال الترمذی: ليس إسناده بذلك القامه. قال الألبانی: صحيح أبو داود: ۱۳۴، ابن ماجه: ۴۴۴، الترمذی: ۳۷]۔ قال شعيب: صحيح لغيره دون: الأذان من الرأس، والمسح على الماقين]۔ [انظر: ۲۲۶۳۸، ۲۲۶۶۶]۔

(۲۲۵۷۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ بیان کرتے ہوئے اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا، کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا عدد مجھے یاد نہیں رہا، اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۲۵۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَمِيعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْضِي ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۵۷۰] (۲۲۵۷۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ کلی کرتے تھے، تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے اور چہرہ اور ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

(۲۲۵۷۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَتَسَوْنَ الصُّفُوفَ أَوْ لَتَطْمَسَنَّ وَجُوهُكُمْ وَلَتَغْمِضَنَّ أَبْصَارُكُمْ أَوْ لَتُحْطَفَنَّ أَبْصَارُكُمْ

(۲۲۵۷۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی صفیں سیدھی رکھا کرو، ورنہ تمہارے چہرے مسخ کر دیے جائیں گے اور نگاہیں پٹی رکھا کرو، ورنہ تمہاری بینائی سلب کر لی جائے گی۔

(۲۲۵۷۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ مَرَّ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ أَلَيْنِ كَلِمَةٍ سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا كُلُّكُمْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللَّهِ شَرَادَ الْبَعِيرِ عَلَى أَهْلِهِ

(۲۲۵۷۹) علی بن خالد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا گزر خالد بن یزید پر ہوا، تو اس نے ان سے پوچھا کہ کوئی نرم بات جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یا درکھو! تم میں سے ہر شخص جنت میں داخل ہوگا، ہوائے اس آدمی کے جو اللہ کی اطاعت سے اس طرح بدک کر نکل جائے جیسے اونٹ اپنے مالک کے سامنے بدک جاتا ہے۔

(۲۲۵۸۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ مِنْ خَيْبَرٍ وَمَعَهُ غُلَامَانِ فَقَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعِدْمَنَا فَقَالَ خُذَا إِلَهُمَا شِئْتَا فَقَالَ خِرْلِي قَالَ خُذْ هَذَا وَلَا تُصْرِبْهُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُهُ يُصَلِّي مُقْبِلًا مِنْ خَيْبَرٍ وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ عَنْ ضَرْبِ أَهْلِ

الصَّلَاةَ وَأَعْطَى أَبَا ذَرٍّ الْعَلَامَ الْآخَرَ فَقَالَ اسْتَوْصِ بِهِ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا فَعَلَ الْعَلَامُ الَّذِي أُعْطِيتُكَ
قَالَ أَمَرْتَنِي أَنْ اسْتَوْصِيَ بِهِ خَيْرًا فَأَعْتَقْتُهُ [راجع: ۲۲۵۰۶].

(۲۲۵۸۰) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیر سے واپس تشریف لائے تو ان کے ہمراہ دو غلام بھی تھے حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا کہ ایک خادم ہمیں بھی دے دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے جو غلام چاہو لے لو، انہوں نے عرض کیا کہ آپ ہی میرے لئے منتخب فرمائیے، ان میں سے ایک غلام کی طرف اشارہ کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا یہ لے لو اور اسے مارنا نہیں کیونکہ میں نے نمازیوں کو مارنے سے منع کیا ہے اور اسے خیر سے واپسی پر میں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور دوسرا غلام حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دے دیا، اور فرمایا میں تمہیں اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں، انہوں نے اسے آزاد کر دیا، ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا ابوذر! وہ غلام کیا ہوا جو میں نے تمہیں دیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھے اس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی لہذا میں نے اسے آزاد کر دیا۔

(۲۲۵۸۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مِهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ إِذَا أَخَذْتَ كَرِيمَتِكَ فَصَبْرَتْ وَاحْتَبَسَتْ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ بِثَوَابِ دُونَ الْجَنَّةِ [قال الوصیری: هذا إسناد صحيح قال الألبانی حسن (ان ماجة: ۱۰۹۷) قال شعب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن]

(۲۲۵۸۱) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم! اگر میں تیری پیاری آنکھیں واپس لے لوں اور تو اس پر ثواب کی نیت سے ابتدائی صدمہ کے اوقات میں صبر کر لے تو میں تیرے لیے جنت کے علاوہ کسی اور بدلے پر راضی نہیں ہوں گا۔

(۲۲۵۸۲) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مِهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَكْرَمَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ
(۲۲۵۸۲) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے کسی شخص سے محبت کرتا ہے تو درحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی عزت کرتا ہے۔

(۲۲۵۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي خَالِبٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أُمَامَةَ عَنِ النَّافِلَةِ فَقَالَتْ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً وَلَكُمْ فَضِيلَةٌ [راجع: ۲۲۵۴۹].

(۲۲۵۸۳) ابوجالب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے ”نافلہ“ کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نافلہ ہے، جبکہ تمہارے لیے باعث اجر و ثواب ہے۔

(۲۲۵۸۴) حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ قَالَ أَتَيْتُ فَرَقْدًا يَوْمًا فَوَحَّضْتُهُ خَالِيًا فَقُلْتُ يَا ابْنَ أُمِّ فَرَقْدٍ لَسَأَلْتُكَ

الْيَوْمَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِكَ فِي الْخُسْفِ وَالْقَذْفِ أَيْءُ تَقُولُهُ أَنْتَ أَوْ تَأْتِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ أَتَرُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَنْ حَدَّثَكَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ الْجَبَلِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه الحاكم (۵۱۵/۴)]. قال شعيب: [سناده معضل]. [انظر: ۲۲۱۷۵].

(۲۲۵۸۳) جعفر کہتے ہیں کہ ایک دن میں ”فرد“ کے پاس آیا تو انہیں تنہا پایا، میں نے ان سے کہا اے ابن ام فرقد! آج میں آپ سے اس حدیث کے متعلق ضرور پوچھ کر رہوں گا، یہ بتائیے کہ حذف اور قذف سے متعلق بات آپ اپنی رائے سے کہتے ہیں یا نبی ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ میں تو اسے نبی ﷺ کے حوالے سے نقل کرتا ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ پھر یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا عاصم بن عمرو جبکی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہے۔

(۲۲۵۸۵) وَحَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ

(۲۲۵۸۶) وَحَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَيَّتْ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْكُلِّ وَشُرْبِ وَلَهْوٍ وَلَعِبٍ ثُمَّ يُصْبِحُونَ قَرْدَةً وَخَنَازِيرَ فَيُبْعَثُ عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَائِهِمْ رِيحٌ فَتَنْسِفُهُمْ كَمَا نَسَفْتُ مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ بِأَسْئَلِهِمْ الْخُمُورَ وَضَرْبِهِمْ بِالْأُفُوفِ وَاتِّخَاذِهِمُ الْقِنَاتِ

(۲۲۵۸۵-۲۲۵۸۶) ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہما سے مرسل مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ رات بھر کھانے پینے اور لہو و لعب میں مصروف رہے گا، جب صبح ہوگی تو ان کی شکلیں بندروں اور خزیروں کی شکل میں بدل چکی ہوں گی، پھر ان کے غلوں پر ایک ہوا بھیجی جائے گی جو انہیں اس طرح بکھیر کر رکھ دے گی جیسے پہلے لوگوں کو بکھیر کر رکھ دیا تھا، کیونکہ وہ شراب کو حلال سمجھتے ہوں گے، دف (آلات موسیقی) بجاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں (گلوکارائیں) بنارکھی ہوں گی۔

(۲۲۵۸۷) حَدَّثَنَا الْهَدِيثُ بْنُ مَيْمُونٍ الْكُوفِيُّ الْجُعْفِيُّ كَانَ يَجْلِسُ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ يَعْنِي مَدِينَةَ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا شَيْخٌ قَدِيمٌ كُوفِيٌّ عَنْ مَطْرُحِ بْنِ بَزِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَزِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيهَا خُسْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ بَلَاءٌ قَالَ فَمَضَيْتُ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُرَاءَةُ الْمُتَهَجِّجِينَ وَذُرَاكِي الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ أَرِ أَحَدًا أَقَلَّ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالنِّسَاءِ قِيلَ لِي أَمَّا الْأَغْنِيَاءُ فَهُمْ هَاهُنَا بِالْبَابِ يُحَاسِبُونَ وَيُمَخَّصُونَ وَأَمَّا النِّسَاءُ فَالْهَاهُنَ الْأَحْمَرَانِ الْكُذْبُ وَالْخَرِيرُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا مِنْ أَحَدِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الْقِمَامِيَّةِ فَلَمَّا كُنْتُ عِنْدَ الْبَابِ أُتِيتُ بِكَفَّةٍ فَوَضَعْتُ فِيهَا وَوَضَعْتُ أُتِيتُ فِي كَفَّةٍ فَارْجَعْتُ بِهَا ثُمَّ أُتِيَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَضَعَ فِي كَفَّةٍ وَجِيءَ بِجَمِيعِ أُمَّتِي فِي كَفَّةٍ فَوَضَعُوا فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجِيءَ بِعُمَرَ فَوَضَعَ فِي كَفَّةٍ وَجِيءَ

بِجَمِیعِ اُمَّتِی فَوْضِعُوا فَرَجَعَ عُمَرُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَعَرِضَتْ اُمِّی رَجُلًا رَجُلًا فَبَجَعُوا یَمْرُونَ فَاسْتَبَطَاتِ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَنُ عَوْفٍ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ الْاِیَّاسِ فَقُلْتُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ بَابِی وَاُمِّی یَا رَسُولَ اللہِ وَالَّذِی
بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا خَلَصْتُ اِلَیْکَ حَتّٰی کُنْتُ اَتٰی لَا اَنْظُرُ اِلَیْکَ اَبَدًا اِلَّا بَعْدَ الْمَشِیَّاتِ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ مِنْ
کُفْرَةٍ مَالِی اُحَاسَبُ وَاُمَحْصُ [اخرجه الطبرانی (۷۸۶۴)]

(۲۲۵۸۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے سے آگے کسی کے جوتوں کی
آہٹ سنائی دی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ بلال ہیں، میں آگے چل پڑا تو دیکھا کہ جنت
میں اکثریت مہاجر فقراء اور مسلمانوں کے بچوں کی ہے، اور میں نے وہاں مالداروں اور عورتوں سے زیادہ کم تعداد کسی طبقے کی
نہیں دیکھی، اور مجھے بتایا گیا کہ مالدارتہ یہاں جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں جہاں ان سے حساب کتاب اور جانچ پڑتال
کی جارہی ہے اور خواتین کو سونے اور ریشم نے ہی غفلت میں ڈالے رکھا۔

پھر ہم جنت کے آٹھ میں سے کسی دروازے سے نکل کر باہر آ گئے، ابھی میں دروازے پر ہی تھا کہ ایک ترازو لایا گیا
جس کے ایک پلڑے میں مجھے رکھا گیا اور دوسرے میں میری ساری امت کو تو میرا پلڑا جھک گیا، پھر ابوبکر کو لا کر ایک پلڑے میں
رکھا گیا اور میری ساری امت کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو ابوبکر کا پلڑا جھک گیا، پھر عمر کو لا کر ایک پلڑے میں رکھا گیا اور
ساری امت کو دوسرے پلڑے میں تو عمر کا پلڑا جھک گیا، پھر میری امت کے ایک ایک آدمی کو میرے سامنے پیش کیا گیا اور وہ
میرے آگے سے گزرتے رہے، لیکن میں نے دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف نے آنے میں بہت تاخیر کر دی ہے، کافی دیر بعد
جب امید ٹوٹنے لگی تو وہ آئے، میں نے ان سے پوچھا عبدالرحمن! کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ
آپ پر قربان ہوں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، میری تو جان خلاصی اس وقت ہوئی ہے جب کہ میں یہ
سمجھ بیٹھا تھا کہ اب کبھی آپ کی زیارت نہیں کر سکوں گا، الا یہ کہ ٹھنڈے دن آجائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کس وجہ سے؟ عرض کیا
مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے میرا حساب کتاب اور جانچ پڑتال کی جارہی تھی۔

(۲۲۵۸۸) حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اِسْمَاعِیلَ السَّیْلَحِیُّ حَدَّثَنَا شَرِیْکُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِی طَلِیْہَ
الشَّامِیِّ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ الْیَقَظَةُ فِی السَّمَاءِ اِذَا احَبَّ اللہُ عَبْدًا قَالَ
اِنِّیْ احْبَبْتُ فَلَا تَا فَاحْیُوْہُ قَالَ فَتَنْزِلُ لَهُ الْیَقَظَةُ فِی اَهْلِ الْاَرْضِ [اخرجه الطبرانی (۷۵۵۱)] قال شعب: صحیح

لغیرہ وھذا [اسناد ضعیف]۔ [انظر: ۲۲۶۲۶، ۲۲۶۲۷]۔

(۲۲۵۸۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محبت (اللہ کی طرف سے اور ناموری) آسان سے آتی
ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو (حضرت جبریل علیہ السلام سے) فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا
ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر یہ محبت زمین والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے۔

(۲۲۵۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ إِنِّي لَتَحْتَ رَاحِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ قَوْلًا حَسَنًا جَمِيلًا وَكَانَ فِيهَا قَالَ مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا وَمَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَهُ أَجْرُهُ وَلَهُ مَا لَنَا وَعَلَيْهِ مَا عَلَيْنَا [إسناد ضعيف].

(۲۲۵۸۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نبی ﷺ کی سواری کے نیچے تھا، نبی ﷺ نے اس موقع پر بڑی عمدہ باتیں فرمائیں، انہی میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اہل کتاب کا جو آدمی مسلمان ہو جائے گا اسے دو گنا اجر ملے گا اور حقوق و فرائض میں وہ ہماری طرح ہو جائے گا اور مشرکین میں سے جو آدمی مسلمان ہو جائے گا، اسے اس کا اجر ملے گا اور وہ بھی حقوق و فرائض میں ہماری طرح ہو جائے گا۔

(۲۲۵۹۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ عَفَّةُ بْنُ عَامِرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا النَّحَاةُ قَالَ أَمْلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ يَنْتَ وَأَبْلَكُ عَلَى خَطِيئَتِكَ [إسناد: ۱۷۴۶۷].

(۲۲۵۹۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مومن کی نجات کس طرح ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا اے عقبہ! اپنی زبان کی حفاظت کرو، اپنے گھر کو اپنے لیے کافی سمجھو، اور اپنے گناہوں پر آہ و بکا کرو۔

(۲۲۵۹۱) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَمَامَ عِبَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدَكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامَ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافَحَةُ [قال الترمذی: هذا إسناد ليس بالقوى. قال الألبانى: ضعيف (الترمذی: ۲۷۳۱) إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۵۹۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مریض کی مکمل بیماری پر کسی یہ ہے کہ تم اس کی پیشانی یا ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر پوچھو کہ وہ کیسا ہے؟ اور تمہاری باہمی ملاقات کے آداب کا مکمل ہونا "مصافحہ" سے ہوتا ہے۔

(۲۲۵۹۲) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّصَافَةِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ مِنْ بَاهِلَةَ أَعْرَابِيٍّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيَقُومُ فَيَقُومُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ وَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ بِهَا مَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَحْضُرُ صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَيُصَلِّيَ فَيُحْسِنُ الصَّلَاةَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي كَانَتْ قَبْلَهَا مِنْ ذُنُوبِهِ [إسناد: ۸۰۳۱].

(۲۲۵۹۲) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان آدمی پر فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح وضو کرے، پھر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں، پھر جب دوسری فرض نماز کا وقت آئے اور وہ کھڑا ہو کر خوب اچھی طرح نماز پڑھے تو اس نماز اور گزشتہ نماز کے درمیان ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۲۵۹۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَدَّنُ مُؤْتَمَنٌ

(۲۲۵۹۳) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امانت دار۔

(۲۲۵۹۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ مُعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اقْطَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِثْلِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ قُضِيَ مِنْ أَرَأَيْكَ [صححه مسلم (۱۳۷) وابن حبان (۵۰۸۷)] [انظر: ۲۴۲۷۱، ۲۴۲۷۲، ۲۴۲۷۳، ۲۴۲۷۴]

(۲۲۵۹۳) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔

(۲۲۵۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ أَحَدِ بَنِي حَارِثَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَبُو أُمَامَةَ الْحَارِثِيُّ وَلَيْسَ هُوَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ [راجع: ۲۲۵۹۴]

(۲۲۵۹۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ یاد رہے کہ یہ حضرت ابوامامہ حارثی علیہ السلام کی روایت ہے جو دوسرے صحابی ہیں۔

(۲۲۵۹۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي السُّفَرِيُّ عَنْ نُسَيْبِ بْنِ الْأَزْدِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَأْتِي أَحَدَكُمْ الصَّلَاةُ وَهُوَ حَافٍ وَلَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ فَيُحْصِنُ نَفْسَهُ بِاللَّعْنَةِ دُونَهُمْ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ [راجع: ۲۲۵۰۴]

(۲۲۵۹۶) حضرت ابوامامہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو زبردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعائے مانگے جو ایسا کرتا ہے وہ نمازیوں سے خیانت کرتا ہے۔

(۲۲۵۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ وَالثَّانِي وَالثَّالِثَ حَتَّى إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ رَفَعَتِ الصُّحُفَ [انظر: ۲۲۶۲۴].

(۲۲۵۹۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کے دن ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں، اور جب امام کل آتا ہے تو وہ صحیفے اٹھالے جاتے ہیں۔

(۲۲۵۹۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَالِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّقَلُّ فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئَةٌ وَذَفُّهُ حَسَنَةٌ

(۲۲۵۹۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسجد میں تھوکرنا گناہ ہے اور اسے مٹا دینا نیکو ہے۔

(۲۲۵۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَأَبُو الْمُعِيزَةِ قَالَا حَدَّثَنَا حَزْرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ الْخَبَائِرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ مَا كَانَ يُفْضَلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الشَّعِيرِ [قال الترمذی: حسن صحيح

غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۳۰۹۹)]. [انظر: ۲۲۵۳۷]

(۲۲۵۹۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کئی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۲۶۰۰) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصَلُّوا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ وَلَا عِنْدَ غُرُوبِهَا فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَيَسْجُدُ لَهَا كُلُّ كَافِرٍ وَلَا نِصْفَ النَّهَارِ فَإِنَّهُ عِنْدَ سَجْرِ جَهَنَّمَ [اخرجه الطبرانی (۸۱۰۵)]. قال شعيب: صحيح وهذا [سناد ضعيف].

(۲۲۶۰۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا طلوع آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو بیٹوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے، اسی طرح غروب آفتاب کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ سورج شیطان کے دو بیٹوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت ہر کافر اسے سجدہ کرتا ہے، اسی طرح نصف النہار کے وقت کوئی نماز نہ پڑھا کرو، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے۔

(۲۲۶۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصْلِيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ وَقُلُوبُهَا الْكَافِرُونَ [انظر: ۲۲۶۶۹].

(۲۲۶۰۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سورہ زلزال اور

سورہ کافرون کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۲۶۰۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَرْبَعَةٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ مُرَابِطٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا أُجِرَى لَهُ مِنْهُ مَا عَمِلَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَجْرُهَا لَهُ مَا جَرَتْ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا فَهُوَ يَدْعُو لَهُ [انظر: ۲۲۶۷۵، ۲۲۶۷۶].

(۲۲۶۰۲) حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا چار قسم کے لوگوں کا اجر و ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی انہیں ملتا رہتا ہے، ① راضی خدایا اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنے والا ② ایسا نیک عمل کرنے والا جس کا عمل جاری ہو جائے، ③ صدقہ جاریہ کرنے والا ④ وہ آدمی جو نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اولاد اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

(۲۲۶۰۲) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونِ بْنِ مَعْرُوفٍ [تكرر بعده]، [صححه مسلم (۲۰۷۴)، والحاكم (۱۹۱/۴)].

(۲۲۶۰۳) حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونانہ پہنے۔

(۲۲۶۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسُ حَرِيرًا وَلَا ذَهَبًا [راجع: ۲۲۶۰۳].

(۲۲۶۰۳) حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم اور سونانہ پہنے۔

(۲۲۶۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ مِثْلُ الْحَبِيبِ أَوْ أَحَدِ الْحَبِيبِينَ رُبْعَةً وَمَضَرٌ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَا رُبْعَةً مِنْ مَضَرٍ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [راجع: ۲۲۶۰۶].

(۲۲۶۰۵) حضرت ابو امامہؓ سے غالباً مرفوعاً مروی ہے کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضر جیسے دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ، مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(۲۳۶.۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَفَعَ لِرَاحِدٍ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً فَقَبِلَهَا فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنَ الرِّبَا [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۳۵۴۱). قال شعيب: ضعيف].

(۲۳۶.۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کی سفارش کرے، اور سفارش کروانے والا اسے کوئی ہدیہ پیش کرے جسے وہ قبول کر لے تو وہ سود کے ایک عظیم دروازے میں داخل ہو گیا۔

(۲۳۶.۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ [راجع: ۲۲۵۴۵].

(۲۳۶.۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۳۶.۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْحِمَصِيِّ قَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْوُضُوءُ يَكْفُرُ مَا قَبْلَهُ ثُمَّ تَصِيرُ الصَّلَاةُ نَافِلَةً قَالَ فَقِيلَ لَكَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ وَلَا ثَلَاثٍ وَلَا أَرْبَعٍ وَلَا خَمْسٍ [راجع: ۲۲۵۱۵].

(۲۳۶.۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور نماز انعامات کا سبب بنتی ہے، کسی نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے واقعی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ایک دو یا تین چار اور پانچ مرتبہ (بے شمار مرتبہ سنی ہے)

(۲۳۶.۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَاصٍّ يَقْضِي فَاَتَمَسَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُصِّرْ فَلَاكُنْ أَقْمَدَ غَدُوَّةٍ إِلَى أَنْ تَشْرِقَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ أَرْبَعُ رِقَابٍ وَبَعْدَ الْعَمْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُغْنِيَ أَرْبَعُ رِقَابٍ [إسناده ضعيف].

(۲۳۶.۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو ایک واعظ وعظ کبہ رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اپنا وعظ کرتے رہو میرے نزدیک طلوع آفتاب کے وقت تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرنا، اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے، اسی طرح نماز عصر سے غروب آفتاب تک اللہ کا ذکر کرنا میرے نزدیک اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

(۲۳۶۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ السَّفَرِ بْنِ نَسِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِ أَحَدُكُمْ الصَّلَاةَ وَهُوَ خَائِفٌ وَلَا يَخْصُ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ دُونَ أَصْحَابِهِ وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ بَيْتًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَقَالَ شَيْخٌ لَمَّا حَدَّثَهُ يَزِيدُ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ [راجع: ۲۲۵۰۴].

(۲۳۶۱۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص پیشاب وغیرہ کو بردستی روک کر نماز کے لئے مت آیا کرے، اور جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے، وہ لوگوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ مانگے، کوئی شخص اجازت لیے بغیر گھر میں داخل نہ ہو۔

(۲۳۶۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ حَسْبِيبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَضَرْنَا صَنِيعًا لِعَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ هَلَالٍ فَلَمَّا قَرَعْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَامَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَقَدْ قُمْتُ مَقَامِي هَذَا وَمَا أَنَا بِخَطِيبٍ وَمَا أُرِيدُ الْخُطْبَةَ وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ انْقِصَاءِ الطَّعَامِ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَرُدُّدْهُمْ عَلَيْنَا حَتَّى حَفِظْنَاهُمْ [راجع: ۲۲۵۲۱].

(۲۳۶۱۱) خالد بن معدان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ عبدالاعلیٰ بن ہلال کی دعوت میں شریک تھے، کھانے سے فراغت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس جگہ کھڑا تو ہو گیا ہوں لیکن میں خطیب ہوں اور نہ ہی تقریر کے ارادے سے کھڑا ہوا ہوں، البتہ میں نے نبی ﷺ کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعاء پڑھتے ہوئے سنا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَكْفِيٍّ وَلَا مُودِعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اتنی مرتبہ دہرائے کہ ہمیں حفظ ہو گئے۔

(۲۳۶۱۲) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أُمَّيٍّ أَحَدٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ رَأَيْتَ وَمَنْ لَمْ تَرَ قَالَ مَنْ رَأَيْتَ وَمَنْ لَمْ أَرَ عُرَا مُحْتَلِينَ مِنْ آلِ الطُّهُورِ

(۲۳۶۱۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے ہر امتی کو پہچانوں گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! جنہیں آپ نے دیکھا ہے انہیں بھی اور جنہیں نہیں دیکھا انہیں بھی پہچان لیں گے؟ فرمایا ہاں! ان کی پیشانیاں وضو کی برکت سے چمک رہی ہوں گی۔

(۲۳۶۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ الْكَلَابِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُؤَمِّنُ عَلَى الْجَدْعَاءِ وَاصِعٍ رَجُلِيهِ فِي الْغُرَى يَنْطَاوِلُ

يُسْمِعُ النَّاسَ فَقَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَلَا تَسْمَعُونَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ طَوَائِفِ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَعْبُدُ إِنِّي قَالُ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ فَقُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً أَزَاحِمُ الْبُعِيرَ أَزَحِرُهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۰۱۴]۔

(۲۲۱۱۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کا خطبہ حجۃ الوداع سنا ہے، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور پاؤں سواری کی رکاب میں رکھے ہوئے تھے جس کی وجہ سے آپ اونچے ہو گئے تھے تاکہ سب تک آواز پہنچ جائے اور فرما رہے تھے کیا تم سننے نہیں؟ تو سب سے آخری آدمی نے کہا کہ آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں (تم تک آواز پہنچ رہی ہے اور ہم سن رہے ہیں) نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، شیخ گاندنماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ نے کس عمر میں سنی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ جب میں تیس سال کا تھا اور لوگوں کے رش میں گھستا ہوا آگے چلا گیا تھا۔

(۲۲۱۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالِمَا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ قَالَ هُمْ الْخَوَارِجُ وَفِي قَوْلِهِ يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌُ قَالَ هُمْ الْخَوَارِجُ

(۲۲۱۱۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد باری تعالیٰ قَالِمَا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد خوارج ہیں، اسی طرح یَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌُ کی تفسیر میں بھی فرمایا کہ سیاہ چہروں والوں سے خوارج مراد ہیں۔

(۲۲۱۱۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّظْرِ حَدَّثَنَا قَرْجُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا لَقْمَانُ بْنُ غَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِي بَعْدَ عَامِكُمْ هَذَا أَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِي بَعْدَ عَامِكُمْ هَذَا فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شُعْبَةَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قِمَا الَّذِي نَقُلُ فَقَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا إِذَا أَمَرَكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ [اعرجه الطبرانی (۷۷۲۸)]۔ قَالَ شُعْبَةُ: صَحِيحٌ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ۔

(۲۲۱۱۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شرکت کی ہے، نبی ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد تین مرتبہ فرمایا شاید اس سال کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو، اس پر ایک لہجہ نہ کا آدمی جو قبیلہ سہلہ کا ایک

فرد محسوس ہوتا تھا، کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے نبی! ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو، بیخ گانہ نماز ادا کرو، ایک مہینے کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، دل کی خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۲۳۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا كَانَ أَوَّلُ بَدْءِ أَمْرِكَ قَالَ دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَبُشْرَى عِيسَى وَرَأَتْ أُمِّي أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ مِنْهَا قُصُورُ الشَّامِ (۲۳۶۱۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ کا آغاز کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میرے باپ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دعاء اور حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کی بشارت اور میری والدہ نے دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(۲۳۶۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ إِلَّا مِنْ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ وَالْبَاتِرِ فَإِنَّهُمَا يُكَيِّمُهُمَا الْإِبْصَارَ وَتَخْدُجُ مِنْهُنَّ النِّسَاءُ (۲۳۶۱۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے درندوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے، البتہ وہ سانپ جس کی دوڑ میں ہوں یا جس کی دم کٹی ہوئی ہو، اسے مارنے کی اجازت ہے کیونکہ وہ بینائی زائل کر دیتا ہے اور خواتین کا حمل ساقط کر دیتا ہے۔

(۲۳۶۱۸) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ وَعَلَى الثَّانِي

(۲۳۶۱۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا صف اول کے نمازیوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے صف ثانی کو اس فضیلت میں شامل کرنے کی دومرتبہ درخواست کی لیکن نبی ﷺ یہی فرماتے رہے، پھر تیسری مرتبہ درخواست پر فرمایا اور صف ثانی پر بھی۔

(۲۳۶۱۹) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوُوا صُفُوفَكُمْ وَحَاذُوا بَيْنَ مَنَاجِبِكُمْ وَلِينُوا فِي أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسَدُّوا الْخَلَلَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَذْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِي أَوْلَادَ الصَّغَارِ (۲۳۶۲۰) اور نبی ﷺ نے فرمایا صفوں کو سیدھا رکھا کرو، کندھوں کو ملایا کرو، اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جایا کرو، درمیان کا خلا پر کرایا کرو، کیونکہ شیطان بکری کے چھوٹے بچوں کی طرح تمہاری صفوں میں گھس جاتا ہے۔

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا لُقْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيفُوا أَوَابَكُمْ وَأَكْفِتُوا آيَتَكُمْ وَأَوْكُوا أَسْقِيَتَكُمْ وَأَطْفِنُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّهُ لَنْ يُوَدَّنَ لَهُمْ بِالنَّسُورِ عَلَيْكُمْ

(۲۲۶۲۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو سوتے وقت دروازے بند کر لیا کرو، برتن آوندھا دیا کرو، مکھنیزول کا منہ باندھ دیا کرو، اور چراغ بجھا دیا کرو، کیونکہ اس طرح شیاطین کو تمہاری دیوار بھانڈنے کی اجازت نہیں ملے گی۔
(۲۲۶۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَأَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي عُبَيْرَ مَرْقٍ يَقُولُ وَحَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ قَرَأَ حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِن تَبَدَّلَ الْخَيْرَ خَيْرَ لَكَ وَإِنْ تُمَسِّكُهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تَلَامُ عَلَى الْكُفَّافِ وَابْنُ بَنِي تَعُولٍ وَالْيَدِ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى [صححه مسلم (۱۰۳۶)].

(۲۲۶۲۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے ابن آدم! اگر تو مال خرچ کر لے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر روک کر رکھ دے تو یہ تیرے حق میں برا ہے، البتہ کفایت شعاری پر تجھے ملامت نہیں کی جاسکتی، اور جو لوگ تیری ذمہ داری میں ہوں، خرچ کرنے میں ان سے آٹا زکریا کرو، اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے
(۲۲۶۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالََا حَدَّثَنَا عِكْرَمَةُ وَقَالَ أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ اتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ لَهُ مَرَّةً أُخْرَى ثُمَّ أَقْبَحَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ قَالَ وَتَبِعْتُهُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ فَأَنْصَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ يَتَّبِعُهُ لَا عَلَمَ مَا يَقُولُ لَهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمَّهُ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّأْتَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِكَ فَأَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ أَوْ ذَنْبَكَ فِيهِ عِكْرَمَةُ قَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ فِي حَدِيثِهِ فَأَنْصَرَفْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاتَّبَعَهُ الرَّجُلُ [راجع: (۲۲۵۱۶)].

(۲۲۶۲۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے چلا گیا، میں بھی اس کے پیچھے چلا گیا تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے جو جواب دیں، وہ جان سکوں، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے اور ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے؟ اس نے کہا کیوں نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۲۶۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ يَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمًا رَجُلٍ قَامَ إِلَى وَضُوئِهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ كَفَّيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْفَرَ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ لِسَانِهِ وَشَفَتَيْهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ نَزَلَتْ خَطِيبَتُهُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ مَعَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَرَجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ سَلِمَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ هُوَ لَهُ وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ كَتَبَتْهُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ فَإِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَتَهُ وَإِنْ قَعَدَ قَعَدَ سَالِمًا [إحرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۷)]. قال شعيب: صحيح بطرقه وشواهده، وهذا اسناد ضعيف. [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۶۲۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ مسلم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتا ہے اور وضو کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے ہاتھوں پر پانی کا پہلا قطرہ پھینکتے ہی اس کے گناہ معاف ہونے لگتے ہیں، جب وہ کھڑا کرتا، ناک میں پانی ڈالتا اور ناک صاف کرتا ہے تو اس کی زبان اور ہونٹوں کے گناہ پانی کے پہلے قطرے سے ہی زائل ہو جاتے ہیں، جب وہ چہرہ دھوئے تو پانی کے پہلے قطرے سے ہی اس کی آنکھوں اور کانوں کے گناہ زائل ہو جاتے ہیں اور جب وہ کہیں تک ہاتھوں اور گنٹوں تک پاؤں دھوئے تو اس کے گزشتہ سارے خطرناک گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور وہ ہر گناہ سے اس طرح محفوظ ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے تھا اور جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اس کے درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے، اور اگر وہ بیٹھتا ہے تو بخشا بخشا ہوا بیٹھتا ہے۔

(۲۲۶۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا مَبْرُكُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَعَهُمُ الصُّحُفُ يَكْتُبُونَ النَّاسَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَيْتُ الصُّحُفَ قُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ لَيْسَ لِمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ جُمُعَةٌ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لَيْسَ مِمَّنْ يَكْتُبُ فِي الصُّحُفِ [راجع: ۲۲۵۹۷].

(۲۲۶۲۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ملائکہ مسجدوں کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں، اور جب امام نکل آتا ہے تو وہ صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہیں، راوی نے پوچھا اے ابوامامہ! امام کے نکل آنے کے بعد جو لوگ جمعہ میں شریک ہوئے ہیں، انہیں کوئی ثواب نہیں ملتا؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں، لیکن ان صحیفوں میں ان کا نام نہیں لکھا جاتا۔

(۲۲۶۲۶) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَانَبِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَاكِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفَى مُقَدَّمٌ فِي [قال الوصیری: هذا إسناد ضعيف. قال الألبانی: ضعيف (ابن ماجہ: ۲۸۹)]. قال شعيب: إسناده ضعيف جداً.

(۲۲۲۲۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس جب بھی جبریل علیہ السلام آئے، انہوں نے مجھے ہمیشہ مسواک کا حکم دیا، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ میں اپنے منہ کا اگلا حصہ چھیل ڈالوں گا۔

(۲۲۲۲۶) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَقَظَةَ مِنَ اللَّهِ قَالَ شَرِيكٌ هِيَ الْمَحَبَّةُ وَالْيَقَظَةُ مِنَ السَّمَاءِ فَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَالَ لِجِبْرِيلَ إِنِّي أَحِبُّ فَلَانًا فَيُنَادِي جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَعْجِبُ فَلَانًا فَاجْبُوهُ أَرَى شَرِيكَكَ قَدْ قَالَ فَيُنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةَ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا قَالَ لِجِبْرِيلَ إِنِّي أَبْغَضُ فَلَانًا فَابْغِضُوهُ قَالَ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ إِنَّ رَبَّكُمْ يَبْغِضُ فَلَانًا فَابْغِضُوهُ قَالَ أَرَى شَرِيكَكَ قَدْ قَالَ فَيَجْعَلُ لَهُ الْبُغْضَ فِي الْأَرْضِ

[راجع: ۲۲۰۵۸۸]

(۲۲۲۲۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا محبت اللہ کی طرف سے اور ناموری آسمان سے آتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر جبریل علیہ السلام اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتے ہیں لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر یہ محبت زمین والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام سے کہتا ہے کہ میں فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہوں لہذا تم بھی اس سے نفرت کرو پھر جبریل علیہ السلام اعلان کر دیتے ہیں کہ تمہارا رب فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہے لہذا تم بھی اس سے نفرت کرو چنانچہ زمین والوں کے دل میں اس کی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔

(۲۲۲۲۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْاَوْدِيُّ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۰۵۸۸]۔

(۲۲۲۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۲۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَهُوَ يَتَقَلَّبُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَذِفُ الْقَمَلَ فِي الْحَصَى فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا أُمَامَةَ إِنَّ رَجُلًا حَدَّثَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ فَاسْتَبَسَّ الْوُضُوءَ فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَقْرُوضَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَا مَسَّتْ إِلَيْهِ رِجْلُهُ وَقَبِضَتْ عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسَمِعْتُ إِلَيْهِ أَذْنَاهُ وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ عَيْنَاهُ وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ مِنْ سُوءٍ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا أَحْصِيهِ [آخر حجه الطبرانی (۸۰۳۲)۔ قال شعيب: صحيح بطرقه و شواهد]۔

(۲۲۲۲۸) ابومسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ مسجد میں بیٹھے تھے اور جو کچھ نکال نکال کر کنکریوں میں ڈال رہے تھے، میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوامامہ! ایک آدمی نے مجھے آپ کے حوالے سے بتایا ہے کہ

آپ یہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص خوب اچھی طرح وضو کرے، اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھوئے، اپنے سر اور کانوں کا مسح کرے، پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہو تو اس دن اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے جن کی طرف وہ اپنے پاؤں سے چل کر گیا، جنہیں اس ہاتھ سے پکڑ کر کیا، جنہیں اس کے کانوں نے سنا، اس کی آنکھوں نے دیکھا اور دل میں ان کا خیال پیدا ہوا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اتنی مرتبہ سنی ہے کہ میں شمار نہیں کر سکتا۔

(۲۲۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِي ذُبُرٍ صَلَاةٌ قَالَ أَبِي وَقَالَ غَيْرُهُ فِي إِبْرٍ صَلَاةٌ لَا تَقُورُ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلْمَيْنِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي مِنْ أَيْنَ سَمِعَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ قَالَ كَانَ أَصْلُهُ شَامِيًّا سَمِعَ مِنْهُ بِالشَّامِ (انظر: ۲۲۶۶۰)

(۲۲۶۲۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ کرے، علمین میں لکھا جاتا ہے۔

(۲۲۶۳۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ أَبُو عَسَاةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِي الْحَصِينِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النُّحْمَى كِبَرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَا أَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْهَا كَانَ حَظَّهُ مِنْ جَهَنَّمَ (راجع: ۲۲۵۱۸)

(۲۲۶۳۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی بھٹی کا اثر ہوتا ہے، اگر مسلمان کو بخار ہوتا ہے تو وہ جہنم سے اس کا حصہ ہوتا ہے (جو دنیا میں اسے دے دیا جاتا ہے اور آخرت میں اسے جہنم سے بچا لیا جاتا ہے)

(۲۲۶۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي الْجَوْذَاءِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سَبْعًا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَّا سَمِعَ مِرَادٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا أَمَرَ كَذَبَ الْإِنَّمُ مِنْ سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ (راجع: ۲۲۵۲۴)

(۲۲۶۳۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے اگر میں نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے کبھی بیان نہ کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔

(۲۲۶۳۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَحْيَى سَمِعَ أَبَا نَصْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ أَوْ قَالَ لَا مِثْلَ لَهُ (۲۲۶۳۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کسی ایسے عمل کا حکم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر روزے کو لازم کر لو کیونکہ روزے جیسا کوئی عمل نہیں ہے۔

(۲۲۶۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ اَيُّمَنْ عَنْ أَبِي اُمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوبَى لِمَنْ رَأَى طُوبَى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ آمَنَ بِي وَلَمْ يَرَى [راجع: ۲۲۴۹۰].

(۲۲۶۳۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لے آیا اور اس شخص کے لئے بھی خوشخبری ہے جو مجھے دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لے آئے، سات مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۶۳۴) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبَّارٍ وَعَنَابٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا يَحْيَى

بْنُ اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ إِلَى مَخَاسِنِ امْرِئٍ اَوَّْلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغْضُ بَصَرَهُ اِلَّا اخَذَتْ اللَّهُ لَهُ عِبَادَةً يَجِدُ

حَلَاوَتَهَا [اخرجه الطبرانی (۷۸۴۲) إسناده ضعيف جداً].

(۲۲۶۳۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کی پہلی نظر کسی عورت کے محاسن پر پڑے اور وہ

اپنی نگاہیں جھکا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت میں وہ لذت پیدا کر دیں گے جس کی حلاوت وہ خود محسوس کرے گا۔

(۲۲۶۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَضْرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ

أَبِي اُمَامَةَ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ اَوَّلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

[راجع: ۲۲۵۴۵]

(۲۲۶۳۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول

کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۲۶۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مَضْرٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي

اُمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الْمُعْتَبَاتِ وَلَا تَشْتَرَوْهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ

فِي تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ [راجع: ۲۲۵۲۲]

(۲۲۶۳۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا گانا گانے والی باندیوں کی خرید و فروخت نہ کرو، اور

انہیں گانے بجانے کی تعلیم نہ دلاؤ اور ان کی تجارت میں کوئی خیر نہیں ہے اور ان کی قیمت، (کمانی) کھانا حرام ہے۔

(۲۲۶۳۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي اُمَامَةَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سَبَعُ مَرَّاتٍ مَا حَدَّثْتُ بِهِ قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ كَمَا اُمِرَ ذَهَبَ الْاِثْمُ مِنْ

سَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَيَذْبُوهُ وَرَجُلُهُ [راجع: ۲۲۵۲۴].

(۲۲۶۳۷) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ حدیث کم از کم سات مرتبہ سننی ہوتی تو میں اسے

کبھی بیان نہ کرتا، نبی ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص حکم کے مطابق وضو کرتا ہے تو اس کے کانوں، آنکھوں، ہاتھوں اور پاؤں سے

گناہ گل جاتے ہیں۔

(۲۳۲۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ يَسَّانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْأَذْنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ حَمَّادٌ فَلَا أَذْرَى مِنْ قَوْلِ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمَوْقِفَيْنِ [راجع: ۲۲۵۷۶].

(۲۳۲۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسکتے تھے۔
(۲۳۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَشْيَخَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بِيضَ لِحَاهِمُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ حَمَرُوا وَصَفَرُوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَسَرَّوْنَ وَلَا يَأْتِرُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَرَّوْا وَالتَّرَدُّوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَتَخَفَّفُونَ وَلَا يَتَّعِلُّونَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَفَّفُوا وَاتَّعِلُّوا وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ يَقْضُونَ عَنَائِنَهُمْ وَيُوقِرُونَ سِبَالَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُضُوا سِبَالُكُمْ وَوُقِرُوا عَنَائِنُكُمْ وَخَالِفُوا أَهْلَ الْكِتَابِ [الخرجه الطبرانی (۷۹۲۴)]

قال شعب - [إسناده صحيح]

(۲۳۲۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ انصار کے کچھ عمر رسیدہ افراد کے پاس ”جن کی ڈاڑھیاں سفید ہو چکی تھیں“ تشریف لائے اور فرمایا اے گروہ انصار! اپنی ڈاڑھیوں کو سرخ یا زرد کرلو، اور اہل کتاب کی مخالفت کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب شلوار پہنتے ہیں، تہبند نہیں باندھتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم شلوار بھی پہن سکتے ہو اور تہبند بھی باندھ سکتے ہو، البتہ اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب اہل کی مخالفت کیا کرتے ہیں، جو تم نہیں پہنتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم موزے بھی پہنا کر اور جو تم بھی پہنا کر اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ڈاڑھی کٹاتے اور مونچھیں بڑھاتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم مونچھیں تراشا کر اور ڈاڑھیاں بڑھا کر اور اس طرح اہل کتاب کی مخالفت کیا کرو۔

(۲۳۳۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَحَ رَأْسَ يَتِيمٍ أَوْ يَتِيمَةٍ لَمْ يَمْسَحْهُ إِلَّا لِلَّهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مَرَّتْ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا

وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرْنَ بَيْنَ أَضْبُعَيْهِ [راجع: ۲۲۵۰۰]۔

(۲۲۴۳۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی یتیم بچے یا بچی کے سر پر ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ کی رضا کے لئے پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ پھر جائے گا، اسے ہر بال کے بدلے نیکیاں ملیں گی اور جو شخص اپنے زیر تربیت کسی یتیم بچے یا بچی کے ساتھ حسن سلوک کرے، میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔

(۲۲۶۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يَقْرُبُ إِلَيْهِ فَيَتَكْرَهُهُ فَإِذَا دَنَا مِنْهُ شَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ فُرُوقُهُ رَأْسَهُ وَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَانَهُ حَتَّى خَرَجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَانَهُمْ وَيَقُولُ اللَّهُ وَإِنْ يَسْتَفِيحُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ [قال الترمذی: قال الألبانی: ضعيف (الترمذی: ۲۵۸۳) قال: شعب، رجاله ثقات]

(۲۲۶۴۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آیت قرآنی ”وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ“ کی تفسیر میں فرمایا کہ جہنمی کو پیپ کا پانی پلایا جائے گا، وہ پانی اس کے قریب کیا جائے گا تو وہ اس سے گھن کھائے گا، جب مزید قریب کیا جائے گا تو اس کا چہرہ جھلس جائے گا اور اس کے سر کے بال جھڑ جائیں گے، اور جب وہ پانی اپنے حلق سے اتارے گا تو اس کی آنتیں کٹ جائیں گی حتیٰ کہ وہ پانی اس کی پچھلی شرمگاہ سے باہر آ جائے گا، اسی کے متعلق ارشاد ربانی ہے وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَانَهُمْ اور ”وَإِنْ يَسْتَفِيحُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي“

(۲۲۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ شَدَّادٌ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَأَقِيمْتَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ فَقَالَ هَلْ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَنَا حِينَ صَلَّيْنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْكَ

[راجع: ۲۲۵۱۶]۔

(۲۲۶۴۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی مجلس میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا مجھے کتاب اللہ کی روشنی میں سزا دے دیجئے، نبی ﷺ نے اس سے اعراض کیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، اسی دوران نماز کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نماز سے فراغت کے بعد جب واپس جانے لگے تو وہ آدمی بھی پیچھے پیچھے چلا گیا، اس نے پھر اپنی بات دہرائی، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تم اپنے گھر سے خوب اچھی طرح وضو کر کے نکلے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں!

نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ نے تمہارا گناہ معاف کر دیا ہے۔

(۲۳۶۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَمْشِي فِي شِدَّةِ حَرٍّ انْقَطَعَ شَيْعُ نَعْلِهِ فَبَاءَهُ رَجُلٌ بِشَيْعٍ قَوْضَعَةٍ فِي نَعْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَغْلُ مَا حَمَلْتَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۶۴۳) حضرت الإمامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ شدید گرمی کے موسم میں نبی ﷺ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں جوئی کا تہ نوٹ گیا، ایک آدمی دوسرا کہہ کر آیا اور نبی ﷺ کی جوئی میں ڈال لگے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تمہیں یہ معلوم ہوتا کہ تم نے اللہ کے پیغمبر پر کتنا بوجھ لاد دیا ہے تو وہ اتنا بلند نہ ہوتا جو تم نے اللہ کے رسول پر ڈال دیا ہے۔

(۲۳۶۴۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغْبِرَةِ حَدَّثَنَا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ جَالِسًا وَكَانُوا يَطْنُونَ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فَأَقْصَرُوا عَنْهُ حَتَّى جَاءَ أَبُو ذَرٍّ فَأَقْبَضَهُ فَأَتَى فَبَجَسَ إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ صَلَّيْتَ الْيَوْمَ قَالَ لَا قَالَ فَمُ فَصَلِّ فَلَمَّا صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ الضُّحَى أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَكُونُ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَهَلْ لِلْإِنْسِ شَيَاطِينٌ قَالَ نَعَمْ شَيَاطِينُ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرَفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَلَا أَعْلَمُكَ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قَالَ بَلَى جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ فَقُلْتُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ سَكَتَ عَنِّي فَاسْتَبْطَأْتُ كَلَامَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعَبْدَةٌ أَوْثَانٌ فَبَعَثَكَ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ أَرَأَيْتَ الصَّلَاةَ مَاذَا هِيَ قَالَ خَيْرٌ مَوْضُوعٍ مِنْ شَاءَ اسْتَقَلَّ وَمِنْ شَاءَ اسْتَكْبَرَ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصَّيَّامَ مَاذَا هُوَ قَالَ فَرَضٌ مُجْزِئٌ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ قَالَ أَضْعَافُ مَضَاعَفَةٍ وَعِنْدَ اللَّهِ الْمَزِيدُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سِرٌّ إِلَى فَقِيرٍ وَجَهْدٌ مِنْ مَقْبَلٍ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّمَا نَزَلَ عَلَيْكَ أَعْظَمُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ أَيُّهُ الْكُرْبَى قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الشُّهَدَاءِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سِفِكَ دَمُهُ وَغَيْرِ جَوَادِهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلُ قَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَوْنَبَى كَانَ آدَمُ قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مَكَلَّمٌ خَلَقَهُ اللَّهُ بِيَدِهِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِ رُوحَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ يَا آدَمُ قَبُلَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ وَفَى عِدَّةُ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةُ أَلْفٍ وَأَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرَّسُلُ مِنْ ذَلِكَ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَخَمْسَةٌ عَشَرَ جَمًّا غَيْرًا [استنادہ

ضعیف جداً، صحیحہ ابن حبان (۶۱۹۰)، والحاکم (۲/۲۶۲)۔

(۲۲۶۳۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بحوالہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے، میں بھی مجلس میں شریک ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا اے ابوذر! کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھو، چنانچہ میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور آ کر مجلس میں دوبارہ شریک ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! انسانوں اور جنات میں سے شیاطین کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرو، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا یا رسول اللہ! نماز کا کیا حکم ہے؟ فرمایا بہترین موضوع ہے، جو چاہے کم حاصل کرے اور جو چاہے زیادہ حاصل کر لے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! روزے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک فرض ہے جسے ادا کیا جائے تو کافی ہو جاتا ہے اور اللہ کے یہاں اس کا اضافی ثواب ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! صدقہ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اس کا بدلہ دو گن چو گن ملتا ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا کم مال والے کی محنت کا صدقہ یا کسی ضرورت مند کا راز، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ فرمایا حضرت آدم علیہ السلام، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ نبی تھے؟ فرمایا ہاں، بلکہ ایسے نبی جن سے باری تعالیٰ نے کلام فرمایا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! رسول کتنے آئے؟ فرمایا تین سو دس سے کچھ اوپر ایک عظیم گروہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ پر سب سے عظیم آیت کون سی نازل ہوئی؟ فرمایا آیت الکرسی۔

(۳۳۶۴۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مَعَانُ بْنُ رِافَعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَوْجَبَ هَذَا أَمْ وَجَبَتْ لِهَذَا الْجَنَّةُ [الخرجه الطبرانی (۷۸۶۶)]

(۲۲۶۳۵) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو سورۃ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

(۳۳۶۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مَعَانُ بْنُ رِافَعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ مَوْلَى بَنِي يَزِيدَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ فِي حَجَّةِ الْوُدَاعِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمِنَا مُرَدِّفُ الْفُضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَمَلٍ أَدَمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُمْضِيَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَقَدْ كَانَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُدَّ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلَ الْقُرْآنُ تُبَدَّ لَكُمْ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ قَالَ فَكُنَّا قَدْ كَرِهْنَا حِكْمًا مِنْ مَسْأَلِيهِ وَاتَّقَيْنَا ذَلِكَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْنَا أَعْرَابِيًّا فَرَشُونَاهُ بِرَدَاءٍ قَالَ فَاعْتَمَ بِهِ حَتَّى رَأَيْتُ حَاشِيَةَ الْهُرْدِ خَارِجَةً مِنْ حَاجِبِهِ الْيَمِينِ قَالَ ثُمَّ قُلْنَا لَهُ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَيْفَ يَرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا وَبَيْنَ أَظْهُرِنَا الْمَصَاحِفُ وَقَدْ تَعَلَّمْنَا مَا فِيهَا وَعَلَّمْنَا بَنَاتِنَا وَذُرَارِينَا وَخَدَمَتَنَا قَالَ قَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ وَقَدْ عَكَتْ وَجْهَهُ حُمْرَةً مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَقَالَ إِنِّي نَكَلْتُكَ أَمَّا هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى بَيْنَ أَظْهُرِهِمُ الْمَصَاحِفُ لَمْ يُصْبِحُوا يَتَعَلَّقُوا بِحَرْفٍ مِمَّا جَاءَتْهُمْ بِهِ أَنْبِيَاؤُهُمْ إِلَّا وَإِنَّ مِنْ ذَهَابِ الْعِلْمِ أَنْ يَذْهَبَ حَمَلَتُهُ ثَلَاثَ مِرَاقٍ

(۲۲۶۳۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے ایک گندی رنگ کے اونٹ پر کھڑے ہوئے "اس دن نبی ﷺ کے ردیف حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ تھے" اور فرمایا اے لوگو! علم حاصل کرو قبل اس کے کہ علم اٹھایا جائے، اور قبل اس کے کہ علم قبض کر لیا جائے، اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ہے "اے اہل ایمان! ان چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو جن کی وضاحت اگر تمہارے سامنے بیان کر دی جائے تو تمہیں ناگوار گذرے" "اس آیت کے نزول کے بعد ہم لوگ نبی ﷺ سے بہت زیادہ سوالات کرنے لگا چھائیں سمجھتے تھے، اور اس سے احتیاط کرتے تھے۔

ایک دن ہم ایک دیہاتی کے پاس گئے، اس نے ہماری خاطر اپنی چادر بچھائی، اور دیر تک بیٹھا رہا، حتیٰ کہ میں نے چادر کے کنارے نکل کر اس کی دائیں ابرو پر ٹپکتے ہوئے دیکھے، تھوڑی دیر بعد ہم نے اس سے کہا کہ نبی ﷺ سے کوئی سوال پوچھو، چنانچہ اس نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! جب ہمارے درمیان قرآن کے نسخے موجود ہوں گے تو ہمارے درمیان سے علم کیسے اٹھا لیا جائے گا جبکہ ہم خود بھی اس کے احکامات کو سیکھ چکے ہیں اور اپنی بیویوں، بچوں اور خادموں کو بھی سکھا چکے ہیں؟ نبی ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو چہرہ مبارک پر غصے کی وجہ سے سرخی چھا چکی تھی، پھر فرمایا تیری ماں تجھے روئے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس بھی تو آسانی کتابوں کے مصاحف موجود ہیں، لیکن اب وہ کسی ایک حرف سے بھی نہیں جڑے ہوئے جو ان کے انبیاء علیہم السلام نے کر آئے تھے، یاد رکھو! علم اٹھ جانے سے مراد یہ ہے کہ حاملین علم اٹھ جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۶۴۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مَعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ مِنْ سَرَابَاهُ قَالَ قَمَرُ رَجُلٍ بَغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَحَدَّثَتْ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِي ذَلِكَ الْبَارِ قِيَمَتَهُ مَا كَانَ فِيهِ مِنْ مَاءٍ وَيُصِيبَ مَا حَوْلَهُ مِنَ الْبَقْلِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنِّي أَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَذَكَّرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَإِنْ أَذِنَ لِي فَعَلْتُ وَإِلَّا لَمْ أَفْعَلْ فَاتَّاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِغَارٍ فِيهِ مَا يَقْوَتُنِي مِنَ الْمَاءِ وَالْبَقْلِ فَحَدَّثْتَنِي نَفْسِي بِأَنْ أَقِيمَ فِيهِ وَأَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بَعِثْتُ بِالْخَبِيثَةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَعَذْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَمَقَامُ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِينَ سَنَةً

(۲۲۶۴۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی جہاد میں نکلے، تو ایک آدمی ایک غار

کے پاس سے گذرا جہاں کچھ پانی بھی موجود تھا، اس کے دل میں خیال آیا کہ اسی غار میں مقیم ہو جائے، اور وہاں موجود پانی سے اپنی زندگی کا سہارا قائم رکھے اور اس پاس موجود مہزیاں کھالیا کرے، اور دنیا سے گوش نشینی اختیار کر لے، پھر اس نے سوچا کہ پہلے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اس کا تذکرہ کروں، اگر انہوں نے اجازت دے دی تو میں ایسا ہی کروں گا ورنہ نہیں کروں گا۔

چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرا ایک غار کے پاس سے گذر رہا جس میں میرے گذرے کے بقدر پانی اور مہزی موجود ہے، میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ وہیں پر مقیم ہو جاؤں اور دنیا سے کنارہ کشی کروں، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے یہودیت یا عیسائیت کے ساتھ نہیں بھیجا گیا، مجھے تو صاف سحرے دین حنیف کے ساتھ بھیجا گیا ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، راہ خدا میں ایک صبح یا شام کو نکلتا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اور تم میں سے کسی کا جہاد کی صف میں کھڑا ہونا ساٹھ سال کی نماز سے بہتر ہے۔

(۲۳۶۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدٍ الْحَرِّ نَحْوَ بَيْعِ الْعُرْقِدِ قَالَ فَكَانَ النَّاسُ يَمْشُونَ خَلْفَهُ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النَّعَالِ وَقَرَّ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ فَجَلَسَ حَتَّى قَدَّمَ لَهُمْ أُمَامَةُ لِنَظَرٍ يَقَعُ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ مِنَ الْكِبَرِ فَلَمَّا مَرَّ بِبَيْعِ الْعُرْقِدِ إِذَا بِقَبْرَيْنِ قَدْ دَفَنُوا فِيهِمَا رَجُلَيْنِ قَالَ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ دَفَنْتُمْ هَاهُنَا الْيَوْمَ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فُلَانٌ وَقُلَانٌ قَالَ إِنَّهُمَا لَيَعْدَبَانِ الْآنَ وَيُقْتَلَانِ فِي قَبْرَيْهِمَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَ ذَاكَ قَالَ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَنْتَهِي مِنَ الْبُؤْسِ وَالْأَخْرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ وَأَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا ثُمَّ جَعَلَهَا عَلَى الْقَبْرَيْنِ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَلِمَ فَعَلْتَ قَالَ لِيُخَفَّفَنَّ عَنْهُمَا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَحَتَّى مَتَى يَعْدَبُهُمَا اللَّهُ قَالَ غَيْبٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ قَالَ وَلَوْ لَا تَمَوَّعَ قُلُوبُكُمْ أَوْ تَزِيدَكُمْ فِي الْحَدِيثِ لَسَمِعْتُمْ مَا أَسْمَعُ.

(۲۳۶۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ بیع غرقہ کے پاس سے گذرے، کچھ لوگ نبی ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے، نبی ﷺ نے جب جوتیوں کی آواز سنی تو دل میں اس کا خیال پیدا ہوا، چنانچہ نبی ﷺ بیٹھ گئے اور انہیں آگے روانہ کر دیا تا کہ دل میں کسی قسم کی بڑائی کا کوئی خیال نہ آئے، اس کے بعد وہاں سے گذرتے ہوئے نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گذرے جہاں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا، نبی ﷺ وہاں رک گئے اور پوچھا کہ آج تم نے یہاں کے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ! فلاں فلاں آدمی کو، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت انہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور ان کی آرزائیں ہو رہی ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک تو پیشاب کے قطرات سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا غلو خوری کیا کرتا تھا۔

پھر نبی ﷺ نے کسی درخت کی ایک تر شاخ لے کر اس کے دو کڑے کیے اور دونوں قبروں پر اسے لگا دیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تاکہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! انہیں کب تک عذاب میں مبتلا رکھا جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ غیب کی بات ہے جسے اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اگر تمہارے دلوں میں بات غلط ملط نہ ہو جاتی یا تمہارا آپس میں اس پر بحث کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جو آوازیں میں سن رہا ہوں، وہ تم بھی سنتے۔

(۲۲۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُؤْمِنَةِ حَدَّثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا وَرَفَعْنَا فَبُحِيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَكَثُرَ الْبُكَاءُ فَقَالَ يَا لَيْتَنِي مِثَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَعْبُدِي تَحْتَمِي الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ إِنَّ كُنْتَ خُلِفْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا كَانَ عُمُرُكَ أَوْ حَسَنَ مِنْ عَمَلِكَ فَيُؤَخَّرَ لَكَ

(۲۲۶۳۹) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، نبی ﷺ نے ہمیں دلوں کو نرم کرنے والی نصیحتیں فرمائیں، جس پر حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ رونے لگے، اور بہت دیر تک روتے رہے، اور کہنے لگے اے کاش! میں مر چکا ہوتا، نبی ﷺ نے فرمایا اے سعد! میرے سامنے تم موت کی تمنا کر رہے ہو اور تین مرتبہ اس بات کو دہرایا، پھر فرمایا اے سعد! اگر تم جنت کے لئے پیدا ہوئے ہو تو تمہاری عمر جتنی لمبی ہو اور تمہارے اعمال جتنے اچھے ہوں، یہ تمہارا حق میں اتنا ہی بہتر ہے۔

(۲۲۶۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُؤْمِنَةِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْعَمَ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِرَاثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوْلَاهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ النَّابِعَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تَنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قَبِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِهَا قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمُنْعَةُ مُرْدُودَةٌ وَالِدَيْنِ مَقْضَى وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ

(۲۲۶۵۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہوگی، بچہ بسر والے کا ہوگا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں، اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے، اور جو شخص اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ یا اپنے آقاؤں کے علاوہ کسی اور کی طرف کرتا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہے جو قیامت تک اس کا پیچھا کرے گی، کوئی عورت اپنے گھر میں سے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ خرچ نہ کرے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ تو ہمارا افضل مال ہے، پھر فرمایا عاریت ادا کی

جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

(۲۲۶۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ شَرَحِبِيلَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّعِيمُ غَارِمٌ

(۲۲۶۵۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قرض دار ضامن ہوگا۔

(۲۲۶۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ الْخَبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ مَا كَانَ يَقْضَلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ الشَّيْءِ [راجع: ۲۲۵۳۷]

(۲۲۶۵۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے اہل بیت کے پاس جو کی روٹی بھی نہیں بچتی تھی۔

(۲۲۶۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ النُّضْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ خَلَنَ الْخُبَّةَ بِشَقَاعَةِ الرَّحْلِ الْوَاحِدِ لَيْسَ بِنَبِيٍّ مِثْلُ الْخَبِيِّنِ أَوْ أَحَدِ الْخَبِيِّنِ رُبْعَةً وَمَضَرٌ فَقَالَ قَاتِلُ إِنَّمَا رُبْعَةٌ مِنْ مَضَرٍ قَالَ إِنَّمَا أَقُولُ مَا أَقُولُ [راجع: ۲۲۵۶۸]

(۲۲۶۵۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ صرف ایک آدمی کی شفاعت کی برکت سے ”جو نبی نہیں ہوگا“ ربیعہ اور مضریسہ دو قبیلوں یا ایک قبیلے کے برابر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ربیعہ مضریسہ کا حصہ نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو وہی کہتا ہوں جو کہنا ہوتا ہے۔

(۲۲۶۵۴) حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنَا بَقِیَّةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْكَلْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْصِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَّثُهُ

(۲۲۶۵۴) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے متعلق اتنی مرتبہ وصیت کی کہ مجھے یہ خیال ہونے لگا کہ وہ اسے وارث بھی قرار دے دیں گے۔

(۲۲۶۵۵) حَدَّثَنَا حَبِيبُ حَدَّثَنَا بَقِیَّةٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو رَاشِدٍ الْخُبَرِيُّ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا أَبَا أُمَامَةَ إِنَّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ يَلِينُ لِي قَلْبُهُ

(۲۲۶۵۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے ابو امامہ! شخص مومن میں

سے ہے کہ جس کا دل میرے لیے نرم ہو جائے۔

(۲۲۶۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتْلَى أَمْرٌ عَشْرَةَ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَّا أَتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُولًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَكُهُ بَرُّهُ أَوْ أَوْبَقُهُ إِنْهُمُ أَوْلَاهَا مَلَامَةٌ وَأَوْسَطُهَا نَكَامَةٌ وَآخِرُهَا خَزْيٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[اخرجه الطبرانی (۷۷۲۴)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [سناد ضعيف]۔

(۲۲۶۵۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دس یا اس سے زیادہ لوگوں کے معاملات کا ذمہ دار بنتا ہے، وہ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے ہوں گے، جنہیں اس کی نیکی ہی کھول سکے گی ورنہ اس کے گناہ اسے ہلاک کر دیں گے، حکومت کا آغاز ملامت سے ہوتا ہے، درمیان ندامت سے اور اختتام قیامت کے دن رسوائی پر ہوگا۔

(۲۲۶۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَيْرَةِ حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَنْعَمٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ جَنْشِبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ دَعَانِي إِلَى وَلِيمَةٍ وَهُوَ مَعَنَا فَلَمَّا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَامَ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَكُنْتُ أَقُومُ مَقَامِي هَذَا خَطِيئًا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَبِعَ مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ [راجع: ۲۵۵۲۱]۔

(۲۲۶۵۷) خالد بن معدان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ عبداللہ بن ابی بکر کی دعوت میں شریک تھے، کھانے سے فراغت کے بعد حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں اس جگہ کھڑا تو ہو گیا ہوں لیکن میں خطیب ہوں اور نہ ہی تقریر کے ارادے سے کھڑا ہوا ہوں، البتہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعاء پڑھتے ہوتے سنا ہے الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ خالد کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات اتنی مرتبہ دہرائے کہ ہمیں حفظ ہو گئے۔

(۲۲۶۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُعْنِي ابْنَ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدِ الرَّحْبِيِّ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ دَخَلَ عَلَى خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ فَأَلْفَى لَهُ وَسَادَةً فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ أَنَّهَُا حَرِيرٌ فَتَنَحَّى يَمْشِي الْقَهْقَرَى حَتَّى بَلَغَ آخِرَ السَّمَاطِ وَخَالِدٌ يَكْلُمُ رَجُلًا ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَى أَبِي أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ يَا أَحِبِّي مَا طَلَنْتَ أَطْلَنْتَ أَنَّهَُا حَرِيرٌ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَمْتِعُ بِالْحَرِيرِ مَنْ يَرُوحُوا إِلَيْهِمُ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ يَا أَبَا أُمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَفِّرْنَا أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ كُنَّا فِي قَوْمٍ مَا كَذَبُونَا وَلَا كُذِّبْنَا

(۲۲۶۵۸) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ خالد بن یزید کے پاس گئے، اس نے ان کے لئے تکیہ پیش کیا، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ ریشمی تکیہ ہے اس لئے وہ الٹے پاؤں واپس چلتے ہوئے صف کے آخر میں پہنچ گئے، خالد ایک دوسرے آدمی سے محو گفتگو تھا، کچھ دیر بعد اس نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دکھا تو کہنے لگا بھائی جان! آپ کیا سمجھے؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ ریشمی تکیہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ شخص ریشم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو اللہ سے طے کی امید رکھتا ہو، خالد نے پوچھا اے ابوامامہ! کیا واقعی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ، یہ سوال کہ کیا آپ نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، ہم ایک ایسی قوم میں رہتے تھے جو ہمارے ساتھ جھوٹ بولتے تھے اور نہ ہم ان کے ساتھ

حجوت بولتے تھے۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَیَاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زُبَیْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَدَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ خِثَايَاتٍ مِنْ خِثَايَاتِ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی:

صحیح ابن ماجہ ۴۲۸۶، الترمذی: ۲۴۳۷]۔ قال شعب: صحیح وهذا إسناد حسن]۔

(۲۳۵۹) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمیوں کو بلا حساب کتاب جنت میں داخل فرمائے گا، ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار ہوں گے اور اس پر تین گنا کا مزید اضافہ ہوگا۔

(۲۳۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو الِیْمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَیَاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَشَى إِلَيَّ صَلَاةً مَكْتُوبَةً وَهُوَ مَطْهُرٌ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ وَمَنْ مَشَى إِلَيَّ سُبْحَةَ الصُّحَى كَانَ لَهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلَاةٌ عَلَى ابْنِ صَلَاةٍ لَا لَوْ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِي عِلْمَيْنِ وَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ الْغَدُوُّ وَالرَّوْحُ إِلَى هَذِهِ الْمَسَاجِدِ مِنَ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ [قال الألبانی: حسن (أبو داود: ۵۵۸، ۶۲۸۸) قال شعب: صحیح وهذا إسناد حسن] [راجع: ۲۲۶۲۹]۔

(۲۳۶۰) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص وضو کر کے فرض نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے، اسے احرام باندھنے والے حاجی کے برابر ثواب ملتا ہے، جو شخص چاشت کی نماز کے لئے روانہ ہوتا ہے، اسے عمرہ کرنے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغو کام نہ ہو، علمین میں لکھا جاتا ہے اور حضرت ابوامامہ ؓ کہتے ہیں کہ صبح وشام ان مساجد کی طرف جانا، جہاد فی سبیل اللہ کا حصہ ہے۔

(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي بِبَيْتِهِ عَوْدٌ عَلَيْهِ تَوْبٌ يُظَلُّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۶۱) حضرت ابوامامہ ؓ ان صحابی سے نقل کرتے ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کو آٹھ ذی الحجہ کے دن مٹی کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا، نبی ﷺ کی ایک جانب حضرت بلال ؓ تھے، ان کے ہاتھ میں ایک چمڑی تھی جس پر ایک کپڑا تھا اور وہ اس سے نبی ﷺ پر سایہ کیے ہوئے تھے۔

(۲۳۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ حُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَذِنَ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَذُرُّ

قَوْفُ رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ الْقُرْآنُ (۲۲۶۶۲) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی انسان کو کسی چیز کے متعلق اس سے افضل اجازت نہیں دی گئی جو دو رکعتوں کے متعلق دی گئی ہے جنہیں وہ ادا کرتا ہے، اور انسان جب تک نماز میں مشغول رہتا ہے اس وقت تک نیکی اس کے سر پر بکھرتی رہتی ہے، اور انسان کو اللہ کا اس جیسا قرب حاصل نہیں ہوتا جو اس سے نکلنے والے کلام یعنی قرآن کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔

(۲۲۶۶۳) حَدَّثَنَا الْهَاشِمِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْفَرَجُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَغْنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ وَأَمْرِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِمَنْحِي الْمَنَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ وَالْأَوْتَانِ وَالصُّلْبِ وَأَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ وَخَلَفَ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ بِعِزِّيهِ لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عِبِيدِي خُرْعَةً مِنْ خَمْرٍ إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصِّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا يَسْقِيهَا صَبِيًّا ضَعِيفًا مُسْلِمًا إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنَ الصِّدِيدِ مِثْلَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْفُورًا لَهُ أَوْ مُعَذَّبًا وَلَا يَتْرُكُهَا مِنْ مَخَافَتِي إِلَّا سَقَيْتُهُ مِنْ حِيَاضِ الْقُدْسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَحِلُّ بَعْثُهُنَّ وَلَا شِرَاؤُهُنَّ وَلَا تَعْلِيمُهُنَّ وَلَا تِجَارَةٌ فِيهِنَّ وَلَمْ يَنْهَنْ حَرَامٌ يَعْنِي الصَّارِبَاتِ [راجع: ۲۲۵۷۱]

(۲۲۶۶۳) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان والوں کے لئے باعث رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے، اور مجھے حکم دیا ہے کہ موسیقی کے آلات، طبلے، آلات ہوا و لہو و جب اور ان تمام باتوں کو مٹا دوں جن کی زمانہ جاہلیت میں پرستش کی جاتی تھی، اور میرے رب نے اپنی عزت کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ میرا جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ پیے گا، میں اس کے بدلے میں اسے قیامت کے دن جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور اگر کسی نابالغ بچے یا کمزور مسلمان کو بھی اس کا ایک گھونٹ پلایا تو اسے بھی اس کے بدلے میں جہنم کا کھولتا ہوا پانی ضرور پلاؤں گا خواہ اسے عذاب میں مبتلا رکھا جائے یا بعد میں اس کی بخشش کر دی جائے، اور میرا جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے اپنی پاکیزہ شراب پلاؤں گا اور مغنیہ عورتوں کی بیع و شراء، انہیں گانا بجانا سکھانا اور ان کی تجارت کرنا جائز نہیں ہے، اور ان کی قیمت حرام ہے۔

(۲۲۶۶۴) حَدَّثَنَا حُجَّانُ بْنُ الْمُنْثَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطِيَّةٍ بْنِ دِلَافٍ الْمُرَزِيِّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَنَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَوَاطِيمِهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبُعِيرَ فَيَقُولُ مِمَّنْ اشْتَرَيْتَهُ فَيَقُولُ اشْتَرَيْتَهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخْطِئِينَ وَقَالَ يُونُسُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ قَرَفَعُهُ (۲۲۶۶۴) حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دابہ الارض کا خروج ہوگا تو وہ لوگوں کے منہ پر نشان لگا

دے گا اور وہ اس نشان کے ساتھ ہی زندہ رہیں گے، حتیٰ کہ اگر ایک آدمی کوئی اونٹ خریدے گا اور کوئی شخص اس سے پوچھے گا کہ یہ اونٹ تم نے کس سے خریدا ہے؟ تو وہ جواب دے گا کہ یہ میں نے اس شخص سے خریدا ہے جس کے منہ پر نشانی لگی ہوئی ہے۔

(۲۳۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدَةُ الْمَرِيضِ يَخُوضُ فِي الرَّحْمَةِ وَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَرِكَهُ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا مُقْبِلًا وَمُذْبِرًا وَإِذَا جَلَسَ عِنْدَهُ عَمَرَتْهُ الرَّحْمَةُ

(۲۳۶۵) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیمار کی عیادت کرنے والا رحمت الہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے، پھر نبی ﷺ نے اپنی کھچ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا وہ اس طرح آگے پیچھے ہوتا ہے اور جب اس کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت الہی اسے ڈھانپ لیتی ہے۔

(۲۳۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَنَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ يَعْنِي ابْنَ حَوْسَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ قَمْضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَتَّافِينَ مِنْ الْعَيْنِ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَكَانَ يَقُولُ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ [راجع: ۲۲۵۷۶]۔

(۲۳۶۶) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کرتے ہوئے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، سر کا مسح کیا اور فرمایا کہ کان سر کا حصہ ہیں، نیز یہ بھی فرمایا کہ نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اپنی آنکھوں کے حلقوں کو مسلتے تھے۔

(۲۳۶۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُكَائِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا ابْنَانِ لَهَا وَهِيَ حَامِلَةٌ فَمَا سَأَلَتْهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا أَعْطَاهَا ثُمَّ قَالَ حَامِلَاتٌ وَالذَّاتُ رَحِمَاتٌ لَوْلَا مَا يَأْتِيَنِ إِلَى أَرْوَاجِهِنَّ دَخَلْنَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۲۵۲۶]۔

(۲۳۶۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے ایک بچے کے ہمراہ اسے اٹھاتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس کچھ مانگنے کے لئے آئی، اس نے نبی ﷺ سے جو بھی مانگا، نبی ﷺ نے اسے دے دیا پھر فرمایا بچوں کو اٹھانے والی یہ مائیں اپنی اولاد پر کتنی مہربان ہوتی ہیں، اگر وہ چیز نہ ہوتی جو یہ اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں، تو ان کی نمازی عورتیں جنت میں داخل ہو جائیں۔

(۲۳۶۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْبَدَاءُ وَالْيَبَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ

[قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۰۲۷) قال شعيب: صحيح دون ((والعی والیبان))]

(۲۲۶۶۸) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حیا اور بے ضرر گفتگو کرنا ایمان کے دو شعبے ہیں، جبکہ کھس کوئی اور بے جائ گفتگو کرنا نفاق کے دو شعبے ہیں۔

(۲۲۶۶۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عُمَارَةُ يُعْنِي ابْنَ زَادَانَ حَدَّثَنِي أَبُو غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبْعٍ حَتَّى إِذَا بَدَأَ وَكُثِرَ لَحْمُهُ أَوْ تَرَبَّسَعَ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَرَأَ بِآيَاتِ زُلُوفٍ وَقُلَّ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [راجع: ۲۲۶۷۰]۔

(۲۲۶۶۹) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ابتداء میں نو رکعت وتر پڑھتے تھے، بعد میں جب نبی ﷺ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو نبی ﷺ سات رکعتوں پر وتر پڑھنے لگے اور نبی ﷺ وتر کے بعد بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے اور ان میں سورۃ زلزال اور سورۃ کافرون کی تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۲۶۷۰) حَدَّثَنَا آتَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ دِمَشْقَ فَرَأَى رُؤُوسَ حُرُورَاءَ قَدْ نُصِبَتْ فَقَالَ كَلَابُ النَّارِ كَلَابُ النَّارِ ثَلَاثًا شَرُّ فَعَلْنِي تَحْتَ ظِلِّ السَّمَاءِ خَيْرٌ فَعَلْنِي مَنْ قَتَلُوا ثُمَّ بَكَى فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا أُمَامَةَ هَذَا الَّذِي تَقُولُ مِنْ رَأْيِكَ أَمْ سَمِعْتَهُ قَالَ إِنِّي إِذَا لَجَرِيءٌ كَيْفَ أَقُولُ هَذَا عَنْ رَأْيِ قَالَ قَدْ سَمِعْتَهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ قَالَ فَمَا يَبْكِيكَ قَالَ ابْنِي لِحُرُوجِهِمْ مِنَ الْإِسْلَامِ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفَرَّقُوا وَاتَّخَذُوا دِينَهُمْ شِيعًا

(۲۲۶۷۰) صفوان بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت ابوامامہ ؓ دمشق میں داخل ہوئے تو خوارج کے سر لٹکے ہوئے نظر آئے انہوں نے تین مرتبہ فرمایا جہنم کے کتے ہیں، آسمان کے سائے تلے سب سے بدترین مقتول ہیں، اور آسمان کے سائے تلے سب سے بہترین مقتول وہ تھا جسے انہوں نے شہید کر دیا، پھر رونے لگے۔

تھوڑی دیر کی نے پوچھا اے ابوامامہ! یہ جو آپ نے ”جہنم کے کتے“ کہا، یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے یا اپنی رائے سے کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اگر میں نے کوئی چیز نبی ﷺ سے سات مرتبہ تک سنی ہو اور پھر درمیان سے نبی ﷺ کا ذکر نکال دوں تو میں بڑا جری ہوں گا، اس نے پوچھا کہ پھر آپ روئے کیوں تھے؟ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ یہ لوگ اسلام سے خارج ہو گئے، اور یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے تفرقہ بازی کی اور اپنے دین کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر لیا۔

(۲۲۶۷۱) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ قُورٍ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَيَّ هَذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَانِ جَمَاعَةٌ

(۲۲۶۷۱) حضرت ابوامامہ ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو تنہا نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کوئی ہے جو اس پر صدقہ کرے یعنی اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے؟ یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے

۱۷، نبی ﷺ نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہو گئے۔

(۲۳۱۷۲) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَا جَمَاعَةٌ [راجع: ۲۲۵۴۲]۔

(۲۳۱۷۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۷۳) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْمُهَاطَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَوْلَى بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۵۴۵]۔

(۲۳۱۷۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے، وہ اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

(۲۳۱۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أَجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ رَجُلٌ مَاتَ مُرَابِّطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَاجْرُوهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا عَمِلَ بِهِ وَرَجُلٌ أَجْرَى صَدَقَةً فَاجْرُوها يَجْرِي عَلَيْهِ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُو لَهُ [انظر: ۲۲۶۰۲]۔

(۲۳۱۷۶) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے چار قسم کے لوگوں کا اجر و ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی انہیں ملتا رہتا ہے، ① راہِ خدا میں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہونے والا ② لوگوں کو علم سکھانے والا کہ جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا، ③ صدقہ جاریہ کرنے والا آدمی کہ جب تک وہ صدقہ جاریہ رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا، ④ وہ آدمی جو نیک اولاد چھوڑ جائے اور وہ اولاد اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَعُوهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ عَلَّمَ عِلْمًا أَجْرِي لَهُ مِثْلُ مَا عَلَّمَ [راجع: ۲۲۶۰۲]۔

(۲۳۱۷۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۷۹) وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدُوهُ حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ الشَّيْبَانِيِّ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَعَدُوَّهُمْ قَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِنْ لُذَاءٍ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآيَنَ هُمْ قَالَ بَيْتُ الْمُقَدِّسِ وَأَكْنَافُ بَيْتِ الْمُقَدِّسِ [اخرجه الطبرانی (۷۶۴۳)]۔ قال شعيب: صحيح لغيره دون آخره]۔

(۲۲۶۷۶) حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ غالب اور دین پر رہے گا، اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں یا بے یار و مددگار چھوڑ دینے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، اللہ یہ کہ انہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ اسی حال پر ہوں گے، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا بیٹا! المقدس میں اور اس کے آس پاس۔

(۲۲۶۷۷) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطَ يَدُهُ وَأَعْنُ أَتَى قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنَ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّحِ بْنِ يَزِيدَ الْكِنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ خِدْمَةُ خَادِمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ طُرُوقَةٌ فَحُلِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ آخِرُ حَدِيثِ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

(۲۲۶۷۷) حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں کسی کو نیسے کا سایہ مہیا کرنا، یا اللہ کے لئے کسی مجاہد کی خدمت کرنا، یا اللہ کے لئے کسی زحمانور پر کسی کو سوار کرنا۔

حَدِيثُ أَبِي هِنْدٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوہند داریؓ کی حدیث

(۲۲۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو هِنْدٍ الدَّارِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَامَ مَقَامَ رِبَاءٍ وَسَمِعَهُ رَأَى اللَّهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَسَمِعَ

(۲۲۶۷۸) حضرت ابوہند داریؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص دکھاوے اور شہرت کے لئے کوئی کام کرتا ہے، اللہ اسے قیامت کے دن دکھاوے اور شہرت کے حوالے کر دے گا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابیؓ کی حدیث

(۲۲۶۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيُفْتَحُ عَلَيْكُمْ الشَّامُ وَإِنَّ بَهَا مَكَّنًا يُقَالُ لَهُ الْغَوْلَةُ يَعْنِي دِمَشْقَ مِنْ خَيْرِ مَنَازِلِ الْمُسْلِمِينَ يَعْنِي فِي الْمَلَا حِمٍ [راجع: ۱۷۶۰۹]

(۲۲۶۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب تمہارے ہاتھوں شام فتح ہو جائے گا، جب تمہیں وہاں کسی مقام پر ٹھہرنے کا اختیار دیا جائے تو ”دشن“ نامی شہر کا انتخاب کرنا، کیونکہ وہ جنگوں کے زمانے میں مسلمانوں کی بہترین پناہ گاہ ہوگا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۶۸۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَزْمَةَ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ مُحَرَّرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَالِكٍ مِنْ حَنْبَلٍ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا لَهُ احْفَظْ رَحَالَنَا نَحْنُ نَدْخُلُ وَكَانَ أَصْعَرَ الْقَوْمِ فَقَضَى لَهُمْ حَاجَتَهُمْ ثُمَّ قَالُوا لَهُ ادْخُلْ فَدَخَلَ فَقَالَ حَاحَتُكَ قَالَ حَاجَتِي أَنْقُضَ الْهِجْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاحَتُكَ خَيْرٌ مِنْ حَوَائِجِهِمْ لَا تَنْقُطُ الْهِجْرَةُ مَا قَوْلُ الْعَدُوِّ

(۲۲۶۸۰) حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے ساتھیوں نے ان سے کہا کہ ہماری سواریوں کا خیال رکھو، تم بعد میں چلے جانا، کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے چھوٹے تھے، نبی ﷺ نے ان سب کی ضروریات پوری کر دیں، پھر ان کے ساتھیوں نے انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا، جب وہ حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے ان سے بھی ان کی ضرورت پوچھی، انہوں نے کہا کہ میری ضرورت یہ ہے کہ آپ مجھے یہ بتا دیں کہ کیا ہجرت ختم ہو گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری ضرورت ان سب کی ضرورت سے بہتر ہے، جب تک دشمن سے قتال جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

حَدِيثُ عَجُوزٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

بنو نُمَیر کی ایک معمر خاتون کی روایت

(۲۲۶۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ عَنْ عَجُوزٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَوُجَّهَهُ إِلَى الْبَيْتِ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ رَبَّ أَخْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَجَهْلِي [راجع: ۱۶۶۷۰]

(۲۲۶۸۱) بنو نُمَیر کی ایک بوڑھی عورت کا کہنا ہے کہ میں نے ہجرت سے قبل مقام اُطح میں نبی ﷺ کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے، میں نے آپ ﷺ سے یہ دعا یاد کی ہے کہ اے اللہ! میرے گناہوں اور ناواقفی کو معاف فرما۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری خاتون کی روایت

(۳۳۸۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فِدْلٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ الْمَرْأَةِ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فِي بَيْتِ سَلَمَةَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَرَّبْنَا إِلَيْهِ وَضُوءًا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمُحْكَمَاتِ الْخَطَايَا قَالُوا بَلَى قَالَ إِبْسَاطُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَى إِلَى الْمَسَاجِدِ وَالنَّظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(۳۳۸۲) ایک انصاری عورت ”جو نبی ﷺ سے بیعت کرنے والیوں میں شامل تھیں“ کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ بنو سلمہ میں نبی ﷺ اپنے کچھ صحابہ کے ہمراہ تشریف لائے، ہم نے نبی ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا، نبی ﷺ اور آپ کے ہمراہی صحابہ ﷺ نے اسے تناول فرمایا، پھر ہم نے وضو کا پانی پیش کیا اور نبی ﷺ نے وضو فرمایا، اور صحابہ کرام ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا میں تمہیں ان چیزوں کے متعلق نہ بتاؤں جو گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں؟ صحابہ ﷺ نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا طبعی ناپسندیدگی کے باوجود مکمل (احتیاط کے ساتھ) وضو کرنا، مسجدوں کی طرف کثرت سے جانا، اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

سلیمان بن عمرو بن احوص کی اپنی والدہ سے روایت

(۳۳۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا شَهِدَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ وَالنَّاسُ يَزُمُونَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَقْتُلُوا أَوْ لَا تُهْلِكُوا أَنْفُسَكُمْ وَارْمُوا الْجُمَرَاتِ بِمِثْلِ حَصَى الْخُذْفِ وَأَشَارَ شُعْبَةُ بِطَرْفِ إِصْبَعِهِ السَّيَابَةِ

[راجع: ۱۶۱۸۵]

(۳۳۸۳) حضرت ام سلیمان بن عمرو سے مروی ہے کہ میں نے دس ذی الحجہ کے دن نبی ﷺ کو طعن وادی سے حجرہ کو نکلنے کے وقت دیکھا لوگ بھی اس وقت رمی کر رہے تھے، اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچانا، اور جب حجرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی نکلگیاں استعمال کرو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ جَارَةٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ

نبی علیہ السلام کی ایک پڑوسی خاتون کی روایت

(۳۳۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُعْنَى الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا سَعِيدُ يُعْنَى ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو عِيسَى الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي جَارَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ قَالَ أَبُو عِيسَى فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَمَعَهُمَا إِنْسَانٌ قَالَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ

(۲۴۶۸۳) نبی ﷺ کی ایک بڑی سخی خاتون سے مروی ہے کہ وہ طُلُوعِ صبح صادق کے وقت نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنی تھیں اے اللہ! میں قبر کے عذاب اور قبر کی آزمائش سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔

حَدِيثُ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ

سعدی رحمہ اللہ کی اپنے والد یا چچا سے روایت

(٢٣٨٥) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الزُّلَيْدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَسْعُودِ الْجَرِيرِيِّ عَنِ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ فَكَانَ يَنْكُثُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ قَدْرَ مَا يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثًا

(۲۶۸۵) سعدی رحمہ اللہ اپنے والد یا چچا سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی نماز کا اندازہ لگایا ہے، نبی ﷺ کو اور سعدی میں اتنی دیر لگتی تھی جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا جاسکے۔

حَدِيثُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی حدیث

(٢٣٨٦) حَدَّثَنَا أَبُو النُّضْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كُنْتُ أَصُوعُ لِلزَّوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُمْ لَسَمِعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزَنَا بوزن قَمَرٍ رَادٍ أَوْ اسْتَزَادَ فَقَدْ أُرْبَى

(۲۲۶۸۶) ابورافعؓ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کا سنا تھا، انہوں نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو قیفرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچی جائے، جو شخص اس میں اضافہ کرے یا اضافے کی درخواست کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔

حَدِيثُ امْرَأَةِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۸۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ حُرْمَلَةَ عَنْ خَاتِمَةَ قَالَتْ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ إصْبَعُهُ مِنْ لَذَعَةِ عَقْرِبٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ لَا عَدُوَّ وَإِنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ تَقَاتِلُونَ عَدُوًّا حَتَّى يَأْتِيَ بِأَجُوجٍ وَمَأْجُوجٍ عِوَاضَ الْجُجُودِ صَعَارَ الْعُيُونِ شُهْبُ السَّعَافِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ

(۲۳۸۷) ابن حرمہ اپنی خالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو کسی بچھونے ڈک مارا، نبی ﷺ نے زخم پر پٹی باندھی ہوئی تھی اور خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے تم لوگ کہتے ہو کہ اب تمہارا کوئی دشمن نہیں رہا، حالانکہ تم خروج یا جوج یا جوج تک اپنے دشمنوں سے لڑتے رہو گے، جن کے چہرے چوڑے آنکھیں چھوٹی اور سرخی مائل سفید بال ہوں گے اور وہ ہر بلندی سے پھسلتے ہوئے محسوس ہوں گے، اور ان کے چہرے پچھی ہوئی کمانوں کی طرح گلیں گے۔

حَدِيثُ امْرَأَةِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۸۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا رَافِعُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي حُشْرَجُ بْنُ زِيَادٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ خَيْبَرَ وَأَنَا سَادِسُ سِتِّ نِسْوَةٍ قَبْلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَعَهُ نِسَاءً فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُنَّ وَيَأْمُرُ مَنْ خَرَجْتُنَّ فَعَلْنَا خَرَجْنَا نَنَازِلُ السَّهَامَ وَنَسْقِي النَّاسَ السَّوِيقَ وَمَعَنَا مَا نَدَاوِي بِهِ الْجَرْحَى وَنَعْرِزُ الشَّعْرَ وَنُعِينُ بِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ قُمْنَ فَأَنْصَرِفْنَ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ خَيْبَرَ أَخْرَجَ لَنَا سِهَامًا كَسِهَامِ الرَّجُلِ قُلْتُ يَا جَدَّةُ مَا أَخْرَجَ لَكُنَّ قَالَتْ تَمَرًا [ضعف الخطابي إسناده. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۲۷۲۹)].

[انظر: ۲۷۶۳۲].

(۲۳۸۸) حشر بن زیاد اپنی وادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نکلی، میں اس وقت چھ میں سے چھٹی عورت تھی، نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ ان کے ہمراہ خواتین بھی ہیں تو نبی ﷺ نے ہمارے پاس پیغام بھیجا کہ تم کیوں نہ ہو اور اس کی اجازت سے نکلی ہو؟ ہم نے جواب دیا کہ ہم لوگ اس لئے نکلے ہیں تاکہ ہمیں بھی حصہ ملے، ہم لوگوں کو ستونگھول کر پلا سکیں، ہمارے پاس مریضوں کے علاج کا سامان بھی ہے، ہم بالوں کو کات لیں گی اور راہ خدا میں اس کے ذریعے ان کی مدد

کریں گی، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ واپس چلی جاؤ، جب اللہ نے خیر کو فتح کر دیا تو نبی ﷺ نے ہمیں بھی مردوں کی طرح حصہ مرحمت فرمایا، میں نے اپنی دادی سے پوچھا کہ دادی جان! نبی ﷺ نے آپ کو کیا حصہ دیا؟ انہوں نے جواب دیا کھجوریں۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَكَانَ غَابِلًا عَلَى تَوَجُّعٍ وَأَنْتَى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَامَ عَلَى إِجَارٍ لَيْسَ عَلَيْهِ مَا يَدْفَعُ قَدَمَيْهِ فَخَرَّ فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الدُّمَةُ وَمَنْ رَكِبَ النُّحْرَ إِذَا ارْتَجَّ فَقَدْ بَرَأَتْ مِنْهُ الدُّمَةُ [راجع: ۲۹، ۲۱]

(۲۳۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسے گھر کی چھت پر سوائے جس کی کوئی منڈیر نہ ہو اور وہ اس سے نیچے گر کر مر جائے تو کسی پر اس کی ذمہ داری نہیں ہے، اور جو شخص ایسے وقت میں سمندری سفر پر روانہ ہو جب سمندر میں طغیانی آئی ہوگی ہو اور مر جائے تو اس کی ذمہ داری بھی کسی پر نہیں ہے۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۹۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ الصَّاحِ قَالَ سُرَيْجٌ عَنِ الْحُرِّ عَنْ هَنِيْدَةَ بِنِ خَالِدٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ عَفَّانُ أَوَّلَ الثَّانِي مِنَ الشَّهْرِ وَخَوَيْمِسِينَ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۴۳۷، النسائی: ۲۰۵ و ۲۲۱ و ۲۷۹۲۰، انظر: ۲۷۹۲۰، ۲۷۰۰۱)]

(۲۳۹۰) نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نو ذی الحجہ، دس محرم اور ہر مہینے کے تین دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ خُثَمِ النَّبِيِّ ﷺ

قبیلہ خثعم کے ایک آدمی کی روایت

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ خُثَعَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَوَقَفَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَاجْتَمَعَ عَلَيْهِ

أَصْحَابُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَعْطَانِي الْكَيْلَةَ الْكُنْزَيْنِ كُنْزُ فَارِسَ وَالرُّومِ وَأَمَدَنِي بِالْمُلُوكِ مُلُوكِ جَمِيرٍ إِلَّا الْأَحْمَرَيْنِ وَلَا مَلَكَ إِلَّا لِلَّهِ يَأْتُونَ يَأْخُذُونَ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَيَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْهَا ثَلَاثًا (۲۲۶۹۱) قَبِيلَهُ شَمُّمِ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک رات نبی ﷺ کہیں ٹھہرے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نبی ﷺ کے پاس جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا آج رات اللہ تعالیٰ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے ہیں، ایران اور روم کے خزانے، اور قبیلہ حمیر کے بادشاہوں سے اس میں اضافہ فرمایا ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی بادشاہ نہیں، وہ آ کر اللہ کے مال میں سے لیں گے اور راہِ خدا میں جہاد کریں گے، یہ جملہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ دہرایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۶۹۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ جَرِيدَةً فَضَرَبَ بِهَا كَفِّي وَقَالَ اطْرَحْهُ قَالَ فَطَرَحْتُ فَفَعَّرَ حُتُّهُ ثُمَّ عَذْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ قُلْتُ طَرَحْتُهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَسْتَمِيعَ بِهِ وَلَا تَطْرَحْهُ [راجع: ۱۸۴۷۹]۔

(۲۲۶۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ایک ٹہنی لے کر میرے ہاتھ پر ماری اور مجھے حکم دیا کہ اسے اتار دوں، چنانچہ میں نے اسے باہر جا کر پھینک دیا، اور دوبارہ حاضر خدمت ہو گیا، نبی ﷺ نے پوچھا وہ انگوٹھی کیا ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے پھینک دی میں نے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ اس سے کسی اور طرح کا تدبیر اٹھا لو، اسے پھینک دو۔

حَدِيثُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث

(۲۲۶۹۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُرَزِيِّ فَقَدْ خَلَّ شَابَانُ مِنْ وَكَيْدِ عُمَرَ فَصَلَّى رَجُعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَذَعَاهُمَا فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتُمَاهَا وَقَدْ كَانَ أَبُو كُمَا يَنْهَى عَنْهَا قَالَا حَدَّثَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَسَكَتَ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمَا شَيْئًا

(۲۲۶۹۳) عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن معقل مرنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت

عمر ؓ کی اولاد میں سے دو جوان آئے اور نماز عصر کے بعد دو سنتیں پڑھیں، حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نے ایک آدمی کو بھیج کر انہیں بلوایا اور فرمایا کہ یہ کون سی نماز ہے جو تم نے پڑھی ہے جبکہ تمہارے والد تو اس سے منع کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں حضرت عائشہ ؓ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ دو رکعتیں پڑھی ہیں، اس پر وہ خاموش ہو گئے اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مَاتَ

ایک صحابی ؓ کی روایت

(۲۳۶۹۴) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِیح عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَكَانَ لَجَدِّهِ صُحْبَةً أَنَّهُ خَرَجَ زَائِرًا لِرَجُلٍ مِنْ إِخْوَانِهِ فَلَمَّغَهُ شَكَاتَهُ قَالَ قَدْ خَلَّ عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَيْتُكَ زَائِرًا عَابِدًا وَمُبَشِّرًا قَالَ كَيْفَ جَمَعْتَ هَذَا كُلَّهُ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ زِيَارَتَكَ فَيَلْتَقِي شَكَاتُكَ فَكَانَتْ عِيَادَةً وَأُبَشِّرُكَ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَبَقَتْ لِلْعَبْدِ مِنَ اللَّهِ مَنَزِلَةٌ لَمْ يُلْغَهَا بِعَمَلِهِ ابْتِلَاءَ اللَّهِ فِي جَسَدِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي وَلَدِهِ ثُمَّ صَبَرَهُ حَتَّى يُلْغَهَا الْمَنَزِلَةُ الَّتِي سَبَقَتْ لَهُ مِنْهُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۰۹۰). قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعیف].

(۲۳۶۹۳) محمد بن خالد اپنے دادا سے ”جنہیں نبی ﷺ سے شرف صحبت حاصل تھا“ نقل کرتے ہیں کہ ایک دن وہ اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کے ارادے سے نکلے، راستے میں ان کی بیماری کا پتہ چلا تو ان کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے لئے، عیادت کے لئے اور خوشخبری دینے کے لئے آیا ہوں، اس نے پوچھا کہ یہ ساری چیزیں ایک جگہ کیسے جمع ہو گئیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں جس وقت نکلا تھا تو اس وقت آپ سے ملاقات کا ارادہ تھا، راستے میں آپ کی بیماری کی خبر سنی تو یہاں پہنچ کر عیادت ہو گئی اور ربی خوشخبری تو وہ یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ کے یہاں کسی بندے کا مقام و مرتبہ اس درجے سے آگے بڑھ جاتا ہے جہاں تک اس کا عمل نہیں پہنچتا، تو اللہ تعالیٰ اسے جسمانی، مالی یا اولاد کی طرف سے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر اسے اس پر صبر بھی عطا کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس درجے تک جا پہنچتا ہے جو اس کے لئے طے ہو چکا ہوتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو الْإِنصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۳۳۶۹۵) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْإِنصَارِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَبْذِعُ بِي فَاحْمِلْنِي قَالَ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أَذْكَهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَحْرٍ فَأَعْلِيهِ [راجع: ۱۷۲۱۲]

(۳۳۶۹۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا سامان سفر اور سواری ختم ہو گئی ہے، لہذا مجھے کوئی سواری دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کر دوں، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے آدمی کا پتہ نہ بتا دوں جو اسے سواری کے لئے جانور مہیا کر دے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۳۳۶۹۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أُوسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْإِنصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ أَهْرَوْهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَكْبَرَهُمْ سِنًا وَلَا تَوْعَنَ رَجُلًا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا تَجْلِسْ عَلَى تَكْرِ مَنِيهِ فِي بَيْتِهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَكَ [راجع: ۱۷۱۸۹]

(۳۳۶۹۶) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو ان میں قرآن کا سب سے بڑا قاری ہو، اگر سب لوگ قراءت میں برابر ہوں تو سب سے زیادہ سنتوں کو جاننے والا امامت کرے، اگر اس میں بھی برابر ہوں تو سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کرے، اور اگر ہجرت میں بھی سب برابر ہوں تو سب سے زیادہ عمر رسیدہ آدمی امامت کرے، کسی شخص کے گھریا حکومت میں کوئی دوسرا امامت نہ کرائے، اسی طرح کوئی شخص کسی کے گھر میں اس کے باعزت مقام پر نہ بیٹھے الا یہ کہ وہ خود اس کی اجازت دے دے۔

(۳۳۶۹۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ وَبَزِيدُ أَخْبَرَنَا الدُّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوَسَطِهِ وَآخِرِهِ [راجع: ۱۷۱۹۹]

(۳۳۶۹۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کے ابتدائی، درمیانے اور آخری ہر حصے میں وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۳۳۶۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَكِيمِ بْنِ أَلَيْحٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ أَرْبَعٌ خِلَالٍ أَنْ يُجِيبَهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسْمِتَهُ إِذَا عَطَسَ وَإِذَا مَرَضَ أَنْ يُعَوِّدَهُ وَإِذَا مَاتَ أَنْ يَشْهَدَهُ قَالَ الْبُوصَيْرِيُّ: هَذَا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۱۴۳۴). قال شعيب: صحيح لغيره.

(۳۳۶۹۸) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چار حق ہیں، جب وہ دعوت کرے تو اسے قبول کرے، جب اسے چھینک آئے تو جواب دے، بیمار ہو تو عیادت کرے، اور جب فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہو۔

(۳۳۶۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمِينِ فَقَالَ الْإِيمَانُ هَاهُنَا الْإِيمَانُ هَاهُنَا وَإِنَّ الْقُسْوَةَ وَغِلَطَ الْقُلُوبِ فِي الْقَدَّادِينَ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةٍ وَمَضَرٍ [راجع: ۱۷۱۹۳].

(۳۳۶۹۹) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے دست مبارک سے یمن کی طرف اشارہ کر کے دو مرتبہ فرمایا ایمان یہاں ہے، یاد رکھو! دلوں کی ختنی اور درشتی ان منکبروں میں ہوتی ہے جو اونٹنوں کے مالک ہوں، جہاں سے شیطان کا سینگ نمودار ہوتا ہے یعنی ربیعہ اور مضر نامی قبائل میں۔

(۳۳۷۰۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَتَاخَرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ وَمِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ لَمُنْفَرِقِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ [راجع: ۱۷۱۹۲].

(۳۳۷۰۰) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ فلاں آدمی (اپنے امام) کے خوف سے میں فجر کی نماز سے رہ جاؤں گا کیونکہ وہ ہمیں بہت لمبی نماز پڑھاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ دورانِ وعظ نبی ﷺ کو کبھی غضب ناک نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! تم میں سے بعض افراد دوسرے لوگوں کو تنہا کر دیتے ہیں، تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے، اسے چاہئے کہ پہلی نماز پڑھائے، کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔

(۳۳۷۰۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [راجع: ۱۷۲۱۸].

(۳۳۷۰۱) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ

بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیاء نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۳۲۷.۲) قَالَ ابْنُ مَالِكٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا الْقَعْبِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَسْعُودٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِمَّا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ الْأَوَّلَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ [من زوائد القطيعي]۔

(۲۲۷.۰۲) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں نے پہلی نبوت کا جو کلام پایا ہے، اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم میں شرم و حیاء نہ رہے تو جو چاہو کرو۔

(۳۲۷.۳) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عُمَرُو أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيُنْفِقُ أَحَدَنَا فَيُحَامِلُ فَيَجِيءُ بِالْمُدِّ وَإِنَّ لِيَصْطَرِّهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ قَالَ شَقِيقٌ قَوْلَيْتُ أَنَّهُ يُعْرَضُ بِنَفْسِهِ [صححه البخاری (۱۴۱۶)]

(۲۲۷.۰۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب صدقہ و خیرات کی ترغیب دیتے تو ہم میں سے ایک آدمی جا کر مزدوری کرتا اور ایک مد کا کر لے آتا (اور وہ صدقہ کر دیتا) جبکہ آج ان میں سے بعض کے پاس لاکھوں روپے ہیں، راوی حدیث شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غالباً اس سے ان کا اشارہ خود اپنی ذات کی طرف تھا۔

(۳۲۷.۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا صَدَقَةٌ [راجع: (۱۷۲۱۰)]

(۲۲۷.۰۴) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے اہل خانہ پر کچھ خرچ کرتا ہے اور ثواب کی نیت رکھتا ہے تو وہ خرچ کرنا بھی صدقہ ہے۔

(۳۲۷.۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فِيكُمْ مُنَافِقِينَ فَمَنْ سَمِئْتُ فَلْيَكُمُ ثُمَّ قَالَ فَمَنْ يَأْتِي فُلَانٌ فَمَنْ يَأْتِي فُلَانٌ حَتَّى سَمَى سِتَّةً وَثَلَاثِينَ رَجُلًا ثُمَّ قَالَ إِنَّ فِيكُمْ أَوْ مِنْكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ قَالَ فَمَرَّ عُمَرُو عَلَى رَجُلٍ مِمَّنْ سَمَى مُنْفِعٌ فَقَدْ كَانَ يَعْرِفُهُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ فَحَدَّثَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْدًا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ [راجع: (۱۷۲۳۴)]۔

(۲۲۷.۰۵) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا تم میں سے بعض لوگ منافقین بھی ہیں، اس لئے میں جس کا نام لوں وہ اپنی جگہ کھڑا ہو جائے، پھر نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا اے فلاں! کھڑے ہو جاؤ، اس طرح نبی ﷺ نے ۳۶ آدمیوں کے نام لیے، پھر فرمایا یہ لوگ تم ہی میں تھے اس لئے اللہ سے ڈرتے رہو، کچھ ہی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی پر گزر ہوا جس نے اپنا چہرہ چھپا رکھا تھا اور وہ ان

بی آدمیوں میں سے تھا جن کے نام نبی ﷺ نے لیے تھے، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے پہچانتے تھے، انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ اس نے بتایا کہ نبی ﷺ نے آج یہ فرمایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا دور ہو جا۔

(۲۲۷۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ زُجَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَفْيَانُ أَرَاهُ عِيَاضَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ [اخرجه عبد بن حميد (۲۳۷)].

[سنادہ ضعیف]

(۲۲۷۰۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يُضْرِبُ غُلَامًا لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَأَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنِّي أَعْتَقُهُ لَوْ جِئَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۷۲۱۵]

(۲۲۷۰۷) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن وہ اپنے کسی غلام کو مار پھینٹ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بخدا! تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہو، اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں اسے اللہ کی رضا کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

(۲۲۷۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ وَلَكِنْ أَتَيْتُ فَلَا أُنَاقِي الرَّجُلَ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ غَامِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲]

(۲۲۷۰۸) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میرا سامان سفر اور سواری ختم ہو گئی ہے، لہذا مجھے کوئی سواری دے دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کوئی جانور نہیں ہے جس پر میں تمہیں سوار کروں، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایسے آدمی کا پتہ نہ بتا دوں جو اسے سواری کے لئے جانور مہیا کر دے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۲۲۷۰۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدَّثَ اللَّهُ بِنْ زَيْدٍ هُوَ الَّذِي كَانَ أَرَى النَّدَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْنَا ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ [راجع: ۱۷۱۹۴]۔

(۲۲۷۰۹) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف لائے، حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے، ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ نبی ﷺ نے اس پر اتنی دیر سکوت فرمایا کہ ہم تنہا کرنے لگے کہ کاش! ہم نے یہ سوال پوچھا ہی نہ ہوتا، پھر فرمایا کہا کرو ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ“ اور سلام کے الفاظ تو تم جانتے ہی ہو۔

(۲۲۷۱۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكُ ابْنِ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْكُوفَةِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ الْجَسَّ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَعْلَمَ مَا تَحَدَّثُ بِهِ يَا عُرْوَةُ أَوَأَنْ جَبْرِيلَ هُوَ الَّذِي أَقَامَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَالَ عُرْوَةُ كَذَلِكَ كَانَ بِبَشِيرِ بْنِ أَبِي مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ [راجع: ۱۷۲۱۷]

(۲۲۷۱۰) امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے عصر کی نماز مؤخر کر دی، تو عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آ کر کہا کہ ایک مرتبہ کوفہ میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بھی نماز عصر میں تاخیر کر دی تھی، تو حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا تھا یہ کیا مغیرہ! کیا آپ یہ بات جانتے نہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی، نبی ﷺ نے بھی اس وقت نماز پڑھی، اسی طرح پانچوں نماز کے وقت وہ آئے اور وقت مقرر کیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ حدیث سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا عروہ! اچھی طرح سوچ سمجھ کر کہو، جبریل نے نماز کا وقت متعین کیا تھا؟ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! بشیر بن ابی مسعود نے مجھ سے اسی طرح یہ حدیث بیان کی ہے۔

(۲۲۷۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَضْرِبُ مَسْلُوكًا لِي إِذَا رَجُلٌ يَتَدَي مِنْ خَلْفِي أَعْلَمَ يَا أَبَا مَسْعُودٍ أَعْلَمَ يَا أَبَا مَسْعُودٍ فَانْتَفَقْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَلَّهِ أَفْضَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَى هَذَا قَالَ فَحَلَفْتُ لَا أَضْرِبُ مَسْلُوكًا لِي أَبَدًا

(۲۲۷۱۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں اپنے کسی غلام کو مار پیٹ رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آواز رہنے دیں سنائی دی اسے ابو مسعود! یاد رکھو! میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا بخدا! تم اس غلام پر جتنی قدرت رکھتے ہو، اللہ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، اسی وقت میں نے قسم کھالی کہ آئندہ کبھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا۔

(۲۲۷۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وَلَا تُهْمُ حَتَّى تُحْدِثُوا أَعْمَالًا فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ فَالْتَحَوْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [راجع: ۱۷۲۱۵]۔

(۲۲۷۱۳) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قریش سے فرمایا یہ حکومت اس وقت تک تمہارے درمیان رہے گی اور تم اس وقت تک اس پر حکمران رہو گے جب تک نئی بدعات ایجاد نہ کرلو، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنی بدترین مخلوق کو مسلط کر دے گا، اور وہ تمہیں اس طرح چھیل دیں گے جیسے لکڑی کو چھیل دیا جاتا ہے۔

(۲۲۷۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبٍ قَالَ فَالْتَحَوْكُمْ وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَقَالَ فَالْتَحَوْكُمْ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [انظر: ۲۲۷۱۹]۔

(۲۲۷۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۱۵) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ أَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِسَعٍ مَائِدَةٍ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ [راجع: ۱۷۲۲۲]۔

(۲۲۷۱۴) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے راؤ خدا میں ایک اونٹنی صدقہ کر دی جس کی ناک میں کیل بھی پڑی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن یہ سات سواونٹیاں لے کر آئے گی جن کی ناک میں کیل پڑی ہوگی۔

(۲۲۷۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ فَذَكَرَهُ وَلَمْ يَسْلُكْ قَالَ لَتَأْتِيَنَّ

(۲۲۷۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْبُرَيْدِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَلَا أَصَلَّى بِكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَمَعَ قَوْضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ قَالَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى اسْتَقْفَرَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ قَوْضَعَ كَفَّيْهِ وَجَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ قَالَ ثُمَّ قَامَ حَتَّى اسْتَقْفَرَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا

(۲۲۷۱۶) سالم البراء "جو ایک قابل اعتماد راوی ہیں" کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نماز کا طریقہ پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ یہ کہہ

کر انہوں نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی، رفع یدین کیا رکوع میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا، اور ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھا، پھر سیدھے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو بغلوں سے جدا رکھا پھر سر اٹھا کر سیدھے بیٹھ گئے یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ قائم ہو گیا، پھر چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھ کر دکھائیں۔

(۲۳۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَفَعَهُ وَقَالَ شَازَانُ مَرَّةً عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

(۲۳۷۱۷) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

(۲۳۷۱۸) وَذَكَرَ شَازَانُ أَيْضًا حَدِيثَ الدَّالِّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ [راجع: ۱۷۲۱۲]

(۲۳۷۱۸) اور شازان نے یہ حدیث بھی ذکر کی کہ جو شخص نیکی کی طرف رہنمائی کر دے، اسے بھی نیکی کرنے والے کی طرح اجر و ثواب ملتا ہے۔

(۲۳۷۱۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي لَابِثٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُرَيْشٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَزَالُ فِيكُمْ وَأَنْتُمْ وَلَاحَتُهُ مَا لَمْ تُحْدِثُوا فَإِذَا فَعَلْتُمْ ذَلِكَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهِ وَالتَّحَوُّكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيبُ [راجع: ۲۲۷۱۳]

(۲۳۷۱۹) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قریش سے فرمایا یہ حکومت اس وقت تک تمہارے درمیان رہے گی اور تم اس وقت تک اس پر حکمران رہو گے جب تک نئی بدعات ایجاد نہ کر لو، جب تم ایسا کرنے لگو گے تو اللہ تم پر اپنی بدترین مخلوق کو مسلط کر دے گا، اور وہ تمہیں اس طرح پھیل دیں گے جیسے لکڑی کو پھیل دیا جاتا ہے۔

وَمِنْ حَدِيثِ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۷۲۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَحَبَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَاشِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّرَ يَقُولُ قَالَ حَبَّاجٌ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلَاءِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَحَبُّ أَنْ لِي الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا بِهَذِهِ الْآيَةِ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ أَشْرَكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِلَّا وَمَنْ أَشْرَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۲۷۲۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس آیت کے بدلے میں مجھے دنیا دانیہا بھی مل جائے تو مجھے پسند نہیں یا عبادِی الدِّین اُنْزِلُوا عَلَیْ اَنْفُسِهِمْ..... ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک کرنے والے کا کیا حکم ہے؟ اس پر نبی ﷺ خاموش ہو گئے پھر تھوڑی دیر بعد تین مرتبہ فرمایا سوائے مشرک کے۔

(۲۲۷۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِی اَبِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعَادَةَ حَدَّثَنِی حَمِیدُ الشَّامِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ الْمُنَیْبِیِّ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ اَخَّرَ عَهْدَهُ بِاِنْسَانٍ فَاطِمَةُ وَاَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ عَلَیْهِ اِذَا قَدِمَ فَاطِمَةُ قَالَ قَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ لَّهٗ فَاتَانَا فَاِذَا هُوَ یَمْسَحُ عَلَیْ بَابِهَا وَرَاى عَلَی النُّحْسَنِ وَالْحُسَنِ قَلْبَیْنِ مِنْ فِصَّةٍ فَرَجَعَ وَلَمْ یَدْخُلْ عَلَیْهَا فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ فَاطِمَةُ ظَنَّتْ اَنَّهُ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیْهَا مِنْ اَجْلِ مَا رَاى فَهَجَعَتْ السُّرَّ وَنَزَعَتْ الْقُلُوبَیْنِ مِنَ الصَّیْبِیْنِ فَطَقَعَهُمَا فَجَعَلَ الصَّیْبَانِ یَقْسِمَتُهُ بَیْنَهُمَا فَانْطَلَقَا اِلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا یَبْكِیَانِ فَآخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمَا فَقَالَ یَا ثُوْبَانُ اذْهَبْ بِهَذَا اِلَی بَنِی فُلَانٍ اَهْلُ بَیْتِی بِالْمَدِیْنَةِ وَاشْعِرْ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسَوَارِیْنِ مِنْ عَاجٍ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِی وَلَا اُحِبُّ اَنْ یَاْكُلُوْا مِمَّا یُحِبُّهُمْ فِی حَیَاتِهِمْ الدُّنْیَا

(۲۲۷۲۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہوتے تو اپنے اہل خانہ میں سے سب سے آخر میں جس سے ملاقات کرتے وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے جس کے یہاں تشریف لے جاتے وہ بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہوتیں، ایک مرتبہ نبی ﷺ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو حسب معمول حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے، وہاں پہنچے تو گھر کے دروازے پر پردہ دکھائی دیا، اور حضرات حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں چاندی کے ننگن نظر آئے، نبی ﷺ ان کے گھر میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے گئے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھ کر سمجھ گئیں کہ نبی ﷺ انہی چیزوں کو دیکھ کر واپس چلے گئے ہیں، چنانچہ انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور دونوں بچوں کے ہاتھوں سے ننگن اتار کر توڑ ڈالے، اس پر دونوں بچے رونے لگے، اور روتے روتے نبی ﷺ کے پاس چلے گئے، نبی ﷺ نے وہ ننگن ”جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں تقسیم کر دیے تھے“ ان سے لے لیے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ثوبان! اسے بنو فلاں (اہل مدینہ کے ایک گھر کے متعلق فرمایا) کے پاس لے جاؤ، اور فاطمہ کے لئے ایک بیٹی ہمارا اور ہاتھی دانت کے دو ننگن خرید لاؤ، کیونکہ یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں اور میں نہیں جانتا کہ یہ اپنی حلال چیزیں بھی دنیا میں کھالیں۔

(۲۲۷۲۲) حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ عِیْسَى وَثُوْبَانُ وَهَذَا حَدِیْثُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عِیَاشٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الْمُؤَلَّبِیِّ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ الرَّحْبِیِّ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی مَسِیْرٍ لَّہٗ اِنَّا مُنْذِلُجُوْنَ فَلَآ یُذْلِجُوْنَ مُضِیْبٌ وَلَا مُضِیْفٌ فَاَذْلَجَ رَجُلٌ عَلَی نَاقَةٍ لَّہٗ صَعْبَةً فَسَقَطَتْ فَانْدَقَتْ فَاِخَذَهُ فَمَاتَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عَلَیْہِ ثُمَّ

أَمْرٌ مُنَادٍ يَنَادِي فِي النَّاسِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا تَحِلُّ لِعَاصٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [إخرجه الطبرانی فی الکبیر (۱۲۳۶)]، قال شعيب: إسناده ضعيف و متنه منكر.

(۲۲۴۲۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے کسی سفر میں فرمایا ہم رات کو سفر پر روانہ ہوں گے اس لئے کوئی شخص کسی بھرے ہوئے یا کمزور جانور پر سواری نہ کرے، اس ہدایت کے باوجود ایک آدمی ایک سرکش اونٹنی پر سوار ہو گیا، راستے میں وہ کہیں گرا اور اس کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں، پھر ایک منادی کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ کسی نافرمان کے لئے جنت طلال نہیں ہے، تین مرتبہ فرمایا۔

(۲۲۷۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَفْعَلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَكَرَّرْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

[صححه مسلم (۵۹۱)، وابن خزيمة (۷۳۷ و ۷۳۸) وابن حبان (۲۰۰۳)] [انظر: (۲۲۷۲۲)]

(۲۲۴۲۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء کرتے کہ اے اللہ! تو ہی حقیقی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تیری ذات بڑی بابرکت ہے۔

(۲۲۷۲۴) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَتَكَلَّمُ لِي بِوَاحِدَةٍ وَاتَّكَلَّ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثَوْبَانُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ يَغْنِي شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَأَنَّا لَا نَسْأَلُ [قال الألبانی: صحيح (ابوداود: ۱۶۴۳)] قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف [انظر: (۲۲۷۲۲)]

(۲۲۴۲۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کسی کی سے کچھ نہیں مانگا۔

(۲۲۷۲۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنِ النَّبَاسِ بْنِ سَالِمٍ النَّخَعِيِّ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى أَبِي سَلَامٍ الْخَبَرِيِّ فَحَمِلَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَرِيدِ يَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَاضِ فَقَدِمَ بِهِ عَلَيْهِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ ثَوْبَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَوَاضِي مِنْ عَذْنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبُلْقَاءِ مِائَةٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَبُهُ عَذْدُ النُّجُومِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَ مِنْهُ شَرِبَتْ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ رُودًا عَلَيْهِ فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُمُ الشُّعْتُ رُوَّوسَا الدُّنْسِ ثِيَابَا الدِّينِ لَا يَنْكَحُونَ الْمُتَنَعَّمَاتِ وَلَا تَفْتَحُ لَهُمْ أَبْوَابُ

السُّدُّ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَقَدْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِمَاتِ وَفُتِحَتْ لِي السُّدُورُ إِلَّا أَنْ يُرَحِّمَنِي اللَّهُ وَاللَّهُ لَا يَجْرَمُ أَنْ لَا أَذْهَنُ رَأْسِي حَتَّى يَشْعَتَ وَلَا أَغْمِلَ قَوْلِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّ [صححه الحاكم

(۱۷۴/۴)۔ قال الترمذی: غریب۔ قال الألبانی: صحیح المرفوع منه (ابن ماجه: ۲۴۱۲، الترمذی: ۲۴۴۴)۔ قال

شعیب: صحیح دون ((أول الناس))۔

(۲۷۲۵) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ڈاکے کے ذریعے ایک مرتبہ ابوسلام حبشی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا، وہ ابوسلام سے حوض کوثر کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے، چنانچہ وہ آگئے، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میرے حوض کی لمبائی چوڑائی اتنی ہے جتنی عدن اور عمان بقاء کے درمیان ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، اس کے کنوڑے آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں گے، جو اس کا ایک گھونٹ پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، سب سے پہلے اس حوض پر فقراء و مہاجرین آئیں گے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے سروں کے بال بکھرے ہوئے اور کپڑے میلے ہوں گے، جو ناز و نعم میں پٹی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے ہوں گے اور نہ ہی ان کے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہوں گے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ میں نے تو ناز و نعم میں پٹی ہوئی عورتوں سے نکاح کیا ہے اور میرے لیے تو بند دروازے بھی کھولے جاتے ہیں، اب اللہ ہی مجھ پر رحم فرمائے، بخدا! اب میں اس وقت تک اپنے سر پر تل نہیں لگاؤں گا جب تک وہ پراگندہ نہ ہو جائے اور اپنے جسم پر پہنے ہوئے کپڑے اس وقت تک نہیں دھوؤں گا جب تک وہ میلے نہ ہو جائیں۔

(۲۷۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ عَنْ ثُوْبَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا أَوْ أَحْرَقَ نَخْلًا أَوْ قَطَعَ شَجَرَةً مُثْمِرَةً أَوْ ذَبَحَ شَاةً لِأَهَابِهَا لَمْ يَرْجَعْ كَفَفًا

(۲۷۲۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص (میدان) جہاد میں کسی تابانہ بچے یا انتہائی عمر رسیدہ آدمی کو قتل کرے، یا کسی باغ کو آگ لگا دے، یا کسی پھل دار درخت کو کاٹ ڈالے، یا کھال حاصل کرنے کے لئے کسی بکری کو ذبح کر ڈالے تو وہ برابر سراپاں نہیں آیا۔

(۲۷۲۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانٌ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مُعْذَانَ عَنْ ثُوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكُبْرَى وَالَّذِينَ وَالْعُلُولِ [صححه

الحاکم (۲۶/۲) قال الألبانی: شاذ بهذا اللفظ (ابن ماجه: ۲۴۱۲، الترمذی: ۱۵۷۳)۔ قال شعیب: [إسناده صحیح]

(۲۲۷۲۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قِيلَ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَكْذِبُونَ عَلَيَّ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [انظر: ۲۲۷۲۸، ۶].

(۲۲۷۲۸) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرف جھوٹی نسبت کرتے ہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سہرا کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

(۲۲۷۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمِ وَالْمُحْجُومِ [انظر: ۲۲۷۲۹، ۶].

(۲۲۷۲۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲۲۷۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ عَنْ بَلْجٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمُهَرِّجِيِّ قَالَ وَكَانَ قَاصُّ النَّاسِ بِقُسْطَظِيَّةٍ قَالَ قِيلَ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ قَافِطَرٍ [الخرجه الطبرانی (۱۴۴۰)، قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف] [انظر: ۲۲۷۳۰، ۷].

(۲۲۷۳۰) ابوشیبہ مہری رضی اللہ عنہ ”جو قسطنطنیہ میں وعظ گوئی کیا کرتے تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو قی آئی تو نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا۔

(۲۲۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا غَادَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَهُوَ فِي مَخْرَقَةِ الْحَيَّةِ [صححه مسلم (۲۵۶۸) قال الترمذی: حسن صحيح] [انظر: ۲۲۷۳۱، ۲۲۷۳۲، ۲۲۷۳۳، ۲۲۷۳۴، ۲۲۷۳۵، ۲۲۷۳۶، ۲۲۷۳۷، ۲۲۷۳۸، ۲۲۷۳۹، ۲۲۷۴۰، ۲۲۷۴۱، ۲۲۷۴۲، ۲۲۷۴۳، ۲۲۷۴۴، ۲۲۷۴۵، ۲۲۷۴۶، ۲۲۷۴۷، ۲۲۷۴۸، ۲۲۷۴۹، ۲۲۷۵۰، ۲۲۷۵۱، ۲۲۷۵۲، ۲۲۷۵۳، ۲۲۷۵۴، ۲۲۷۵۵، ۲۲۷۵۶، ۲۲۷۵۷، ۲۲۷۵۸، ۲۲۷۵۹، ۲۲۷۶۰، ۲۲۷۶۱، ۲۲۷۶۲، ۲۲۷۶۳، ۲۲۷۶۴، ۲۲۷۶۵، ۲۲۷۶۶، ۲۲۷۶۷، ۲۲۷۶۸، ۲۲۷۶۹، ۲۲۷۷۰، ۲۲۷۷۱، ۲۲۷۷۲، ۲۲۷۷۳، ۲۲۷۷۴، ۲۲۷۷۵، ۲۲۷۷۶، ۲۲۷۷۷، ۲۲۷۷۸، ۲۲۷۷۹، ۲۲۷۸۰، ۲۲۷۸۱، ۲۲۷۸۲، ۲۲۷۸۳، ۲۲۷۸۴، ۲۲۷۸۵، ۲۲۷۸۶، ۲۲۷۸۷، ۲۲۷۸۸، ۲۲۷۸۹، ۲۲۷۹۰، ۲۲۷۹۱، ۲۲۷۹۲، ۲۲۷۹۳، ۲۲۷۹۴، ۲۲۷۹۵، ۲۲۷۹۶، ۲۲۷۹۷، ۲۲۷۹۸، ۲۲۷۹۹، ۲۲۸۰۰، ۲۲۸۰۱، ۲۲۸۰۲، ۲۲۸۰۳، ۲۲۸۰۴، ۲۲۸۰۵، ۲۲۸۰۶، ۲۲۸۰۷، ۲۲۸۰۸، ۲۲۸۰۹، ۲۲۸۱۰، ۲۲۸۱۱، ۲۲۸۱۲، ۲۲۸۱۳، ۲۲۸۱۴، ۲۲۸۱۵، ۲۲۸۱۶، ۲۲۸۱۷، ۲۲۸۱۸، ۲۲۸۱۹، ۲۲۸۲۰، ۲۲۸۲۱، ۲۲۸۲۲، ۲۲۸۲۳، ۲۲۸۲۴، ۲۲۸۲۵، ۲۲۸۲۶، ۲۲۸۲۷، ۲۲۸۲۸، ۲۲۸۲۹، ۲۲۸۳۰، ۲۲۸۳۱، ۲۲۸۳۲، ۲۲۸۳۳، ۲۲۸۳۴، ۲۲۸۳۵، ۲۲۸۳۶، ۲۲۸۳۷، ۲۲۸۳۸، ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۰، ۲۲۸۴۱، ۲۲۸۴۲، ۲۲۸۴۳، ۲۲۸۴۴، ۲۲۸۴۵، ۲۲۸۴۶، ۲۲۸۴۷، ۲۲۸۴۸، ۲۲۸۴۹، ۲۲۸۵۰، ۲۲۸۵۱، ۲۲۸۵۲، ۲۲۸۵۳، ۲۲۸۵۴، ۲۲۸۵۵، ۲۲۸۵۶، ۲۲۸۵۷، ۲۲۸۵۸، ۲۲۸۵۹، ۲۲۸۶۰، ۲۲۸۶۱، ۲۲۸۶۲، ۲۲۸۶۳، ۲۲۸۶۴، ۲۲۸۶۵، ۲۲۸۶۶، ۲۲۸۶۷، ۲۲۸۶۸، ۲۲۸۶۹، ۲۲۸۷۰، ۲۲۸۷۱، ۲۲۸۷۲، ۲۲۸۷۳، ۲۲۸۷۴، ۲۲۸۷۵، ۲۲۸۷۶، ۲۲۸۷۷، ۲۲۸۷۸، ۲۲۸۷۹، ۲۲۸۸۰، ۲۲۸۸۱، ۲۲۸۸۲، ۲۲۸۸۳، ۲۲۸۸۴، ۲۲۸۸۵، ۲۲۸۸۶، ۲۲۸۸۷، ۲۲۸۸۸، ۲۲۸۸۹، ۲۲۸۹۰، ۲۲۸۹۱، ۲۲۸۹۲، ۲۲۸۹۳، ۲۲۸۹۴، ۲۲۸۹۵، ۲۲۸۹۶، ۲۲۸۹۷، ۲۲۸۹۸، ۲۲۸۹۹، ۲۲۹۰۰، ۲۲۹۰۱، ۲۲۹۰۲، ۲۲۹۰۳، ۲۲۹۰۴، ۲۲۹۰۵، ۲۲۹۰۶، ۲۲۹۰۷، ۲۲۹۰۸، ۲۲۹۰۹، ۲۲۹۱۰، ۲۲۹۱۱، ۲۲۹۱۲، ۲۲۹۱۳، ۲۲۹۱۴، ۲۲۹۱۵، ۲۲۹۱۶، ۲۲۹۱۷، ۲۲۹۱۸، ۲۲۹۱۹، ۲۲۹۲۰، ۲۲۹۲۱، ۲۲۹۲۲، ۲۲۹۲۳، ۲۲۹۲۴، ۲۲۹۲۵، ۲۲۹۲۶، ۲۲۹۲۷، ۲۲۹۲۸، ۲۲۹۲۹، ۲۲۹۳۰، ۲۲۹۳۱، ۲۲۹۳۲، ۲۲۹۳۳، ۲۲۹۳۴، ۲۲۹۳۵، ۲۲۹۳۶، ۲۲۹۳۷، ۲۲۹۳۸، ۲۲۹۳۹، ۲۲۹۴۰، ۲۲۹۴۱، ۲۲۹۴۲، ۲۲۹۴۳، ۲۲۹۴۴، ۲۲۹۴۵، ۲۲۹۴۶، ۲۲۹۴۷، ۲۲۹۴۸، ۲۲۹۴۹، ۲۲۹۵۰، ۲۲۹۵۱، ۲۲۹۵۲، ۲۲۹۵۳، ۲۲۹۵۴، ۲۲۹۵۵، ۲۲۹۵۶، ۲۲۹۵۷، ۲۲۹۵۸، ۲۲۹۵۹، ۲۲۹۶۰، ۲۲۹۶۱، ۲۲۹۶۲، ۲۲۹۶۳، ۲۲۹۶۴، ۲۲۹۶۵، ۲۲۹۶۶، ۲۲۹۶۷، ۲۲۹۶۸، ۲۲۹۶۹، ۲۲۹۷۰، ۲۲۹۷۱، ۲۲۹۷۲، ۲۲۹۷۳، ۲۲۹۷۴، ۲۲۹۷۵، ۲۲۹۷۶، ۲۲۹۷۷، ۲۲۹۷۸، ۲۲۹۷۹، ۲۲۹۸۰، ۲۲۹۸۱، ۲۲۹۸۲، ۲۲۹۸۳، ۲۲۹۸۴، ۲۲۹۸۵، ۲۲۹۸۶، ۲۲۹۸۷، ۲۲۹۸۸، ۲۲۹۸۹، ۲۲۹۹۰، ۲۲۹۹۱، ۲۲۹۹۲، ۲۲۹۹۳، ۲۲۹۹۴، ۲۲۹۹۵، ۲۲۹۹۶، ۲۲۹۹۷، ۲۲۹۹۸، ۲۲۹۹۹، ۲۳۰۰۰، ۲۳۰۰۱، ۲۳۰۰۲، ۲۳۰۰۳، ۲۳۰۰۴، ۲۳۰۰۵، ۲۳۰۰۶، ۲۳۰۰۷، ۲۳۰۰۸، ۲۳۰۰۹، ۲۳۰۱۰، ۲۳۰۱۱، ۲۳۰۱۲، ۲۳۰۱۳، ۲۳۰۱۴، ۲۳۰۱۵، ۲۳۰۱۶، ۲۳۰۱۷، ۲۳۰۱۸، ۲۳۰۱۹، ۲۳۰۲۰، ۲۳۰۲۱، ۲۳۰۲۲، ۲۳۰۲۳، ۲۳۰۲۴، ۲۳۰۲۵، ۲۳۰۲۶، ۲۳۰۲۷، ۲۳۰۲۸، ۲۳۰۲۹، ۲۳۰۳۰، ۲۳۰۳۱، ۲۳۰۳۲، ۲۳۰۳۳، ۲۳۰۳۴، ۲۳۰۳۵، ۲۳۰۳۶، ۲۳۰۳۷، ۲۳۰۳۸، ۲۳۰۳۹، ۲۳۰۴۰، ۲۳۰۴۱، ۲۳۰۴۲، ۲۳۰۴۳، ۲۳۰۴۴، ۲۳۰۴۵، ۲۳۰۴۶، ۲۳۰۴۷، ۲۳۰۴۸، ۲۳۰۴۹، ۲۳۰۵۰، ۲۳۰۵۱، ۲۳۰۵۲، ۲۳۰۵۳، ۲۳۰۵۴، ۲۳۰۵۵، ۲۳۰۵۶، ۲۳۰۵۷، ۲۳۰۵۸، ۲۳۰۵۹، ۲۳۰۶۰، ۲۳۰۶۱، ۲۳۰۶۲، ۲۳۰۶۳، ۲۳۰۶۴، ۲۳۰۶۵، ۲۳۰۶۶، ۲۳۰۶۷، ۲۳۰۶۸، ۲۳۰۶۹، ۲۳۰۷۰، ۲۳۰۷۱، ۲۳۰۷۲، ۲۳۰۷۳، ۲۳۰۷۴، ۲۳۰۷۵، ۲۳۰۷۶، ۲۳۰۷۷، ۲۳۰۷۸، ۲۳۰۷۹، ۲۳۰۸۰، ۲۳۰۸۱، ۲۳۰۸۲، ۲۳۰۸۳، ۲۳۰۸۴، ۲۳۰۸۵، ۲۳۰۸۶، ۲۳۰۸۷، ۲۳۰۸۸، ۲۳۰۸۹، ۲۳۰۹۰، ۲۳۰۹۱، ۲۳۰۹۲، ۲۳۰۹۳، ۲۳۰۹۴، ۲۳۰۹۵، ۲۳۰۹۶، ۲۳۰۹۷، ۲۳۰۹۸، ۲۳۰۹۹، ۲۳۱۰۰، ۲۳۱۰۱، ۲۳۱۰۲، ۲۳۱۰۳، ۲۳۱۰۴، ۲۳۱۰۵، ۲۳۱۰۶، ۲۳۱۰۷، ۲۳۱۰۸، ۲۳۱۰۹، ۲۳۱۱۰، ۲۳۱۱۱، ۲۳۱۱۲، ۲۳۱۱۳، ۲۳۱۱۴، ۲۳۱۱۵، ۲۳۱۱۶، ۲۳۱۱۷، ۲۳۱۱۸، ۲۳۱۱۹، ۲۳۱۲۰، ۲۳۱۲۱، ۲۳۱۲۲، ۲۳۱۲۳، ۲۳۱۲۴، ۲۳۱۲۵، ۲۳۱۲۶، ۲۳۱۲۷، ۲۳۱۲۸، ۲۳۱۲۹، ۲۳۱۳۰، ۲۳۱۳۱، ۲۳۱۳۲، ۲۳۱۳۳، ۲۳۱۳۴، ۲۳۱۳۵، ۲۳۱۳۶، ۲۳۱۳۷، ۲۳۱۳۸، ۲۳۱۳۹، ۲۳۱۴۰، ۲۳۱۴۱، ۲۳۱۴۲، ۲۳۱۴۳، ۲۳۱۴۴، ۲۳۱۴۵، ۲۳۱۴۶، ۲۳۱۴۷، ۲۳۱۴۸، ۲۳۱۴۹، ۲۳۱۵۰، ۲۳۱۵۱، ۲۳۱۵۲، ۲۳۱۵۳، ۲۳۱۵۴، ۲۳۱۵۵، ۲۳۱۵۶، ۲۳۱۵۷، ۲۳۱۵۸، ۲۳۱۵۹، ۲۳۱۶۰، ۲۳۱۶۱، ۲۳۱۶۲، ۲۳۱۶۳، ۲۳۱۶۴، ۲۳۱۶۵، ۲۳۱۶۶، ۲۳۱۶۷، ۲۳۱۶۸، ۲۳۱۶۹، ۲۳۱۷۰، ۲۳۱۷۱، ۲۳۱۷۲، ۲۳۱۷۳، ۲۳۱۷۴، ۲۳۱۷۵، ۲۳۱۷۶، ۲۳۱۷۷، ۲۳۱۷۸، ۲۳۱۷۹، ۲۳۱۸۰، ۲۳۱۸۱، ۲۳۱۸۲، ۲۳۱۸۳، ۲۳۱۸۴، ۲۳۱۸۵، ۲۳۱۸۶، ۲۳۱۸۷، ۲۳۱۸۸، ۲۳۱۸۹، ۲۳۱۹۰، ۲۳۱۹۱، ۲۳۱۹۲، ۲۳۱۹۳، ۲۳۱۹۴، ۲۳۱۹۵، ۲۳۱۹۶، ۲۳۱۹۷، ۲۳۱۹۸، ۲۳۱۹۹، ۲۳۲۰۰، ۲۳۲۰۱، ۲۳۲۰۲، ۲۳۲۰۳، ۲۳۲۰۴، ۲۳۲۰۵، ۲۳۲۰۶، ۲۳۲۰۷، ۲۳۲۰۸، ۲۳۲۰۹، ۲۳۲۱۰، ۲۳۲۱۱، ۲۳۲۱۲، ۲۳۲۱۳، ۲۳۲۱۴، ۲۳۲۱۵، ۲۳۲۱۶، ۲۳۲۱۷، ۲۳۲۱۸، ۲۳۲۱۹، ۲۳۲۲۰، ۲۳۲۲۱، ۲۳۲۲۲، ۲۳۲۲۳، ۲۳۲۲۴، ۲۳۲۲۵، ۲۳۲۲۶، ۲۳۲۲۷، ۲۳۲۲۸، ۲۳۲۲۹، ۲۳۲۳۰، ۲۳۲۳۱، ۲۳۲۳۲، ۲۳۲۳۳، ۲۳۲۳۴، ۲۳۲۳۵، ۲۳۲۳۶، ۲۳۲۳۷، ۲۳۲۳۸، ۲۳۲۳۹، ۲۳۲۴۰، ۲۳۲۴۱، ۲۳۲۴۲، ۲۳۲۴۳، ۲۳۲۴۴، ۲۳۲۴۵، ۲۳۲۴۶، ۲۳۲۴۷، ۲۳۲۴۸، ۲۳۲۴۹، ۲۳۲۵۰، ۲۳۲۵۱، ۲۳۲۵۲، ۲۳۲۵۳، ۲۳۲۵۴، ۲۳۲۵۵، ۲۳۲۵۶، ۲۳۲۵۷، ۲۳۲۵۸، ۲۳۲۵۹، ۲۳۲۶۰، ۲۳۲۶۱، ۲۳۲۶۲، ۲۳۲۶۳، ۲۳۲۶۴، ۲۳۲۶۵، ۲۳۲۶۶، ۲۳۲۶۷، ۲۳۲۶۸، ۲۳۲۶۹، ۲۳۲۷۰، ۲۳۲۷۱، ۲۳۲۷۲، ۲۳۲۷۳، ۲۳۲۷۴، ۲۳۲۷۵، ۲۳۲۷۶، ۲۳۲۷۷، ۲۳۲۷۸، ۲۳۲۷۹، ۲۳۲۸۰، ۲۳۲۸۱، ۲۳۲۸۲، ۲۳۲۸۳، ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۸۵، ۲۳۲۸۶، ۲۳۲۸۷، ۲۳۲۸۸، ۲۳۲۸۹، ۲۳۲۹۰، ۲۳۲۹۱، ۲۳۲۹۲، ۲۳۲۹۳، ۲۳۲۹۴، ۲۳۲۹۵، ۲۳۲۹۶، ۲۳۲۹۷، ۲۳۲۹۸، ۲۳۲۹۹، ۲۳۳۰۰، ۲۳۳۰۱، ۲۳۳۰۲، ۲۳۳۰۳، ۲۳۳۰۴، ۲۳۳۰۵، ۲۳۳۰۶، ۲۳۳۰۷، ۲۳۳۰۸، ۲۳۳۰۹، ۲۳۳۱۰، ۲۳۳۱۱، ۲۳۳۱۲، ۲۳۳۱۳، ۲۳۳۱۴، ۲۳۳۱۵، ۲۳۳۱۶، ۲۳۳۱۷، ۲۳۳۱۸، ۲۳۳۱۹، ۲۳۳۲۰، ۲۳۳۲۱، ۲۳۳۲۲، ۲۳۳۲۳، ۲۳۳۲۴، ۲۳۳۲۵، ۲۳۳۲۶، ۲۳۳۲۷، ۲۳۳۲۸، ۲۳۳۲۹، ۲۳۳۳۰، ۲۳۳۳۱، ۲۳۳۳۲، ۲۳۳۳۳، ۲۳۳۳۴، ۲۳۳۳۵، ۲۳۳۳۶، ۲۳۳۳۷، ۲۳۳۳۸، ۲۳۳۳۹، ۲۳۳۴۰، ۲۳۳۴۱، ۲۳۳۴۲، ۲۳۳۴۳، ۲۳۳۴۴، ۲۳۳۴۵، ۲۳۳۴۶، ۲۳۳۴۷، ۲۳۳۴۸، ۲۳۳۴۹، ۲۳۳۵۰، ۲۳۳۵۱، ۲۳۳۵۲، ۲۳۳۵۳، ۲۳۳۵۴، ۲۳۳۵۵، ۲۳۳۵۶، ۲۳۳۵۷، ۲۳۳۵۸، ۲۳۳۵۹، ۲۳۳۶۰، ۲۳۳۶۱، ۲۳۳۶۲، ۲۳۳۶۳، ۲۳۳۶۴، ۲۳۳۶۵، ۲۳۳۶۶، ۲۳۳۶۷، ۲۳۳۶۸، ۲۳۳۶۹، ۲۳۳۷۰، ۲۳۳۷۱، ۲۳۳۷۲، ۲۳۳۷۳، ۲۳۳۷۴، ۲۳۳۷۵، ۲۳۳۷۶، ۲۳۳۷۷، ۲۳۳۷۸، ۲۳۳۷۹، ۲۳۳۸۰، ۲۳۳۸۱، ۲۳۳۸۲، ۲۳۳۸۳، ۲۳۳۸۴، ۲۳۳۸۵، ۲۳۳۸۶، ۲۳۳۸۷، ۲۳۳۸۸، ۲۳۳۸۹، ۲۳۳۹۰، ۲۳۳۹۱، ۲۳۳۹۲، ۲۳۳۹۳، ۲۳۳۹۴، ۲۳۳۹۵، ۲۳۳۹۶، ۲۳۳۹۷، ۲۳۳۹۸، ۲۳۳۹۹، ۲۳۴۰۰، ۲۳۴۰۱، ۲۳۴۰۲، ۲۳۴۰۳، ۲۳۴۰۴، ۲۳۴۰۵، ۲۳۴۰۶، ۲۳۴۰۷، ۲۳۴۰۸، ۲۳۴۰۹، ۲۳۴۱۰، ۲۳۴۱۱، ۲۳۴۱۲، ۲۳۴۱۳، ۲۳۴۱۴، ۲۳۴۱۵، ۲۳۴۱۶، ۲۳۴۱۷، ۲۳۴۱۸، ۲۳۴۱۹، ۲۳۴۲۰، ۲۳۴۲۱، ۲۳۴۲۲، ۲۳۴۲۳، ۲۳۴۲۴، ۲۳۴۲۵، ۲۳۴۲۶، ۲۳۴۲۷، ۲۳۴۲۸، ۲۳۴۲۹، ۲۳۴۳۰، ۲۳۴۳۱، ۲۳۴۳۲، ۲۳۴۳۳، ۲۳۴۳۴، ۲۳۴۳۵، ۲۳۴۳۶، ۲۳۴۳۷، ۲۳۴۳۸، ۲۳۴۳۹، ۲۳۴۴۰، ۲۳۴۴۱، ۲۳۴۴۲، ۲۳۴۴۳، ۲۳۴۴۴، ۲۳۴۴۵، ۲۳۴۴۶، ۲۳۴۴۷، ۲۳۴۴۸، ۲۳۴۴۹، ۲۳۴۵۰، ۲۳۴۵۱، ۲۳۴۵۲، ۲۳۴۵۳، ۲۳۴۵۴، ۲۳۴۵۵، ۲۳۴۵۶، ۲۳۴۵۷، ۲۳۴۵۸، ۲۳۴۵۹، ۲۳۴۶۰، ۲۳۴۶۱، ۲۳۴۶۲، ۲۳۴۶۳، ۲۳۴۶۴، ۲۳۴۶۵، ۲۳۴۶۶، ۲۳۴۶۷، ۲۳۴۶۸، ۲۳۴۶۹، ۲۳۴۷۰، ۲۳۴۷۱، ۲۳۴۷۲، ۲۳۴۷۳، ۲۳۴۷۴، ۲۳۴۷۵، ۲۳۴۷۶، ۲۳۴۷۷، ۲۳۴۷۸، ۲۳۴۷۹، ۲۳۴۸۰، ۲۳۴۸۱، ۲۳۴۸۲، ۲۳۴۸۳، ۲۳۴۸۴، ۲۳۴۸۵، ۲۳۴۸۶، ۲۳۴۸۷، ۲۳۴۸۸، ۲۳۴۸۹، ۲۳۴۹۰، ۲۳۴۹۱، ۲۳۴۹۲، ۲۳۴۹۳، ۲۳۴۹۴، ۲۳۴۹۵، ۲۳۴۹۶، ۲۳۴۹۷، ۲۳۴۹۸، ۲۳۴۹۹، ۲۳۵۰۰، ۲۳۵۰۱، ۲۳۵۰۲، ۲۳۵۰۳، ۲۳۵۰۴، ۲۳۵۰۵، ۲۳۵۰۶، ۲۳۵۰۷، ۲۳۵۰۸، ۲۳۵۰۹، ۲۳۵۱۰، ۲۳۵۱۱، ۲۳۵۱۲، ۲۳۵۱۳، ۲۳۵۱۴، ۲۳۵۱۵، ۲۳۵۱۶، ۲۳۵۱۷، ۲۳۵۱۸، ۲۳۵۱۹، ۲۳۵۲۰، ۲۳۵۲۱، ۲۳۵۲۲، ۲۳۵۲۳، ۲۳۵۲۴، ۲۳۵۲۵، ۲۳۵۲۶، ۲۳۵۲۷، ۲۳۵۲۸، ۲۳۵۲۹، ۲۳۵۳۰، ۲۳۵۳۱، ۲۳۵۳۲، ۲۳۵۳۳، ۲۳۵۳۴، ۲۳۵۳۵، ۲۳۵۳۶، ۲۳۵۳۷، ۲۳۵۳۸، ۲۳۵۳۹، ۲۳۵۴۰، ۲۳۵۴۱، ۲۳۵۴۲، ۲۳۵۴۳، ۲۳۵۴۴، ۲۳۵۴۵، ۲۳۵۴۶، ۲۳۵۴۷، ۲۳۵۴۸، ۲۳۵۴۹، ۲۳۵۵۰، ۲۳۵۵۱، ۲۳۵۵۲، ۲۳۵۵۳، ۲۳۵۵۴، ۲۳۵۵۵، ۲۳۵۵۶، ۲۳۵۵۷، ۲۳۵۵۸، ۲۳۵۵۹، ۲۳۵۶۰، ۲۳۵۶۱، ۲۳۵۶۲، ۲۳۵۶۳، ۲۳۵۶۴، ۲۳۵۶۵، ۲۳۵۶۶، ۲۳۵۶۷، ۲۳۵۶۸، ۲۳۵۶۹، ۲۳۵۷۰، ۲۳۵۷۱، ۲۳۵۷۲، ۲۳۵۷۳، ۲۳۵۷۴، ۲۳۵۷۵، ۲۳۵۷۶، ۲۳۵۷۷، ۲۳۵۷۸، ۲۳۵۷۹، ۲۳۵۸۰، ۲۳۵۸۱، ۲۳۵۸۲، ۲۳۵۸۳، ۲۳۵۸۴، ۲۳۵۸۵، ۲۳۵۸۶، ۲۳۵۸۷، ۲۳۵۸۸، ۲۳۵۸۹، ۲۳۵۹۰، ۲۳۵۹۱، ۲۳۵۹۲، ۲۳۵۹۳، ۲۳۵۹۴، ۲۳۵۹۵، ۲۳۵۹۶، ۲۳۵۹۷، ۲۳۵۹۸، ۲۳۵۹۹، ۲۳۶۰۰، ۲۳۶۰۱، ۲۳۶۰۲، ۲۳۶۰۳، ۲۳۶۰۴، ۲۳۶۰۵، ۲۳۶۰۶، ۲۳۶۰۷، ۲۳۶۰۸، ۲۳۶۰۹، ۲۳۶۱۰، ۲۳۶۱۱، ۲۳۶۱۲، ۲۳۶۱۳، ۲۳۶۱۴، ۲۳۶۱۵، ۲۳۶۱۶، ۲۳۶۱۷، ۲۳۶۱۸، ۲۳۶۱۹، ۲۳۶۲۰، ۲۳۶۲۱، ۲۳۶۲۲، ۲۳۶۲۳، ۲۳۶۲۴، ۲۳۶۲۵، ۲۳۶۲۶، ۲۳۶۲۷، ۲۳۶۲۸، ۲۳۶۲۹، ۲۳۶۳۰، ۲۳۶۳۱، ۲۳۶۳۲، ۲۳۶۳۳، ۲۳۶۳۴، ۲۳۶۳۵، ۲۳۶۳۶، ۲۳۶۳۷، ۲۳۶۳۸، ۲۳۶۳۹، ۲۳۶۴۰، ۲۳۶۴۱، ۲۳۶۴۲، ۲۳۶۴۳، ۲۳۶۴۴،

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكْفَّلَ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ شَيْئًا وَاتَّقِفَلَ لَهُ بِالْحَنَةِ فَقَالَ ثُوْبَانٌ أَنَا فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا [راجع: ۲۲۷۲۴].

(۲۲۷۳۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد بھی کسی سے کچھ نہیں مانگا۔

(۲۲۷۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَإِنَّهُ فِي أَحْرَافِ النَّجَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱] (۲۲۷۳۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۳۴) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَّانِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ [انظر: ۲۲۷۴۳، ۲۲۷۹۹، ۲۲۸۰۵، ۲۲۸۲۱، ۲۲۸۲۲].

(۲۲۷۳۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۷۳۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ حَدَّثَنِي مُعَدَّانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يَدْخِلُنِي اللَّهُ بِهِ النَّجَّةَ أَوْ قَالَ قُلْتُ بِأَحَبِّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ فَسَكَتَ ثُمَّ سَأَلْتُهُ النَّالِفَةَ فَقَالَ سَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِكُفْرَةِ السُّجُودِ فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةٌ [صححه مسلم (۴۸۸)، وابن خزيمة (۳۱۶)، وابن حبان (۱۷۳۵)].

[انظر: ۲۲۷۷۵].

(۲۲۷۳۵) معدان بن سمری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، تو میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ کے نزدیک پسندیدہ کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے جنت میں داخل فرما دے، اس پر وہ خاموش رہے، تین مرتبہ سوال اور خاموشی کے بعد انہوں نے فرمایا کہ یہی سوال میں نے بھی نبی ﷺ سے پوچھا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا تھا کثرت سجدہ کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ تم اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارا ایک درجہ بلند کر

دے گا اور ایک گناہ معاف فرمادے گا۔

(۲۲۷۶) قَالَ مُعَدَّانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلُ مَا قَالَ لِي ثُوبَانُ

(۲۲۷۶) معدان کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بھی یہی سوال کیا تو انہوں نے بھی مجھے وہی جواب دیا جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔

(۲۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسْتَيْمُوا وَكُنْ تَحْصُوا وَأَعْمَلُوا أَنْ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَكُنْ يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [قال البوصيري:

هذا الحديث رجاله ثقات الثبات إلا أنه منقطع قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۷۷)]. [انظر: ۲۲۸۰۰].

(۲۲۷۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے، البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہتر بن عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۷۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَيُّمَا أَمْرٍ أَوْ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ مِنْ غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَايَةَ الْجَنَّةِ [انظر: ۲۲۸۰۴].

(۲۲۷۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی خاص وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی مہک بھی حرام ہوگی۔

(۲۲۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ دِينَارٍ وَدِينَارٍ أَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلَى عِيَالِهِ أَوْ عَلَى دَانِيَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

(۲۲۷۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل عیال پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنی سواری پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

(۲۲۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَمِينِ بْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَبَى الدَّرْدَاءُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَافْطَرُ قَالَ فَلَقِيتُ ثُوبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَسَأَلْتُهُ

عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَنَا صَبَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَوَّةً [راجع: ۲۲۸۰۴۴].

(۲۲۸۰) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کو قے آ گئی جس سے نبی ﷺ نے اپنا روزہ ختم کر دیا،

راوی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مسجد نبوی میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہو گئی تو میں نے ان سے بھی اس کے متعلق پوچھا،

تو انہوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے لئے وضو کا پانی ڈال رہا تھا۔

(۲۲۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدُّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ

ثُوبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ يَمْتَسِجُ فِي رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْعَاجِمُ

وَالْمُحْجُومُ [صححه ابن خزيمة (۱۹۸۳ و ۱۹۶۲) والحاكم (۴۲۷/۱) قال الألبانی صحیح (أبو داود ۲۳۶۷

و ۲۳۷۱، ابن ماجه: ۱۶۸۰)]. [انظر: ۲۲۷۷۴، ۲۲۷۹۶، ۲۲۸۱۴].

(۲۳۷۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو رمضان کے مہینے میں سنگی لگوار ہاتھ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۳۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قُوفٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبُرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا إِلَيْهِ مَا أَصَابَهُمْ مِنَ الْبُرْدِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْفَصَائِبِ وَالْتَسَاخِينِ [قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۱۴۶)].

(۲۳۷۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا، راستے میں سردی کا موسم آ گیا، جب وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچے تو سردی کی شدت سے پہنچنے والی تکلیف کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عماموں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دے دیا۔

(۲۳۷۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثُوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أَحَدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴] (۲۳۷۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو نہ فین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور ایک قیراط کا پانچ یا نہ جل احد کے برابر ہے۔

(۲۳۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَتَقَبَّلُ لِي بِوَاحِدَةٍ وَأَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا فَكَانَ ثُوْبَانُ يَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا يَقُولُ لِأَحَدٍ نَاوِلْنِيهِ حَتَّى يَنْزِلَ فَيَتَنَاوَلَهُ [قال الألبانی: صحیح

(ابن ماجه: ۱۸۳۷، النسائي: ۹۶/۵) قال شعيب: صحیح وهذا إسناد حسن]. [انظر: ۲۲۷۶۸، ۲۲۷۸۷، ۲۲۷۸۸]

(۲۳۷۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثُوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقُ بِالذَّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدَّعَاءُ وَلَا يَرُدُّ فِي الْعَمْرِ إِلَّا الْبِرُّ [صححه الحاكم (۴۹۳/۱) قال الألبانی حسن دون ((إن الرجل... تصبه)) (ابن ماجه: ۹۰

(۲۲۷۵۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا ثوبان! اس بکری کا گوشت خوب اچھی طرح سنہال لو، چنانچہ میں نبی ﷺ کو مدینہ منورہ تشریف آوری تک اس کا گوشت کھلاتا رہا۔

(۲۲۷۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَتْ إِلَيْنَا الْكُزْبُ وَالذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَلَا يَفْقَهُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ قَدْ نَزَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا نَزَلَ قَلُّوْنَا أَنَا عَلِمْنَا أَنَّ الْمَالَ خَيْرٌ اتَّخَذْنَاهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَرَوْحَةً مُؤَمِّنَةً يُعِيْنُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ [صححه الحاكم

(۴۰۸/۱). قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۸۵۶، الترمذی: ۳۰۹۴). [انظر: ۲۲۸۰۱]

(۲۲۷۵۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت سہارہ نازل ہوئی ”وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے“ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک تھے تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ سونا اور چاندی کے متعلق تو جو حکم نازل ہونا تھا وہ ہو گیا، اب اگر ہمیں یہ معلوم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم وہی اپنے پاس رکھ لیں، نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور مسلمان بیوی ہے جو اس کے ایمان پر اس کی مدد کرنے والی ہو۔

(۲۲۷۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْآئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ [قال الترمذی: حسن صحيح قال

الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۶۵۲، ابن ماجه: ۳۹۵۲، الترمذی: ۲۲۲۹). [انظر: ۲۲۸۱۷، ۲۲۵۳۰]

(۲۲۷۵۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۷۵۳) حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْآئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ [راجع: ۲۲۷۵۶].

(۲۲۷۵۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۷۵۴) وَبِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رَزَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي رَزَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ مَلِكًا أَمَّتِي سَبَّحَ مَا رَزَى لِي مِنْهَا وَإِنِّي أُعْطِيتُ الْكُزْبَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَأَمَّتِي أَنْ لَا يَهْلِكُوا بَسَنَةَ بَعَامَةٍ وَلَا يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَعْضُهُمْ وَإِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ قَائِهِ لَا يَرُدُّ وَقَالَ يُونُسُ لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أُعْطِيتُكَ لِمَمْلَكَةٍ أَنْ لَا أَهْلِكُهُمْ بَسَنَةَ بَعَامَةٍ وَلَا أَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَعْضُهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَفْطَارِهَا أَوْ قَالَ مِنْ بَاقِطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ بِسِي بَعْضًا وَإِنَّمَا

اَخَافُ عَلَى اُمَّتِي الْاَلِيْمَةُ الْمُصْلِيْنَ [صححه مسلم (۲۸۸۹)، وابن حبان (۷۲۳۸)، والحاكم (۴/۴۸۸)].

[راجع: ۲۲۷۰۲].

(۲۲۵۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے ہیں، اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے یہ درخواست کی کہ وہ اسے عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اور ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں خوب قتل کرے تو میرے رب نے فرمایا اے محمد ﷺ میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اسے کوئی نال نہیں سکتا، میں نے آپ کی امت کے حق میں آپ کی یہ دعا قبول کر لی کہ میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان میں خوب قتل و غارت گری کرے، گو کہ ان پر ان کے دشمن اکتاف عالم سے جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو فناء کرنے لگیں گے، اور مجھے اپنی امت پر گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۵۵) وَإِذَا وَضِعَ فِي اُمِّي السَّيْفُ لَمْ يَرْفَعْ عَنْهُمْ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی:

صحيح (أبو داود: ۴۲۰۲، ابن ماجه: ۳۹۰۲، الترمذی: ۲۲۰۷)]. [انظر: ۲۲۸۱۸].

(۲۲۵۵) اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۲۲۵۶) وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمِّي بِالْمُشْرِكِينَ حَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمِّي الْاَوْثَانَ [قال

الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۲۰۲، ابن ماجه: ۳۹۰۲، الترمذی: ۲۲۱۹)]. [انظر: ۲۲۸۱۹]

(۲۲۵۶) اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں اور جب تک

میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

(۲۲۵۷) وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي اُمِّي كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(۲۲۵۷) اور عنقریب میری امت میں تیس کذاب آئیں گے جن میں سے ہر ایک بزعم خویش اپنے آپ کو نبی قرار دیتا ہوگا،

حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲۲۵۸) وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمِّي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ اَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

[صححه مسلم (۱۹۲۰)]. [انظر: ۲۲۷۶۶].

(۲۲۵۸) اور میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا جو ہمیشہ غالب رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی

شخص انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

(۲۲۵۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الرُّبَيْدِ الرُّبَيْدِيِّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الْوَصَائِيَّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَبْدِ الْبُهِرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۲۷۵۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ نے جہنم سے محفوظ رکھا ہے، ایک گروہ ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہوگا۔

(۲۷۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ قُضَّالَةَ حَدَّثَنَا مَرْزُوقُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجُمَيْصِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشِكُ أَنْ تَدَاعِيَ عَلَيْكُمْ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ كَمَا تَدَاعَى الْبَاكِلَةُ عَلَى فَصْعَتِهَا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ فَلَانِي بِنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَيْبَرٍ وَلَكِنْ تَكُونُونَ غَنَاءً مَكْفَاءَ السَّيْلِ يَنْزِعُ الْمَهَابَةُ مِنْ قُلُوبِ عَدُوِّكُمْ وَيَجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قُلْنَا وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

(۲۷۶۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عقریب ایک زمانہ آیا آئے گا جس میں دنیا کے ہر کونے سے مختلف قومیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گی جیسے ایک کھلانے والی عورت اپنے پیالے کی طرف بلاتی ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس زمانے میں ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس زمانے میں تمہاری تعداد تو بہت زیادہ ہوگی لیکن تم لوگ سمندر کے خش و خاشاک کی طرح ہو گے، تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رعب نکال لیا جائے گا اور تمہارے دلوں میں ”وہن“ ڈال دیا جائے گا، ہم نے پوچھا کہ ”وہن“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا زندگی کی محبت اور موت سے نفرت۔

(۲۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ أَنَّ جَدَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَةَ هُبَيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدَيْهَا خَوَاتِيمٌ مِنْ ذَهَبٍ يُقَالُ لَهَا الْفَتْخُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَعُ يَدَهَا بِمُصْبِيٍّ مَعَهُ يَقُولُ لَهَا يَسُرُّكَ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ فِي يَدِكَ خَوَاتِيمَ مِنْ نَارٍ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ فَشَكَّتْ إِلَيْهَا مَا صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَانْطَلَقْتُ أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَلْفَ الْبَابِ وَكَانَ إِذَا اسْتَأْذَنَ قَامَ خَلْفَ الْبَابِ قَالَ فَقَالَتْ لَهَا فَاطِمَةُ انْظُرِي إِلَى هَذِهِ السَّلْسِلَةِ الَّتِي أَهْدَاهَا إِلَيَّ أَبُو حَسَنِ قَالَ وَفِي يَدَيْهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ بِالْعَدْلِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَفِي يَدِكَ سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ عَلِمَتْهَا عَدَمًا شَدِيدًا ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَأَمَرَتْ بِالسَّلْسِلَةِ فَبِيعَتْ فَاشْتَرَتْ بِمَتْنِهَا عَبْدًا فَأَعْتَقَتْهُ فَلَمَّا سَمِعَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ

وَقَالَ الْحَدَّثُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ [صححه الحاكم (۱۵۳/۳): قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۵۸/۸)]. قال شعيب: رجاله ثقات.

(۲۲۷۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنت امیرہ نامی ایک خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھیاں تھیں، جنہیں ”نق“ کہا جاتا تھا، نبی ﷺ اپنی لاشی سے اس کے ہاتھ کی انگوٹھیوں کو ہلاتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ اللہ تمہارے ہاتھ میں آگ کی انگوٹھیاں ڈال دے؟ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور نبی ﷺ کے روئے کی شکایت کی۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ادھر میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گیا، نبی ﷺ گھر پہنچ کر دروازے کے پیچھے کھڑے ہو گئے ”جو کہ اجازت لینے وقت نبی ﷺ کا معمول مبارک تھا“ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس خاتون سے فرما رہی تھیں یہ چین دیکھو جو مجھے ”ابوحسن“ نے بدیے میں دی ہے، ان کے ہاتھ میں سونے کی ایک چین تھی، نبی ﷺ نے گھر میں داخل ہو کر فرمایا اے فاطمہ! بات انصاف کی ہوئی چاہئے تاکہ کل کو لوگ فاطمہ بنت محمد (ﷺ) پر انگلی نہ اٹھائیں اس لئے تمہارے ہاتھ میں آگ کی یہ چین کیسی؟ پھر نبی ﷺ نے انہیں شدت کے ساتھ ندامت کا احسان دلایا اور وہاں بیٹھے بغیر ہی واپس چلے گئے، اس پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ چین فروخت کرنے کا حکم دے دیا چنانچہ اسے بیچ دیا گیا جس کی قیمت سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا، نبی ﷺ نے جب یہ بات سنی تو خوشی سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا اللہ کا شکر کہ اس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آگ سے بچالیا۔

(۲۲۷۲) حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْنٍ ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ثَيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَّ وَالْمُرْتَشِيَّ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِي يَمْشِي بَيْنَهُمَا (۲۲۷۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے رشوت لینے والے، دینے والے اور ان دونوں کے درمیان معاملہ طے کروانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۲۲۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا مَيْمُونُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْمُرْسِيُّ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ الصَّخْرَوِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّهُ النَّسَاءُ فِي الْأَجَلِ وَالزَّيَادَةُ فِي الزَّوْجِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ (۲۲۷۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص لمبی عمر اور وسعت رزق چاہتا ہو، اسے صلہ کی کرنی چاہئے۔

(۲۲۷۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا مَيْمُونٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْعَبْدُ لَيْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ وَلَا يَزَالُ يَذَلُّكَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَجْزِلَ إِنْ فَلَانًا عَبْدِي لَيَتَمِسُ أَنْ يَرْضِي آلَا وَإِنْ رَحِمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جَبْرِيْلُ رَحِمَةُ اللَّهِ عَلَى فَلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوَّلَهُمْ حَتَّى يَقُولُهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ

(۲۲۷۶۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتا ہے اور اس میں مسلسل لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میرا ملاں بندہ میری رضا کی تلاش میں ہے، آگاہ رہو کہ میری رحمت اس پر متوجہ ہے، حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ فلاں آدمی پر اللہ کی رحمت ہو، حالین عرش بھی یہی کہتے ہیں، ان کے آس پاس کے فرشتے بھی یہی کہتے لگتے ہیں، حتیٰ کہ ساتواں آسمانوں کے لوگ بھی کہنے لگتے ہیں، پھر یہ بات زمین پر اتاری جاتی ہے۔

(۲۲۷۶۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا مَيْمُونٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَوَدُّوا عِبَادَ اللَّهِ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَطْلُبُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ طَلَبَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ طَلَبَ اللَّهُ عَوْرَتَهُ حَتَّى يَفْضَحَهُ فِي بَيْتِهِ

(۲۲۷۶۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندوں کو مت ستایا کرو، انہیں عار مت دلا یا کرو اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو کیونکہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیوب تلاش کرنا ہے، اللہ اس کے عیوب کو تلاش کرنے لگتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس کے گھر کے اندر ہی رسوا کر دیتا ہے۔

(۲۲۷۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَوَالِ طَائِفَةً مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ طَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَدَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۲۷۵۸].

(۲۲۷۶۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا جو ہمیشہ غالب رہے گا اور ان کی مخالفت کرنے والا کوئی شخص انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔

(۲۲۷۶۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ رَفَعَهُ قَالَ عَفَّانُ عَنْ ثَوْبَانَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَقَةِ الْحَبَّةِ وَلَمْ يَسْلُكْ فِيهِ ابْنُ مَهْدِيٍّ [راجع: ۲۲۷۳۱]. [انظر: ۲۲۲۸۰۳].

(۲۲۷۶۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي وَاحِدَةً وَأَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا قَالَ فَكُنْ سَوَاطِثُ ثَوْبَانَ سَقَطَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَبِيْعَ حَتَّى يَأْخُذَهُ وَمَا يَقُولُ لِأَخِي نَائِلِيهِ [راجع: ۲۲۷۴۴].

(۲۲۷۶۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ دِينَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى عِيَالِهِ ثُمَّ عَلَى نَفْسِهِ ثُمَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَبُو قَلَابَةَ قَبْدًا بِالْعِيَالِ [صححه مسلم (۹۹۶)، وابن حبان (۲۷۴۲۰) (انظر ۲۷۴۲۰)]

(۲۲۷۶۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے یا اپنے آپ پر، یا راہِ خدا میں خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔
(۲۲۷۷۰) وَ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَكَمْ يَرْفَعُهُ دِينَارٌ أَنْفَقَهُ رَجُلٌ عَلَى ذَاتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (۲۲۷۷۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ أَحَدُ الْمُسْلِمِ لَمْ يَزَلْ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: (۲۲۷۳۱)]
(۲۲۷۷۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ وہاں آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۷۲) حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّائِفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْوَزَائِعِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحْبِيُّ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [راجع: (۲۲۷۳۲)]
(۲۲۷۷۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ استغفار کرتے اور پھر یہ دعاء کرتے کہ اے اللہ! تو ہی حقیقی سلامتی والا ہے اور میری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! میری ذات بڑی بابرکت ہے۔

(۲۲۷۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَا بِعَفْرِ حَوْضِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَزْدُودُ عَنْهُ النَّاسُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ وَأَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَنْهُمْ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَعَتْ قَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَّانَ يَغْتَفِيهِ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِهِ [صححه مسلم

(۲۳۰۱)، وابن حبان (۶۴۵۶)۔ [انظر: ۲۲۷۹۰، ۲۲۷۹۴، ۲۲۸۱۱، ۲۲۸۱۲]۔

(۲۳۷۷۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو بہنا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے بٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، جس میں دو پرنا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے۔

(۲۳۷۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْعِ فِي ثَمَانٍ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَّتْ مِنْ رَمَضَانَ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمَ وَالْمَحْجُومَ [راجع: ۲۲۷۷۱]

(۲۳۷۷۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں سیکی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے فرمایا سیکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۳۷۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ قَالَ قُلْتُ لِقُتُبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا حَدِيثًا حَدِيثًا يَنْفَعُنَا اللَّهُ بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۳۷۷۵) محدثان رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے میں نے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی حدیث سنا دیجئے جس کی برکت سے اللہ مجھے نفع عطا فرمادے، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو بندہ اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کا ایک درجہ بلند کر دے گا اور ایک گناہ معاف فرما دے گا۔

(۲۳۷۷۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الدَّمَارِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ فَشَهْرٌ بِعَشْرَةِ أَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ فَلَيْكَ تَمَامُ صِيَامِ السَّنَةِ [صححه ابن حبان (۳۶۳۵)، ابن عزيمة (۲۱۱۵)]۔ قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۷۱۵)۔ قال شعب صحيح وهذا إسناد حسن]۔

(۲۳۷۷۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے تو وہ ایک مہینہ دن مہینوں کے برابر ہوگا اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لینے سے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرُ إِلَّا الدَّعَاءُ وَلَا يَرُدُّ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمَ الرِّزْقُ بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ [راجع: ۲۲۷۷۴]۔

(۲۷۷۷۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی اور انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے۔

(۲۷۷۷۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ وَعِصَامُ بْنُ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيرُ بْنُ عُفْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا تَقْلِبُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَنْ يُحَافِظَ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَقَالَ عِصَامٌ وَلَا يُحَافِظُ

(۲۷۷۷۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، کامیاب ہو جاؤ گے، تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۷۷۷۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي حَتَّى الْمُؤَدِّيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَمْرِيٍّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَنْظُرَ فِي جُوفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمَ قَوْمًا فَيُخْصَمَ نَفْسُهُ بِدَعَاؤِ دُونِهِمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِيقٌ حَتَّى يَتَخَفَفَ [حسنہ الترمذی۔ قال الألبانی: صحيح]

آخرہ (أبو داود: ۹۰، ابن ماجہ: ۶۱۹ و ۹۲۳، الترمذی: ۳۵۷) قال شعب: صحيح لغيره [يتكرر بعده]

(۲۷۷۷۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان آدمی کے لئے حلال نہیں ہے کہ اجازت لیے بغیر کسی شخص کے گھر میں نظر بھی ڈالے، اگر اس نے دیکھ لیا تو گویا داخل ہو گیا، اور کوئی ایسا شخص جو کچھ لوگوں کی امانت کرتا ہو، مقتدیوں کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاء نہ کیا کرے، کیونکہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو ان کے ساتھ خیانت کرتا ہے اور کوئی آدمی پیشاب وغیرہ کا تقاضا یا کر نماز نہ پڑھے بلکہ پہلے ہلکا پھلکا ہو جائے۔

(۲۷۷۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْخَطَّابِيَّ حَدَّثَنَا بِقِيقَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ قَدْ كَرَّ مَعْنَاهُ يَأْسَدَاهُ [راجع: ۲۷۷۷۹]

(۲۷۷۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۷۷۸۱) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ الْكَلاَعِيِّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَحَدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ [إسناده ضعيف. نفى أبو بكر الأثرم نبوته. قال الألبانی حسن (أبو داود: ۱۰۳۸، ابن ماجہ: ۱۲۱۹)]

(۲۷۷۸۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر سہو کے لئے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔

(۲۷۷۸۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ ضَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ قَالَ شُرَيْحُ بْنُ عُبَيْدٍ مَرَّضَ ثَوْبَانَ

بِحِمَاصٍ وَعَلَيْهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرْطُ الْأَزْدِيُّ فَلَمَّ يَعْدُهُ فَدَخَلَ عَلَى ثَوْبَانَ رَجُلٍ مِنَ الْكَلَاءِ عَيْنٍ عَابِدًا فَقَالَ لَهُ ثَوْبَانُ ائْتِ كُتُبَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ ائْتِ كُتُبَ لِلْأَمِينِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُرْطُ مِنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لِمُوسَى وَعِيسَى مَوْلَى بِخَضْرِكَ لَعُدَّتْهُ ثُمَّ طَوَى الْكِتَابَ وَقَالَ لَهُ أَتَبْلُغُهُ إِيَّاهُ فَقَالَ نَعَمْ فَأَنْطَلَقَ الرَّجُلُ بِكِتَابِهِ فَدَقَّقَهُ إِلَى ابْنِ قُرْطُ فَلَمَّا قَرَأَهُ قَامَ فَرَعًا فَقَالَ النَّاسُ مَا شَأْنُهُ أَحَدَتْ أَمْرٌ فَأَتَى ثَوْبَانَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ فَعَادَهُ وَجَلَسَ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَ فَاتَّخَذَ ثَوْبَانُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ اجْلِسْ حَتَّى أَحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَيْدُجُلُنَ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّي سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا [اخرجه الطبرانی (۱۴۱۳)]. قال شعيب: المرفوع

منه صحيح لغيره وهذا [إسناد ثقات]

(۲۲۷۸۲) شرح ابن عساکر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ”حمص“ میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیٹھا ہو گئے، اس زمانے میں حمص کے گورنر حضرت عبداللہ بن قُرط ازدی رضی اللہ عنہ تھے، وہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے نہیں آئے، اسی دوران کلاہمین کا ایک آدمی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کیا تم لکھتا جانتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا لکھو، چنانچہ اس نے گورنر حمص حضرت عبداللہ بن قُرط ازدی رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا ”نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان کی طرف سے، اما بعد! اگر تمہارے علاقے میں حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ یا عیسیٰ رضی اللہ عنہ کا کوئی غلام ہوتا تو تم اس کی عیادت کو ضرور جاتے، پھر خط لپیٹ کر فرمایا کیا تم یہ خط انہیں پہنچا دو گے؟ اس نے حامی بھری اور وہ خط لے جا کر حضرت عبداللہ بن قُرط رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

وہ خط پڑھتے ہی گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، لوگ جسے دیکھ کر حیرانگی سے کہنے لگے کہ انہیں کیا ہوا؟ کوئی عجیب واقعہ پیش آیا ہے؟ وہ وہاں سے سیدھے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے یہاں پہنچے، گھر میں داخل ہوئے، ان کی عیادت کی اور ٹھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے ان کی چادر پکڑ کر فرمایا بیٹھ جائیے، تاکہ میں آپ کو ایک حدیث سنا دوں جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار ایسے آدمی جنت میں ضرور داخل ہوں گے جن کا کوئی حساب ہوگا اور نہ عذاب، اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار افراد مرید ہوں گے۔

(۲۲۷۸۳) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْةِ أَبِي أُمَيَّةَ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَسْوَدِ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ وَعَلَى الْخِمَارِ ثُمَّ الْعَمَامَةَ [اخرجه الطبرانی (۱۴۰۹)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف].

(۲۲۷۸۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو وضو کے دوران موزوں پہرے، اور صحن پر اور عمامے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۷۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مُعَدَّانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۲۲۷۸۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی سے سوال کرتا ہو جبکہ وہ اس کا ضرورت مند نہ ہو تو یہ قیامت کے دن اس کے چہرے پر داغ ہوگا۔

(۲۲۷۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحِيَّةً لَهُ ثُمَّ قَالَ لِي يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هَذِهِ الشَّاةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ أَطْعِمُهُ مِنْهَا حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ [راجع: ۲۲۷۵۰]

(۲۲۷۸۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کیا اور فرمایا ثوبان! اس بکری کا گوشت خوب اچھی طرح سنبھال لو، چنانچہ میں نبی ﷺ کو مدینہ منورہ شریف آوری تک اس کا گوشت کھلاتا رہا۔

(۲۲۷۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ يَعْنِي الْأَحْوَلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ يَعْنِي أَبَا فَلَانَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي غُرْفَةِ الْجَنَّةِ قَبِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا غُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَّاها [راجع: ۲۲۷۳۱]۔

(۲۲۷۸۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۷۸۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَقْبَلُ لِي بِوَاحِدَةٍ أَتَقَبَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَسْأَلُ النَّاسَ شَيْنًا قَالَ فَرُبَّمَا سَقَطَ سَوْطُ ثَوْبَانَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يَنَالَهُ حَتَّى يَنْزِلَ إِلَيْهِ فَيَأْخُذَهُ [راجع: ۲۲۷۴۴]۔

(۲۲۷۸۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو پیش کر دیا، نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں سے کسی چیز کا سوال مت کرنا، انہوں نے عرض کیا ٹھیک ہے، چنانچہ انہوں نے اس کے بعد کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا، حتیٰ کہ اگر وہ سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر پڑتا تو وہ بھی کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ خود اتر کر اسے اٹھاتے۔

(۲۲۷۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي خَلَةً وَأَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ فَلَا ذَكَرَ

مَعْنَاهُ [راجع: ۲۲۷۴۴]۔

(۲۲۷۸۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۷۸۹) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَرْوُوفٌ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّامِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ حَدَّثَنَا ثَوْبَانُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ الْحُمَّى وَإِنَّ الْحُمَّى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ وَلْيَسْتَقْبِلْ نَهْرًا جَارِيًا يَسْتَقْبِلْ جَرِيَةَ الْمَاءِ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُولَكَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَيُخَمِّسُ فِيهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَيُخَمِّسُ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَيُخَمِّسُ فَإِنْ لَمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَيُخَمِّسُ فَإِنَّهُ لَا يَكَادُ يُجَاوِزُ التَّسْعَ يَأْذِنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ - غَرِيبٌ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ - ضَعِيفٌ (التِّرْمِذِيُّ: ۲۰۸۴)

(۲۲۷۸۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے ”جو کہ آگ کا ایک حصہ ہے“ تو اسے چاہئے کہ اسے ٹھنڈے پانی سے بھجائے، اور کسی بستی ہوئی نہر کے سامنے پانی کے بہاؤ کی سمت رخ کر کے کھڑا ہو جائے، اور یوں کہے ”بسم اللہ، اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا فرما اور اپنے رسول کو سچا کر دکھا“ اور یہ عمل طلوع آفتاب سے پہلے اور نماز فجر کے بعد ہونا چاہئے، اس کے بعد اس بہتی نہر میں تین مرتبہ غوطہ زنی کرے، اور یہ عمل تین دن تک کرے، اگر تین دن میں ٹھیک نہ ہوا تو پانچ دن تک، ورنہ سات، ورنہ نو دن تک یہ عمل کرے، وہ نو دن سے آگے نہ بڑھنے پائے گا ان شاء اللہ (تندرست ہو جائے گا)

(۲۲۷۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَجَعْفَرٌ حَوْصِي أَذُودُ عَنْهُ لَاهِلِي الْيَمَنُ أَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ فُسَيْلٌ عَنْ عَرَجِيهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عُمَانَ وَسَيْلٌ عَنْ شَرَاهِيهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَنْشَعِبُ فِيهِ مِزَابَانِ يَمْدَانِيهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرَقٍ [راجع: ۲۲۷۷۳]۔

(۲۲۷۹۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو بٹھارہا ہوں گا اور انہیں اپنی لائچی سے بٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چوٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی وسعت کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، پھر کسی نے اس کے پانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس میں دو پر تالے لگاتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے ان میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

(۲۲۷۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابُ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَارَقَ

الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَالْعُلُولَ وَالذَّنِينَ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، بکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَبَهْزٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ بَهْزٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْعُلُولَ وَالذَّنِينَ قَالَ بَهْزٌ وَالْكَبِيرَ [راجع: ۲۲۷۲۷].

(۲۲۷۹۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، بکبر، قرض اور مال غنیمت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَزَوْجٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۲۹].

(۲۲۷۹۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۹۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا بَكْرٌ بْنُ أَبِي السَّمِيطِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيُّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۲۹].

شعیب: صحیح وهذا إسناد حسن. [سقط من المیمنة].

(۲۲۷۹۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيُّ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عِنْدَ عَقْرِ حَوْضِي أَذُودُ النَّاسَ عَنْهُ لَا هِلَ الْيَمِينِ؛ إِنِّي لَا ضَرِيْبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُصَ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّهُ لَيَعُتُّ فِيهِ مِزَابَانِ [مِنَ الْجَنَّةِ]، أَحَدُهُمَا مِنْ وَرَقِ وَالْآخَرُ مِنْ ذَهَبٍ، مَا بَيْنَ بَصْرَى وَصَنْعَاءَ أَوْ مَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَمَكَّةَ - أَوْ قَالَ - مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عُمَانَ [راجع: ۲۲۷۷۳. سقط من المیمنة].

(۲۲۷۹۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل یمن کے لیے لوگوں کو بٹھا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے بٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، جس میں دو پرنا لگرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے، ان میں سے ایک چاندی کا ہوگا اور دوسرا سونے کا، اور

اس حوض کی لمبائی بھری اور صفاء، یا الیہ اور مکہ، یا اس جگہ سے عمان تک ہوگی۔

(۲۲۷۹۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَرَوْحُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ شَيْخًا مِنَ الْيَحْيَى أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۲۳۷۰)].

(۲۲۷۹۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور گلوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَرَوْحُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الْبَيْعِ فِي رَمَضَانَ رَأَى رَجُلًا يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ

[راجع: ۲۲۷۹۱]

(۲۲۷۹۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں سنگی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا سنگی لگانے والے اور گلوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۷۹۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَطِيَّةَ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ السَّوَلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدُّوا وَقَارِبُوا وَاعْمَلُوا وَخَيْرُوا وَاعْمَلُوا أَنَّنَا خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [صححه ابن حبان (۱۰۳۷)] قال شعيب: صحيح وهذا إسناده حسن.

(۲۲۷۹۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، قریب رہو اور نیک اعمال کرتے رہو، تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۷۹۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ قَالَا حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَارَقَ الرُّوحَ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ الْكَبِيرَ وَالَّذِينَ وَالْغُلُولِ [راجع: ۲۲۷۲۷]

(۲۲۷۹۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی روح اس کے جسم سے اس حال میں جدا ہو کہ وہ تین چیزوں سے بری ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا، تکبر، قرض اور مالی غیبت میں خیانت۔

(۲۲۷۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ الْقِيرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴].

(۲۲۷۹۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے، اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، اور ایک قیراط کا بیجا نہ جیل احد کے برابر ہے۔

(۲۲۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَلِيُّ قَالََا حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تَحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضْءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ [راجع: ۲۲۷۳۷].

(۲۲۸۰۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ثابت قدم رہو، تمام اعمال کا تو تم کسی صورت احاطہ نہیں کر سکتے، البتہ یاد رکھو کہ تمہارا سب سے بہترین عمل نماز ہے اور وضو کی پابندی وہی کرتا ہے جو مؤمن ہو۔

(۲۲۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ مَوْهٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ فِي الْفِصَّةِ وَاللَّهَبِ مَا نَزَلَ قَالُوا فَآئِيَ الْمَالِ نَتَّخِذُ قَالَ عُمَرُ أَنَا أَتَّخِذُ ذَلِكَ لَكُمْ قَالَ فَكُلُوا وَصَعَّ عَلَى بَعْضٍ فَأَذْرَكَهُ وَأَنَا فِي آثَرِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ آئِيَ الْمَالِ نَتَّخِذُ قَالَ لِيَتَّخِذُ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلَسَانًا ذَاكِرًا وَرَوْحًا تَعْبُثُهُ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ [راجع: ۲۲۷۵۱]

(۲۲۸۰۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سونے چاندی کے متعلق وہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جو نازل ہوئی تو لوگ کہنے لگے کہ ہم کون سا مال اپنے پاس رکھا کریں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں پتہ کر کے بتاتا ہوں، چنانچہ انہوں نے اپنا اونٹ حیر سے دوڑایا اور نبی ﷺ کو جالیا، میں بھی ان کے پیچھے تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کون سا مال اپنے پاس رکھیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور وہ مسلمان ہوئی جو مایہ خرت پر اس کی مدد کرنے والی ہو۔

(۲۲۸۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقُ بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا اللَّهُ عَاءٌ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبُرُّ [راجع: ۲۲۷۴۵]

(۲۲۸۰۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان بعض اوقات اس گناہ کی وجہ سے بھی رزق سے محروم ہو جاتا ہے جو اس سے صادر ہوتا ہے، اور تقدیر کو دعاء کے علاوہ کوئی چیز نہیں ٹال سکتی، اور عمر میں نیکی کے علاوہ کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(۲۲۸۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدَةُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۲۷۳۱]

(۲۲۸۰۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ وَذَكَرَ أَبَا أَسْمَاءَ وَذَكَرَ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَّمَ عَلَيْهَا

رَأَيْتُهُ النَّجْدِيَّةَ [صححه ابن حبان (٤١٨٤)، والحاكم (٢٠٠/٢). قال الألباني: صحيح (أبو داود: ٢٢٢٦، ابن ماجه: ٢٠٥٥)]. [راجع: ٢٢٧٣٨].

(٢٢٨٠٣) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی خاص وجہ کے اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی مہک بھی حرام ہوگی۔

(٢٢٨٠٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا هِشَامُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ جَعْفَرٍ يَعْنِي غُنْدَرًا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ فَإِنْ شَهِدَ دَفَنَهَا كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا وَمَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ [راجع: ٢٢٧٣٤].

(٢٢٨٠٥) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

(٢٢٨٠٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَتَكْذِبُونَ عَلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُسْجِدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ [راجع: ٢٢٧٢٨].

(٢٢٨٠٦) سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں نبی ﷺ کے حوالے سے کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا تم لوگ میری طرف بھوٹی نسبت کرتے ہو، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان بھی اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرتا ہے، اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

(٢٢٨٠٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْجَوْدِيِّ عَنْ بُلْعَجٍ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمُهْرِيِّ قَالَ وَكَانَ قَاصِرَ النَّاسِ بِقُسْطَنْطِينَةَ قَالَ قِيلَ لِثَوْبَانَ حَدَّثَنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ قَافُطَرَ قَالَ حَجَّاجٌ قُسْطَنْطِينَةَ [راجع: ٢٢٧٣٠].

(٢٢٨٠٧) ابوشیبہ مہری رضی اللہ عنہ جو قسطنطنیہ میں وعظ گوئی کیا کرتے تھے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب شخص نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کوئی آئی تو نبی ﷺ نے اپنا رورہ ختم کر دیا۔

(٢٢٨٠٨) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي حُرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ٢٢٧٣١].

(۲۲۸۰۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۰۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِدَةُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [مكرر ما قبله]. [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۰۹) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ الْحَفَّابُ حَدَّثَنَا حَالِدُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱].

(۲۲۸۱۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سیر کرتا ہے۔

(۲۲۸۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْفُقَيْرَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَمُمِيِّ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي لَبِقُرَى الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَدُوْدُ عَنْهُ النَّاسُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ أَضْرِبُهُمْ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفُضَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي هَذَا إِلَى عُمَانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَصُبُّ فِيهِ مِزَاجَانِ يَمْدَانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا ذَهَبٌ وَالْآخَرُ وَرَقٌ [راجع: ۲۲۷۷۳].

(۲۲۸۱۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میں اپنے حوض کے پچھلے حصے میں ہوں گا اور اہل جہنم کے لیے لوگوں کو بنا رہا ہوں گا اور انہیں اپنی لاشی سے ہٹاؤں گا یہاں تک کہ وہ چھٹ جائیں گے، کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اس کی چوڑائی کتنی ہوگی؟ نبی ﷺ نے فرمایا میری اس جگہ سے عمان تک فاصلے کے برابر، پھر کسی نے اس کے پانی کے متعلق پوچھا تو فرمایا دو دھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا، جس میں دو پرتا لے گرتے ہوں گے اور اس کے پانی میں اضافہ کرتے ہوں گے، ان میں سے ایک سونے کا ہوگا اور دوسرا چاندی کا۔

(۲۲۸۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ثُوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۲۷۷۳].

(۲۲۸۱۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۸۱۳) حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو

قِلَابَةُ الْجَرْمِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَدَّادَ بْنِ أَوْسٍ يَتِمَّا هُوَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْعِ مَرًّا عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجُّ بِعَدَا مَا مَضَى مِنْ رَمَضَانَ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۲۳۶۸، ابن ماجه: ۱۶۸۱)]. هذا الحديث مرسل.

قال شعب: صحيح وهذا إسناد رجاله ثقات لكنه منقطع.]

(۲۲۸۱۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان کی اشعارہ تاریخ کو نبی ﷺ جنت البقیع میں سبکی لگواتے ہوئے ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا سبکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۸۱۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ثُوبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ [راجع: ۲۲۷۴۱]

(۲۲۸۱۳) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سبکی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۲۸۱۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصُّنْعَانِيِّ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ الْمُسْلِمُ أَخَاهُ فَإِنَّهُ يَمْشِي فِي حَرَقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ [راجع: ۲۲۷۳۱]

(۲۲۸۱۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے باغات کی سرکرتا ہے۔

(۲۲۸۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنْ أُتَيْتُ سَبِيلُكَ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكُزْبَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَأَتِيَنِي أَنْ لَا يَهْلِكَنِي بِسَبَةِ بَعَامَةٍ وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَلِيًّا مِنْ يَتَوَى أَنْفُسَهُمْ فَيَسْتَبِيعَ بَيْضَتَهُمْ حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا رُبْعَهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَفْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَأْفْطَارِهَا [راجع: ۲۲۷۵۴]

(۲۲۸۱۶) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ساری زمین کو سمیٹ دیا چنانچہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھ لیا اور میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچ کر رہے گی جہاں تک کا علاقہ مجھے سمیٹ کر دکھایا گیا ہے اور مجھے دو خزانے سرخ اور سفید دیئے گئے ہیں، اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے یہ درخواست کی کہ وہ اسے عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے، اور ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہ کرے جو انہیں خوب قتل کرے (تو میرے رب نے فرمایا اے

محمد اسلم ﷺ میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اسے کوئی نال نہیں سکتا، میں نے آپ کی امت کے حق میں آپ کی یہ دعا قبول کر لی کہ میں انہیں عام قتلہ سالی سے ہلاک نہیں کروں گا اور میں ان پر کوئی بیرونی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان میں خوب قتل و غارت گری کرے، گو کہ ان پر ان کے دشمن اکثاف عالم سے جمع ہو جائیں، یہاں تک کہ وہ خود ہی ایک دوسرے کو نثار کرنے لگیں گے۔

(۲۲۸۱۷) اَلَا وَرَأَيْیْ اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ الْاَلِیْمَةِ الْمُضِلِّیْنَ [راجع: ۲۲۷۵۲]۔

(۲۲۸۱۷) اور مجھے اپنی امت کے متعلق گمراہ کن ائمہ سے اندیشہ ہے۔

(۲۲۸۱۸) وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِیْ اُمَّتِیْ لَمْ یُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ [راجع: ۲۲۷۵۵]

(۲۲۸۱۸) اور جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو پھر قیامت تک اٹھائی نہیں جائے گی۔

(۲۲۸۱۹) وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ الْاَوْثَانَ [راجع: ۲۲۷۵۶]

(۲۲۸۱۹) اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے کچھ قبیلے مشرکین سے نہ جا ملیں اور جب تک میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔

(۲۲۸۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ اَمْلَاهُ عَلَيْنَا حَدَّثَنَا ابُوْ بَرْ عَنْ اَبِیْ فَلَاحَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ ثُوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی عِیَالِهِ وَدِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ عَلٰی ذَاتِیْهِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابُوْ فَلَاحَةَ مِنْ قِبَلِهِ بَرًّا بِالْعِیَالِ قَالَ وَآئِ رَجُلٍ اَعْظَمَ اَجْرًا مِنْ رَجُلٍ یُنْفِقُ عَلٰی عِیَالِهِ صِغَارًا یُعْفِقُهُمُ اللّٰهُ بِه [راجع: ۲۲۷۶۹]

(۲۲۸۲۰) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، یا راہِ خدا میں اپنی سواری پر خرچ کرے۔

(۲۲۸۲۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا اَبَانٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهُ قِیْرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِیْرَاطَانِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اَحَدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴]۔

(۲۲۸۲۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازہ سے شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو تدفین کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پینا نہ جبلِ احد کے برابر ہے۔

(۲۲۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْحَقَّافُ قَالَ سِیْلُ سَعِیْدٍ عَنْ الرَّجُلِ یَنْبَعُ جَنَازَةٌ مَا لَهُ مِنَ الْاَجْرِ فَاخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِی طَلْحَةَ عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهُ قِیْرَاطٌ فَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِیْرَاطَانِ فُسِیْلُ النَّبِیِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ الْفِرَاطِ فَقَالَ مِثْلُ أَحَدٍ [راجع: ۲۲۷۳۴]۔

(۲۲۸۲۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جنازے میں شریک ہو، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو نہ فہم کے مرحلے تک شریک رہے اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے، کسی نے پوچھا کہ قیراط کیا ہوتا ہے؟ فرمایا اس کا کم از کم پیمانہ جبل احد کے برابر ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ قَالِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا أَتَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَغْلُوبًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُطْلِقُهُ إِلَّا الْعَدْلُ وَمَا مِنْ أَحَدٍ يَتَعَلَّمُ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجْلَمَ [راجع: ۲۲۸۳۰]۔

(۲۲۸۲۳) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۲۸۲۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَيْبٍ بَنِي سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيهِ خَمْسٌ خِلَالِ فِيهِ خَلْقُ آدَمَ وَفِيهِ هَبْطُ آدَمَ وَفِيهِ تَوَفَّى آدَمَ وَفِيهِ مَسَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ اللَّهَ عَبْدٌ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْأَلْ مَائِمًا أَوْ قِطْعَةً رَحِمَ وَفِيهِ تَقْوَمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلِكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا حَجَرٍ إِلَّا وَهُوَ يُشْفِقُ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

[اخرجه عبد بن حميد (۳۰۹) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۲۸۲۳) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جمعہ کے دن کے حوالے سے ہمیں یہ بتائیے کہ اس میں کیا خیر رکھی گئی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے متعلق پانچ اہم باتیں ہیں، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اتارے گئے، اسی دن اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح قبض کی، اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جس میں بندہ اللہ سے جو بھی مانگتا ہے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے بشرطیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، کوئی مقرب فرشتہ، زمین و آسمان، پہاڑ اور پتھر ایسا نہیں ہے جو جمعہ کے دن سے ڈرتا نہ ہو۔

(۲۲۸۲۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ أَخْبَرَنَا الْمُبَارَكُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَلَّنِي عَلَى صَدَقَةٍ قَالَ اسْقِ الْمَاءَ

(۲۲۸۲۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے صدقے کا کوئی کام بتائیے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلایا کرو۔

(۲۲۸۲۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّي مَاتَتْ فَاتَّصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَتَى الصَّدَقَةَ أَفْضَلَ قَالَ سَقَى الْمَاءَ قَالَ فَلَيْتَ سِقَايَةَ إِلٍ سَعْدٌ بِالْمَدِينَةِ [قال الألبانی حسن (النسائی: ۲۵۵/۶). قال شعيب: رجاله ثقات وهو منقطع.] [انظر: ۲۴۳۴۶].

(۲۲۸۲۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(۲۲۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ وَجَدُوا فِي كُتُبٍ أَوْ فِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ [قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۳۴۳)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف.]

(۲۲۸۲۷) قیس بن سعد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی تحریرات میں یہ بات بھی پائی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمایا ہے۔

(۲۲۸۲۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بْنُ هِلَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ عَلَى صَدَقَةٍ بَنِي فَلَانٍ وَأَنْظُرْ لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَكْرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِكَ أَوْ عَلَى كَاهِلِكَ لَهُ رُغَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْرِفْهَا عَنِّي قَصْرَ فَهَا عَنْهُ

(۲۲۸۲۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا فلاں قبیلے کے صدقات کی نگرانی اور دیکھ بھال کرو، لیکن قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تم اپنے کندھے پر کسی جوان اونٹ کو لادے ہوئے ہو اور وہ چیخ رہا ہو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر یہ ذمہ داری کسی اور کو دے دیجئے، چنانچہ نبی ﷺ نے یہ ذمہ داری ان سے واپس لے لی۔

(۲۲۸۲۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ رَجُلٍ رَدَّهٖ إِلَى سَعِيدِ الصَّرَافِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ مَحْنَةٌ حُبُّهُمْ إِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمْ نِفَاقٌ [انظر: ۲۴۳۴۸].

(۲۲۸۲۹) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انصار کا یہ قبیلہ ایک آزمائش ہے یعنی ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے نفرت نفاق کی علامت ہے۔

(۲۲۸۳۰) حَدَّثَنَا حَافِظُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ قَانِدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعْلُودًا لَا يَقْضَى مِنْ ذَلِكَ الْعَلَلُ إِلَّا الْعُدْلُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَنَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَهُوَ أَجْدَمُ [راجع: ۲۲۸۲۳].

(۲۲۸۳۰) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَحْيَى شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَعِيمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ ذَرَى وَإِنْ سَرَقَ [راجع: ۱۸۴۷۳].

(۲۲۸۳۱) حضرت سلمہ بن نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس حال میں اللہ سے ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو کر رہے گا خواہ وہ بدکاری یا چوری ہی کرتا ہو۔

حَدِيثُ رَعِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت رعیہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ جَاءَ رَعِيَةُ السُّحَيْمِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعِيزْ عَلَيَّ وَلَدِي وَمَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا الْمَالُ فَقَدْ أَقْسِمَ وَأَمَّا الْوَلَدُ فَادْهَبْ مَعَهُ يَا بِلَالُ فَإِنْ عَرَفَ وَلَكَهْ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ قَالَ فَذَهَبَ مَعَهُ فَارَاهُ فَإِنَّا تَعْرِفُهُ قَالَ نَعَمْ فَادْفَعْهُ فَذَهَبَ إِلَيْهِ قَالَ سَفِيَانُ يَرَوْنَ أَنَّهُ اسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُعَارَ عَلَيْهِ (۲۲۸۳۲) حضرت رعیہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اور مال کو حملہ کر کے چھین لیا گیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا مال تو تقسیم ہو چکا، البتہ بلال! انہیں اپنے ساتھ ان کے بچے کے پاس لے جاؤ، اگر ان کا بچہ انہیں شناخت کرے تو اسے ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ انہیں اپنے ساتھ لے گئے اور ان کا بیٹا دکھا دیا، اور اس سے پوچھا کہ تم انہیں پہچانتے ہو؟ اس نے اعتراف کیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اسے ان کے حوالے کر دیا۔ سفیان کہتے ہیں کہ علماء کا خیال ہے کہ رعیہ قبل از حملہ اسلام قبول کر چکے تھے۔

فائدہ: مکمل وضاحت کے لئے اگلی حدیث پڑھیے۔

(۲۲۸۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رِغْيَةَ السُّحَيْمِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُدِيمٍ أَحْمَرَ فَأَخَذَ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ بِهِ ذُلُّهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَلَمْ يَدْعُوا لَهُ رَايِحَةَ وَلَا سَارِحَةَ وَلَا أَهْلًا وَلَا مَالًا إِلَّا أَخْلَوْهُ وَانْفَلَتَ غُرَبَانًا عَلَى قَرْسٍ لَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ فِشْرَةٌ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى ابْنَتِهِ وَهِيَ مَتْرُوجَةٌ فِي بَيْتِ هَالِلٍ وَقَدْ اسْلَمَتْ وَأَسْلَمَ أَهْلُهَا وَكَانَ مَجْلِسُ الْقَوْمِ بِفَنَاءِ بَيْتِهَا فَذَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا مِنْ وَرَاءِ الْبَيْتِ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْهُ أَلْقَتْ عَلَيْهِ ثَوْبًا قَالَتْ مَا لَكَ قَالَ كُلُّ الشَّرِّ نَزَلَ بِأَبِيكَ مَا تَرِكَ لَهُ رَايِحَةَ وَلَا سَارِحَةَ وَلَا أَهْلٌ وَلَا مَالٌ إِلَّا وَقَدْ أَخَذَ قَالَتْ دُعِيتَ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ أَيْنَ بَعْلُكَ قَالَتْ فِي الْإِبِلِ قَالَ قَاتَاهُ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ كُلُّ الشَّرِّ قَدْ نَزَلَ بِهِ مَا تَرِكَتُ لَهُ رَايِحَةَ وَلَا سَارِحَةَ وَلَا أَهْلٌ وَلَا مَالٌ إِلَّا وَقَدْ أَخَذَ وَأَنَا أُرِيدُ مُحَمَّدًا أَبَادِرُهُ قَبْلَ أَنْ يُقَسِّمَ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ فَخَذَ رَاحِلَتِي بِرَحْلَيْهَا قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا قَالَ فَأَخَذَ قَعُودَ الرَّاعِي وَزَوَّدَهُ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ قَالَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ إِذَا عَطَى بِهِ وَجْهَهُ خَرَجَتْ اسْتُهُ وَإِذَا عَطَى اسْتُهُ خَرَجَ وَجْهَهُ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَعْرِفَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَعَلَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ بِحِذَائِهِ حَيْثُ يُصَلِّي فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْسُطْ يَدَيْكَ فَلَمَّا بَاعَتْكَ فَبَسَطَهَا فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَضْرِبَ عَلَيْهَا قَبَضَهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثًا قَبَضَهَا إِلَيْهِ وَبَعَلَهَا فَلَمَّا كَانَتْ الثَّالِثَةَ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ رِغْيَةُ السُّحَيْمِيُّ قَالَ فَتَنَازَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَضُدَهُ ثُمَّ رَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا رِغْيَةُ السُّحَيْمِيِّ الْيَدَى كَتَبْتُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ كِتَابِي فَرَفَعَهُ بِهِ ذُلُّهُ فَأَخَذَ يَنْضَرُّعُ إِلَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْلِي وَمَالِي قَالَ أَمَّا مَا لَكَ فَقَدْ قَسَمَ وَأَمَّا أَهْلُكَ فَمَنْ قَدَرْتَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ فَخَرَجَ فَإِذَا ابْنُهُ قَدْ عَرَفَ الرَّاحِلَةَ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَهَا

فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا ابْنِي فَقَالَ يَا بِلَالُ اخْرُجْ مَعَهُ فَسَلَّهُ أَبُوكَ هَذَا فَإِنْ قَالَ نَعَمْ فَأَذْفَقَهُ إِلَيْهِ فَخَرَجَ بِلَالٌ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبُوكَ هَذَا قَالَ نَعَمْ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا اسْتَعْبَرَ إِلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ ذَاكَ جَفَاءُ الْأَعْرَابِ [اخرجه الطبرانی (۴۶۳۵)].

قال شعيب: رجاله ثقات. لكنه منقطع.

(۲۲۸۳۳) حضرت رعیہؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس نبی ﷺ کا سرخ چمڑے پر لکھا ہوا ایک خط آیا، انہوں نے اسے اپنے ڈول کا بیوند بنالیا، کچھ عرصے بعد نبی ﷺ نے ان کے علاقے میں ایک لشکر روانہ فرمایا جس نے ان کے پاس کچھ بھی نہ چھوڑا، نہ اہل خانہ اور نہ مال و دولت بلکہ سب کچھ لے گئے، وہ برہنہ ایک گھوڑے پر ”جو پالان سے محروم تھا“ جان بجا کر بھاگے، اور اپنی بیٹی کے پاس پہنچے جس کی شادی بنو ہلال میں ہوئی تھی اور اس نے اپنے گھروالوں کے ساتھ اسلام قبول کر لیا تھا، اور اس کے گھر کا محن لوگوں کی بیشک ہوتا تھا، اس لئے وہ گھوم کر پچھلے حصے سے گھر میں داخل ہوئے، ان کی بیٹی نے انہیں اس حال میں دیکھ کر پہننے کے لئے کپڑے دیئے اور پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ تیرے باپ پر بڑی سخت مصیبت آئی، اس کے پاس کچھ بھی نہیں رہا، اہل خانہ اور نہ ہی مال و دولت، سب کچھ چھین لیا گیا، اس نے پوچھا کہ آپ کو اسلام کی دعوت دی گئی تھی؟ لیکن انہوں نے اس کا جواب دیئے بغیر پوچھا کہ تمہارا شوہر کہاں ہے؟ اس نے بتایا اونٹوں کے پاس ہیں۔

پھر وہ اپنے داماد کے پاس گئے، اس نے بھی پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا؟ انہوں نے وہی جواب دیا، اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنے اہل خانہ اور مال کے تقسیم ہونے سے پہلے محمد ﷺ کے پاس پہنچ جاؤں، اس نے کہا کہ پھر آپ میری سواری لے جائیں، انہوں نے کہا کہ اس کی ضرورت نہیں، پھر اس نے چہرہ کا ایک جوان اونٹ لیا اور ایک برتن میں پانی کا توشہ دے کر روانہ کر دیا، ان کے جسم پر ایک کپڑا تھا لیکن وہ اتنا چھوٹا تھا کہ اگر اس سے چہرہ ڈھانپتے تو جسم کا ٹھنڈا حصہ برہنہ ہو جاتا اور اگر ٹھنڈے حصے کو ڈھانپتے تو چہرہ نظر آتا تھا اور وہ اس بات کو اچھا نہیں سمجھتے تھے کہ انہیں کوئی شناخت کر لے۔

بہر حال! وہ مدینہ منورہ پہنچے، اپنی سواری کو باندھا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، نبی ﷺ جب نماز فجر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہاتھ بڑھائیے کہ میں آپ کی بیعت کروں، نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا، جب انہوں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھنا چاہا تو نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک پیچھے کھینچ لیا، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، پھر نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ عرض کیا کہ میں رعیہؓ تھی ہوں، نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اسے بلند کیا اور فرمایا اے گروہِ مسلمین! یہ رعیہؓ تھی ہے جس کی طرف میں نے خط لکھا تھا اور اس نے میرا خط پکڑ کر اپنے ڈول کا بیوند بنالیا تھا۔

پھر انہوں نے نہایت عاجزی سے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے اہل خانہ اور میرا مال واپس کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا تمہارا مال تو تقسیم ہو چکا، البتہ تمہارے جو مال خانہ تمہیں مل جائیں وہ تمہارے ہی ہیں، چنانچہ وہ باہر نکلے تو ان کا بیٹا ان کی سواری کو پہچان کر اس کے پاس کھڑا تھا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا

بلال! اس کے ساتھ جاؤ، اس لڑکے سے پوچھو کہ کیا یہ تیرا باپ ہے؟ اگر وہ اقرار کر لے تو اسے ان کے حوالے کر دو، چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارے والد ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان دونوں میں سے کسی کو بھی ایک دوسرے سے مل کر آنسو بہاتے ہوئے نہیں دیکھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہی تو دیہاتیوں کی سخت دلی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۸۲۷) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هَمَّامٍ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفَهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حَنْزِبٍ فَبَرْنَا فِي يَوْمٍ فَأَنْطَلَقَ شَدِيدُ الْحَرِّ فَتَرَكْنَا تَحْتَ ظِلِّ الشَّجَرِ فَلَمَّا زَالَتْ الشَّمْسُ لَبَسْتُ لَأَفْبَى وَرَبَكْتُ قُرَيْسِي فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي فُسْطَاطِهِ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَانَ الرَّوَاحُ فَقَالَ أَجَلُ فَقَالَ يَا بِلَالُ فَتَارَ مِنْ تَحْتِ سَمَرَةٍ كَانَ ظِلُّهَا ظِلُّ طَائِرٍ فَقَالَ بَلِّكَ وَسَعْدِيكَ وَأَنَا فِدَاؤُكَ فَقَالَ أَسْرِجُ لِي قُرَيْسِي فَأَخْرَجَ سَرَجًا دَقَقَاهُ مِنْ لَبِيفٍ لَيْسَ فِيهِمَا أَشْرٌ وَلَا بَطَرٌ قَالَ فَأَسْرِجَ قَالَ فَرَكِبَ وَرَكِبْنَا فَصَافَقْنَاهُمْ عَشِيَّتَنَا وَلَبَلْنَا فَنَشَامَتِ الْخَيْلَانُ فَوَلَّيَ الْمُسْلِمُونَ مَذْبِرَيْنِ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عِبَادَ اللَّهِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ ثُمَّ اقْتَحَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُرَيْبِهِ فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَأَخْبَرَنِي الَّذِي كَانَ أَذْنَى إِلَيْهِ مَنَى ضَرْبَ بِهِ وَجُوهُهُمْ وَقَالَ شَاقَتْ الْوُجُوهُ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ فَحَدَّثَنِي أَبْنَاؤُهُمْ عَنْ آبَائِهِمْ أَنَّهُمْ قَالُوا لَمْ يَبْقَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا امْتَلَأَتْ عَيْنَاهُ وَقَمَهُ تُرَابًا وَسَمِعْنَا صَلَافَةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا مَرَّ الْحَدِيدُ عَلَى الطَّسْتِ الْحَدِيدِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُوَ حَدِيثُ نَبِيلٍ

جاء به حماد. قال الألباني حسن (أبو داود: ۵۲۳۳). قال شعيب: حسن لغيره.

(۲۳۸۳۳) حضرت ابو عبد الرحمن فہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، ہم شدید گرمی کے ایک گرم ترین دن میں روانہ ہوئے، راستے میں ایک جگہ سایہ دار درختوں کے نیچے پڑاؤ کیا، جب سورج ڈھل گیا تو میں نے اپنا اسلحہ زیب تن کیا، اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، اس وقت نبی ﷺ اپنے خیمے میں تھے، میں نے ”السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ“ کہہ کر پوچھا کہ کوچ کا وقت ہو گیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزادی، وہ ببول کے نیچے سے اس طرح کودے جیسے کسی پرندے کا سایہ ہو اور عرض کیا بلیک و سعدیک، میں

آپ پر قربان، نبی ﷺ نے فرمایا میرے گھوڑے پر زین کس دو، چنانچہ انہوں نے ایک زین نکالی جس کے دونوں کنارے کھجور کی چھال سے بھرے ہوئے تھے اور جس میں کوئی غرور و تکبر نہ تھا اور اسے کب دیا۔

پھر نبی ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہو گئے، میدان جنگ میں عشاء کے وقت سے ساری رات ہم لوگ صف بندی کرتے رہے، جب دونوں جماعتوں کے گھوڑے ایک دوسرے میں گھسے تو مسلمان پیڑھے پھیر کر بھاگ اٹھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! میں خدا کا بندہ اور رسول (تو یہاں موجود) ہوں، پھر فرمایا اے گروہ مہاجرین! میں خدا کا بندہ اور رسول (تو یہاں موجود) ہوں، اس کے بعد نبی ﷺ اپنے گھوڑے سے کودے اور مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور نبی ﷺ کے سب سے قریبی آدمی کی اطلاع کے مطابق نبی ﷺ نے وہ مٹی دشمن کے چہروں پر پھینک دی اور فرمایا یہ چہرے بگڑ جائیں، چنانچہ اللہ نے مشرکین کو شکست سے دوچار کر دیا۔

مشرکین خود اپنے بیٹوں سے کہتے ہیں کہ ہم میں سے ایک بھی آدمی ایسا نہ بچا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے نہ بھر گیا ہو، اور ہم نے زمین و آسمان کے درمیان ایسی آواز سنی جیسے لوہے کو لوہے کی پلیٹ پر گزرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

(۲۲۸۲۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي هَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْفُهْرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ حَنْبَلٍ فَمَسَرْنَا فِي يَوْمٍ قَاتِلٍ فَلَدَّكَرَ مِثْلَهُ

(۲۲۸۳۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا نَعِيمٌ بْنُ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۳۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَعْبِزْ عَنْ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفَلَكَ آخِرَهُ إِذَا قَالَ الْإِبَانِي: صحيح (أبو داود: ۱۲۸۹) قد تكلم في [سنداه غیر واحد]۔ [انظر: ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۱، ۲۲۸۴۲]۔

(۲۲۸۳۷) حضرت نعیم بن مہدیؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صبح میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری حصے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطَفَانِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَا تَعْبِزْ عَنْ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ

النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ

(۲۲۸۳۷) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۸) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ يَحْيَى ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ بَرِّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ عَنْ قَيْسِ الْجَدَاوِيِّ عَنْ نَعِيمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ

(۲۲۸۳۸) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا ابْنَ آدَمَ أَرْبَعًا أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [راجع: ۲۲۸۳۶]۔

(۲۲۸۳۹) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ الْكُطَيْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِي يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [انظر: ۲۲۸۳۹، ۲۲۸۴۲]۔

(۲۲۸۴۰) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۱) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْنَ آدَمَ لَا تَعْجِزْ عَنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ [راجع: ۲۲۸۳۶]۔

(۲۲۸۴۱) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں چار رکعتیں پڑھنے سے اپنے آپ کو عاجز ظاہر نہ کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْئِي بِنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ الدَّمَشَقِيُّ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْوَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي لَيْسَ بِالشَّامِ رَجُلٌ أَصَحَّ حَدِيثًا مِنْ

سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ [راجع: ۲۲۸۳۶]۔

(۲۲۸۳۲) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! تو دن کے پہلے صے میں میری رضا کے لئے چار رکعتیں پڑھ لیا کر، میں دن کے آخری صے تک تیری کفایت کروں گا۔

(۲۲۸۴۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ نَعِيمِ بْنِ هَمَّادٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الشَّهَدَاءِ أَفْضَلُ قَالَ الَّذِينَ إِنْ يُلْقُوا فِي الصَّفِّ يُلْقَتُونَ وَجُوهُهُمْ حَتَّى يُفْتَلُوا أُولَئِكَ يَتَلَبَّطُونَ فِي الْغُرَفِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ وَيَضْحَكُ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ وَإِذَا ضَحِكَ رَبُّكَ إِلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَابَ عَلَيْهِ

(۲۲۸۳۳) حضرت نعیم بن حمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا شہید سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو اگر میدانِ جنگ میں دشمن کے سامنے پہنچ جائیں تو اس وقت تک اپنا رخ نہیں پھیرتے جب تک شہید نہیں ہو جاتے، یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں قیام پذیر ہوں گے اور ان کا رب انہیں دیکھ کر مسکراتا ہے، اور جب تمہارا رب دنیا میں کسی بندے کو دیکھ کر مسکرانے لگے تو سمجھ لو کہ اس کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمُرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن امیہ ضمیری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاسْمَعْتُهُ أَنَا مِنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ بِالْكُوفَةِ وَقَالَ لَنَا فِيهِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمَّا أَبِي فَحَدَّثَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيَّ وَحَدَّثَنَا بِالْكُوفَةِ جَعْفَرُ لَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيثِ أَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ

(۲۳۸۵۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفٍ شَاؤَ فَدَعَى إِلَى الصَّلَاةِ فَطَرَحَ السَّكِينُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۲۳۸۵۱) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو چھری پھینک دی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۳۸۵۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ يَحْتَزُّ مِنْ كَيْفٍ ثُمَّ دَعَى إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مَكَرَ مَا قُلْنَا [راجع: ۱۷۳۸۰].

(۲۳۸۵۲) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا، پھر نماز کے لئے بلایا گیا تو چھری پھینک دی اور تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۳۸۵۳) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ حَفْصَةَ بْنَ عَمْرٍو ابْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمَسِّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [راجع: ۱۷۳۷۶].

(۲۳۸۵۳) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

حَدِيثُ ابْنِ حَوَالَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن حوالہ از دی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّ ابْنَ زُعْبِ الْإِبَادِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ نَزَلَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ فَقَالَ لِي وَإِنَّهُ لَنَارِلٌ عَلَيَّ فِي بَيْتِي بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَقْدَامِنَا لِنُعْتِمَ فَرَجَعْنَا وَلَمْ نُعْتِمَ شَيْئًا وَعَرَفَ الْجَعْدُ لِي وَجُوهَنَا فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَكْلُهُمْ إِلَى قَاصِفٍ وَلَا تَكْلُهُمْ إِلَى أَنْفُسِهِمْ فَيُعْجِزُوا عَنْهَا وَلَا تَكْلُهُمْ إِلَى النَّاسِ فَيَسْتَأْثِرُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ لِيُفَضِّلَ لَكُمْ الشَّامَ وَالرُّومَ وَالْقَارِسَ أَوْ الرُّومَ وَالْقَارِسَ حَتَّى يَكُونُوا لِعَدِمْكُمْ مِنَ الْبَيْلِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ الْبَيْتِ كَذَا وَكَذَا وَمِنَ الْغَنَمِ حَتَّى يُعْطِيَ أَحَدَهُمْ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطَهَا ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِي أَوْ هَامَتِي فَقَالَ يَا ابْنَ حَوَالَةَ إِذَا رَأَيْتَ الْبَخْلَافَةَ قَدْ نَزَلَتْ الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ فَقَدْ دَنَتْ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَايَا وَالْأُمُورُ الْعِظَامُ وَالسَّاعَةُ يُؤَمِّدُ أَقْرَبُ إِلَى النَّاسِ مِنْ يَدَيَّ هَلِوْ مِنْ رَأْسِكَ [قال الألباني: صحيح (أبو داود): ۲۵۳۵]. قال شعيب: ضعيف.]

(۲۲۸۵۳) ابن زغب ایادی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ میرے یہاں مہمان بن کر تشریف لائے، اسی دوران انہوں نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں مدینہ منورہ کے آس پاس پیدل دستے کے ساتھ روانہ فرمایا تاکہ ہمیں مالی غنیمت حاصل ہو، لیکن ہم واپس آئے تو کچھ بھی مال غنیمت ہمیں نہ مل سکا تھا، اور ہمارے چہروں پر مشقت کے آثار نبی ﷺ نے محسوس فرمائیے تھے اس لئے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! انہیں میرے حوالے نہ کر کہ میں کمزور ہو جاؤں، انہیں خود ان کے حوالے نہ فرمایا کہ یہ اس سے عاجز آ جائیں، اور انہیں دوسرے لوگوں کے حوالے نہ فرما کہ وہ ان پر غالب آ جائیں، پھر فرمایا عنقریب تمہارے ہاتھوں شام، روم اور فارس فتح ہو جائیں گے، حتیٰ کہ تم میں سے ایک ایک آدمی کے پاس اتنے اتنے اونٹ، گائیں اور بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ اگر کسی کو سود یا رہبری دینے جائیں گے تو وہ ناراض ہو جائے گا، پھر نبی ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے ابن حوالہ! جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں پہنچ گئی ہے تو سمجھ لو کہ زلزلے، مصیبتیں اور بڑے بڑے امور قریب آ گئے ہیں، اور اس وقت قیامت لوگوں کے اتنے قریب آ جائے گی جیسے میرا یہ ہاتھ تمہارے سر کے قریب ہے، اس سے بھی زیادہ قریب ہوگی۔

(۲۲۸۵۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ التَّجِيبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ نَجَا مِنْ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا قَالَهُ ثَلَاثٌ مَوَاتٍ قَالُوا مَاذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَوْتِي وَمَنْ قُتِلَ خَلِيفَةً مُصْطَفِيٍّ بِالْحَقِّ يُعْطِيهِ وَالْكَفَالِ [راجع: ۱۷۰۹۸]

(۲۲۸۵۵) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تین چیزوں سے نجات پا گیا، وہ نجات پا گیا (تین مرتبہ فرمایا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیا یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا میری موت، حق پر ثابت قدم خلیفہ کے قتل سے اور دجال۔

(۲۲۸۵۶) حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَعَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ حَوَالَةَ الْأَزْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ أَجْنَادٌ مُجْتَنِدَةٌ شَامَ وَيَمَنَ وَعِرَاقَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيِّهَا بَدَأَ وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ الْآلَا وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ الْآلَا وَعَلَيْكُمْ بِالشَّامِ الْآلَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيِّهَا بَدَأَ وَجَلَّ تَوَكَّلْ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ

(۲۲۸۵۶) حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب شام، یمن اور عراق میں بہت سے لشکر ہوں گے، یہ بات اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ نبی ﷺ نے پہلے کس شہر کا نام لیا تھا؟ البتہ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا شام کو اپنے اوپر لازم پکڑو، جو شخص ایسا نہ کر سکے وہ یمن چلا جائے۔ اور اس کے نوؤں کا پانی پیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کا میرے لیے ذمہ لیا ہے۔

حَدِيثُ عَقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عقبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۷) حَدَّثَنَا بِهِزٌ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعْبِرَةِ حَدَّثَنَا حَمِيدٌ قَالَ أَتَانِي الزُّوْلَيْدُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي قَالَ فَقَالَ لَنَا هَلُمَّا فَأَتَيْنَا أَشْبَ مِثْنَا وَأَوْعَى لِلْحَدِيثِ مِثْنِي قَالَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى بَشْرِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبُو الْعَالِيَةِ تَحَدَّثْتَ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ قَالَ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَبُو النَّضْرِ اللَّيْثِيُّ قَالَ بِهِزٌ وَكَانَ مِنْ رُفْطِهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً قَالَ فَاعَارَتْ عَلَى قَوْمٍ قَالَ فَشَدَّ مِنْ الْقَوْمِ رَجُلٌ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ شَاهِرًا سَيْفَهُ قَالَ فَقَالَ الشَّادُّ مِنَ الْقَوْمِ إِلَيَّ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيمَا قَالَ فَضَرَبَهُ فَفَتَلَهُ قَالَ فَتَمَى الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ فِيهِ قَوْلًا شَدِيدًا فَلَمَّ الْقَائِلُ قَالَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْطَبُ قَالَ الْقَائِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ الْبَدْيُ قَالَ إِلَّا تَعَوُّدًا مِنَ الْقَتْلِ قَالَ فَاعْرَضَ عَنْهُ وَعَمَّنْ قِبَلَهُ مِنَ النَّاسِ وَأَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ أَيْضًا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا قَالَ الْبَدْيُ قَالَ إِلَّا تَعَوُّدًا مِنَ الْقَتْلِ فَاعْرَضَ عَنْهُ وَعَمَّنْ قِبَلَهُ مِنَ النَّاسِ وَأَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ ثُمَّ لَمْ يَصْبِرْ فَقَالَ النَّائِلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا قَالَ إِلَّا تَعَوُّدًا مِنَ الْقَتْلِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِفُ الْمَسَاءَةَ فِي وَجْهِهِ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى عَلَى لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ [راجع: ۱۷۱۳۳]

(۲۲۸۵۷) حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے پاس میرے ایک ساتھی کے ساتھ ابو العالیہ رحمہ اللہ آئے اور کہنے لگے کہ تم دونوں میرے ساتھ بشر بن عاصم کے پاس چلو کہ تم دونوں عمر میں بھی مجھ سے جوان ہو اور حدیث کو یاد رکھنے کی صلاحیت بھی تم میں مجھ سے زیادہ ہے، وہاں پہنچ کر ابو العالیہ نے بشر سے کہا کہ آپ ان دونوں کے سامنے اپنی حدیث بیان کیجئے، چنانچہ بشر نے کہا کہ ہمیں حضرت عقبہ بن مالک رحمہ اللہ نے یہ حدیث سنائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لشکر کا ایک دستہ روانہ فرمایا، اس نے ایک قوم پر حملہ کیا، اس قوم کا ایک آدمی اپنی قوم سے نکلا تو اس دستے کا ایک آدمی اپنی تلوار لہراتا ہوا اس کی طرف لپکا، اس شخص نے کہا کہ میں مسلمان ہوں، لیکن اس نے اس کی بات پر غور نہیں کیا اور تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا۔

اس واقعے کی خبر نبی ﷺ تک پہنچی تو نبی ﷺ نے سخت الفاظ میں اس کی مذمت بیان کی، جس کی اطلاع قاتل تک بھی پہنچی، حضرت عقبہ بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس وقت نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو قاتل نے کہا یا رسول اللہ! خدا کی قسم! اس نے یہ کلمہ صرف اپنی جان بچانے کے لئے پڑھا تھا، نبی ﷺ نے اس سے اور اس کی جانب بیٹھے ہوئے تمام لوگوں سے منہ موڑ لیا، اور برابر اپنی تقریر جاری رکھی، تین مرتبہ اسی طرح ہوا، بالآخر نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، آپ ﷺ کے روئے انور پر اس وقت غم و غصے کے آثار تھے، اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان کو قتل کرنے والے کے حق میں میری بات ماننے سے بھی انکار کر دیا ہے۔

حَدِيثُ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ قَرَأْتُ نَاسًا مُجْتَمِعِينَ وَشَيْخٌ يُحَدِّثُهُمْ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ

(۲۲۸۵۸) قاسمؒ جو کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد دمشق میں داخل ہوا، وہاں میں نے کچھ لوگوں کا مجمع دیکھا جنہیں ایک بزرگ حدیث سنا رہے تھے، میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص گوشت کھائے، اسے چاہئے کہ نیا وضو کرے۔

حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ الْقُفَوَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن قفواء رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۵۹) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عِيسَى بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقُفَوَاءِ الْخَزَاعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَنِي بِمَالٍ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِي قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَالَ التَّمِيسُ صَاحِبًا قَالَ فَجَانَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الصَّمْرِيُّ قَالَ بَلِّغْنِي أَنَّكَ تُرِيدُ الْخُرُوجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا قَالَ قُلْتُ أَجَلٌ قَالَ فَإِنَّا لَكَ صَاحِبٌ قَالَ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ صَاحِبًا فَادْنُيْ قَالَ فَقَالَ مَنْ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الصَّمْرِيُّ قَالَ فَقَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَأَحْذَرَهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ أَخْرَكَ الْبُكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنَهُ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا جِئْنَا الْأَنْبِيَاءَ فَقَالَ لِي إِيمَى أُرِيدُ حَاجَةً إِلَى قَوْمِي بَوَدَّكَ أَنْ تَقْبَلَنِي لِي قَالَ قُلْتُ رَاشِدًا فَلَمَّا وَدَّيْ دَخَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَدْتُ عَلَى بَعِيرِي ثُمَّ خَرَجْتُ أَوْضِعُهُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يَخَارِضُنِي فِي رَهْطِهِ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَدْ فَتَنَ أَنْصَرَفُوا وَجَاءُونِي قَالَ كَانَتْ لِي إِلَى قَوْمِي حَاجَةٌ قَالَ قُلْتُ أَجَلٌ فَمَضَيْتُ حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۸۶۱)]

(۲۲۸۵۹) حضرت عمرو بن قفواء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے بعد ایک دن نبی ﷺ نے مجھے بلایا، نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں

قریش کو تقسیم کرنے کے لئے کچھ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجنا چاہتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے ساتھ ایک اور رفیق سفر کو تلاش کرلو، تھوڑی دیر بعد میرے پاس عمرو بن امیہ ضمری آئے اور کہنے لگے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سفر پر جا رہے ہیں اور کسی ساتھی کی تلاش میں ہیں؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ میں سفر میں آپ کی رفاقت اختیار کرتا ہوں۔

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک ساتھی مل گیا ہے "کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا جب تمہیں کوئی ساتھی مل جائے تو مجھے بتانا" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا وہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ عمرو بن امیہ ضمری ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ان کی قوم کے علاقے میں پڑاؤ کرو تو ان سے بچ کر رہنا کیونکہ کہنے والے کہتے ہیں کہ "تم اپنے حقیقی بھائی سے بھی اپنے آپ کو مامون نہ سمجھو۔"

بہر حال! ہم لوگ روانہ ہو گئے، جب ہم مقام ابواء میں پہنچے تو عمرو نے مجھ سے کہا کہ مجھے وذان میں اپنی قوم میں ایک کام یاد آ گیا ہے، آپ میرا انتظار کیجئے گا، میں نے کہا بلا تکلف، ضرور، جب وہ چلے گئے تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد آ گیا چنانچہ میں نے اپنا سامان اپنے اونٹ پر باندھا اور اپنا اونٹ تیزی سے دوڑاتے ہوئے اس علاقے سے نکل گیا، جب میں "اصافر" نامی جگہ پر پہنچا تو وہ اپنے ایک گروہ کے ساتھ میرا راستہ روک کر کھڑا ہوا نظر آیا، میں نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی اور بچ کر نکل گیا، جب اس نے دیکھا کہ میں اس کے ہاتھ سے بچ نکلا ہوں تو وہ لوگ واپس چلے گئے اور عمرو میرے پاس آ کر کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم میں ایک ضروری کام تھا، میں نے کہا بہت بہتر، پھر ہم وہاں سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ پہنچے اور میں نے وہ مال حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ رضی اللہ عنہ

حضرت محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۳۳۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا بِبَنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ تَوَضَّعَ الْخِزَانُزُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ فَقِيلَ السَّمَاءُ فَنَظَرَ ثُمَّ طَاطَا بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ الشَّدِيدِ قَالَ فَسَكَنَّا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَهَا غَيْرًا حَتَّى أَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الشَّدِيدُ الَّذِي نَزَلَ قَالَ فِي الدُّنْيَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قِيلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ عَاشَ وَغَلِبَهُ دِينٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضَى دِينُهُ [قال الألباني حسن (النسائي: ۳۱۴/۷)].

قال شعيب: ضعيف بهذه السبابة].

(۲۲۸۶۰) محمد بن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ محسن مسجد میں اس جگہ بیٹھے ہوئے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے، ہمارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، اسی دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھا، پھر اپنی نظریں جھکا لیں اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ کر دو مرتبہ سبحان اللہ کہا اور فرمایا کتنی سخت بات اتری ہے؟ ہم ایک دن رات خاموش رہے لیکن ہمیں خیر کے علاوہ کچھ دکھائی نہ دیا، اگلے دن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ وہ سخت بات کیا ہے جو اتری ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا تعلق قرض سے ہے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، اگر کوئی آدمی اللہ کے راستے میں شہید ہو جائے، پھر اسے زندگی ملے اور وہ دوبارہ شہید ہو جائے، پھر زندگی ملے اور وہ شہید ہو جائے، اور پھر زندگی مل جائے اور اس پر قرض ہو تو اس کی ادائیگی تک وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۲۸۶۱) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ حَتَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَعْمَرٍ بِبَيْتِ الْمَسْجِدِ مُحْتَبًا كَاشِفًا عَنْ طَرَفٍ فَيَحِدُّهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَرٌ فَيَحِدُّكَ يَا مَعْمَرُ فَإِنَّ الْفَيْحَ عَوْرَةً (۲۲۸۶۱) محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو محسن مسجد میں دونوں ٹانگیں کھڑی کر کے اس طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی ران کی ایک جانب سے کپڑا ہٹ گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانچو کیونکہ ران شرمگاہ ہے۔

(۲۲۸۶۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ عَلَى مَعْمَرٍ وَفَيَحِدُّهُ مَكْشُوفَتَانِ فَقَالَ يَا مَعْمَرُ عَطَّ فَيَحِدُّكَ فَإِنَّ الْفَيْحَ عَوْرَةً

(۲۲۸۶۲) محمد بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، ان کی رانوں سے کپڑا ہٹ گیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے معمر! اپنی ران کو ڈھانچو کیونکہ ران شرمگاہ ہے۔

حَدِيثُ أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَيْقِيقٍ حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ سَهْمٍ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَدَخَلَ عَلَيْهِ مُعَاوِيَةُ يَعُوذُهُ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ مَا يَبْكِيكَ أَوْ جَعَّ يُشْنِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلَى كُلِّ لَا وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا إِلَى عَهْدًا فَوَدِدْتُ أَنِّي اتَّبَعْتُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَلَّكَ أَنْ تَذَرِكَ أَمْوَالًا تَقْسِمُ بَيْنَ أَقْرَامٍ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ

مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَوَجَدْتُ فَجَمَعْتُ [إسناده ضعيف. صححه ابن حبان

(۶۶۸). قال الألبانی حسن (ابن ماجه: ۴۱۰۳، النسائی: ۲۱۸/۸)]. (انظر: ۱۵۷۴۹).

(۲۸۶۳) سرہ بن سہم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہاشم بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جنہیں نیزے کے زخم لگے ہوئے تھے، کہ ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے ان کے پاس آئے، حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ کیوں رورہے ہیں؟ کسی جگہ درد ہو رہا ہے یا دنیا کی زندگی مزید چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک وعدہ لیا تھا کاش! میں نے اسے پورا کیا ہوتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ہو سکتا ہے کہ تمہیں اتنا مال و دولت عطا ہو جو بہت سی اقوام میں تقسیم کیا جاسکے، لیکن مال جمع کرنے میں تمہارے لیے ایک خادم اور راہِ خدا میں جہاد کے لئے ایک سواری ہی کافی ہونی چاہئے، لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں کہ میں نے بہت سا مال جمع کر لیا ہے۔

حَدِيثُ عُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ

حضرت عطیف بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُطَيْفٍ أَوْ عُطَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ أَنْسَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ [راجع: ۱۷۰۹۲]

(۲۲۸۶۴) حضرت عطیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں، ہر چیز ہی بھول جاؤں (ممكن ہے) لیکن میں یہ بات نہیں بھول سکتا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۶۵) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ الْمُخْزُومِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ابْنَةِ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلْنَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ جَاوَزْنَا بِهَا حَيْرَ جَارِ النَّجَاشِيِّ أَمَّا عَلَى دِينِنَا وَعَبَدْنَا اللَّهَ تَعَالَى لَا نُؤَدَى وَلَا نَسْمَعُ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ قَرِيشًا التَّمَرُوا أَنْ يَبْعُوا إِلَى النَّجَاشِيِّ فِينَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ وَأَنْ يَهْدُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَا مِمَّا يَسْتَطِرِفُ مِنْ مَنَاعِ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَعْجَبَ مَا يَأْتِيهِ مِنْهَا إِلَيْهِ الْأَدَمُ فَجَمَعُوا لَهُ أَدَمًا كَثِيرًا وَلَمْ يَبْرُكُوا مِنْ بَطَارِقَتِهِ بِطَرِيقًا إِلَّا أَهْدَوْا لَهُ هَدِيَّةً ثُمَّ بَعَثُوا إِلَيْكَ عَبْدَ

اللَّهُ بَنَ أَبِي رَبِيعَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمُخْزُومِيَّ وَعَمَرُو بَنَ الْعَاصِ بْنِ وَالِي السَّهْمِيَّ وَأَمَرُوهُمْ أَمْرَهُمْ وَقَالُوا
لَهُمَا ادْفَعَا إِلَى كُلِّ بَطْرِيقٍ هَدْيَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْلُمَا النَّجَاشِيَّ فِيهِمْ ثُمَّ قَلَّمُوا لِلنَّجَاشِيِّ هَدَايَاهُ ثُمَّ سَلَوْهُ أَنْ
يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْكَمْ قَبْلَ أَنْ يَكْلُمَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَا فَقَدِمَا عَلَى النَّجَاشِيِّ وَنَحْنُ عِنْدَهُ بِخَيْرِ دَارٍ وَخَيْرِ جَارٍ فَلَمَّ
يَبْقُ مِنْ بَطَارِقِيهِ بِطْرِيقٍ إِلَّا دَفَعَا إِلَيْهِ هَدْيَيْتَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْلُمَا النَّجَاشِيَّ ثُمَّ قَالَ لِكُلِّ بَطْرِيقٍ مِنْهُمْ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى
بَلَدِ الْمَلِكِ مَنَّا غِلْمَانُ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكُمْ وَجَاوُوا بِدِينِ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ
نَحْنُ وَلَا أَنْتُمْ وَقَدْ بَعَثْنَا إِلَى الْمَلِكِ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ لِنُرْذَهُمْ إِلَيْهِمْ فَإِذَا كَلَّمْنَا الْمَلِكَ فِيهِمْ فَأَشِيرُوا
عَلَيْهِ بِأَنْ يُسَلِّمَهُمْ إِلَيْنَا وَلَا يَكْلُمَهُمْ فَإِنَّ قَوْمَهُمْ أَغْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُمَا نَعَمْ ثُمَّ
إِنَّهُمَا قَرَّبَا هَدَايَاهُمَا إِلَى النَّجَاشِيِّ فَقَبِلَهَا مِنْهُمَا ثُمَّ كَلَّمَاهُ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ إِنَّهُ قَدْ صَبَا إِلَى بَلَدِكَ مَنَّا
غِلْمَانُ سَفَهَاءُ فَارْقُوا دِينَ قَوْمِهِمْ وَلَمْ يَدْخُلُوا فِي دِينِكَ وَجَاوُوا بِدِينِ مُبْتَدِعٍ لَا نَعْرِفُهُ نَحْنُ وَلَا أَنْتَ وَقَدْ
بَعَثْنَا إِلَيْكَ فِيهِمْ أَشْرَافَ قَوْمِهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَعْمَامِهِمْ وَعَشَائِرِهِمْ لِنُرْذَهُمْ إِلَيْهِمْ فَهُمْ أَغْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ
بِمَا عَابُوا عَلَيْهِمْ وَعَابَتْهُمْ فِيهِ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَمَرُو بَنَ الْعَاصِ
مِنْ أَنْ يَسْمَعَ النَّجَاشِيَّ كَلَامَهُمْ فَقَالَتْ بَطَارِقَتُهُ حَوْلَهُ صَدَقُوا أَيُّهَا الْمَلِكُ قَوْمُهُمْ أَغْلَى بِهِمْ عَيْنًا وَأَعْلَمُ بِمَا
عَابُوا عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمَهُمْ إِلَيْهِمَا فَلَمَّا رَدَّاهُمَا إِلَى بِلَادِهِمْ وَقَوْمِهِمْ قَالَ فَتَضَيَّبَ النَّجَاشِيُّ ثُمَّ قَالَ لَا هَائِمَ إِلَهُ إِذَا
لَا أَسْلَمَهُمْ إِلَيْهِمَا وَلَا أَكَادُ قَوْمًا جَاوَرُونِي وَنَزَلُوا بِلَادِي وَاسْتَخَارُونِي عَلَى مَنْ سِوَايَ حَتَّى أَدْعُوهُمْ
فَأَسْأَلَهُمْ مَا يَقُولُ هَذَانِ فِي أَمْرِهِمْ فَإِنْ كَانُوا يَقُولَانِ أَسْلَمْتُهُمْ إِلَيْهِمَا وَرَدَدْتُهُمْ إِلَى قَوْمِهِمْ وَإِنْ كَانُوا
عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ مَنَعْتُهُمْ مِنْهُمَا وَأَحْسَنْتُ جَوَارَهُمْ مَا جَاوَرُونِي قَالَتْ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَاهَمُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولُهُ اجْتَمَعُوا ثُمَّ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَا تَقُولُونَ لِلرَّجُلِ إِذَا
جِئْتُمُوهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَا وَمَا أَمَرْنَا بِهِ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَائِنْ فِي ذَلِكَ مَا هُوَ كَائِنْ فَلَمَّا
جَاوَهُ وَقَدْ دَعَا النَّجَاشِيَّ أَسَافَقَتَهُ فَتَشَرُّوا مَصَاحِفَهُمْ حَوْلَهُ لِيَسْأَلَهُمْ فَقَالَ مَا هَذَا الدِّينَ الَّذِي دَارَقْتُمْ فِيهِ
قَوْمَكُمْ وَلَمْ تَدْخُلُوا فِي دِينِي وَلَا فِي دِينِ أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمِ قَالَتْ فَكَانَ الَّذِي كَلَّمَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ كُنَّا قَوْمًا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ نَعْبُدُ الْأَصْنَامَ وَنَأْكُلُ الْمَيْتَةَ وَنَأْتِي الْفَوَاحِشَ وَنَقْطَعُ الْأَرْحَامَ
وَنَسِيءُ الْجَوَارِ يَأْكُلُ الْقَوِيُّ مِنَ الضَّعِيفِ فَكُنَّا عَلَى ذَلِكَ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْنَا رَسُولًا مِنَّا نَعْرِفُ نَسَبَهُ
وَصِدْقَهُ وَأَمَانَتَهُ وَعِفَاقَهُ قَدْ عَانَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِنُوحِدَهُ وَنَعْبُدَهُ وَنَخْلَعُ مَا كُنَّا نَعْبُدُ نَحْنُ وَأَبَاؤُنَا مِنْ دُونِهِ
مِنَ الْجِحَارَةِ وَالْأَوْتَانِ وَأَمَرَ بِصَدَقِ الْحَدِيثِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ وَصِلَةِ الرَّحِمِ وَحُسْنِ الْجَوَارِ وَالْكَفِّ عَنِ
الْمَحَارِمِ وَالذَّمَاءِ وَنَهَانَا عَنِ الْفَوَاحِشِ وَقَوْلِ الزُّورِ وَأَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ وَقَذْفِ الْمُحْصَنَةِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَعْبُدَ اللَّهَ

وَحَدَّثَنَا لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَمَرَنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّيَامِ قَالَ فَعَدَّدَ عَلَيْهِ أُمُورَ الْإِسْلَامِ فَصَدَّقْنَاهُ وَأَمَنَّا بِهِ
وَاتَّبَعْنَاهُ عَلَى مَا جَاءَ بِهِ فَعَبَدْنَا اللَّهَ وَحَدَّثَنَا نَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَحَرَّمْنَا مَا حَرَّمَ عَلَيْنَا وَأَحَلَّنَا مَا أَحَلَّ لَنَا
فَعَدَّا عَلَيْنَا قَوْمًا فَعَدُّبُونَا فَفَتَنُونَا عَنْ دِينِنَا لِيَرُدُّونَا إِلَى عِبَادَةِ الْأَوْتَانِ مِنْ عِبَادَةِ اللَّهِ وَأَنْ نَسْتَحِلَّ مَا كُنَّا
نَسْتَحِلُّ مِنَ الْخَبَائِثِ وَلَمَّا قَهَرُونَا وَظَلَمُونَا وَشَقُّوا عَلَيْنَا وَحَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ دِينِنَا خَرَجْنَا إِلَى بَلَدِكَ
وَاخْتَرْنَاكَ عَلَى مَنْ سِوَاكَ وَرَجَعْنَا فِي جَوَارِكَ وَرَجَوْنَا أَنْ لَا نُظْلَمَ عِنْدَكَ أَيُّهَا الْمَلِكُ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ
النَّجَاشِيُّ هَلْ مَعَكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ عَنْ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّجَاشِيُّ فَافْرَأْهُ عَلَى
قَعْرٍ عَلَيْهِ صَدْرًا مِنْ كَهْمِصٍ قَالَتْ فَبَكَى وَاللَّهِ النَّجَاشِيُّ حَتَّى أَخْضَلَ لِحْيَتَهُ وَبَكَتْ أَسَافَتُهُ حَتَّى
أَخْضَلُوا مَصَافِحَهُمْ حِينَ سَمِعُوا مَا تَلَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّجَاشِيُّ إِنَّ هَذَا وَالَّذِي جَاءَ بِهِ مُوسَى لِيُخْرِجَ مِنْ
مِشْكَاةٍ وَاحِدَةٍ أَنْطَلَقَا قَوْلَ اللَّهِ لَا أَسْلِمُهُمْ إِلَيْكُمْ أَبَدًا وَلَا أَكَادُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا خَرَجْنَا
مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَاللَّهِ لَا يَتَّبِعُنِي هَذَا أَحِبُّهُمْ هُنْدُ ثُمَّ اسْتَأْذِنَ بِهِ خُضْرًا لَهُمْ قَالَتْ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ أَبِي رِيحَةَ وَكَانَ أَتَقَى الرَّحْلَيْنِ فِينَا لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لَهُمْ أَرْحَامًا وَإِنْ كَانُوا قَدْ خَالَفُونَا قَالَ وَاللَّهِ
لَأُخْبِرَنَّ لَهُمْ بِزَعْمُونِ أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَبْدٌ قَالَتْ ثُمَّ غَدَا عَلَيْهِ الْغَدُ فَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْمَلِكُ
إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَوْلًا عَظِيمًا فَأَرْسِلْ إِلَيْهِمْ فَسَلِّمْهُمْ عَمَّا يَقُولُونَ فِيهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ
إِلَيْهِمْ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ قَالَتْ وَلَمْ يَنْزِلْ بِنَا مِثْلَهَا فَاجْتَمَعَ الْقَوْمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ مَاذَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى إِذَا
سَأَلْتُمْ عَنْهُ قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ فِيهِ مَا قَالَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَمَا جَاءَ بِهِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ فِي
ذَلِكَ مَا هُوَ كَائِنٌ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالَ لَهُمْ مَا تَقُولُونَ فِي عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ لَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَقُولُ فِيهِ الَّذِي جَاءَ بِهِ نَبِينَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَرُوحُهُ وَكَلِمَتُهُ
أَلْقَانَا إِلَى مَرْيَمَ الْعَذْرَاءِ الْبُتُولِ قَالَتْ فَضَرَبَ النَّجَاشِيُّ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَأَخَذَ مِنْهَا عُودًا ثُمَّ قَالَ مَا عَدَا
عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مَا قُلْتُ هَذَا الْعُودَ فَتَخَارَتِ بَطَارِفُهُ حَوْلَهُ حِينَ قَالَ مَا قَالَ فَقَالَ وَإِنْ نَحَرْتُمْ وَاللَّهِ أَذْهَبُوا
فَإِنَّكُمْ سُيُومٌ بَارِزِي وَالسُّيُومُ الْأَمْنُونُ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ ثُمَّ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ ثُمَّ مَنْ سَبَّكُمْ غَرِمَ فَمَا أَحَبُّ أَنْ لِي
دَبْرٌ ذَهَبٍ وَأَلِّي أَذْيَتْ رَجُلًا مِنْكُمْ وَالذَّبْرُ يَلْسَانُ الْحَبَشَةِ الْجَبَلِ رَدُّوا عَلَيْهِمَا هَذَانِهَا فَلَا حَاجَةَ لَنَا بِهَا
قَوْلَ اللَّهِ مَا أَخَذَ اللَّهُ مِنِّي الرُّشُوءَ حِينَ رَدَّ عَلَى مُلْكِي فَأَخَذَ الرُّشُوءَ فِيهِ وَمَا أَطَاعَ فِي النَّاسِ فَأُطِيعُهُمْ فِيهِ
قَالَتْ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ مَقْبُوحِينَ مُرَدُّوًا عَلَيْهِمَا مَا جَاءَنَا بِهِ وَأَقْنَمْنَا عِنْدَهُ بِخَيْرٍ دَارٍ مَعَ خَيْرٍ جَارٍ قَالَتْ
قَوْلَ اللَّهِ إِنَّا عَلَى ذَلِكَ إِذْ نَزَلَ بِهِ بَعْثِي مِنْ بَنَاتِهِ فِي مُلْكِهِ قَالَتْ قَوْلَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا حُزْنَا قَطُّ كَانَ أَكْثَرُ مِنْ حُزْنٍ
حُزْنَاهُ عِنْدَ ذَلِكَ تَحَوُّقًا أَنْ يَظْهَرَ ذَلِكَ عَلَى النَّجَاشِيِّ فَيَأْتِي رَجُلٌ لَا يَعْرِفُ مِنْ حَقِّهَا مَا كَانَ النَّجَاشِيُّ

يَعْرِفُ مِنْهُ قَالَتْ وَسَارَ النَّجَاشِيُّ وَبَيْنَهُمَا عُرْضُ النَّبِيلِ قَالَ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَجُلٌ يَخْرُجُ حَتَّى يَحْضُرَ وَقَعَةَ الْقَوْمِ ثُمَّ يَأْتِيهِمُ بِالْخَبَرِ قَالَتْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَا قَالَتْ وَكَانَ مِنْ أَهْلِ الْقَوْمِ سِنًا قَالَتْ فَتَفَخَّحُوا لَهُ فُرْبَةً فَجَعَلَهَا فِي صَدْرِهِ ثُمَّ سَبَّحَ عَلَيْهَا حَتَّى خَرَجَ إِلَى نَاحِيَةِ النَّبِيلِ الَّتِي بِهَا مَلَتْقَى الْقَوْمِ ثُمَّ انْطَلَقَ حَتَّى حَضَرَهُمْ قَالَتْ وَدَعَوْنَا اللَّهَ تَعَالَى لِلنَّجَاشِيِّ بِالظُّهْرِ عَلَى عُدُوِّهِ وَالتَّمَكُّينِ لَهُ فِي بِلَادِهِ وَاسْتَوْثَقَ عَلَيْهِ أَمْرُ الْحَبَشَةِ فَكُنَّا عَنْدَهُ فِي خَيْرٍ مَنْزِلٍ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِمَكَّةَ [راجع: ۱۷۰۹۲، [انظر: ۱۷۴۰]

(۲۲۸۶۵) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ہم سرزمین حبش میں اترے تو ہمیں ”نجاشی“ کی صورت میں بہترین پڑوسی ملا، ہمیں دین کے حوالے سے اطمینان نصیب ہوا، ہم نے اللہ کی عبادت اس طرح کی کہ ہمیں کوئی نہ ستاتا تھا اور ہم کوئی ناپسندیدہ بات نہ سنتے تھے، قریش کو جب اس کی خبر پہنچی تو انہوں نے مشورہ کیا کہ قریش کے دو مضبوط آدمیوں کو نادر و نایاب تحائف کے ساتھ نجاشی کے پاس بھیجا جائے، ان لوگوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ عمدہ اور قیمتی چیز ”چمڑا“ شمار ہوتی تھی، چنانچہ انہوں نے بہت سا چمڑا اکٹھا کیا اور نجاشی کے ہر سردار کے لئے بھی ہدیہ اکٹھا کیا اور یہ سب چیزیں عبداللہ بن ابی ربیعہ، اور عمرو بن العاص کے حوالے کر کے انہیں ساری بات سمجھائی اور کہا کہ نجاشی سے ان لوگوں کے حوالے سے کوئی بات کرنے سے قبل ہر سردار کو اس کا ہدیہ پہنچا دینا، پھر نجاشی کی خدمت میں ہدایا و تحائف پیش کرنا اور قبل اس کے کہ وہ ان لوگوں سے کوئی بات کرے، تم اس سے یہ درخواست کرنا کہ انہیں تمہارے حوالہ کر دے۔

یہ دونوں مکہ مکرمہ سے نکل کر نجاشی کے پاس پہنچے، اس وقت تک ہم بڑی بہترین رہائش اور بہترین پڑوسیوں کے درمیان رہ رہے تھے، ان دونوں نے نجاشی سے کوئی بات کرنے سے پہلے اس کے ہر سردار کو تحائف دیئے اور ہر ایک سے یہی کہا کہ شاہ حبشہ کے اس ملک میں ہمارے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کے دین کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمہارے دین میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ لوگ، اب ہمیں اپنی قوم کے کچھ معزز لوگوں نے بھیجا ہے تاکہ تم انہیں یہاں سے واپس لے جائیں، جب ہم بادشاہ سلامت سے ان کے متعلق گفتگو کریں تو آپ بھی انہیں یہی مشورہ دیں کہ بادشاہ سلامت ان سے کوئی بات چیت کیے بغیر ہی انہیں ہمارے حوالے کر دیں، کیونکہ ان کی قوم کی نگاہوں میں ان سے زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی زیادہ واقف ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس پر سارے سرداروں نے انہیں اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد ان دونوں نے نجاشی کی خدمت میں اپنی طرف سے تحائف پیش کیے جنہیں اس نے قبول کر لیا، پھر ان دونوں نے اس سے کہا بادشاہ سلامت! آپ کے شہر میں ہمارے ملک کے کچھ بیوقوف لڑکے آگئے ہیں، جو اپنی قوم کا دین چھوڑ آئے ہیں اور آپ کے دین میں داخل نہیں ہوئے، بلکہ انہوں نے ایک نیا دین خود ہی ایجاد کر لیا ہے جسے نہ آپ جانتے ہیں اور

نہ ہم جانتے ہیں، اب ان کے سلسلے میں ان کی قوم کے کچھ معززین نے ”جن میں ان کے باپ، چچا اور خاندان والے شامل ہیں“ ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں ہمارے حوالہ کر دیں کیونکہ ان کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں۔

اس وقت ان دونوں کی نگاہوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز یہ تھی کہ کہیں نجاشی ہماری بات سننے کے لئے تیار نہ ہو جائے، اور اس کے پاس موجود اس کے سرداروں نے بھی کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں، ان کی قوم کی نگاہیں زیادہ گہری ہیں اور وہ اس چیز سے بھی باخبر ہیں جو انہوں نے ان پر عیب لگائے ہیں، اس لئے آپ ان لوگوں کو ان دونوں کے حوالے کر دیجئے تاکہ یہ انہیں واپس ان کے شہر اور قوم میں لے جائیں، اس پر نجاشی کو غصہ آ گیا اور وہ کہنے لگا نہیں، بخدا! میں ایک ایسی قوم کو ان لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتا جنہوں نے میرا پڑوسی بننا قبول کیا، میرے ملک میں آئے اور دوسروں پر مجھے ترجیح دی، میں پہلے انہیں بلاؤں گا اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھوں گا جو یہ دونوں ان کے حوالے سے کہہ رہے ہیں، اگر وہ لوگ ویسے ہی ہوئے جیسے یہ کہہ رہے ہیں تو میں انہیں ان کے حوالے کر دوں گا اور انہیں ان کے شہر اور قوم میں واپس بھیج دوں گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو پھر میں انہیں ان کے حوالے نہیں کر دوں گا بلکہ اچھا پڑوسی ہونے کا ثبوت پیش کر دوں گا۔

اس کے بعد نجاشی نے پیغام بھیج کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا، جب قاصد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آیا تو انہوں نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا کہ بادشاہ کے پاس بھیج کر کیا کہا جائے؟ پھر انہوں نے آپس میں طے کر لیا کہ ہم وہی کہیں گے جو ہم جانتے ہیں یا جو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے، جو ہو گا سو دیکھا جائے گا، چنانچہ یہ حضرات نجاشی کے پاس چلے گئے، نجاشی نے اپنے پادریوں کو بھی بلایا تھا اور وہ اس کے سامنے آسانی کنا میں اور صحیفے کھول کر بیٹھے ہوئے تھے۔

نجاشی نے ان سے پوچھا کہ وہ کون سا دین ہے جس کی خاطر تم نے اپنی قوم کے دین کو چھوڑا، نہ میرے دین میں داخل ہوئے اور نہ اقوام عالم میں سے کسی کا دین اختیار کیا؟ اس موقع پر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور فرمایا بادشاہ سلامت! ہم جاہل لوگ تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بے حیائی کے کام کرتے تھے، رشتہ داریاں توڑ دیا کرتے تھے، پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے اور ہمارا طاقتور ہمارے کمزور کو کھاتا تھا، ہم اسی طرز زندگی پر چلتے رہے، حتیٰ کہ اللہ نے ہماری طرف ہم ہی میں سے ایک پیغمبر کو بھیجا جس کے حسب نسب، صدق و امانت اور عفت و عصمت کو ہم جانتے ہیں، انہوں نے ہمیں اللہ کو ایک ماننے، اس کی عبادت کرنے، اور اس کے علاوہ چھروں اور بتوں کو ”جنہیں ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے“ کی عبادت چھوڑ دینے کی دعوت پیش کی، انہوں نے ہمیں بات میں سچائی، امانت کی ادائیگی، صلہ رحمی، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے، حرام کاموں اور قتل و غارت گری سے بچنے کا حکم دیا، انہوں نے ہمیں بے حیائی کے کاموں سے بچنے، جھوٹ بولنے، بیتیم کا مال ناحق کھانے اور پاکدامن عورت پر بدکاری کی تہمت لگانے سے روکا، انہوں نے ہمیں حکم دیا کہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اور انہوں نے ہمیں نماز، زکوٰۃ اور روزے کا حکم دیا،

ہم نے ان کی تصدیق کی، ان پر ایمان لائے، ان کی لائی ہوئی شریعت اور تعلیمات کی پیروی کی، ہم نے ایک اللہ کی عبادت شروع کر دی، ہم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے تھے، ہم نے ان کی حرام کردہ چیزوں کو حرام اور حلال قرار دی ہوئی اشیاء کو حلال سمجھنا شروع کر دیا، جس پر ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم شروع کر دیا، ہمیں طرح طرح کی سزائیں دینے لگے، ہمیں ہمارے دین سے برگشتہ کرنے لگے تاکہ ہم دوبارہ اللہ کی عبادت چھوڑ کر بتوں کی پوجا شروع کر دیں، اور پہلے جن گندی چیزوں کو زمانہ جاہلیت میں حلال سمجھتے تھے، انہیں دوبارہ حلال سمجھنا شروع کر دیں۔

جب انہوں نے ہم پر حد سے زیادہ ظلم شروع کر دیا اور ہمارے لیے مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں، اور ہمارے اور ہمارے دین کے درمیان رکاوٹ بن کر حائل ہونے لگے تو ہم وہاں سے نکل کر آپ کے ملک میں آ گئے، ہم نے دوسروں پر آپ کو ترجیح دی، ہم نے آپ کے پڑوس میں اپنے لیے رغبت محسوس کی اور بادشاہ سلامت! ہمیں امید ہے کہ آپ کی موجودگی میں ہم پر ظلم نہیں ہوگا۔

نجاشی نے ان سے کہا کہ کیا اس پیغمبر پر اللہ کی طرف سے جو وحی آتی ہے، اس کا کچھ حصہ آپ کو یاد ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں! اس نے کہا کہ پھر مجھے وہ پڑھ کر سنائیے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے سورہ مریم کا ابتدائی حصہ تلاوت فرمایا، بخدا! اسے سن کر نجاشی اتار دیا کہ اس کی داڑھی اس کے آنسوؤں سے تر ہو گئی، اس کے پادری بھی اتنا روئے کہ ان کے سامنے رکھے ہوئے آسمانی کتابوں کے نسخے بھی ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئے، پھر نجاشی نے کہا بخدا! یہ وہی کلام ہے جو موسیٰ پر بھی نازل ہوا تھا، اور ان دونوں کا منبع ایک ہی ہے، یہ کہہ کر ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم دونوں چلے جاؤ، اللہ کی قسم! میں انہیں کسی صورت تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب وہ دونوں نجاشی کے دربار سے نکلے تو عمرو بن عاص نے کہا بخدا! کل میں نجاشی کے سامنے ان کا عیب بیان کر کے رہوں گا اور اس کے ذریعے ان کی جڑ کاٹ کر پھینک دوں گا، عبداللہ بن ابی رہبہؓ ”جو ہمارے معاملے میں کچھ نرم تھا“ کہنے لگا کہ ایسا نہ کرنا، کیونکہ اگرچہ یہ ہماری مخالفت کر رہے ہیں لیکن ہیں تو ہمارے ہی رشتہ دار، عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں، میں نجاشی کو یہ بتا کر رہوں گا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کو بھی خدا کا بندہ کہتے ہیں۔

چنانچہ اگلے دن آ کر عمرو بن عاص نے نجاشی سے کہا بادشاہ سلامت! یہ لوگ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بڑی سخت بات کہتے ہیں، اس لئے انہیں بلا کر حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ان کا عقیدہ دریافت کیجئے، بادشاہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پھر اس سوال کا جواب معلوم کرنے کے لیے بلا بھیجا، اس وقت ہمارے اوپر اس جیسی کوئی چیز نازل نہ ہوئی تھی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشورہ کے لئے جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ جب بادشاہ تم سے حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھے گا تو تم کیا کہو گے؟ پھر انہوں نے یہ طے کر لیا کہ ہم ان کے متعلق وہی کہیں گے جو اللہ نے فرمایا اور جو ہمارے نبی نے بتایا ہے، جو ہو گا سو دیکھا جائے گا، چنانچہ یہ طے کر کے وہ نجاشی کے پاس پہنچ گئے، نجاشی نے ان سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق

آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سلسلے میں ہم وہی کچھ کہتے ہیں جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے، اس کے پیغمبر، اس کی روح اور اس کا وہ کلمہ ہیں جسے اللہ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القاء کیا تھا جو کہ کنواری اور اپنی شرم و حیاء کی حفاظت کرنے والی تھیں، اس پر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف بڑھا کر ایک تھکا اٹھایا اور کہنے لگا کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے اس تھکے کی نسبت بھی زیادہ نہیں ہیں۔

جب نجاشی نے یہ بات کہی تو یہ اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے سرداروں کو بہت بری لگی اور غصہ سے ان کے زخروں سے آواز نکلنے لگی، نجاشی نے کہا تمہیں جتنا مرضی برا لگے، بات صحیح ہے، تم لوگ جاؤ، آج سے تم اس ملک میں امن کے ساتھ رہو گے اور تین مرتبہ کہا کہ جو شخص تمہیں برا بھلا کہے گا اسے اس کا تاوان ادا کرنا ہوگا، مجھے یہ بات پسند نہیں کہ تم میں سے کسی کو تکلیف پہنچاؤں، اگرچہ اس کے عوض مجھے ایک پہاڑ کے برابر بھی سونا مل جائے، اور ان دونوں کو ان کے تحائف اور ہدایا واپس کر دو، بخدا! اللہ نے جب مجھے میری حکومت واپس لوٹانی تھی تو اس نے مجھ سے رشوت نہیں لی تھی کہ میں بھی اس کے معاملے میں رشوت لیتے پھروں اور اس نے لوگوں کو میرا مطیع نہیں بنایا کہ اس کے معاملے میں لوگوں کی اطاعت کرنا پھروں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ان دونوں کو وہاں سے ذلیل کر کے نکال دیا گیا اور وہ جو بھی ہدایا لے کر آئے تھے، وہ سب انہیں واپس لوٹا دیئے گئے، اور ہم نجاشی کے ملک میں بہترین گھر اور بہترین پڑوس کے ساتھ زندگی گزارتے رہے، اس دوران کسی نے نجاشی کے ملک پر حملہ کر دیا، اس وقت ہمیں انتہائی غم و افسوس ہوا اور ہمیں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ حملہ آور نجاشی پر غالب نہ آ جائے، اور نجاشی کی جگہ ایک ایسا آدمی برسر اقتدار آ جائے جو ہمارے حقوق کا اس طرح خیال نہ رکھے جیسے نجاشی رکھتا تھا۔

بہر حال! نجاشی جنگ کے لئے روانہ ہوا، دونوں لشکروں کے درمیان دریائے نیل کی چوڑائی حائل تھی، اس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ ان لوگوں کی جنگ میں حاضر ہو کر ان کی خبر ہمارے پاس کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ”جو اس وقت ہم میں سب سے کمسن تھے“ نے اپنے آپ کو پیش کیا، لوگوں نے انہیں ایک مشکیزہ پھلا کر دے دیا، وہ انہوں نے اپنے سینے پر لٹکا لیا اور اس کے اوپر تیرنے لگے، یہاں تک کہ نیل کے اس کنارے کی طرف نکل گئے جہاں دونوں لشکر صف آراء تھے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ وہاں پہنچ کر سارے حالات کا جائزہ لیتے رہے، اور ہم نجاشی کے حق میں اللہ سے یہ دعاء کرتے رہے کہ اے اس کے دشمن پر غلبہ نصیب ہو، اور وہ اپنے ملک میں حکمرانی پر فائز رہے، اور اہل حبشہ کا ظلم و فسق اسی کے ہاتھ میں رہے، کیونکہ ہمیں اس کے پاس بہترین ٹھکانہ نصیب تھا، یہاں تک کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آ گئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکرمہ میں ہی تھے۔

حدیث خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي أَحْدَاثٌ وَفِتَنٌ وَاحْتِلَافٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ عَبْدَ اللَّهِ الْمُقْتُولَ لَا الْقَاتِلَ فَافْعَلْ

(۲۳۸۶۷) حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے خالد! میرے بعد حادثات، فتنے اور اختلافات رونما ہوں گے، اگر تمہارے اندر اتنی طاقت ہو کہ تم اللہ کے وہ بندے بن جاؤ جو مقتول ہو، قاتل نہ ہو تو ایسا ہی کرتا۔

(۲۳۸۶۷) حَدَّثَنَا حَسَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَامِصِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَسَّارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَلِيمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَخَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ قَالَ قَدْ كُفِّرُوا رَجُلًا مَاتَ مِنْ بَطْنِهِ قَالَ فَكَاثَمَا اشْتَهَيْتَا أَنْ يُصَلِّيَا عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ فَإِنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ قَالَ الْآخَرُ بَلَى [راجع: ۱۸۵۰۰]۔

(۲۳۸۶۷) عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ اور خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، وہ دونوں پیٹ کے مرض میں مبتلا ہو کر مرنے والے ایک آدمی کے جنازے میں شرکت کا ارادہ رکھتے تھے، اسی دوران ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرے، اسے قبر میں عذاب نہیں ہوگا؟ دوسرے نے کہا کیوں نہیں۔

(۲۳۸۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَرْفُطَةَ قَالَ وَسَمِعْتُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ يُعْنِي حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ عَرْفُطَةَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَرْفُطَةَ قَالَ لِلْمُخْتَارِ هَذَا رَجُلٌ كَذَّابٌ وَلَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنْ جَهَنَّمَ

(۲۳۸۶۸) حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہ نے مختار ثقفی کے متعلق فرمایا یہ کذاب آدمی ہے اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی بات کی جھوٹی نسبت کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ جہنم کی آگ میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

حَدِيثُ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طارق بن سويد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۸۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَسْمَكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ بَارِضُنَا أَعْنَابًا نَعَصِرُهَا أَفَنَشْرَبُ مِنْهَا قَالَ لَا فَرَجَعْتُهُ فَقَالَ لَا ثُمَّ رَاجَعْتُهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهِمَا لِلْمَرِيضِ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِشِفَاءٍ وَلَكِنَّهُ ذَاؤٌ [راجع: ۱۸۹۹۴]۔

(۲۳۸۶۹) حضرت طارق بن سويد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ انگوروں کے علاقے میں رہتے ہیں، کیا ہم انہیں نچوڑ کر (ان کی شراب) پی سکتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، میں نے اپنی بات کی تکرار کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا نہیں، میں نے عرض کیا کہ ہم مریض کو علاج کے طور پر پلا سکتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں شفاء نہیں بلکہ یہ تو مری بیماری ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ يَعْنِي ابْنَ مَعْبُدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ أَبُو عَقِيلٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ الْآنَ وَاللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ [انظر: ۱۸۲۱۱]۔

(۲۳۸۷۰) حضرت عبد اللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بخدا! اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر! اب بات بنی۔

(۲۳۸۷۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ أَبُو عَقِيلٍ الْقُرَشِيُّ أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ احْتَكَمَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَكَحَ النِّسَاءَ

(۲۲۸۷۱) زہرہ ابوعقیل رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کے دور باسعادت میں بالغ ہو چکے تھے اور نکاح بھی کر لیا تھا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَابْكُلْهَا [انظر: ۱۱۹۲۱] (۲۲۸۷۲) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایامِ دالی عورت کے ساتھ کٹھے کھانا کھانے کا کیا حکم ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ کھانا چینا تم کھا پی سکتے ہو۔

(۲۲۸۷۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَهْلِكَ النَّاسُ حَتَّى يُعْلِدُوا مِنْ أَنْفُسِهِمْ [انظر: ۱۸۴۱۸] (۲۲۸۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگ اس وقت تک ہلاکت میں نہیں پڑیں گے جب تک اپنے لئے گناہ کرتے کوئی عذر نہ چھوڑیں۔

(۲۲۸۷۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَمْعَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ الْغَارِيَةَ مُؤَدَّاةً وَالْمُنْحَةَ مُرْدُوْدَةً وَالَّذِينَ مَقْصِيٌّ وَالزَّوْعِمَ غَارِمٌ (۲۲۸۷۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، عاریت ادا کی جائے، اور ہدیے کا بدلہ دیا جائے، قرض ادا کیا جائے اور قرض دار ضامن ہوگا۔

حَدِيثُ أَبِي أُمَيَّةَ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۸۷۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمُخَزَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَى بِلَاصٍ فَأَعْتَرَفَ وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْلَكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعُوهُ ثُمَّ جِئُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَسْتَغْفِرُ

اللَّهُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ (۲۲۸۷) حضرت ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا، اس نے اعتراف جرم کر لیا لیکن اس کے پاس سے سامان نہیں مل سکا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا میرا خیال نہیں ہے کہ تم نے چوری کی ہوگی؟ اس نے دو تین مرتبہ کہا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ کر میرے پاس اسے واپس لاؤ، چنانچہ لوگ اس کا ہاتھ کاٹ کر نبی ﷺ کے پاس لے آئے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا یوں کہو ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ اس نے اسی طرح کہہ دیا ”استغفر اللہ و اتوب الیہ“ نبی ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۲۸۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا لَقِينَا ذَا عِيٍّ أَمْرًا مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانَةَ تَدْعُوكَ وَمَنْ مَعَكَ إِلَى طَعَامٍ فَأَنْصَرَفَ فَأَنْصَرَفْنَا مَعَهُ فَجَلَسْنَا مَجَالِسَ الْعِلْمَانِ مِنْ آبَائِهِمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جِئَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَوَضَعَ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ فَفُطِنَ لَهُ الْقَوْمُ وَهُوَ يُلُوكُ لَقَمَتَهُ لَا يُجِيزُهَا فَرَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَغَفَلُوا عَنَّا ثُمَّ ذَكَّرُوا فَأَخَذُوا بِأَيْدِينَا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ اللَّقْمَةَ بِيَدِهِ حَتَّى تَسْقُطَ ثُمَّ أَمْسَكُوا بِأَيْدِينَا يَنْظُرُونَ مَا يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَطَهَا فَأَلْقَاهَا فَقَالَ أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أَخَذْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ فِي نَفْسِي أَنْ أَجْمَعَكَ وَمَنْ مَعَكَ عَلَى طَعَامٍ فَأَرْسَلْتُ إِلَى الْبَيْعِ فَلَمْ أَجِدْ شَاةَ بُعَاةٍ وَكَانَ عَامِرُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ابْتِغَاءَ شَاةٍ أَمْسَ مِنْ الْبَيْعِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ أَنْ ابْتَغِ لِي شَاةً فِي الْبَيْعِ فَلَمْ تَوْجَدْ فَذَكَرَ لِي أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ شَاةً فَأَرْسِلْ بِهَا إِلَيَّ فَلَمْ يَجِدْهُ الرَّسُولُ وَوَجَدَ أَهْلَهُ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ رَسُولِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوهَا الْأَسَارَى [قال الألباني: صحيح (أبو داود: ۳۳۳۲)].

قال شعيب: [إسناده قوي].

(۲۲۸۷) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ایک جنازے میں نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے، جب واپس ہوئے تو ہمیں قریش کی ایک عورت کا قاصد ملا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! فلاں عورت نے آپ کی اور آپ کے ہمراہ تمام لوگوں کی کھانے کی دعوت کی ہے، نبی ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور ہم بھی چلے گئے، وہاں پہنچ کر ہم لوگ بیٹھ گئے اور کچھ لوگوں کے بچے ان کے آگے بیٹھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد کھانا لایا گیا اور نبی ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ رکھا، لوگوں نے بھی اپنے ہاتھ بڑھائے، نبی ﷺ ایک لقمہ لے کر اسے چبانے لگے لیکن وہ حلق سے نیچے نہیں اتر رہا تھا، لوگ سمجھ گئے اور اپنے ہاتھ کھینچ لیے، ہماری طرف سے وہ غافل ہو چکے تھے، پھر جب دھیان ہوا تو ہمارے ہاتھ بھی پکڑ لیے، ایک آدمی لقمہ توڑنے لگا تو وہ اس کے ہاتھ سے گر گیا، پھر وہ ہمارے ہاتھ روک کر نبی ﷺ کی طرف دیکھنے لگے کہ اب وہ کیا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اسے چبانے کی کوشش کی لیکن پھر اسے اگل دیا، اور فرمایا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بکری اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے؟ یہ سن کر وہ عورت کھڑی ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میرے دل میں خیال آیا کہ آپ کو اور آپ کے ہمراہ تمام لوگوں کو کھانے پر جمع کروں چنانچہ میں نے بقیع کی طرف ایک آدمی کو بھیجا لیکن وہاں سے بکری نہیں ملی، جبکہ عامر بن ابی وقاص نے کل شام ہی بقیع سے ایک بکری خریدی تھی، میں نے انہیں پیغام بھیجا کہ بقیع میں میرے لیے بکری تلاش کی گئی ہے لیکن وہ نہیں مل سکی، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے بھی ایک بکری خریدی ہے، آپ وہ میرے پاس بھیج دیں، قاصد کو وہ اپنے گھر میں نہیں ملے البتہ ان کے گھر والے موجود تھے، انہوں نے وہ بکری میرے قاصد کو دے دی، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔

حَدِيثُ أَبِي السَّوَّارِ عَنْ خَالِهِ

ابو السوار کی اپنے ماموں سے روایت

(۲۲۸۷۷) حَدَّثَنَا عَارِمٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا السَّمِيطُ عَنْ أَبِي السَّوَّارِ حَدَّثَهُ أَبُو السَّوَّارِ عَنْ خَالِهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَاسُ يُتَعَوَّنُهُ فَأَتْبَعْتُهُ مَعَهُمْ قَالَ فَفَجِئَنِي الْقَوْمُ يَسْعَوْنَ قَالَ وَأَتَّبَعِي الْقَوْمُ قَالَ فَآتَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِي ضَرْبَةً إِمَّا بِعَسِيبٍ أَوْ قَضِيبٍ أَوْ سِوَاهُ وَشَيْءٌ كَانَ مَعَهُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أُوجَعَنِي قَالَ فَبَيْتٌ بَلِيلَةٌ قَالَ أَوْ قُلْتُ مَا ضَرَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا لِئَنِّي عَلِمْتُ أَنَّ اللَّهَ فِيَّ قَالَ وَحَدَّثَنِي نَفْسِي أَنَّ أَبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصْبَحْتُ قَالَ فَتَزَلَّ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ رَاعٍ لَا تَكْسِرَنَّ قُرُونَ رَعِيَّتِكَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْنَا الْعُدَاةَ أَوْ قَالَ صَبَحْنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنَّ أَنَاسًا يُتَبَوَّئُونِي وَإِنِّي لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يُتَبَوَّئُونِي اللَّهُمَّ فَمَنْ ضَرَبْتُ أَوْ سَبَبْتُ فَاجْعَلْهَا لَهُ عَقَّارَةً وَأَجْرًا أَوْ قَالَ مَغْفِرَةً وَرَحْمَةً أَوْ كَحَمَا قَالَ

(۲۲۸۷۷) ابو السوار اپنے ماموں سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ کچھ لوگ آپ کے پیچھے چل رہے ہیں، میں بھی ان میں شامل ہو گیا، اچانک لوگ دوڑنے لگے اور کچھ لوگ پیچھے رہ گئے، نبی ﷺ نے میرے قریب پہنچ کر کرسی ٹھنی، سر کنڈھے، مسواک یا کسی اور چیز کے ساتھ ہلکی سی ضرب لگائی جو ان کے پاس تھی، لیکن بخدا! مجھے اس سے کوئی تکلیف نہیں

ہوئی، رات ہوئی تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ نے مجھے جو مارا ہے وہ یقیناً کسی ایسی بات پر ہوگا جو اللہ نے انہیں میرے متعلق بتادی ہوگی، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ صبح کو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دوں، ادھر حضرت جبریل علیہ السلام وہی کے لئے حاضر ہوئے کہ آپ راہی ہیں، لہذا اپنی رعیت کے سنگ نہ توڑیں۔

جب ہم نماز فجر سے فارغ ہوئے تو نبی ﷺ نے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! کچھ لوگ میرے پیچھے چلتے ہیں، اور مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ کوئی میرے پیچھے چلے، اے اللہ! میں نے جسے مارا ہو یا سخت ست کہا ہو، اسے اس کے لئے کفارہ اور باعث اجر بنا دے یا یہ فرمایا باعث مغفرت و رحمت بنا دے، یا جیسے بھی فرمایا۔

حَدِيثُ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۷۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ بْنُ سَفْيَانَ عَنْ بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَخَذَتْ بِكُفْحِهَا قَالَ وَأَصْبَحَ الرَّسُولُ يُبَايِعُ النَّاسَ يَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَلَمْ يُبَايِعْنِي فَقَالَ صَاحِبُ الْجُبَيْدَةِ إِنَّا قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَعُوذُ قَالَ فَتَابَعَنِي

(۲۲۸۷۸) حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک باندی میرے پاس سے گزری تو میں نے اسے اس کے پہلو سے پکڑ لیا، اگلے دن نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور میں بھی حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی اور فرمایا تم باندی کو کھینچنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا چنانچہ نبی ﷺ نے مجھ سے بھی بیعت لے لی۔

(۲۲۸۷۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ بَيَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ قَيْسٍ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي شَهْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا بَطْلًا قَالَ فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ إِذْ هَوَيْتُ إِلَى كُفْحِهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَ فَاتَيْتُ النَّاسَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُونَهُ فَاتَيْتُهُ فَبَسَطَتْ يَدِي لِلْبَايَعَةِ فَقَبَضَ يَدَهُ وَقَالَ أَحْسِبْكَ صَاحِبَ الْجُبَيْدَةِ يَعْنِي أَمَا إِنَّكَ صَاحِبُ الْجُبَيْدَةِ امْسِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَابِعْنِي فَوَاللَّهِ لَا أَعُوذُ أَبَدًا قَالَ فَتَبِعَنِي إِذَا

(۲۲۸۷۹) حضرت ابو شہم رضی اللہ عنہ ”جو بڑے بہادر آدمی تھے“ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک باندی میرے پاس سے گزری تو میں نے اسے اس کے پہلو سے پکڑ لیا، اگلے دن نبی ﷺ نے لوگوں سے بیعت لینا شروع کی اور میں بھی حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے بیعت نہیں لی اور فرمایا تم باندی کو کھینچنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بیعت کر لیجئے، اللہ کی قسم! آئندہ کبھی ایسا نہیں کروں گا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر ٹھیک ہے۔

حَدِيثُ مُخَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مخارق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۲۸۸۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَسْرِقَنِي أَوْ يَأْخُذَ مِنِّي مَا تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ تَعْظُمُ عَلَيْهِ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ فَلَمْ يَنْتَهَ قَالَ تَسْتَعِدُّ السُّلْطَانُ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بِقُرْبِي مِنْهُمْ أَحَدٌ قَالَ تُجَاهِدُهُ أَوْ تَقَاتِلُهُ حَتَّى تَكُنْتُ فِي شَهْدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْتَعَ مَالَكَ [قال الألباني حسن صحيح (النسائي: ۱۱۳/۷)] قَالَ

شعب: حسن لغیره وهذا إسناد حسن

(۲۲۸۸۰) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی میرے یہاں چوری کرنے یا میرا مال چھیننے کی نیت سے میرے پاس آئے تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اہمیت واضح کرو، اس نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں لیکن وہ اپنے ارادے سے پھر بھی باز نہیں آتا تو کیا کروں؟ فرمایا بادشاہ سے اس کے خلاف مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر میرے پاس کوئی اور مسلمان نہ ہو (اور وہ مجھ پر فوراً حملہ کر دے) تو کیا کروں؟ فرمایا پھر تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ تم شہداء آخرت میں لکھے جاؤ یا اپنے مال کو بچالو۔

(۲۲۸۸۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ أَتَانِي رَجُلٌ يَأْخُذُ مَالِي قَالَ تَذْكُرُهُ بِاللَّهِ تَعَالَى قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ ذَكَرْتُهُ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ فَعَلْتُ فَلَمْ يَنْتَهَ قَالَ تَسْتَعِينُ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ السُّلْطَانُ مِنِّي نَائِبًا قَالَ تَسْتَعِينُ بِالْمُسْلِمِينَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَخْضُرْنِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَعَجِلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ حَتَّى تَحْزَرَ مَالَكَ أَوْ تَقْتُلَ فَتَكُونَ فِي شَهْدَاءِ الْآخِرَةِ

(۲۲۸۸۱) حضرت مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی میرے یہاں چوری کرنے یا میرا مال چھیننے کی نیت سے میرے پاس آئے تو آپ مجھے اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کے سامنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی اہمیت واضح کرو، اس نے کہا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں لیکن وہ اپنے ارادے سے پھر بھی باز نہیں آتا تو کیا کروں؟ فرمایا بادشاہ سے اس کے خلاف مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر بادشاہ مجھ سے دور ہو تو کیا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان سے مدد حاصل کرو، اس نے پوچھا کہ اگر میرے پاس کوئی اور مسلمان نہ ہو اور وہ مجھ پر فوراً حملہ کر دے تو کیا کروں؟ فرمایا پھر تم بھی اس سے لڑو یہاں تک کہ تم شہداء آخرت میں لکھے جاؤ یا اپنے مال کو بچالو۔

حَدِيثُ أَبِي عُقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۸۸۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُقْبَةَ عَنْ أَبِي عُقْبَةَ وَكَانَ مَوْلَى مِنْ أَهْلِ فَارِسَ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَضَرَبْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَقُلْتُ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْفَارِسِيُّ فَبَلَغْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَا قُلْتَ خُذْهَا مِنِّي وَأَنَا الْعَلَامُ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ الْإِسْنَانِيُّ ضَعِيفٌ (أبو داود: ۵۱۲۳، ابن ماجه: ۲۷۸۴)

(۲۳۸۸۳) حضرت ابو عقبہ رضی اللہ عنہ ”جو اہل فارس کے آزاد کردہ غلام تھے“ کہتے ہیں کہ غزوہ احد کے موقع پر میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھا، میں نے مشرکین میں سے ایک آدمی پر حملہ کرتے ہوئے کہا اسے سنجال کہ میں فارسی نوجوان ہوں، نبی ﷺ تک بھی یہ آواز پہنچ گئی، نبی ﷺ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اسے سنجال کہ میں انصاری نوجوان ہوں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ لَمْ يُسَمَّ

ایک نامعلوم الاسم صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۴) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا ابْنُ مِبْرَارٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يَلْتَمَعَ بَصَرُهُ [راجع: ۱۰۷۳۷]۔

(۲۳۸۸۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر نہ دیکھے، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بصارت سلب کر لی جائے۔

ثامن مسند الانصار

حَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۸۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَادَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَنِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ عَرَفَةَ فَقَالَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ

یَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ كَفَّارَةٌ سَنَةٍ [انظر: ۲۲۹۰۴]۔

(۲۲۸۸۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، پھر کسی نے یوم عاشوراء کے روزے کے متعلق پوچھا تو فرمایا یہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۸۸۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ أَلْفَحٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ جَلِيسٍ كَانَ لِأَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقَامَ النَّبِيَّةَ عَلَى قَبِيلٍ فَلَهُ سَلْبُهُ [انظر: ۲۲۸۹۱، ۲۲۸۹۴]۔

(۲۲۸۸۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مقتول پر کوئی گواہ پیش کر دے (کہ اس کا قاتل وہ ہے) تو مقتول کا سارا سامان اسی کو ملے گا۔

(۲۲۸۸۶) حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَنَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيُ يُحْمِلُ أُمَامَةَ أَوْ أُمَيْمَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ وَهِيَ بِنْتُ زَيْنَبٍ يُحْمِلُهَا إِذَا قَامَ وَيَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ حَتَّى فَرَعَ [صححه البخاری ۵۱۶]، ومسلم (۵۴۳)، وابن خزيمة (۸۶۸ و ۸۷۳ و ۸۷۴) وابن حبان (۱۱۰۹ و ۱۱۱۰ و ۲۳۴۰) [انظر: ۲۲۸۹۱، ۲۲۸۹۹، ۲۲۹۰۴، ۲۲۹۰۹، ۲۳۰۲۲، ۲۳۰۲۸]۔

(۲۲۸۸۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ یا امیمہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسَمِعُنَا آيَةَ أَحْيَاءَ وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقُولُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ [صححه البخاری ۷۶۲]، ومسلم (۵۴۱)، وابن خزيمة (۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۱۰۸۸)، وابن حبان (۱۸۷۵)۔ [انظر: ۲۲۹۰۶، ۲۲۹۳۱، ۲۲۹۳۸، ۲۲۹۶۶، ۲۲۹۶۷، ۲۲۹۹۱، ۲۳۰۰۳، ۲۳۰۰۴، ۲۳۰۲۵، ۲۳۰۳۱، ۲۳۰۳۵]۔

(۲۲۸۸۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نہ پڑھ لیں اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر

(۲۳۸۹۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ دَاوُدَ بْنِ شَابُورَ عَنْ أَبِي قُرْعَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ صِيَامُ عَرَفَةَ يَكْفِرُ السَّنَةَ وَالَّتِي تَلِيهَا وَصِيَامُ عَاشُورَاءَ يَكْفِرُ سَنَةً قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي لَمْ يَرْفَعَهُ لَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ مَرْفُوعٌ [انظر: ۲۲۹۹۰، ۲۲۹۵۸، ۲۲۹۰۲].

(۲۳۸۹۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ یومِ عرفہ (نوزی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یومِ عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۳۸۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ فَقَالَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۳۸۹۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۹۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّاسِ وَأَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ يَحْيَى حَامِلُهَا فَإِذَا رَكْعَةً وَصَلَّاهَا وَإِذَا قَرَعَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَهَا [راجع: ۱۲۸۸۶]

(۲۳۸۹۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۳۹۰۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَوَلَّوْا [صححه البخاری (۶۳۷)، ومسلم (۶۰۴)، وابن خزيمة (۱۶۴۴)، وابن حبان (۲۲۲۲ و ۲۲۲۳)] [انظر: ۲۲۹۵۱، ۲۲۹۶۸، ۲۲۹۸۷، ۲۲۹۹۸، ۲۳۰۱۰، ۲۳۰۱۸، ۲۳۰۲۶].

(۲۳۹۰۰) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو کرو جب تک مجھے دکھ نہ لو۔

(۲۳۹۰۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الدُّسْتُوَالِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حُرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَنْتَفِسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْحَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹].

(۲۳۹۰۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الحلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۹۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ إِبَاسٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يَكْفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبَلَةً وَصَوْمُ عَاشُورَاءَ يَكْفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً [اخرجه عبد بن حميد (۱۹۴)، قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف]، [راجع ۲۲۸۹۷]

(۲۲۹۰۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یوم عرفہ (نوزی الحج) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ حُلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ لُجَيْجٍ بَنِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ قَالَ مُسْتَرَبِعٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرَبِعُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ الْمُؤْمِنُ اسْتَرَاخَ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْفَاجِرُ اسْتَرَاخَ مِنَ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالشَّجَرِ وَالذُّوَابِ [صححه الشَّعْبِيُّ (۶۵۱۳) ومسلم (۹۵۰) وابن حبان (۳۰۷، ۳۰۱۲)] انظر ۲۲۹۴۴، ۲۲۹۴۵، ۲۲۹۴۶، ۲۲۹۴۷، ۲۲۹۴۸

(۲۲۹۰۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر آدمی سے لوگ، شجر، درخت اور درندہ سے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا غِيْلَانُ بْنُ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّمَانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِعَلَّيْكَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ بَرَأْسُهُ أَيْ نَعَمْ أَنْ رَحَلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَقَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَتْ أَوْ قَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبَّنَا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا قَالَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِيعْتَنَا بَيْعَةً قَالَ فَقَامَ عُمَرُ أَوْ رَحَلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ صَامَ الْيَوْمَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ صَوْمُ يَوْمَيْنِ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ إِفْطَارُ يَوْمَيْنِ وَصَوْمُ يَوْمٍ قَالَ لَيْسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلَانَا لِذَلِكَ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ قَالَ صَوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وَلِدْتُ فِيهِ وَأُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ إِلَى رَمَضَانَ صَوْمُ الذَّهْرِ وَإِفْطَارُهُ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يَكْفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ يَكْفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ [صححه مسلم (۱۶۶)، وابن حبان (۳۶۳۱)، ۳۶۳۲، ۳۶۳۹ و

(۳۶۴۲) وابن حزيمة (۲۰۸۷، ۲۱۱۱ و ۲۱۲۶)] انظر ۲۲۹۰۸، ۲۲۹۱۷، ۲۲۹۵۲، ۲۲۹۹۷، ۲۳۰۲۷

(۲۲۹۰۴) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ ناراض ہوئے، یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر

راضی ہیں اور اسی پر ہم نے بیعت کی ہے، پھر ایک دوسرے آدمی یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہی اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں، سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناعہ کرنا کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے، سائل نے پوچھا کہ دو دن ناعہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناعہ کرنا کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، سائل نے پیر اور جمرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اس دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۲۹.۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُعْنَى ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْبٍ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمُنْبَرِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا كُمْ وَنَحْنُ الْوَحْدَانِ عَنِّي مَنْ قَالَ عَلَى فَلَا يَقُولُ إِلَّا حَقًّا أَوْ صِدْقًا فَسَنُ قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَوَكَّفْ مَعَهُ مِنَ النَّارِ [انظر: ۲۳۰۱۶]

(۲۲۹.۵) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح بات کہے اس لئے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

(۲۲۹.۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِعُنَا الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَحْيَانًا [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹.۶) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے۔

(۲۲۹.۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَامِرٍ يُعْنَى ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّرْقَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى قَعْدِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ

(۲۲۹.۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب نماز میں دورانِ تشہد بیٹھتے تو اپنا ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے اور انگلی سے اشارے کرتے۔

(۲۲۹.۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الرَّمَاطِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَقَرَأَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ صَوْمُ الْإِنْسَانِ قَالَ ذَلِكَ يَوْمٌ وَلَدْتُ فِيهِ وَأُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ [راجع: ۲۲۹۰۴].

(۲۲۹۰۸) حدیث نمبر (۲۲۹۰۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۰۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَحْدُثُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْكَ خَطَايَاكَ إِلَّا الذَّنْبَ كَذَلِكَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [صححه مسلم (۱۸۸۵)، وابن حبان (۴۶۵۴)] [انظر: ۲۲۹۰۵، ۲۲۹۰۲، ۲۳۰۰۲].

(۲۲۹۰۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں اس حال میں شہید ہو جاؤں کہ میں ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہا ہوں، آگے بڑھا ہوں، پیچھے نہ ہٹا ہوں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم اسی طرح شہید ہوئے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ اور فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۹۱۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبِرِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ أَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دَيْنَارَانِ قَالَ أَتَرَكَ لَهُمَا وَقَاءَ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۲۹۴۰، ۲۲۹۴۱، ۲۲۹۵۶، ۲۲۹۵۷، ۲۳۰۳۴].

(۲۲۹۱۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی۔

(۲۲۹۱۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بَنِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يَنْفَقُ ثُمَّ يَمْحَقُ [صححه مسلم (۱۶۰۷)] [انظر: ۲۲۹۱۲، ۲۲۹۳۹].

(۲۲۹۱۱) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ إِن لَّا تَدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا وَانْطَلَقَ سَرْعَانُ النَّاسُ يُرِيدُونَ الْمَاءَ وَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاحِلَتُهُ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَمْتُهُ فَذَعَمْتُ ثُمَّ مَالَ فَذَعَمْتُ ثُمَّ مَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَنْجِفَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَذَعَمْتُهُ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَذْكُومٌ كَانَ مَسِيرَكَ قُلْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ خَطَبْتَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَ رَسُولَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ عَرَسْنَا فَمَالَ إِلَى شَجَرَةٍ فَتَزَلَّ فَقَالَ انْظُرْ هَلْ تَرَى أَحَدًا قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَا رَاكِبَانِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فِيمَنَّا فَمَا أَبْقَطْنَا إِلَّا حُرَّ الشَّمْسِ فَانْتَبَهْنَا فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ وَسِرْنَا هُنَيْهَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ أَمَعَكُمْ مَاءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ مَعِيَ مِصْبَاةٌ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ انْتَبِهَا فَاتَّبَعْتُهَا بِهَا فَقَالَ مَسُوا مِنْهَا مَسُوا مِنْهَا فَتَوَضَّاءُ الْقَوْمُ وَبَقِيَتْ جُرْعَةٌ فَقَالَ أَزْهَرُ بِهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ سَبَّحُونَ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ وَصَلُّوا الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ إِنْ كَانَ أَمْرٌ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ وَإِنْ كَانَ أَمْرٌ دِينِكُمْ فَإِلَى قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ لَا تَفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْعَدِ وَفَتْهَا ثُمَّ قَالَ طُوبَى بِالْقَوْمِ قَالُوا إِنَّكَ قُلْتَ بِاللَّيْلِ إِنْ لَّا تَدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا فَالْنَّاسُ بِالْمَاءِ فَقَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ وَقَدْ فَقَدُوا سَبَبَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاءِ وَفَى الْقَوْمُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا إِنَّمَا النَّاسُ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُسَبِّقُكُمْ إِلَى الْمَاءِ وَيُحْلِفُكُمْ وَإِنْ يُطْعِمُ النَّاسَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْشُدُوا قَالَاهَا فَلَمَّا اشْتَدَّتْ الظَّهْيَةُ رَفَعَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكُنَا عَطَشًا تَقَطَّعَتِ الْأَعْنَاقُ فَقَالَ لَا هَلُكُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا قَتَادَةَ انْتَبِ

(۲۲۹۱۲) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیع و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کرو کیونکہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۱۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ إِنَّكُمْ إِن لَّا تَدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا وَانْطَلَقَ سَرْعَانُ النَّاسُ يُرِيدُونَ الْمَاءَ وَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَالَتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاحِلَتُهُ فَتَعَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَمْتُهُ فَذَعَمْتُ ثُمَّ مَالَ فَذَعَمْتُ ثُمَّ مَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَنْجِفَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَذَعَمْتُهُ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ مَذْكُومٌ كَانَ مَسِيرَكَ قُلْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ قَالَ خَطَبْتَكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَ رَسُولَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْ عَرَسْنَا فَمَالَ إِلَى شَجَرَةٍ فَتَزَلَّ فَقَالَ انْظُرْ هَلْ تَرَى أَحَدًا قُلْتُ هَذَا رَاكِبٌ هَذَا رَاكِبَانِ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ فَقَالَ احْفَظُوا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا فِيمَنَّا فَمَا أَبْقَطْنَا إِلَّا حُرَّ الشَّمْسِ فَانْتَبَهْنَا فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَ وَسِرْنَا هُنَيْهَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ أَمَعَكُمْ مَاءٌ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ مَعِيَ مِصْبَاةٌ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ انْتَبِهَا فَاتَّبَعْتُهَا بِهَا فَقَالَ مَسُوا مِنْهَا مَسُوا مِنْهَا فَتَوَضَّاءُ الْقَوْمُ وَبَقِيَتْ جُرْعَةٌ فَقَالَ أَزْهَرُ بِهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ فَإِنَّهُ سَبَّحُونَ لَهَا نَبَأٌ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ وَصَلُّوا الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ إِنْ كَانَ أَمْرٌ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ وَإِنْ كَانَ أَمْرٌ دِينِكُمْ فَإِلَى قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَطْنَا فِي صَلَاتِنَا فَقَالَ لَا تَفْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَصَلُّوْهَا وَمِنَ الْعَدِ وَفَتْهَا ثُمَّ قَالَ طُوبَى بِالْقَوْمِ قَالُوا إِنَّكَ قُلْتَ بِاللَّيْلِ إِنْ لَّا تَدْرِكُوا الْمَاءَ غَدًا تَعْطَشُوا فَالْنَّاسُ بِالْمَاءِ فَقَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ وَقَدْ فَقَدُوا سَبَبَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاءِ وَفَى الْقَوْمُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَا إِنَّمَا النَّاسُ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُسَبِّقُكُمْ إِلَى الْمَاءِ وَيُحْلِفُكُمْ وَإِنْ يُطْعِمُ النَّاسَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ يَرْشُدُوا قَالَاهَا فَلَمَّا اشْتَدَّتْ الظَّهْيَةُ رَفَعَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكُنَا عَطَشًا تَقَطَّعَتِ الْأَعْنَاقُ فَقَالَ لَا هَلُكُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا قَتَادَةَ انْتَبِ

بِالْمِصْطَاةِ قَاتِيَتُهُ بِهَا فَقَالَ اخْبِرْ لِي غَيْرِي يَعْنِي قَدَحَهُ فَحَلَلْتُهُ قَاتِيَتُهُ بِهِ فَجَعَلَ يَصُبُّ فِيهِ وَيَسْقِي النَّاسَ فَازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحْسِنُوا أَلَمَّا كُفِّلَكُمْ سَيِّدُكُمْ عَنْ رِيٍّ فَتَرَبَّ الْقَوْمُ حَتَّى لَمْ يَبْقَ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ لِي فَقَالَ اشْرَبْ يَا أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ اشْرَبْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ سَأَلَنِي الْقَوْمُ أَحْرَمُهُمْ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ بَعْدِي وَبَقِيَ فِي الْمِصْطَاةِ نَحْوُ مِمَّا كَانَ فِيهَا وَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَمِعَنِي عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ فَقَالَ مَنْ الرَّجُلُ قُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبَاحٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ الْقَوْمُ أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِمْ أَنْظُرْ كَيْفَ تَحَدَّثُ فَإِنِّي أَحَدُ السَّبْعَةِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَلَمَّا قَرَعْتُ قَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا يَحْفَظُ هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرِي قَالَ حَمَادٌ وَحَدَّثَنَا حَمِيدُ الطَّيْلِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَرَسَ وَعَلَيْهِ لَيْلٌ تَوَسَّدَ بِمِصْنَهْ وَإِذَا عَرَسَ الصُّبْحَ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ الْيُمْنَى وَأَقَامَ سَاعِدَهُ [صَححه]

(۲۲۹۱۳) حضرت ابوبقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم پانی تک نہ پہنچے تو یا سہ رہ جاؤ گے، چنانچہ جلد باز لوگ پانی کی تلاش میں نکل گئے، اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ آؤ گھسنے لگے، آپ ﷺ اپنی سواری سے جھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر اپنی سواری پر جھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر پہلے سے بھی زیادہ جھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں، میں پھرایا اور آپ ﷺ کو سہارا دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابوبقہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ساری رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہمیں پڑاؤ کر لینا چاہئے، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک درخت کے قریب پہنچ کر منزل کی، پھر فرمایا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سو جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ ہم لوگ سو گئے اور سورج کی تمازت نے ہی ہمیں جگایا، ہم بیدار ہوئے، نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں سے چلے دیئے، ہم بھی آہستہ آہستہ چل پڑے، ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میرے وضو کے برتن میں تھوڑا سا پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ آؤ، میں وہ پانی لا تا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرو،

چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا، اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے غریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر صبح کی نماز پڑھی، (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے ہم میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی بات ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی دینی مسئلہ ہے تو مجھے بھی بتاؤ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے نماز میں تفریط ہو گئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ سونے میں کوئی تفریط نہیں بلکہ تفریط تو جانے میں ہوتی ہے، اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھ لے اور جب اگلا دن آجائے تو وہ نماز اس کے وقت پر پڑھے پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ دوسرے لوگوں نے کیا کیا ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کل آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اگر تم کل پانی تک نہ پہنچے تو پیاسے رہ جاؤ گے، چنانچہ لوگ پانی کی تلاش میں ہوں گے، آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا، لوگوں میں موجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور خود پانی کی طرف سبقت لے جائیں، اگر وہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں گے تو وہ ہدایت پا جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور گرمی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا، لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں تو پیاس نے ہلاک کر دیا اور گردنیں ٹوٹنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے، پھر فرمایا اے ابوقادہ میرا چھوٹا پیالہ لاؤ، میں وہ لے کر حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا منہ کھولا، میں اسے کھول کر لایا، تو رسول اللہ ﷺ پانی (اس برتن سے) اٹھ بیٹے لگے لوگ اس پر ٹوٹ پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگو! سکون سے رہو، سب کے سب سیراب ہو جاؤ گے، پھر لوگ سکون و اطمینان سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی باقی نہ رہا، پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی ڈالا اور مجھ سے فرمایا ابوقادہ! پیو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے آپ پئیں، آپ ﷺ نے فرمایا قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے، تو پھر میں نے پیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے بعد پیا اور وضو کے اس برتن میں جتنا پانی پہلے تھا، اب بھی اتنا ہی موجود تھا جبکہ اس سے سیراب ہونے والے لوگ تین سو تھے، لوگ پانی پر مطمئن اور آسودہ آ گئے، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد میں اس حدیث کو بیان کرتا تھا، ایک دن حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سن لیا، انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے اپنا نام بتایا عبداللہ بن ربیع الانصاری، انہوں نے فرمایا اے جوان! ذرا غور کرو کیا بیان کر رہے ہو کیونکہ اس رات میں بھی ان سات میں سے ایک تھا، پھر میں نے قوم سے پوری حدیث بیان کی، جب فارغ ہوا تو عمران کہنے لگے کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ میرے علاوہ بھی کسی کو یہ حدیث یاد ہوگی۔

(۲۲۹۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بُكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۱۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي قَتَادَةَ عَلَى طَهْرٍ بَيْتًا فَرَأَى كَوْكَبًا انْقَضَ فَنظَرُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَنَّهُ قَتَادَةُ إِنَّا قَدْ نَهَيْنَا أَنْ نَنْبِعَهُ أَبْصَارَنَا

(۲۲۹۱۶) گھر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ اپنے گھر کی چھت پر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے، اسی دوران ایک ستارہ ٹوٹا، لوگ اسے دیکھنے لگے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں اس کے پیچھے اپنی نگاہوں کو نہ ڈالنے سے منع کیا گیا ہے۔

(۲۲۹۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ عُيْلَانَ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَيَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيهِ وُلِدْتُ وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ [راجع: ۲۲۹۰۴]

(۲۲۹۱۷) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پیر کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اس دن مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

(۲۲۹۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاحٍ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأَمْرَاءِ وَقَالَ عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَقَبْدُ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيِّ فَوُتِبَ جَعْفَرُ فَقَالَ يَا أَبَى أَنْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَأُمِّي مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمَلَ عَلَيَّ زَيْدًا قَالَ امْضُوا فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أُمَّي ذَلِكَ خَيْرٌ قَالَ فَاَنْطَلَقَ الْجَيْشُ فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يَتَدَايَ الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَ خَيْرٌ أَوْ تَابَ خَيْرٌ شَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَّا أَخْبَرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَارِي إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا حَتَّى لَقُوا الْعَدُوَّ فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَغْفَرُوا لَهُ فَاسْتَغْفَرَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَغْفَرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاقْبَتَ قَدَمَهُ حَتَّى أُصِيبَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفَرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَمْرَاءِ

هُوَ أَمْرٌ نَفْسُهُ قَرَفَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَعَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِكَ فَأَنْصُرُهُ
وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مَرَّةً فَأَنْصُرْ بِهِ فَيَوْمَئِذٍ سَمَّى خَالِدٌ سَيْفَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْفِرُوا
فَأَيُّدُوا إِخْوَانَكُمْ وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ فَفَقَرَ النَّاسُ فِي حَرْ شَدِيدٍ مَشَاءَ وَرُكْبَانًا [صححه ابن حبان (۷۰۴۸)]

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد جيد. [انظر: ۲۲۹۳۴].

(۲۲۹۱۸) خالد بن سیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں عبد اللہ بن رباع آئے، میں نے دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ”فارس رسول“ حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ”جیش امراء“ نامی لشکر کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا تمہارے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے، اگر جعفر بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر کریں گے، نبی ﷺ نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں مظلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ”نماز تیار ہے“ کی منادی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا ایک انفس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمناسامنا ہوا تو زید شہید ہو گئے، ان کے لئے بخشش کی دعاء کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہذا ان کی بخشش کے لئے بھی دعاء کرو، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور نہایت پامردی سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے لئے بھی استغفار کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑا لیوا کہ کسی نے انہیں امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، تو اس کی مدد فرما، اسی دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام ”سيف اللہ“ پڑ گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

(۲۲۹۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ [الخرجه عبد بن حميد (۱۹۷) قال

شعيب: إسناده صحيح. [راجع: ۲۳۰۳۰].

(۲۲۹۱۹) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا زمانے کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ اللہ ہی زمانے کا خالق ہے۔

(۲۲۹۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الصَّخْرِ حُمَيْدُ بْنُ زِيَادٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ

حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ حَضَرَ ذَلِكَ قَالَ أَتَى عُمَرُو بْنُ الْجُمُوحِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى أَقْتُلَ أَمْشِيَ بِرَجُلِي هَذِهِ صَحِيحَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَكَانَتْ رِجْلُهُ عَرَبَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَتِلُوا يَوْمَ أَحُدٍ هُوَ وَابْنُ أَخِيهِ وَمَوْلَى لَهُمْ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْكَ تَمْشِي بِرَجُلِكَ هَذِهِ صَحِيحَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا وَبِمَوْلَاهُمَا فَجَعَلُوا فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

(۲۲۹۲۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن جرح رضی اللہ عنہ ”جن کے پاؤں میں لنگراہت تھی“ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں راہ خدا میں جہاد کروں اور شہید ہو جاؤں تو کیا میں صحیح ٹانگ کے ساتھ جنت میں چل پھر سکوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر غزوہ احد کے دن مشرکین نے انہیں، ان کے پیچھے اور ایک آزاد کردہ غلام کو شہید کر دیا، نبی ﷺ جب ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا میں تمہیں اپنی اس ٹانگ کے ساتھ صحیح سالم جنت میں چلنے ہوئے دیکھ رہا ہوں، پھر نبی ﷺ نے ان دونوں اور ان کے غلام کے متعلق حکم دیا اور لوگوں نے انہیں ایک ہی قبر میں دفن کر دیا۔

(۲۲۹۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَعَانِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرْنَا وَأَنْشَأْنَا قَالَ يَحْيَى وَرَأَى فِيهِ أَبُو سَلَمَةَ اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْنَا مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ [راجع: ۱۷۶۸۸]

(۲۲۹۲۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ پڑھائی، میں بھی موجود تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ، موجود اور غیر موجود، چھوٹوں اور بڑوں اور مرد و عورت کو معاف فرما۔

ابو سلمہ نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت عطا فرما۔

(۲۲۹۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُعِيَ لِجَنَازَةٍ سَأَلَ عَنْهَا فَإِنْ أَتَيْنِي عَلَيْهَا خَيْرٌ قَامَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَإِنْ أَتَيْنِي عَلَيْهَا غَيْرُ ذَلِكَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا هَؤُلَاءِ شَانَكُمْ بِهَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا [صححه ابن حبان (۳۰۵۷)، والحاكم (۳۶۴/۱) قال شيع: إسناده صحيح] [انظر ما بعده].

(۲۲۹۲۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو جب کبھی نماز جنازہ کے لئے بلایا جاتا تو پہلے اس کے متعلق لوگوں کی

رائے معلوم کرتے تھے، اگر لوگ اس کا تذکرہ اچھائی کے ساتھ کرتے تو نبی ﷺ کھڑے ہو جاتے اور اس کی نماز پڑھا دیتے، اور اگر برائی کے ساتھ تذکرہ ہوتا تو اس کے اہل خانہ سے فرما دیتے اسے لے جاؤ اور خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، اور نبی اس کی نماز جنازہ نہ پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۲۳) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَدْ كَرَّ نَحْوَهُ [راجع ما قبله]۔

(۲۲۹۲۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۲۴) حَدَّثَنَا سَعِيدٌ مُوَلَّى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ عَلَى فِرَاشٍ مَغِيْبَةٍ قَيْضَ اللَّهِ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُعْبَانًا [انظر: ۲۲۹۳۰]

(۲۲۹۲۴) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اڑدہ کو مسلط فرما دے گا۔

(۲۲۹۲۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أُسَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ يَوْمٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ طُيْعَ عَلَى قَلْبِهِ [۲۲۹۲۵] حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بغیر کسی مجبوری کے تین مرتبہ جمعہ کی نماز چھوڑ دے، اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔

(۲۲۹۲۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيْبِهِ أَوْ مَحَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (۱۵۶۳)] [انظر: ۲۲۹۹۹]۔

(۲۲۹۲۶) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دے دے یا اسے معاف کر دے تو وہ قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوگا۔

(۲۲۹۲۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقَبْلَةِ [قال الألباني: ضعيف الإسناد (الترمذی: ۱۰)]

(۲۲۹۲۷) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو خانہ کعبہ کی جانب رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۲۹۲۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ الطَّبَّاعِ مِثْلَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو قَتَادَةَ

(۲۲۹۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۲۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ قَالَ حَسَنُ بْنُ حَبِيبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ الْفَرُحُ الْآزَنُ مُحَجَّلُ الثَّلَاثِ مُطْلَقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ [صححه ابن حبان (۴۶۷۶)، والحاكم (۹۲/۲)] قال الترمذی: حسن غریب صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۲۷۸۹، الترمذی: ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷). قال شعيب: حسن.]

(۲۲۹۳۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین گھوڑا وہ ہوتا ہے جو کھل سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر درہم برابر سفید نشان ہو، ناک بھی سفید ہو اور تین پاؤں بھی سفید ہوں، اور صرف دایاں ہاتھ باقی بدن کی مانند ہو، اگر سیاہ رنگ میں ایسا گھوڑا مل سکے تو پھر اسی تفصیل کے ساتھ وہ گھوڑا سب سے بہتر ہے جو کیمت ہو۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَقْفَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ عَلَى فَرَسٍ مُعَيَّبَةٍ بَعَثَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَعْبَانِ [راجع: ۲۲۹۲۴] (۲۲۹۳۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اڑدھ کے موسلط فرمادے گا۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّا الْكِتَابُ وَكَانَ يُسَمِعُنَا الْأَحْيَانُ الْآيَةَ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِيرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَأَوَّلَ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۲۹۳۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کئی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَيْرَةِ وَمُعَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنَ اللَّهِ وَالْعُلَمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَصُقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَوَدَّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ [صححه البخاری (۳۲۹۲)]۔

(۲۲۹۳۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے

خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکار دے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیَّرَةِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرَّاعٍ حَدَّثَنِی ابْنُ أَبِي کَبِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنِی أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ يَبِمِیْنِهِ وَلَا يَسْتَنْجِیْ بِیَمِیْنِهِ وَلَا يَنْتَفِسُ فِی الْإِنَاءِ [راجع: ۱۹۶۳۹]۔

(۲۲۹۳۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیو تو برتن میں سانس نہ لے۔

(۲۲۹۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رِبَاعٍ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَتْ الْأَنْصَارُ تُفْقَهُهُ فَاتَّيَتْهُ وَهُوَ فِي حِوَارٍ شَرِيكٍ بِنِ الْأَعْوَرِ الشَّارِعِ عَلَى الْمِرْبَدِ وَقَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ قَارِئُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأَمْوَاءِ فَقَالَ عَلَيْهِمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَقَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَوَّبَ جَعْفَرُ فَقَالَ يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعِجِلَ عَلَيَّ زَيْدًا قَالَ امْضِ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَى ذَلِكَ خَيْرٌ فَانْطَلَقُوا فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ وَأَمَرَ أَنْ يَنَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَابَ خَيْرٌ أَوْ بَاتَ خَيْرٌ أَوْ ثَابَ خَيْرٌ شَكَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَّا أَخْبَرَكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي إِنْهُمْ انْطَلَقُوا فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَأَصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ فَاسْتَغْفِرَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءُ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا أَشْهَدَ لَهُ بِالشَّهَادَةِ فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاتَّيَتْ قَدَمِيهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ ثُمَّ أَخَذَ اللَّوَاءُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَكَمْ يَكُنْ مِنَ الْأَعْرَاءِ هُوَ أَمَرَ نَفْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْصَاعِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سَيُوفِكَ فَانْصُرْهُ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيْفَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ انْفِرُوا فَأَمْدُوا إِخْوَانَكُمْ وَلَا يَخْلَفَنَّ أَحَدٌ قَالَ فَفَقَّرَ النَّاسُ فِي حَرْوٍ شَدِيدٍ مِثْلَ وَرْكِ بَنَاءٍ [راجع: ۲۲۹۱۸]۔

(۲۲۹۳۴) خالد بن کبیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے یہاں عبداللہ بن ربیع آئے، میں نے دیکھا کہ ان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہیں اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں ”قاری رسول“ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ”جیش امراء“ نامی لشکر کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا تمہارے امیر زید بن حارثہ ہیں، اگر زید شہید ہو جائیں تو جعفر امیر ہوں گے، اگر جعفر بھی

شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر امیر مقرر کریں گے، نبی ﷺ نے فرمایا تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا، کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی ﷺ منبر پر رونق افروز ہوئے اور ”نماز تیار ہے“ کی منادی کرنے کا حکم دیا، اور فرمایا ایک افسوس ناک خبر ہے، کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آسا منا ہوا تو زید شہید ہو گئے، ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہذا ان کی بخشش کے لئے بھی دعا کرو، پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور نہایت پامردی سے ڈٹے رہے حتیٰ کہ وہ بھی شہید ہو گئے، ان کے لئے بھی استغفار کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا تو کسی نے انہیں امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی ﷺ نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا اے اللہ! وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے، تو اس کی مدد فرما، اسی دن سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا نام ”سیف اللہ“ پڑ گیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

(۲۲۹۲۵) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّظْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طُرُقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُخْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحَشِيئًا فَاسْتَوَى عَلَى قَرَسِيهِ وَسَالَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَتَوَلَّوْهُ سَوْطَهُ فَاَبْتَوُوا فَسَالَهُمْ رُمْحُهُ فَاَبْتَوُوا وَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَفَقَلَّتْ لَهَا كُلُّ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ [صححه البخاری (۲۹۱۴)، ومسلم (۱۱۹۶)].

وابن حبان (۳۹۷۵) ۱. [راجع: ۲۲۸۹۳].

(۲۲۹۳۵) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، مکہ مکرمہ کے کسی راستے میں وہ اپنے کچھ مخرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے لیکن وہ خود احرام کی حالت میں نہ تھے، انہوں نے ایک گور خر دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے، اور اپنے ساتھیوں سے اپنا کوڑا مانگا لیکن انہوں نے انکار کر دیا، پھر نیزہ مانگا، انہوں نے وہ دینے سے بھی انکار کر دیا بالآخر انہوں نے خود ہی نیچے اتر کر اسے پکڑا اور گور خری طرف تیزی سے دوڑ پڑے اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھالیا اور کچھ نے کھانے سے انکار کر دیا، جب وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ کھانا تو اللہ ہی نے تمہیں کھلایا ہے۔

(۲۲۹۳۶) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ فِي الْحِمَارِ الْوَحْشِيِّ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ [صححه البخاری (۲۵۷۰)، ومسلم (۱۱۹۶)].

(۲۲۹۳۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہے؟

(۲۲۹۳۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتُوَائِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَخْرَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَّةِ وَلَمْ يُحْرَمِ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ وَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا بَاقِيَةً فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي فَعَصَجَكَ بَعْضُهُمْ إِلَيَّ بَعْضٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارٍ وَحْشٍ فَاسْتَعْنَتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَأَنْتَهَ فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نَقْتُلَهُ فَأَنْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلْتُ أَرْفَعَ فَرَسِي شَاوًا وَأَسِيرَ شَاوًا وَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ آيَنَ تَرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ يَتَعَفَّنُ وَهُوَ مِمَّا يَلِي السُّفْيَا فَأَذَرَكْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَكَذَلِكَ عَشُوا أَنْ يُقْتَلُوا دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ قَالَ فَانْظُرْهُمْ قُلْتُ وَقَدْ أَصَبْتُ حِمَارًا وَحْشِيَّ وَعِندِي مِنْهُ فَاصِئَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ [صححه البخاری (۱۸۲۱)، ومسلم (۱۱۹۶)].

[انظر ۲۲۹۴۲، ۲۲۹۶۱، ۲۲۹۷۵، ۲۲۹۸۶]

(۲۲۹۳۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، اس سفر میں ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اور نبی ﷺ کو پہلے ہی بتا دیا گیا تھا کہ ”غنیہ“ نامی جگہ میں دشمن سے آمنا سامنا ہو سکتا ہے، پھر نبی ﷺ روانہ ہو گئے، میں بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے جب غور کیا تو مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا، میں نے ان سے مدد کی درخواست کی لیکن انہوں نے حرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔

پھر میں نے خود ہی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، اور اس کا گوشت ہم سب نے کھایا، اسی دوران میں یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم راستے سے بھٹک نہ جائیں چنانچہ میں نبی ﷺ کی تلاش میں روانہ ہوا، میں کبھی اپنے گھوڑے کی باگیں اٹھا لیتا اور کبھی پیدل چلنے لگتا حتیٰ کہ آدھی رات کو بنو غفار کے ایک آدمی سے میری ملاقات ہو گئی، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے بتایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ”تعبہن“ نامی چشمے پر پانی کے قریب چھوڑا ہے، چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو جالیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے ساتھی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں، انہیں راستے سے بھٹک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے

آپ تھوڑی دیر ان کا انتظار کر لیجئے، نبی ﷺ ان کا انتظار کرنے لگے، میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گورخ شکار کیا تھا، میرے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے، نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ، جبکہ وہ حالت احرام میں تھے۔

(۲۲۹۲۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيَطْوِلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَطْوِلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ [راجع: ۲۲۸۹۷]

(۲۲۹۳۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبت لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۲۹۳۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْبُدُ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْخَلِيفِ فِي السُّبْحِ فَإِنَّهُ يَنْفَعُ ثُمَّ يَمْحَقُ [راجع: ۲۲۹۱۱]

(۲۲۹۳۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیچ و شراء میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچا کر دیکو کہ اس سے سودا تو بک جاتا ہے لیکن اس کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

(۲۲۹۴۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَقَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دِينًا قَالَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالْوُقَاةِ قَالَ بِالْوُقَاةِ قَالَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ أَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا [راجع: ۲۲۹۱۰]

(۲۲۹۴۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک انصاری کا جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، کیونکہ اس پر کسی کا قرض ہے، اس پر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، نبی ﷺ نے پوچھا مکمل؟ انہوں نے عرض کیا جی مکمل، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھا دی اور اس پر اتنا حارہ انیس درہم کا قرض تھا۔

(۲۲۹۴۱) حَدَّثَنَا بِهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا أَكْفَلُ بِهِ قَالَ قَالَ بِالْوُقَاةِ وَقَالَ حَاجَّاجٌ أَيْضًا أَنَا أَكْفَلُ بِهِ وَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ [راجع: ۲۲۹۱۰]

(۲۲۹۳۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے پوچھا پورے قرض کے ضامن بننے ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں!

(۲۲۹۴۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَيْسِرٍ لَهُمْ قَرَأَتْ جِمَارٌ وَحُشٍ فَرَكِبْتُ قَرَسًا وَأَخَذْتُ الرُّمَحَ فَقَتَلْتُهُ قَالَ وَفِينَا الْمُحْرَمُ قَالَ فَأَكَلُوا مِنْهُ قَالَ فَأَشْفَقُوا قَالَ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ فُسِّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَشْرُتُمْ أَوْ أَعْنَمْتُمْ أَوْ أَصْدَنْتُمْ قَالَ شُعْبَةُ لَا أَدْرِي قَالَ أَعْنَمْتُمْ أَوْ أَصْدَنْتُمْ ثُمَّ قَالُوا لَا قَامَرَهُمْ بِأَكْبَلِهِ [راجع: ۲۲۹۳۷]

(۲۲۹۳۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، میں نے ایک گور خر دیکھا تو جلدی سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا، اور اپنا تیزہ پکڑا اور اسے شکار کر لیا جسے کچھ صحابہ بولنے لگے ”جو حالت احرام میں تھے“ کھالیا بعد میں وہ خوف کا شکار ہو گئے، میں نے یا کسی اور نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا تھا؟ یا تعاون کیا تھا؟ یا گھات لگا کر تھی؟ صحابہ بولنے لگے عرض کیا نہیں، تو نبی ﷺ نے وہ کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۲۹۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ إِذْ مَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ حَادَ عَنْ رَاحِلِيهِ فَدَعَمْتُهُ بِيَدَيَّ قَالَ فَاسْتَيْقِظَ قَالَ ثُمَّ سِرْنَا قَالَ فَمَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَمْتُهُ بِيَدَيَّ فَاسْتَيْقِظَ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ حَفِظْتُكَ اللَّهُ كَمَا حَفِظْتَنَا مِنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ قَالَ لَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ شَفَقْنَا عَلَيْكَ نَحْ بِنَا عَنْ الطَّرِيقِ أَوْ مِنْ بِنَا عَنْ الطَّرِيقِ قَالَ فَعَدَلْنَا عَنْ الطَّرِيقِ فَلَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتُهُ فَتَوَسَّدَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْ ذِرَاعِ رَاحِلِيهِ فَمَا اسْتَيْقِظْنَا حَتَّى أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَذَكَرَ صَوْتَ الصُّرْدِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا فَاتَنَّا الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَهْلِكُوا وَلَمْ تَفُتْكُمْ الصَّلَاةُ إِنَّمَا تَفُوتُ الْيَقْظَانَ وَلَا تَفُوتُ النَّائِمَ هَلْ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَاتَيْنَهُ بِسِجْطِيحَةٍ أَوْ قَالَ مِطْأَوْ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَيَّ وَفِيهَا بَقِيَّةٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ اسْتَغْطِ بِهَا فَإِنَّهُ كَانَتْ لَهَا نَبَاٌ وَأَمَرَ بِأَلَا فَاذَنْ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَوَحَّوْا فِي مَكَانِهِ قَامَرَهُ قَامَرًا الصَّلَاةَ فَصَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ النَّاسُ أَطَاعُوا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَدْ رَفَقُوا بِأَنْفُسِهِمْ وَأَصَابُوا وَإِنْ كَانُوا خَالَفُوهُمَا فَقَدْ خَرَقُوا بِأَنْفُسِهِمْ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَيْثُ فَقَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا لِلنَّاسِ ائِمُّوْا بِالنَّاءِ حَتَّى تُصْبِحُوا فَأَبَوْا عَلَيْهِمَا وَانْتَهَى إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ وَقَدْ كَادُوا أَنْ يَهْلِكُوا عَطَشًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْنَا فَدَعَا بِالْمِصْبَاةِ ثُمَّ

دَعَا يَانَا يَانَا فَوْقَ الْقَدْحِ وَدُونَ الْقُعْبِ فَتَابَطَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّ فِي الْيَانَا ثُمَّ يَشْرِبُ الْقَوْمَ حَتَّى شَرِبُوا كُلُّهُمْ ثُمَّ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ عَالٍ قَالَ ثُمَّ رَدَّ الْيَمِضَةَ وَفِيهَا نَحْوُ مِمَّا كَانَ فِيهَا قَالَ فَسَلَّاهُ كَمْ كُنْتُمْ فَقَالَ كَانَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ كَمَا تَوْنُ رَجُلًا وَكُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثنى عشر رجلاً [راجع: ۲۲۹۱۳]۔

(۲۲۹۳۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم پانی تک نہ پہنچے تو پیاسے رہ جاؤ گے، چنانچہ جلد باز لوگ پانی کی تلاش میں نکل گئے، اور میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہا، اسی دوران رسول اللہ ﷺ آؤ گھٹنے لگے، آپ ﷺ اپنی سواری پر بٹھکے تو میں نے آپ ﷺ کو جگائے بغیر سہارا دے دیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے، پھر اپنی سواری پر بٹھکے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سیدھا کیا یہاں تک کہ آپ اپنی سواری پر سیدھے ہو گئے پھر پہلے سے بھی زیادہ بٹھکے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر پڑیں، میں پھرا یا اور آپ ﷺ کو سہارا دیا تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو قتادہ، آپ ﷺ نے فرمایا تم کب سے اس طرح میرے ساتھ چل رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں ساری رات سے اسی طرح آپ کے ساتھ چل رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تمہاری حفاظت فرمائے جس طرح تم نے اللہ کے نبی (ﷺ) کی حفاظت کی ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہمیں پڑاؤ کر لینا چاہئے، چنانچہ نبی ﷺ نے ایک درخت کے قریب پہنچ کر منزل کی، پھر فرمایا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یہ ایک سوار ہے یہاں تک کہ سات سواری جمع ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہماری نماز کا خیال رکھنا چنانچہ ہم لوگ سو گئے اور سورج کی تمازت نے ہی ہمیں جگایا، ہم بیدار ہوئے، نبی ﷺ سوار ہو کر وہاں سے چل دیئے، ہم بھی آہستہ آہستہ چل پڑے، ایک جگہ پہنچ کر نبی ﷺ نے پڑاؤ کیا اور فرمایا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میرے وضو کے برتن میں تھوڑا سا پانی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ لے آؤ، میں وہ پانی لایا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے وضو کرو، چنانچہ سب لوگوں نے وضو کیا، اور اس میں سے کچھ پانی باقی بچ گیا، پھر آپ ﷺ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس وضو کے پانی کے برتن کی حفاظت کرو کیونکہ اس سے عنقریب ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے دو رکعتیں پڑھیں (سنت) پھر صبح کی نماز پڑھی، (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہوئے ہم میں سے ایک آدمی نے دوسرے سے کہا کہ ہماری اس غلطی کا کفارہ کیا ہوگا جو ہم نے نماز میں کی کہ ہم بیدار نہیں ہوئے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ کیا کہہ رہے ہو؟ اگر کوئی دنیوی بات ہے تو ٹھیک ہے اور اگر کوئی دینی مسئلہ ہے تو مجھے بھی بتاؤ، ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم سے نماز میں تفریط ہو گئی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کہ سو نے میں کوئی تفریط نہیں بلکہ تفریط تو جاگنے میں ہوتی ہے، اگر کسی سے اس طرح ہو جائے تو اسے چاہیے کہ جس وقت بھی وہ بیدار ہو جائے نماز پڑھ لے اور جب اگلا دن آجائے تو وہ نماز اس کے وقت پر پڑھے پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ دوسرے لوگوں نے کیا کیا

ہوگا؟ انہوں نے عرض کیا کہ کل آپ نے خود ہی فرمایا تھا کہ اگر تم کل پانی تک نہ پہنچے تو پیاسہ رہ جاؤ گے، چنانچہ لوگ پانی کی تلاش میں ہوں گے، آپ ﷺ نے خود ہی فرمایا کہ جب لوگوں نے صبح کی تو انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نہ پایا، لوگوں میں موجود حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہوں گے، آپ ﷺ کی شان سے یہ بات بعید ہے کہ آپ ﷺ تمہیں پیچھے چھوڑ جائیں اور خود پانی کی طرف سبقت لے جائیں، اگر وہ لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بات مان لیں گے تو وہ ہدایت پا جائیں گے، تین مرتبہ فرمایا پھر ہم ان لوگوں کی طرف اس وقت پہنچے جس وقت دن چڑھ چکا تھا اور گرمی کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا، لوگ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں تو پیاسہ نے ہلاک کر دیا اور گردنیں ٹوٹنے لگیں، آپ ﷺ نے فرمایا تم ہلاک نہیں ہوئے، پھر فرمایا اے ابوقادہ میرا چھوٹا پیالہ لاؤ، میں وہ لے کر حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کا منہ کھولو، میں اسے کھول کر لایا، تو رسول اللہ ﷺ پانی (اس برتن سے) اندر پینے لگے اور لوگ اسے پینے لگے یہاں تک کہ سب نے پانی پی لیا، پھر نبی ﷺ نے پکار کر پوچھا کیا کوئی ضرورت مند باقی ہے؟ پھر نبی ﷺ نے وہ برتن واپس کر دیا اور اس میں پہلے جتنا پانی ابھی موجود تھا، راوی کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے ان کی تعداد پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ حضرات ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ اسی آدمی تھے اور نبی ﷺ کے ساتھ ہم بارہ آدمی تھے۔

(۲۲۹۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خُلْحَلَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ أَبِي أَخْبَرَهُ [راجع: ۲۲۹۰۳]۔

(۲۲۹۴۵) وَزَيْدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْمَعْنَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فِي مَجْلِسٍ إِذْ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ قُلْنَا فَمَا الْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ [راجع: ۲۲۹۰۳]۔

(۲۲۹۴۵-۲۲۹۴۴) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے ایک جنازہ گزرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پانے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! آرام پانے والا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پا رہا ہے ہم نے پوچھا کہ ”دوسروں کو اس سے آرام مل گیا“ کیا مطلب ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا قاجر آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۴۶) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَقَوَّاهُ عَلَى مَالِكٍ يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۹۰۳]۔

(۲۲۹۴۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۴۷) حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَوْمَ آخِرُهُمْ [صححه ابن حبان (۵۳۳۸)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال

الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۳۴۳۴، الترمذی: ۱۸۹۴).

(۲۲۹۴۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پیتا ہے۔

(۲۲۹۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۹۴۸) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لی جائیں۔

(۲۲۹۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةً ابْنَةً زَيْنَبَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَلَى عَاتِقِهِ إِذَا رَكَعَ وَسَجَدَ وَصَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۴۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھالیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۵۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حَمِيْدَةَ ابْنَةِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كُبَيْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ قَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ لَهُ وَضَوُّهُ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاصْفَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كُبَيْشَةُ قَرَأْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَتُ أَخِي قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنْ الطَّوَاهِينِ عَلَيْهِمْ وَالطَّوَاهَاتِ وَقَالَ إِسْحَاقُ أَوْ الطَّوَاهَاتِ [صححه ابن خزيمة (۱۰۴)، وابن حبان (۱۲۹۹)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبوداود: ۷۵، ابن ماجة: ۳۶۷، الترمذی: ۹۲، النسائی: ۵۵/۱، وابن خزيمة (۱۰۴)). [انظر: ۲۳۰۱۳].

(۲۲۹۵۰) کبشہ بنت کعبؓ جو حضرت ابوقادہؓ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں، کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقادہؓ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابوقادہؓ نے اس کے لئے برتن میڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہو گئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہوں تو فرمایا بھیجی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۳۹۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰] (۲۳۹۵۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۳۹۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ حَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبُدٍ الزَّمَنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنْ صَوْبِهِ فَهَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى وَاللَّهِ سَلَامًا دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ [ح: ۴: ۱۲۲۹]

(۲۳۹۵۲) حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ان کے روزے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ ناراض ہوئے، یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کو اپنا رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر راضی ہیں پھر راوی نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۳۹۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الرَّؤْيَا تَمُرُّ صُنْبِي قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَأَنَا فَكُنْتُ لَأَرَى الرَّؤْيَا تَمُرُّ صُنْبِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَنْ بَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَشَرُّهَا وَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]۔

(۲۳۹۵۳) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ڈراؤنے خواب نظر آیا کرتے تھے، جو مجھے بیمار کر دیتے تھے ایک دن میری حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات میں بھی ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، حتیٰ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جب تم میں سے کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو صرف اسی سے بیان کرے جس سے وہ محبت کرتا ہو اور جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ ہتھکاڑوے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۳۹۵۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلِيمٍ الزَّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسٌ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِحِمْلٍ أَمَامَهُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ فَحَمَلَهَا عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا عَلَى عَاتِقِهِ إِذَا قَامَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا [راجع: ۲۲۸۸۶]۔

(۲۲۹۵۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ باہر تشریف لائے، آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ نے اس بچی کو کندھے پر بٹھاتے بٹھاتے نماز پڑھنا شروع کر دی، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھالیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۹۵۴) حَدَّثَنَا جَحَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَا قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَحَلَّ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ مِنَ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرَ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرَ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتُ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدُّنْيَى لَئِنْ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ [راجع: ۲۲۹۰۹]۔

(۲۲۹۵۵) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہؓ کے درمیان کھڑے ہو کر جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ پر ایمان لانے کا تمام اعمال میں افضل ہونا ذکر فرمایا تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم راہ خدا میں اس طرح شہید ہوئے ہو کہ تم کو اب کی نیت سے ثابت قدم رہے ہو، آگے بڑھے ہو اور پیچھے نہ ہٹے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے دوبارہ یہی سوال دہرایا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ اضافہ کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ حضرت جبریلؑ نے مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۲۹۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَادَةٍ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ أَعْلَيْهِ دُيْنٌ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ فَقَالَ تَرَكَ لَهُمَا وَقَاءَ قَالُوا لَا قَالَ فَصَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۹۱۰].

(۲۲۹۵۶) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۲۹۵۷) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُصَلِّيُ عَلَيْهَا فَقَالَ أَغْلِيهِ دِينَ قَالُوا نَعَمْ دِينَارَانِ فَقَالَ تَرَكَ لَهُمَا وَهَاءَ قَالُوا لَا قَالَ فَصَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ هُمَا عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۲۹۱۰].

(۲۲۹۵۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک جناہ لایا گیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے پیچھے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا جی ہاں! دو دینار، نبی ﷺ نے پوچھا کہ ترکہ میں کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا تو پھر اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، اس پر حضرت ابوقادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا قرض میرے ذمے ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔

(۲۲۹۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ حُرْمَلَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةٌ لِسِتِّينَ سَنَةٍ مَا حِجَّةٌ وَسَنَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ كَفَّارَةٌ لِسَنَةٍ [راجع: ۲۲۹۸۷].

(۲۲۹۵۸) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یوم عرفہ (نوزی الحجہ) کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى وَأَمَامَهُ بِنْتُ زَيْنَبَ ابْنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَبْدِ الْعَزَى عَلَى رَقَبَتِهِ فَإِذَا رَفَعَ وَصَلَّاهَا وَإِذَا قَامَ مِنْ سُجُودِهِ أَحَدَهَا فَأَعَادَهَا عَلَى رَقَبَتِهِ فَقَالَ عَامِرٌ وَلَمْ أَسْأَلْهُ أَيُّ صَلَاةٍ هِيَ [راجع: ۲۲۸۸۶].

(۲۲۹۵۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اس طرح نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی صاحبزادی امامہ بنت ابی العاص کو اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے۔

(۲۲۹۶۰) قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَابٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهَا صَلَاةُ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ جَوَدُهُ

(۲۲۹۶۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ اس میں یہ تعین بھی ہے کہ یہ فجر کی نماز کا وقت ہے۔

(۲۲۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرَمْ فَرَأَيْتُ جِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَلَذَكْرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكْرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أُحْرَمْتُ وَأَنِّي إِنَّمَا اصْطَدْتُهُ لَكَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ فَالْكَوُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ [راجع: ۲۲۹۳۷]

(۲۲۹۶۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے سال نبی ﷺ عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، میں بھی ہمراہ تھا لیکن اس سفر میں نے احرام نہیں باندھا تھا البتہ میرے ساتھیوں نے احرام باندھا ہوا تھا، راستے میں مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا۔ میں نے خودی اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ میں نے ایک گور خر شکار کیا ہے اور یہ بھی کہ میں نے احرام نہیں باندھا تھا، اور یہ کہ میں نے شکار آپ کے لئے کیا ہے، نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اسے کھاؤ، جبکہ نبی ﷺ نے اسے خود تناول نہیں فرمایا کیونکہ میں نے انہیں بتایا تھا کہ یہ شکار میں نے ان کے لئے کیا ہے۔

(۲۲۹۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَلَقْنَاهُ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آتْرَةً قَالَ فِيمَ أَمْرُكُمْ قَالَ أَمَرْنَا أَنْ نَصْبِرَ قَالَ فَاصْبِرُوا إِذَا

(۲۲۹۶۲) عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی؟ وہ کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میرے بعد ترجعات کا سامنا کرو گے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ پھر نبی ﷺ نے آپ کو اس موقع کے لئے کیا حکم دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے میں صبر کرنے کا حکم دیا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر آپ لوگ صبر کریں۔

(۲۲۹۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ حُلَيْلَةَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَمَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالَ قُلْنَا أَيْ رَسُولُ اللَّهِ مَا مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ يَسْتَرِيحُ مِنَ الدُّنْيَا وَهَمَّهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنَ الْعِبَادَةِ وَالْبِلَادِ وَالشَّجَرِ وَالذَّوَابِّ [راجع: ۲۲۹۰۳]

(۲۲۹۶۳) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا، تو فرمایا یہ شخص آرام پا نے والا ہے یا دوسروں کو اس سے آرام مل گیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کا کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ مومن دنیا کی تکالیف اور پریشانیوں سے نجات حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور قافرا آدمی سے لوگ، شہر، درخت اور درندے تک راحت حاصل کرتے ہیں۔

(۲۲۹۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الرُّؤْيَا شِدَّةً غَيْرَ أَنِّي لَا أَزْمَلُ حَتَّى حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلُمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ بَصَقَاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۲۹۶۳) ابوسلمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض اوقات مجھے ذرا آنے خواب نظر آیا کرتے تھے، لیکن میں انہیں اپنے اوپر بوجھ نہیں بناتا تھا، یہاں تک کہ ایک دن حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی، میں نے ان سے یہ چیز ذکر کی تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکاردے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۶۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُجْلِسَ وَحَدَّثَنَا مَرْفُوعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۲۸۹۰]

(۲۲۹۶۵) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۲۹۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْخَرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْوَزَائِعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ فَإِذَا رَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرُّكَعَتَيْنِ الْوُحْيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةِ وَفِي الرُّكَعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۲۲۸۸۷]

(۲۲۹۶۶) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت ملائے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھتے تھے۔

(۲۲۹۶۷) حَدَّثَنَا سُؤْدُ بْنُ عُمَرَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْوُسْطَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّ الْكِتَابَ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْأَحْيَانُ الْآيَةَ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۲۹۶۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۶۸) وَكَانَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰]

(۲۲۹۶۸) اور نبی ﷺ فرماتے تھے کہ جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۲۹۶۹) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيزَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرُّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى [راجع: ۲۲۸۸۷]

(۲۲۹۶۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۷۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُرَّاسِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ الْحُلُمَ يَنْكُرُهُ فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَصُرَهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۲۹۷۰) ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ جو نبی ﷺ کے صحابی اور شہسوار تھے، نے فرمایا حضرت ابوقادہؓ کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۲۹۷۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَى الْقَوْمِ آخِرَهُمْ [راجع: ۲۲۹۴۷].

(۲۲۹۴۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کو پلانے والا وہی ہے جس سے آخر میں پیتا ہے۔

(۲۲۹۷۳) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ التَّقْرِيطُ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّقْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ [صححه ابن حبان (۱۴۶۰) قال

الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۴۱، الترمذی: ۷۷۱، النسائی: ۲۹۴/۱). قال شعيب:

صحيح [سنداه حسن]. [راجع: ۲۲۹۱۳].

(۲۲۹۴۲) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا نیند میں تقریط نہیں ہوتی، اس کا تعلق تو بیداری کے

ساتھ ہوتا ہے۔

(۲۲۹۷۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

حَبَّانٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ فَجَلَسْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَرْكَعَ

رَكَعَتَيْنِ قُلْتُ أَنْ تَجْلِسَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ جَالِسًا وَالنَّاسُ جُلُوسٌ قَالَ وَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا

يَجْلِسُ حَتَّى يَرْكَعَ رَكَعَتَيْنِ [راجع: ۲۲۸۹۰].

(۲۲۹۴۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں مسجد نبوی میں داخل ہوا تو نبی ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے

ہوئے تھے، میں بھی جا کر مجلس میں بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں بیٹھے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ میں

نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے نظر آئے اس لئے میں بھی بیٹھ گیا، نبی ﷺ نے فرمایا

جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے۔

(۲۲۹۷۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أَطْوَلَ

فِيهَا فَأَسْمَعَ بَكَاءَ الصَّبِيِّ فَاتَّجَوَّزْتُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقِّيَ عَلَى أُمِّهِ [صححه البخاری (۷۰۷)].

(۲۲۹۴۴) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اوقات میں نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوتا

ہوں اور میرا ارادہ ہوتا ہے کہ لمبی نماز پڑھاؤں گا لیکن پھر کسی بچے کے رونے کی آواز سنائی دیتی ہے تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں

تا کہ اس کی ماں پر یہ چیز دشواری کا سبب نہ بن جائے۔

(۲۲۹۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ

كُنْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا مُحْرِمِينَ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا قِصْرَ بَصِيدٍ

فَاَخَذَ سَوْطًا فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَاصَادَهُ فَاکْلَ مِنْهُ وَاَكَلْنَا ثُمَّ تَزَوَّدْنَا مِنْهُ فَلَمَّا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فُلَانًا كَانَ مُحِلًّا أَوْ حَلَالًا فَاصَابَ صَيْدًا وَإِنَّهُ أَكَلَ مِنْهُ وَآكَلْنَا مَعَهُ وَمَعَنَا مِنْهُ قَالَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبُوا [راجع: ۲۲۹۳۷]۔

(۲۲۹۷۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے چند صحابہ کرام کے ہمراہ تھا، ان میں ایک آدمی کے علاوہ باقی سب محرم تھے، اس آدمی کو ایک شکار نظر آیا، اس نے اپنا کوڑا پکڑ کر اس پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا، پھر اس نے بھی اسے نکھایا اور ہم نے بھی نکھایا، اور ہم نے اس میں سے کچھ زورہا کے طور پر بچا بھی لیا، جب ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی احرام کی حالت میں نہیں تھا، اس نے شکار کیا جسے اس نے بھی نکھایا اور ہم نے بھی، اور اب بھی ہمارے پاس اس میں سے تھوڑا سا گوشت موجود ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۲۲۹۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَعْدُ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَيْفِ الْبَحْرِ فِي بَعْضِ عَمَرِهِ إِلَى مَكَّةَ وَوَعَدَنَا أَنْ تَلْقَاهُ بِقُدَيْدٍ فَخَرَجْنَا وَمِنَّا الْحَلَالُ وَمِنَّا الْحَرَامُ قَالَ فَكُنْتُ حَلَالًا فَلَمَّا كَرَّ الْحَدِيثُ قَالَ وَفِيهِ هَذِهِ الْقَصْدُ قَدْ شَرِينَهَا وَأَنْصَحْتُهَا وَأَطِيعْتُهَا قَالَ فَهَاتِيهَا قَالَ فَحِثْنَتْ بِهَا فَتَهَسَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهَا

(۲۲۹۷۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں اپنے کسی عمرے کے موقع پر ”سيف البحر“ کی طرف لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا اور ہم سے یہ طے کر لیا کہ مقام ”قدید“ میں ملاقات ہوگی، چنانچہ ہم روانہ ہو گئے، ہم میں سے کچھ لوگ حرم اور کچھ غیر محرم تھے، غیر محرموں میں میں بھی شامل تھا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی اور فرمایا کہ اس میں سے یہ دینی بچی ہے جسے میں نے خوب اچھی طرح بھون کر پکایا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے کر آؤ، میں وہ لے کر حاضر خدمت ہوا تو نبی ﷺ اسے دانتوں سے نوح کر کھانے لگے (کہ یہ زود ہضم ہوتا ہے) جبکہ نبی ﷺ حالات احرام میں تھے، یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو گئے۔

(۲۲۹۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ مَوْلَى بَنِي تَمِيمٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ نَافِعِ الْأَقْرَعِ مَوْلَى بَنِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مَثَلُ حَدِيثِ مَعْدُ بْنُ كَعْبٍ لَمْ يَزِدْ وَلَمْ يَنْقُصْ [راجع: ۲۲۸۹۳] (۲۲۹۷۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَيْسَرًا أَوْ فِي الْقَيْظَةِ أَوْ فَكَاثِمًا رَأَى فِيهِ الْيَقِظَةَ لَا يَتِمُّ الشَّيْطَانُ بِهِ [تقدم فی مسند أبي هريرة: ۷۵۴۴]

(۲۲۹۷۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھ لے گا، یا یہ کہ اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے کیونکہ شیطان میری شکل و صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(۲۲۹۷۹) فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ [صححه

البخاری (۶۹۹۶)، ومسلم (۲۲۶۷)، وابن حبان (۶۰۵۱)]

(۲۲۹۷۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہو جائے، اسے یقین کر لینا چاہئے کہ اس نے میری ہی زیارت کی ہے۔

(۲۲۹۸۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

(۲۲۹۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۸۱) قَالَ أَبِي وَحَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ الْأَنْدَلُسِيِّ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مُوَكَّلٍ بَنِي غِفَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ يَتَتَلَّانِ مُسْلِمٌ وَمُشْرِكٌ وَإِذَا رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُرِيدُ أَنْ يُعِينَ صَاحِبَهُ

الْمُشْرِكَ عَلَى الْمُسْلِمِ قَاتِيَتَهُ فَضْرَبَتْ يَدَهُ فَفَطَعْتُهَا وَاعْتَقَنِي بِيَدِهِ الْأُخْرَى فَوَاللَّهِ مَا أُرْسَلَنِي حَتَّى وَجَدْتُ

رِيحَ الْمَوْتِ فَلَوْلَا أَنَّ الدَّمَ نَزَفَهُ لَقَتَلَنِي فَسَقَطَ فَضْرَبْتُهُ فَقَتَلْتُهُ وَأَجْهَضَنِي عَنْهُ الْفِتَالُ وَرَبَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ

مَكَّةَ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا فَرَعْنَا وَوَضَعْتَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قِتِيلًا

فَسَلَبَهُ لَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ قَتَلْتُ قِتِيلًا وَأُسْلِبَ فَأَجْهَضَنِي عَنْهُ الْفِتَالُ فَلَا أَدْرِي مَنْ اسْتَلَبَهُ فَقَالَ

رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا سَلَبْتُهُ فَأَرْجِيهِ عَنِّي مِنْ سَلَبِهِ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَعْمِدُ إِلَى أَسَدٍ

مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يَقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقَاسِمُهُ سَلَبَهُ أَرَدُّدُ عَلَيْهِ سَلَبَ قِتِيلِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَرَدُّدُ عَلَيْهِ سَلَبَ قِتِيلِهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَخَذْتُهُ مِنْهُ فَبَعَثُهُ فَأَشْرَبْتُ بِخَمْرِهِ مَخْرَفًا بِالْمَدِينَةِ وَإِنَّهُ

لَلَّذُلِّ مَالٍ اعْتَقَدْتُهُ [صححه البخاری (۲۱۰۰) ومسلم (۱۷۵۱) وابن حبان (۴۸۰۵ و ۴۸۳۷)] [راجع: ۲۲۸۸۵]

(۲۲۹۸۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے میدان جنگ میں ایک مسلمان اور ایک مشرک دو آدمیوں کو

لڑتے ہوئے دیکھا، پھر اچانک ایک مشرک پر نظر پڑی جو اپنے مشرک ساتھی کی مسلمان کے خلاف مدد کے لئے آگے بڑھ رہا

تھا، میں نے اس کے پاس پہنچ کر اس کے ہاتھ پروا کر لیا جس سے اس کا ہاتھ کٹ گیا، اس نے دوسرے ہاتھ سے میری گردن

دبوچ لی اور بخدا! اس نے مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک مجھے موت کی دستک محسوس نہ ہوئی اور اگر اس کا خون اتنا زیادہ

نہ بہتا تو وہ مجھے قتل کر کے ہی دم لیتا، بہر حال اوہ گر گیا اور میں نے اسے مار کر قتل کر دیا اور خود بد حال ہو گیا، ادھر اہل مکہ میں سے

ایک آدمی اس کے پاس سے گذرا اور اس کا سارا ساز و سامان لے کر چلتا ہوا۔

جب ہم لوگ فارغ ہوئے اور جنگ کے شعلے بجھ گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی کا قتل کیا ہو، اس کا ساز و سامان اسی کو ملے گا، اس پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک شخص کو قتل کیا ہے جس کے پاس بہت زیادہ ساز و سامان تھا، لیکن میں اسے قتل کرنے کے بعد بہت بد حال ہو گیا تھا اس لئے مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ اس کا سامان کون اتار کر لے گیا، ایک آدمی ”جو اہل مکہ میں سے تھا“ کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ سچ کہتا ہے، اس کا سامان میں لے گیا تھا اس لئے آپ اس کے سامان کے حوالے سے انہیں میری طرف سے کچھ اور دے کر خوش کر دیجئے (اور یہ سامان میرے پاس ہی رہے ہیں)

یہ سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر ”جو راہ خدا میں قتال کرتا ہے“ کا سامان تقسیم کرتا چاہتے ہو؟ اسے اس کا سامان واپس کرو، نبی ﷺ نے فرمایا ابوبکر نے سچ کہا، تم اس کے مقتول کا سامان واپس کر دو، چنانچہ میں نے اسے حاصل کر کے آگے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت سے میں نے مدینہ منورہ میں ایک باغ خرید لیا جو کہ سب سے پہلا مال تھا جسے میں نے خریدا تھا۔

(۲۲۹۸۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ جَلْبَةً رَجَالٍ فَلَمَّا صَلَّى دَعَاهُمْ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذْرَكُمْ فَصَلُّوا وَمَا سَبَقَكُمْ فَأَتَمُّوا

(۲۲۹۸۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ کچھ لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنائی دی، نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر انہیں بلایا اور پوچھا کہ کیا ماجرا تھا؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جلدی جلدی نماز میں شریک ہونا چاہتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو، جب نماز کے لئے آیا کرو تو اطمینان اور سکون کو اپنے اوپر لازم رکھا کرو، جتنی نماز مل جائے، اتنی پڑھ لیا کرو اور جو رہ جائے اسے مکمل کر لیا کرو۔

(۲۲۹۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارٍ حِينَ جَعَلَ يُحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يُدْسِعُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ يُوْسُ بْنُ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ [صححه مسلم (۲۹۱۵)] - [انظر بعده]

(۲۲۹۸۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے بہتر آدمی نے مجھ سے بیان کیا، نبی ﷺ جب خندق کھودنے لگے تو حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سر کو جھانڑتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ابن سبیہ! افسوس، کہ تمہیں ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔ (۲۲۹۸۴) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ يَحْيَى مِنْ أَهْلِ مَرْوٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مُسْلِمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارِ بْنِ يَاسِرٍ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ [راجع ما قبله]۔

(۲۲۹۸۳) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ابن سبیہ تمہیں ایک باغی گروہ شہید کر دے گا۔

(۲۲۹۸۵) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ التَّمَنَانِ حَدَّثَنَا هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْحُصَيْنِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي سَفَرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنْ الصَّلَاةِ فَمَنْ يُوقِظُنَا لِلصَّلَاةِ فَقَالَ بِلَالٌ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَعَرَّسَ بِالْقَوْمِ فَاصْطَبَجْنَا وَاسْتَدَّ بِلَالٌ إِلَيَّ رَاحِلَتِي فَقَلَبْتُهُ عَيْنًا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ إِنِّي مَا قُلْتُ لَنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا أَلْقَيْتَ عَلَيَّ نَوْمَةً مِثْلَهَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَأَنْتَشَرُوا لِحَاجَتِهِمْ وَتَوَضَّأَ فَأَرْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ [صححه البخاری (۵۹۵)، وابن حزمیة (۴۰۹)، وابن حبان (۱۵۷۹)]

(۲۲۹۸۵) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے، رات کے وقت ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر تھوڑی دیر کے لئے پڑاؤ کر لیں تو بہتر ہوگا، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ تم نماز کے وقت سوتے رہے تو ہمیں نماز کے لئے کون جگائے گا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جگاؤں گا، چنانچہ نبی ﷺ نے پڑاؤ کر لیا اور ہم سب لیٹ گئے، حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی اپنی سواری سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے اور ان کی آنکھ بھی لگ گئی۔

نبی ﷺ کی آنکھ اس وقت کھلی جب سورج طلوع ہو چکا تھا، نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو جگا کر فرمایا بلال! وہ بات کہاں گئی جو تم نے ہم سے کہی تھی؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، مجھ پر ایسی نیند بھی طاری نہیں ہوئی، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری روحوں کو جب تک چاہا اپنے قبضے میں رکھا، اور جب چاہا واپس لوٹا دیا، پھر لوگوں کو حکم دیا تو وہ قضاء حاجت کے لئے منتشر ہو گئے، وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا تو نبی ﷺ نے انہیں نماز فجر پڑھادیا۔

(۲۲۹۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي طَلِيعَةِ قَبْلِ عَيْقَةِ وَوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرَمٌ وَأَبُو قَتَادَةَ غَيْرُ مُحْرَمٍ فَأَذَا حِمَارًا وَحَشَى قَطْلَبَ مِنْهُمْ سَوْطًا فَلَمْ يَنَالُوهُ فَانْتَكَسَ سَوْطًا بَعْضُهُمْ قَصَادَ حِمَارًا وَحَشِيًّا فَآكَلُوهُ ثُمَّ لَحِقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْوَاءِ قَالُوا إِنَّا صَنَعْنَا شَيْئًا لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَقَالَ أَطِيعُونَا [راجع: (۲۲۹۸۷)]

(۲۲۹۸۶) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں ایک دستے کے ساتھ غیقہ اور ودان کی طرف بھیجا، نبی ﷺ محرم تھے لیکن ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اچانک مجھے ایک جنگلی گدھا نظر آیا، میں نے ان سے کوڑا پکڑانے کی

درخواست کی لیکن انہوں نے محرم ہونے کی وجہ سے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا، ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے اچک کر ان میں سے کسی کا کوڑا پکڑا اور اس گورخ کو شکار کر لیا، لوگوں نے اسے کھایا، اور جب مقام ابواء میں نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو عرض کیا کہ ہم نے ایسا کام کیا ہے جس کی حقیقت ہمیں معلوم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ۔

(۲۲۹۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰]۔

(۲۲۹۸۷) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

(۲۲۹۸۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي خَفَافٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ الْكُفَّارِ فَهَنَفَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْكَهُ وَدَرَعَهُ قَبَاعَهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ

(۲۲۹۸۸) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک کافر کو قتل کیا تو نبی ﷺ نے اس کا ساز و سامان اور زرہ انہیں دے دی جسے انہوں نے پانچ اوقیہ کے عوض بیچ دیا۔

(۲۲۹۸۹) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ النَّضْرِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ لِلْأَنْصَارِ إِلَّا إِيَّ النَّاسِ وَتَارَى وَالْأَنْصَارُ شِعَارِي لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبَةً لَا تَبْعَتْ شِعْبَةَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَمَنْ وَلِيَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ وَمَنْ أَفْرَضَهُمْ فَقَدْ أَفْرَعَ هَذَا الَّذِي بَيْنَ هَاتَيْنِ وَأَشَارَ إِلَى نَفْسِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۲۹۸۹) حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو برسر منبر انصار کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یاد رکھو! لوگ میرے لیے اوپر کا کپڑا اہیں اور انصار میرے لیے نیچے کا کپڑا اہیں (جو جسم سے ملا ہوتا ہے) اگر لوگ ایک راستے پر چل رہے ہوں اور انصار دوسرے راستے پر، تو میں انصار کے راستے پر چلوں گا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اس لئے جو شخص انصار کے معاملات کا ذمہ دار بنے اسے چاہئے کہ ان کے نیکو کاروں سے اچھا سلوک کرے اور ان کے گنہگاروں سے تجاوز کرے اور جو شخص انہیں خوفزدہ کرتا ہے وہ اس شخص کو خوفزدہ کرتا ہے جو ان دوستوں کے درمیان ہے یعنی خود نبی ﷺ کی ذات کو۔

(۲۲۹۹۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سِيلَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَجَاحٍ وَأَنَا شَاهِدٌ عَنِ الْفَضْلِ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ جَاءَ هَذَا مِنْ قِبَلِكُمْ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ حَدَّثَنِيهِ أَبُو الْخَلِيلِ عَنْ حُرْمَلَةَ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَةً تُشْبِهُ عَدْلَ ذَلِكَ قَالَ صَوْمٌ عَرَفَةَ بِصَوْمِ سَنَتَيْنِ وَصَوْمٌ عَاشُورَاءَ بِصَوْمِ سَنَةٍ [راجع: ۲۲۸۹۷].

(۲۲۹۹۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس کے مشابہہ کوئی کلمہ فرمایا کہ عرفہ کا روزہ دو سال کا کفارہ بنتا ہے، اور یوم عاشوراء کا روزہ ایک سال کا کفارہ بنتا ہے۔

(۲۲۹۹۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَكَانَ يُسَمِّنُنَا الْاُحْيَانَ الْاَيَةَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاٰخِرَتَيْنِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ قَالَ وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى مَا لَا يُطِيلُ فِي الْاٰخِرَةِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ وَهَكَذَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ عَفَّانُ وَآثَانُ بْنُ بَزِيدٍ الْغَطَّارُ مُثْلُهُ سَوَاءً [راجع: ۲۲۸۸۷]

(۲۲۹۹۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۹۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالْتَمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ [راجع: ۲۲۸۸۸]

(۲۲۹۹۲) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کچی اور کچی کھجور، رکشش اور کھجور، سرخ کچی کھجور اور ترکھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۲۹۹۳) قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [اصحہ مسلم (۱۹۸۸)]. [انظر: ۲۳۰۰۶]

(۲۲۹۹۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۹۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعَهُ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا [راجع: ۱۷۶۸۸].

(۲۲۹۹۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے کسی کی نماز جنازہ پڑھائی، میں بھی موجود تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ، موجود اور غیر موجود، چھوٹوں اور بڑوں اور مردو

عورت کو معاف فرما۔

(۲۳۹۹۵) قَالَ وَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا لَوْلَا الْعَمَانِ كَلِمَاتٍ وَ زَادَ كَلِمَتَيْنِ مَنْ أَحْبَبَهُ مِنَّا فَأَحْبَبَهُ

عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَقَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَقَّاهُ عَلَى الْإِيمَانِ

(۲۳۹۹۵) ابوسلمہ نے اس میں یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ اے اللہ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے، اسے اسلام پر زندہ رکھ اور

جسے موت دے اسے ایمان پر موت عطاء فرما۔

(۲۳۹۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَنَحْوِهِ [راجع: ۱۷۶۸۴]

(۲۳۹۹۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۹۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا عَمِلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ الزَّهْمَانِيُّ عَنْ أَبِي

قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ زُحْلٌ أَرَأَيْتَ صِيَامَ عَرَفَةَ قَالَ أَحْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَكْفُرَ

السَّنَةِ الْمَاحِيَةِ وَالنَّاقِيَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ صَوْمَ عَاشُورَاءَ قَالَ أَحْتَسِبُ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَكْفُرَ السَّنَةَ

[راجع: ۲۲۹۰۴]

(۲۳۹۹۷) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟

نبی ﷺ نے فرمایا مجھے بارگاہِ خداوندی سے امید ہے کہ اس سے گذشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے

یوم عاشوراء کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا مجھے بارگاہِ خداوندی سے امید ہے کہ اس سے گذشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ

ہو جاتا ہے۔

(۲۳۹۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ

أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُيِّمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰]

(۲۳۹۹۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اقامت کی جائے تو اس وقت تک

کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

(۲۳۹۹۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطُمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ أَنَّ أَبَا

قَتَادَةَ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ دَيْنٌ وَكَانَ يَأْتِيهِ يَتَفَاضَاهُ فَيُخَيِّبُهُ مِنْهُ فَبَاءَ ذَلِكَ يَوْمٌ فَخَرَجَ صَبِيٌّ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ

نَعَمْ هُوَ فِي الْبَيْتِ بِأَكْلِ خَزِيرَةٍ فَقَادَاهُ يَا فُلَانُ اخْرُجْ فَقَدْ أَخْبَرْتُ أَنَّكَ هَاهُنَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا يُعْيِيكَ

عَنِّي قَالَ إِنِّي مُعْسِرٌ وَلَيْسَ عِنْدِي قَالَ اللَّهُ إِنَّكَ مُعْسِرٌ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى أَبُو قَتَادَةَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ نَفَسَ عَنْ غَرِيمِهِ أَوْ مَعَا عَنْهُ كَانَ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۹۹۶]

(۲۲۹۹۹) حضرت ابوقادہؓ کا ایک آدمی پر قرض تھا، وہ اس سے تقاضا کرنے کے لئے جاتے تو وہ چمپ جاتا، ایک دن وہ اس کے گھر پہنچے تو ایک بچہ وہاں سے نکلا، انہوں نے اس بچے سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ ہاں! وہ گھر میں ہیں اور کھانا کھا رہے ہیں، حضرت ابوقادہؓ نے اس کا نام لے کر اسے آواز دی کہ باہر آؤ، مجھے پتہ چل گیا ہے کہ تم اندر ہی ہو، وہ باہر آیا تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم مجھ سے کیوں چھپتے پھر رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں تنگدست ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے، انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم کھا کر کہو کہ تمہارے پاس کچھ نہیں ہے؟ اس نے کہا کہ واقعی ایسا ہی ہے، اس پر حضرت ابوقادہؓ رو پڑے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے مقروض کو مہلت دے دے یا اس کا قرض معاف کر دے تو وہ قیامت کے دن عرش الہی کے سائے میں ہوگا۔

(۲۳۰۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ سَعْدُ كَانَ يُقَالُ لَهُ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَوْلَى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ أَصَابَ حِمَارًا وَحُشِيَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْبَى مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ فَقَالَ أَيْبَى مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَالْكَلَةُ أَوْ قَالَ فَكُلُّهُ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ مَعْنَى قَوْلِهِ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۳۰۰۰) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے ایک گور خر جب وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو اس کے متعلق سوال کیا، نبی ﷺ حالت احرام میں تھے، انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچا ہے؟ پھر نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا یا لوگوں کو کھانے کی اجازت دے دی۔

(۲۳۰۰۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرُّوْهُنْ خَلْفِي قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ

(۲۳۰۰۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تم میرے پیچھے نماز میں قراءت کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو الا یہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھ لو۔

(۲۳۰۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مَقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مَقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ لَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مَقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ كَفَّرَ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاكَ إِلَّا الذَّنَّ كَذَلِكَ قَالَ لِي جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [راجع: ۲۲۹۰۹]

(۲۳۰۰۲) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر میں اللہ کی راہ

میں اس حال میں شہید ہو جاؤں کہ میں ثواب کی نیت سے ثابت قدم رہا ہوں، آگے بڑھا ہوں، پیچھے نہ ہٹا ہوں تو کیا اللہ اس کی برکت سے میرے سارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اگر تم اسی طرح شہید ہوئے ہو تو اللہ تمہارے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا، کچھ دیر گزرنے کے بعد اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا تو نبی ﷺ نے یہی جواب دیا لیکن اس میں یہ استثناء کر دیا کہ ”قرض کے علاوہ“ اور فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے ابھی ابھی مجھے اسی طرح بتایا ہے۔

(۲۳۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا آيَةً أحياناً وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۳۰۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نہایت لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۳۰۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَدْ كَرِهَ لِقَائِهِ [راجع: ۲۲۸۸۷] (۲۳۰۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۵) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَسَنُ الْمُعَلَّمِ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِهُوا الرُّكْبَ وَالزُّهْرَ وَالتَّمْرَ وَالزَّيْبَ جَمِيعًا وَانْتَبِهُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلَى حَدِيثِهِ [صححه البخاری (۵۶۲۰)، ومسلم (۱۶۸۸)]۔ [راجع: ۲۲۸۸۸]۔

(۲۳۰۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کبھی اور کبھی کھجور یا کھجور اور کشش کو ملا کر نبیذ مت بناؤ، البتہ علیحدہ علیحدہ ان کی نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۳۰۶) قَالَ يَحْيَى فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ بِذَلِكَ [راجع: ۲۲۹۹۳]۔

(۲۳۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۷) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى بِأَرْضِ سَعْدٍ بِأَصْلِ الْحَرَّةِ عِنْدَ بَيْتِ السَّقِيَّا ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَكَ وَعَبْدَكَ وَنَبِيَّكَ دَعَاكَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَنَبِيَّكَ وَرَسُولُكَ أَذْغُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ مِثْلَ مَا دَعَاكَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ نَدْعُوكَ أَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ وَتُمَارِهِمُ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ وَاجْعَلْ مَا بَيْنَا مِنْ وَبَاءٍ يَحُمُّ اللَّهُمَّ إِنِّي قَدْ حَرَمْتُ مَا بَيْنَ لَا يَبْتَنِيهَا

كَمَا حَرَّوَتْ عَلَى لِسَانِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرَمِ [صححه ابن خزيمة (۲۱۰). قال شعيب: [إسناده صحيح].

(۲۳۰۰۷) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے وضو کیا اور حرمہ میں پانی کے گھاٹ کے قریب حضرت سعدؓ کی زمین میں نماز پڑھی، پھر فرمایا اے اللہ! تیرے خلیل، بندے اور نبی ابراہیمؑ نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے دعاء مانگی تھی اور میں تیرا بندہ، نبی اور رسول محمد (ﷺ) تجھ سے اہل مدینہ کے لئے اس طرح دعاء مانگ رہا ہوں، کہ تو ان کے صاع، مد اور پھلوں میں برکت عطا فرما، اے اللہ! ہماری نظروں میں مدینہ کو بھی اس طرح محبوب بنا جیسے مکہ مکرمہ کی محبت ہمیں عطا فرمائی ہے، اور یہاں کی وباؤں کو ”خُم“ کی طرف منتقل فرما، اے اللہ! میں مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسے تو نے ابراہیمؑ کی زبانی مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا ہے۔

(۲۳۰۰۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَجَاحٍ يَحْدُثُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَمَّا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَضَوْا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْهَا الْغَدَ لِيُؤْتِيَهَا [صححه ابن خزيمة (۹۹۰)، وابن حبان (۲۶۴۹) قال الألبانی: صحيح (النسائی ۲۹۵/۱)]

(۲۳۰۰۸) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نماز کے لئے کھڑے ہوئے نماز پڑھی اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی اس نماز کو اس وقت پڑھنا۔

(۲۳۰۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَجَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَسَ قَبْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعِيهِ وَوَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ كَفَيْهِ [صححه مسلم (۶۸۱)، وابن خزيمة (۲۵۵۸)، وابن حبان (۶۴۳۸)] [راجع: ۲۲۹۱۳]

(۲۳۰۰۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کبھی رات کے وقت کہیں پڑاؤ ڈالتے تو دائیں پہلو پر لیٹا کرتے تھے اور اگر صبح صادق سے تھوڑی ہی دیر پہلے پڑاؤ کیا ہوتا تو اپنی کہنیوں کو زمین پر ٹکا کر اپنا سر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھ لیتے تھے (تا کہ نیند نہ آئے)

(۲۳۰۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِوٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابُ الْخَفَّافُ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَوَدَى لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي [راجع: ۲۲۹۰۰]

(۲۳۰۱۰) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو کرو جب تک مجھے نہ دیکھ نہ لو۔

(۲۳۰۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءُ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِبَيْمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَتَنَقَّسْ فِي إِيَّائِهِ [راجع: ۱۹۰۳۹]۔

(۲۳۰۱۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى رُؤْيَا تَعُجِبُهُ فَلْيُحَدِّثْ بِهَا فَإِنَّهَا بُشْرَى مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا وَلْيَتَّقِلْ عَنْ يَسَارِهِ وَيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۳۰۱۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا رہے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۳۰۱۳) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخِطَّاطُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ عَنْ كُبَشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ أَبَا قَتَادَةَ أَصْحَى الْبُانَاءَ لِلْمَهْرَةِ فَسَرَبْتُ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا إِنَّهَا لَيَسَتْ بِتَحْسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ [راجع: ۱۲۲۹۰]

(۲۳۰۱۳) کبشہ بنت کعبؓ جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں، کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہوگئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو فرمایا کبھی! کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۳۰۱۴) حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هُوَ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا الْحَبَّاجُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ وَضِعَ لَهُ وَضُوءٌ فَوَلَّعَ فِيهِ السَّنُورَ فَاحْتَضَ يَتَوَضَّأُ فَقَالُوا يَا أَبَا قَتَادَةَ قَدْ وَلَّعَ فِيهِ السَّنُورَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ السَّنُورُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَإِنَّهُ مِنَ الطَّوَّافِينَ أَوْ الطَّوَّافَاتِ عَلَيْكُمْ

(۲۳۰۱۴) کبشہ بنت کعبؓ جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں تھیں، کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے یہاں آئے، کبشہ نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا، اسی دوران ایک بلی آئی اور اسی برتن میں سے پانی پینے لگی، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے برتن ٹیڑھا کر دیا، یہاں تک کہ بلی سیراب ہوگئی، انہوں نے دیکھا کہ میں تعجب سے ان کی طرف

دیکھ رہی ہوں تو فرمایا: کیا تمہیں اس سے تعجب ہو رہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ ناپاک نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تمہارے گھروں میں بار بار آنے والا جانور ہے۔

(۲۳۰۱۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْخَلَاءِ فَلَا يَتَمَسَّحَنَّ بِيَمِينِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹]۔

(۲۳۰۱۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استواء نہ کرے اور چپ پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ مُعْبِدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا أَبُو قَتَادَةَ وَنَحْنُ نَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ أَتَدْرُونَ مَا تَقُولُونَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَالَ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ قَالَ عَفَّانٌ وَقَدْ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ

(۲۳۰۱۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے لوگو! میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح بات کہے اس لئے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہئے۔

(۲۳۰۱۷) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ مُعْبِدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ يَحَدِّثُ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۰۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَءُوا حَتَّى تَرَوْهُ يَغْنَى لِلصَّلَاةِ [راجع: ۲۲۹۰۰]

(۲۳۰۱۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔

(۲۳۰۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّوْشَجَانِ وَهُوَ أَبُو جَعْفَرٍ السُّوَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَأُ النَّاسِ سُرْقَةُ الْيَدَى يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ لَا يَتِمُّ رُكُوعُهَا وَلَا سُجُودُهَا أَوْ قَالَ لَا يُقِمُّ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ [صححه ابن خزيمة (۶۶۳)، وابن حبان (۱۸۸۸)]

والحاكم (۲۹۲/۱). قال شعيب: صحيح. [انظر ما بعده].

(۲۳۰۱۹) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں میں سب سے بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! انسان نماز میں کس طرح چور کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح کہ رکوع و سجود اچھی طرح مکمل نہ کرے۔

(۲۳۰۲۰) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَزَائِعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].

(۲۳۰۲۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرَّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيُصِرِّقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَصُرَّهُ [راجع: ۲۲۸۹۲]

(۲۳۰۲۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، اس لئے جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے بلکہ خواب دیکھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، اس طرح وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

(۲۳۰۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَعَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ وَهُوَ حَامِلٌ اِنَّهُ زَنَبَ عَلَى عُنُقِهِ قِيَوْمَ النَّاسِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا [راجع: ۲۲۸۸۶]۔

(۲۳۰۲۲) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینبؓ کی ساجزہ اُدی کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھالیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں پیچھے اتار دیتے، یہاں تک کہ اس طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۳۰۲۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ سَمِعَ أَبَا أَبَا قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَنْتَبَذَ الرُّطْبُ وَالزُّهُوْ جَمِيعًا أَوْ التَّمَرُ وَالزَّرْبُوبُ جَمِيعًا وَقَالَ ائْبِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِلَّتِهِ [راجع: ۲۲۸۸۸]۔

(۲۳۰۲۳) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (کھجور کی مختلف اقسام کو) ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ علیحدہ علیحدہ ان کی نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔

(۲۳۰۲۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْخَلَاءُ فَلَا يَسْتَجِيبُ بِمِمْسِهِ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ وَلَا يَمَسُّ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ بِمِمْسِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹]۔

(۲۳۰۲۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شراب گاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۲۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ يُسْمِعُنَا آيَةً أَحْيَانًا يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ وَيُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْفَجْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۳۰۲۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی بکھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسیہ لمی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۳۰۲۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبِي وَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانٌ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ [راجع: ۲۲۹۰۰]۔

(۲۳۰۲۶) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو کرو جب تک مجھ نہ دیکھ نہ لو اور اپنے اوپر سکون و اطمینان کو لازم کرلو۔

(۲۳۰۲۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ احْتَسِبْ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةَ سَنَتَيْنِ مَا ضِيَّةٌ وَمُسْتَقْبَلَةٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَلِكَ صَوْمُ أَحْيَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي طَوَّفْتُ ذَلِكَ قَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَمَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ وَسَنِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ قَالَ احْتَسِبْ عَلَى اللَّهِ كَفَّارَةَ سَنَةٍ

(۲۳۰۲۷) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! اگر کوئی آدمی ہمیشہ روزے رکھے تو کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں برابر ہیں، سائل نے پوچھا دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناعہ کرنا کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کی طاقت کس میں ہے، سائل نے پوچھا کہ دو دن ناعہ کرنا اور ایک دن روزہ رکھنا کیسا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اللہ کی نظروں میں یہ قابل تعریف ہو، سائل نے پوچھا کہ ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن ناعہ کرنا کیسا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ تو میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ ہے، سائل نے پیر اور جمعرات کے روزے کے حوالے سے پوچھا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اس دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی، ہر مہینے میں تین روزے رکھ لینا اور پورے ماہ رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، سائل نے پوچھا یوم عرفہ کے روزے کا کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے، سائل نے یوم عاشورا کے روزے کا حکم پوچھا تو فرمایا اس سے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

(۲۳۰۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّرْقَانِ، يُقَالُ لَهُ عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَابْتَنَتْهُ عَلَى عَاتِقِهِ (وَقَالَ مَرَّةً حَمَلٌ أَمَامَهُ وَهُوَ يُصَلِّي) وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَوْ يَسْجُدَ وَضَعَهَا، فَإِذَا قَامَ أَخَذَهَا [راجع: ۲۲۹۰۴]۔

(۲۳۰۲۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی امامہ یا امیہ بنت ابی العاص کو اٹھا رکھا تھا، نبی ﷺ جب کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب رکوع میں جاتے تو انہیں نیچے اتار دیتے، یہاں تک کہ اسی طرح نماز سے فارغ ہو گئے۔

(۲۳۰۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسُ حَتَّى يُصَلِّيَ رُكْعَتَيْنِ [راجع: ۲۲۸۹۰]۔

(۲۳۰۲۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (بطور تحیۃ المسجد) پڑھ لینی چاہئیں۔

(۲۳۰۳۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبُوا الدَّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ [راجع: ۲۲۹۱۹]۔

(۲۳۰۳۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا زمانے کو برا بھلا مت کہا کرو، کیونکہ اللہ ہی زمانے کا خالق ہے۔

(۲۳۰۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحِجَاجِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ

وَالْعَصْرِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسَمِعُنَا الْآيَةَ الْخَيَّاتَا وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الظُّهْرِ وَيَقْصُرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ الصُّبْحُ [راجع: ۲۲۸۸۷].

(۲۳۰۳۱) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی بکھار نہیں بھی سنا دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نسبتاً لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

(۲۳۰۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَخَذَكُمْ فَلَا يَنْفَسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا دَخَلَ الْغُلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحُ بِمِمْبِهِ وَإِذَا بَالَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِمِمْبِهِ [راجع: ۱۹۶۳۹]

(۲۳۰۳۲) حضرت ابوقادہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے، جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب پیشاب کرے تو دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

(۲۳۰۳۳) قَالَ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَخَذَكُمْ فَلَا يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرِبُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا أَخَذَ فَلَا يَأْخُذُ بِشِمَالِهِ وَإِذَا أُعْطِيَ فَلَا يُعْطِي بِشِمَالِهِ [راجع: ۱۹۶۴۰]

(۲۳۰۳۳) عبد اللہ بن ابی طلحہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ بائیں ہاتھ سے نہ کھائے، جب پیئے تو بائیں ہاتھ سے نہ پیئے، جب کوئی چیز پکڑے تو بائیں ہاتھ سے نہ پکڑے، اور جب کوئی چیز دے تو بائیں ہاتھ سے نہ دے۔

(۲۳۰۳۴) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ مِنَّا فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ مِنْ ذِينٍ قَالُوا نَعَمْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ لَهَا قَضَاءً قَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ لَهَا مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَصَلُّوا أَنْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُضِيَتْ عَنْهُ أَنْصَلَّى عَلَيْهِ قَالَ إِنْ قُضِيَتْ عَنْهُ بِالْوَفَاءِ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ قَالَ فَذَهَبَ أَبُو قَتَادَةَ فَقَضَى عَنْهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَ مَا عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَدْ عَايَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ [صححه ابن حبان (۳۰۵۸ و ۳۰۵۹ و ۳۰۶۰) وقال الترمذی حسن صحیح قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۲۴۰۷، الترمذی: ۱۰۶۹، النسائی: ۶۵/۴ و ۳۱۷/۷). قال شعيب

(۲۳۰۳۴) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا، ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ وہ اس کا جنازہ پڑھادیں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا بخدا اس نے کچھ نہیں چھوڑا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اپنے اوپر کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں اٹھارہ درہم، نبی ﷺ نے پوچھا کیا اس نے اس کی ادائیگی کے لئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا بخدا اس نے کچھ نہیں چھوڑا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم خود ہی اس کی نماز جنازہ پڑھ لو، حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس کا قرض ادا کر دوں تو کیا آپ اس کی نماز جنازہ پڑھادیں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اس کا پورا قرض ادا کر دو تو میں اس کا جنازہ پڑھا دوں گا، چنانچہ حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ نے جا کر اس کا قرض ادا کر دیا، نبی ﷺ نے پوچھا کیا سارا قرض ادا کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! تو نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھادی۔ (۲۳۰۳۵) حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قَتَادَةَ أَوْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَهْرَأُ بِالرُّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِفَالِيحَةٍ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُطِيلُ فِي الْأَوَّلَيْنِ وَفِي الْعَصْرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا [راجع: ۱۲۲۸۸۷]

(۲۳۰۳۵) حضرت ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت فرماتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنائی دیتے تھے، اس میں بھی پہلی رکعت نہایت لمبی اور دوسری مختصر فرماتے تھے، فجر کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس کی نسبت مختصر پڑھاتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں بھی قراءت فرماتے تھے۔

حَدِيثُ عَطِيَّةِ الْقُرْطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۰۳۶) حَدَّثَنَا هَشِيمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ عَطِيَّةِ الْقُرْطِيِّ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَشَكُّوا فِي قَامَرِ بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَيَّ هَلْ أَتَيْتُ بَعْدَ فَنظَرُوا فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْتَبْتُ لِقَعْلَى عَنِّي وَالْحَقْفَنِي بِالسَّيْبِي [راجع: ۱۸۹۸۳]

(۲۳۰۳۶) حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر ہمیں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے زیر ناف بال آگ آئے ہیں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے زیر ناف بال نہیں آگے اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے، میں ان لوگوں میں سے تھا جن کے بال نہیں آگے تھے لہذا مجھے چھوڑ دیا گیا۔

(۲۳۰۳۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعَ عَطِيَّةَ يَقُولُ كُنْتُ يَوْمَ حَكَمٍ سَعْدٌ فِيهَا غُلَامًا فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْتَبْتُ فِيهَا فَيَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهَرِ كُمْ [راجع: ۱۸۹۸۳]

(۲۳۰۳۷) حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا ہے، میں ایک چھوٹا لڑکا تھا، انہوں نے میرے زیر ناف بال اگے ہوئے نہیں پائے، اسی وجہ سے آج میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔

حَدِيثُ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُمَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَمَّا أَنْتَ بِهِ عَلَامٌ وَأَنَا بِهِ جَاهِلٌ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سَاعَةً تَكُونُ فِيهَا الصَّلَاةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا عَلَتْ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ عَلَى رَأْسِكَ مِثْلَ الرُّمُحِ فَإِذَا اعْتَدَلَتْ عَلَى رَأْسِكَ فَإِنَّ تِلْكَ السَّاعَةَ تُسَجَّرُ فِيهَا جَهَنَّمُ وَتُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُهَا حَتَّى تَزُولَ عَنْ حَاجِبِكَ الْآيَمْنِ فَإِذَا زَالَتْ عَنْ حَاجِبِكَ الْآيَمْنِ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ حَتَّى تَصْلِيَ الْعَصْرَ

(۲۳۰۳۸) حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اے اللہ کے نبی! میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں جس سے آپ باخبر ہیں اور میں ناواقف ہوں اور وہ یہ کہ دن رات کے وہ کون سے اوقات ہیں جن میں آپ نماز کو کر دیتے تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ لیا کرو تو طلوع آفتاب تک نماز سے رکے رہا کرو جب سورج طلوع ہو جائے تو نماز پڑھا کرو کیونکہ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ سورج تمہارے سر پر نیزے کی مانند برابر ہو جائے جب ایسا ہو جائے تو یہی وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے اور اس کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ تمہاری دائیں جانب سے ڈھل جائے، جب ایسا ہو جائے تو نماز پڑھا کرو کیونکہ اس نماز میں بھی فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ قبول ہوتی ہے یہاں تک کہ تم نماز عصر پڑھ لو۔

(۲۳۰۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ بَكْرِ بْنِ كَثِيرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْهَانَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ أَبُو عِيْسَى حَدَّثَنَا صَفْوَانَ بْنُ الْمُعْطَلِ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَلَمَّا كُنَّا بِالْعَرِجِ إِذَا نَحْنُ بِحَيَّةٍ تَضَطَّرِبُ فَلَمْ تَلْبُثْ أَنْ مَاتَتْ فَخَرَجَ لَهَا رَجُلٌ عِرْفَةً مِنْ عَيْنَيْهِ فَلَفَّهَا فِيهَا وَدَفَنَهَا وَخَدَّ لَهَا فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا أَتَيْنَا مَكَّةَ فَإِنَّا لِبِائِسِجِدِ الْحَرَامِ إِذْ وَقَفَ عَلَيْنَا شَخْصٌ فَقَالَ أَتَيْتُكُمْ صَاحِبُ عَمْرُو بْنِ جَابِرٍ قُلْنَا مَا نَعْرِفُهُ قَالَ أَتَيْتُكُمْ صَاحِبُ الْجَنَاتِ قَالُوا هَذَا قَالَ أَمَا إِنَّهُ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ آخِرِ التَّسْعَةِ مَوْتًا الَّذِينَ اتُّوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ

(۲۳۰۳۹) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے جب مقام عرج میں پہنچے تو وہاں ایک سانپ تڑپا ہوا نظر آیا اور تھوڑی ہی دیر میں مر گیا ایک آدمی نے اپنے سامان میں سے ایک کپڑا نکالا اور اسے اس میں لپیٹ کر زمین کو کھود کر اس میں دفن کر دیا جب ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو مسجد حرام میں ہی تھے کہ ایک آدمی ہمارے پاس آ کر رکا اور کہنے لگا تم میں سے عمرو بن جابر کا ساتھی کون ہے؟ ہم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے پھر اس نے پوچھا کہ اس سانپ کا کفن دفن کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے اس آدمی کی طرف اشارہ کر دیا وہ کہنے لگا کہ اللہ تمہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ ان نو آدمیوں میں سب سے آخر میں مرنے والا تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرآن کریم سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

(۲۳۰۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ الْمُعَطَّلِ السَّلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَرَمَقْتُ صَلَاتَهُ لَيْلَةَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ نَامَ فَلَمَّا كَانَ نِصْفَ اللَّيْلِ اسْتَيْقَظَ فَلَمَّا الْآيَاتِ الْعَشْرَ آخِرَ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَلَا أَذْرَى أَيْقَامَهُ أَمْ رُكُوعَهُ أَمْ سُجُودَهُ أَطَوَّلَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَلَمَّا الْآيَاتِ ثُمَّ تَسَوَّكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ لَا أَذْرَى أَيْقَامَهُ أَمْ رُكُوعَهُ أَمْ سُجُودَهُ أَطَوَّلَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ حَتَّى صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً

(۲۳۰۴۰) حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی سفر میں تھا تو رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھنے کا موقع ملا چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء پڑھ کر سو گئے نصف رات کو بیدار ہوئے سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت کی مسواک کی وضو فرمایا اور کھڑے ہو کر دو رکعتیں پڑھیں اب مجھے معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام زیادہ لمبا تھا یا رکوع سجدہ پھر دوبارہ سو گئے تھوڑی دیر بعد اٹھے اور یہی سارا عمل دہرایا اور پھر اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ گیارہ رکعتیں پڑھ لیں۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن حبیب رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ أَبِي سَيْدٍ بْنِ أَبِي سَيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَصَابَنَا طَشٌّ وَطَلَمَةٌ فَأَنْتَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا فَخَرَجَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَالَ قُلْ فَسَكْتُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمَعُودَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيكَ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ [قال الترمذی: حسن]

صحیح غریب قال الألبانی حسن (أبو داود: ۵۰۸۲، الترمذی: ۳۵۷۵، النسائی: ۸/۲۵۰)

(۲۳۰۴۰) حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارش بھی ہو رہی تھی اور اندھیرا بھی تھا، ہم لوگ نماز کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ میں خاموش رہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا تو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور موعود تین صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو روزانہ دوسرے تمہاری کفایت ہوگی۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ رضی اللہ عنہ

حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۳۰۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَقِيْشٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُمَا أَرْبَعَةُ أَوْلَادٍ إِلَّا أَذْخَلَهُمَا اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ وَإِنْ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَعْظُمُ لِلنَّارِ حَتَّى يَكُونَ أَحَدٌ زَوَايَاهَا وَإِنْ مِنْ أُمَّتِي لَمَنْ يَدْخُلُ بِشَفَاعَتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِنْ مِصْرٍ [راجع: ۱۸۰۱۴]

(۲۳۰۴۱) حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رات کے وقت حضرت ابو بزرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، انہوں نے نبی کے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا جن دو مسلمانوں (میاں بیوی) کے چار نابالغ بچے فوت ہو جائیں، اللہ انہیں اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل فرما دے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر تین بچے ہوں تو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تب بھی یہی حکم ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا اگر دو بچے ہوں تو؟ فرمایا تب بھی یہی حکم ہے اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جسے آگ کے لیے اتنا پھیلا یا جائے گا کہ وہ اس کا ایک کونہ بن جائے گا اور میری امت میں ایک آدمی ایسا بھی ہوگا جس کی شفاعت سے مصر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

تاسع مسند الانصار

حَدِيثُ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۰۴۲) حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِهَئِهِ سَبِيلًا الْبُكْرُ بِالْبُكْرِ جُلْدٌ مِائَةً وَنَفْثٌ سَنَةً وَالْيَبِيبُ بِالْيَبِيبِ جُلْدٌ مِائَةً وَالرَّجُمُ [صححه مسلم (۱۶۹۰)، وابن حبان (۴۴۲۵)]۔ قال

[الترمذی: صحیح]، [انظر: ۲۳۰۷۹، ۲۳۰۹۲، ۲۳۱۰۹، ۲۳۱۱۴]۔

(۲۳۰۴۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۴۳) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّمَسُّوْهَا فِي تَاسِعَةٍ وَسَاعَةٍ وَخَامِسَةِ بَغْنِي الْقُدْرِ [انظر: ۲۳۰۴۸، ۲۳۰۵۰، ۲۳۰۹۹]۔

(۲۳۰۴۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو وہ آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو وہ آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۴۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ خَالِدٌ أَحْسِبُهُ ذَكَرَهُ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ سِتًّا أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا يَعْصِدُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَلَا تَعْصُونَ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ مِنْهُنَّ حَذًّا فَعَجَلْ لَهُ عُقُوبَتَهُ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَإِنْ أَخَّرَ عَنْهُ قَامَرُهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ رَحِمَهُ [انظر: أبو أسماء أو أبو الأشعث: ۲۳۰۴۵، ۲۳۰۴۶، ۲۳۱۱۱]۔

(۲۳۰۴۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے بدکاری نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قائل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہو گئی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۰۴۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۴۴]۔

(۲۳۰۴۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ

عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ عَلَى النَّاسِ
فَلَذَكَّرَ مَعْنَاهُ [راجع: ۲۳۰، ۴۴].

(۲۳۰، ۳۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰، ۴۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَتَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ تَقْرُؤُونَ قُلْنَا نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا [صححه ابن خزيمة
(۱۵۸۱)، حسنه الترمذی قال الألبانی: صحيح قال شعب: صحيح لغيره وهذا إسناده حسن] [انظر: ۲۳۰، ۵۳].

[۲۳۱، ۲۹، ۲۳۱، ۲۶، ۲۳۱، ۲۵، ۲۳۱، ۲۳، ۲۳۰، ۷]

(۲۳۰، ۳۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ ﷺ
کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں رسول
اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۰، ۴۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِبَلِيلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِبَلِيلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاخَى رَجُلَانِ فَرَفَعْتُ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ
فَالْتِمِسُوهَا فِي النَّاسِغَةِ أَوْ السَّابِغَةِ أَوْ الْخَامِيسَةِ [راجع: ۲۳۰، ۴۳]

(۲۳۰، ۳۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے کھڑے
نظر دو آ دی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آ دی آپس میں
تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعیین اٹھالی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو تم شب قدر کو (آخری عشرے
کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰، ۴۹) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانَءٍ الْغَنَسِيُّ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ
قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَى مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُ اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلَّى
تَقَبَّلَتْ صَلَاتُهُ [صححه البخاری (۱۱۵۴)، وابن حبان (۲۵۹۶)].

(۲۳۰، ۳۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو اور یوں کہے ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود

نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی حکومت ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پھر یہ دعا کرے کہ پروردگار! مجھے معاف فرمادے یا جو بھی دعا کرے وہ ضرور قبول ہوگی پھر اگر وہ عزم کر کہ اٹھتا ہے وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

(۲۳۰۵۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيِّ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَهُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَاطْلُبُوهُمَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي تَاسِعَةٍ أَوْ سَابِعَةٍ أَوْ خَامِسَةٍ [راجع: ۲۳۰۴۳]

(۲۳۰۵۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں تکرار کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھائی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر بہتم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نوین ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۰۵۱) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ أَنَّ حُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْفَاهَا إِلَى مَرْتَمٍ وَرُوحٌ مِنْهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ أَذْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ [الخرجه البخاری (۳۴۳۵) ومسلم (۲۸)]

(۲۳۰۵۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا تھا اور روح اللہ ہیں اور یہ کہ جنت اور جہنم برحق ہے تو اللہ اسے جنت میں ضرور داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

(۲۳۰۵۲) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ عُمَيْرَ بْنَ هَانِيٍّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ حُنَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْجَنَّةَ مِنْ أَبْوَابِهَا الصَّامِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ [صححه البخاری (۳۴۳۵) ومسلم (۲۸)].

(۲۳۰۵۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس کے آخر میں جنت کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کا ذکر ہے۔

(۲۳۰۵۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَوَاهُ يَبْلُغُ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [صححه البخاری (۷۵۶)، ومسلم (۳۹۴)، وابن

(۲۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۰۵۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تَبَايَعْنِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ قَرَأَ آيَةَ الْآيَةِ الَّتِي أُخِذْتُ عَلَى النَّسَاءِ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفْوُهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَابُهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِي الْهَدَلِيُّ أَحْفَظُ لِي هَذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ عِنْدَ الزُّهْرِيِّ قَالَ لِي الْهَدَلِيُّ أَوْ نَكَّرَ لَمْ يَدْرِ مِثْلَ هَذَا قَطُّ يَعْنِي الزُّهْرِيُّ [صححه البخاری (۱۸)، ومسلّمہ (۱۷۰۹) ولبحاكم (۳۱۸۲)] [انظر: ۲۳۱۱۲، ۲۳۱۱۳]

(۲۳۰۵۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل حرام کارِ نکاح کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۰۵۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ سَمِعَهُ مِنْ جَدِّهِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَعُبَادَةُ نَقِيبٌ وَهُوَ مِنَ السَّبْعَةِ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَلَا نَنْزِعُ الْأَمْرَ أَهْلَهُ نَقُولُ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا نَمُ قَالَ سُفْيَانُ زَادَ بَعْضُ النَّاسِ مَا لَمْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا [انظر: ۲۳۰۱۴]

(۲۳۰۵۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر نیکی اور ساری اور سچی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی، نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے، جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۵۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرَبَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ [قال شعيب: صحيح]. [انظر: ۲۳۰۷۵، ۲۳۱۰۷، ۲۳۱۰۸]

(۲۳۰۵۶) حضرت مقدم بن معد یکب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ رواد میں جہاد کیا کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ ابْنِ أُمِّرَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكُونُ أَمْرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ يُؤْخِرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلُوا وَاجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا [انظر: ۲۳۰۵۸، ۲۳۰۶۶، ۲۳۰۶۷، ۲۳۰۷۳، ۲۴۳۵۳]

(۲۳۰۵۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ ہر نماز پر پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۰۵۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ ابْنِ أُمِّرَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهْتُ لَهُ [راجع: ۲۳۰۵۷]۔

(۲۳۰۵۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ كَانَ أَنَا سَ بِيْعُونَ الْفِضَّةَ مِنَ الْمُغَانِمِ إِلَى الْعُكَّاءِ فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ رَادَ وَاسْتَزَادَ فَقَدْ آذَى [صححه مسلم (۱۰۸۷)]۔ [انظر: ۲۳۱۰۶]۔

(۲۳۰۵۹) ابوالاشعث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مال قیمت سے حاصل ہونے والی چاندی کو لوگ وظیفہ کی رقم حاصل ہونے پر موقوف کر کے بیچا کرتے تھے یہ دیکھ کر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی سونے کے بدلے چاندی کی چاندی کے بدلے کھجور کی کھجور کے بدلے گندم کی گندم کے بدلے جو کی جو کے بدلے اور نمک کے بدلے نمک کی بیج سے منع فرمایا ہے الایہ کہ وہ برابر برابر ہو جو فیض اضافہ کرے یا اضافہ کی درخواست کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔

(۲۳۰۶۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ ابْنِ الْمُصَّبِحِ أَوْ أَبِي الْمُصَّبِحِ عَنْ ابْنِ السَّمِطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَمَا تَحَوَّرَ لَهُ عَنْ فِرَاشِهِ فَقَالَ مَنْ شُهَدَاءُ أَمَتِي قَالُوا قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أَمَتِي إِذَا لَقِيْلُ قَتْلُ الْمُسْلِمِ شَهَادَةٌ وَالطَّاعُونَ شَهَادَةٌ وَالْبُطْنُ وَالْعُرْقُ وَالْمَرْءُ يَقْتُلُهَا وَلَكِنَّهَا جَمْعَاءُ [راجع: ۲۷۹۵۰]۔

(۲۳۰۶۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے

لے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے) (۲۳۰۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْعَازِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعْلَمُونَ الشَّهِيْدَ فِيكُمْ قَالُوا الَّذِي يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَهِيْدًا أَمِيْتُ إِذَا لَقِيَ الْقَتِيْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ وَالْمَرْءُ تَمَوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ يَعْنِي النَّفْسَاءَ

(۲۳۰۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تم لوگ اپنے درمیان شہید کے کبھی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ جو راہِ خدا میں لڑے اور مارا جائے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں مارا جانے والا بھی شہید ہے، طاعون کی بیماری میں، پیٹ کی بیماری میں اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔

(۲۳۰۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحُمْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ أُمِّرَةَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُؤَخَّرُوَهَا عَنْ وَقْفِهَا فَصَلُّوْهَا لَوْ قِيَهَا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَذْرُكُنَّهَا مَعَهُمْ أَصَلَّى قَالَ إِنْ شِئْتُ إِذَا قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (أبو داود: ۴۳۳، ابن ماجه: ۱۲۵۷)

قال شعيب: صحيح دون ((إن شئت)). [انظر: ۲۳۱۷۰]

(۲۳۰۶۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں جٹا کر دیں گی، اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۰۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فَقَالَ هِيَ الرُّوْبَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ إِذَا قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صحيح (ابن ماجه: ۳۸۹۸). قال شعيب:

صحيح لغيره وهذا إسناد رجاله ثقات. [انظر: ۲۳۰۶۴]

(۲۳۰۶۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَفِي الْآخِرَةِ مِثْرُ بَشَرِي“ کی تفسیر پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۰۶۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي أَوْ أَحَدٌ قَبْلَكَ قَالَ تِلْكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوْ تَرَى لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۳]

(۲۳۰۶۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ مِثْرُ بَشَرِي“ کی تفسیر پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۰۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مَعْبُودُ بْنُ رِيَادٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ نُسَيْبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَةِ الْكِتَابَةِ وَالْقُرْآنَ فَأَهْدَى إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا لَيْسَتْ لِي بِمَالٍ وَأَرْمِي عَنْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ سَرَكَ أَنْ تَطُوقَ بِهَا طَوْفًا مِنْ نَارٍ فَأَقْبَلْهَا [قال الألباني: صحيح (أوداد: ۳۴۱۶، ابن ماجه: ۲۱۵۷) قال شعب: حسن وهذا إسناد ضعيف]

(۲۳۰۶۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اہل صفہ میں سے کچھ لوگوں کو لکھنا اور قرآن کریم پڑھنا سکھایا تو ان میں سے ایک آدمی نے مجھے ایک کمان ہدیے میں پیش کی، میں نے سوچا کہ میرے پاس مال و دولت تو ہے نہیں، میں اسی سے راہ خدا میں تیر اندازی کیا کروں گا، پھر میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہاری گردن میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے ضرور قبول کرلو۔

(۲۳۰۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْأَشْثَى الْجَنْصِيِّ عَنْ أَبِي أُبَيٍّ ابْنِ أُمِّرَةَ عَنْ عَبْدِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ سَبِّحُوا أَمْرَاءَ يَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءٌ حَتَّى لَا يَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِمِيقَاتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ نَصَلِّيَ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ وَهَذَا الصَّوَابُ [راجع: ۲۳۰۵۷]

(۲۳۰۶۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں جتلا کر دیں گی، اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳.۶۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَدْ كَرَهُ قَالَ عَنِ ابْنِ أُمِّرَةَ عِبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ [راجع: ۲۳۰۵۷].

(۲۳۰۶۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳.۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ لَا يَنْوِي فِي غَزَائِهِ إِلَّا عَقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى [صححه الحاكم (۱۰۹/۲)]. قال الألبانی: حسن (السائي: ۲۴/۶).

[انظر: ۲۳۱۷۱، ۲۳۱۷۰، ۲۳۱۷۱]

(۲۳۰۶۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳.۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ أَنَّ أُمَّنَ مُحَيْرِيزَ الْقُرَيْشِيِّ ثُمَّ الْحُمَيْمِيِّ أَخْبَرَهُ وَكَانَ بِالشَّامِ وَكَانَ أَذْرَكَ مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُحَدِّثِيَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْإِنصَارِ كَانَ بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ فَذَكَرَ الْمُحَدِّثِيُّ أَنَّ رَجُلًا إِلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوُتْرُ وَاجِبٌ فَقَالَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يَضَعِ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتَخْفَا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَهْدٌ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَرَهُ لَهُ [صححه ابن حبان (۱۷۳۲)]. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۰، ابن ماجه: ۱۴۰۱) [انظر: ۲۳۱۳۲]

(أبو داود: ۱۴۲۰، ابن ماجه: ۱۴۰۱) [انظر: ۲۳۱۳۲]

(۲۳۰۶۹) محمد بن یزید "جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا" کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ محمد بن حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳.۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِدَّةِ فَتَلَّكَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّي

لَا رَأْيَ تَقْرَؤُونَ وَرَأَى إِمَامِكُمْ قَالُوا نَعَمْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَفْعَلُ هَذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [راجع: ۲۳۰۴۷]۔

(۲۳۰۷۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا، نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا! الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۰۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِيسِرَةٌ مِائَةِ عَامٍ وَقَالَ عَفَّانُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَغْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تَخْرُجُ الْأَنْهَارُ الْأَرْنَعَةُ وَالْعُرْشُ مِنْ قَوْفِهَا وَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ تَكَرَّرَ وَتَعَالَى فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [صححه الحاكم (۸۰۱) قال

الأنسائي: صحيح (الرمذی: ۲۵۳۱) [انظر: ۲۳۱۱۸]

(۲۳۰۷۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے، اور سب سے عالی رتبہ درجہ جنت الفردوس کا ہے، اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں، اور اسی کے اوپر عرش الہی ہے، لہذا جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

(۲۳۰۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ [صححه البخاری (۶۵۰۷)، ومسلم (۲۶۸۳)، وابن حبان (۳۰۰۹) [انظر: ۲۳۱۲۴]

(۲۳۰۷۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۳۰۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ [صححه البخاری (۶۹۸۷)، ومسلم (۲۲۶۴) [راجع مستند أنس: ۱۲۹۶۱]۔

(۲۳۰۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۰۷۴) حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ [راجع: ۲۳۰۷۳]۔

(۲۳۰۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھالیساواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۰۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ إِسْحَاقُ الْأَعْرَجُ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِدِّيُّ أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِدِّيِّ فَقَدَا كُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعُبَادَةَ يَا عُبَادَةُ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا فِي شَأْنِ الْأَخْمَاسِ فَقَالَ عُبَادَةُ قَالَ إِسْحَاقُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي غَزْوِهِمْ إِلَى بَيْعِ مِنَ الْمُقْسِمِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَلَ وَبَرَّةٌ بَيْنَ أُنْمَلَتِيهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِمِكُمْ وَإِنَّهُ لَيْسَ لِي فِيهَا إِلَّا نَصِيبِي مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمْسَ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَحِيطَ وَالْخَبَرَ مِنْ ذَلِكَ وَأَصْفَرُوا وَلَا تَغْلُوا فَإِنَّ الْغُلُولَ نَارٌ وَغَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَلَا تَبَالُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُمْ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْعَمِّ وَالْهَمِّ [راجع: ۲۳۰۵۶]

(۲۳۰۷۵) حضرت مقدم بن معدي كرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہ البودرداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہما بیٹھے احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے حضرت البودرداء رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے عبادہ! فلاں فلاں غزوے میں غنم کے حوالے سے نبی ﷺ نے کیا باتیں کہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو اس غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی، جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور غنم کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور غنم بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دئے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کہ خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کہ درود اور سفر و حضر میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرتا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو تم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۷۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ الْوَلِيدِ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ أَحَدَ النُّبَخَاءِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ

الْحُزْبِ وَكَانَ عِبَادَةً مِنْ الْإِنْسَانِ عَشَرَ الدِّينِ بَايَعُوا فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى عَلَى بَيْعَةِ النَّسَاءِ فِي السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَسْرِنَا وَبُسْرِنَا وَمَسْطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَلَا نَنْزِعُ فِي الْأَمْرِ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا تَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِم [راجع: ۱۵۸۳۷]۔

(۲۳۰۷۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہتھی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۷۷) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَحُلٍ يُجْرَحُ فِي حَسَدِهِ جِرَاحَةً فَيَتَصَدَّقَ بِهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ [إرحه الطالسي (۵۸۷) قال شعيب: صحيح بشواهده وهذا إسناد رجاله ثقات]

[نظر: ۲۳۱۷۸ ۲۳۱۸]

(۲۳۰۷۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔

(۲۳۰۷۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ فُعْلِكَةَ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فِي نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُعَوِّدُونِي فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَسَكُّوْا فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَسَكُّوْا قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الشَّهِيدُ فَقُلْتُ لَا مَرَأَى أَسْبِدُنِي فَأَسَدَنِي فَقُلْتُ مَنْ أَسْلَمَ ثُمَّ هَاجَرَ ثُمَّ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ شَهِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَهَادَةَ أُمِّي إِذَا لَقِيتُ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْقَرْقُ شَهَادَةٌ وَالنَّفْسَاءُ شَهَادَةٌ

(۲۳۰۷۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا، نبی ﷺ کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے، نبی ﷺ نے دوبارہ سوال کیا، لوگ پھر بھی خاموش رہے، نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے شہادہ سے کڑھنا ڈر اس نے ایسا ہی کیا اور میں نے عرض کیا جو شخص اسلام لائے، ہجرت کرے پھر راہ خدا میں شہید ہو جائے، تو وہ شہید ہوتا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، غرق ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مرنا بھی شہادت ہے۔

(۲۳۰۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عِبَادَةَ

بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوُحْيُ كَرَبَ لَهُ وَكَرَّيْدَ وَجْهَهُ وَإِذَا سُرِّي عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي ثَلَاثَ مِرَاقٍ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا النَّبِيُّ بِالنَّبِيِّ وَالْبُكَرُ بِالْبُكَرِ الْجِلْدُ مِائَةً وَالرَّجَمُ وَالْبُكَرُ جِلْدُ مِائَةٍ وَنَفَى سَنَةِ [راجع: ۲۳۰۴۲].

(۲۳۰۴۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے، ایک مرتبہ یہ کیفیت دور ہونے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو، اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۸۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطْرَفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِيحِيِّ قَالَ رَعِمَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَنْ الْوُتْرَ وَاجِبٌ فَقَالَ عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ أَشْهَدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُمْسُ صَلَوَاتِ الْفَرَسِ صَهْنُ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ مَنْ أَحْسَنَ وَضَوْوَهُنَّ وَصَلَاتَهُنَّ لَوْ قُفِيهِنَّ فَاتَمَّ رُكُوعُهُنَّ وَسُجُودُهُنَّ وَخُشُوعُهُنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

(۲۳۰۸۰) بخاری: ”جن کا تعلق بنو کنانہ سے تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ بخاری حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو الْعَادِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ سُوَّادٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عِبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عِبَادَةَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِبَادَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ اتَّعَاثِلُ فِيهِ الْمَوْتُ فَقُلْتُ يَا أَبَتَاهُ أَوْصِنِي وَاجْتَنِبِي فَقَالَ أَجْلِسُونِي قَالَ يَا بَنِي إِنَّكَ لَنْ تَطْعَمَ طَعْمَ الْإِيمَانِ وَلَنْ تَبْلُغَ حَقَّ حَقِيقَةِ الْعِلْمِ بِاللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ فَكَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ مَا غَيْرُ الْقَدَرِ وَشَرِّهِ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّ مَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيَصِيكَ وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِنَكَ يَا بَنِي إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ اكْتُبْ فَجَرَى فِي بِلَاقِ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ

كَانَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَا بَنِي إِدْنِ مِتَّ وَلَسْتُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلْتَ النَّارَ [قال الترمذی فی الأول: غریب. وفی الثاني: حسن صحیح غریب. قال الألبانی: صحیح (الترمذی ۲۱۵۵ و ۳۳۱۹). قال شعب: صحیح وهذا إسناد حسن]. [انظر: ۲۳۰۸۳].

(۲۳۰۸۱) ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ (اپنے والد) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت بیمار تھے اور میں سمجھتا تھا کہ یہ ان کا مرض الوفا تھا ہے میں نے ان سے عرض کیا ابا جان! مجھے چھان چھک کر کوئی وصیت کر دیجئے! انہوں نے فرمایا مجھے اٹھا کر بٹھا دو جب انہیں اٹھا کر بٹھا دیا گیا تو فرمایا بیٹا! تم اس وقت تک ایمان کا ذائقہ نہیں چکھ سکتے اور علم باللہ کی حقیقت نہیں جان سکتے جب تک تم اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان نہ لاؤ! میں نے عرض کیا ابا جان! مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ تقدیر کا کون سا فیصلہ میرے حق میں اچھا ہے اور کون سا برا؟ فرمایا تم اس بات کا یقین رکھو کہ جو چیز تم سے چوک گئی وہ تمہیں پیش نہیں آ سکتی تھی اور جو پیش آ گئی وہ چوک نہیں سکتی تھی! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک ہونے والے واقعات کو لکھ دیا! بیٹا! اگر تم مرتے وقت اس عقیدے پر نہ ہوئے تو تم جہنم میں داخل ہو گے۔

(۲۳۰۸۲) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْعَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِجَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُومُوا نَسْتَعِثُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقَامُ لِي إِنَّمَا يَقَامُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(۲۳۰۸۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ہمارے پاس تشریف لائے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کھڑے ہو جاؤ! ہم نبی ﷺ سے اس منافق کے معلق فریاد کرتے ہیں! نبی ﷺ نے فرمایا میرے سامنے کھڑا ہونے سے بچا جائے! کھڑا ہونا تو اللہ کے لئے ہے۔

(۲۳۰۸۳) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُحَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ أَوْصَانِي أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَقَالَ يَا بَنِي أَوْصِيكَ أَنْ تُوْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُوْمِنَ أَذْخَلَكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّارَ قَالَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَلَمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ وَمَا اَكْتُبُ قَالَ فَاتَّكُبْ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَانَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ [راجع: ۲۳۰۸۱]

(۲۳۰۸۳) ولید بن عبادہ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا بیٹا! میں تمہیں ہر اچھی بری تقدیر پر ایمان لانے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اگر تم تقدیر پر ایمان نہ لائے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم میں داخل کر دے گا، اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا اور اس سے فرمایا لکھ چنانچہ اس نے قیامت تک

ہونے والے واقعات کو لکھ دیا۔

(۲۳۰۸۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ أَبُو صَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُرْمَلَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ الزُّرَّافِي أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ الْعَصَافِيرَ فِي بَنِي إِهَابٍ وَكَانَتْ لَهُمْ قَالَ قَرَأَنِي عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَقَدْ أَخَذْتُ الْعَصْفُورَ فَنَزَعَهُ مِنِّي فَبَرَسِلَهُ وَيَقُولُ أَيْ بَنِي إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا بَيْتَهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمَ مَحَلَّةً [انظر: ۲۳۱۷۲]۔

(۲۳۰۸۴) عبد اللہ بن عباد زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ بنی اہاب نامی اپنے کنویں پر چڑیوں کا شکار کر رہے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ لیا اس وقت میں نے کچھ چڑیاں پکڑ رکھی تھیں انہوں نے وہ میرے ہاتھ سے چھین کر چھو دیں اور فرمایا بیٹا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو قرار دیا تھا۔

(۲۳۰۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْكُتَيْبِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْغُسَّيْنِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمِطِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ حِلٌّ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرُ بِاسْمِ يُسْمَوْنَهَا إِيَّاهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۳۳۸۵) قال شعيب: صحيح وهذا إسناده ضعيف]

(۲۳۰۸۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ شراب کو دوسرا نام دے کر اسے حلال سمجھے گا۔

(۲۳۰۸۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالُوا أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى أَيْضًا حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ مَرَّةٍ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَيْرٌ تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ إِلَّا الْمَقْتُولُ وَقَالَ رَوْحٌ إِلَّا الْقَتِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى [قال الألبانی: صحيح (السائي: ۳۵/۶) قال شعيب: صحيح وهذا إسناده قوي]۔ [انظر: ۲۳۱۲۸]۔

(۲۳۰۸۶) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین پر مرنے والا کوئی انسان ”پورو دگار کے یہاں جس کے متعلق اچھا فیصلہ ہو“ ایسا نہیں ہے جو تمہارے پاس واپس آنے کو اچھا سمجھے سوائے راہ خدا میں شہید ہونے والے کے کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ دوبارہ شہادت حاصل کر لے۔

(۲۳۰۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ عَجَّالَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي قَوْلَ اللَّهِ

لَيْتَ اسْتَشْهَدْتَ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَكِنْ شَفَعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَكِنْ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْوَهُ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا سَوِّفَ أَحَدْتُكُمْوَهُ الْيَوْمَ وَقَدْ أَحْبَبْتُ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ [صححه مسلم (۲۹)] . [انظر: ۲۰۳۸۸] .

(۲۳۰۸۷) عناجی کہتے ہیں کہ جس وقت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے آخری لحاظ زندگی تھے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رونے لگا انہوں نے مجھے منع کرتے ہوئے فرمایا کیوں روتے ہو؟ بخدا اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اگر سفارش قبول کی گئی تو میں تمہارے حق میں سفارش کروں گا اور جہاں تک میرے بس میں ہوا تمہیں نفع پہنچاؤں گا پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو حدیث بھی سنی ہے اور تمہارے لئے اس میں کوئی خیر ہے بخدا وہ میں نے تم سے بیان کر دی ہے البتہ ایک حدیث ہے جو آج میں تم سے بیان کر رہا ہوں جبکہ میرا حاطہ کر لیا گیا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

(۲۳۰۸۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مِقْلَةَ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَيْهِ النَّارَ

(۲۳۰۸۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۰۸۹-۲۳۰۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ فَإِنَّهَا فِي وَتَرٍ فِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فَمَنْ قَامَهَا ابْتِغَاءَهَا إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا ثُمَّ وَقَفَتْ لَهُ غُفْرَةٌ لَهَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [انظر: ۲۳۱۲۱، ۲۳۱۴۳]

(۲۳۰۹۰-۲۳۰۹۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے آخری عشر کے آخری عشر میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اسگے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۳۰۹۱) حَدَّثَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْفَرَارِيَّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اَدُّوا النُّحَيْطَ وَالْمَحِيْطَ وَيَا كُمْ وَالْعُلُوْلَ فَاِنَّهٗ عَارٌ عَلٰى اَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۰۹۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی دھاگہ بھی ہو تو واپس کر دو، اور مالی غنیمت میں خیانت سے بچو کیونکہ یہ قیامت کے دن خائن کے لئے باعث شرمندگی ہوگی۔

(۲۳۰۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوُحْيُ أَثَرٌ عَلَيْهِ كَرَبَ لَذْلِكَ وَتَوَبَّكَ وَجْهَهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سَرَى عَنْهُ قَالَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهْنٌ سَبِيلًا الْغَيْبِ بِالْيَبْرِ وَالْيَبْرِ بِالْكَفْرِ الْجَبُّ جَلْدٌ مِائَةً وَرَجَمَ بِالْحِجَارَةِ وَالْيَبْرُ جَلْدٌ مِائَةً ثُمَّ نَفَى سَنَةً [راجع: ۲۳۰۹۲]۔

(۲۳۰۹۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر نزول وحی کے وقت شدت کی کیفیت ہوتی تھی اور روئے انور کا رنگ بدل جاتا تھا، ایک دن وحی نازل ہوئی اور وہ کیفیت دور ہونے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کٹور لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۰۹۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَكْرَهِ وَالْمُنْشَطِ وَالْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْأَثَرَةِ عَلَيْنَا وَأَنْ نَقِيمَ الْأُسْتَا بِالْعَدْلِ إِنَّمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا نَمِمْ قَالَ عَفَّانُ أَلَسْنَا [راجع: ۱۰۷۳۸]۔

(۲۳۰۹۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہرنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۰۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يُرَيْدَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيْ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَتَصْدِيقُ بِهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قَالَ أُرِيدُ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّمَاخَةُ وَالصَّبْرُ قَالَ أُرِيدُ أَهْوَنَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَتَّبِعِ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي شَيْءٍ قَضَى لَكَ

بِهِ [اخرجه البخاری فی خلق افعال العباد (۲۲)۔ قال شعيب: محتمل للتحسين وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۲۹۲۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۲۹۲۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَ قَالَ حَسَنُ بْنُ حَبِيبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَذْهَمُ الْأَفْرَحُ الْأَرْقَمُ مُحَجَّلُ الثَّلَاثِ مُطْلَقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَذْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هَذِهِ الشَّيْءِ [صححه ابن حبان (۴۶۷۶)، والحاكم (۹۲/۲)] قال الترمذی: حسن غریب صحیح. قال الألبانی: صحیح (ابن ماجه: ۲۷۸۹، الترمذی: ۱۶۹۶ و ۱۶۹۷). قال شعيب: حسن.]

(۲۲۹۳۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بہترین گھوڑا وہ ہوتا ہے جو کھل سیاہ ہو اور اس کی پیشانی پر درہم برابر سفید نشان ہو، ناک بھی سفید ہو اور تین پاؤں بھی سفید ہوں، اور صرف دایاں ہاتھ باقی بدن کی مانند ہو، اگر سیاہ رنگ میں ایسا گھوڑا مل سکے تو پھر اسی تفصیل کے ساتھ وہ گھوڑا سب سے بہتر ہے جو کیمت ہو۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَفْصٍ عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ عَلَى فَرَّاشٍ مُعَيَّيَةٍ بَعَثَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَعْبَانِ [راجع: ۲۲۹۲۴] (۲۲۹۳۰) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ایسی عورت کے بستر پر بیٹھے جس کا شوہر غائب ہو، اللہ اس پر قیامت کے دن ایک اڑدھ کے موٹے فرما دے گا۔

(۲۲۹۳۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَيَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ وَالظُّهْرِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسُورَتَيْنِ وَأَمَّا الْكِتَابُ وَكَانَ يُسَمِعُنَا الْأَحْيَانُ الْآيَةَ وَيَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِيرَتَيْنِ بِأَمِّ الْكِتَابِ وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَأَوَّلَ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ [راجع: ۲۲۸۸۷]۔

(۲۲۹۳۱) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہماری امامت فرماتے تھے تو ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملاتے تھے جس کی کوئی آیت کبھی کبھار ہمیں بھی سنا دیتے تھے، اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے تھے، فجر اور کئی نماز میں پہلی رکعت لمبی پڑھاتے تھے۔

(۲۲۹۳۲) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُفَيْرَةِ وَمُعَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ مِنَ اللَّهِ وَالْعُلَمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَصِقْ عَنْ شِمَالِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَوَذَّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ [صححه البخاری (۳۲۹۲)]۔

(۲۲۹۳۳) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے

(۲۳۰۹۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا اس کی تصدیق کرنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے نچلے درجے کے متعلق پوچھ رہا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا طبعیت کی نرمی اور صبر کرنا سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اس سے بھی نچلے درجے کے متعلق پوچھ رہا ہوں فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو فیصلہ فرمایا ہو اس میں اللہ تعالیٰ کے متعلق برا گمان نہ رکھو۔

(۲۳۰۹۵) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَوَّةً مِنْ جَنْبِ نَعِيرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ قَدَرٌ هَذِهِ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مُرْدُودٌ عَلَيْكُمْ (۲۳۰۹۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک اونٹ کے پہلو سے ایک ہال توڑا اور فرمایا لوگو! خوش کونکال کر میرے لیے مالِ غنیمت میں سے اتنی مقدار بھی حلال نہیں ہے اور جس بھی تم پر بی لونا دیا جاتا ہے۔

(۲۳۰۹۶) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَإِنَّهُ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَذْهَبُ اللَّهُ بِهِ إِلَيْهِمُ وَالنَّعْمُ [قال الألساني حسن صحيح (النسائي: ۱۳۱/۷) قال شعيب: [إسناده حسن في المتابعات والشواهد] [راجع: ۲۳۰۵۶]

(۲۳۰۹۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ راہِ خدا میں جہاد کیا کرو، کیونکہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

(۲۳۰۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ أَبُو الْوَلِيدِ بَدْرِيُّ عَقَبِيِّ شَجَرَتِي وَهُوَ يَقِيبُ

(۲۳۰۹۷) یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو الولید ہے وہ بدری صحابی ہیں بیعت عقبہ اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے اور نقباء مدینہ میں شامل تھے۔

(۲۳۰۹۸) حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَبَّرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قَالَ يُقَالُ لَهُ الْمُخَدَّجِيُّ قَالَ كَانَ بِالشَّامِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو مُحَمَّدٍ قَالَ الْوُتْرُ وَاجِبٌ قَالَ فَرُحْتُ إِلَى عِبَادَةِ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ يَزْعُمُ أَنَّ الْوُتْرَ وَاجِبٌ قَالَ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى

الْعِبَادِ مَنْ أَتَى بِهِمْ لَمْ يُصِغْ مِنْهُمْ شَيْئًا جَاءَ وَلَهُ عَهْدٌ عِنْدَ اللَّهِ أَنْ يَدْخُلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَیَّعَهُنَّ اسْتِخْفَافًا جَاءَ وَلَا عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ عَبْدُهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۰۹۶]

(۲۳۰۹۸) مخبر جی: ”جن کا تعلق یوں کہنا نہ تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں، وہ محمد جی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں، حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۰۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ عَصَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُخْبِرَنَا بِبَلِيلَةِ الْقُدْرِ فَنَلَاخِي رَجُلَانِ فَرَفَعْتُ فَقَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ بِبَلِيلَةِ الْقُدْرِ فَنَلَاخِي رَجُلَانِ فَرَفَعْتُ فَالْتَمِسُوَهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ [راجع: ۲۳۰۴۳]

(۲۳۰۹۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے گھر سے نکلے تو دو آدمی آپس میں ٹکرا کر رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں شب قدر کے متعلق بتانے کے لئے نکلا تو دو آدمی آپس میں ٹکرا کر رہے تھے اس کی وجہ سے اس کی تعین اٹھائی گئی ہو سکتا ہے کہ تمہارے حق میں یہی بہتر ہو، تم شب قدر کو (آخری عشرے کی) نویں ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کیا کرو۔

(۲۳۱۰۰) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ وَقَالَ التَّمِسُّوَهَا فِي التَّاسِعَةِ الَّتِي تَبْقَى

(۲۳۱۰۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ وَحَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ التَّوْبَةِ [راجع: ۲۳۰۷۳]

(۲۳۱۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان کا خواب اجزاء نبوت میں سے چھالیسواں جزو ہوتا ہے۔

(۲۳۱۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَاتِبٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ [راجع: ۲۳۰۷۳]

(۲۳۱۰۲) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے

(۲۳۱۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَكِيمٌ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ حَتَّى خَصَّ الْمِلْحَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا لِعِبَادَةِ فَقَالَ عُبَادَةُ لَا أَبَالِي أَنْ لَا أَكُونَ بِأَرْضٍ يَكُونُ فِيهَا مُعَاوِيَةُ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ

(۲۳۱۰۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے برابر برابر بیچا جائے حتیٰ کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ نمک کا بھی تذکرہ فرمایا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے فرمایا وہ اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہہ سکتے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا! مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اس علاقے میں نہ ہوں جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں۔ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔

(۲۳۱۰۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَسَمَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ حَدِّهِ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ نَابَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا تَنَازَعَ الْأَمْرَ أَهْلُهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا وَلَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّا نِيْمَ [راجع: ۲۳۰۵۰] (۲۳۱۰۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے بھگلی اور آسانی اور جستی و سختی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے حقدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۱۰۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي رِبْعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقَلَ فِي الْبِدَاةِ الرَّبْعَ وَفِي الرَّجْعَةِ الثَّلَاثَ [انظر: ۲۳۱۴۶]۔

(۲۳۱۰۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دیہات میں ایک چوتھائی مال غنیمت انعام میں تقسیم کر دیا اور واپسی پر ایک تہائی تقسیم کر دیا۔

فائدہ: مکمل وضاحت کے لئے حدیث نمبر ۲۳۱۴۲ دیکھئے۔

(۲۳۱۰۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَإِذَا اخْتَلَفَ فِيهِ الْأَوْصَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ [راجع: ۲۳۰۵۹]۔

(۲۳۱۰۶) ابو الاشعث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مال غنیمت سے حاصل ہونے والی چاندی کو لوگوں و نیکوئی کے رقم حاصل ہونے پر موقوف کر

کے بچا کرتے تھے یہ دیکھ کر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوئے کی سونے کے بدلے چاندی کی چاندی کے بدلے کھجور کی کھجور کے بدلے گندم کی گندم کے بدلے جو کو جو کے بدلے اور نمک کے بدلے نمک کی بیج سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ وہ برابر برابر ہو جو شخص اضافہ کرے یا اضافہ کی درخواست کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا۔

(۳۳۱.۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنِ ابْنِ الزُّلَيْدِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ عَبَّادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا يَنْوِي فِي غَزَائِهِ إِلَّا عَقْلًا فَلَهُ مَا نَوَى قَالَ بَهْزٌ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الزُّلَيْدِ بْنِ عَبَّادَةَ [راجع: ۲۳۰.۶۸]

(۲۳۱.۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۳۳۱.۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ بَسَّارٍ وَعَدَدُ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنُ هُرْمَزٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ إِمَّا فِي كَيْسِيَّةٍ وَإِمَّا فِي بَيْعَةِ قَقَامِ عَبَّادَةَ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا بِالْمِلْحِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوْ أَرَادَ فَقَدْ أَرَبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۲۲۵۴، النسائی: ۲۷۴/۷ و ۲۷۵)]

(۲۳۱.۸) ایک مرتبہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کسی گرجے یا عبادت خانے میں جمع ہوئے، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کو سونے کے بدلے، چاندی کو چاندی کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، گندم کو گندم کے بدلے، جو کو جو کے بدلے اور ایک راوی کے بقول نمک کو نمک کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، اور ایک راوی کے بقول یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اضافہ کرے یا اضافے کا مطالبہ کرے تو اس نے سودی معاملہ کیا، البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز کی اجازت دی ہے کہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے، گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے ہاتھوں ہاتھ بیچ سکتے ہیں جیسے چاہیں۔

(۳۳۱.۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهْنٍ سَبِيلًا الثَّيِّبَ بِالثَّيِّبِ وَالْبَكْرَ بِالثَّيِّبِ يُجْلَدُ وَيُرْجَمُ وَالْبَكْرُ يُجْلَدُ وَيُنْفَى [راجع: ۲۳۰.۴۲]

(۲۳۱.۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے عورتوں

کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارا لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۳۳۱۱۰) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ يَعْنِي مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ [راجع: ۲۳۰۴۲]

(۲۳۱۱۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۱۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَوْ النَّاسِ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تُزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَغْتَبُوا وَلَا يَعْصَهُ نَعْصَانًا نَعْصًا وَلَا تَعْصِيَهُ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ أَتَى مِنْكُمْ حَدًّا مِمَّا نَهَى عَنْهُ فَأَقِيمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أُخِّرَ فَأَمَرَهُ إِلَى اللَّهِ بَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ عَقَرُهُ [صححه مسلم (۱۷۰۹)، وابن حبان (۴۴۰۵)] [راجع: ۲۳۰۴۴]

(۲۳۱۱۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابلِ سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگئی اور اگر اسے مہلت مل گئی تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۳۳۱۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَنْ جِلْدَكُمْ وَلَا تَعْصُونَهُ فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لُطْهُورٌ وَمَنْ سَفَرَهُ اللَّهُ فَقَدْ أَكَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنْ شَاءَ عَذْبُهُ وَإِنْ شَاءَ عَقَرُهُ [راجع: ۲۳۰۵۴]

(۲۳۱۱۲) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت لی تھی جیسے عورتوں سے لی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، بدکاری نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابلِ سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگئی اور اگر اسے مہلت مل گئی

تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۱۳) قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَعُوِّقَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ طُهُورٌ أَوْ قَالَ كَفَّارَةٌ [راجع: ۲۳۰۵۴]۔

(۲۳۱۱۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخِي بَنِي رَقَاشٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ الْوُحْيُ عَلَيْهِ كَرَبَ لَذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا سُرِّي عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهَنَ سَبِيلًا الْثَّيْبَ بِالْثَّيْبِ وَالْبِكْرَ بِالْبِكْرِ جُلْدَ مِائَةٍ ثُمَّ رَجَعَا بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرَ بِالْبِكْرِ جُلْدَ مِائَةٍ ثُمَّ نَفَى سَنَةَ [راجع: ۲۳۰۴۲]۔

(۲۳۱۱۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی تو نبی ﷺ کو سخت تکلیف ہوتی تھی اور روئے انور پر اس کے آثار نظر آتے تھے، ایک مرتبہ یہ کیفیت دور ہونے پر نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کرو مجھ سے یہ بات حاصل کرو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا ہے کہ اگر کوئی کنوارہ لڑکا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رحم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۱۵) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عَسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشُطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَأَقْرَبَ عَلَيْكَ وَلَا تَنَازَعْ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ لَكَ [صححه البخاری ۷۰۵۵]، ومسلم (۱۷۰۹)۔ [انظر: ۲۳۱۱۶، ۲۳۱۱۷]۔

(۲۳۱۱۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے نبی ﷺ سے ہرنگی اور آسانی اور چستی و سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے کی شرط پر بیعت کی تھی نیز یہ کہ کسی معاملے میں اس کے ہمدار سے جھگڑا نہیں کریں گے جہاں بھی ہوں گے حق بات کہیں گے اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے۔

(۲۳۱۱۶) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حَيَّانِ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ جُنَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ بِمِثْلِهِ

(۲۳۱۱۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ لَعْلَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ مَا لَمْ

يَا مُرُوكَ يَأْتِمُ بَوَاحًا

(۲۳۱۱۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّةُ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِنْهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ الْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ مِنْهَا تَنْفَجِرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْآرِبَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ وَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ [راجع: ۲۳۱۷۱]۔

(۲۳۱۱۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کے سو درجے ہیں، ہر دو درجوں کے درمیان سوسال کا فاصلہ ہے، اور سب سے عالی رتبہ درجہ جنت الفردوس کا ہے، اسی سے چاروں نہریں نکلتی ہیں، اور اسی کے اوپر عرش الہی ہے، لہذا جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

(۲۳۱۱۹) حَدَّثَنَا نَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْرُكٍ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ عَتَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَبِيبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْمَعَارِفِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ حَضَرَ ذَلِكَ عَامِ الْمَصْصِقِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَ مُعَاوِيَةَ جَمِينَ سَأَلَهُ عَنْ الرَّجُلِ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِقَالًا قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكْهُ حَتَّى يَقْسِمَ وَقَالَ عَتَابٌ حَتَّى يَقْسِمَ ثُمَّ إِنْ شِئْتَ اعْطَيْنَاكَ عِقَالًا وَإِنْ شِئْتَ اعْطَيْنَاكَ مِرَارًا (۲۳۱۱۹) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل نبی ﷺ سے ایک رسی مانگی تھی تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابھی اس سوال کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مال غنیمت تقسیم ہو جائے، پھر اگر تمہاری مرضی ہوگی تو تمہیں رسی دے دیں گے اور اگر تمہاری مرضی ہوگی تو اس سے کئی گناہ زیادہ دے دیں گے۔

(۲۳۱۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ آيَةِ لَهُمْ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تُرَى لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۳]۔

(۲۳۱۲۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے اس ارشاد باری تعالیٰ لَهُمْ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ میں ”بُشْرَى“ کی تفسیر پوچھی تو نبی ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۱۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَقِيلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فِي رَمَضَانَ التَّمِسُّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْوَاخِرِ فَإِنَّهَا وَتُرْفِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ قَمَنَ قَامَهَا إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [راجع: ۲۳۰۸۹].

(۲۳۱۲۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۲۳۱۲۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النَّبِيِّ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَتَابِعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُزْنِي وَلَا تُسْرِقَ وَلَا تُقْتَلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَلَا تُنْهَبَ وَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [صححه البخاری (۳۸۹۳)، ومسلم (۱۷۰۹)]. [انظر: ۲۳۱۳۴]

(۲۳۱۲۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان (بارہ) نقباء میں سے تھا جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شرط پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، بدکاری نہیں کریں گے، چوری نہیں کریں گے، کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جسے قتل کرنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو، اور لوٹ مار نہیں کریں گے، اگر ہم نے ایسا کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد۔

(۲۳۱۲۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الرَّبِيعِ الَّذِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِنْ بَنِيهِمْ مَرَّتَيْنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِآمِ الْقُرْآنِ [راجع: ۲۳۰۴۷].

(۲۳۱۲۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۱۲۶) حَدَّثَنَا عَلَانُ بْنُ يَهُوذَا قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَنَّنَا كُنَّا قَدَّادَةً عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ [راجع: ۲۳۰۷۲]

(۲۳۱۲۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے، اللہ اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

(۲۳۱۲۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَتَقَلَّتْ عَلَيْهِ فِيهَا الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَؤُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ قَالُوا فَلَنَّا أَجَلَ وَاللَّهِ إِذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَهَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا [راجع: ۲۳۰، ۴۷].

(۲۳۱۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ يَعْنِي مُحَمَّدًا عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ فَنُفِّلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ كُلَّمَا فَرَغَ قَالَ تَقْرَؤُونَ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَا عَلَيْهِمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا [راجع: ۲۳۰، ۴۷]

(۲۳۱۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، دورانِ قراءت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، الایہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ الْأَنْفَالِ فَقَالَ فِينَا مَعْشَرُ أَصْحَابٍ بَدَّرَ نَزَلَتْ حِينَ اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ وَسَأَلْتُ فِيهِ أَخْلَافَنَا فَانْتَزَعَهُ اللَّهُ مِنْ أَيْدِينَا وَجَعَلَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ بَوَّاءٍ يَقُولُ عَلَى السَّوَاءِ [انظر: ۲۳۱، ۴۲، ۲۳۱، ۴۲]

(۲۳۱۹) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ انفال کے متعلق حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ہم اصحاب بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی جبکہ مالِ غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو گیا تھا، اور اس حوالے سے ہمارا رویہ مناسب نہ تھا چنانچہ اللہ نے اسے ہمارے درمیان سے کھینچ لیا اور اسے تقسیم کرنے کا اختیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۲۳۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ مَرَّةٍ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا إِلَّا الْقَتِيلَ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى [راجع: ۲۳۰، ۸۶]

(۲۳۲۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روئے زمین پر مرنے والا کوئی انسان ”پروردگار کے یہاں جس کے متعلق اچھا فیصلہ ہو“ ایسا نہیں ہے جو تمہارے پاس واپس آنے کو اچھا سمجھے سوائے راہِ خدا میں شہید ہونے والے کے

کہ وہ دنیا میں دوبارہ آنے کی تمنا رکھتا ہے تاکہ دوبارہ شہادت حاصل کر لے۔

(۲۳۱۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عَبْدِ عَدَةِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا [راجع: ۲۳۰۴۷، ۱۲۳۰۴۷]

(۲۳۱۲۹) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ یا حیرہ کسی اور سورت کی تلاوت بھی نہ کر سکے۔

(۲۳۱۳۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ رَبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ

بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَتَقُلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا انْصَرَفَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَأُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا

حَفَرُوا قَالَ فَلَمَّا أَعْلَى وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا

[خبر: ۲۳۰۴۷، ۱۲۳۰۴۷]

(۲۳۱۳۰) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی دورانِ قراءت آپ ﷺ کو

اپنی طبیعت پر بوجھ محسوس ہوا نماز سے فارغ ہو کر ہم سے پوچھا کہ کیا تم بھی قراءت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ!

نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا الا یہ کہ سورۃ فاتحہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۱۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ عَدَةِ بْنِ

الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْإِبْدَالُ فِي هَذِهِ الْأَمَةِ ثَلَاثُونَ مِثْلَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ

عَزَّ وَحَلَّ كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَكَانَهُ رَجُلًا قَالَ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِيهِ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ

الْوَهَّابِ كَلَامٌ غَيْرُ هَذَا وَهُوَ مُنْكَرٌ يَعْنِي حَدِيثَ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ

(۲۳۱۳۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس امت میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح تیس ابدال ہوں

گئے جب بھی ان میں سے کوئی ایک فوت ہوگا تو اس کی جگہ اللہ تعالیٰ کی کسی دوسرے کو مقرر فرمادیں گے۔

فائدہ: امام احمد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے۔

(۲۳۱۳۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَبِّبٍ

عَنِ الْمُحَدِّثِ عَنْ عَبْدِ عَدَةِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيٍّ لَا أَقُولُ

حَدَّثَنِي فَلَانٌ وَلَا فَلَانٌ خَمْسَ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ فَمَنْ لَقِيَهُ بِهِنَّ لَمْ يَضِغْ مِنْهُنَّ شَيْئًا لَقِيَهُ

وَلَهُ عِنْدَهُ عَهْدٌ يَدْخُلُهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ وَقَدْ انْقَضَ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ لَقِيَهُ وَلَا عَهْدَ لَهُ إِنْ شَاءَ

عَدُوُّهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ لَهُ [راجع: ۲۳۰۶۹، ۱۲۳۰۶۹]

(۲۳۱۳۲) محمدی ”جن کا تعلق بونکانہ سے تھا“ کہتے ہیں کہ شام میں ایک انصاری آدمی تھا جس کی کنیت ابو محمد تھی اس کا یہ کہنا تھا کہ وتر واجب (فرض) ہیں وہ محمدی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ابو محمد وتر کو واجب قرار دیتے ہیں حضرت عبادہ نے فرمایا کہ ابو محمد سے غلطی ہوئی میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کر دی ہیں جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور ان کا حق معمولی نہ سمجھے تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح ادا نہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔

(۲۳۱۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الْأَشْدَقِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْهَابِلِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عُمَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ الْأَنْفَالِ فَقَالَ فِينَا مَعْشَرُ أَصْحَابِ نَدْرٍ نَزَلَتْ جِئْنَا اخْتَلَفْنَا فِي النَّفْلِ وَسَاءَتْ فِيهِ أَخْلَافُنَا فَتَرَعَهُ اللَّهُ تَكَرَّكَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ أَيْدِينَا فَحَعَلَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا عَنْ نَوَافٍ يَقُولُ عَلَى السَّوَاءِ | ارجع: ۲۳۱۲۷ |

(۲۳۱۳۴) حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ انفال کے متعلق حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ سورت ہم اصحاب بدر کے متعلق نازل ہوئی تھی جبکہ مال غنیمت کی تقسیم میں ہمارے درمیان اختلاف رائے ہو گیا تھا اور اس حوالے سے ہمارا رویہ مناسب نہ تھا چنانچہ اللہ نے اسے ہمارے درمیان سے کھینچ لیا اور اسے تقسیم کرنے کا اختیار نبی ﷺ کو دے دیا اور نبی ﷺ نے اسے مسلمانوں میں برابر برابر تقسیم کر دیا۔

(۲۳۱۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزِيدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُسَيْلَةَ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ حَضَرَ الْعُقْبَةَ الْأُولَى وَكُنَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَبَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَيْعَةِ النِّسَاءِ وَذَلِكَ قُلُ أَنْ يُفْتَرَضَ الْحَرْبُ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِهَيْئَانٍ نَفْسِهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيهِ فِي مَعْرُوفٍ فَإِنْ وَقَعْتُمْ فَلَكُمْ الْحِجَّةُ وَإِنْ عَشِيتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَمَرَكُمْ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَابُكُمْ وَإِنْ شَاءَ عَفْوُكُمْ لَكُمْ | ارجع: ۲۳۱۲۲ |

(۲۳۱۳۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے بھی اسی طرح چھ چیزوں پر بیعت کی تھی جیسے عورتوں سے کی تھی کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے بدکاری نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور ایک دوسرے پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیکی کے کسی کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو کوئی کسی عورت کے ساتھ قابل سزا جرم کا ارتکاب کرے اور اسے اس کی فوری سزا بھی مل جائے تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور اگر اسے مہلت مل گئی

تو اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اگر اس نے چاہا تو عذاب دے دے گا اور اگر چاہا تو رحم فرما دے گا۔

(۲۳۱۲۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ الْحَبِيبِ الرَّيَادِيُّ عَنْ أَبِي قَبِيلٍ الْمَعَارِفِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ لَمْ يَجْعَلْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفَ لِعَالِمِنَا حَقَّهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت اور عالم کا مقام نہ پہچانے۔

(۲۳۱۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مُصْبِحٍ أَوْ ابْنَ مُصْبِحٍ شَكَّ أَبُو بَكْرٍ عَنِ ابْنِ السَّمُطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ قَالَ فَمَا تَحَوَّرَ لَهُ عَنْ فِرَاشِهِ فَقَالَ أَتَذَرِي مَنْ شُهِدَاءُ أُمَّتِي قَالُوا قَتَلَ الْمُسْلِمِ شَهِدَاءُ قَالَ إِنَّ شُهِدَاءَ أُمَّتِي إِذَا قَلِيلٌ قَتَلَ الْمُسْلِمِ شَهِدَاءَهُ وَالطَّاعُونَ وَالْمَرْءُ يَقْتُلُهَا وَلَدَهَا جُمُعَاءُ شَهِدَاءَهُ [راجع: ۱۷۹۵۰]

(۲۳۱۳۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے گئے، ابھی ان کے بستر سے جدا نہیں ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ صحابہ جملہ نے عرض کیا کہ مسلمان کا میدان جنگ میں قتل ہونا شہادت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے، مسلمان کا قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون میں مرنا بھی شہادت ہے، اور وہ عورت بھی شہید ہے جسے اس کا بچہ مار دے (یعنی حالت نفاس میں پیدائش کی تکلیف برداشت نہ کر سکنے والی وہ عورت جو اس دوران فوت ہو جائے)

(۲۳۱۳۷) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضْمُنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ اضْمِنْ لَكُمْ الْجَنَّةَ اصْذُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدْتُمْ وَأَدُّوا إِذَا أَوْثَقْتُمْ وَاحْفَظُوا أَمْوَالَكُمْ وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ وَكَفُّوا أَيْدِيَكُمْ

(۲۳۱۳۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم مجھے اپنے متعلق چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں جب بات کرو تو سچ بولو وعدہ کرو تو پورا کرو امانت رکھو ان کی جانے تو اسے ادا کرو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اپنی لگاؤ میں جھکا کر رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھو۔

(۲۳۱۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عِيسَى بْنِ قَائِدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشَرَةَ إِلَّا يُوْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعْلُولًا لَا يَقْكُهُ مِنْهَا إِلَّا عَذْلُهُ وَمَا مِنْ رَجُلٍ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْدَمٌ

(۲۳۱۳۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوزہ می بن کر ملے گا۔

(۲۳۱۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ سَلْمَانَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ جُنَادَةَ عَنْ عَبْدِ الصَّامِتِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِهِ مِنَ الْوَجْعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِشِدَّةِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَشِيِّ وَقَدْ بَرِئَ أَحْسَنُ بَرٍّ فَقُلْتُ لَهُ دَخَلْتُ عَلَيْكَ غَدُوَّةً وَبِكَ مِنَ الْوَجْعِ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ بِشِدَّةِ وَدَخَلْتُ عَلَيْكَ الْغَشِيَّةَ وَقَدْ بَرِئْتَ فَقَالَ يَا ابْنَ الصَّامِتِ إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ زَلَّانِي بِرُقِيَّةٍ بَرِئْتُ إِلَّا أَعْلَمَكُمَهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ كُلِّ حَاسِدٍ وَعَيْنٍ بِسْمِ اللَّهِ يَشْفِيكَ [الخرجه النسائي م عمل اليوم والليلة (۱۰۰۴) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]

(۲۳۱۳۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی تکلیف تھی جس کی شدت اللہ ہی بہتر جانتا ہے، جب شام کو دوبارہ حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالکل ٹھیک ہو چکے تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا کہ صبح جب میں حاضر ہوا تھا تو آپ پر تکلیف کا اتنا غلبہ تھا جس کی شدت اللہ ہی جانتا ہے اور اب اس وقت حاضر ہوا ہوں تو آپ بالکل ٹھیک ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابن صامت! حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک منتر سے دم کیا ہے جس سے میں ٹھیک ہو گیا، کیا میں وہ تمہیں بھی سکھا نہ دوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ فرمایا وہ کلمات یہ ہیں "اللہ کے نام سے" میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو تمہیں ایذا پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔"

(۲۳۱۴۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ الْكِنْدِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِيلَ آتَاهُ وَهُوَ يُرْعِدُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَكُلِّ عَيْنٍ وَأَسْمُ اللَّهِ يَشْفِيكَ [صححه الحاكم (۴/۱۲۶)، وابن حبان (۹۵۳)]. قال البوصيري: هذا رسلان حسن. قال الألباني حسن (ابن ماجه: ۳۵۲۷). قال

شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناده حسن]. [يتكرر بعده].

(۲۳۱۴۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عیادت کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کانپ رہے تھے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان الفاظ سے دم کیا "اللہ کے نام سے" میں تم پر ہر اس چیز کے شر سے بچاؤ کا دم کرتا ہوں جو آپ کو ایذا پہنچا سکے مثلاً ہر حاسد کے حسد سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے نام سے اللہ آپ کو شفاء عطا فرمائے۔"

(۲۳۱۴۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ فَدَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ أَسْمُ اللَّهِ

يُشْفِيكَ | راجع ما قبله |

(۲۳۱۴۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۴۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَيَّاشٍ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدْتُ مَعَهُ بِدْرًا فَالتَقَى النَّاسُ فَهَزَمَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْعَدُوَّ فَانْطَلَقَتْ طَائِفَةٌ فِي آثَارِهِمْ يَهْزِمُونَ وَيَقْتُلُونَ فَارَكِبْتُ طَائِفَةً عَلَى الْعُسْكَرِ يَحْرُونَهُ وَيَجْمَعُونَهُ وَأَحْدَقْتُ طَائِفَةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غَرَّةٌ حَتَّى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ وَقَاءَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ الَّذِينَ جَمَعُوا الْغَنَائِمَ نَحْنُ حَرْبُنَاهَا وَحَمَمْنَاهَا فَلَيْسَ لَأَحَدٍ فِيهَا نَصِيبٌ وَقَالَ الَّذِينَ خَرَجُوا فِي طَلَبِ الْعَدُوِّ لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ نَقِينَا عَنْهَا الْعَدُوَّ وَهَزَمْنَاهُمْ وَقَالَ الَّذِينَ أَحْدَقُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ بِأَحَقَّ بِهَا مِنَّا نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَفْنَا أَنْ يُصِيبَ الْعَدُوُّ مِنْهُ غَرَّةٌ وَاسْتَعْلَنَّا بِهِ فَتَرَكْتُ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّفَقُوا اللَّهُ وَأَصْلَحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَوَاقٍ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعَارَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ نَقْلَ الرَّبْعِ وَإِذَا أَقْبَلَ رَاجِعًا وَكُلَّ النَّاسِ نَقْلَ الثَّلَاثِ وَكَانَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ وَيَقُولُ لِيَرَدَ قِرْوَى الْمُؤْمِنِينَ عَلَى صِعْبِهِمْ | راجع ۲۳۱۰۵، ۲۳۱۲۷ |

(۲۳۱۴۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے 'میں غزوہ بدر میں شریک تھا' فریقین کا آمنہ سامنا ہوا تو اللہ نے دشمن کو شکست سے دو چار کر دیا 'مسلمانوں کا ایک دستہ انہیں شکست دیتا اور قتل کرتا ہوا ان کے تعاقب میں چلا گیا اور ایک گروہ ان کے کیمپوں کی طرف متوجہ ہوا اور مالِ غنیمت جمع کرنے لگا اور ایک گروہ نبی ﷺ کی حفاظت کرتا رہا تاکہ دشمن اچانک حملہ کر کے انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔

جب رات ہوئی اور لوگ واپس آنے لگے تو مالِ غنیمت جمع کرنے والے کہنے لگے کہ یہ تو ہم نے جمع کیا ہے لہذا اس میں کسی کا حصہ نہیں ہے، دشمن کی تلاش میں جانے والے کہنے لگے کہ تمہارا اس پر ہم سے زیادہ حق نہیں ہے، ہم نے دشمن کو بھاگ کر شکست سے دو چار کیا ہے، اور نبی ﷺ کی حفاظت کرنے والے کہنے لگے کہ تمہارا اس پر ہم سے زیادہ حق نہیں ہے، ہم نے نبی ﷺ کی حفاظت کی ہے کیونکہ ہمیں اندیشہ تھا کہ کہیں دشمن اچانک حملہ کر دے ان پر حملہ نہ کر دے اور ہم غفلت میں پڑے رہ جائیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ چنانچہ نبی ﷺ نے اسے تمام مسلمانوں کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیا۔

اور نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب دشمن کے علاقے پر حملہ فرماتے تھے تو چوتھائی حصہ انعام میں دے دیتے تھے اور جب وہاں سے واپس ہوتے تو تمام لوگوں میں ایک تہائی حصہ انعام میں تقسیم کر دیتے تھے اس کے علاوہ انفال کو آپ نامناسب سمجھتے

تھے اور فرماتے تھے طاقتور مسلمان کو کمزور کی مدد کرنی چاہیے۔

(۳۳۱۲۸) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا وَتَرُ لَيْلَةَ إِحْدَى وَعِشْرِينَ أَوْ ثَلَاثَ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَ وَعِشْرِينَ أَوْ سَبْعَ وَعِشْرِينَ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [راجع: ۲۳۰۸۹]

(۲۳۱۳۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ماہ رمضان میں ہوتی ہے اسے ماہ رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کیا کرو کہ وہ اس کی طاق راتوں ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹ ویں یا آخری رات میں ہوتی ہے اور جو شخص اس رات کو حاصل کرنے کے لئے ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرے اور اسے یہ رات مل بھی جائے تو اس کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے۔

(۳۳۱۴۱) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَا حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَجِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنْ الدَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَالِ رَحْلٌ قَصِيرٌ أَفْجَحُ جَعْدٌ أَغْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَانِيَةٍ وَلَا حِجْزَاءَ فَإِنَّ أَلْسَ عَلَيْكُمْ قَالَ يَزِيدُ رَبُّكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَغْوَرٍ وَأَنْتُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَتَّى تَمُوتُوا قَالَ يَزِيدُ تَرَوْا رَبَّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا

(۲۳۱۳۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں دجال کے متعلق اتنی باتیں بتادی ہیں کہ مجھے خطرہ ہیں کہیں تم بات سمجھ نہ ہو مسیح دجال ایک ٹھٹھکنے قد کا آدمی ہوگا اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان غیر معمولی فاصلہ ہوگا اس کے بال گھٹکھریالے ہوں گے وہ کانہ ہوگا اس کی ایک آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی جو ابھری ہوگی اور نہ دھنسی ہوگی اگر تم پر اس کا معاملہ مشتعل ہو جائے تو بس اتنی بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب کا نام نہیں ہے اور یہ کہ تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو دیکھ نہیں سکتے۔

(۳۳۱۴۵) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي بَجِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ قَامَتِهَا أَيْغَاءٌ حَسْبَتِهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَهِيَ لَيْلَةٌ وَتَرُ سَبْعَ أَوْ سَبْعَ أَوْ خَامِسَةَ أَوْ ثَالِثَةَ أَوْ آخِرَ لَيْلَةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آيَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلَجَةٌ كَأَنَّ فِيهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِئَةً سَاجِدَةً لَا يَرْدُ فِيهَا وَلَا حَرٌّ وَلَا يَحِلُّ لِكُوكِبٍ أَنْ يَرْمِيَ بِهِ فِيهَا حَتَّى تَصْبِحَ وَإِنْ أَمَارَتَهَا أَنَّ الشَّمْسَ صَبِيحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ وَلَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ

(۲۳۱۳۵) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے جو شخص اس کا ثواب حاصل کرنے کے لئے ان میں قیام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دے گا اور یہ طاق راتوں میں ہوتی ہے یعنی عشرہ اخیرہ کی نو سو ساتویں یا پانچویں تیسری یا آخری رات نیز فرمایا کہ شب قدر کی علامت یہ ہے کہ وہ رات روشن اور چمکدار ہوتی ہے اس میں چاند کی روشنی بھی خوب اجلی ہوتی ہے وہ رات پرسکون اور گہری ہوتی ہے اس رات میں صبح تک ستارے تو ذکر نہیں مارے جاتے نیز اس کی علامت یہ بھی ہے کہ اس کی صبح کو جب سورج روشن ہوتا ہے تو وہ سیدھا برابر نکلتا ہے جیسے چودھویں کا چاند ہوتا ہے اور اس کی کوئی شعاں نہیں ہوتی اور اس دن شیطان کے لئے سورج کے ساتھ نکلنا ممنوع ہوتا ہے۔

(۲۳۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ يَسَارَ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ نَسٍّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْغُلُ فَإِذَا قَدِمَ رَجُلٌ مُهَاجِرٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِّنَا يَعْلَمُهُ الْقُرْآنَ فَدَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَكَانَ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ أَعْصَمِيهِ عَشَاءُ أَهْلِ الْبَيْتِ فَكُنْتُ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَنْصَرَفَ أَنْصَرَفَةً إِلَى أَهْلِهِ فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ حَقًّا فَأَهْدَى إِلَيَّ قَوْسًا لَمْ أَرْ أَحَدًا مِنْهَا عَوْدًا وَلَا أَحْسَنَ مِنْهَا عَطْفًا فَلَا تَبْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيهَا قَالَ جَمْرَةٌ بَيْنَ كَتِفَيْكَ تَقْلَدُهَا أَوْ تَعْلَقُهَا.

(۲۳۱۳۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیات زیادہ تھیں اس لئے مہاجرین میں سے کوئی آدمی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے قرآن سکھانے کے لئے ہم میں سے کسی کے حوالے کر دیتے تھے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے حوالے کر دیا وہ میرے ساتھ میرے گھر میں رہتا تھا اور میں اسے اپنے گھر والوں کے کھانے میں شریک کرتا تھا اور قرآن بھی پڑھاتا تھا جب وہ اپنے گھر واپس جانے لگا تو اس کے دل میں خیال آیا کہ اس پر میرا کچھ حق بنتا ہے چنانچہ اس نے مجھے ایک کمان ہدیے میں پیش کی جس سے عمدہ مکرزی اور نرمی میں اس سے بہترین کمان میں نے پہلے نہیں دیکھی تھی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کے متعلق پوچھا یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے کندھوں کے درمیان ایک انگارہ ہے جو تم نے لٹکا لیا ہے۔

(۲۳۱۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَزِيدِيُّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقَالَ عُبَادَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنِّي تِلْكَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بِرَأَاها الْمُؤْمِنُ أَوْ تَرَى لَهُ

(۲۳۱۳۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد باری تعالیٰ ”لَهُمُ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“ میں ”بشری“ کی تفسیر پوچھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو خود کوئی مسلمان

دیکھے یا کوئی دوسرا مسلمان اس کے متعلق دیکھے۔

(۲۳۱۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ مُذْرِكٍ السُّلَمِيِّ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْعُبْرَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَبْدَ اللَّهِ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَأَطَاعَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُدْخِلُهُ مِنْ أُمَّةٍ الْبَابِ الْجَنَّةَ شَاءَ وَلَهَا ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ وَمَنْ عَبْدَ اللَّهِ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَسَمِعَ وَعَصَى فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى مِنْ أَمْرِهِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَحِمَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ

(۲۳۱۴۸) حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی عبادت اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے بات سے اور مانے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے داخل ہونے کا اختیار دیدے گا اور جو شخص اللہ کی عبادت تو اس طرح کرے کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہرائے نماز بھی قائم کرے اور زکوٰۃ بھی ادا کرے اور بات بھی سننے لیکن نافرمانی کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے متعلق اختیار ہے کہ اگر چاہے تو اس پر رحم کر دے اور چاہے تو اسے سزا دے۔

(۲۳۱۴۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ عُبَادَةُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنَّكَ لَمْ تَكُنْ مَعَنَا إِذْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بَايَعْنَاهُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي النَّشَاطِ وَالْكَسَلِ وَعَلَى النِّفَاقِ فِي السُّرِّ وَالْعُسْرِ وَعَلَى الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا نَخَافُ لَوْمَةً لَاحِقَ فِيهِ وَعَلَى أَنْ نَنْصُرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ عَلَيْنَا يَتَرَبَّعُ فَنَمْنَعُهُ مِمَّا تَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَأَزْوَاجَنَا وَأَبْنَاءَنَا وَلَنَا الْجَنَّةُ فَهَذِهِ بَيْعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا بَايَعْنَا عَلَيْهَا فَمَنْ نَكَتْ فَإِنَّمَا يَنْكُتْ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ وَكَفَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُتِبَ مَعَاوِيَةَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَدْ أَفْسَدَ عَلَى الشَّامِ وَأَهْلِهِ فَإِنَّمَا تَكُنْ إِلَيْكَ عِبَادَةٌ وَإِنَّمَا أُحْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الشَّامِ فَكُتِبَ إِلَيْهِ أَنْ رَحَّلَ عِبَادَةَ حَتَّى تَرْجِعَهُ إِلَى دَارِهِ مِنَ الْمَدِينَةِ فَبَعَثَ بِعِبَادَةَ حَتَّى قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ عَلَى عُثْمَانَ فِي الدَّارِ وَلَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُ رَجُلٍ مِنَ السَّابِقِينَ أَوْ مِنَ التَّالِيِينَ قَدْ أَذْرَكَ الْقَوْمَ فَلَمْ يَتَّعِجْ عُثْمَانُ إِلَّا وَهُوَ قَاعِدٌ فِي جَنْبِ الدَّارِ فَانْتَفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مَا لَنَا وَلَكَ فَقَامَ عِبَادَةُ بَيْنَ ظَهْرِي النَّاسِ فَقَالَ

(۲۳۱۴۹) اسماعیل بن عبید انصاریؓ ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! آپ اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے جب ہم لوگ نبی ﷺ سے بیعت کر رہے تھے ہم نے نبی ﷺ سے

چستی اور سستی ہر حال میں بات سننے اور ماننے، کشادگی اور تنگی میں خرچ کرنے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے، اللہ کے متعلق صحیح بات کہنے اور اس معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے، اور نبی ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر ان کی مدد کرنے اور اپنی جان اور بیوی بچوں کی طرح ان کی حفاظت کرنے کی شرط پر بیعت کی تھی، جس کے عوض ہم سے جنت کا وعدہ ہوا یہ ہے وہ بیعت جو ہم نے نبی ﷺ سے کی ہے اب جو اسے توڑتا ہے وہ اپنا نقصان کرتا ہے اور جو اس بیعت کی پاسداری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے نبی ﷺ کے ذریعے کیا ہوا وعدہ پورا کرے گا۔

ادھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی وجہ سے شام اور اہل شام میرے خلاف شورش برپا کر رہے ہیں اب یا تو آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پاس بلا لیجئے یا پھر میں ان کے اور شام کے درمیان سے بہت جاتا ہوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس خط کے جواب میں انہیں لکھا کہ آپ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کو مکمل احترام کے ساتھ سوار کروا کر مدینہ منورہ میں ان کے گھر کی طرف روانہ کر دو، چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روانہ کر دیا اور وہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر چلے گئے جہاں سوائے ایک آدمی کے اگلے پچھلے لوگوں میں سے کوئی نہ تھا، اس نے جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا تھا، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب آئے تو وہ مکان کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا عبادہ! تمہارا اور ہمارا کیا معاملہ ہے؟ وہ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر کہنے لگے۔

(۲۳۱۵) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا الْقَاسِمِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيَلِي أُمُورَكُمْ بَعْدِي رِجَالٌ يَعْرِفُونَكُمْ مَا تَنْكُرُونَ وَيُنْكِرُونَ عَلَيْكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَلَا تَعْتَلُوا بِرَبِّكُمْ

(۲۳۱۵) میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کریں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے، سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت ضروری نہیں، اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا۔

(۲۳۱۶) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ يَزِيدَ بْنِ عَطَاءٍ الشَّشَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ الشَّشَكِيِّ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَذْكُرُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَدَّةُ أَمَتِكَ مِنَ الرَّحَاءِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُجِيبُهُ ثُمَّ انْصَرَفَ الرَّجُلُ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَرَدَّوهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي مَدَّةَ أَمَتِي مِنَ الرَّحَاءِ مِنْهُ سَنَةٌ فَأَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَدَيْكَ مِنْ أَمَارَةٍ أَوْ عَلَامَةٍ أَوْ آيَةٍ فَقَالَ نَعَمْ الْحُخْفُ

وَالرَّجَفُ وَإِرْسَالُ الشَّيَاطِينِ الْمُجَلَّبَةِ عَلَى النَّاسِ

(۲۳۱۵۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ کی امت پر آسانی کی مدت کیا ہے؟ نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، اس نے تین مرتبہ یہی سوال کیا اور نبی ﷺ نے اسے ایک مرتبہ بھی جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ واپس چلا گیا، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے فرمایا وہ سائل کہاں ہے؟ لوگ اسے بلالائے، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا تم نے مجھ سے ایسا سوال پوچھا ہے جو میری امت میں سے کسی نے نہیں پوچھا، میری امت پر آسانی کی مدت سو سال ہے دو تین مرتبہ یہ بات دہرائی، اس نے پوچھا کہ اس کے ختم ہونے کی کوئی علامت یا نشانی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! زمین میں دھنسا، زلزلے آنا، اور شیاطین کو لوگوں پر مسلط کر دینا۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ دَاوُدَ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ رُوْحِ بْنِ رُبَاعٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ فَقَدْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً أَصْحَابُهُ وَكَانُوا إِذَا نَزَلُوا أَنْزَلُوهُ أَوْ سَطَهُمْ فَفَزَعُوا وَكُنُوا أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَهُ أَصْحَابًا غَيْرَهُمْ فَإِذَا هُمْ بِخِيَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَكَّرُوا حِينَ رَأَوْهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشَفَقْنَا أَنْ يَكُونَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَ لَكَ أَصْحَابًا غَيْرَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَتَقَطَّنِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَمْ أَنْعُ نَبِيًّا وَلَا رَسُولًا إِلَّا وَقَدْ سَأَلَنِي مَسْأَلَةً أَعْطَيْتُهَا إِيَّاهُ فَاسْأَلْ يَا مُحَمَّدُ نَعَطُ فَقُلْتُ مَسْأَلَتِي شَفَاعَةٌ لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشَّفَاعَةُ قَالَ أَقُولُ يَا رَبِّ شَفَاعَتِي إِلَيْهِ اخْتَارَتْ عِنْدَكَ الرِّثَ تَكَرَّرَ وَتَعَالَى نَعَمْ فَيُخْرِجُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَقِيَّةَ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ فَيَنْبِذُهُمْ فِي الْجَنَّةِ

(۲۳۱۵۲) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نبی ﷺ نہ ملے، حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا کہ جب کسی جگہ پڑا کرتے تھے تو نبی ﷺ کو اپنے درمیان رکھتے تھے، لوگ گھبرا گئے، اور یہ گمان کرنے لگے کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہمارے علاوہ کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب فرمایا ہے، ابھی وہ انہی تفکرات میں غلطاں و بیجاں تھے کہ نبی ﷺ آتے ہوئے دکھائی دیئے، لوگوں نے خوشی سے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو ذریعہ تھے کہ کہیں اللہ نے ہمارے علاوہ آپ کے لئے کچھ اور ساتھیوں کا انتخاب نہ فرمایا ہو، نبی ﷺ نے فرمایا ایسی بات نہیں ہے، بلکہ تم دنیا و آخرت میں میرے ساتھی ہو، بات دراصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جگا کر فرمایا ہے محمد! (ﷺ) میں نے جو بھی نبی یا رسول بھیجا اس نے ایک سوال کیا جو میں نے پورا کر دیا، اس لئے اے محمد! (ﷺ)، آپ بھی مجھ سے مانگئے، آپ کو بھی دیا جائے گا، میں نے عرض کیا کہ میری درخواست یہ ہے کہ قیامت کے دن میری امت کے حق میں مجھے سفارش کی اجازت دی جائے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس شفاعت کا شرہ کیا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں بارگاہ خداوندی میں

عرض کروں گا کہ پروردگار! میری وہ سفارش جو میں نے آپ کے پاس محفوظ کروائی تھی؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں! پھر میرا پروردگار میری بقیہ امت کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دے گا۔

(۲۳۱۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْقَصَابُ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّارُ حَرَمٌ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْكَ حَرَمَكَ فَاقْتُلْهُ

(۲۳۱۵۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان کا گھر اس کا حرم ہوتا ہے جو آدمی تمہارے حرم میں (بلا اجازت) گھسنے کی کوشش کرے اسے مار ڈالو۔

أَخْبَارُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حالات

(۲۳۱۵۴) سَمِعْتُ سُبَيَانَ بْنَ عَيْنَةَ يَسْمَى النُّقَبَاءَ فَسَمَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنْهُمْ قَالَ سُبَيَانُ عَادَةَ عَقِيٍّ أَحَدَيْ بَدْرِيٍّ شَجَرِيٍّ وَهُوَ نَقِيبٌ

(۲۳۱۵۴) ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ نے نقباء کے نام شمار کرائے، تو ان میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا نام بھی لیا، اور کہا کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ بیعت عقبہ، غزوہ بدر، احد اور بیعت رضوان میں شریک ہوئے اور وہ نقباء میں سے تھے۔

(۲۳۱۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ عَنْ حُرَبِ بْنِ شَدَادٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ يَقُولُ بَلَّغْنِي أَنَّ النُّقَبَاءَ اثْنَا عَشَرَ فَسَمَى عُبَادَةَ فِيهِمْ

(۲۳۱۵۵) یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم ہوا ہے نقباء کا تعداد بارہ ہے اور انہوں نے ان میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا نام بھی بیان کیا۔

(۲۳۱۵۶) قَرَأْتُ عَلَى يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بْنُ قَيْسٍ بْنِ أَصْرَمَ بْنِ فِهْرِ بْنِ ثَعْلَبَةَ فِي الْإِنشَاءِ عَشَرَ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَقَبَةِ الْأُولَى

(۲۳۱۵۶) میں نے اسحاق کہتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن خزرج ان بارہ افراد میں سے تھے جنہوں نے نبی ﷺ سے عقبہ کی بیعت اولیٰ میں شرکت کی تھی۔

(۲۳۱۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ أَبُو زَكَرِيَّا النَّصْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ جَلَسَ مَعَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

وَالْحَارِثِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْكِنْدِيِّ فَقَدَا كُرُوا حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِعُبَادَةَ يَا عُبَادَةُ كَلِمَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ كَذَا فِي شَأْنِ الْأَحْمَاسِ فَقَالَ عُبَادَةُ قَالَ إِسْحَاقُ يَغْنِي ابْنُ عِيْسَى فِي حَدِيثِهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فِي غَزْوَتِهِمْ إِلَى بَعْضِ

مِنَ الْمُقْسَمِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَازَلَ وَبَرَّ بَيْنَ أُمَّلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ مِنْ غَنَائِكُمْ وَإِنَّ لَيْسَ لِي فِيهَا إِلَّا نَصِيبِي مَعَكُمْ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ فَأَذَاوُ الْخَيْطِ وَالْمُخِيطِ وَأَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ وَأَصْغَرُ لَا تَعْلُوا فَإِنَّ الْعُلُولَ نَارٌ وَعَارٌ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَجَاهِدُوا النَّاسَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ وَلَا تُمَاوِئُوا فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَيِّمٍ وَالْإِيْمَا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ عَظِيمٌ يَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنْ الْهَمِّ وَالْعَمَلِ [راجع: ٥٦: ٢٣].

(۲۳۱۵ع) حضرت مقدم بن معد کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبادہؓ ابودرداء اور حارث بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیٹھے احادیث کا مذاکرہ کر رہے تھے، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے، عبادہ! فلاں فلاں غزوے میں غص کے حوالے سے نبی ﷺ نے کیا باتیں کہی تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو اس غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی، جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اونٹنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور غص کے علاوہ اس میں میرا بھی انتہائی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور غص بھی تم ہی پر نازل دیا جاتا ہے، لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے، یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کرو خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سرفروغ میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ نَحْوَ ذَلِكَ [راجع: ٢٣٠٥٦]

(۲۳۱۵۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٥٩) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُتَدِينَ جَبَّارٌ وَالْبَشْرُ جَبَّارٌ وَالْعَجَمَاءُ جَبَّارٌ وَالْعَبْدَاءُ الْبَهِيمَةُ مِنَ الْأَنْعَامِ وَغَيْرُهَا وَالْحَبَّارُ هُوَ الْهَذْرُ الَّذِي لَا يَغْرَمُ وَقَضَى فِي الرِّكَازِ الْخُمْسَ وَقَضَى أَنَّ تَمَرَ النَّخْلِ لِمَنْ أَبْرَأَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَقَضَى أَنَّ مَالَ الْمَمْلُوكِ لِمَنْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَقَضَى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفَرَّاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَقَضَى بِالْشُّفَعَةِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فِي الْأَرْضَيْنِ وَالْأُورُوقِ وَقَضَى لِحَمَلِ بْنِ مَالِكٍ الْهَذْلِيِّ بِمِيرَاثِهِ عَنْ

امراتہ الی قتلہا الاخری وقضى فی الحین المقتول بغرة عبد او امه قال قورتها بعلها وتوها قال
وكان له من امراتہ كلتيهما ولد قال فقال ابو القاتلة المقتضى عليه يا رسول الله كيف اغرم من لا صاح
ولا استهل ولا شرب ولا اكل فمئل ذلك بكل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا من الكهان
قال وقضى فی الرحبة تكون بين الطريق ثم يريد أهلها النيان فيها فقضى أن يترك للطريق فيها سبع
أذرع قال وكان تلك الطريق سمي الميتاء وقضى فی النخلة او النخلين او الثلاث فيخلفون فی
حقوق ذلك فقضى أن لكل نخلة من أوليك مبلغ حريتها خير لها وقضى فی شرب النخل من السيل
أن الأعلى يشرب قتل الأسفل ويترك الماء إلى الكعبي ثم يرسل الماء إلى الأسفل الذي يليه فكذلك
يقضى حوايط أو يغني الماء وقضى أن المرأة لا تعطى من مالها شيئا إلا بإذن زوجها وقضى للمحدثين
من الميراث بالسدس بينهما بالسواء وقضى أن من اعتق شركا في مملوك فعليه حواز عقه إن كان له
مال وقضى أن لا ضرر ولا ضرار وقضى أنه ليس لعرق ظالم حق وقضى سن أهل المدينة في النخل لا
يمنع نفع بني وقضى بين أهل المدينة أنه لا يمنع فضل ماء ليمنع فضل الكلب وقضى في دية الكبرى
المغلطة ثلاثين أنة لئون وثلاثين حقة وأربعين حقة وقضى في دية الصغرى ثلاثين أنة لئون وثلاثين
حقة وعشرين أنة مخاض وعشرين بني مخاض ذكورا ثم غلبت الإبل بعد وفاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم وهانت الدرهم فقوم عمر بن الخطاب إبل المدينة ستة آلاف درهم حساب أوقية لكل
بعير ثم غلبت الإبل وهانت الورق فزاد عمر بن الخطاب الفين حساب أوقيتين لكل بعير ثم غلبت الإبل
وهانت الدرهم فأنتمها عمر أننى عشر ألفا حساب ثلاث أواق لكل بعير قال فزاد ثلث الدية في الشهر
الحرام وثلث آخر في البلد الحرام قال فتمت دية الحرمين عشرين ألفا قال فكان يقال يؤخذ من أهل
البادية من ماشيتهم لا يكلفون الورق ولا الذهب ويؤخذ من كل قوم ما لهم قيمة العذل من أموالهم قال

شعب: إسناده ضعيف وله ما يشهد له

(۲۳۱۵۹) حضرت عبادہ بن جراح سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے فیصلوں میں یہ فیصلہ بھی شامل ہے کہ کان کنی کرتے ہوئے مارے
جانے والے کا خون ضائع کیا تو کنیں میں گر کر مر جانے والے کا خون رائیگاں گیا اور جانور کے زخم سے مرجانے والے کا خون
رائیگاں گیا، نیز نبی ﷺ نے دھینے کے متعلق بیت المال کے لئے شمس کا فیصلہ فرمایا ہے۔
نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ درخت کی کھجوریں پیوند کاری کرنے والے کی ملکیت میں ہوں گی الا یہ کہ مشتری شرط
لگا دے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ غلام کا مال اسے بیچنے والے آقا کی ملکیت تصور ہوگا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے کا ہوگا اور بدکار کیلئے پتھر ہوں گے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور مکانات میں شریک افراد کو حق شفعہ حاصل ہے۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کو ان کی اس بیوی کی وراثت ملے گی جسے دوسری عورت نے مار دیا تھا۔

نیز نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ پیٹ کے بچے کو مار ڈالنے کی صورت میں قاتل پر ایک غلام یا باندی واجب ہوگی جس کا

وارث مقتولہ عورت کا شوہر اور بیٹے ہوں گے، حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہاں دونوں بیویوں سے اولاد تھی، تو قاتلہ کے باپ نے

”جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا“ نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بچے کا تاوان کیونکر ادا کروں جو چنانچہ چلایا، جس نے

کچھ کھایا اور نہ بیا، ایسی چیزوں کو تو چھوڑ دیا جاتا ہے نبی ﷺ نے فرمایا یہ کانہوں میں سے ہے (جو مسخ اور مٹھی عبارتیں ہوتی ہے)

نیز راستے کے درمیان وہ کشادہ حصہ جہاں مالکان اپنی تعمیر بڑھانا چاہتے ہیں اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ اس میں

سے راستے کے لئے سات گز (چوڑائی) کی جگہ چھوڑ دی جائے اور اس راستے کو ”یتا“ کا نام دیا جائے۔ (مردہ بے آباد)

نیز ایک دو تین باغات میں ”جن کے حقوق میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا“ یہ فیصلہ فرمایا کہ ان میں سے ہر باغ یا

درخت کی شاخیں جہاں تک پہنچتی ہیں وہ جگہ اس باغ میں شامل ہوگی۔

نیز باغات میں پانی کی نالیوں کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ پہلے والا اپنی زمین کو دوسرے والے سے پہلے سیراب کرے گا

اور پانی کو چٹنوں تک آنے دے گا، اس کے بعد اپنے ساتھ والے کے لئے پانی چھوڑ دے گا، یہاں تک کہ اسی طرح باغات ختم ہو

جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ دے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دوداد یوں کو میراث میں ایک چھٹا حصہ برابر برابر تقسیم ہوگا۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو ختم کر کے اسے آزاد کرتا ہے اور اس کے پاس مال بھی ہو تو اس پر

ضروری ہے کہ اسے مکمل آزادی دلوائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ کوئی شخص ضرر اٹھائے اور نہ کسی کو ضرر پہنچائے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ ظالم کی رگ کا کوئی حق نہیں ہے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ شہر والے کھجور کے باغات میں کنوئیں کا جمع شدہ پانی لگانے سے نہیں روکے جائیں گے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیہات والوں کو زائد پانی لینے سے نہیں روکا جائے گا کہ اس کے ذریعے زائد گھاس سے روکا جاسکے۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت کبریٰ مغفلت میں بنت لبون، تیس حقوں اور چالیس حاملہ اونٹنیوں پر مشتمل ہوگی۔

نیز یہ فیصلہ فرمایا کہ دیت صغریٰ مغفلت میں بنت لبون، تیس حقوں اور بیس بنت مخاض اور بیس مذکر ابن مخاض پر مشتمل ہوگی۔

نبی ﷺ کے وصال کے بعد جب اونٹ مہنگے ہو گئے اور درہم ایک معمولی چیز بن کر رہ گئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

دیت کے اونٹوں کی قیمت چھ ہزار درہم مقرر فرمادی جس میں ہراونٹ کے بدلے میں ایک اوقیہ چاندی کا حساب رکھا گیا تھا، کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہو گئے اور درہم مزید کم حیثیت ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہراونٹ کے دواوقیے کے حساب سے دو ہزار درہم کا اضافہ کرایا۔ کچھ عرصے بعد اونٹ مزید مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہراونٹ کے تین اوقیے کے حساب سے دیت کی رقم مکمل بارہ ہزار درہم مقرر کر دی، جس میں ایک تہائی دیت کا اضافہ اشہر حرم میں ہوا اور دوسری تہائی کا اضافہ بلد حرام (مکہ مکرمہ) میں ہوا اور یوں حرمین کی دیت مکمل میں ہزار درہم ہو گئی اور کہا جاتا تھا کہ دیہاتیوں سے دیت میں جانور بھی لئے جاسکتے ہیں انہیں سونے اور چاندی کا مکلف نہ بنایا جائے اسی طرح ہر قوم سے اس کی قیمت کے برابر مالیت کی چیزیں لی جاسکتی ہیں۔

(۲۳۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِينُ جُبَارٌ وَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ بِطَوِيلِهِ غَيْرَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْإِسْنَادِ فَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ عُبَادَةَ قَالَ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الصَّلْتُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ مِنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۳۱۶۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی سند کے اختلافات کے ساتھ مروی ہے۔

(۲۳۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَبْيَ يُأْتِيَنِ الْفَاحِشَةَ إِلَى آخِرِ آيَةِ قَالَ فَفَعَلَ ذَلِكَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلُهُ وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَعْرَضَ عَنَّا وَأَعْرَضْنَا عَنْهُ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَكَرَبَ لَذَلِكَ فَلَمَّا رَفَعَ عَنْهُ الْوَحْيُ قَالَ خُذُوا عَنِّي فَلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الْبُكَرُ بِالْبُكَرِ جُلْدٌ مِائَةً وَنَفَى سَنَةً وَالنَّثْبُ بِالنَّثْبِ جُلْدٌ مِائَةً ثُمَّ الرَّحْمُ قَالَ الْحَسَنُ فَلَا أَذْرَى أَمِنْ الْحَدِيثِ هُوَ أَمْ لَا قَالَ فَإِنْ شَهِدُوا أَنَّهُمَا وَجَدَا فِي لِحَافٍ لَا يَشْهَدُونَ عَلَى جَمَاعٍ خَالَطَهَا بِهِ جُلْدٌ مِائَةً وَجُزْئٌ رُوَوْهُمَا

(۲۳۱۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی ”وہ عورتیں جو بے حیائی کا کام کریں“ تو نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کے ساتھ یہی سلوک کیا، ایک مرتبہ نبی ﷺ تشریف فرما تھے، ہم بھی ان کے گرد بیٹھے ہوئے تھے (کہ نبی ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی) اور نبی ﷺ جب بھی وحی نازل ہوتی تو نبی ﷺ کی توجہ ہماری طرف سے ہٹ جاتی اور ہم بھی ہٹ جاتے تھے، نبی ﷺ کے رخ اور رنگ بدل جاتا اور سخت تکلیف ہوتی تھی، بہر حال جب وحی کی کیفیت ختم ہوتی تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھ سے یہ بات حاصل کرو مجھ سے یہ بات حاصل کرو اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے لئے یہ راستہ متعین کر دیا

ہے کہ اگر کوئی کنوارا کنواری لڑکی کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے اور اگر شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور رجم بھی کیا جائے۔

(۲۳۱۱۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ الْبَزَارُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عِمْسَى قَالَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الرَّقَّةِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرٍ عَشْرَةَ إِلَّا جِيَءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولَةٌ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ حَتَّى يُطْلَقَهُ الْحَقُّ أَوْ يُوقَفَ وَمَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ ثُمَّ نَسِيَهُ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ أَجْدَمُ [راجع: ۲۳۱۳۸]۔

(۲۳۱۱۲) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی دس آدمیوں کا امیر رہا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے جنہیں اس کے عدل کے علاوہ کوئی چیز نہیں کھول سکے گی، اور جس شخص نے قرآن کریم سیکھا پھر اسے بھول گیا تو وہ اللہ سے کوڑھی بن کر ملے گا۔

(۲۳۱۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي زُمَيْلٍ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ وَيُحْنَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَلَقَبَهُ أَبُو الْمَلِيحِ يَعْنِي الرَّقِّيَّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِيحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حِمَصٍ فَإِذَا فِيهِ خَلْفَةٌ فِيهَا اثْنَانِ وَقَاتِلَتُونِ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِيهِمْ شَابٌّ أَكْهَلَ بَرَأَقَ الثَّيَابِ مُحْتَبٍ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ سَأَلُوهُ فَأَخْبَرَهُمْ فَأَنْتَهَوْا إِلَى خَبْرِهِ قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا هَذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَى بَعْضَهُمْ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنْصَرَفُوا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَخَلْتُ فَإِذَا مُعَاذٌ يُصَلِّي إِلَى سَارِبَةٍ قَالَ فَصَلَّيْتُ عَنْدَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَلَسْتُ بَيْنَى وَبَيْنَهُ السَّارِبَةِ ثُمَّ احْتَبَيْتُ فَلَبِثْتُ سَاعَةً لَا أَكَلِمُهُ وَلَا يَكَلِّمُنِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ لِغَيْرِ دُنْيَا أَرْجُوهَا أَصِيهَا مِنْكَ وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ قَالَ فَلَبِثْتُ شَيْءٌ قَالَ قُلْتُ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ فَتَنَّرَ جِوَاتِي ثُمَّ قَالَ فَأَبْشِرْ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ يَغِطُّهُمْ بِمَكَانِهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ فَالْقَى عِبَادَةَ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ فَحَدَّثَنِي بِالَّذِي حَدَّثَنِي مُعَاذٌ [راجع: ۲۳۱۴۱]۔

(۲۳۱۱۳) ابومسلم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳۲ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھلا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرف آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

قُلْتُ اِیَّ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَأُحِبُّکَ لِلّٰہِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمُتَحَابِّیْنَ بِحَبْلِ اللّٰہِ فِی ظُلِّ اللّٰہِ وَظِلُّ عَرْشِہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہُ قَالَ فَفُتْتُ مِنْ عِنْدِہِ فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کُنَّا مَعًا قَالَ قُلْتُ حَدِّیْثِیْہِ الرَّجُلُ قَالَ اَمَّا اِنَّہُ لَا یَقُوْلُ لَکَ اِلَّا حَقًّا [راجع: ۲۲۳۵۲]۔

(۲۳۱۶۵) ابودریس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک ایسی مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ کے بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے، ان میں ایک نوجوان اور کم عمر صحابی بھی تھے ان کا رنگ کھٹا ہوا، بڑی اور سیاہ آنکھیں اور چمکدار دانت تھے، جب لوگوں میں کوئی اختلاف ہوتا اور وہ کوئی بات کہہ دیتے تو لوگ ان کی بات کو حرفِ آخر سمجھتے تھے، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔

اگلے دن میں دوبارہ حاضر ہوا تو وہ ایک ستون کی آڑ میں نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے نماز کو مختصر کیا اور گوشت مار کر خاموشی سے بیٹھ گئے، میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا بخدا! میں اللہ کے جلال کی وجہ سے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے قسم دے کر پوچھا واقعی؟ میں نے بھی قسم کھا کر جواب دیا، انہوں نے غالباً یہ فرمایا کہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرشِ الہی کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا، (اس کے بعد بقیہ حدیث میں کوئی شک نہیں) ان کے لئے نور کی کریاں رکھی جائیں گی اور ان کی نشست گاہ پر وردگارِ عالم کے قریب ہونے کی وجہ سے انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اور صدیقین و شہداء بھی ان پر رشک کریں گے۔

بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے تم سے وہی بات بیان کی جو برحق ہے۔

(۲۳۱۶۶) قَالَ فَآخِرُہُ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ ذٰلِکَ وَافْضَلَ مِنْہُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَأْتِیْ عَنْ رَبِّہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی حَقَّقْتُ مَحَبَّتِیْ لِلَّذِیْنَ یَتَحَابُّوْنَ فِیَّ وَحَقَّقْتُ مَحَبَّتِیْ لِلَّذِیْنَ یَتَبَادَّلُوْنَ فِیَّ وَحَقَّقْتُ مَحَبَّتِیْ لِلَّذِیْنَ یَتَزَاوَرُوْنَ فِیَّ قَالَ قُلْتُ مَنْ اَنْتَ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ قَالَ اَنَا عِبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ قُلْتُ مَنْ الرَّجُلُ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ [راجع: ۲۲۳۵۲]۔

(۲۳۱۶۷) ابودریس کہتے ہیں کہ بعد میں یہ حدیث میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا میں بھی تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو اس سے بھی عمدہ ہے اور میں نے خود لسانِ نبوت سے سنی ہے اور وہ یہ کہ اللہ فرماتا ہے ”میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں، میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں، اور میری محبت ان لوگوں کے لئے طے شدہ ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔“

(۳۳۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ عِيَاثٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ الشَّهَدَاءُ مِنْ أُمَّتِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَسَكَتُوا فَقَالَ عُبَادَةُ أَخْبِرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ الْقَبِيلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ شَهِيدٌ وَالنَّفْسَاءُ شَهِيدٌ يَجْرُهَا وَلَكِنَّا بِسُرْرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ (۲۳۱۶۷) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بیمار تھا، نبی ﷺ کچھ انصاری لوگوں کے ساتھ میری عیادت کے لئے تشریف لائے وہاں موجود لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ شہید کون ہوتا ہے؟ لوگ خاموش رہے، نبی ﷺ نے دوبارہ سوال کیا، لوگ پھر بھی خاموش رہے، نبی ﷺ نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہی بتا دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں مارا جانا بھی شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے، غرق ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں عورت کا مر جانا بھی شہادت ہے۔

(۳۳۱۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ قُوبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ إِيَّاهَا أَوْ كَفَّتْ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِنْهَا مَا لَمْ يَدْعُ يَأْتِهِمْ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ [قال الترمذی: حسن صحيح غریب قال الألبانی حسن صحيح (۳۵۷۳) قال شعب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف.]

(۲۳۱۶۸) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا روئے زمین پر جو مسلمان آدمی بھی اللہ سے کوئی دعاء مانگتا ہے تو اللہ اسے وہی چیز عطا فرمادیتا ہے یا اتنی ہی پریشانی اور تکلیف کو دور کر دیتا ہے تا وقتیکہ وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے۔ (۳۳۱۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِقَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَلَى أُمُورُكُمْ مِنْ بَعْدِي رِجَالٌ يَعْرِفُونَكُمْ مَا تَنْكُرُونَ وَيَنْكُرُونَكُمْ مَا تَعْرِفُونَ فَلَا طَاعَةَ لِمَنْ عَصَى اللَّهَ تَعَالَى فَلَا تَعْتَلُوا بِرَبِّكُمْ [راجع: ۲۳۰۶۲]

(۲۳۱۶۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے بعد ایسے لوگ تمہارے حکمران ہوں گے جو تمہیں ایسے کاموں کی پہچان کرائیں گے جنہیں تم ناپسند سمجھتے ہو گے اور ایسے کاموں کو ناپسند کریں گے جنہیں تم اچھا سمجھتے ہو گے، سو جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت ضروری نہیں اور تم اپنے رب سے نہ ہٹنا۔

(۳۳۱۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ أُخْتِ عُبَادَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا

سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ أَشْيَاءُ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى يُؤَخَّرُوهَا عَنْ وَفَيْهَا فَصَلُّوْهَا لَوْفَيْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَذْرَكْتَ مَعَهُمْ أَصَلَّى قَالَ إِنْ شِئْتَ [راجع: ۶۲، ۲۳۰].

(۲۳۱۷۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی، اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

(۲۳۱۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدُ بْنُ غِيَاثٍ وَابْرَاهِيمُ بْنُ الْحُجَّاجِ النَّاجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الزُّلَيْدِ بْنِ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَرَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْوِي فِي غَزَايِهِ إِلَّا عَقْلًا فَلَهُ مَا نَوَى [راجع: ۶۸، ۲۳۰].

(۲۳۱۷۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص راہ خدا میں جہاد کرے لیکن اس کی نیت اس جہاد سے ایک رسی حاصل کرنا ہو تو اسے وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہوگی۔

(۲۳۱۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ مَكِّيٍّ وَأَبُو مَرْوَانَ الْعُتْمَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو صَمْرَةَ عَنْ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّادٍ الزُّرَقِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ كَانَ يَصِيدُ الْفَصَائِرَ فِي بَيْتِ أَبِي إِيَّابٍ وَكَانَتْ لَهُمْ فَرَأَى عَبَّادَةَ وَقَدْ أَخَذَتْ الْعُصْفُورَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ وَأَرْسَلَهُ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَا يَبْتِغِيهَا كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَكَانَ عَبَّادَةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۸۴، ۲۳۰].

(۲۳۱۷۲) عبد اللہ بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ براء ابی نامی اپنے کنوئیں پر چڑیوں کا شکار کر رہے تھے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھ لیا اس وقت میں نے کچھ چڑیاں پکڑ رکھی تھیں انہوں نے وہ میرے ہاتھ سے چھین کر چھوڑ دیں اور فرمایا جیسا نبی ﷺ نے مدینہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔

(۲۳۱۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُصَوِّرٍ الْكُوسَجِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ قُرَيْبٍ السَّيَحِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو مُيْسَبٍ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي عَطَاءٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۱۷۴) وَحَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنْمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۱۷۵) قَالَ وَحَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَعْفِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ [راجع: ۸۴، ۲۳۰]

(۲۳۱۷۶) وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ أَوْ حَدَّثْتُ عَنْهُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَسْتَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أَشْرٍ وَبَطَرٍ وَلَعِبٍ وَلَهْوٍ فَيُصْبِحُوا قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ بِأَسْتَحْلِلَهُمُ الْمُحَارِمَ وَالْقَنَاتِ وَشُرْبَهُمُ الْخَمْرَ وَأَكْلَهُمُ الرِّبَا وَلُبْسَهُمُ الْحَرِيرَ

(۲۳۱۷۷-۲۳۱۷۸-۲۳۱۷۹) مختلف صحابہ ثلاثہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، میری امت کا ایک گروہ رات بھر کھانے پینے اور لہو لعب میں مصروف رہے گا، جب صبح ہوگی تو ان کی شکلیں بندروں اور خنزیروں کی شکل میں بدل چکی ہوں گی، کیونکہ وہ شراب کو حلال سمجھتے ہوں گے، دف (آلات موسیقی) بجاتے ہوں گے اور گانے والی عورتیں (گلوکارائیں) بنارکھی ہوں گی۔

(۲۳۱۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي مَنْ لَا اتَّيَهُمْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذَا الشَّهْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدَرِ وَمِنْ سُوءِ الْمُنْجَسِ

(۲۳۱۷۸-۲۳۱۷۹) حضرت عبادہ ثلاثہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو اللہ اکبر الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ کر یہ دعا فرماتے تھے، اے اللہ! میں تجھ سے اس مہینے کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور تقدیر کے برے فیصلوں اور برے انجام سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(۲۳۱۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَعْبُورَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَرَحَ فِي جَسَدِهِ جِرَاحَةً فَتَصَدَّقَ بِهَا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ وَجَلَّ عَنْهُ يَمْحُلُ مَا تَصَدَّقَ بِهِ [راجع: ۲۳۰۷۷]۔

(۲۳۱۷۹-۲۳۱۸۰) حضرت عبادہ ثلاثہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدمہ کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرمادیتا ہے۔

(۲۳۱۸۰-۲۳۱۸۱-۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا رِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوَلَانِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَالِكٍ الْجَنَابِيِّ أَنَّ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَعَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ فَيَقِفُ رَجُلَانِ فَيُؤَمَّرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمَا فَيَقُولُ الْخَبَّارُ تَعَالَى رُدُّوهُ فَيَرُدُّوهُ قَالَ لَهُ لِمَ تَفْعَلُ قَالَ إِن كُنْتُ أَرَجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ قَالَ فَيُؤَمَّرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى لَوْ أَتَى أَطْعَمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مَا عِنْدِي شَيْئًا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَهُ يُرَى السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ [انظر: ۲۴۶۶۴]

(۲۳۱۷۹) حضرت فضالہ بن عیید رضی اللہ عنہ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ، چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کر کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا اور وہ کہتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانا کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ کمی نہ ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر بشارت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(۲۳۱۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَذَلِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ عَنْ جَسَدِهِ بَشْيٍ كَفَّرَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِ [راجع: ۲۳۰۷۷]

(۲۳۱۸۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ صدقہ خیرات کر دے تو اس صدقے کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ فرما دیتا ہے۔

(۲۳۱۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبِي صَادِقٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ الْوَبْرَةَ مِنْ جَنْبِ الْبُعِيرِ وَنِ الْمَغْنَمِ فَيَقُولُ مَا لِي فِيهِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَأْخُذُكُمْ مِنْهُ إِنَّا كُمْ وَالْغُلُولُ فَإِنَّ الْغُلُولَ خِزْيٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذْوَا الْخِطِّ وَالْمَخِيطِ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى الْقَرِيبَ وَالْبُعِيدَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِنَّهُ لَيَنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ النَّهْمِ وَالْعَمِّ وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللَّهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبُعِيدِ وَلَا يَأْخُذْكُمْ فِي اللَّهِ لَوْمَةٌ لَآئِمٌ [قال الوصیری: هذا

إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ حَسَنٌ (ابن ماجه: ۲۵۴۰). قَالَ شَيْخُ: حَسَنٌ وَهَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ.]

(۲۳۱۸۱) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک غزوے میں مال غنیمت کے ایک اونٹ کو بطور سترہ سامنے کھڑے کر کے نماز پڑھائی جب سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو کھڑے ہو کر اس کی اون اپنی دو انگلیوں کے درمیان لے کر فرمایا یہ تمہارا مال غنیمت ہے اور جس کے علاوہ اس میں میرا بھی اتنا ہی حصہ ہے جتنا تمہارا ہے اور جس بھی تم ہی پر لوٹا دیا جاتا ہے لہذا اگر کسی کے پاس سوئی دھاگہ بھی ہو تو وہ لے آئے یا اس سے بڑی یا چھوٹی چیز ہو تو وہ بھی واپس کر دے اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرؤ کیونکہ خیانت دنیا و آخرت میں خائن کے لئے آگ اور شرمندگی کا سبب ہوگی اور لوگوں سے راہ خدا میں جہاد کیا کرو خواہ وہ قریب ہوں یا دور اور اللہ کے حوالے سے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کیا کرو اور سفر

وحضر میں اللہ کی حدود قائم رکھا کرو اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو، کیونکہ راہ خدا میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ انسان کو نعم اور پریشانی سے نجات عطا فرماتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مالک سہل بن سعد ساعدی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی مرویات

(۲۳۱۸۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَيْئَةِ مَنْ هَذِهِ [صححه البخاری (۴۹۳۶)، ومسلم (۲۹۵۰)، وابن حبان (۶۶۴۳)]. [انظر: ۲۳۱۹۵، ۲۳۲۲۲، ۲۳۲۵۰]

(۲۳۱۸۲) حضرت سہل بن سعد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۱۸۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸]. (۲۳۱۸۳) حضرت سہل بن سعد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و دنیا بہتر ہے۔

(۲۳۱۸۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَفِئَهَا رَأَيْكَ فَقَالَ رَجُلٌ زَوْجُهَا فَلَمْ يَجِبْهُ حَتَّى قَامَتْ الثَّالِثَةُ فَقَالَ لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ أَذْهَبُ فَاطْلُبْ قَالَ كَمْ أَجِدُ قَالَ فَأَذْهَبُ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا وَجَدْتُ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ كَذَا قَالَ قَدْ أَنْكَحْتُكِهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ [انظر: ۲۳۲۲۲، ۲۳۲۳۸].

(۲۳۱۸۴) حضرت سہل بن سعد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے ہبہ کر دیا ہے، اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی، نبی ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ، اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ملے تو وہی لے آؤ، وہ کہنے لگا کہ مجھے تو لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں

لئی نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(۲۳۱۸۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِالْمَاءِ فِي تَرِيصِهِ وَقَاطِمَةُ تَغْسِلُ الْبَلَمَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَخَذَ حَصِيرًا فَأَحْرَقَهُ فَحَسَنًا بِهِ جُرْحُهُ [صححه البخاری (۲۴۳)، ومسلم (۱۷۹۰)، وابن حبان (۶۵۷۸ و ۶۵۷۹)]. [انظر: ۲۳۲۱۷].

(۲۳۱۸۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت قاطمہ رضی اللہ عنہا چھرا مبارک سے خون دھوئی جاتی تھیں پھر انہوں نے ایک چٹائی لے کر اسے چلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھردی (جس سے خون رک گیا)

(۲۳۱۸۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْقَابَةِ يُعْنِي مَنِيرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۳۲۵۹].

(۲۳۱۸۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا منبر غائب نامی جگہ کے جماعہ کے درخت سے بنایا گیا تھا۔

(۲۳۱۸۷) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ [انظر: ۲۳۱۹۳، ۲۳۲۰۴، ۲۳۲۰۵].

(۲۳۱۸۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کسی غلطی کا احساس ہو تو اسے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہیے کیونکہ تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے۔

(۲۳۱۸۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أطلع رجل من جحر في حجرة النبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ مِدْرَى يَحْكُ بِهَ رَأْسَهُ فَقَالَ لَوْ أَعْلَمْتُكَ تَنْتَظِرُ لَطَعْتُ بِهَ عَيْنَكَ إِنَّمَا جَعِلَ الْإِسْتِذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصْرِ [صححه البخاری (۵۹۲۴)، ومسلم (۲۱۵۶)، وابن حبان (۵۸۰۹ و ۶۰۰۱)]. [انظر: ۲۳۲۲۱].

(۲۳۱۸۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی سوراخ سے جھانکنے لگا؟ نبی ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے نبی ﷺ اپنے سر میں کنگھی فرما رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھوں پر دے مارتا اجازت کا حکم نظری کی وجہ سے تو دیا گیا ہے۔

(۲۳۱۸۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعِنِينَ فَتَلَاعَنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ خُمْسِ عَشْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَجَاءَتْ بِهَ لِلَّذِي كَانَ يَكْرَهُ [انظر: ۲۳۲۱۵، ۲۳۲۱۸، ۲۳۲۱۹، ۲۳۲۲۱].

[۲۳۲۳۹، ۲۳۲۴۱]

(۲۳۱۸۹) حضرت سہلؓ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب دو میاں بیوی نے ایک دوسرے سے لعان کیا اس وقت میری عمر پندرہ سال تھی اس آدی نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس ہی رکھا تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا پھر اس عورت کے یہاں پیدا ہونے والا بچہ اس شکل و صورت کا تھا جس پر نبی ﷺ نے ناپسندیدگی ظاہر کی تھی۔

(۲۳۱۹۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ وَمُسْقِيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفَطْرَ [صححه البخاری (۶۹۳۴)، ومسلم (۱۰۹۸)، وابن حزمہ (۲۰۵۹)، وابن حبان (۳۵۰۲ و ۳۵۰۶)]، [انظر: ۲۳۲۱۶، ۲۳۲۱۷، ۲۳۲۵۸، ۲۳۲۵۹]

(۲۳۱۹۰) حضرت سہلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور خمری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۱۹۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا رِبْعَةُ بْنُ عُثْمَانَ النَّخَعِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اخْتَلَفَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أَسَّسَ عَلَى النَّقْوَى فَقَالَ أَحَدُهُمَا هُوَ مَسْجِدُ الرَّسُولِ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قَبَاءَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا [صححه ابن حبان (۱۶۰۴ و ۱۶۰۵)]، قال شعيب: صحيح وهذا إسناد جيد [انظر: ۲۳۲۲۶]

(۲۳۱۹۱) حضرت سہلؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بنو خدرہ اور بنو عمر دین عوف کے دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کی تعیین میں اختلاف برائے پیدا ہو گیا جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقویٰ پر رکھی گئی، عمری کی رائے مسجد قباء کے متعلق تھی اور خدری کی مسجد نبوی کے متعلق تھی، وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(۲۳۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْأَقْرَبِيُّ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ مُزَازَةَ قَدْ ذَكَرَ الْحَدِيثَ (۲۳۱۹۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۱۹۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ شَيْءٌ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةَ فَجَاءَ بِرَأْسِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَدْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَأَوْدَنْ وَأُفِيمَ فَتَقَدَّمَ وَتَصَلَّى قَالَ مَا شِئْتُ فَافْعَلْ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَصَفَحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ فَلَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَتَبَعِي قَاوِمًا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ مَكَانَكَ
فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ
أَنْ تَتُبْتُ قَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَاةٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَنْتُمْ لِمَ صَفَحْتُمْ
قَالُوا لِنُعَلِّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالَ إِنَّ التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ [صححه البخاری (۱۲۰۱)، ومسلم (۴۲۱)،
وابن خزيمة (۸۵۳) و ۸۵۴ و ۱۵۱۷ و ۱۵۷۴ و (۱۶۲۳)، وابن حبان (۲۲۶۰ و ۲۲۶۱)، والحاكم (۷۷/۳)].

[راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۱۹۳) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ سیدنا صدیق اکبرؓ بیٹھا کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلالؓ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبرؓ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہو لیکن حضرت ابوبکرؓ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز سے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافة کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجانیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکرؓ کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۱۹۴) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُفَّكُمْ نَزَلُوا فِي بَطْنِي وَإِدْ قَبَاءَ ذَا يَعُودُ وَجَاءَ ذَا يَعُودُ حَتَّى أَنْصَجُوا خَيْرَ تَهُمْ وَإِنْ مُحَقَّرَاتِ الدُّنُوبِ مَتَى يُؤْخَذُ بِهَا صَاحِبُهَا تَهْلِكُهُ

(۲۳۱۹۳) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا معمولی اور حقیر گناہوں سے بھی بچا کرو اس لئے کہ ان کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو کسی وادی میں اتریں ایک آدمی ایک ککڑی لائے اور دوسرا دوسری ککڑی لائے اور اس طرح وہ اپنی روٹیاں پکالیں اور حقیر گناہوں پر جب انسان کا مواخذہ ہوگا تو وہ اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔

(۲۳۱۹۵) وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو حَازِمٍ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَتَى وَقَوْلُ السَّاعَةِ كَمَا تَبَيَّنَ وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ الْوُسْطَى وَالْيَمْنَى تَبَيَّنَ الْإِبْهَامُ [راجع: ۲۳۱۸۲].

(۲۳۱۹۵) اور نبی ﷺ نے فرمایا میری اور قیامت کی مثال ان دو انگلیوں کی طرح ہے، یہ کہہ کر نبی ﷺ نے درمیانی انگلی اٹھوٹے کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

(۲۳۱۹۶) ثُمَّ قَالَ مَعْلَى وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ قَوْسٍ رَهَانٍ

(۲۳۱۹۶) پھر فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال دو ایک جیسے گھوڑوں کی سی ہے۔

(۲۳۱۹۷) ثُمَّ قَالَ مَعْلَى وَمَثَلُ السَّاعَةِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَعَثَهُ قَوْمُهُ طَلِيعَةً فَلَمَّا خَشِيَ أَنْ يُسَيِّقَ الْآخَ بِثَوْبِهِ أُتِيتُمْ

ثُمَّ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ذَلِكُ

(۲۳۱۹۷) پھر فرمایا کہ میری اور قیامت کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کی قوم نے ہراول کے طور پر بھیجا ہو جب اسے اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آ پہنچا پھر نبی ﷺ نے فرمایا وہ آدمی میں ہوں۔

(۲۳۱۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كَانَ

رِجَالٌ يَصُلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِي أُرُؤِهِمْ عَلَى رِقَابِهِمْ كَهَيْئَةِ الصَّبَانِ فَقَالَ لِلنِّسَاءِ لَا

تَرَفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرَّجَالُ جُلُوسًا [راجع: ۱۰۶۴۷]۔

(۲۳۱۹۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے جو اپنے تہبند کی تنگی کی وجہ سے بچوں کی

طرح اپنے تہبند کی گرہیں اپنی گردن میں لگایا کرتے تھے اور نبی ﷺ کے پیچھے اسی حال میں نماز پڑھا کرتے تھے، ایک دن کسی شخص نے کہہ دیا کہ اسے گردو خواتین! سجدے سے اس وقت تک سر نہ اٹھایا کرو جب تک مرد اپنا سر نہ اٹھالیں۔

(۲۳۱۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَرَجَّ أَحَدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعْ أَحَدًا مَّا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيًّا

وَصِدِّيقًا وَشَهِيدًا [صححه ابن حبان (۶۴۹۲)، قال شعيب: إسناده صحيح]۔

(۲۳۱۹۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ احد پہاڑ لرزنے لگا جس پر اس وقت نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا اے احد! تم جاؤ تمہارا ایک نبی ایک صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۲۳۲۰۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا عِيَّاشُ بْنُ عَقْبَةَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ وَأَبُو الْحَسَنِ زَيْدُ بْنُ

الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ الْمُعَنِّي وَقَفَّ عَلَيْنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ

فَقَالَ سَهْلٌ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي

صَلَاقٍ [صححه ابن حبان (۱۷۵۱) قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۵۵/۲) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده قوي]

(۲۳۲۰۰) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص نماز کا انتظار کرتے ہوئے مسجد

میں بیٹھا ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۳۲۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَهُ بَلَاءٌ حَسَنًا فَجَعِبَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ بَلَاغِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَلَمَّا اشْتَدَّتْ بِهِ الْجِرَاحُ وَضَعَ ذُبَابٌ سَيْفَهُ بَيْنَ تَدْيِهِ ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهِ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قَدْ رَأَيْتُهُ يَنْضَرِبُ وَالسَّيْفُ بَيْنَ أَضْعَافِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْدُوَ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلِي النَّارِ وَإِنَّهُ لَيَعْمَلُ عَمَلُ أَهْلِ النَّارِ فَيَمَّا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَإِنَّهُ لَيَمُنُ أَهْلِي الْجَنَّةِ [صححه البخاری (۰) ۲۸۵]، ومسلم (۱۱۲) [انظر: ۲۳۲۲۳].

(۲۳۲۰۱) حضرت کبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک آدمی تھا جس نے خوب جو انمردی کے ساتھ میدان جنگ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے مسلمان اس سے بہت خوش تھے لیکن نبی ﷺ نے فرمایا یہ آدمی جہنمی ہے ہم نے عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں اور اللہ کے پیغمبر کے ساتھ ہونے کے باوجود؟ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں دوران جنگ اس آدمی کو ایک زخم لگا جب زخم کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو اس نے اپنی تلوار اپنی چھاتی پر رکھی اور اسے آ رہا کر دیا یہ دیکھ کر ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ جس آدمی کے متعلق آپ نے وہ بات فرمائی تھی اسے میں نے اپنے جسم میں تلوار پیوست کرتے ہوئے دیکھا ہے نبی ﷺ نے فرمایا انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جنت والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے اسی طرح انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے۔

(۲۳۲۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ هَلْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَيْنَيْهِ الْحَوَازِيُّ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ بِعَيْنَيْهِ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَ لَكُمْ مَنَاحِلُ عَلَى عَبْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاحِلُ قِيلَ لَهُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّجِيرِ قَالَ نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ [صححه البخاری (۰) ۵۴۱۰]، وابن حبان (۰) ۶۳۴۷، ۶۳۶۰].

(۲۳۲۰۳) حضرت کبیل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ نے وصال سے قبل اپنی آنکھوں سے میدے کو دیکھا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اپنی آنکھوں سے کبھی میدے کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے سائل نے پوچھا کہ کیا آپ لوگوں کے پاس عہد نبوت میں چھلنیاں ہوتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہمارے پاس چھلنیاں نہیں تھیں سائل نے پوچھا پھر آپ

لوگ جو کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم اسے پھونکیں مارتے تھے جتنا اڑتا ہو تا تھا وہ اڑ جاتا تھا۔

(۲۳۲۰۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَهُمْ يَحْفِرُونَ وَنَحْنُ نُنْقِلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ | صححه البخاری (۳۷۹۷)۔
ومسلم (۱۸۰۴)۔

(۲۳۲۰۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوہ خندق میں نبی ﷺ کے ہمراہ خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر اٹھا اٹھا کر مٹی نکال کر بجارہے تھے نبی ﷺ یہ دیکھ کر فرمانے لگے اے اللہ! اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے اے اللہ! مہاجرین و انصار کی بخشش فرما۔

(۲۳۲۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ قِيَالُ بَيْنِ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَلَمَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُمْ بَعْدَ الظُّهْرِ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ يَا بِلَالُ إِنْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَقَامَ بِلَالٌ الصَّلَاةَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ بِهِمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا رَأَوْهُ صَفَّحُوا وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَقُّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ فَالْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوَمَّأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِيَدِهِ أَنْ امْضِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ هَنِيئَةً فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ مَشَى الْفَهْفَرَى قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيَّتَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلنَّاسِ إِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبَحِ الرَّجُلُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ | راجع [۲۳۱۸۷]۔

(۲۳۲۰۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لیے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابو بکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے، لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے گئے

نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چھپے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجا کیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۲۰۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا حَارِمٍ فَمَحَدَّثَنِي بِهِ فَلَمْ أَنْكِرْ مِنَّا حَدَّثَنِي شَيْئًا قَالَ كَانَ قِتَالُ بَيْنَ بَنِي عُمَيْرٍ وَبَنِي عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الظُّهْرِ فَأَتَانَهُمْ لِيُصَلِّحَ بَيْنَهُمْ وَقَالَ لِبَلَالٍ إِنْ حَضَرَتْ الصَّلَاةُ وَأَنْتُمْ آتٍ فَمُرُّوا بِكَرٍّ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتْ الصَّلَاةُ أَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فَلَمَّا تَقَدَّمَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ صَفَّحَ النَّاسُ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْقُصْ قَالَ فَلَمَّا رَأَاهُمْ لَا يُمَسِّكُونَ التَّقَاتِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ امْضُ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو بَكْرٍ الْفَهْقَرَى قَالَ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ تَنْصُرَ فِي صَلَاتِكَ قَالَ فَقَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ فَلْيَسْتَعِزَّ الرِّجَالُ وَلْيُصَلِّقُوا النِّسَاءَ [راجع: ۲۳۱۸۷].

(۲۳۲۰۵) حضرت بکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلال سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھادیں گے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چھپے پھنے گئے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چھپے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرأت کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجا کیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم

مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۲۰۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ أَبَا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ قَالَ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ هَلُمُّوا إِلَى الرَّيَّانِ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أَغْلِقَ ذَلِكَ الْبَابَ [صححه البخاری (۱۸۹۶)، ومسلم (۱۱۵۲)، وابن خزيمة (۱۹۰۲)، وابن حبان (۳۴۲۰ و ۳۴۲۱)]. [النظر: ۲۳۲۰۷، ۲۳۲۳۰].

(۲۳۲۰۶) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(۲۳۲۰۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ أَبَا يُدْعَى الرَّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آيِنَ الصَّائِمُونَ فَإِذَا دَخَلُوهُ أَغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ غَيْرُهُمْ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَا حَازِمٍ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ غَيْرَ أَنِّي لِحَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْفَظُ [راجع: ۲۳۲۰۶].

(۲۳۲۰۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔

(۲۳۲۰۸) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَكَافِلُ النِّسَمِ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَلِيلًا [صححه البخاری (۵۳۰۴)، وابن حبان (۴۶۰)].

(۲۳۲۰۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اور تیمم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی ﷺ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی میں کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے اشارہ فرمایا۔

(۲۳۲۰۹) حَدَّثَنَا قُسَيْبُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرٍ لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ عَدَا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُنَّ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ آيِنَ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ هُوَ يَارَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَارْسِلُوا إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى

كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا يَمْلِكُنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلَيَّ
رِسْلَكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرُهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ قَوْلُ اللَّهِ لَأَنْ
يَهْدِيَ اللَّهُ لِكَ رَحْلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ [صححه البخارى (۳۰۰۹) ومسلم (۲۴۰۶)]

(۴۳۲۰۹) حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں یہ جھنڈا ایک ایسے
شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں اللہ خیبر پر فتح عطا فرمادے گا، وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور اللہ اور اس کے
رسول اس سے محبت کرتے ہوں گے، لوگوں کی رات اسی اشتیاق میں گزر گئی کہ دیکھیں، جھنڈا کس کو ملتا ہے؟ صبح ہوئی تو لوگ
نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ جھنڈا اسے ملے، لیکن نبی ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں
ہیں؟ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ تو بیمار ہیں، چنانچہ انہیں قاصد بھیج کر بلایا گیا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دین لگایا
اور ان کے لئے دعا کی تو وہ ٹھیک ہو گئے، اور یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ کبھی بیمار نہیں ہوئے تھے، پھر نبی ﷺ نے وہ جھنڈا انہیں
دے دیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ ہم جیسے نہ ہو جائیں؟
نبی ﷺ نے فرمایا کہ، جب تم ان کے علاقے میں پہنچو تو انہیں اسلام کی طرف دعوت دو، اور انہیں اللہ کے حقوق سے آگاہ کرو،
خدا تمہارے ذریعے کسی ایک آدمی کو ہدایت مل جائے تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۱۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ مَنْ رَوَّدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا
وَكَيْفَ دَنَ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرَفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَارِثٍ فَسَمِعَنِي التَّعْمَانُ بْنُ أَبِي
عِيَّاشٍ وَأَنَا أَخَذْتُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي
سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُ يَزِيدَ يَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَحَقًا سَحَقًا
لِمَنْ يَذَلُّ بَعْدِي [صححه البخارى (۶۵۸۳)، ومسلم (۲۲۹۰)]۔ [انظر: (۲۳۲۱۱)]

(۲۳۲۱۰) حضرت ہبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جو
شخص وہاں آئے گا وہ اس کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی
آئیں گے جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کیا تم نے حضرت
ہبل رضی اللہ عنہ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے
متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے بھی سنا ہے کہ نبی ﷺ فرمائیں گے یہ میرے اہل بیت ہیں، تو کہا
جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال سرانجام دیئے تھے؟ میں کہوں گا کہ دور ہو جائیں وہ لوگ جنہوں

نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا۔

(۲۳۲۱۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ [صححه البخاری (۶۴۷۴)، وابن

حبان (۵۷۰۱) والحاكم (۳۵۸/۴)]

(۲۳۲۱۱) حضرت کھل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیزوں کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۲۳۲۱۲) حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّى بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذُنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أُوْثِرُ بِنَصِيصِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِهِ [صححه البخاری (۲۴۵۱)، ومسلم (۲۰۳۰)، وابن حبان (۵۳۳۵)] [الطبرانی (۲۳۲۱۱)]

(۲۳۲۱۲) حضرت کھل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کوئی شراب لایا گیا نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد نبی ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ اپنا پیس خوردہ انہیں دے دوں؟ اس لڑکے نے ”نہیں“ کہا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میں آپ کے حصے پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ نبی ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ پر ٹپک دیا۔

(۲۳۲۱۳) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ أُمَّرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ مَسْجُوعَةٍ فِيهَا خَاشِيَتَاهَا قَالَ سَهْلٌ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هِيَ الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي فَجَنَّتُ بِهَا لِأَكْسُو كَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَإِنَّا لَنَازِرُهُ فَبَجَسَهَا فَلَانَ بَنُ فُلَانٍ رَجُلٌ سَمَاهُ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةَ أَكْسِيْنَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَتْ كُسِيْنَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلَتْهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّهَا لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي مَا سَأَلْتُهَ لَأَبْسِيْنَهَا وَلَكِنْ سَأَلْتُهَ إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمِتَ قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ [صححه البخاری (۱۲۷۷)]

(۲۳۲۱۳) حضرت کھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں ایک نئی ہوئی چادر ”جس پر دونوں طرف کنارہ لگی ہوئی تھی“ لے کر آئی (حضرت کھل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو چادر کی وضاحت بھی بتائی) اور کہنے لگی یا رسول اللہ! یہ میں اپنے ہاتھ سے بن کر آپ کے پاس لائی ہوں تاکہ آپ اسے پہن لیں نبی ﷺ کو چونکہ ضرورت تھی اس لئے وہ چادر اس سے

لے لی تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ جب باہر آئے تو وہ چادر آپ ﷺ کے جسم مبارک پر تھی ایک آدمی نے ”جس کا نام حضرت کبل بن دؤدؓ نے بتایا تھا“ اسے چھو کر دیکھا اور کہنے لگا کہ کسی عمدہ چادر ہے یا رسول اللہ! یہ مجھے پہننے کے لئے دے دیجئے نبی ﷺ نے فرمایا اچھا، گھر جا کر اسے لپیٹنا اور اس آدمی کے پاس اسے بھجوا دیا۔

لوگوں نے اس سے کہا بخدا اتم نے اچھا نہیں کیا یہ چادر نبی ﷺ کو کسی نے دی تھی اور نبی ﷺ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر تم نے ان سے مانگ لی بلکہ تم جانتے بھی ہو کہ وہ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے اس نے جواب دیا بخدا! میں نے یہ چادر پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ اس لئے مانگی ہے کہ دم واپس میں یہ میرا کفن بن جائے چنانچہ جس دن وہ فوت ہوا اس کا کفن وہی چادر تھی۔ (۲۳۲۱۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونِ بْنِ مَعْرُوفٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْحَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ فِي أَخْبَرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ خَطَرَ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ تَتَجَافَى حُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [صححه مسلم (۲۸۲۵)].

والحاكم (۴۱۳/۲)

(۲۳۲۱۳) حضرت کبل بن دؤدؓ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی ایک مجلس میں شریک ہوا جس میں نبی ﷺ جنت کے احوال بیان فرما رہے تھے جب گفتگو کا اختتام ہونے لگا تو آخر میں فرمایا وہاں ایسی چیزیں ہوں گی جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا اور نہ کسی کان نے سنا ہوگا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا ہوگا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی تَتَجَافَى حُنُوبُهُمْ عَنْ الْمَصَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

(۲۳۲۱۵) حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مُمُونٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا [راجع (۲۳۱۸۹)].

(۲۳۲۱۵) حضرت کبل بن دؤدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سوال کرنے کو ناپسند اور معیوب قرار دیا ہے (مکمل تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۲۳۲۱۸ دیکھیے)

(۲۳۲۱۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفُطْرَ [راجع (۲۳۱۹۰)]

(۲۳۲۱۶) حضرت کبل بن دؤدؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۳۳۱۷) حَدَّثَنَا رُبَيْعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَخْرَقَتْ قِطْعَةً مِنْ خَصِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ تَجْعَلُهُ عَلَى جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَوَّجَهُ قَالَ وَأَتَى بَرَسٌ فِيهِ مَاءٌ فَقَسَلَتْ عَنْهُ الدَّمَ [راجع: ۱۲۳۱۸۰]

(۳۳۱۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کے زخم کا علاج کس طرح کیا گیا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لاتے تھے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چمچہ مبارک سے خون دھوتی جاتی تھیں پھر انہوں نے ایک چٹائی لے کر اسے جلایا اور اس کی راکھ زخم میں بھردی (جس سے خون رک گیا)

(۳۳۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ عُوَيْمِرُ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ فَقَالَ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِهِ فَقَتَلَهُ أَقْتُلْ بِهِ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ قَالَ فَسَأَلَ عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ قَالَ فَلَقِيَهُ عُوَيْمِرُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قَالَ مَا صَنَعْتُ إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَابَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرُ وَاللَّهِ لَا تَأْتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَأَلْتُهُ فَاتَاهُ فَوَجَدَهُ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِمَا قَالَ فَدَعَا بِهِمَا فَلَاغَ بَيْنَهُمَا قَالَ فَقَالَ عُوَيْمِرُ لَيْنَ انْطَلَقْتُ بِهِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا قَالَ فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَارَتْ سَنَةً فِي الْمُتَلَاعَيْنِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبْرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمُ أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمِ الْمَالَتَيْنِ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَّقَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أَرَاهُ إِلَّا كَاذِبًا قَالَ فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الْمَكْرُوهِ [صححه البخارى (۴۲۳)، ومسلم (۱۴۹۲)، وابن حبان (۴۲۸۳)]

و ۴۲۸۸ و ۴۲۸۹۔ [راجع: ۱۲۳۱۸۹]۔

(۳۳۱۸) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا۔

پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عویمیر نے پوچھا کیا بنا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا بننا کیا تھا؟ تم نے مجھے اچھا کام نہیں بتایا میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو ہی اچھا نہیں سمجھا، عویمیر کہنے لگے کہ بخدا! میں خود نبی ﷺ کے پاس جاؤں گا اور ان سے یہ سوال پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو اس وقت تک نبی ﷺ پر اس سلسلے میں وحی نازل ہو چکی تھی اس لئے نبی ﷺ نے ان دونوں میاں بیوی کو بلا کر ان کے درمیان لعان کرادیا، پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے

کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز اعلان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

پھر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کا خیال رکھنا! اگر اس کے یہاں سیاہ رنگ، سیاہ آنکھوں اور بڑی سرینوں والا بچہ پیدا ہوا تو میں جو غیر کو سچا ہی سمجھوں گا، اور اگر اس کے یہاں سرخ رنگت والا اور چھپکلی کی مانند بچہ پیدا ہوا تو میں اسے جھوٹا سمجھوں گا، چنانچہ اس کے یہاں جو بچہ پیدا ہوا وہ ناپسندیدہ صفات کے ساتھ تھا۔ (جس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر ان صفات پر بچہ پیدا ہوا تو میں جو غیر کو سچا سمجھوں گا)

(٢٣١٩) حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ لَمَّا لَاَعَ نَ عَوْنُ مَرْ
أَخُو بَنِي الْمُجَلَانِ أَمْرَاتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ظَلَمْتُهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا هِيَ الطَّلَاقُ وَهِيَ الطَّلَاقُ وَهِيَ الطَّلَاقُ
[راجع: ٢٣١٨٩]

(۲۳۲۱۵) حضرت کھل چھوڑ سے مروی ہے کہ وہ اس وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے جب عمو میر نے اپنی بیوی سے طلاق کیا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں نے اسے اپنے پاس ہی رکھا تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا، لہذا میں اسے طلاق دیتا ہوں، طلاق، طلاق۔

(٢٣٣٠) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَهَلْ تَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ مَاذَا قَالَ سُورَةَ كَذَا وَسُورَةَ كَذَا قَالَ فَقَدْ أَمَلَكْتُكُمَهَا بِمَا مَعَكُمْ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ فَارِئْتَهُ يَمْضِي وَهِيَ تَبْعُهُ

[راجع: ٢٣١٨٤].

(۲۳۲۰) حضرت نبل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا کلام قرآن کریم کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔ (۲۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ حُجْرَتِهِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِزْرَى فَقَالَ لَوْ أَغْلَمَ أَنَّ هَذَا يَنْظُرُنِي حَتَّى آتِيَهُ لَطَعَنْتُ بِالْمِزْرَى فِي عَيْنَيْهِ وَهَلْ جُعِلَ إِلَّا سِتْمَانًا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ [راجع: ۲۳۱۸۸]۔

(۲۳۲۲۱) حضرت سہل ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نبی ﷺ کے حجرہ مبارک میں کسی سوراخ سے جھانکنے لگا، نبی ﷺ کے دست مبارک میں اس وقت ایک کنگھی تھی جس سے نبی ﷺ اپنے سر میں کنگھی فرما رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں یہ کنگھی تمہاری آنکھوں پر دے مارتا اجازت کا حکم نظر ہی کی وجہ سے تو دیا گیا ہے۔

(۲۳۲۲۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعُثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ

كَهَيْدِهِ مِنْ هَيْدِهِ [راجع: ۲۳۱۸۲]۔

(۲۳۲۲۲) حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۲۲۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو عَسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّحْلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّحْوِ الْيَتِيمِ [راجع: ۲۳۲۰۱]

(۲۳۲۲۳) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جنت والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اہل جہنم میں ہوتا ہے اسی طرح انسان بظاہر لوگوں کی نظروں میں اہل جہنم والے اعمال کر رہا ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ جنتی ہوتا ہے اور اعمال کا اعتبار خاتم سے ہوتا ہے۔

(۲۳۲۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فَيْئِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَفِي الْمُسْكِينِ يَعْنِي الشُّؤْمُ اصْحَحْ

السَّخَارَى (۲۸۵۹)، ومسلم (۲۲۲۶) [انظر: ۲۳۲۵۴]

(۲۳۲۲۴) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔
(۲۳۲۲۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَاصِمِ بْنِ عَبْدِ أَقْبِصَهَا إِلَيْكَ حَتَّى تَلِدَ عِنْدَكَ فَإِنْ تَلَدَ أَحْمَرٌ فَهُوَ لِأَبِيهِ الَّذِي انْتَفَى مِنْهُ لُغُوبٌ وَإِنْ وَلَدَتْهُ الشَّعْرُ أَسْوَدَ الْكَسَانِ فَهُوَ لِابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ عَاصِمٌ فَلَمَّا رَفَعَ أَخَذْتُهُ إِلَيَّ فَإِذَا رَأْسُهُ مِثْلُ فَرْوَةِ الْحَمَلِ الصَّغِيرِ ثُمَّ أَخَذْتُ قَالَ يَعْقُوبُ بِفُفْمِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرٌ مِثْلُ النِّبْقَةِ وَاسْتَقْبَلَنِي لِسَانُهُ أَسْوَدُ مِثْلُ التَّمْرَةِ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی حسن (أبو داود: ۲۲۴۶)]۔

(۲۳۲۲۵) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس عورت کو اپنے ساتھ لے جاؤ تاکہ تمہارے یہاں یہ اپنے بچے کو جنم دے اگر اس کا بچہ سرخ رنگت کا ہو تو اس کا باپ وہی ہوگا جس نے اپنے نسب کی اس سے نفی کر دی ہے یعنی عویمر کا اور اگر اس کے یہاں گھنگھریالے بالوں اور کالی زبان والا بچہ پیدا ہو تو وہ ابن سماء کا ہوگا۔

عاصم کہتے ہیں کہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے اٹھایا اس کا سر بکری کے چھوٹے بچے کی پوشتیں جیسا تھا پھر میں نے اس کا منہ پکڑا تو وہ پیر کی طرح سرخ تھا اور اس کی زبان کھجور کی طرح کالی تھی میں نے یہ دیکھ کر بے ساختہ کہا کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

(۲۳۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْأَسْلَمِيُّ يُعْنَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي أَسَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سِيلَ عَنِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أَسَسَ عَلَى النَّقْوَى قَالَ هُوَ مَسْجِدِي [راجع: ۲۳۱۹۱]

(۲۳۳۲) حضرت کھل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ سے اس مسجد کے متعلق ”جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی“ پوچھا گیا تو فرمایا وہ میری مسجد ہے۔

(۲۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ وَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أَمْتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ قَالَ سَبْعَ مِائَةِ أَلْفٍ بِغَيْرِ حِسَابٍ [صححه البخاری: (۳۲۴۷) و مسلم: (۲۱۵)]

(۲۳۳۴) حضرت کھل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے ستر ہزار آدمی جنت میں بلا حساب کتاب داخل ہوں گے۔

(۲۳۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرِ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ قَابِطٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ مَأَلَفَةٌ وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأَلَفُ وَلَا يُؤَلَفُ [إخرجه الطبرانی في الكبير (۵۷۴۴) قال شعيب: متن الحديث حسن]

(۲۳۳۶) حضرت کھل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن محبت کا مرکز ہوتا ہے اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے جو لوگوں سے محبت کرے اور نہ لوگ اس سے محبت کریں۔

(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْرَى عَلَى تَرْعَةٍ مِنْ تَرْعَةِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ لَهُ مَا التَّرْعَةُ يَا أَبَا الْعَبَّاسِ قَالَ الْبَابُ [إخرجه الطبرانی في الكبير (۵۸۰۹) قال شعيب: إسناده صحيح] . [النظر: ۲۳۲۶۲]

(۲۳۳۸) حضرت کھل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا ممبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا۔

(۲۳۳۹) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلصَّائِمِينَ بَابًا فِي الْجَنَّةِ يَقَالُ لَهُ الرَّبَّانُ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ غَيْرُهُمْ إِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أَغْلِقَ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا [راجع: ۲۳۲۰۶]

(۲۳۲۳۰) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے، قیامت کے دن یہ اعلان کیا جائے گا کہ روزے دار کہاں ہیں؟ ریان کی طرف آؤ، جب ان کا آخری آدمی بھی اندر داخل ہو چکے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا جو وہاں داخل ہو جائے گا وہ یہیے گا اور جو وہاں کا پانی پی لے گا وہ پھر کبھی یہاں نہ ہوگا۔

(۲۳۲۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۳۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سوال کرنے کو ناپسند اور معیوب قرار دیا ہے (کمل تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۲۳۲۱۸ دیکھئے)

(۲۳۲۳۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۵۶۴۸]

(۲۳۲۳۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے لگنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۳۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ فِي الصَّلَاةِ لِلرَّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ [راجع: ۲۳۱۸۷]

(۲۳۲۳۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کو نماز میں کسی غلطی کا احساس ہو تو اسے ”سبحان اللہ“ کہنا چاہیے، کیونکہ تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لئے۔

(۲۳۲۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَإِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]

(۲۳۲۳۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور عسری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۳۵) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۵۶۴۶]

(۲۳۲۳۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ جمعہ کے دن نبی ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے بعد قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے تھے۔

(۲۳۳۱۶) حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي لَحَاءِ أَى حِصَامٍ كَانَ بَيْنَهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَقَالَ بِلَالٌ يَا بَكْرُ أَقِيمْ وَتُصَلِّى بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَعَمْ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ لِيُصَلِّىَ بِالنَّاسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ فَصَفَحَ الْقَوْمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكَادُ يُلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا التَّفَتُّ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرِقُ الصُّفُوفَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ فَتَأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا بَالُكَ إِذَا أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ لَمْ تَقُمْ قَالَ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ إِذَا نَأْتَكُمْ أَمْرٌ فَصَحَّحْتُمْ سَحَّوْا فَإِنَّ التَّصْفِيحَ لِلنِّسَاءِ [راجع: ۲۳۱۸۷]

(۲۳۳۳۲) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ سیدنا صدیق اکبرؓ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلالؓ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبرؓ نے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو لیکن حضرت ابوبکرؓ پیچھے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ کی یہ جرات کہاں کہ وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجا کیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابوبکرؓ کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور بحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے۔

(۲۳۳۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعُوا الْيُمْنَى عَلَى الْبُسْرَى فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا يُنْمِي ذَلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُنْمِي يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۷۴۰)]

(۲۳۳۳۷) حضرت اہل بیتؑ سے مروی ہے کہ دوران نماز لوگوں کو کہا جاتا تھا بائیں ہاتھ پر رکھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔
(۲۳۳۳۸) قَرَأَتْ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصَدِّقُهَا بِإِيَّاهُ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا إِزَارَكَ جَلَسَتْ لَا إِزَارَ لَكَ فَالتَمَسَ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ التَّمَسَّ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالتَمَسَ قَلَمٌ يَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُورَةٍ يُسَمِّيَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ [صححه

الحخاری (۲۳۲۰)، ومسلم و صححه ابن حبان (۴۰۹۳)] [إراجع: ۲۳۱۸۴]

(۲۳۲۳۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں لوگوں کے ساتھ تھا کہ ایک عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے لئے بہہ کر دیا ہے، اب جو آپ کی رائے ہو (وہ کافی دیر تک کھڑی رہی) پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! (اگر آپ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو) مجھ سے ہی اس کا نکاح کر دیجئے، نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ تین مرتبہ وہ عورت کھڑی ہوئی، نبی ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ کیا تمہارے پاس اسے مہر میں دینے کے لئے کچھ ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور کچھ تلاش کر کے لاؤ اس نے کہا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اگر چلو ہے کی انگلی ہی ملے تو وہی لے آؤ وہ کہنے لگا کہ مجھے تو بے کی انگلی بھی نہیں ملی، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تمہیں قرآن بھی کچھ آتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! فلاں فلاں سورت، نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اس عورت کے ساتھ تمہارا نکاح قرآن کی ان سورتوں کی وجہ سے کر دیا۔

(۲۳۲۳۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعُجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَالَهُ فَتَقَتَّلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلَّ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَغَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مِمَّا يَسْمَعُ قَالَ إِسْحَاقُ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّمَا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَّ النَّاسُ فَقَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا ابْتِغَالَهُ فَتَقَتَّلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبِكَ فَادْهَبْ فَأَبَتْ بِهَا قَالَ سَهْلٌ

بُنْ سَعْدٍ قَتَلَانَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ عُوَيْمِرُ كَذَبْتُ عَلَيْهِ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْسَكْتُهَا فَلَقْتُهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۳۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ
نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھئے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی
قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا
نہیں سمجھا۔

پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کی عاصم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو عویمیر نے پوچھا کیا بنا؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا: بنا کیا تھا؟ تم نے مجھے اچھا
کام نہیں بتایا، میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو ہی اچھا نہیں سمجھا، عویمیر کہنے لگے کہ بخدا میں خود نبی ﷺ کے
پاس جاؤں گا اور ان سے یہ سوال پوچھ کر رہوں گا، چنانچہ وہ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو اس وقت تک نبی ﷺ پر اس مسئلے
میں وحی نازل ہو چکی تھی اس لئے نبی ﷺ نے ان دونوں مہاں بیوی کو بلا کر ان کے درمیان لعان کر دیا، پھر عویمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے
کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے ساتھ لے گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر ظلم کیا ہے چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ
کے قلم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

(۲۳۲۴۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ فَالْشَّارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَمْكُثَ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ [راجع: ۲۳۱۸۷]

(۲۳۲۴۰) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح لانے
کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی
جگہ رہو، لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے آ گئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھادی، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۲۴۱) حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَفِيْلٍ عَنْ حَالِلَةَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَجُلًا
مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ أَمْرَاتِهِ رَحْلًا
أَيْقَلَهُ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ التَّلَاغِي فَقَالَ قَدْ قُضِيَ فِيكَ وَفِي أَمْرَاتِكَ
قَالَ قَتَلَانَا وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ فَارَقَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۱۸۹]

(۲۳۲۴۱) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری صحابی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر

ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ اس پر اللہ نے لعان کا حکم نازل کر دیا اور نبی ﷺ نے فرمایا اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق اپنا حکم نازل کر دیا ہے، چنانچہ میرے سامنے ان دونوں نے لعان کیا اور نبی ﷺ نے انہیں جدا کر دیا۔

(۲۳۲۴۲) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عَمَرَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَبِدُّ إِلَى جَذَعٍ فَقَالَ قَدْ كَفَّرَ النَّاسُ وَلَوْ كَانَ لِي شَيْءٌ يَعْنِي أَفْعَدُ عَلَيْهِ قَالَ عَبَّاسٌ فَلَذَهَبَ أَبِي فَقَطَعَ عِيْدَانَ الْمُنْبِرِ مِنَ الْعَابَةِ قَالَ فَمَا أَذْرِي عَلَيْهِمَا أَبِي أَوْ اسْتَعْمَلَهَا [اخرجه الطبرانی (۵۷۳۲)۔ قال شعيب: صحيح وهذا إسناد ضعيف]

(۲۳۲۴۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ خطبہ دینے کے لئے ایک جگہ کے ساتھ ٹپک لگایا کرتے تھے ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں کی تعداد بڑھ گئی ہے اگر کوئی چیز ہوتی تو میں اس پر بیٹھ جایا کرتا، حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے بیٹے عباس کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب گئے اور ”عابہ“ نامی جگہ سے منبر کے لئے لکڑیاں کاٹیں، اب مجھے یاد نہیں کہ اسے والد صاحب نے خود بنایا تھا یا کسی سے مزدوری پر بنوایا تھا۔

(۲۳۲۴۴) حَدَّثَنَا رُبَيْعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِرًا يَدِيهِ قَطُّ يَدْعُو عَلَى مَنْسَرٍ وَلَا غَيْرِهِ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَّا يَصْحُ يَدِيهِ حَلَوٌ مَنَسَبِيهِ وَيُشِيرُ بِأَصْبُعِهِ إِشَارَةً [صححه ابن خزيمة (۱۴۵۰)۔ وابن حبان (۸۸۳)۔ والحاكم (۵۳۵/۱)]

(۲۳۲۴۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر یا کسی اور جگہ ہاتھ پھیلا کر دعا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، نبی ﷺ جب بھی دعا فرماتے تو اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے سامنے برابر رکھتے اور انگلی سے اشارہ فرماتے تھے۔

(۲۳۲۴۶) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عِدِيٍّ قَالَ جَاءَهُ عُوَيْمِرُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَجْلَانَ فَقَالَ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيْقَلْتَهُ فَيَقْتُلُوهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ سَلَى لِي يَا عَاصِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فِكْرَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، فَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا سَنَةً فِي الْمَتَلَعَيْنِ [قال الألبانی صحيح النسائي: ۱۷۰/۶]

(۲۳۲۴۷) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ

نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھے کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پائے اور اسے قتل کر دے تو کیا بدلے میں اسے بھی قتل کر دیا جائے گا یا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا تو نبی ﷺ نے اس سوال کو اچھا نہیں سمجھا.... پھر مروی ہے پوری حدیث ذکر کی اور کہا انہوں نے نبی ﷺ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو جدا کر دیا (طلاق دے دی) اور یہ چیز لعان کرنے والوں کے درمیان رائج ہو گئی۔

(۲۳۲۵۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَتَوَضُّعٌ سَوَاطِئِ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۰۶۴۸]

(۲۳۲۳۵) حضرت بکری بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۴۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَذَكَرَ مَعَهَا [راجع: ۱۰۶۴۸]۔

(۲۳۲۳۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۴۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفِطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]

(۲۳۲۳۷) حضرت بکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۲۴۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي يَحْيَى عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيَّ مِنْ بَضَاعَةٍ

(۲۳۲۳۸) حضرت بکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی ﷺ کو کبیر بضاعہ کا پانی پلایا ہے۔

(۲۳۲۴۹) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ الْفَضِيلِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالِخَنْدَقٍ فَأَخَذَ الْكِرْزَيْنِ فَحَقَّرَ بِهِ

فَصَادَتْ حَجْرًا فَضَحِكَ قِيلَ مَا بَضَحَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَحِكْتُ مِنْ نَاسٍ يُؤْتِي بِهِمْ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فِي النُّكُولِ يُسَافِقُونَ إِلَى الْجَنَّةِ [إسنادہ ضعیف]۔

(۲۳۲۳۹) حضرت بکری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خندق کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، نبی ﷺ نے ایک بڑی کدال پکڑی اور خندق کو ہونے لگے اچانک ایک پتھر سامنے آیا تو نبی ﷺ ہنسنے لگے، کسی نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو فرمایا میں ان لوگوں پر

نہں رہا ہوں جنہیں مشرق کی جانب سے بیڑیوں میں جکڑ کر لایا گیا اور جنت کی طرف ہانک دیا گیا۔

(۲۳۲۵۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَبْعُثُ وَالسَّاعَةَ هَكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ السَّيِّئَةِ وَالْوُسْطَى (راجع: ۲۳۱۸۲)۔

(۲۳۲۵۰) حضرت کمال بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے جیسے یہ انگلی اس انگلی کے قریب ہے۔

(۲۳۲۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْقَاصِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَدْ افْتَتَلُوا وَتَرَامُوا بِالْحِجَارَةِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَخَاتَمَ الصَّلَاةَ فَخَاءَ بِلَالٍ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالَ اتَّصَلِي فَأَقِمِ الصَّلَاةَ قَالِ نَعَمْ فَإِنَّمَا بِلَالٌ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَهَفَّتِ النَّاسُ وَزَالَهُ خَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ ذَهَبَ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ حَتَّى بَلَغَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ وَقَفَ وَجَعَلَ النَّاسُ يُصَفِّقُونَ لِيُؤْذِنُوا أَمَا بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ التَّنَفُّثَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ مَعَ النَّاسِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَيْتُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ كَأَنَّهُ يَدْعُو ثُمَّ اسْتَأْخَرَ الْفَقِيرَ حَتَّى جَاءَ الصَّفَّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَرَأَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِأَلَيْكُمْ وَنَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَجَعَلْتُمْ تَصَفَّقُونَ إِذَا نَابَ أَحَدَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسِّحْ التَّسْبِيحَ لِلرَّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ لِمَ رَفَعْتَ يَدَيْكَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتُبْتَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ قَالَ رَفَعْتُ يَدَيَّ لِأَنِّي حَمِدْتُ اللَّهَ عَلَى مَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لِأَنِّي أَبِي فَحَافَةٌ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (راجع: ۲۳۱۸۷)۔

(۲۳۲۵۱) حضرت سہل بن مثنیٰ سے مروی ہے کہ کچھ انصاری لوگوں کے درمیان کچھ رنجش ہو گئی تھی جن کے درمیان صلح کرانے کے لئے نبی ﷺ تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا تو حضرت بلالؓ سیدہ صدیق اکبرؓ کے پاس آئے اور عرض کیا اے ابوبکر! نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن نبی ﷺ یہاں موجود نہیں ہیں کیا میں اذان دے کر اقامت کہوں تو آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھا دیں گے؟ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا تمہاری مرضی چنانچہ حضرت بلالؓ نے اذان و اقامت کہی اور حضرت صدیق اکبرؓ بیٹھنے آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

اسی دوران نبی ﷺ تشریف لے آئے لوگ تالیاں بجانے لگے جسے محسوس کر کے حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹنے لگے

نبی ﷺ نے انہیں اشارے سے فرمایا کہ اپنی ہی جگہ رہو، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چھپے آگئے اور نبی ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے فرمایا اے ابو بکر! تمہیں اپنی جگہ ٹھہرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ یہ جرات کہاں کر وہ نبی ﷺ سے آگے بڑھے پھر نبی ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم لوگوں نے تالیاں کیوں بجانیں؟ انہوں نے عرض کیا تاکہ ابو بکر کو مطلع کر سکیں نبی ﷺ نے فرمایا تالیاں بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے اور سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کیلئے ہے۔

(۲۳۲۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي صَلَاتِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى تِبَاضُ حَدَنِهِ

(۲۳۲۵۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز میں دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے اپنا چہرہ اس قدر پھیرتے کہ رخسار مبارک کی سفید نظر آتی تھی۔

(۲۳۲۵۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ وَفَاءِ بْنِ شُرَيْحٍ الصَّدْفِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيكُمْ كِتَابُ اللَّهِ يَتَعَلَّمُهُ الْأَسْوَدُ وَالْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ تَعَلَّمُوهُ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُهُ نَاسٌ وَلَا يُجَاوِزُوا تَرَاتِبَهُمْ وَيَقُومُونَهُ كَمَا يَقُومُ السَّهْمُ فَيَتَعَجَّلُونَ آخِرَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَ

(۲۳۲۵۳) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم میں اللہ کی کتاب موجود ہے، جو سیاہ، سرخ اور سفید سب ہی سیکھیں گے، تم وہ زمانہ آنے سے پہلے اسے سیکھ لو جبکہ کچھ لوگ اسے سیکھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور اسے تیر کی طرح سیدھا کریں گے اور اس کا ثواب آخرت پر رکھنے کی بجائے دنیا میں ہی طلب کریں گے۔

(۲۳۲۵۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرِو الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمُسْكَنِ [راجع: ۲۳۲۲۴]

(۲۳۲۵۴) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نحوست اگر کسی چیز میں ہوتی تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہوتی۔

(۲۳۲۵۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ قَرِئَ عَلَى مَالِكٍ أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ شِمَالِهِ الْأَشْيَاحُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنِي فِي أَنْ أُعْطِيَهُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ لِأَوْفَرِ بَنَصِيصِي مِنْكَ أَحَدًا [راجع: ۲۳۲۱۲]

(۲۳۲۵۵) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ کوئی شرب لایا گیا نبی ﷺ نے اسے نوش فرمایا آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد نبی ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کیا تم مجھے اس بات کی اجازت دیتے ہو کہ اپنا پس خوردہ انہیں دے دوں؟ اس لڑکے نے ”نہیں“ کہا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میں آپ کے حصے پر کسی کو

ترجیح نہیں دوں گا چنانچہ نبی ﷺ نے وہ برتن اس کے ہاتھ پر ٹپک دیا۔

(۲۳۴۵۶) حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَزَوْجَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو النَّضْرِ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا [راجع: ۱۰۶۴۸]۔

(۲۳۴۵۷) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے لکنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۴۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَدُوُّ الرَّحْمَنِ بْنُ الْفَرَسِيِّ عَنْ حَمْرَةَ بِنْتِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ عَنْ أَبِيهِ قَالَا مَرَّ بَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُ لَهُ فَخَرَحْنَا لَهُ فَخَرَحْنَا حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى إِذَا انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ حَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْلِسُوا وَدَخَلَ هُوَ وَأَبِي بِالْجَوْنِيَّةِ فَعَزَلْتُ فِي بَيْتٍ فِي النَّخْلِ أُمَيْمَةُ بِنْتُ النَّعْمَانِ بِنْتُ شَرَّاحِيلَ وَمَعَهَا دَايَةٌ لَهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي لِي نَفْسِكَ قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلَائِكَةُ نَفْسَهَا لِلْسُّوْقَةِ قَالَ أَبَى وَقَالَ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي الْجَوْنِ يُقَالُ لَهَا أُمَيْمَةُ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ لَقَدْ عَذَّبْتُ بِمَعَاذِ اللَّهِ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا فَارِسِيَّتَيْنِ وَالْحَقِيقَةُ بِأَهْلِهَا [راجع: ۱۱۶۱۵۸]۔

(۲۳۴۵۷) حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ اور سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ہمارے پاس سے گزرے، میں بھی ہمراہ ہو گیا، حتیٰ کہ چلتے چلتے ہم ”سوط“ نامی ایک باغ میں پہنچے، وہاں ہم بیٹھ گئے، نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک طرف بٹھا کر ایک گھر میں داخل ہو گئے، جہاں نبی ﷺ کے پاس قبیلہ جون کی ایک خاتون کو لایا گیا تھا، نبی ﷺ نے اس کے ساتھ امیر بنت نعمان رضی اللہ عنہا کے گھر میں غلوت کی، اس خاتون کے ساتھ سواری کا جانور بھی تھا، نبی ﷺ جب اس خاتون کے پاس پہنچے تو اس سے فرمایا کہ اپنی ذات کو میرے لیے ہبہ کر دو، اس پر (العیاذ باللہ) وہ کہنے لگی کہ کیا ایک ملکہ اپنے آپ کو کسی بازاری آدمی کے حوالے کر سکتی ہے؟ تم میں سے اللہ کی پناہ میں آئی ہوں نبی ﷺ نے فرمایا تم نے ایسی ذات سے پناہ چاہی جس سے پناہ مانگی جاتی ہے، یہ کہہ کر آپ ﷺ کا ہر آگے اور فرمایا اے ابواسید! اسے دو جوڑے دے کر اس کے اہل خانہ کے پاس چھوڑ آؤ، بعض راویوں نے اس عورت کا نام ”امینہ“ بتایا ہے۔

(۲۳۴۵۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَلُوا الْفُطْرَ [راجع: ۲۳۱۹۰]۔

(۲۳۴۵۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک خیر پر قائم رہے گی جب تک وہ

افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

(۲۳۵۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ الْمُنْبَرِّ مِنْ أَيِّ عَوْدٍ هُوَ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِنْ أَيِّ عَوْدٍ هُوَ وَأَعْرِفُ مَنْ عَمِلَهُ وَأَيُّ يَوْمٍ صُنِعَ وَأَيُّ يَوْمٍ وُضِعَ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ أُرْسِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ لَهَا غُلَامٌ نَجَارٌ فَقَالَ لَهَا مَرِي غُلَامُكَ النَّجَارُ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسَ عَلَيْهَا إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ فَلَذَهَبَ إِلَى الْعَابَةِ فَقَطَعَ طَرَفَاءَ فَعَمِلَ الْمُنْبَرَّ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَأَرْسَلَتْ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوُضِعَ فِي مَوْضِعِهِ هَذَا الَّذِي تَرَوْنَ فَجَلَسَ عَلَيْهِ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضِعَ فَكَبَّرَ هُوَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ الْفُقَهَرَى فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ ثُمَّ عَادَ حَتَّى فَرَغَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا فَعَلْتُ هَذَا لِتَأْتُمُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَاحِي فَقِيلَ لِسَهْلِ هَلْ كَانَ مِنْ شَأْنِ الْجِدْعِ مَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ قَدْ كَانَ مِنْهُ الَّذِي كَانَ إِصْحَاحُ النَّحَاي (۴۴۸)، وَمُسْلِم (۵۴۴)، وَابْنُ خُزَيْمَةَ (۱۵۲۱) وَ (۱۵۲۲) وَ (۱۷۷۹)، وَابْنُ حِبَّانَ (۲۳۱۸۶) [راجع: (۲۱۴۲)].

(۲۳۵۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ کا منبر کس لکڑی سے بنایا ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا بخدا! یہ بات سب سے زیادہ مجھے معلوم ہے کہ وہ کس لکڑی سے بنایا ہوا تھا؟ کس نے اسے بنایا تھا؟ کس دن بنایا گیا تھا؟ کس دن مسجد نبوی میں لا کر رکھا گیا اور جس دن نبی ﷺ پہلی مرتبہ اس پر رونق افروز ہوئے وہ بھی میں نے دیکھا ہے۔

ان تمام باتوں کی تفصیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک خاتون کے پاس ”جس کا ایک غلام بوڑھی تھا“ پیغام بھیجا کہ اپنے بوڑھی غلام سے کہو کہ میرے لئے کچھ لکڑیاں شونک دے تاکہ میں دوران تقریر ان پر بیٹھ سکوں اس عورت نے اپنے غلام کو اس کا حکم دیا تو وہ ”غائب“ چلا گیا اور ایک درخت کی لکڑیاں کاٹیں اور تین میڑھیوں پر مشتمل منبر بنادیا اس عورت نے وہ منبر نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا نبی ﷺ نے اسے اسی جگہ رکھوا دیا جہاں آج تم اسے دیکھ رہے ہو اور اسی دن پہلی مرتبہ اس پر تشریف فرما ہوئے اور اس پر تکبیر کہی پھر جھک کر اٹھے پاؤں نیچے اترے اور جبہ ریز ہو گئے لوگوں نے بھی نبی ﷺ کے ہمراہ سجدہ کیا حتیٰ کہ اس سے فارغ ہو گئے اور فرمایا لوگو! میں نے یہ اس لئے کیا ہے کہ تم میری اقتداء کر سکو اور میرا طریقہ نماز سیکھ لو کسی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس ”تے“ کے متعلق لوگوں میں جو بات مشہور ہے کیا وہ صحیح ہے؟ انہوں نے فرمایا جو واقعہ رونما ہوا تھا وہ تو پیش آیا تھا۔

(۲۳۶۰) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْعُدُوَّةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعٌ سَوَطٌ أَحَدُكُمْ فِي الْجَنَّةِ

خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا [راجع: ۱۵۶۴۸]۔

(۲۳۲۶۰) حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے راستے میں ایک دن کی پہرہ داری دنیا و مایعہا سے بہتر ہے، اللہ کے راستے میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے ٹکنا دنیا و مایعہا سے بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کے کوڑے کی جگہ دنیا و مایعہا سے بہتر ہے۔

(۲۳۲۶۱) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يُعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا قَرُطُكُمْ عَلَى الْخَوْضِ مَنْ وَرَدَ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمًا أَبَدًا أَبْصُرْتُ أَنْ لَا يَرِدَ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يَحُلُّ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ أَحَدْتُ بِهِ فَقَالَ وَأَشْهَدُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَزِيدُ فِيهِ فَيَقُولُ وَأَقُولُ إِنَّهُمْ أُمِّي أَوْ مِنِّي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَدِّكَ أَوْ مَا بَدَلُوا بِعَدِّكَ فَأَقُولُ سَحَقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي [راجع: ۱۳۲۲۱]

(۲۳۲۶۱) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرات کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا، جو شخص وہاں آئے گا وہ اس کا پانی بھی پئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پیچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے، لیکن پھر ان کے اور میرے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی جائے گی۔

ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت نعمان بن ابی عیاش نے مجھے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا تو کہنے لگے کیا تم نے حضرت کہل رضی اللہ عنہ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے انہیں یہ اضافہ نقل کرتے ہوئے بھی سنا ہے کہ نبی ﷺ فرمائیں گے یہ میرے امتی ہیں، تو کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا اعمال سرانجام دیئے تھے؟ میں کہوں گا کہ دور ہو جائیں وہ لوگ جنہوں نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا۔

(۲۳۲۶۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّانُ بَصْرِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْبَرِي هَذَا عَلَى تَرُوعَةٍ مِنْ تَرُوعِ الْجَنَّةِ [راجع: ۲۳۲۲۹]۔

(۲۳۲۶۲) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرا منبر جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہوگا۔

(۲۳۲۶۳) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى بِامْرَأَةٍ سَمَّاهَا فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَرْأَةِ فَلَدَعَاهَا فَسَأَلَهَا عَمَّا قَالَ فَأَنْكَرَتْ فَحَدَّثَهُ وَتَرَكْتُهَا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود)]

(۴۴۳۷، ۴۴۶۶)۔ قال شعيب حسن وهذا إسناد ضعيف [

(۲۳۲۶۳) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اس نے

ایک عورت سے بدکاری کی ہے جس کا نام بھی اس نے بتایا نبی ﷺ نے اس عورت کو بلا بھیجا اور اس سے اس شخص کی بات کے متعلق پوچھا تو اس نے انکار کر دیا نبی ﷺ نے اس آدمی پر حد جاری فرمادی اور عورت کو چھوڑ دیا۔

(۲۳۲۱۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاوُنَ الْغُرُفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاوُونَ الْكُؤُوبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَقَدْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاوُونَ الْكُؤُوبَ الدَّرَى فِي الْأَفْقِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ [صححه البخاری (۶۵۵۵) ومسلم (۲۸۳۰) وابن حبان (۷۳۹۲ و ۲۰۹)]

(۲۳۲۹۳) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اہل جنت بالا خانوں کو جنت میں اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان پر ستارے دیکھتے ہو راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جیسے تم شرقی یا مغربی افق میں ایک چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو۔

(۲۳۳۱۵) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مِصْعَبُ بْنُ قَابَتٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ بِمَنْزِلَةِ الرَّأْسِ مِنَ الْجَسَدِ يَأْتِيهِ الْمُؤْمِنُ لِأَهْلِ الْإِيمَانِ كَمَا يَأْتِي الْجَسَدَ لِمَا فِي الرَّأْسِ [إخرجه الطبرانی (۵۷۴۳)].

قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد ضعيف]

(۲۳۳۲۵) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مومن کا اہل ایمان میں وہی درجہ ہوتا ہے جو سر کا جسم میں ہوتا ہے اور ایک مومن تمام اہل ایمان کے لئے اسی طرح تڑپتا ہے جیسے جسم سر کی تکلیف کے لئے تڑپتا ہے۔

(۲۳۳۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرَكِبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِثْلًا بِمِثْلٍ [إخرجه الطبرانی (۶۰۱۷)].

(۲۳۳۶۲) حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم لوگ پہلے لوگوں کے طریقوں پر پورا پورا چل کر رہو گے۔

(۲۳۳۶۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا جَمِيلُ الْأَسَدِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تُدْرِكُنِي زَمَانٌ أَوْ لَا تُدْرِكُوا زَمَانًا لَا يَنْبَغُ فِيهِ الْعِلْمُ وَلَا يَسْتَحْيِي فِيهِ مِنَ الْحِلْمِ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الْأَعَاجِمِ وَالسِّنْتُهُمُ السِّنَةُ الْعَرَبِ

(۲۳۳۶۸) حضرت کہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ! میں ایسا دور رکھی نہ پاؤں اور تم بھی نہ پاؤ جس میں اہل علم کی پیروی نہ کی جائے بردبار لوگوں سے شرم نہ کی جائے، جن کے دل عجیبوں کی طرح اور دُور میں

اہل عرب کی طرح ہوں۔

(۲۳۳۶۸) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَسْبُوا بَعْثًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ أَسْلَمَ أَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ (۶۰۱۳). قال شعيب:

حسن لغیره وهذا إسناد ضعيف [.

(۲۳۳۶۸) حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تیج کو برا بھلا مت کہا کرو کیونکہ وہ

مسلمان ہو گیا تھا۔

حَدِيثُ أَبِي زَيْدٍ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ رَضِيَ

حضرت ابو زيد عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۶۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو نَهْلِكٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ الْأَنْصَارِيُّ

قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً فَأَتَيْتُهُ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَانَتْ فِيهِ شَعْرَةٌ فَأَخَذْتُهَا فَقَالَ

اللَّهُمَّ حُمَّلُهُ قَالَ قَرَأْتُهُ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَتَسْمِيْنٌ لَيْسَ فِي لَحْيَيْهِ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ [انظر: ۲۳۲۷۱].

(۲۳۳۶۹) حضرت ابو زيد عمروؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی طلب کیا میں ایک پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا

اس میں ایک بال تھا جسے میں نے نکال لیا نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اسے جمال عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

ابو زيدؓ کو ۹۴ سال کی عمر میں دیکھا تو ان کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔

(۲۳۳۷۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ بْنُ وَقْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا نَهْلِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ عَمْرُو بْنُ

أَخْطَبَ قَالَ رَأَيْتُ النُّخَاتِمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَرَّجَلٍ قَالَ يَأْصِغُهُ الثَّلَاثَةُ

هَكَذَا فَمَسَحَتْهُ بِيَدِي

(۲۳۳۷۰) حضرت ابو زيد عمروؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی ہے اور اسے

اپنے ہاتھ سے چھو کر بھی دیکھا ہے۔

(۲۳۳۷۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَمِينُ ابْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَقْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَهْلِكٍ الْأَزْدِيُّ عَنْ عَمْرُو

بْنِ أَخْطَبَ قَالَ اسْتَسْقَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَفِيهِ شَعْرَةٌ فَرَفَعْتُهَا ثُمَّ نَأَوَلْتُ

فَقَالَ اللَّهُمَّ حُمَّلُهُ قَالَ قَرَأْتُهُ بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِينَ وَتَسْمِيْنٌ سَنَةً وَمَا فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَيْهِ شَعْرَةٌ بَيْضَاءُ [راجع: ۲۳۲۶۹]

(۲۳۳۷۱) حضرت ابو زيد عمروؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پانی طلب کیا میں ایک پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوا

اس میں ایک بال تھا جسے میں نے نکال لیا نبی ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اسے جمال عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

ابوزید رضی اللہ عنہ ۹۴ سال کی عمر میں دیکھا تو ان کی داڑھی میں ایک بال بھی سفید نہ تھا۔

(۲۳۲۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ حَوْصِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زَيْدٍ يَقُولُ قَاتَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ جَدُّ عَزْرَةَ هَذَا

(۲۳۲۷۳) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ تیرہ مرتبہ غزوات میں شرکت کی ہے۔

(۲۳۲۷۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصْرِ الْقَسَاطِطِيُّ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْهُ غَيْرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ بْنُ أَحْطَبٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَلَكُمُ اللَّهُ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَ رَجُلًا جَمِيلًا حَسَنَ السَّمْتِ

(۲۳۲۷۵) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اللہ تمہیں جمال عطا کرے، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ حسین و جمیل اور عمدہ بالوں والے آدمی تھے۔

(۲۳۲۷۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ خَالِدٌ أَحْسِبُهُ عَمْرُو بْنُ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ قَتَارًا فَقَالَ مَنْ صَنَعَ هَذَا أَوْ كَمَا قَالَ شَكَّ إِسْمَاعِيلُ فَخَرَجَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمَ الْلَحْمِ فِيهِ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي عَجَلْتُ نَسِيجِي قَالَ فَأَعِدْ قَالَ وَاللَّهِ مَا عِنْدِي إِلَّا جَدْعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الضَّانِ قَالَ فَأَذْبَحَهُ وَلَا يُحْزِي جَدْعٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ [راجع: ۱۴: ۲۱۰]۔

(۲۳۲۷۷) حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (عید الاضحیٰ کے دن) نبی ﷺ ہمارے گھروں کے درمیان سے گزر رہے تھے کہ آپ ﷺ کو گوشت بھونے جانے کی خوشبو محسوس ہوئی، نبی ﷺ نے پوچھا کہ یہ کس نے جانور کو ذبح کیا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی نکلا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس دن کھانا ایک مجبوری ہوتا ہے سو میں نے اپنا جانور ذبح کر لیا تاکہ خود بھی کھاؤں اور اپنے مسایوں کو بھی کھاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا قربانی دوبارہ کرو، اس نے کہا کہ اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میرے پاس تو بکری کا ایک چھ ماہ کا بچہ ہے یا تحمل ہے، اس نے یہ جملہ تین مرتبہ کہا، تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کرلو، لیکن تمہارے بعد یہ کسی کی طرف سے کفایت نہیں کر سکے گا۔

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَمْرُو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِ دِبَارِنَا فَلَدَّ كَرْمَعَانَهُ

(۲۳۲۷۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتْ الظُّهُرُ ثُمَّ

نَزَلَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَحَدَّثَنَا بِمَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنْ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا [صححه مسلم (۲۸۹۲)]، وابن

حبان (۶۶۳۸)، والحاكم (۴/۴۸۷)۔

(۲۳۲۷۶) حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور منبر پر رونق افروز ہو کر خطبہ شروع فرمایا، حتیٰ کہ ظہر کا وقت ہو گیا تو نیچے اتر کر ظہر کی نماز پڑھائی اور دوبارہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور عرض کیا کہ خطبہ ارشاد فرمایا پھر نیچے اتر کر نماز عصر پڑھی اور پھر منبر پر بیٹھ گئے اور غروب شمس تک خطبہ دیا اور اس دوران ماضی کے واقعات اور مستقبل کی تمام پیشین گوئیاں بیان فرمادیں ہم میں سب سے بڑا عالم وہ تھا جسے وہ خطبہ سب سے زیادہ ہوتا تھا۔

(۲۳۲۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا زَيْدٍ اذْنُ مِنِّي وَأَمْسَحْ ظَهْرِي وَكَشَفْ ظَهْرَهُ فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ وَحَعَلْتُ الْخَاتَمَ نِزْرَ أَصَابِعِي قَالَ فَغَمَزْتُهَا قَالَ فَفِيلٌ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعْرٌ مُجْتَمِعٌ عَلَى كَتِفَيْهِ [راجع: ۲۱۰۱۲]

(۲۳۲۷۷) حضرت ابو زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے قریب آؤ، میں قریب ہوا تو فرمایا اپنے ہاتھ کو ڈال کر میری کمر کو چمکدو دیکھو، چنانچہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص میں ہاتھ ڈال کر پشت مبارک پر ہاتھ پھیرا تو مہر نبوت میری دو انگلیوں کے درمیان آ گئی، جو بالوں کا ایک گچھا تھی۔

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ قَابِطٍ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَحْهَ وَدَعَا لَهُ بِالْجَمَالِ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ أَنَّهُ بَلَغَ بَضْعًا وَمِائَةً سَنَةً أَسْوَدَ الرَّأْسِ وَاللَّحْيَةَ إِلَّا نَبْدُ شَعْرٍ بِضِصٍ فِي رَأْسِهِ [راجع: ۲۱۰۱۳]۔

(۲۳۲۷۸) حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر اپنا دست مبارک پھیرا اور یہ دعاء کی کہ اے اللہ! اسے حسن و جمال عطا فرما اور اس کے حسن کو دوام عطا فرما، راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ کی عمر سو سال سے بھی اوپر ہوئی لیکن ان کے سر اور ڈانگیں میں چند بال ہی سفید تھے۔

(۲۳۲۷۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا اعْتَقَ سِتَّةَ أَعْدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَقْرَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَ أَرْبَعَةً

(۲۳۲۷۹) حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے چھ کے چھ غلام آزاد کر دیئے، جن کے علاوہ اس کے پاس کوئی مال بھی نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان غلاموں کو بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر کے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی، پھر جن دو کا نام نکل آیا انہیں آزاد کر دیا اور باقی چار کو غلام ہی رہنے دیا۔

(۲۳۲۸۰) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هَشِيمٌ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا أَبُو فَلَاحَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلٌ ذَلِكَ يُعْنَى مِثْلَ حَدِيثِ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ وَقَالَ فِيهِ قَافَرَعٌ بَيْنَهُمْ (۲۳۲۸۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۲۸۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ جَمَعَ أَصْحَابَهُ فَقَالَ هَلُمُّ أَعْصِي صَلَاةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ قَالَ فَدَعَا بِجَفْنَةٍ مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِدُنْيِهِ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَحُجَّهُ ثَلَاثًا وَذَرَأَعَهُ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ قَالَ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَكَبَّرَ ثَلَاثِينَ وَعَشْرِينَ تَكْبِيرَةً [انظر: ۲۳۲۸۱، ۲۳۲۹۴، ۲۳۳۰۵]۔

(۲۳۲۸۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں! حضرت ابو مالک اشعریؓ میں سے تھے انہوں نے پانی کا ایک بڑا پیالہ مگلوایا اور پہلے تین مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر گلی کی ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ چہرہ اور تین مرتبہ بازو دھوئے پھر سر اور کانوں کا مسح کیا اور پاؤں کو دھویا اور نماز ظہر پڑھائی جس میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور کل ۲۳ مرتبہ تکبیر کیں۔

(۲۳۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكْتُ عَلَيْهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ قَالَ فَتَنَحَّنْ نَسْأَلُهُ أَوْ قَالَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادٌ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يُعْطِيهِمُ النَّبِيُّونَ وَالشُّهَدَاءُ لِمَقْعَدِهِمْ وَفَرَّبَهُمْ مِنَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ [انظر: ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۹۴، ۲۳۳۰۵، ۲۳۳۱۰]۔

(۲۳۲۸۲) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ اس وقت ہم لوگ نبی ﷺ سے سوال کر رہے تھے اسی اثناء میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء لیکن ان پر قیامت کے دن اللہ سے قریب ترین نشست کی وجہ سے انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

جس شخص نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے وہ مجھ سے اور تم سے زیادہ سچے تھے اور جس نے ان سے یہ بات بیان کی تھی وہ ان سے مجھ سے اور تم سے زیادہ سچے تھے! اس اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں! میں نے یہ حدیث حضرت ابوما لک رضی اللہ عنہ سے سنی ہے اور انہوں نے نبی ﷺ سے سنی ہے اور تین مرتبہ یہ بات دہرائی، حتیٰ کہ شاک کہنے لگے آخر دور میں میں شراب پرتف ہے۔

(۳۳۲۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَسَمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ لِقَوْمِهِ فَلَذَكَّرَ مِنْ حَدِيثِ سَعْدٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ وَهَرَأَيْ الرِّكَعَتَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُ مَنْ يَكِلِيهِ [راجع ۲۳۲۸۶، ۲۳۲۸۱]

(۳۳۲۸۹) حضرت ابوما لک اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نبی ﷺ کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور پیچھے والوں کو اس کی آواز سنائی۔ (۳۳۲۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْإِيمَانَ قَالَ عَفَّانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ عَفَّانُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ عَفَّانُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ عَلَيْكَ أَوْ لَكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَيَاثِقُ نَفْسَهُ فَمُوبِقُهَا أَوْ مُعَفِّقُهَا [صححه مسلم (۲۲۳) و صححه ابن حبان (۸۴۴) قال النووي: هذا الإسناد مما تكلم فيه الدارقطني وغيره].

(۳۳۲۹۰) حضرت ابوما لک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صفائی ایمان کا حصہ ہے الحمد للہ کہنا میزان عمل کو بھر دیتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے اور ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنے آپ کو بچ رہا ہوتا ہے پھر کوئی اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اسے آزاد کر دیتا ہے۔

(۳۳۲۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا مُوسَى أَخْبَرَنِي أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتَرَكَنَّ الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالِاسْتِسْقَاءُ بِالنَّجْوَمِ وَالنَّيَاحَةُ إِذَا لَمْ تَنْبُ قَبْلَ مَوْتِهَا تَقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ أَوْ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ [صححه مسلم (۹۳۴)، وابن حبان (۳۱۴۳)].

(۲۳۲۹۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلوار یا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکنے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۲۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي أَرْبَعًا مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ لَيَسُو بِتَارِكِيهِنَّ الْفُخْرُ بِالْأَحْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنَّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ فَإِنَّ النَّايَةَ إِنْ لَمْ تَنْبُ قَبْلَ أَنْ تَمُوتَ فَإِنَّهَا تَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَرَابِيلٌ مِنْ قِطْرٍ ثُمَّ يُعَلَى عَلَيْهَا دُرْعٌ مِنْ لَهَبِ النَّارِ [رواه ۲۳۲۹۱] (۲۳۲۹۲) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسب پر فخر کرنا، دوسروں کے حسب نسب میں عار دلانا، میت پر نوحہ کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحہ کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلوار یا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکنے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ مُعَافٍ أَوْ أَبِي مُعَافٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْخَبَةِ عُرْفَةَ بَرَى طَاهِرُهَا مِنْ بَاطِلِهَا وَبَاطِلُهَا مِنْ طَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَالْأَنْ كَلَامَ وَتَابَعَ الصِّيَامَ وَصَلَّى وَالنَّاسَ نِيَامَ (۲۳۲۹۳) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک بالا خانہ ایسا بھی ہے جس کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے یہ اللہ نے اس شخص کے لئے تیار کیا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلائے نرمی سے بات کرے تسلسل کے ساتھ روزے رکھے اور اس وقت نماز پڑھے جب لوگ سو رہے ہوں۔

(۲۳۲۹۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَهْرَامٍ الْفَزَارِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَنِمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ جَمَعَ قَوْمَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَشْعَرِيِّينَ احْتَمِعُوا وَاحْتَمِعُوا نِسَائَكُمْ وَأَبْنَاءَكُمْ أَعْلَمْتُكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا بِالْمَدِينَةِ فَاجْتَمِعُوا وَاجْتَمِعُوا نِسَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ فَتَوَضَّأُوا وَآرَاهُمْ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ فَأَحْصَى الْوُضُوءَ إِلَى أَمَّاكِيهِ حَتَّى لَمَّا أَنْ فَاءَ الْفَاءِ وَانْكَسَرَ الظَّلُّ قَامَ فَأَذَّنَ قَصَفَ الرَّجَالِ فِي أَدْنَى الصَّفِّ وَصَفَ الْوِلْدَانَ خَلْفَهُمْ وَصَفَ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانَ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ كَبَّرَ فَقَرَأَ بِقَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ يُسْرُهُمَا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَاسْتَوَى قَائِمًا ثُمَّ كَبَّرَ وَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ

فَانْتَهَضَ قَائِمًا فَكَانَ تَكْبِيرُهُ فِي أَوَّلِ رُكْعَةٍ سِتِّ تَكْبِيرَاتٍ وَكَبَّرَ حِينَ قَامَ إِلَى الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى قَوْمِهِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ احْفَظُوا تَكْبِيرِي وَتَعَلَّمُوا رُكُوعِي وَسُجُودِي فَإِنَّهَا صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَ يُصَلِّي لَنَا كَذَا السَّاعَةِ مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ إِلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَاعْقِلُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عِبَادًا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يُغِطُّهُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ مِنْ قَاصِيَةِ النَّاسِ وَالْوَلَى بِيَدِهِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يُغِطُّهُمْ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ عَلَى مَجَالِسِهِمْ وَقُرْبِهِمْ مِنَ اللَّهِ أَنْعُمْتُمْ لَنَا بِعَنَى صِفْهُمْ لَنَا فَسَرَّ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُؤَالِ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَاسٌ مِنْ أَقْنَاءِ النَّاسِ وَلَوَازِعِ الْقَتْلِ لَمْ تَصِلْ بَيْنَهُمْ أَرْحَامٌ مُتَقَارِبَةٌ تَحَابُّوا فِي اللَّهِ وَتَصَافَوْا بِضَعِّ اللَّهِ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَابِرٌ مِنْ نُورٍ فَيُجْلِسُهُمْ عَلَيْهَا فَيَجْعَلُ وُجُوهَهُمْ نُورًا وَيُنَابِّهُهُمْ نُورًا يَقْرَعُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَقْرَعُونَ وَهُمْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ [قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۶۷۷) - (راجع: ۲۳۲۸۲)].

(۲۳۲۹۳) حضرت ابوماک (رضی اللہ عنہ) نے ایک مرتبہ اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا اے گروہ اشعرجین! خود بھی ایک جگہ جمع ہو جاؤ اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لو تاکہ میں تمہیں نبی ﷺ جیسی نماز سکھا دوں جو نبی ﷺ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی تھی چنانچہ وہ سب جمع ہو گئے اور اپنے بیوی بچوں کو بھی جمع کر لیا پھر انہوں نے لوگوں کو وضو کر کے دکھایا اور ہر عضو پر خوب احتیاط سے وضو کر کے تمام اعضاء کا احاطہ کیا اور جب سایہ لوٹنا شروع ہوا تو انہوں نے کھڑے ہو کر اذان دی پھر سب سے پہلے مردوں کی صفیں بنائیں ان کے پیچھے بچوں کی اور ان کے پیچھے عورتوں کی پھر اقامت بکھلائی اور آگے بڑھ کر نماز شروع کر دی۔

سب سے پہلے دونوں ہاتھ بلند کئے اور تکبیر کی پھر سری طور پر سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھی اور تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہا پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے اس طرح پہلی رکعت میں چھ تکبیریں ہوئیں اور دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے بھی تکبیر کہی تھی۔

نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میری تکبیرات کو یاد رکھو اور میرا رکوع و سجود دیکھ لو کیونکہ یہ نبی ﷺ کی وہی نماز ہے جو اس وقت میں نبی ﷺ ہمیں پڑھاتے تھے ایک دن اسی طرح نبی ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر اپنا رخ زیب لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا لوگو! سنو! سمجھو اور یقین رکھو کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو نبی یا شہید نہ ہوں گے لیکن ان کے قرب الہی اور نشست کو دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی ان پر رشک کریں گے اس پر سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے ایک

دیہاتی بنے گھٹنوں کے بل جھک کر عرض کیا یا رسول اللہ! ان لوگوں کے اوصاف ہم سے بیان فرما دیجیے نبی ﷺ اس دیہاتی کا یہ سوال سن کر خوش ہوئے اور فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا نسب نامہ لوگوں میں معروف ہوگا اور نہ ہی قبیلہ بلکہ انہی قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے اور ان کے درمیان کوئی قریبی رشتہ داری نہ ہوگی وہ اللہ کی وجہ سے کسی سے محبت کرتے اور صف بندی کرتے ہوں گے قیامت کے دن اللہ ان کے لئے نور کے منبر رکھے گا اور انہیں ان پر بٹھائے گا ان کے چہرے نورانی کر دے گا اور ان کے کپڑے نور کے ہوں گے قیامت کے دن تمام لوگ خوفزدہ ہوں گے لیکن وہ خوفزدہ نہ ہوں گے یہ وہی اولیاء اللہ ہوں گے جن پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(۲۳۲۹۵) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَرِيزٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عُبَيْدٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَلَغَهُ دَعَاةَ اللَّهِ صَلَّى عَلَى عُبَيْدِ أَبِي مَالِكٍ وَاحْمَلَهُ فَوْقَ كَتِفَيْهِ مِنَ النَّاسِ
(۲۳۲۹۵) حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی ہے اے اللہ! عبید ابو مالک پر اپنی رحمت نازل فرما اور اسے بہت سے لوگوں کے اوپر فوقیت عطا فرما۔

(۲۳۲۹۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبَانٌ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو فَبَعْدَ نَفْسِهِ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُوْبِقُهَا [راجع: ۲۳۲۹۰]

(۲۳۲۹۶) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا صفائی ایمان کا حصہ ہے الحمد للہ کہتا میزان عمل کو بھر دیتا ہے۔ (سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ، اللَّهُ أَكْبَرُ) آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ دلیل ہے صبر روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف جت ہے اور ہر انسان صبح کرتا ہے تو اپنے آپ کو بچ رہا ہوتا ہے پھر کوئی اسے ہلاک کر دیتا ہے اور کوئی اسے آزاد کر دیتا ہے۔

(۲۳۲۹۷) حَدَّثَنَا سَرِيعُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ يَحْيَى الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّهْرُ شَطْرُ الْإِيمَانِ فَلَمْ تَكَمْ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الصَّلَاةُ بُرْهَانٌ وَالصَّدَقَةُ نُورٌ [راجع: ۲۳۲۹۱]

(۲۳۲۹۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۲۹۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَطْطُورٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَاهُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ أَمْرُكُمْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْهَجْرَةِ

وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَبْلَ شَرْفِ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ وَمَنْ دَعَا دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ جُنَاءُ جَهَنَّمَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ نَعَمْ اِنْ صَامَ وَصَلَّى وَلَكِنْ تَسَمَّوْا بِاسْمِ اللّٰهِ الَّذِي سَمَّيْتُكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ

(۲۳۲۹۸) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں بات سننے اور اطاعت کرنے، جماعتِ مسلمین سے وابستہ رہنے، ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا پھر جو شخص جماعتِ مسلمین سے ایک بالشت کے برابر بھی ٹکٹا ہے تو وہ اپنے سر میں سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی پکار لگے وہ جہنم کا خس و خاشاک ہے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں اگرچہ وہ روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا ہو البتہ اسے بندگانِ خدا! تم لوگوں کو ان ناموں سے پکارا کرو جو اللہ نے رکھا ہے یعنی مسلمان اور مومن۔

(۲۳۲۹۹) حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ وَلَيْتٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُسَوِّي بَيْنَ الْارْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَجَعَلَ الرَّكْعَةُ الْاُولَى هِيَ اَطْوَلُهُنَّ لِكُنَّ يَتَوَبُّ النَّاسُ وَيَجْعَلُ الرَّجُلُ قُدَامَ الْعِلْمَانِ وَالْعِلْمَانِ خَلْفَهُمْ وَالنِّسَاءُ خَلْفَ الْعِلْمَانِ وَيَجْعَلُ كُلُّمَا سَجَدَ وَكُلُّمَا رَفَعَ وَيَجْعَلُ كُلُّمَا نَهَضَ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا كَانَ جَالِسًا

(۲۳۲۹۹) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ چاروں رکعتوں میں قراءت اور قیام برابر کرتے تھے، اور پہلی رکعت کو نسبتاً لمبا کر دیتے تھے تاکہ لوگ اس میں شریک ہو جائیں، اور صفِ بندی میں نبی ﷺ مردوں کو لوگوں سے آگے رکھتے، بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے رکھتے تھے، اور جب بھی سجدے میں جاتے یا اس سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، اور جب دو رکعتوں کے درمیان کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے تھے۔

(۲۳۳۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا اَبَانٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ اَبِي سَلَامٍ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ فِيْ اَتَمَّتْ مِنْ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهَا الْفَقْرُ فِي الْاَخْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِمْتِسَاءُ بِالنَّجْوَمِ وَالنِّيَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتَبَّ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهَا سَوَابِغٌ مِنْ طَيْرَانَ وَدُرٌّ مِنْ جَوْهَرٍ [راجع ۲۳۲۹۱]

(۲۳۳۰۰) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا زمانہ جاہلیت کی چار چیزیں ایسی ہیں جنہیں لوگ کبھی ترک نہیں کریں گے، اپنے حسبِ پرفخر کرنا، دوسروں کے حسبِ نسب میں عار دلانا، میت پر فوحر کرنا، بارش کو ستاروں سے منسوب کرنا، اور نوحر کرنے والی عورت اگر اپنے مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اسے اس حال میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس پر تارکول کی شلوار یا خارش والی قمیص ہوگی (جو آگ کے بھڑکتے شعلوں سے تیار ہوگی)۔

(۲۳۳۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ عَنْ اَبِي

مَالِكُ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمِهِ قُومُوا صَلُّوا حَتَّى أَصَلِّيَ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَلُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَبَّرَ فَفَعَلَ ذَلِكَ فِي صَلَاتِهِ كُلِّهَا [راجع: ۲۳۲۸۲] (۲۳۳۰۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھاؤں، چنانچہ لوگوں نے ان کے پیچھے صف بندی کی، انہوں نے کبیر کہہ کر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور کبیر کہہ کر (سجدے میں گئے) اور ساری نماز میں اس طرح کیا۔

(۲۳۳۰۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْظَمُ الْعُلُولِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذِرَاعٌ مِنْ أَرْضٍ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ أَوْ بَيْنَ الشَّرِيكَيْنِ لِلدَّارِ فَيَقْتَسِمَانِ فَيَسْرِقُ أَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ ذِرَاعًا مِنْ أَرْضٍ فَيُطَوَّقُهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ [راجع: ۱۷۳۸۷]

(۲۳۳۰۳) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عظیم خیانت زمین کے گز میں خیانت ہے، تم دیکھتے ہو کہ دو آدمی ایک زمین یا ایک گھر میں پڑوسی ہیں لیکن پھر بھی ان میں سے ایک اپنے ساتھی کے حصے میں سے ایک گز ظلماً لے لیتا ہے، ایسا کرنے والے کو قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اس حصے کا طوق بنا کر گلے میں پہنایا جائے گا۔

(۲۳۳۰۲) حَدَّثَنَا اسْوَدُ عَنْ شَرِيكَ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ وَقَالَ إِذَا فَعَلَ ذَلِكَ طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ

(۲۳۳۰۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۰۴) حَدَّثَنَا اسْوَدُ عَنْ شَرِيكَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَأَبُو النَّضْرِ قَالَا الْأَشْجَعِيُّ أَوْ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ

(۲۳۳۰۴) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۳۰۵) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَعْطَرٍ يَدُهُ حَدَّثْتُ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْقَضْلِ الْوَاقِفِيِّ يَمِينِ النَّصَارَى مِنْ بَنِي وَاقِفٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ قَالَ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ إِلَّا أَحَدْتُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَسَمِعْتُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ [راجع: ۲۳۲۸۲]

(۲۳۳۰۵) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھاؤں، اور انہوں نے دائیں بائیں سلام پھیرا اور فرمایا کہ یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز۔ پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۳۰۶) حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ الْأَشْجَعِيُّ (۳۴۰/۵)

(۲۳۳۰۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِکِ ابْنِ بُحَیْنَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

حضرت عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۳۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ ابْنَ بُحَیْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ نَيْسَى الْجُلُوسِ حَتَّى إِذَا قَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَى أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ خَتَمَ بِالتَّسْلِيمِ [صححه البخاری (۸۲۹)، ومسلم (۵۷۰)، وابن خزيمة (۱۰۲۹) (۱۰۳۱)، (۳۲۲/۱)] [انظر: ۲۳۳۱۷، ۲۳۳۱۸، ۲۳۳۲۰، ۲۳۳۲۱]

(۲۳۳۰۷) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں زورکت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب احتتام نماز کے قریب پہنچے تو سوہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۰۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَیْنَةَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً نَظَرْنَا أَنَهَا الْعَصْرُ فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ لَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ [راجع: ۲۳۳۰۷] (۲۳۳۰۸) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب احتتام نماز کے قریب پہنچے تو سوہو کے دو سجدے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَیْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَدْ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ لَاتَ النَّاسُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا [صححه البخاری (۶۶۳)، ومسلم (۷۱۱)] [انظر: ۲۳۳۱۴، ۲۳۳۱۶]

(۲۳۳۰۹) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟ (۲۳۳۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَیْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ وَقَدْ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ لَاتَ النَّاسُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا [صححه البخاری (۶۶۳)، ومسلم (۷۱۱)] [انظر: ۲۳۳۱۴، ۲۳۳۱۶]

(۲۳۳۱۰) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا ابھی نماز میں تم میں سے کسی

نے میرے ساتھ قراءت کی تھی؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا جب ہی تو میں کہوں کہ مجھ سے جھگڑا کیوں ہو رہا ہے؟ جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا تو لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز میں قراءت کرنے سے باز آ گئے۔

(۲۳۳۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَشِيدٌ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ هُرْمَزٍ عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَجْنَحُ فِي سُجُودِهِ حَتَّى يَوِيَّ وَحَسَّ إِبْطِيهِ [صححه البخاری (۳۹۰)، ومسلم (۴۹۵)، وابن خزيمة (۶۴۸)]. [انظر: ۲۳۳۱۳].

(۲۳۳۱۱) حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ مبارک بظلوں کی سفیدی نظر آیا کرتی تھی۔

(۲۳۳۱۲) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ جَمَلِي مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ عَلَى وَسْطِ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحَرِّمٌ [صححه البخاری (۱۸۳۶)، ومسلم (۱۲۰۳)، و ابن حبان (۳۹۵۳)]

(۲۳۳۱۲) حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ حالت احرام میں مکہ مکرمہ کے ایک راستے میں ایک اونٹ کی ہڈی سے اپنے سر کے درمیان میں سیکنی لگوائی تھی۔

(۲۳۳۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مَضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطِيهِ [راجع: ۲۳۳۱۱] (۲۳۳۱۳) حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ مبارک بظلوں کی سفیدی نظر آیا کرتی تھی۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْلي وَقَدْ أُقِيمَ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ يُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ شَيْئًا لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا أَحْطَنَّا بِهِ فَقُلْنَا مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِي يَوْشِكُ أَحَدُكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحَ أَرْبَعًا [راجع: ۲۳۳۰۹].

(۲۳۳۱۴) حضرت ابن بھینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی ﷺ نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(۲۳۳۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي يُطَوِّلُ صَلَاتَهُ أَوْ نَحْوَ هَذَا بَيْنَ يَدَيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوا هَذِهِ مِثْلَ صَلَاةِ الظُّهْرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

اجْعَلُوا بَيْنَهُمَا فَصْلًا

(۲۳۳۱۵) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اس نماز کو ظہر کی نماز جیسا نہ بناؤ کہ پہلے اور بعد کی رکعتوں کو ملا دو بلکہ ان دونوں کے درمیان فصل کیا کرو۔

(۲۳۳۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَجَّاجٌ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ وَغَيْرِهِ قَالَ حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى رَكَعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْ يَه النَّاسُ فَقَالَ الصُّبْحُ أَرْبَعًا [راجع: ۲۳۳۰۹]

(۲۳۳۱۶) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

(۲۳۳۱۷) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَقْعُدْ فِيهِمَا فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]

(۲۳۳۱۷) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب احتتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو جہرے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَقْعُدْ فِيهِمَا فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا صَلَّى الرَّكَعَتَيْنِ الْأَخِيرَتَيْنِ انْظَرْنَا النَّاسَ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]

(۲۳۳۱۸) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب احتتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو جہرے کئے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَيْضًا عَنْ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسَدِيِّ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ الْأَزْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ يَكْبُرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَبِيُّ مِنَ الْجُلُوسِ

(۲۳۳۱۹) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو جہدے کے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۰) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو اُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجَ مَوْلَى رُبَيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ الْأَزْدِيَّ أَزْدَ شَوْثَةَ وَهُوَ خَلِيفَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَجْلِسْ بَعْدَ الرُّكْعَتَيْنِ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]۔

(۲۳۳۲۰) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو جہدے کے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوْ الْعَصْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ [راجع: ۲۳۳۰۷]۔

(۲۳۳۲۱) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر یا عصر کی نماز میں دو رکعت پڑھا کر بیٹھنا بھول گئے اور سیدھے کھڑے ہو گئے پھر جب اختتام نماز کے قریب پہنچے تو سہو کے دو جہدے کے اور سلام پھیر کر نماز کو مکمل کر دیا۔

(۲۳۳۲۲) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِرَصْلَةِ الصُّبْحِ وَأَبْنُ الْقَيْسِ يَصْلِي فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَهُ وَقَالَ يَا ابْنَ الْقَيْسِ تَصْلِي الصُّبْحِ أَرْبَعًا أَوْ مَرَّتَيْنِ ابْنُ جُرَيْجٍ يَشْكُ [راجع: ۲۳۳۰۷]۔

(۲۳۳۲۲) حضرت ابن بعینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فجر کی دو سنتیں اس وقت پڑھتے ہوئے دیکھا جب کہ نماز کھڑی ہو چکی تھی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں نے اسے گھیر لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا فجر کی چار رکعتیں ہوتی ہیں؟

آخر عشر و اول حادی عشر الانصار

حَدِيثُ بَرْيَدَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ رضی اللہ عنہا

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہا کی مرویات

(۲۳۳۲۳) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيَّتُهُ بْنُ بَدْرِ وَالْأَعْرَجُ بْنُ حَابِسٍ وَعَلَقَمَةُ بْنُ عَلَاتَةَ فَذَكَرُوا الْجُودَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ إِنَّ سَكَنَكُمْ أَخْبَرْتُكُمْ جَدُّ بَنِي عَامِرٍ جَمَلٌ أَحْمَرٌ أَوْ أَدَمٌ يَأْكُلُ مِنْ أَطْرَافِ الشَّجَرِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ لِي رَوْضَةٌ وَعُظْفَانٌ أَكْمَةُ خَشَاءَ تَنْفِي النَّاسَ عَنْهَا قَالَ فَقَالَ الْفَرْعُ بْنُ حَابِسٍ قَالَيْنِ جَدُّ بَنِي تَمِيمٍ قَالَ لَوْ سَكَنَتْ (۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیینہ بن بدر اقرع بن حابس اور علقمہ بن علاش جمع تھے یہ لوگ دادوں کا تذکرہ کرنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ خاموشی اختیار کرو تو میں تمہیں ان کی حقیقت بتاتا ہوں بنو عامر کا جدا جدا کھدو اس سرخ یا گندمی اونٹ کی طرح ہے جو کسی باغ میں مختلف درختوں کے پتے کھا رہا ہو بنو عطفان کا جدا جدا کھدو اس کھر دے ٹیلے کی طرح ہے جو لوگوں کو اپنے سے دور رکھتا ہے اس پر اقرع بن حابس نے کہا کہ بنو تميم کا جدا جدا کھدو کہاں گیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش! تم خاموش رہ سکتے۔

(۲۳۳۲۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا عَلَى حِرَاءٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَتَحَرَكَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ

(۲۳۳۲۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حراء پہاڑ لرز نے لگا جس پر اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم موجود تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حراء پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہیدوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

(۲۳۳۲۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ يَعْنِي ابْنَ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

[صححه ابن حبان (۱۴۵۴)، والحاكم (۶/۱)، قال الترمذی: حسن صحیح عربی قال الألبانی: صحیح (ابن

ماجة: ۱۰۷۹، الترمذی: ۲۶۲۱، النسائی: ۲۳/۱)، قال شعيب: [إسناده قوي]، [انظر ۲۳۳۹۵]

(۲۳۳۲۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے اور شرکین کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہذا جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(۲۳۳۲۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَبَّانٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ الْكُفَاءُ دَوَاءُ الْغَيْنِ وَإِنَّ الْعُجُوزَةَ مِنْ فَكَيْهَةِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ

قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ يَعْنِي الشُّوْبِرَ الَّذِي يَكُونُ فِي الْمُلْحِ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ [انظر: ۲۳۳۶۰، ۲۳۳۸۷]

(۲۳۳۲۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھنسی آنکھوں کے لئے علاج ہے عجوہ جنت کا میوہ ہے اور یہ کونجی جو نمک میں ہوموت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۲۳۳۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِلْمَنَافِي سَيِّدَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدُكُمْ فَقَدْ اسْخَطَكُمْ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ [صححه

الحاکم (۳۱۱/۴). قال الألبانی: صحیح (أبو داود: ۴۹۷۷). قال شعيب: رجاله ثقات.

(۲۳۳۲۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کو اپنا آقا اور سردار مت کہا کرو کیونکہ اگر وہی تمہارا آقا ہو تو تم اپنے رب کو ناراض کرتے ہو۔

(۲۳۳۲۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَمِائَةً صَفٍّ مِنْهُمْ ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً أَنْتُمْ مِنْهُمْ ثَمَانُونَ صَفًّا [صححه ابن حبان (۷۴۵۹)، والحاكم (۸۱/۱)]. قد حسنه الترمذی.

قال الأسناني: صحيح (ابن ماجه غ ۴۲۸۹، الترمذی: ۲۵۴۶). [انظر ۲۳۳۹۰، ۲۳۴۴۹].

(۲۳۳۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

(۲۳۳۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَجَلَسَنَا عَلَى الْفُرْشِ ثُمَّ أَتَيْنَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا بِالشَّرَابِ فَشَرِبَ مُعَاوِيَةُ ثُمَّ نَازَلَ أَبِي ثُمَّ قَالَ مَا شَرِبْتُهُ مِنْذُ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَاوِيَةُ كُنْتُ أَجْمَلُ شَبَابٍ قُرَيْشٍ وَأَجْوَدُهُ نَفَرًا وَمَا شَيْءٌ كُنْتُ أَجْدَلُ لَهُ لَدُنَّ كَمَا كُنْتُ أَجْدَهُ وَأَنَا شَابٌ غَيْرُ اللَّبَنِ أَوْ إِنْسَانٍ حَسَنِ الْحَدِيثِ يُحَدِّثُنِي

(۲۳۳۲۹) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور میرے والد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے ہمیں بستر پر بٹھایا پھر کھانا پیش کیا جو ہم نے کھایا پھر پینے کے لئے (نہید) لائی گئی جسے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا پھر میرے والد کو اس کا برتن پکڑا دیا تو وہ کہنے لگے کہ جب سے نبی ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے میں نے اسے نہیں پیا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں قریش کا خوبصورت ترین نوجوان تھا اور سب سے زیادہ عمدہ دانتوں والا تھا مجھے دودھ یا اچھی باتیں کرنے والے انسانوں کے علاوہ اس سے بڑھ کر کسی چیز میں لذت نہیں محسوس ہوتی تھی۔

(۲۳۳۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَيْتٌ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تَطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ آتَاهُ أَيْضًا فَأَعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزَّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ لَهُمْ مَا تَعْلَمُونَ مِنْ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ الْأَسْلَمِيِّ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا أَوْ تُنْكَرُونَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكَرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّالِثَةَ فَأَعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزَّنَا أَيْضًا فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ أَيْضًا فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوا

لَهُ كَمَا قَالُوا لَهُ الْمَرْءُ الْأَوَّلَى مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزُّنَا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَفَرُوا لَهُ حُفْرَةً فَجُعِلَ فِيهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوهُ وَقَالَ بُرَيْدَةُ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا أَنْ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِي رَحْلِهِ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ ثَلَاثَ مِرَاقٍ لَمْ يُطْلَبْهُ وَإِنَّمَا رَجِمَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ إِنْ صَحَّ

مسلم (۱۶۹۵)، والحاكم (۳۶۲/۴)۔

(۲۳۳۳۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ماعز بن مالک نامی ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا گناہ سرزد ہو گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں نبی ﷺ نے فرمایا واپس چلے جاؤ! اگلے دن وہ دوبارہ حاضر ہوا اور دوبارہ بدکاری کا اعتراف کیا نبی ﷺ نے اسے دوبارہ واپس بھیج دیا پھر ایک آدمی کو اس کی قوم میں بھیج کر ان سے پوچھا کہ تم لوگ ماعز بن مالک اہل کی متعلق کیا جانتے ہو؟ کیا تم اس میں کوئی نامناسب چیز دیکھتے ہو یا اس کی عقل میں کچھ نقص محسوس ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ہم اس میں کوئی نامناسب بات نہیں دیکھتے اور اس کی عقل میں کوئی نقص بھی محسوس نہیں کرتے۔

پھر وہ تیسری مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پھر بدکاری کا اعتراف کیا اور کہا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے پاک کر دیجیے نبی ﷺ نے دوبارہ اس کی قوم کی طرف ایک آدمی کو وہی سوال دے کر بھیجا تو انہوں نے حسب سابق جواب دے دیا پھر جب اس نے چوتھی مرتبہ اعتراف کیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا اور اس کے لئے ایک گڑھا کھود دیا گیا اور اسے سینے تک اس گڑھے میں اتار دیا گیا پھر لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں یہ باتیں کیا کرتے تھے کہ اگر ماعز تین مرتبہ اعتراف کرنے کے بعد بھی اپنے گھر میں بیٹھ جاتے تو نبی ﷺ انہیں تلاش نہ کرواتے نبی ﷺ نے چوتھی مرتبہ اعتراف کے بعد ہی انہیں رجم فرمایا۔

(۲۳۳۳۱) حَدَّثَنَا الْأَسَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنْ حَارِثِ بْنِ حَصِيْرَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَإِذَا رَجُلٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ يَا مُعَاوِيَةَ فَإِنَّ لِي فِي الْكَلَامِ فَقَالَ نَعَمْ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ سَيَكَلِّمُ بِمِثْلِ مَا قَالَ الْآخَرُ فَقَالَ بُرَيْدَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَشْفَعَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدَدَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ وَمَدَرَةٍ قَالَ أَفَتَرْجُوهَا أَنْتَ يَا مُعَاوِيَةُ وَلَا يَرْجُوها عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(۲۳۳۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہاں ایک آدمی بات کر رہا تھا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاویہ! کیا آپ مجھے بھی بلانے کی اجازت دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! ان کا خیال یہ تھا کہ وہ بھی پہلے آدمی کی

طرح کوئی بات کریں گے، لیکن حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سنا ہے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں اسے لوگوں کی سفارش کروں گا جتنے زمین پر درخت اور مٹی ہے اے معاویہ! تم اس شفاعت کی امید رکھ سکتے ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی امید نہیں رکھ سکتے؟

(۲۳۳۳۲) حَدَّثَنَا الْخَزَاعِيُّ وَهُوَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَحْمَرَ اسْمُهُ جَبْرِيلُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَفَّى رَجُلٌ مِنْ الْأَزْدِ فَلَمْ يَدْعُ وَارِثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمِسُوا لَهُ وَارِثًا التَّمِسُوا لَهُ ذَا رَحِمٍ قَالَ فَلَمْ يَوْجَدْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعُوهُ إِلَى أَكْبَرِ خُرَاعَةٍ

(۲۳۳۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ ازد کا ایک آدمی فوت ہو گیا اور پیچھے کوئی وارث چھوڑ کر نہیں گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کوئی وارث تلاش کرو اس کا کوئی قریبی رشتہ دار تلاش کرو، لیکن تلاش کے باوجود کوئی نہ مل سکا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا مال خزانہ کے سب سے بڑے آدمی کو دے دو۔

(۲۳۳۳۳) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَبِيَّةٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُسَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ عَلِيٍّ الْيَمَنَ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ عَلَيْهِ فَتَقَصَّصْتُ فَرَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ يَا بُرَيْدَةُ أَلَسْتُ أَوَّلِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ [اصححه الحاكم (۱۱۰/۳) قال شعيب - إسناده صحيح.]

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں جہاد کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا، مجھے ان کی طرف سے سختی کا سامنا ہوا، لہذا جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں کوتاہی کی، میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بریدہ! کیا مجھے مسلمانوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۳۳۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَكَبَّرُ مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنَّهُ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةً سَأَلَ عَنْ اسْمِهَا فَإِنْ كَانَ حَسَنًا رُمِيَ الْبُشْرَى وَوَجْهَهُ وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رُمِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ رَجُلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهِ فَإِنْ كَانَ حَسَنًا اسْمُ رُمِيَ الْبُشْرَى وَوَجْهَهُ وَإِنْ كَانَ قَبِيحًا رُمِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۹۲۰)].

(۲۳۳۳۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے شگونیہ نہیں لیتے تھے البتہ جب کسی علاقے میں جانے کا ارادہ فرماتے تو پہلے اس کا نام پوچھتے، اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روئے مبارک پر بشارت کے اثرات دیکھے جاسکتے

تھے اور اگر اس کا نام اچھا نہ ہوتا تو اس کے اثرات بھی چہرہ مبارک پر نظر آ جاتے تھے اسی طرح جب کسی آدمی کو کہیں بھیجتے تھے تو پہلے اس کا نام پوچھتے تھے اگر اس کا نام اچھا ہوتا تو بشارت کے اثرات روئے مبارک پر دیکھے جاسکتے تھے اور اگر نام برا ہوتا تو اس کے اثرات بھی نظر آ جاتے تھے۔

(۲۳۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ جَمِيعًا إِنَّ كَادَتْ لَتَسْبِقَنِي

(۲۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے مجھے اور قیامت کو ایک ساتھ بھیجا گیا ہے قریب تھا کہ وہ مجھ سے پہلے آ جاتی۔

(۲۳۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَنَادَى ثَلَاثَ مِرَالٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَذَرُونَ مَا مَعِيَ وَمَعْلَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّمَا مَعِيَ وَمَعْلَكُمْ مِثْلُ قَوْمٍ خَافُوا عَدُوًّا يَأْتِيهِمْ فَيَعْتَوِرُوا رَجُلًا يَتَرَايَا لَهُمْ فَيَنْتَمَا هُمْ كَذَلِكَ أَبْصَرُ الْعَدُوَّ فَأَقْبَلَ لِيَنْدِرَهُمْ وَخَشِيَ أَنْ يُدْرِكَهُ الْعَدُوُّ قَبْلَ أَنْ يُنْدِرَ قَوْمَهُ فَأَهْوَى بِتَوْبِهِ أَيُّهَا النَّاسُ أَتَيْتُمْ أَيُّهَا النَّاسُ أَتَيْتُمْ ثَلَاثَ مِرَالٍ (۲۳۳۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور تین مرتبہ پکار کر فرمایا لوگو!

کیا تم جانتے ہو کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں، فرمایا کہ میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جسے اس کی قوم نے ہرا دل کے طور پر بھیجا ہو جب اسے اندیشہ ہو کہ دشمن اس سے آگے بڑھ جائے گا تو وہ اپنے کپڑے ہلا کر لوگوں کو خبردار کرے کہ تم پر دشمن آ پہنچا پھر نبی ﷺ نے فرمایا وہ آدمی میں ہوں۔

(۲۳۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَاذِيَةٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْعَدِ أَنَّهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّوْنِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ زَيْتُ وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنَ الْعَدِ أَنَّهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَتْ عِنْدَهُ بِالزَّوْنِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ طَهِّرْنِي فَلَعَلَّتْ أَنْ تُرَدِّي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَحَبِيبٌ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعِي حَتَّى تَلِدِي فَلَمَّا وَكَلَتْ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ تَحْمِلُهُ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ وَلَدْتُ قَالَ فَادْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ حَتَّى تَطْغِيهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ جَاءَتْ بِالصَّبِيِّ فِي يَدِهِ كِسْرَةٌ خُبْرٌ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا قَدْ فَطَمْتُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ فَدَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا فَصَفَرَهَا لَهَا حُمْرَةً فَجَعَلَتْ فِيهَا إِلَى صَدْرِهَا ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْمُجُوهَا فَأَقْبَلَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَانْصَحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ

إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ لَا تَسْبِّهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكِّي لَغُفِرَ لَهُ قَامَرُ يَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَذَفِنَتْ [صححه مسلم (۱۶۹۵)، والحاكم (۳۶۳/۴)].

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ”عامہ“ سے ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! مجھ سے بدکاری کا ارتکاب ہو گیا ہے، میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں، نبی ﷺ نے اسے واپس بھیج دیا، اگلے دن وہ پھر آگئی اور دوبارہ اعتراف کرتے ہوئے کہنے لگی کہ شاید آپ مجھے بھی ماعز کی طرح واپس بھیجنا چاہتے ہیں، بخدا میں تو ”امید“ سے ہوں، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا واپس چلی جاؤ، یہاں تک کہ بچہ پیدا ہو جائے، چنانچہ جب اس کے یہاں بچہ پیدا ہو چکا تو وہ بچے کو اٹھائے ہوئے پھر آگئی، اور کہنے لگی کہ اے اللہ کے نبی! یہ بچہ پیدا ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا جاؤ اور اسے دودھ پلاؤ، چنانچہ جب اس نے اس کا دودھ چھڑا دیا تو وہ بچے کو لے کر آئی، اس وقت بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا، اور کہنے لگی اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ بھی چھڑا دیا ہے، نبی ﷺ نے وہ بچہ ایک مسلمان کے حوالے کر دیا، اور اس عورت کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دے دیا، پھر اسے سینے تک اس میں اتارا گیا، اور نبی ﷺ نے لوگوں کو اس پر پتھر مارنے کا حکم دیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک پتھر لے کر آئے اور اس کے سر پر مارا، اس سے خون نکل کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے رخسار پر گرا، انہوں نے اسے سخت ست کہا، نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ خالد! اسے برا بھلا مت کہو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر نکس و صلی میں قلم کرنے والا کر لے تو اس کی بھی بخشش ہو جائے، پھر نبی ﷺ کے حکم پر اسے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کیا گیا۔

(۲۳۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ أَخَذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرَكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَانُ قَالَ ثُمَّ مَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ تَعَلَّمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يُظَلَّانِ صَاحِبَهُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانْتَهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ عِيَانَتَانِ أَوْ فُرْقَانِ مِنْ طَعْرِ صَوَاتٍ وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَلْقَى صَاحِبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يَنْشُئُ عَنْهُ قَبْرُهُ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ يَقُولُ لَهُ هَلْ تَعْرِفُنِي يَقُولُ مَا أَعْرِفُكَ يَقُولُ أَنَا صَاحِبُكَ الْقُرْآنَ الَّذِي أَطْمَأْنَنْكَ فِي الْمُهَاجِرِ وَأَسْهَوْتَ لَيْلَكَ وَإِنْ كُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ بَيْعَارِيهِ وَإِنَّكَ الْيَوْمَ مِنْ وَرَاءِ كُلِّ بَيْعَارَةٍ فَيُعْطَى الْمَلِكُ بِحِمِيهِ وَالتَّحُلُّدُ بِحِمَالِهِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ وَيُكْسَى وَالِدَاهُ حُلَّتَيْنِ لَا يَقُومُ لَهُمَا أَهْلُ الدُّنْيَا فَيَقُولَانِ بِمَ كَسَبْنَا هَذِهِ فَيَقَالَ بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ ثُمَّ يَقَالُ لَهُ اقْرَأْ وَاصْعَدْ فِي دَرَجَةِ الْجَنَّةِ وَعَرَفَهَا فَهُوَ فِي صُعُودٍ مَا دَامَ يَقْرَأُ هَذَا كَانَ أَوْ تَرْيَلًا

[صححه الحاكم (۵۶۰/۱) قال البوصیری: هذا إسناد رجاله ثقات. قال الألبانی: ضعيف يحتمل التحسين (ابن

ماجة: ۳۷۸۱) قال شعيب: [إسناده حسن في المتابعات والشواهد] [انظر: ۲۳۳۶۳، ۲۳۳۶۴، ۲۳۳۶۵، ۲۳۳۶۶، ۲۳۳۶۷، ۲۳۳۶۸، ۲۳۳۶۹]

(۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کار نبرکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دونوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور قیامت کے دن جب انسان کی قبر شن ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے ”جو لاغرا دینی کی طرح ہوگا“ ملے گا اور اس سے پوچھے گا کہ کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا قرآن کہے گا کہ میں تمہارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرم و دو پہروں میں پیاسا رکھا اور راتوں کو جگایا ہر تاجر اپنی تجارت کے پیچھے ہوتا ہے آج تم بھی اپنی تجارت کے پیچھے ہو گے چنانچہ اس کے دائیں ہاتھ میں حکومت اور بائیں ہاتھ میں دوام دے دیا جائے گا اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے جن کی قیمت ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی ادا نہ کر سکیں گے اس کے والدین پوچھیں گے کہ ہمیں یہ لباس کس بنا پر پہنایا جا رہا ہے؟ تو جواب دیا جائے گا کہ تمہارے بچے کے قرآن حاصل کرنے کی برکت سے پھر اس سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھنا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر چڑھنا شروع کر دو چنانچہ جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ تیزی کے ساتھ پڑھے یا ٹھہر ٹھہر کر۔

(۲۳۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ مَهَاجِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي يَسُوقُهَا قَوْمٌ عِرَاصُ الْوُحْيِ صِبَاغُ الْأَعْيُنِ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْحَجَفُ ثَلَاثَ مِرَالٍ حَتَّى يُلْحِقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْغَرْبِ أَمَّا السَّابِقَةُ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَرَبَ مِنْهُمْ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَيَهْلِكُ بَعْضٌ وَيَنْجُو بَعْضٌ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَيُضَلُّونَ كُلُّهُمْ مَنْ بَقِيَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْتُرُكُ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُرِيَنَّ خِيُولَهُمْ إِلَى سَوَارِي مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ وَكَانَ بُرَيْدَةُ لَا يَخَافُهُ بَعِيرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ وَمَتَاعُ السَّفَرِ وَالْأَسْفِيَّةُ بَعْدَ ذَلِكَ لِلْهَرَبِ مِمَّا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَلَاءِ مِنْ أُمَرَاءِ التُّرُكِ [صححه الحاكم (۴/۷۶)]. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۳/۵).

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کو چوڑے چروں اور چھوٹی آنکھوں والی ایک قوم ہلک دے گی جس کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے (تین مرتبہ فرمایا) حتیٰ کہ وہ انہیں جزیرہ عرب میں پہنچا دیں گے۔

سابقہ اولیٰ کے وقت تو جو لوگ بھاگ جائیں گے وہ بچ جائیں گے سابقہ ثانیہ کے وقت کچھ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ بچ جائیں گے اور سابقہ ثالثہ کے وقت بچ جانے والے تمام افراد کھیت ہو رہیں گے لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبی! وہ

کون لوگ ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا تری کے لوگ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے وہ اپنے گھوڑوں کو مسلمانوں کی مسجدوں کے ستونوں سے ضرور باندھیں گے، ترکوں کے اس آزمائشی فتنے کے متعلق نبی ﷺ سے یہ حدیث سننے کے بعد حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنے ساتھ دو تین اونٹ، سامان سفر اور مشکیزے تیار رکھتے تھے تاکہ فوری طور پر وہاں سے روانہ ہو سکیں۔

(۲۳۲۷۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ بَرِيْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَذْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ رَجُلٍ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَاهُ مُرَابِّيًا فَأَسْكَتَ بَرِيْدَةُ فَإِذَا رَجُلٌ يَدْعُو فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِأَسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُبِّلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَابِلَةِ خَرَجَ بَرِيْدَةُ عِشَاءً فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَأَذْخَلَهُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا صَوْتُ الرَّجُلِ يَقْرَأُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُولُهُ مُرَاءٍ فَقَالَ بَرِيْدَةُ اتَّقُولُهُ مُرَاءٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُبِينٌ لَا بَلْ مُؤْمِنٌ مُبِينٌ فَإِذَا الْأَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ بِصَوْتٍ لَهُ فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيَّ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أُعْطِيَ مِرْمَارًا مِنْ مِرْمَارٍ دَاوُدَ فَقُلْتُ أَلَا أُخْبِرُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبِرُهُ فَأَخْبِرْتُهُ فَقَالَ أَنْتَ لِي صَدِيقٌ أَخْبَرْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ [صححه ابن حبان (۸۹۲)، والحاكم (۵۰۴/۱)، قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۹۳ و ۱۴۹۴، ابن ماجه: ۳۸۵۷، الترمذی: ۳۴۷۵)] [انظر: ۲۳۲۷۰، ۲۳۲۷۱، ۲۳۲۷۲، ۲۳۲۷۳، ۲۳۲۷۴، ۲۳۲۷۵، ۲۳۲۷۶، ۲۳۲۷۷، ۲۳۲۷۸، ۲۳۲۷۹، ۲۳۲۸۰، ۲۳۲۸۱، ۲۳۲۸۲، ۲۳۲۸۳، ۲۳۲۸۴، ۲۳۲۸۵، ۲۳۲۸۶، ۲۳۲۸۷، ۲۳۲۸۸، ۲۳۲۸۹، ۲۳۲۹۰، ۲۳۲۹۱، ۲۳۲۹۲، ۲۳۲۹۳، ۲۳۲۹۴، ۲۳۲۹۵، ۲۳۲۹۶، ۲۳۲۹۷، ۲۳۲۹۸، ۲۳۲۹۹، ۲۳۳۰۰، ۲۳۳۰۱، ۲۳۳۰۲، ۲۳۳۰۳، ۲۳۳۰۴، ۲۳۳۰۵، ۲۳۳۰۶، ۲۳۳۰۷، ۲۳۳۰۸، ۲۳۳۰۹، ۲۳۳۱۰، ۲۳۳۱۱، ۲۳۳۱۲، ۲۳۳۱۳، ۲۳۳۱۴، ۲۳۳۱۵، ۲۳۳۱۶، ۲۳۳۱۷، ۲۳۳۱۸، ۲۳۳۱۹، ۲۳۳۲۰، ۲۳۳۲۱، ۲۳۳۲۲، ۲۳۳۲۳، ۲۳۳۲۴، ۲۳۳۲۵، ۲۳۳۲۶، ۲۳۳۲۷، ۲۳۳۲۸، ۲۳۳۲۹، ۲۳۳۳۰، ۲۳۳۳۱، ۲۳۳۳۲، ۲۳۳۳۳، ۲۳۳۳۴، ۲۳۳۳۵، ۲۳۳۳۶، ۲۳۳۳۷، ۲۳۳۳۸، ۲۳۳۳۹، ۲۳۳۴۰، ۲۳۳۴۱، ۲۳۳۴۲، ۲۳۳۴۳، ۲۳۳۴۴، ۲۳۳۴۵، ۲۳۳۴۶، ۲۳۳۴۷، ۲۳۳۴۸، ۲۳۳۴۹، ۲۳۳۵۰، ۲۳۳۵۱، ۲۳۳۵۲، ۲۳۳۵۳، ۲۳۳۵۴، ۲۳۳۵۵، ۲۳۳۵۶، ۲۳۳۵۷، ۲۳۳۵۸، ۲۳۳۵۹، ۲۳۳۶۰، ۲۳۳۶۱، ۲۳۳۶۲، ۲۳۳۶۳، ۲۳۳۶۴، ۲۳۳۶۵، ۲۳۳۶۶، ۲۳۳۶۷، ۲۳۳۶۸، ۲۳۳۶۹، ۲۳۳۷۰، ۲۳۳۷۱، ۲۳۳۷۲، ۲۳۳۷۳، ۲۳۳۷۴، ۲۳۳۷۵، ۲۳۳۷۶، ۲۳۳۷۷، ۲۳۳۷۸، ۲۳۳۷۹، ۲۳۳۸۰، ۲۳۳۸۱، ۲۳۳۸۲، ۲۳۳۸۳، ۲۳۳۸۴، ۲۳۳۸۵، ۲۳۳۸۶، ۲۳۳۸۷، ۲۳۳۸۸، ۲۳۳۸۹، ۲۳۳۹۰، ۲۳۳۹۱، ۲۳۳۹۲، ۲۳۳۹۳، ۲۳۳۹۴، ۲۳۳۹۵، ۲۳۳۹۶، ۲۳۳۹۷، ۲۳۳۹۸، ۲۳۳۹۹، ۲۳۴۰۰، ۲۳۴۰۱، ۲۳۴۰۲، ۲۳۴۰۳، ۲۳۴۰۴، ۲۳۴۰۵، ۲۳۴۰۶، ۲۳۴۰۷، ۲۳۴۰۸، ۲۳۴۰۹، ۲۳۴۱۰، ۲۳۴۱۱، ۲۳۴۱۲، ۲۳۴۱۳، ۲۳۴۱۴، ۲۳۴۱۵، ۲۳۴۱۶، ۲۳۴۱۷، ۲۳۴۱۸، ۲۳۴۱۹، ۲۳۴۲۰، ۲۳۴۲۱، ۲۳۴۲۲، ۲۳۴۲۳، ۲۳۴۲۴، ۲۳۴۲۵، ۲۳۴۲۶، ۲۳۴۲۷، ۲۳۴۲۸، ۲۳۴۲۹، ۲۳۴۳۰، ۲۳۴۳۱، ۲۳۴۳۲، ۲۳۴۳۳، ۲۳۴۳۴، ۲۳۴۳۵، ۲۳۴۳۶، ۲۳۴۳۷، ۲۳۴۳۸، ۲۳۴۳۹، ۲۳۴۴۰، ۲۳۴۴۱، ۲۳۴۴۲، ۲۳۴۴۳، ۲۳۴۴۴، ۲۳۴۴۵، ۲۳۴۴۶، ۲۳۴۴۷، ۲۳۴۴۸، ۲۳۴۴۹، ۲۳۴۵۰، ۲۳۴۵۱، ۲۳۴۵۲، ۲۳۴۵۳، ۲۳۴۵۴، ۲۳۴۵۵، ۲۳۴۵۶، ۲۳۴۵۷، ۲۳۴۵۸، ۲۳۴۵۹، ۲۳۴۶۰، ۲۳۴۶۱، ۲۳۴۶۲، ۲۳۴۶۳، ۲۳۴۶۴، ۲۳۴۶۵، ۲۳۴۶۶، ۲۳۴۶۷، ۲۳۴۶۸، ۲۳۴۶۹، ۲۳۴۷۰، ۲۳۴۷۱، ۲۳۴۷۲، ۲۳۴۷۳، ۲۳۴۷۴، ۲۳۴۷۵، ۲۳۴۷۶، ۲۳۴۷۷، ۲۳۴۷۸، ۲۳۴۷۹، ۲۳۴۸۰، ۲۳۴۸۱، ۲۳۴۸۲، ۲۳۴۸۳، ۲۳۴۸۴، ۲۳۴۸۵، ۲۳۴۸۶، ۲۳۴۸۷، ۲۳۴۸۸، ۲۳۴۸۹، ۲۳۴۹۰، ۲۳۴۹۱، ۲۳۴۹۲، ۲۳۴۹۳، ۲۳۴۹۴، ۲۳۴۹۵، ۲۳۴۹۶، ۲۳۴۹۷، ۲۳۴۹۸، ۲۳۴۹۹، ۲۳۵۰۰، ۲۳۵۰۱، ۲۳۵۰۲، ۲۳۵۰۳، ۲۳۵۰۴، ۲۳۵۰۵، ۲۳۵۰۶، ۲۳۵۰۷، ۲۳۵۰۸، ۲۳۵۰۹، ۲۳۵۱۰، ۲۳۵۱۱، ۲۳۵۱۲، ۲۳۵۱۳، ۲۳۵۱۴، ۲۳۵۱۵، ۲۳۵۱۶، ۲۳۵۱۷، ۲۳۵۱۸، ۲۳۵۱۹، ۲۳۵۲۰، ۲۳۵۲۱، ۲۳۵۲۲، ۲۳۵۲۳، ۲۳۵۲۴، ۲۳۵۲۵، ۲۳۵۲۶، ۲۳۵۲۷، ۲۳۵۲۸، ۲۳۵۲۹، ۲۳۵۳۰، ۲۳۵۳۱، ۲۳۵۳۲، ۲۳۵۳۳، ۲۳۵۳۴، ۲۳۵۳۵، ۲۳۵۳۶، ۲۳۵۳۷، ۲۳۵۳۸، ۲۳۵۳۹، ۲۳۵۴۰، ۲۳۵۴۱، ۲۳۵۴۲، ۲۳۵۴۳، ۲۳۵۴۴، ۲۳۵۴۵، ۲۳۵۴۶، ۲۳۵۴۷، ۲۳۵۴۸، ۲۳۵۴۹، ۲۳۵۵۰، ۲۳۵۵۱، ۲۳۵۵۲، ۲۳۵۵۳، ۲۳۵۵۴، ۲۳۵۵۵، ۲۳۵۵۶، ۲۳۵۵۷، ۲۳۵۵۸، ۲۳۵۵۹، ۲۳۵۶۰، ۲۳۵۶۱، ۲۳۵۶۲، ۲۳۵۶۳، ۲۳۵۶۴، ۲۳۵۶۵، ۲۳۵۶۶، ۲۳۵۶۷، ۲۳۵۶۸، ۲۳۵۶۹، ۲۳۵۷۰، ۲۳۵۷۱، ۲۳۵۷۲، ۲۳۵۷۳، ۲۳۵۷۴، ۲۳۵۷۵، ۲۳۵۷۶، ۲۳۵۷۷، ۲۳۵۷۸، ۲۳۵۷۹، ۲۳۵۸۰، ۲۳۵۸۱، ۲۳۵۸۲، ۲۳۵۸۳، ۲۳۵۸۴، ۲۳۵۸۵، ۲۳۵۸۶، ۲۳۵۸۷، ۲۳۵۸۸، ۲۳۵۸۹، ۲۳۵۹۰، ۲۳۵۹۱، ۲۳۵۹۲، ۲۳۵۹۳، ۲۳۵۹۴، ۲۳۵۹۵، ۲۳۵۹۶، ۲۳۵۹۷، ۲۳۵۹۸، ۲۳۵۹۹، ۲۳۶۰۰، ۲۳۶۰۱، ۲۳۶۰۲، ۲۳۶۰۳، ۲۳۶۰۴، ۲۳۶۰۵، ۲۳۶۰۶، ۲۳۶۰۷، ۲۳۶۰۸، ۲۳۶۰۹، ۲۳۶۱۰، ۲۳۶۱۱، ۲۳۶۱۲، ۲۳۶۱۳، ۲۳۶۱۴، ۲۳۶۱۵، ۲۳۶۱۶، ۲۳۶۱۷، ۲۳۶۱۸، ۲۳۶۱۹، ۲۳۶۲۰، ۲۳۶۲۱، ۲۳۶۲۲، ۲۳۶۲۳، ۲۳۶۲۴، ۲۳۶۲۵، ۲۳۶۲۶، ۲۳۶۲۷، ۲۳۶۲۸، ۲۳۶۲۹، ۲۳۶۳۰، ۲۳۶۳۱، ۲۳۶۳۲، ۲۳۶۳۳، ۲۳۶۳۴، ۲۳۶۳۵، ۲۳۶۳۶، ۲۳۶۳۷، ۲۳۶۳۸، ۲۳۶۳۹، ۲۳۶۴۰، ۲۳۶۴۱، ۲۳۶۴۲، ۲۳۶۴۳، ۲۳۶۴۴، ۲۳۶۴۵، ۲۳۶۴۶، ۲۳۶۴۷، ۲۳۶۴۸، ۲۳۶۴۹، ۲۳۶۵۰، ۲۳۶۵۱، ۲۳۶۵۲، ۲۳۶۵۳، ۲۳۶۵۴، ۲۳۶۵۵، ۲۳۶۵۶، ۲۳۶۵۷، ۲۳۶۵۸، ۲۳۶۵۹، ۲۳۶۶۰، ۲۳۶۶۱، ۲۳۶۶۲، ۲۳۶۶۳، ۲۳۶۶۴، ۲۳۶۶۵، ۲۳۶۶۶، ۲۳۶۶۷، ۲۳۶۶۸، ۲۳۶۶۹، ۲۳۶۷۰، ۲۳۶۷۱، ۲۳۶۷۲، ۲۳۶۷۳، ۲۳۶۷۴، ۲۳۶۷۵، ۲۳۶۷۶، ۲۳۶۷۷، ۲۳۶۷۸، ۲۳۶۷۹، ۲۳۶۸۰، ۲۳۶۸۱، ۲۳۶۸۲، ۲۳۶۸۳، ۲۳۶۸۴، ۲۳۶۸۵، ۲۳۶۸۶، ۲۳۶۸۷، ۲۳۶۸۸، ۲۳۶۸۹، ۲۳۶۹۰، ۲۳۶۹۱، ۲۳۶۹۲، ۲۳۶۹۳، ۲۳۶۹۴، ۲۳۶۹۵، ۲۳۶۹۶، ۲۳۶۹۷، ۲۳۶۹۸، ۲۳۶۹۹، ۲۳۷۰۰، ۲۳۷۰۱، ۲۳۷۰۲، ۲۳۷۰۳، ۲۳۷۰۴، ۲۳۷۰۵، ۲۳۷۰۶، ۲۳۷۰۷، ۲۳۷۰۸، ۲۳۷۰۹، ۲۳۷۱۰، ۲۳۷۱۱، ۲۳۷۱۲، ۲۳۷۱۳، ۲۳۷۱۴، ۲۳۷۱۵، ۲۳۷۱۶، ۲۳۷۱۷، ۲۳۷۱۸، ۲۳۷۱۹، ۲۳۷۲۰، ۲۳۷۲۱، ۲۳۷۲۲، ۲۳۷۲۳، ۲۳۷۲۴، ۲۳۷۲۵، ۲۳۷۲۶، ۲۳۷۲۷، ۲۳۷۲۸، ۲۳۷۲۹، ۲۳۷۳۰، ۲۳۷۳۱، ۲۳۷۳۲، ۲۳۷۳۳، ۲۳۷۳۴، ۲۳۷۳۵، ۲۳۷۳۶، ۲۳۷۳۷، ۲۳۷۳۸، ۲۳۷۳۹، ۲۳۷۴۰، ۲۳۷۴۱، ۲۳۷۴۲، ۲۳۷۴۳، ۲۳۷۴۴، ۲۳۷۴۵، ۲۳۷۴۶، ۲۳۷۴۷، ۲۳۷۴۸، ۲۳۷۴۹، ۲۳۷۵۰، ۲۳۷۵۱، ۲۳۷۵۲، ۲۳۷۵۳، ۲۳۷۵۴، ۲۳۷۵۵، ۲۳۷۵۶، ۲۳۷۵۷، ۲۳۷۵۸، ۲۳۷۵۹، ۲۳۷۶۰، ۲۳۷۶۱، ۲۳۷۶۲، ۲۳۷۶۳، ۲۳۷۶۴، ۲۳۷۶۵، ۲۳۷۶۶، ۲۳۷۶۷، ۲۳۷۶۸، ۲۳۷۶۹، ۲۳۷۷۰، ۲۳۷۷۱، ۲۳۷۷۲، ۲۳۷۷۳، ۲۳۷۷۴، ۲۳۷۷۵، ۲۳۷۷۶، ۲۳۷۷۷، ۲۳۷۷۸، ۲۳۷۷۹، ۲۳۷۸۰، ۲۳۷۸۱، ۲۳۷۸۲، ۲۳۷۸۳، ۲۳۷۸۴، ۲۳۷۸۵، ۲۳۷۸۶، ۲۳۷۸۷، ۲۳۷۸۸، ۲۳۷۸۹، ۲۳۷۹۰، ۲۳۷۹۱، ۲۳۷۹۲، ۲۳۷۹۳، ۲۳۷۹۴، ۲۳۷۹۵، ۲۳۷۹۶، ۲۳۷۹۷، ۲۳۷۹۸، ۲۳۷۹۹، ۲۳۸۰۰، ۲۳۸۰۱، ۲۳۸۰۲، ۲۳۸۰۳، ۲۳۸۰۴، ۲۳۸۰۵، ۲۳۸۰۶، ۲۳۸۰۷، ۲۳۸۰۸، ۲۳۸۰۹، ۲۳۸۱۰، ۲۳۸۱۱، ۲۳۸۱۲، ۲۳۸۱۳، ۲۳۸۱۴، ۲۳۸۱۵، ۲۳۸۱۶، ۲۳۸۱۷، ۲۳۸۱۸، ۲۳۸۱۹، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۲۱، ۲۳۸۲۲، ۲۳۸۲۳، ۲۳۸۲۴، ۲۳۸۲۵، ۲۳۸۲۶، ۲۳۸۲۷، ۲۳۸۲۸، ۲۳۸۲۹، ۲۳۸۳۰، ۲۳۸۳۱، ۲۳۸۳۲، ۲۳۸۳۳، ۲۳۸۳۴، ۲۳۸۳۵، ۲۳۸۳۶، ۲۳۸۳۷، ۲۳۸۳۸، ۲۳۸۳۹، ۲۳۸۴۰، ۲۳۸۴۱، ۲۳۸۴۲، ۲۳۸۴۳، ۲۳۸۴۴، ۲۳۸۴۵، ۲۳۸۴۶، ۲۳۸۴۷، ۲۳۸۴۸، ۲۳۸۴۹، ۲۳۸۵۰، ۲۳۸۵۱، ۲۳۸۵۲، ۲۳۸۵۳، ۲۳۸۵۴، ۲۳۸۵۵، ۲۳۸۵۶، ۲۳۸۵۷، ۲۳۸۵۸، ۲۳۸۵۹، ۲۳۸۶۰، ۲۳۸۶۱، ۲۳۸۶۲، ۲۳۸۶۳، ۲۳۸۶۴، ۲۳۸۶۵، ۲۳۸۶۶، ۲۳۸۶۷، ۲۳۸۶۸، ۲۳۸۶۹، ۲۳۸۷۰، ۲۳۸۷۱، ۲۳۸۷۲، ۲۳۸۷۳، ۲۳۸۷۴، ۲۳۸۷۵، ۲۳۸۷۶، ۲۳۸۷۷، ۲۳۸۷۸، ۲۳۸۷۹، ۲۳۸۸۰، ۲۳۸۸۱، ۲۳۸۸۲، ۲۳۸۸۳، ۲۳۸۸۴، ۲۳۸۸۵، ۲۳۸۸۶، ۲۳۸۸۷، ۲۳۸۸۸، ۲۳۸۸۹، ۲۳۸۹۰، ۲۳۸۹۱، ۲۳۸۹۲، ۲۳۸۹۳، ۲۳۸۹۴، ۲۳۸۹۵، ۲۳۸۹۶، ۲۳۸۹۷، ۲۳۸۹۸، ۲۳۸۹۹، ۲۳۹۰۰، ۲۳۹۰۱، ۲۳۹۰۲، ۲۳۹۰۳، ۲۳۹۰۴، ۲۳۹۰۵، ۲۳۹۰۶، ۲۳۹۰۷، ۲۳۹۰۸، ۲۳۹۰۹، ۲۳۹۱۰، ۲۳۹۱۱، ۲۳۹۱۲، ۲۳۹۱۳، ۲۳۹۱۴، ۲۳۹۱۵، ۲۳۹۱۶، ۲۳۹۱۷، ۲۳۹۱۸، ۲۳۹۱۹، ۲۳۹۲۰، ۲۳۹۲۱، ۲۳۹۲۲، ۲۳۹۲۳، ۲۳۹۲۴، ۲۳۹۲۵، ۲۳۹۲۶، ۲۳۹۲۷، ۲۳۹۲۸، ۲۳۹۲۹، ۲۳۹۳۰، ۲۳۹۳۱، ۲۳۹۳۲، ۲۳۹۳۳، ۲۳۹۳۴، ۲۳۹۳۵، ۲۳۹۳۶، ۲۳۹۳۷، ۲۳۹۳۸، ۲۳۹۳۹، ۲۳۹۴۰، ۲۳۹۴۱، ۲۳۹۴۲، ۲۳۹۴۳، ۲۳۹۴۴، ۲۳۹۴۵، ۲۳۹۴۶، ۲۳۹۴۷، ۲۳۹۴۸، ۲۳۹۴۹، ۲۳۹۵۰، ۲۳۹۵۱، ۲۳۹۵۲، ۲۳۹۵۳، ۲۳۹۵۴، ۲۳۹۵۵، ۲۳۹۵۶، ۲۳۹۵۷، ۲۳۹۵۸، ۲۳۹۵۹، ۲۳۹۶۰، ۲۳۹۶۱، ۲۳۹۶۲، ۲۳۹۶۳، ۲۳۹۶۴، ۲۳۹۶۵، ۲۳۹۶۶، ۲۳۹۶۷، ۲۳۹۶۸، ۲۳۹۶۹، ۲۳۹۷۰، ۲۳۹۷۱، ۲۳۹۷۲، ۲۳۹۷۳، ۲۳۹۷۴، ۲۳۹۷۵، ۲۳۹۷۶، ۲۳۹۷۷، ۲۳۹۷۸، ۲۳۹۷۹، ۲۳۹۸۰، ۲۳۹۸۱، ۲۳۹۸۲، ۲۳۹۸۳، ۲۳۹۸۴، ۲۳۹۸۵، ۲۳۹۸۶، ۲۳۹۸۷، ۲۳۹۸۸، ۲۳۹۸۹، ۲۳۹۹۰، ۲۳۹۹۱، ۲۳۹۹۲، ۲۳۹۹۳، ۲۳۹۹۴، ۲۳۹۹۵، ۲۳۹۹۶، ۲۳۹۹۷، ۲۳۹۹۸، ۲۳۹۹۹، ۲۴۰۰۰، ۲۴۰۰۱، ۲۴۰۰۲، ۲۴۰۰۳، ۲۴۰۰۴، ۲۴۰۰۵، ۲۴۰۰۶، ۲۴۰۰۷، ۲۴۰۰۸، ۲۴۰۰۹، ۲۴۰۱۰، ۲۴۰۱۱، ۲۴۰۱۲، ۲۴۰۱۳، ۲۴۰۱۴، ۲۴۰۱۵، ۲۴۰۱۶، ۲۴۰۱۷، ۲۴۰۱۸، ۲۴۰۱۹، ۲۴۰۲۰، ۲۴۰۲۱، ۲۴۰۲۲، ۲۴۰۲۳، ۲۴۰۲۴، ۲۴۰۲۵، ۲۴۰۲۶، ۲۴۰۲۷، ۲۴۰۲۸، ۲۴۰۲۹، ۲۴۰۳۰، ۲۴۰۳۱، ۲۴۰۳۲، ۲۴۰۳۳، ۲۴۰۳۴، ۲۴۰۳۵، ۲۴۰۳۶، ۲۴۰۳۷، ۲۴۰۳۸، ۲۴۰۳۹، ۲۴۰۴۰، ۲۴۰۴۱، ۲۴۰۴۲، ۲۴۰۴۳، ۲۴۰۴۴، ۲۴۰۴۵، ۲۴۰۴۶، ۲۴۰۴۷، ۲۴۰۴۸، ۲۴۰۴۹، ۲۴۰۵۰، ۲۴۰۵۱، ۲۴۰۵۲، ۲۴۰۵۳، ۲۴۰۵۴، ۲۴۰۵۵، ۲۴۰۵۶، ۲۴۰۵۷، ۲۴۰۵۸، ۲۴۰۵۹، ۲۴۰۶۰، ۲۴۰۶۱، ۲۴۰۶۲، ۲۴۰۶۳، ۲۴۰۶۴، ۲۴۰۶۵، ۲۴۰۶۶، ۲۴۰۶۷، ۲۴۰۶۸، ۲۴۰۶۹، ۲۴۰۷۰، ۲۴۰۷۱، ۲۴۰۷۲، ۲۴۰۷۳، ۲۴۰۷۴، ۲۴۰۷۵، ۲۴۰۷۶، ۲۴۰۷۷، ۲۴۰۷۸، ۲۴۰۷۹، ۲۴۰۸۰، ۲۴۰۸۱، ۲۴۰۸۲، ۲۴۰۸۳، ۲۴۰۸۴، ۲۴۰۸۵، ۲۴۰۸۶، ۲۴۰۸۷، ۲۴۰۸۸، ۲۴۰۸۹، ۲۴۰۹۰، ۲۴۰۹۱، ۲۴۰۹۲، ۲۴۰۹۳، ۲۴۰۹۴، ۲۴۰۹۵، ۲۴۰۹۶، ۲۴۰۹۷، ۲۴۰۹۸، ۲۴۰۹۹، ۲۴۱۰۰، ۲۴۱۰۱، ۲۴۱۰۲، ۲۴۱۰۳، ۲۴۱۰۴، ۲۴۱۰۵، ۲۴۱۰۶، ۲۴۱۰۷، ۲۴۱۰۸، ۲۴۱۰۹، ۲۴۱۱۰، ۲۴۱۱۱، ۲۴۱۱۲، ۲۴۱۱۳، ۲۴۱۱۴، ۲۴۱۱۵، ۲۴۱۱۶، ۲۴۱۱۷، ۲۴۱۱۸، ۲۴۱۱۹، ۲۴۱۲۰، ۲۴۱۲۱، ۲۴۱۲۲، ۲۴۱۲۳، ۲۴۱۲۴، ۲۴۱۲۵، ۲۴۱۲۶، ۲۴۱۲۷، ۲۴۱۲۸، ۲۴۱۲۹، ۲۴۱۳۰، ۲۴۱۳۱، ۲۴۱۳۲، ۲۴۱۳۳، ۲۴۱۳۴، ۲۴۱۳۵، ۲۴۱۳۶، ۲۴۱۳۷، ۲۴۱۳۸، ۲۴۱۳۹، ۲۴۱۴۰، ۲۴۱۴۱، ۲۴۱۴۲، ۲۴۱۴۳، ۲۴۱۴۴، ۲۴۱۴۵، ۲۴۱۴۶، ۲۴۱۴۷، ۲۴۱۴۸، ۲۴۱۴۹، ۲۴۱۵۰، ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۲، ۲۴۱۵۳، ۲۴۱۵۴، ۲۴۱۵۵، ۲۴۱۵۶، ۲۴۱۵۷، ۲۴۱۵۸، ۲۴۱۵۹، ۲۴۱۶۰، ۲۴۱۶۱، ۲۴۱۶۲، ۲۴۱۶۳، ۲۴۱۶۴، ۲۴۱۶۵، ۲۴۱۶۶، ۲۴۱۶۷، ۲۴۱۶۸، ۲۴۱۶۹، ۲۴۱۷۰، ۲۴۱۷۱، ۲۴۱۷۲، ۲۴۱۷۳، ۲۴۱۷۴، ۲۴۱۷۵، ۲۴۱۷۶، ۲۴۱۷۷، ۲۴۱۷۸، ۲۴۱۷۹، ۲۴۱۸۰، ۲۴۱۸۱، ۲۴۱۸۲، ۲۴۱۸۳، ۲۴۱۸۴، ۲۴۱۸۵، ۲۴۱۸۶، ۲۴۱۸۷، ۲۴۱۸۸، ۲۴۱۸۹، ۲۴۱۹۰، ۲۴۱۹۱، ۲۴۱۹۲، ۲۴۱۹۳، ۲۴۱۹۴، ۲۴۱۹۵، ۲۴۱۹۶، ۲۴۱۹۷، ۲۴۱۹۸، ۲۴۱۹۹، ۲۴۲۰۰، ۲۴۲۰۱، ۲۴۲۰۲، ۲۴۲۰۳، ۲۴۲۰۴، ۲۴۲۰۵، ۲۴۲۰۶، ۲۴۲۰۷، ۲۴۲۰۸، ۲۴۲۰۹، ۲۴۲۱۰، ۲۴۲۱۱، ۲۴۲۱۲، ۲۴۲۱۳، ۲۴۲۱۴، ۲۴۲۱

میں داخل ہو گئے اور اسی طرح ایک آدمی کے قرآن پڑھنے کی آواز آئی، نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم اسے ریا کار سمجھتے ہو؟ بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اسے ریا کار سمجھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے دو مرتبہ فرمایا نہیں بلکہ یہ رجوع کرنے والا اور مومن ہے یہ آواز حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تھی جو مسجد کے ایک کونے میں قرآن پڑھ رہے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا اشعری کو حضرت داؤد رضی اللہ عنہ کے خوبصورت لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں انہیں یہ بات بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں بتاؤ؟ چنانچہ میں نے انہیں یہ بات بتادی، وہ کہنے لگے کہ آپ میرے دوست ہیں کہ آپ نے مجھے نبی ﷺ کی ایک حدیث بتائی۔

(۲۳۳۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ عَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَشْرَةِ غَزْوَةٍ

(۲۳۳۴۱) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے نبی ﷺ کے ہمراہ سولہ غزوات میں شرکت کی ہے۔

(۲۳۳۴۲) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَشْرَةِ غَزْوَةٍ [صححه البخاری (۴۴۷۳)، ومسلم (۱۸۱۴)].

(۲۳۳۴۲) عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے والد نے نبی ﷺ کے ہمراہ سولہ غزوات میں شرکت کی ہے۔

(۲۳۳۴۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ فَأَمَرَ بِإِلَاءٍ جِئْنِ طَلَعَ الْفَجْرُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ فَأَذَّنَ حِينَ رَأَتْ الشَّمْسُ الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ أَمَرَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّى ثُمَّ أَمَرَ مِنَ الْعَدَا فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَاسْتَفْرَبَهَا ثُمَّ أَمَرَ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَنعَمَ أَنْ يُبْرَدَ بِهَا ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضَاءَ آخِرِهَا فَوَقَّ ذَلِكَ الْبَدَى كَانِ أَمْرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ قَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ [صححه مسلم (۶۱۳) وصححه ابن خزيمة (۳۲۳ و ۳۲۴) وصححه ابن حبان (۱۴۹۲)]

(۲۳۳۴۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اوقات نماز کے حوالے سے پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا، بلکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا، انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جب طلوع فجر ہو گئی اور لوگ ایک دوسرے کو پچھان نہیں سکتے تھے، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے ظہر کی اقامت اس وقت کہی جب زوال شمس ہو گیا اور کوئی کہتا تھا کہ آدھا دن ہو گیا، کوئی کہتا تھا نہیں ہوا، لیکن وہ زیادہ جانتے تھے، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کہی جب سورج روشن تھا، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے مغرب کی اقامت اس وقت کہی جب سورج غروب ہو

گیا، پھر انہیں حکم دیا، انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کبھی جب شفق غروب ہوگئی، پھر اگلے دن فجر کو اتنا مؤخر کیا کہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ کہنے لگے کہ سورج طلوع ہونے ہی والا ہے، ظہر کو اتنا مؤخر کیا کہ وہ گذشتہ دن کی عصر کے قریب ہو گئی، عصر کو اتنا مؤخر کیا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لوگ کہنے لگے کہ سورج سرخ ہو گیا ہے، مغرب کو متوسط شفق تک مؤخر کر دیا اور عشاء کو رات کی پہلی تہائی تک مؤخر کر دیا، پھر سائل کو بلا کر فرمایا کہ نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(۲۳۴۴۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ الْمُكَنِّي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ وَإِنِّهَا رَجَعَتْ إِلَيَّ فِي الْمِيرَاثِ قَالَ آجِزْكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحْجَّ فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرِ فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [صححه مسلم (۱۱۹۹)، والحاكم (۳۴۷/۴)] [انظر: ۲۳۴۲۰]

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ بن حبیب سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دو پارہ میرے پاس آگئی ہے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی اس نے کہا کہ میری والدہ حج کے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کہ میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے بھی فرض تھے کیا میرا ان کی طرف سے روزے رکھنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں۔

(۲۳۴۴۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزَاةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبَطَ عَمَلُهُ [صححه البخاری (۵۵۳)، وابن خزيمة (۳۳۶)]. [انظر:

۲۳۴۱۴، ۲۳۴۳۳، ۲۳۴۳۶]

(۲۳۳۳۵) ابولح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۴۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضَرَّاءُ يَعْنِي ابْنَ مَرْثَةَ أَبِي سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاجِ أَنْ تَمْسِكُوهَا فَوْقَ قَلْبِكُمْ فَامْسِكُوهَا مَا بَدَأَ لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاةٍ فَأَشْرَبُوا

فِي الْأَسْفِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا [صححه مسلم (۹۷۷)]. [انظر: ۲۳۳۹۱، ۲۳۳۹۲، ۲۳۴۰۳].

(۲۳۳۷۲) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا، اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نیپہ پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز مت پیا۔

(۲۳۳۴۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ عَنْ بَرِيدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵].

(۲۳۳۴۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۴۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَجَرِ بِرِثَى عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ نَبِمَا أَنَا أَسِيرٌ بِالْأَهْوَازِ إِذَا أَنَا بِرَحْلِ يَسِيرٍ نَبِيْنُ يَدْعُو عَلَيَّ نَغْلٍ أَوْ نَغْلَةٍ فَإِذَا هُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ ذَهَبَ قُرْبَى مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ فَالْحَقْنِي بِهِمْ فَقُلْتُ وَأَنَا فَادْخُلْ فِي دَعْوَتِكَ قَالَ وَصَاحِبِي هَذَا إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قُرْبَى مِنْهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ قَالَ وَلَا أَذْرَى أَذْكَرَ الثَّالِثِ أَمْ لَا ثُمَّ تَخَلَّفُ أَقْوَامٌ يَظْهَرُ فِيهِمْ السُّمْنُ يَهْرِيقُونَ الشَّهَادَةَ وَلَا يَسْأَلُونَهَا قَالَ وَإِذَا هُوَ بِرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ [انظر: ۲۳۳۴۱۲].

(۲۳۳۳۸) عبد اللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں ”اہواز“ میں چلا جا رہا تھا کہ ایک آدمی پر نظر پڑی جو مجھ سے آگے ایک فخر پر سوار چلا جا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! اس امت میں سے میرا دور گزر گیا ہے تو مجھے ان ہی میں شامل فرما میں نے کہا کہ مجھے بھی اپنی دعا میں شامل کر لیجئے انہوں نے کہا میرے اس ساتھی کو بھی اگر یہ چاہتا ہے پھر کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے میرے سب سے بہترین امتی میرے دور کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہوں گے (تیسری مرتبہ کا ذکر کیا نہیں مجھے یاد نہیں) ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں موٹا پانچا غالب آ جائے گا وہ مطالبہ کے بغیر گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے وہ صحابی حضرت بریدہ سلمی رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۳۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَةٍ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا قَالَ كَيْفَ رَأَيْتُمْ صَحَابَةَ صَاحِبِكُمْ قَالَ فَإِمَّا شَكَوْتُهُ أَوْ شَكَاهُ غَيْرِي قَالَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَكُنْتُ رَجُلًا مَكْبَأًا قَالَ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحْمَرَّ وَجْهَهُ قَالَ وَهُوَ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهِ فَعَلَيَّْ وَلِيَّهُ [صححه ابن حبان (۱۹۳۰)]. قال شعيب: إسناده صحيح. [انظر: ۲۳۳۴۵۰، ۲۳۳۴۱۶].

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن میں جہاد کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھا مجھے ان کی

طرف سے سختی کا سامنا ہوا لہذا جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں کوتاہی کی میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو رہا ہے پھر نبی ﷺ نے فرمایا اے بریدہ! کیا مجھے مسلمانوں پر ان کی اپنی جانوں سے زیادہ حق نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۲۵۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَلَا أَرَاهُ سَمِعَهُ مِنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخْرِجُ رَجُلٌ شَيْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتَّى يَفُكَّ عَنْهَا لَحْيَ سَبْعِينَ شَيْطَانًا [صححه ابن خزيمة (۲۴۵۷)، والحاكم (۴۱۷/۱) قال شعيب: رجاله ثقات]

(۲۳۳۵۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان جو بھی صدقہ نکالتا ہے وہ اسے ستر شیطانوں کے جبروں سے چھڑا دیتا ہے۔

(۲۳۳۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ لِحَاجَةٍ فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيَّ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقْنَا نَمْشِي جَمِيعًا فَإِذَا نَحْنُ بَيْنَ آيِدَيْنَا بَرَجُلٍ يُصَلِّيُ كَثِيرَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَاهُ يُرَائِي فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَتَرَكَ يَدَيَّ مِنْ يَدِهِ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَصُومُهُمَا وَيَرْفَعُهُمَا وَيَقُولُ عَلَيْكُمْ هَذَا قَاصِدًا عَلَيْكُمْ هَذَا قَاصِدًا عَلَيْكُمْ هَذَا قَاصِدًا فَإِنَّهُ مَنْ يُشَازَ هَذَا الدِّينَ يُغْلِبُهُ [راجع: ۲۰۰۲۴]

(۲۳۳۵۱) حضرت ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں ٹہلنا ہوا نکلا تو دیکھا کہ نبی ﷺ نے ایک جانب چہرے کا رخ کیا ہوا ہے، میں سمجھا کہ شاید آپ قضاء حاجت کے لئے جا رہے ہیں، اس لئے میں ایک طرف کو ہو کر نکلنے لگا، نبی ﷺ نے مجھے دیکھ لیا اور میری طرف اشارہ کیا، میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، اور ہم دونوں ایک طرف چلنے لگے، اچانک ہم ایک آدمی کے قریب پہنچے جو نماز پڑھ رہا تھا اور کثرت سے رکوع و سجود کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم اسے ریا کار سمجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، نبی ﷺ نے میرا ہاتھ چھو کر دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کیا اور کندھوں کے برابر اٹھانے اور نیچے کرنے لگے، اور تین مرتبہ فرمایا اپنے اوپر درمیانہ راستہ لازم کرلو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرتا ہے، وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

(۲۳۳۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَمُوتُ بِعَرَقِ الْحَبِيبِ [صححه ابن حبان (۳۰۱۱)، والحاكم (۳۰۱۱) وقد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۱۴۵۲، الترمذی: ۹۸۲، النسائی: ۶۵۰/۴) [انظر: ۲۳۴۳۵، ۲۳۴۱۰]

(۲۳۳۵۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی

آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۵۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ قَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سِيلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ [راجع: ۲۳۳۴۰]۔

(۲۳۳۵۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ رات کو نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہو گئی، نبی ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مسجد میں داخل ہو گئے اچانک ایک آدمی کی آواز آئی وہ آدمی یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اکیلا ہے بے نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اس اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

(۲۳۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ مُثَنَّى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ إِنَّكَ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ [صححه مسلم (۲۷۷)، وابن خزيمة (۱۶۱۲ و ۱۶۱۳ و ۱۶۱۴)]۔ [انظر: ۲۳۳۶۱، ۲۳۴۱۷]۔

(۲۳۳۵۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى حَلْفَةِ فِيهَا أَبُو مَجْلَزٍ وَابْنُ بُرَيْدَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ أَبْغَضْتُ عَلِيًّا بَغْضًا لَمْ يَبْغِضْهُ أَحَدٌ قَطُّ قَالَ وَأَحْبَبْتُ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ لَمْ أَحِبَّهُ إِلَّا عَلَى بَغْضِهِ عَلِيًّا قَالَ فَبِعْتُ ذَلِكَ الرَّجُلَ عَلَى خَيْلٍ فَصَحْبَتُهُ مَا أَصَحَبَهُ إِلَّا عَلَى بَغْضِهِ عَلِيًّا قَالَ فَأَصْبَحْنَا سَبِيًّا قَالَ فَكَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْعَثْ إِلَيْنَا مَنْ يُخَمِّسُهُ قَالَ فَبَعَثَ إِلَيْنَا عَلِيًّا وَفِي السَّبْيِ وَصِيفَةٌ هِيَ أَفْضَلُ مِنَ السَّبْيِ فَنَخَمَسَ وَقَسَمَ فَخَرَجَ رَأْسُهُ مُغَطًى فَقُلْنَا يَا أَبَا الْحَسَنِ مَا هَذَا قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْوَصِيفَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي السَّبْيِ فَإِنِّي قَسَمْتُ وَخَمَسْتُ فَصَارَتْ فِي الْخُمُسِ ثُمَّ صَارَتْ فِي أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَارَتْ فِي آلِ عَلِيٍّ وَوَقِفْتُ بِهَا قَالَ فَكَتَبَ الرَّجُلُ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْعَثْنِي بَعْثَنِي مُصَدِّقًا قَالَ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ الْكِتَابَ وَأَقُولُ صَدَقَ قَالَ فَأَمْسَكَ يَدِي وَالْكِتَابَ وَقَالَ ابْعِضْ عَلِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَبْغِضْهُ وَإِنْ كُنْتَ تَحِبُّهُ فَارْزُدْ لَهُ حَبًّا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَنَنْصِيبَ آلَ عَلِيٍّ فِي الْخُمُسِ أَفْضَلَ مِنْ وَصِيفَةٍ قَالَ فَمَا كَانَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ

بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَوْلَ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ أَبِي بُرَيْدَةَ [صححه البعاري (٤٣٠٠)]. [انظر:

٢٣٤٠٠، ٢٣٤٢، ٢٣٤٣].

(۲۳۳۵۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اتنی نفرت تھی کہ کسی سے اتنی نفرت کبھی نہیں رہی تھی اور صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کی وجہ سے میں قریش کے ایک آدمی سے محبت رکھتا تھا، ایک مرتبہ اس شخص کو چند شہسواروں کا سردار بنا کر بھیجا گیا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا گیا اور صرف اس بنیاد پر کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت کرتا تھا، ہم لوگوں نے کچھ قیدی پکڑے اور نبی ﷺ کے پاس یہ خط لکھا کہ ہمارے پاس کسی آدمی کو بھیج دیں جو مال غنیمت کا خمس وصول کر لے، چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیج دیا۔

ان قیدیوں میں ”وصیفہ“ بھی تھی جو قیدیوں میں سب سے عمدہ خاتون تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خمس وصول کیا اور اسے تقسیم کر دیا، پھر وہ باہر آئے تو ان کا سر ڈھکا ہوا تھا، ہم نے ان سے پوچھا اے ابوالحسن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا تم نے وہ ”وصیفہ“ دیکھی تھی جو قیدیوں میں شامل تھی، میں نے خمس وصول کیا تو وہ خمس میں شامل تھی، پھر وہ اہل بیت نبوت میں آگئی اور وہاں سے آل علی میں آگئی اور میں نے اس سے جماعت کی ہے اس شخص نے نبی ﷺ کو خط لکھ کر اس صورت حال سے آگاہ کیا، میں نے اس سے کہا کہ یہ خط میرے ہاتھ بھیج چنانچہ اس نے مجھے اپنی تصدیق کرنے کے لئے بھیج دیا، میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر خط پڑھنے لگا اور کہنے لگا کہ انہوں نے سچ کہا، نبی ﷺ نے اس خط پر سے میرے ہاتھ کو اٹھا کر فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو، بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کر دو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، خمس میں آل علی کا حصہ ”وصیفہ“ سے بھی افضل ہے، چنانچہ اس فرمان کے بعد میری نظروں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ رہا۔

(۲۳۳۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ عَنْ شَرِيكَ حَدَّثَنَا أَبُو رُبَيْعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ مِنْ أَصْحَابِي أَرْبَعَةَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ وَأَمَرَنِي أَنْ أُحِبَّهُمْ قَالُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمْ مِنْهُمْ وَأَبُو ذَرٍّ الْفَارِسِيُّ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ وَالْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ [صححه

الحاكم (۱۳۰/۳). قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: ضعیف (ابن ماجه: ۱۶۹، الترمذی: ۳۷۱۸)].

[انظر: ۲۳۴۰۲، ۲۳۴۱].

(۲۳۳۵۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار لوگوں سے محبت کرتا ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور مجھے بھی ان سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک تو علی ہیں، دوسرے ابوذر غفاری، تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے

مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رحمہ اللہ

(۲۳۲۵۷) حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ الْأَشْعَرِيَّ أُعْطِيَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ [صححه مسلم (۷۹۳)]. [راجع: ۲۳۳۴۰].
(۲۳۳۵۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عبد اللہ بن قیس اشعری کو آل دَاوُد کے لہجوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے۔

(۲۳۲۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا كَانَ لَهُ كُلُّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ وَمَنْ أَنْظَرَهُ بَعْدَ حِلِّهِ كَانَ لَهُ مِثْلُهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ [قال البوصيري: هذا إسناده ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ۲۴۱۸)]. قال شيبغ صحیح وهذا إسناده ضعيف

(۲۳۳۵۸) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی تنگدست (مقروض) کو مہلت دیدے تو اسے روزانہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص وقت مقررہ گزرنے کے بعد اسے مہلت دیدے تو اسے روزانہ اتنی ہی مقدار (جو اس نے قرض میں دے رکھی ہے) صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(۲۳۲۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ أَجْرَكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكِ الْمِيرَاثَ [صححه مسلم (۱۱۴۹)]، والحاكم (۳۴۷/۴). [انظر: ۲۳۴۴۲].

(۲۳۳۵۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی۔

(۲۳۳۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحٌ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّنِيِّ وَأَرْبَعِينَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْمَقَامِ وَهُمْ خَلْفَهُ جُلُوسٌ يَنْتَظِرُونَهُ فَلَمَّا صَلَّى أَهْوَى فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَارُوا وَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ اجْلِسُوا فَجَلَسُوا فَقَالَ رَأَيْتُمُونِي حِينَ قَرَعْتُ مِنْ صَلَاتِي أَهْوَيْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْكُعْبَةِ كَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْذَ شَيْئًا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْجَنَّةَ عُرِضَتْ عَلَيَّ فَلَمْ أَرِ مِثْلَ مَا فِيهَا وَإِنَّهَا مَرَّتْ بِي خَصْلَةً مِنْ عَنَبٍ فَأَعْجَبْتَنِي فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا لِأَخْذِهَا فَسَبَقْتَنِي وَلَوْ أَخَذْتُهَا لَغَرَسْتُهَا بَيْنَ ظَهْرَيْنِكُمْ حَتَّى تَأْكُلُوا مِنْ فَاكِهِةِ الْجَنَّةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْكُمَاةَ دَوَاءُ الْعَيْنِ وَأَنَّ الْعُجُوَّةَ مِنْ فَاكِهِةِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ الَّتِي تَكُونُ فِي الْمِلْحِ اعْلَمُوا أَنَّهَا دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا الْمَوْتَ [راجع: ۲۳۳۲۶].

(۲۳۳۶۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ۳۲ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شامل نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھ رہے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیچھے بیٹھے انتظار کر رہے تھے، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ خانہ کعبہ کی جانب اس طرح بڑھے جیسے کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں، پھر واپس آئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو گئے، نبی ﷺ نے انہیں دست مبارک سے پیچھے کا اشارہ کیا، وہ لوگ بیٹھ گئے، اور نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کیا تم نے مجھے نماز سے فارغ ہو کر خانہ کعبہ کی طرف اس طرح بڑھتے ہوئے دیکھا تھا جیسے میں کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا جس کی نعمتوں جیسی کوئی چیز میں نے کبھی نہیں دیکھی، میرے سامنے سے انگوڑوں کا ایک خوشہ گذرا جو مجھے اچھا لگا، میں اسے پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تو وہ مجھ سے آگے نکل گیا، اگر میں اسے پکڑ لیتا تو اسے تمہارے سامنے گاڑ دیتا تا کہ تم جنت کے میوے کھاتے اور جان رکھو کہ کھنسی آنکھوں کا علاج ہے اور عجوہ جنت کا میوہ ہے اور یہ کوئی جو تک میں ہوتی ہے موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۲۳۳۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَأَيْتَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ قَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ [راجع: ۲۳۳۵۴]۔

(۲۳۳۶۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے کبھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۳۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْأُولَى وَكَسَتْ لَكَ الْآخِرَةَ [انظر: ۲۳۳۷۹، ۲۳۳۸۰]۔

(۲۳۳۶۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظرت ڈالنا کرنا کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر تمہیں نہیں معاف ہے۔

(۲۳۳۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ بْنُ مَهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ فَإِنَّا أَخْلَدَهَا بِرَكْعَةٍ وَتَوَكَّلَهَا حَسْرَةً وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ تَعَلَّمُوا الْبَقْرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا هُمَا الْوَهْرُ وَأَوَانٌ يَجِيئَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَانَهُمَا عَصَمَانٍ أَوْ عِيَانٍ أَوْ كَانَهُمَا فِرْقَانٍ مِنْ طَبَرٍ صَوَّافٍ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا [راجع: ۲۳۳۳۸]۔

(۲۳۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی مجلس میں شریک تھا، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سورہ بقرہ کو سیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو سیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر

قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پرندوں کی دونوں کی صورت میں سایہ کریں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے جھڑکریں گے۔

(۲۳۳۱۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بِشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ أَا الَّذِي أَشْهَرْتَ لَيْلَكَ وَأَظْمَأْتَ هَوَاجِرَكَ [راجع: ۲۳۳۳۸]۔

(۲۳۳۶۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب انسان کی قبر شق ہوگی تو قرآن اپنے پڑھنے والے سے "جولغاڑی کی طرح ہوگا" ملے گا اور اس سے کہے گا کہ میں تمہارا وہی ساتھی قرآن ہوں جس نے تمہیں سخت گرم دوپہروں میں بیٹا سا رکھا اور راتوں کو چنگایا۔

(۲۳۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَحُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيُخَوِّنُهُ فِيهَا إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ [صححه مسلم (۱۸۹۷)، وابن حبان (۴۶۶۴)]۔ [انظر: ۲۳۳۹۲]۔

(۲۳۳۶۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت انتظارِ جہاد میں بیٹھے والوں پر ان کی ماؤں جیسی ہے اگر ان بیٹھے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا ذمہ دار بنے اور اس میں خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا اب تمہارا کیا خیال ہے؟

(۲۳۳۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى سَرِيَّةٍ أَوْ جَيْشٍ أَوْ صَاهٍ فِي خَاصَّةٍ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَاتْلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثٍ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَاتَّبِعْ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَتْ عَنْهُمْ أَدْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَاعْلِمُهُمْ إِنَّهُمْ فَعَلُوا ذَلِكَ أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَأَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَإِنْ أَبَوْا وَاخْتَارُوا دَارَهُمْ فَاعْلِمُهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْقِيَامَةِ نَصِيبٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَادْعُهُمْ إِلَى إِعْطَاءِ الْجِزْيَةِ فَإِنْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَتْ عَنْهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِزَّ اللَّهُ ثُمَّ قَاتِلْهُمْ [انظر: ۲۳۴۱۸]۔

(۲۳۳۶۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو کسی دست یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے، پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہ خدا میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے تمہارا آنا سامنا ہو تو اسے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالہجرتین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ویسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کئے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لیتا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(۲۳۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِثَ بِالتَّوْبِشِيرِ فَكَانَتْهَا غَمَسٌ يَدُهُ فِي لَحْمٍ حَنْزِيرٍ وَدَمِيهِ وَلَمْ يَسْنِدْهُ وَكِيعٌ مَرَّةً [صححه مسلم (۲۶۶۰)، وابن حبان (۵۸۷۳)]. [انظر: (۲۳۴۱۳، ۲۳۴۴۴)].

(۲۳۳۶۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ ٹانی کے ساتھ کھیتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(۲۳۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَلَفَ بِالْأَمَانَةِ وَمَنْ خَبَبَ عَلَى أَمْرِي وَزَوَّجَتْهُ أَوْ مَمْلُوكُهُ فَلَيْسَ مِنَّا [صححه ابن حبان (۴۳۶۳)، والحاكم (۲۹۸/۴)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۵۳)].

(۲۳۳۶۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو امانت پر قسم اٹھائے، اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف بھڑکائے یا غلام کو اس کا قاتل کے خلاف تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۲۳۳۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ذَهَبٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ حُجَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كُنْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا [قد حسنه الترمذی. قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۵۵، ابن ماجه: ۵۴۹، و ۳۶۲۰)].

والترمذی: (۲۸۲۰). قال شعب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف.

(۲۳۳۶۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نجاشی شاہ جسہ نے سیاہ رنگ کے دوسادہ موڑے ہدیہ پیش کئے تو نبی ﷺ نے انہیں پہن لیا اور وضو کرتے ہوئے ان پر مسح فرمایا۔

(۲۳۳۷۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ عُلْفَمَةَ بِنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبُ الْخَيْلَ فَبَيَّيْتُ الْجَنَّةَ خَيْلٌ قَالَ إِنْ يَدْخُلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تَرْكَبَ فَرَسًا مِنْ يَأْقُوْتَةَ حُمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي آتَى الْجَنَّةِ شَيْئًا إِلَّا رَكِبْتَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبُ الْجَنَّةَ إِبِلٌ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ إِنْ يَدْخُلَكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ كَانَ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَكَدْ تَعَيَّنَتْ إِغَالُ الْأَلْبَانِي: ضعيف (الترمذی: ۲۵۴۳)۔

(۲۳۳۷۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھوڑوں سے بہت محبت ہے تو کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا اور تمہاری یہ خواہش ہوئی کہ تم سرخ یا قوت کے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر جنت میں جہاں چاہو گھومو تو وہ بھی تمہیں سواری کے لئے ملے گا پھر دوسرا آدمی آیا اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا جنت میں اونٹ ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا بندہ خدا! اگر اللہ نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا تو وہاں تمہیں ہر وہ چیز ملے گی جس کی خواہش تمہارے دل میں پیدا ہوگی اور تمہاری آنکھوں کو اس سے لذت حاصل ہوگی۔

(۲۳۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْخُدَّادُ حَدَّثَنَا قُتَابُ بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَا يَخْرُجُ حَتَّى يَطْعَمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ لَا يَطْعَمُ حَتَّى يَرْجِعَ [صححه ابن خزيمة (۱۴۲۶)] وابن حبان (۲۸۱۲)، والحاكم (۲۹۴/۱). قال الترمذی: غريب. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۷۵۶،

الترمذی: ۵۴۲). قال شعب: إسناده حسن. [انظر: ۲۳۳۷۲، ۲۳۴۳۰].

(۲۳۳۷۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۲۳۳۷۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا عَقْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاعِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ وَلَا يَأْكُلُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ أَضْحِيَّتِهِ [راجع: ۲۳۳۷۱]۔

(۲۳۳۷۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۲۳۳۷۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو أَحْمَدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ قَالَ مُعَاوِيَةُ فِي حَدِيثِهِ إِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ أَنْتُمْ قَرُوبُنَا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَنَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ [صححه مسلم (۹۷۵) وابن حبان (۳۱۷۳)] [انظر: ۲۳۴۲۷]

(۲۳۳۷۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ مؤمنین و مسلمین کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آ کر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲۳۳۷۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خُمْسٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ عَذَابًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(۲۳۳۷۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا: قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ حکمِ مادر میں کیا ہے؟ (خوش نصیب یا بد نصیب) کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کماے گا؟ کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس علاقے میں مرے گا؟ بیشک اللہ ہر چیز سے واقف اور باخبر ہے۔

(۲۳۳۷۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَبَسَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبَسَكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ

(۲۳۳۷۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے میں تاخیر کر دی حاضر ہونے پر نبی ﷺ نے ان سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو عرض کیا کہ ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا ہو۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْأَعْمَشِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نَسَلُكَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نَصَلَّى عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

(۲۳۳۷۹) حضرت بریدہ خزامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگوں نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ کو سلام کیسے کریں یہ بتائیے کہ آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر اپنی عنایت، رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرما، جیسا کہ آلِ ابراہیم علیہم السلام پر نازل فرمائیں بیشک تو قابل

تریف اور بزرگی والا ہے۔“

(۲۳۳۷۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أُمَّةً سَوْدَاءَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَجَعَ مِنْ بَعْضِ مَعَارِيزِهِ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَكَدَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ عَنْكَ بِالْذِّفِّ قَالَ إِنْ كُنْتُ قَاتِلْتِ فَاغْلِي وَإِنْ كُنْتُ لَمْ تَفْعَلِي فَلَا تَفْعَلِي فَضَرَبَتْ فَذَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ وَذَخَلَ عَمْرُوهُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَمْرُو قَالَ فَجَعَلْتُ ذُفَّهَا خَلْفَهَا وَهِيَ مُقْنَعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَفْرُقُ بَيْنَكَ يَا عَمْرُو أَنَا جَالِسٌ هَاهُنَا وَذَخَلَ هُوَ لَا إِيَّاهُ فَلَمَّا أَنْ دَخَلْتُ فَجَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ [صححه ابن حبان (۱۸۹۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح غريب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۶۹۰).

(۳۶۹۰). قال شعيب: [إسناده قوى]. [انظر: ۲۳۳۹۹].

(۲۳۳۷۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوے سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ قام عورت بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں خوشی کے اظہار میں آپ کے پاس دف بجائوں گی، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کر لو اور اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو چنانچہ وہ دف بجانے لگی اسی دوران حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگئے اور وہ دف بجاتی رہی، پھر کچھ اور لوگ آئے لیکن وہ بجاتی رہی، تھوڑی دیر بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اس نے اپنا دف اپنے پیچھے چھپا لیا اور اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، نبی ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا عمر! شیطان تم سے ڈرتا ہے، میں بھی یہاں بیٹھا تھا اور یہ لوگ بھی آئے تھے لیکن جب تم آئے تو اس نے وہ کیا جو اس نے کیا۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بْنُ وَقِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الْيَدَى يَنْهَبُونَ إِلَيْهِ هَذَا الْمَالُ [صححه ابن حبان (۶۹۹)].

والحاكم (۱۶۳/۲). قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۶۴/۶). قال شعيب: [إسناده قوى]. [انظر: ۲۳۴۴۷].

(۲۳۳۷۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دنیا کا حسب نسب ”جس کی طرف وہ مال ہوتے ہیں“ یہ مال و دولت ہے۔

(۲۳۳۷۹) حَدَّثَنَا هَارِثُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَيْبَعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تَبِيعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْوَلَوِيَّ وَتَبِيعْتَ لَكَ الْأَجْرَةَ [راجع: ۲۳۳۶۲].

(۲۳۳۷۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! نا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈال اگر تو کیونکہ پہلی نظر نہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۳۸۰) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ بْنُ وَقِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ

بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مَعَهُ جَمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ فَقَاخَرُ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِي ذَاتِكَ مِنِّي إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ [صححه ابن حبان (٤٧٣٥)، والحاكم (٦٤/٢)]. قال الترمذی: حسن غریب قال

الألبانی: صحيح (أبو داود: ٢٥٧٢، الترمذی: ٢٧٧٣). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد قوي.

(٢٣٣٨٠) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ پیدل چلے جا رہے تھے کہ ایک آدمی گدھے پر سوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اس پر سوار ہو جائے اور خود پیچھے ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی سواری کے اگلے حصے پر بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہو الا یہ کہ تم مجھے اس کی اجازت دے دو، اس نے کہا کہ میں نے آپ کو اجازت دے دی چنانچہ نبی ﷺ سوار ہو گئے۔

(٢٣٣٨١) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ قَالَ خَاصَرْنَا خَيْسَرَ فَأَخَذَ الْوَلَاءُ أَبُو بَكْرٍ فَأَنْصَرَفَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ فَخَرَجَ فَرَجَعَ وَلَمْ يَفْتَحْ لَهُ وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي دَافِعُ الْوَلَاءَ غَدًا إِلَيَّ رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ لَا يَرْجِعُ حَتَّى يَفْتَحَ لَهُ فَبَيْنَا طَبِيعَةُ أَنْفُسِنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدًا فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا قَدَعًا بِالْوَلَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِهِمْ قَدَعًا غَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْوَلَاءَ وَفُتِحَ لَهُ قَالَ بُرَيْدَةُ وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَهَا [إخبره النسائي في

الكبرى (٨٤٠٢)]. قال شعيب: صحيح وهذا إسناد قوي. [انظر: ٢٣٣٩٧، ٢٣٤١٩].

(٢٣٣٨١) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیر کا محاصرہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور اہم قلعہ فتح کے بغیر واپس آ گئے، اگلے دن پھر جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے، لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا، جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور جھنڈا اٹکوا یا لوگ! اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا جنہیں آشوب چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا، حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں میں بھی تھا۔

(٢٣٣٨٢) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضَحَاةَا وَأَضَاهَا مِنَ السُّورِ [قد حسنه

الترمذی. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ٣٠٩، النسائي: ١٧٣/٢)]. قال شعيب: إسناد قوي.

(۲۳۳۸۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نماز عشاء میں سورۃ الشمس اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔
(۲۳۳۸۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَعَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْسِيَانِ وَيَعُفَّرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَخَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْسِيَانِ وَيَعُفَّرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ خَدَيْبِي وَرَفَعْتُهُمَا

(۲۳۳۸۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ ہمارے سامنے خطبہ دے رہے تھے کہ امام حسن اور حسین علیہما السلام سرخ رنگ کی قمیص پہنے ہوئے کھڑے تھے چلتے نظر آئے نبی ﷺ منبر سے نیچے اترے اور انہیں اٹھا کر اپنے سامنے بٹھالیا پھر فرمایا اللہ اور اس کے رسول نے بیچ فرمایا کہ تمہارا مال اور تمہاری اولاد آزمائش کا سبب ہیں میں نے ان دونوں بچوں کو لڑکھڑا کر چلنے ہوئے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اپنی بات درمیان میں چھوڑ کر انہیں اٹھالیا۔

(۲۳۳۸۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبَابٍ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ يَمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي إِنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ فَاتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مَرْتَعٍ مُشْرِفٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِلرَّجُلِ مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ أَنَا عَرَبِي لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِلرَّجُلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا غَيْرُكَ يَا عُمَرُ لَدَخَلْتُ الْقَصْرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كُنْتُ لِأَعَارِ عَلَيْكَ قَالَ وَقَالَ لِبِلَالٍ يَمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ مَا أَحَدَنْتُ إِلَّا قَوْضَاةً وَصَلَيْتُ رُسْعَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا [صححه ابن خزيمة (۱۲۰۹)، وابن حبان (۷۰۸۶)]. قال الترمذي:

حسن صحيح غريب. قال الألباني: صحيح (الترمذي: ۳۶۸۹). قال شعيب: صحيح لغريب وهذا [إسناد قوي] [انظر: ۲۳۴۲۸].

(۲۳۳۸۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا بلال! تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے سے تمہاری آہٹ سنی ابھی آج رات ہی میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری آہٹ پھر سنائی دی پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک بلند و بالا محل کے سامنے پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عربی آدمی کا ہے میں نے کہا کہ عربی تو میں بھی ہوں یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ امت محمدیہ کے ایک مسلمان آدمی کا ہے میں نے کہا کہ پھر میں تو خود محمد ہوں (ﷺ) یہ محل کس کا ہے؟ انہوں

نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اگر مجھے تمہاری غیرت کا خیال نہ آتا تو میں اس محل میں ضرور داخل ہوتا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے غیرت دکھاؤں گا؟ پھر نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوا تو وضو کر کے دو رکعتیں ضرور پڑھیں نبی ﷺ نے فرمایا یہی اس کا سبب ہے۔

(۲۳۳۸۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطْبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ قَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ قَالَ ارْقُمْنَهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَفَعَهَا فَبَعَثَ مِنْ الْغَدِ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَحْمِلُهُ فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ابْسُطُوا فَنَظَرُوا إِلَى الْخَاتَمِ الَّذِي عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَمَّ بِهِ وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَأَشْتَرَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا وَكَذَا وَدَرَاهِمًا وَعَلَى أَنْ يَغْرَسَ نَخْلًا فَيَعْمَلُ سَلْمَانُ فِيهَا حَتَّى يَطْعَمَ قَالَ فَغْرَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ فَحَمَلَتْ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالَ عُمَرُ أَنَا غَرَسْتُهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَزَعَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ غَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا

(۲۳۳۸۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جب مدینہ منورہ آئے تو نبی ﷺ کی خدمت میں تر کھجوروں کی ایک فطری لے کر حاضر ہوئے اور اسے نبی ﷺ کے سامنے رکھ دیا نبی ﷺ نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کے لئے صدقہ ہے نبی ﷺ نے فرمایا اسے لے جاؤ ہم صدقہ نہیں کھاتے، وہ اسے اٹھا کر لے گئے اور اگلے دن اسی طرح کھجوریں لا کر نبی ﷺ کے سامنے رکھیں (وہی سوال جواب ہوئے اور وہ تیسرے دن پھر حاضر ہوئے) نبی ﷺ نے پوچھا سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یہ آپ کے لئے ہدیہ ہے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس میں شامل کر لیا۔

پھر انہوں نے نبی ﷺ کی مہربانیت کو بھول کر ”جو پشت مبارک پر تھی“ دیکھی اور ایمان لے آئے چونکہ وہ ایک یہودی کے غلام تھے اس لئے نبی ﷺ نے اسے درابم اور اس شرط پر انہیں خرید لیا کہ مسلمان ایک باغ لگا کر اس میں محنت کریں گے یہاں تک کہ اس میں پھل آجائے اور نبی ﷺ نے اس باغ میں پودے اپنے دست مبارک سے لگائے سوائے ایک پودے کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا اور اسی سال درخت پر پھل آ گیا سوائے اسی ایک درخت کے نبی ﷺ نے پوچھا کہ اس کا کیا ماجرا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے میں نے لگایا تھا نبی ﷺ نے اسے اکھیر کر خود لگایا تو وہ بھی ایک ہی سال میں پھل دینے لگا۔

فائدہ: اس کی مکمل تفصیل حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایات میں دیکھئے۔

(۲۳۳۸۶) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْإِنْسَانِ سِتُّونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً قَالُوا فَمَنْ الَّذِي يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّحَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا أَوْ الشَّيْءُ تَنْحِيهِ عَنْ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَمَعْنَا الضَّحَى تُجْزَى عَنْكَ [صححه ابن خزيمة (۱۲۲۶)، وابن حبان (۲۵۴۰)].

قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۲۴۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا [إسناد قوی]. [انظر: ۲۳۴۲۵].

(۲۳۳۸۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سوساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں اگر تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو چاشت کے وقت دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(۲۳۳۸۸) حَدَّثَنَا زَيْدٌ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْحَبَةِ السَّوْدَاءِ وَهِيَ الشُّوْبُزُ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً [راجع: ۲۳۳۲۶].

(۲۳۳۸۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کلونجی کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ اس میں شفاء ہے۔

(۲۳۳۹۰) حَدَّثَنَا بَكْرٌ بْنُ عَمْسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ (۲۳۳۸۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفر حج میں کچھ خرچ کرنا ایسے ہے جیسے میدان میں جہاد میں سات سو گنا خرچ کرنا۔

(۲۳۳۹۱) حَدَّثَنَا زَيْدٌ بْنُ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَائِلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ [قال الألبانی: صحيح (النسائي: ۱۶۴/۷)].

کسابقہ۔ [انظر: ۲۳۴۴۶].

(۲۳۳۹۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرات حسین رضی اللہ عنہ کی جانب سے تحیقہ فرمایا تھا۔

(۲۳۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّامَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حِزْرَاءُ يَعْنِي ابْنَ مَرْثَةَ أَبِي سَنَانٍ الشَّيْبَانِي عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةٌ صَفٌّ هَذِهِ الْأُمَّةُ مِنْ ذَلِكَ كَمَا تَوَنُّونَ صَفًّا قَالَ أَبُو عَدٍّ الرَّحْمَنُ مَاتَ بِشَرِّ بَنِي الْخَارِثِ وَأَبُو الْأَحْوَصِ وَالْهَيْثَمُ

بُنْ خَارِجَةً فِي سَنَةِ سِتِّ مِائَةٍ وَعِشْرِينَ [راجع: ۲۳۳۲۸]۔

(۲۳۳۹۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو سیٹھیں صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

(۲۳۳۹۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَارِثِ الْيَامِيُّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِقَارٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلَّ بَنَاءٌ وَنَحْنُ مَعَهُ قَرِيبٌ مِنْ أَلْفٍ رَاكِبٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَعَيْنَاهُ تَذَرِّفَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَدَّاهُ بِالْأَبِ وَالْأُمِّ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِي الْإِسْخْفَارِ لَأُمِّي فَلَمْ يَأْذَنْ لِي فَقَدَمْتُ عَيْنَايَ رَحْمَةً لَهَا مِنَ النَّارِ وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا لِيَنْدَحُرْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصْحَابِ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَأَمْسِكُوا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْشِيَةِ فَأُشِرُوهَا فِي آتَى وَعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا [۲۳۳۶۱]

(۲۳۳۹۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کر دتا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَفَضْلِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ قَاعِدٍ يَخْلِفُ مُجَاهِدًا فِي أَهْلِهِ فَيُحِبُّ فِي أَهْلِهِ إِلَّا وَقَفَتْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَبِيلَةٌ إِنَّ هَذَا خَانَكَ فِي أَهْلِكَ فَخَلَدَ مِنْ عَمَلِهِ مَا شِئْتَ قَالَ فَمَا عَلَيْكُمْ [راجع: ۲۳۳۶۵]۔

(۲۳۳۹۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت انتظارِ جہاد میں بیٹھے والوں پر ان کی ماؤں جیسی ہے، اگر ان بیٹھے والوں میں سے کوئی شخص کسی مجاہد کے پیچھے اس کے اہل خانہ کا ذمہ دار بنے اور اس میں خیانت کرے تو اسے قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور وہ اس کے اعمال میں سے جو چاہے گالے لے گا۔

اب تمہارا کیا خیال ہے؟

(۲۳۳۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُورُوا فَإِنَّهَا تَذَكَّرُ الْآخِرَةَ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيدِ الْجَنَّةِ فَانْبِذُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْأَضَاجِ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا [راجع: ۲۳۳۹۶]۔

(۲۳۳۹۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو اللہ تعالیٰ اور چیز مت پینا۔

(۲۳۳۹۴) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَلَفَ أَنَّهُ بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا [صححه الحاكم (۲/۴)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۳۲۵۸، ابن ماجه: ۲۱۰۰، النسائی: ۶/۷) قال شعيب: إسناده قوي]۔ [انظر: ۲۳۳۹۸]۔

(۲۳۳۹۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ اسلام سے بری ہے اگر وہ جھوٹی قسم کھائے تو وہ ہاتھ پیرا ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہو تو پھر وہ اسلام کی طرف بھیجی جائے گا۔

(۲۳۳۹۵) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ تَرْكُ الصَّلَاةِ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ [راجع: ۲۳۳۲۵]۔

(۲۳۳۹۵) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہذا جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے وہ کفر کرتا ہے۔

(۲۳۳۹۶) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ إِنَّ مَعَادَ بْنَ جَبَلٍ يَقُولُ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهَا اقْرَبْتُ السَّاعَةَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَفْرُغَ فَصَلَّى وَذَكَبَ فَقَالَ لَهُ مَعَادٌ قَوْلًا شَدِيدًا فَاتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَفْعَلُ فِي نَخْلِي فَخِفْتُ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ بِالشَّمْسِ وَضَحَاها وَنَحْوِها مِنَ السُّورِ

(۲۳۳۹۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز عشاء پڑھائی تو اس میں سورہ قمر پوری تلاوت کی ایک آدمی ان کی نماز ختم ہونے سے پہلے اٹھا اور اپنی نماز تہ پڑھ کر واپس چلا گیا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے

اس کے متعلق سخت باتیں کہیں وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں باغات میں کام کرتا ہوں اور مجھے پانی ختم ہو جانے کا اندیشہ تھا نبی ﷺ نے فرمایا (اے معاذ!) سورۃ القنص اور اس جیسی سورتیں نماز میں پڑھا کرو۔

(۲۳۳۹۷) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الرَّأْيَةَ إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ خَيْبَرٍ [راجع: ۲۳۳۸۱]

(۲۳۳۹۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر نبی ﷺ نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔

(۲۳۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ أَبُو تَمِيمَةَ أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ بُرَيْدَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِنِّي بَرِئٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ [راجع: ۲۳۳۹۴]

(۲۳۳۹۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی قسم کھائے کہ وہ اسلام سے بری ہے اگر وہ جھوٹی قسم کھا رہا ہو تو وہ ایسا ہی ہوگا جیسے اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہو تو پھر وہ اسلام کی طرف کبھی بھی صحیح سالم واپس نہیں آئے گا۔

(۲۳۳۹۹) حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيهِ فَبَاءَتْ جَارِيَةٌ سُودَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللَّهُ تَعَالَى سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ عَلَى رَأْسِكَ بِالذِّفِّ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ نَذَرْتَ فَأُفْلِحِي وَإِلَّا فَلَا - قَالَتْ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَتْ بِالذِّفِّ [راجع: ۲۳۳۷۷]

(۲۳۳۹۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ قام عورت بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں نے یہ منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح سلامت واپس لے آیا تو میں خوشی کے اظہار میں آپ کے پاس دف بجائوں گی نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم نے یہ منت مانی تھی تو اپنی منت پوری کر لو اور اگر نہیں مانی تھی تو نہ کرو چنانچہ وہ دف بجانے لگی۔

(۲۳۴۰۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنِي أَجْلَحُ الْكِنْدِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَيْنِ إِلَى الْيَمَنِ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ إِذَا اتَيْتُمُ الْعَرَبَ عَلَى النَّاسِ وَإِنْ افْتَرَقْتُمَا فِكُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا عَلَى جُنْدِيهِ قَالَ قُلُوبُنَا بَيْنَ زَيْنٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَأَقْبَلْنَا فَظَهَرَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَتَلْنَا الْمُقَاتِلَةَ وَسَيِّئَةَ الدَّرِيَّةِ فَاصْطَفَى عَلِيُّ امْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ لِنَفْسِهِ قَالَ بُرَيْدَةُ فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ فَلَمَّا أَتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَتْ الْكِتَابَ فَفَرِئْتُ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مَكَانُ الْعَائِدِ بَعَثْتَنِي مَعَ رَجُلٍ وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَطِيعَهُ فَقَعَلْتُ مَا

أُرْسِلْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْعُ فِي عَلِيٍّ فَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي وَإِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي [راجع: ۲۳۳۰۵].

(۲۳۳۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے یمن کی طرف دو دستے روانہ فرمائے جن میں سے ایک پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دوسرے پر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کرتے ہوئے فرمایا جب تم لوگ اکٹھے ہو تو علی سب کے امیر ہوں گے اور جب جدا ہو تو ہر ایک اپنے دستے کا امیر ہوگا، چنانچہ ہماری ملاقات اہل یمن میں سے بنو زید سے ہوئی، ہم نے ان سے قتال کیا تو مسلمان مشرکین پر غالب آ گئے، ہم نے لڑنے والوں کو قتل اور بچوں کو قید کر لیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیدی عورت اپنے لیے منتخب کر لی۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں انہیں اس سے مطلع کیا گیا تھا اور وہ خط مجھے دے کر بھیج دیا، میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا، نبی ﷺ کو وہ خط پڑھ کر سنایا گیا، میں نے نبی ﷺ کے روئے انور پر غصے کے آثار دیکھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں، آپ نے مجھے ایک آدمی کے ساتھ بھیجا تھا اور مجھے اس کی اطاعت کا حکم دیا تھا، میں نے اس پیغام پر عمل کیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تم علی کے متعلق کسی غلط فہمی میں نہ پڑنا، وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے بعد تمہارا محبوب ہے (یہ جملہ دوسرے فرمایا)

(۳۴۱.۱) حَدَّثَنَا أَبُو حَامِلٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ الطَّائِيُّ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ جِئْتُ بِصُحْبَةٍ أَوْ جِئْتُ بِمُصْبِي اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ أَبُوءُ بِبَهْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِدَلِيلِي فَأَعْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ لَيْلِيهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ [صححه ابن حبان (۱۰۳۵)، والحاكم (۵۱۴/۱)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۰۷۰، ابن ماجه: ۳۸۷۲)].

(۲۳۳۰۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص صبح شام کے وقت یوں کہہ لیا کرے کہ ”اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں تو ہی نے مجھے پیدا کیا“ میں تیرا بندہ ہوں اور جہاں تک ممکن ہو تجھ سے کئے گئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں میں اپنے گناہوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے اوپر تیرے احسانات کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا اور اس دن یا رات کو مر گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

(۳۴۱.۲) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ مِنْ أَصْحَابِي أَرَى شَرِيكَ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ عَلَيٌّ مِنْهُمْ وَأَبُو ذَرٍّ وَسَلْمَانَ وَالْمِقْدَادُ الْكِنْدِيُّ [راجع: ۲۳۳۰۶].

(۲۳۴۰۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چار لوگوں سے محبت کرنے کا مجھے حکم دیا ہے ان میں سے ایک تو علی ہیں دوسرے ابوذر غفاری تیسرے سلمان فارسی اور چوتھے مقداد بن اسود کندی ہیں۔ رحمہم اللہ

(۲۳۴۰۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ النَّاسِلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَوُورُوهَا فَإِنَّ فِي زِيَارَتِهَا عِظَةً وَغَيْرَةً وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَادْخَرُوا وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ فِي هَذِهِ الْأَسْقِيَةِ فَاشْرَبُوا وَلَا تَشْرَبُوا حَرَامًا [راجع: ۲۳۳۴۶]

(۲۳۴۰۳) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو البتہ نشا اور چیز مت پینا۔

(۲۳۴۰۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَعَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ أَنْ تُحْبَسَ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ الْأَوْعِيَةِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ يُوسَعُ ذُو السَّعَةِ عَلَى مَنْ لَا سَعَةَ لَهُ فَكُلُوا وَادْخَرُوا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ وَإِنْ مُحَمَّدًا فَلَهُ أُذُنٌ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنْ الظُّرُوفُ لَا تُحْرَمُ شَيْئًا وَلَا تَحِلُّهُ وَكُلُّ مَسْكِيٍّ حَرَامٌ [صححه مسلم (۹۷۷) وابن حبان (۳۱۶۸)] [انظر: ۲۳۴۰۵، ۲۳۴۰۶، ۲۳۴۰۷، ۲۳۴۰۸]

(۲۳۴۰۴) حضرت بریدہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو کیونکہ مجھے بھی اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے، نیز میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے کی ممانعت کی تھی اب جب تک چاہو رکھو نیز میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبید پینے سے منع کیا تھا اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال حرام نہیں کرتے، البتہ ہر شے اور چیز حرام ہے۔

(۲۳۴۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَرٍّ جَابِرٌ عَنْ سَمَاءَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَوَّجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَدَّانَ قَالَ مَكَانُكُمْ حَتَّى آتِيَكُمْ فَأَنْطَلِقَ ثُمَّ جَاءَنَا وَهُوَ سَقِيمٌ فَقَالَ إِنِّي آتَيْتُ قَبْرَ أُمِّ مُحَمَّدٍ فَسَأَلْتُ رَبِّي الشَّفَاعَةَ فَمَنْعَهَا وَإِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَوُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ هَذِهِ الْأَشْرِيَةِ فِي هَذِهِ الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ [راجع: ۲۳۴۰۴]

(۲۳۴۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم

لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعاء کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے، لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب اسے کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے ہو، البتہ نشہ آور چیز مت پینا۔

(۳۳۴.۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى مِنْ أَهْلِ مَرْوَ حَدَّثَنَا أَبُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَهْلٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ بَعْدِي بَعُوثٌ كَثِيرَةٌ فَكُونُوا فِي بَعْثٍ خَرَّاسَانٍ ثُمَّ انْزِلُوا مَدِينَةَ مَرْوَ فَإِنَّهُ بَنَاهَا ذُو الْقَرْنَيْنِ وَدَعَا لَهَا بِالْبَرْكََةِ وَلَا يَصْرُ أَهْلُهَا سُوءَ

(۲۳۳۰۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب میرے بعد بہت سے لشکر روانہ ہوں گے، تم خراسان کی طرف جانے والے لشکر میں شامل ہو جانا اور ”مرؤ“ نامی شہر میں پڑاؤ ڈالنا کیونکہ اسے ذوالقرنین نے بنایا تھا اور اس میں برکت کی دعا کی تھی اس لئے وہاں رہنے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

(۳۳۴.۷) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَمِيْدِ اللَّهِ الْعَتَكِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا قَالَهَا ثَلَاثًا

(۲۳۳۰۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وتر کی نماز برحق ہے اور جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ تین مرتبہ فرمایا۔

(۳۳۴.۸) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عُلْفَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ مَا أَسْلَمُوا عَلَيْهِ مِنْ أَرْضِهِمْ وَرَقَبَتِهِمْ وَمَا سَرَبَتِهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيهِ إِلَّا الصَّدَقَةُ

(۲۳۳۰۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جن زمینوں، جانوروں اور غلاموں کی ملکیت پر وہ اسلام قبول کریں ان پر ان کی ملکیت برقرار رہے گی اور اس میں ان پر زکوٰۃ کے علاوہ کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔

(۳۳۴.۹) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَأَبِي رَبِيعَةَ الْيَافِدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تَبِيعَ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّمَا لَكَ الْاُولَى

وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ [راجع: ۲۳۳۶۲].

(۲۳۳۰۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا علی! انا محرم عورت پر ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر مت ڈال اگر وہ کیونکہ پہلی نظر تمہیں معاف ہے لیکن دوسری نظر معاف نہیں ہے۔

(۲۳۴۱۰) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا مَعْنَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ بِخُرَاسَانَ فَعَادَ أَخَاهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَوَجَدَهُ بِالْمَوْتِ وَإِذَا هُوَ يَغْرُقُ جَنِينَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِغَرَقٍ الْعَجِيبِ [راجع: ۲۳۳۵۲].

(۲۳۳۱۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۴۱۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُصَلَّةَ بِالْمُثَنَّاةِ يَحْيَى بْنُ وَاصِلٍ الْأَزْدِيُّ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عِصَامٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبًا مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا زَمْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَإِذَا فُتِرَ فِي شَيْءٍ

(۲۳۳۱۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مجھے مکہ مکرمہ کے قریب دیہات کے ایک مقام پر لے گئے جو ایک خشک زمین تھی اور اس کے گرد ریت تھی نبی ﷺ نے فرمایا دابہ الارض کا خروج یہاں سے ہوگا وہ ایک باشت چوڑی اور ایک انچ لمبی جلد تھی۔

(۲۳۴۱۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ كُنْتُ أَسِيرَ مَعَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقُرْنُ الَّذِي بَعَثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَكُونُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانَهُمْ شَهَادَتُهُمْ وَقَالَ عَفَّانٌ مَرَّةً الْقُرْنُ الَّذِي بَعَثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ [راجع: ۲۳۳۴۸].

(۲۳۳۱۲) عبد اللہ بن مولا کہتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرے سب سے بہترین امتی میرے دور کے ہیں پھر ان کے بعد والے ہوں گے (تیسری مرتبہ کا ذکر کیا یا نہیں مجھے یاد نہیں) ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جن میں موٹا یا غالب آ جائے گا وہ مطالبہ کے بغیر گواہی دینے کے لئے تیار ہوں گے۔

(۲۳۴۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَقْلَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعَبَ بِالنَّرْدِ شَبِيرٌ فَكَأَنَّهُ يَغْمِسُ يَدَيْهِ فِي لَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَذَمَّهُ [راجع: ۲۳۳۶۷]۔
(۲۳۳۱۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ بارہ ثانی کے ساتھ کہتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈبو دیتا ہے۔

(۲۳۴۱۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَطَاءٍ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ أَنَّ أَبَا مَلِيحٍ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ يَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵]۔

(۲۳۳۱۳) ابولیح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا أَبُو فَلَانَةَ كَذَا قَالَ أَبِي لَمْ يُسَمِّهِ عَلَى عَمْدٍ وَحَدَّثَنَا غَيْرُهُ فَسَمَّاهُ يُعْنَى أَبَا حَنِيفَةَ عَنْ عُلَمَاءَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ آتَاهُ أَذْهَبَ فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

(۲۳۳۱۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا جاؤ کہ نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔

(۲۳۴۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ وَهُمْ يَتَنَاولُونَ مِنْ عُلَى فَوَقَفَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِي نَفْسِي عَلَى عُلَى شَيْءٌ وَكَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ كَذَلِكَ فَبَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَصْبَنًا سَبِيًا قَالَ فَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنْ النُّخُمِ لِنَفْسِهِ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ دُونَكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ بِمَا كَانَ ثُمَّ قُلْتُ إِنَّ عَلِيًّا أَخَذَ جَارِيَةً مِنَ النُّخُمِ قَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا مُكْبَهًُا قَالَ فَوَقَفْتُ رَأْسِي فَإِذَا وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَغَيَّرَ فَقَالَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّةُ فَعَلِيٌّ وَلِيَّةُ [راجع: ۲۳۳۴۹]

(۲۳۳۱۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ کسی ایسی مجلس سے گزرے جہاں پر لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ باتیں کر رہے ہیں، وہ ان کے پاس کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ ابتداء میں میرے دل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بوجھ تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی بھی یہی صورت حال تھی، نبی ﷺ نے ایک مرتبہ مجھے ایک دستے کے ساتھ روانہ کر دیا جس کے امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے، ہمیں وہاں قیدی ہاتھ لگے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فہم میں سے ایک باندی اپنے لیے رکھ لی، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرو، پھر جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں پیش آمدہ واقعہ بیان کرنے لگا، اور کہا کہ علی نے

خمس میں سے باندی لی ہے، میں نے اس وقت سر جھکا رکھا تھا، اچانک سر اٹھا کر دیکھا تو نبی ﷺ کا رخ انور متغیر ہو رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں محبوب ہوں، علی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔

(۲۳۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ وَصَلَّى الصَّلَاةَ يَوْضُوءَ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنِّي عَمَدًا فَعَلْتُ يَا عُمَرُ [راجع: ۲۳۳۵۴]

(۲۳۳۱۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے کلی نمازیں پڑھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آج تو آپ نے وہ کام کیا ہے جو پہلے بھی نہیں کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

(۲۳۴۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ أَمِيرًا عَلَى حَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْ صَاهٍ فِي خَاصَّتِهِ يَتَقَوَّى اللَّهُ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ اغْزُوا وَلَا تَغْلُوا وَلَا تَغْدُرُوا وَلَا تَمُكِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَبِيتُمْ مَا أَجَابُوكَ إِلَيْهَا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ هُمْ فَعَلُوا أَنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرَى عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرَى عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلِّهِمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكَفَّ عَنْهُمْ وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِزْ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّكَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَكَ وَذِمَّةَ أَبِيكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تَخَفَرُوا ذِمَّتَكُمْ وَذِمَّةَ آبَائِكُمْ أَهْوَنُ مِنْ أَنْ تَخْفَرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِنْ حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ [راجع: ۲۳۳۶۶]. [صححه مسلم (۱۷۳۱)].

(۲۳۳۱۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کو کسی دست یا لشکر کا امیر مقرر کر کے روانہ فرماتے تو اسے خصوصیت کے ساتھ اس کے اپنے متعلق تقویٰ کی وصیت فرماتے اور اس کے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تاکید فرماتے، پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہ خدا میں جہاد کرو اللہ کے ساتھ کفر کرنے والوں کے ساتھ قتال کرو اور جب دشمن سے

تمہارا آنا سامنا ہوتا ہے تین میں سے کسی ایک بات کو قبول کرنے کی دعوت دو وہ ان میں سے جس بات کو بھی قبول کر لیں تم اسے ان کی طرف سے تسلیم کر لو اور ان سے اپنے ہاتھ روک لو سب سے پہلے اسلام کی دعوت ان کے سامنے پیش کرو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو تم بھی اسے قبول کر لو پھر انہیں اپنے علاقے سے دارالہجرتین کی طرف منتقل ہونے کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو ان کے وہی حقوق ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو مہاجرین کے ہیں اگر وہ اس سے انکار کر دیں اور اپنے علاقے ہی میں رہنے کو ترجیح دیں تو انہیں بتانا کہ وہ دیہاتی مسلمانوں کی مانند شمار ہوں گے ان پر اللہ کے احکام تو ایسے ہی جاری ہوں گے جیسے تمام مسلمانوں پر ہوتے ہیں لیکن مال غنیمت میں مسلمانوں کے ہمراہ جہاد کے بغیر ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اسے تسلیم کر لیں تو تم اسے ان کی طرف سے قبول کر لینا اور ان سے اپنے ہاتھ روک لینا، لیکن اگر وہ اس سے بھی انکار کر دیں تو پھر اللہ سے مدد چاہتے ہوئے ان سے قتال کرو۔

(۳۳۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَرَوْحُ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُيمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ أَهْلِ خَيْبَرَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَوَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَنَهَضَ مَعَهُ مَنْ نَهَضَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَقُوا أَهْلَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَعْطِينَ الْبَوَاءَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ فَتَقَلَّ فِي عَيْنَيْهِ وَأَعْطَاهُ الْبَوَاءَ وَنَهَضَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَقِيَ أَهْلَ خَيْبَرَ وَإِذَا مَرْحَبٌ يُوتَجَزُّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَهُوَ يَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ خَيْبَرُ أَمَى مَرْحَبٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطْلٌ مُجْرَبٌ أَطْعَمَ أَحْيَانًا وَجِنًا أَضْرِبُ إِذَا اللَّيْثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ قَالَ فَاخْتَلَفَ هُوَ وَعَلِيٌّ ضَرْبَتَيْنِ فَضْرَبَهُ عَلَى هَامِيهِ حَتَّى غَضَّ السَّيْفُ مِنْهَا بِأَضْرَابِهِ وَسَمِعَ أَهْلُ الْعُسْكَرِ صَوْتَ ضَرْبَتِهِ قَالَ وَمَا تَتَّامُ أَخْبَرُ النَّاسِ مَعَ عَلِيٍّ حَتَّى تُفْتَحَ لَهُ وَلَهُمْ [اخرجه النسائي في الكبرى (۸۴۰۳) صحيح، [إسناده ضعيف].

[راجع: ۲۳۳۸۱]۔

(۲۳۳۱۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور اہم قلعہ فتح کئے بغیر واپس آ گئے اگلے دن پھر جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا اور فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوایا لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جنہیں آشوب

چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا۔ حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا جب اہل خیبر سے آمنا سامنا ہوا تو مرحب ان کے سامنے رجز یہ اشعار پڑھتا ہوا آیا کہ سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں! اسلم پہنچے ہوئے، بہادر اور تجربہ کار ہوں، کبھی نیزے سے لڑتا ہوں اور کبھی تلوار سے، جب شیر دھاڑتے ہوئے سامنے آجائیں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس کا مقابلہ ہوا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی کھوپڑی پر ایسی ضرب لگائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار اس کی ڈاڑھ کاٹتی ہوئی نکل گئی اور لشکر والوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ضرب کی آواز سنی بالآخر نہیں فتح نصیب ہوئی۔

(۲۳۴۲۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِعَارِيَةِ قَمَاطٍ أُمِّي وَتَقِيْتُ الْجَارِيَةَ فَقَالَ قَدْ وَحَتْ أَحْرُكَ وَرَجَعْتَ إِلَيَّ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ فَإِنَّهُ كَانَ عَلَى أُمِّي صَوْمٌ شَهْرٍ أَقْصَوْمُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي لَمْ تَحْجِ أَقْصَحُ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْ أُمِّكَ [راجع: ۲۳۳۴۴]

(۲۳۳۲۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی، والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی! اس نے کہا کہ میری والدہ حج کے بغیر ہی فوت ہو گئی ہیں! کیا میرا ان کی طرف سے حج کرنا ان کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو۔

(۲۳۴۲۱) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَدْ خَلْتُ مَعَهُ فَإِذَا رَجُلٌ يَقْرَأُ وَيُصَلِّي قَالَ لَقَدْ أَوْتَى هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَخْبِرْهُ قَالَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لَمْ تَزَلْ لِي صَدِيقًا [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۴۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں بھی ان کے ساتھ مسجد میں داخل ہو گیا، وہاں ایک آدمی قرآن پڑھ رہا تھا اور نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس شخص کو آل دَاوُدِ علیہ السلام کے قولہ صورت لبوں میں سے ایک لہجہ دیا گیا ہے، دیکھا تو وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں انہیں یہ بات بتا دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تا دو، چنانچہ میں نے انہیں بتا دیا اور وہ کہنے لگے کہ آپ ہمیشہ میرے دوست ہی رہے ہیں۔

(۲۳۴۲۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِلٍ وَهُوَ أَبُو ثَمِيلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِحَيِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَبَاءَ

وَقَدْ لَسَ خَاتَمًا مِنْ صُفْرِ فَقَالَ أَحَدُ مِنْكَ رِيحَ أَهْلِ الْأَنْصَامِ قَالَ فِيمَ اتَّخَذَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ فِصَّةٍ
[صححه ابن حبان (۵۴۸۸)، قال الترمذی: غریب. قال الألبانی: ضعیف (أبو داود: ۴۲۲۳، الترمذی: ۱۷۸۵،

النسائی: ۱۷۲/۸) قال شعیب: صحیح لغیره دون ((فجاء... الأصنام)) وهذا رَسَدٌ حسنٌ فی المتابعات والشواهد]

(۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی تو اس سے فرمایا کہ تم اہل جنت کا زبور دنیا میں کیوں پہنے ہو؟ اگلی مرتبہ وہ آیا تو اس نے پیتل کی انگوٹھی پہن رکھی تھی نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تم سے بتوں کے پجاریوں جیسی بو آتی ہے اس نے پوچھا یا رسول اللہ! پھر میں کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا چاندی کی۔

(۲۳۴۳۲) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ سُلَيْطٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا خَطَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا بُدَّ لِلْعُرْسِ مِنْ وَلِيْمَةٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدٌ عَلَى كَبْشٍ وَقَالَ فُلَانٌ عَلَى كَذَا وَكَذَا مِنْ ذُرْقٍ اِخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ فِي عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ (۲۵۸) قال شعیب: إسناده صحيح (مستدرک: ۱۰۸)

(۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اپنا پیغام نکاح بھیجا تو نبی ﷺ نے فرمایا شادی کا یہ ہونا ضروری ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے ذمے ایک مینڈھا ہے دوسرے نے کہا کہ میرے ذمے اتنا جو ہے۔

(۲۳۴۳۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سُوَيْدٍ بْنِ مَرْجُوْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ لِيَقْسِمَ الْخُمْسَ وَقَالَ رَوْحٌ مَرَّةً لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ قَالَ فَأَصْبَحَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ قَالَ فَقَالَ خَالِدٌ لِبَرِيْدَةَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا يَصْنَعُ هَذَا لِمَا صَنَعَ عَلِيُّ قَالَ وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ يَا بَرِيْدَةُ أَبْغِضْ عَلِيًّا قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَبْغِضْهُ قَالَ رَوْحٌ مَرَّةً فَأَجَبَهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۲۳۳۰۰]

(۲۳۳۲۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خُمس تقسیم کرنے کے لئے بھیج دیا۔ صبح ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر سے پانی چک رہا تھا، حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بریدہ سے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہو کہ علی نے کیا کیا ہے؟ مجھے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم علی سے نفرت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا تم اس سے نفرت نہ کرو بلکہ اگر محبت کرتے ہو تو اس میں مزید اضافہ کرو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے خُمس میں آل علی کا حصہ ”وصیہ“ سے بھی افضل ہے۔

(۲۳۴۳۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَسِتُّونَ مَقْصِلًا فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَقْصِلٍ

فِي كُلِّ يَوْمٍ بِصَدَقَةٍ قَالُوا وَمَنْ يُطِيعُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّخَاعَةُ تَرَاهَا فِي الْمَسْجِدِ فَتَذْفِيهَا أَوْ الشَّيْءُ
تُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ فَإِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الصُّحَى تُجْزِيكَ [راجع: ۲۳۳۸۶].

(۲۳۳۸۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر انسان کے تین سوساٹھ جوڑ
ہیں اور اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی طاقت کس میں ہے؟ نبی ﷺ نے
فرمایا اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسجد میں اگر تھوک نظر آئے تو اس پر مٹی ڈال دو راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دو اگر یہ سب نہ کر سکو تو
چاشت کے وقت دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کر جائیں گی۔

(۲۳۴۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَا عَزْوَةَ الْفُضْحِ فَمَرَجَ بِمِثْلِي إِلَى الْقُبُورِ حَتَّى إِذَا أَتَى إِلَيَّ أَذْنَاهَا
جَلَسَ إِلَيْهِ كَأَنَّهُ يَكَلِّمُ إِنْسَانًا جَالِسًا يَنْكِي قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ جَعَلَنِي اللَّهُ
فِدَانِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَأْذَنَ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ فَلَاذِنَ لِي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَأْذَنَ لِي فَاسْتَغْفِرُ
لَهَا فَأَبَى إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاجِي أَنْ تُمَسَّكُوا بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا مَا بَدَا
لَكُمْ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُزِرْ فَقَدْ أَذِنَ لِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّ مُحَمَّدٍ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَدْعُ وَعَنْ الطُّرُوفِ
تَشْرَبُونَ فِيهَا الدُّبَابَ وَالْحَنْتَمَ وَالْمَرْقَتَ وَأَمَرْتُكُمْ بِطُرُوفٍ وَإِنَّ الْوِعَاءَ لَا يَحِلُّ شَيْئًا وَلَا يَحْرُمُهُ فَاجْتَنِبُوا
كُلَّ مُسْكِرٍ [راجع: ۲۳۴۰۴].

(۲۳۳۲۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، ایک جگہ پہنچ کر پڑاؤ کیا، اس وقت ہم
لوگ ایک ہزار کے قریب شہسوار تھے، نبی ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور ہماری طرف رخ کر کے متوجہ ہوئے تو آنکھیں
آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اپنے ماں باپ کو قربان کرتے ہوئے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات
ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لئے بخشش کی دعا کرنے کی اجازت مانگی تھی، لیکن مجھے اجازت
نہیں ملی، تو شفقت کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے، اور میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا، قبرستان جانے سے،
لیکن اب چلے جایا کرو تا کہ تمہیں آخرت کی یاد آئے، میں نے تمہیں دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا، اب
اسے کھاؤ اور جب تک چاہو کھو، اور میں نے تمہیں مخصوص برتنوں میں پینے سے منع فرمایا تھا، اب جس برتن میں چاہو پی سکتے
ہو، کیونکہ برتن کسی چیز کو حلال حرام نہیں کرتے الہٰتہ نصراً اور چیز مت پینا۔

(۲۳۴۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيدٍ أَبُو سُفْيَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْإِحْقُونَ أَنْتُمْ لَنَا قَرُوطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ بَعْدُ فَسَأَلَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ

الْعَافِيَةُ [راجع: ۲۳۳۷۳]

(۲۳۳۲۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہا کریں کہ مؤمنین و مسلمین کی جماعت والو! تم پر سلامتی ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے آ کر ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

(۲۳۴۲۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ مُرَبَّعٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قُلْتُ فَأَنَا قُرَيْشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَنِي حَدٌّ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِذَا [۲۳۳۸۴]

(۲۳۳۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے پوچھا بلال! تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے سے تمہاری آہٹ سنی، ابھی آج رات ہی میں جنت میں داخل ہوا تو تمہاری آہٹ پھر سنائی دی، پھر میں سونے سے بنے ہوئے ایک بلند وبالاحل کے سامنے پہنچا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک عربی آدمی کا ہے میں نے کہا کہ عربی تو میں بھی ہوں، یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ امت محمدیہ کے ایک مسلمان آدمی کا ہے میں نے کہا کہ پھر میں تو خود محمد ہوں (ﷺ) یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہے نبی ﷺ نے فرمایا عمر! اگر مجھے تمہاری غیرت کا خیال نہ آتا تو میں اس محل میں ضرور داخل ہوتا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں آپ کے سامنے غیرت دکھاؤں گا؟ پھر نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم جنت میں مجھ سے آگے کیسے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوا تو وضو کر کے دو رکعتیں ضرور پڑھیں، نبی ﷺ نے فرمایا یہی اس کا سبب ہے۔

(۲۳۴۲۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ

أُجِبَ [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۲۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ آدمی یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اکیلا ہے بے

نیاز ہے اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور اس کا کوئی ہسر نہیں ہے نبی ﷺ نے فرمایا اس نے اللہ کے اس اسمِ اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب دعا کی جائے تو ضرور قبول فرماتا ہے۔

(۲۳۴۲۰) حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنِي قُتَابُ بْنُ عُبَيْةٍ الْمُهَرِّبِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ لَمْ يَخْرُجْ حَتَّى يَأْكُلَ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ لَمْ يَأْكُلْ حَتَّى يَذْبَحَ [راجع: ۲۳۳۷۱]۔

(۲۳۳۴۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ عید الفطر کے دن اپنے گھر سے کچھ کھائے پئے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز عید سے فارغ ہو کر آنے تک کچھ کھاتے پیتے نہ تھے۔

(۲۳۴۳۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجَرْدِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْلَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكْفِ أَحَدَكُمْ مِنَ الدُّنْيَا خَادِمٌ وَمَرْكَتٌ (۲۳۳۳۱) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے دنیا کی چیزوں میں سے ایک خادم اور ایک سواری کافی ہوئی چاہیے۔

(۲۳۴۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ وَمَوْمِلٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ فِي الْمَسْجِدِ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ بَعْدَ الْفَجْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتُهُ لَا وَجَدْتُهُ لَا وَجَدْتُهُ إِنَّمَا بَنِيَتْ هَذِهِ الْبُيُوتُ قَالَ مَوْمِلٌ هَذِهِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بَنِيَتْ لَهُ [صححه مسلم (۵۶۹)، وابن خزيمة (۱۳۰۱)، وابن حبان (۱۶۵۲)]، [انظر: ۲۳۴۳۹]۔

(۲۳۳۳۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آیا اور اعلان کرنے لگا کہ نماز فجر کے بعد میرا سرخ اونٹ گم ہو گیا ہے مجھے اس کے بارے کون بتائے گا؟ نبی ﷺ نے تین بار فرمایا تجھے تیرا اونٹ نہ ملے یہ گھر (مساجد) اس مقصد کے لئے ہی بنائے گئے ہیں جس کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۲۳۴۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ بْنِ أَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ مُتَعَمِّدًا أَحْبَطَ اللَّهُ عَمَلَهُ [راجع: ۲۳۳۴۵]۔

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ قَالَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ

أَنْظُرُ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةٌ قُلْتُ سَمِعْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةٌ ثُمَّ سَمِعْتُكَ تَقُولُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةٌ قَالَ لَهْ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ يَحِلَّ الدِّينُ فَإِذَا حَلَّ الدِّينُ فَأَنْظَرُهُ فَلَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ مِثْلُهُ صَدَقَةٌ

(۲۳۳۳۳) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سنا ہے کہ جو شخص کسی تنگدست مقرر کو مہلت دے دے، اسے ہر دن کے عوض اتنا ہی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، پھر ایک اور مرتبہ سنا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی تنگدست مقرر کو مہلت دے دے، اسے ہر دن کے عوض دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے میں نے آپ کو ایک گنا اور پھر دو گنا ثواب کا ذکر کرتے ہوئے سنا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض کی ادائیگی سے قبل اسے روزانہ ایک گنا صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور قرض کی ادائیگی کے بعد مہلت دینے پر دو گنا ثواب ملے گا۔

(۲۳۳۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ وَأَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي الضُّبَعِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ عَاذَ أَخَاهُ لَهُ قَرَأَى جَبِيهَ يَعْرِقُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَوَقِ الْجَبِينِ [راجع: ۲۳۳۵۲]۔

(۲۳۳۳۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان آدمی کی موت پیشانی کے پسینے کی طرح (بڑی آسانی سے) واقع ہو جاتی ہے۔

(۲۳۳۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ وَإِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي مَلِيحٍ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ قَالَ يَغْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ [راجع: ۲۳۳۴۵]۔

(۲۳۳۳۶) ابولحیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۳۳۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ أَخَذَهَا بِرُكْعَةٍ وَتَرَكَهَا حَسْرَةً وَلَا تَسْتَطِيعُهَا الْبُطْلَةُ [راجع: ۲۳۳۳۸]۔

(۲۳۳۳۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ کو سمجھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔

(۲۳۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا بَشِيرٌ بْنُ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْبُقْرَةَ وَالْأَمْرَانَ فَإِنَّهُمَا الزَّهْرَاوَانِ يَحْيَتَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا عَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا عِيَانَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَبَقٍ صَوَافٍ يُحَاجَّانِ وَقَالَ وَكَيْفَ مَرَّةٌ يُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبَيْهِمَا [راجع: ۲۳۳۳۸]

(۲۳۳۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سورہ بقرہ کو دیکھو کیونکہ اس کا حاصل کرنا برکت اور چھوڑنا حسرت ہے، اور غلط کار لوگ اس کی طاقت نہیں رکھتے، پھر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد فرمایا سورہ بقرہ اور آل عمران دونوں کو دیکھو کیونکہ یہ دونوں روشن سورتیں اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن بادلوں، سائبانوں یا پردوں کی دو ٹولیوں کی صورت میں سایہ کریں گی، اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کریں گی۔

(۲۳۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَيَانَ وَهُوَ أَبُو سَيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ دَعَا لِلْجَمَلِ الْأَحْمَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَحَدَّثَ إِنَّمَا يُنَبِّئُ الْمَسَاجِدَ لِمَا بُنِيَ لَهُ [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آیا اور اعلان کرنے لگا کہ نماز فجر کے بعد میرا سرخ اونٹ گم ہو گیا ہے، مجھے اس کے بارے کون بتائے گا؟ نبی ﷺ نے تین بار فرمایا تجھے تیرا اونٹ نہ ملے یہ گھر (مسجد) اس مقصد کے لئے ہی بنائے گئے ہیں جس کے لئے بنائے گئے ہیں۔

(۲۳۳۴۰) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا [راجع: ۲۳۳۴۰]

(۲۳۳۴۰) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں پہلے قبرستان جانے سے منع کیا تھا اب چلے جایا کرو! البتہ کوئی بیہودہ بات نہ کہنا۔

(۲۳۳۴۱) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا عُسَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ هَذَا قَاصِدًا فَإِنَّهُ مَنْ يُشَادَّ هَذَا الدِّينَ يَغْلِبُهُ [تقدم فی مسند أبي هريرة الأسلمي: ۲۰۰۲۵]

(۲۳۳۴۱) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے اوپر درمیانہ راستہ لازم کرو، کیونکہ جو شخص دین کے معاملے میں سختی کرتا ہے، وہ مغلوب ہو جاتا ہے۔

(۲۳۳۴۲) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنِّي مَاتْتُ فَقَالَ آجُزِكَ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكَ الْوَيْمَارَاتِ [راجع: ۲۳۳۴۲]

(۲۳۳۴۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اپنی والدہ کو ایک باندی صدقہ میں دی تھی والدہ کا انتقال ہو گیا اس لئے وراثت میں وہ باندی دوبارہ میرے پاس آگئی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا اور باندی بھی تمہیں وراثت میں مل گئی۔

(۲۳۴۴۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي غَزَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَكَرُوا بِالصَّلَاةِ فِي الْيَوْمِ الْغَنِيمَ فَإِنَّهُ مَنْ قَاتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ [صححه ابن حبان (۱۴۷۰)، قال الألبانی: صحيح آخره (ابن ماجه: ۶۹۴)، قال شعيب: صحيح على وهم فى إسناده، ومثله].

(۲۳۴۴۳) ابویح کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے اس دن ابر چھایا ہوا تھا انہوں نے فرمایا جلدی نماز پڑھ لو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے اس کے سارے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

(۲۳۴۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُقْلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَ بِالْبَرْدِ شَيْئًا فَكَانَتْ مَا غَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمٍ حَنْزِيرٍ وَدَمِهِ [راجع: ۲۳۳۶۷] (۲۳۴۴۴) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بارہ تانی کے ساتھ کھیلتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون اور گوشت میں ڈوب دیتا ہے۔

(۲۳۴۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَعَلَيَّْ وَلِيَّهُ [راجع: ۲۳۳۴۹]

(۲۳۴۴۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جس کا محبوب ہوں تو غلی بھی اس کے محبوب ہونے چاہئیں۔ (۲۳۴۴۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقٍ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَى عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۳۳۸۹]۔

(۲۳۴۴۶) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرات حسین رضی اللہ عنہ کی جانب سے عقیقہ فرمایا تھا۔ (۲۳۴۴۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ هُوَ ابْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا هَذَا الْمَالُ [راجع: ۲۳۳۷۸]۔

(۲۳۴۴۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل دنیا کا حسب نب جس کی طرف وہ مال ہوتے ہیں یہ مال و دولت ہے۔

(۲۳۴۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَقَالَتْ غَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي رَجُلٌ رَفِيقٌ فَقَالَ مَرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَإِنَّكَ نَصَوَاحِبَاتُ يَوْسُفَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ

وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى

(۲۳۳۲۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مرض الوفات میں مبتلا ہوئے تو فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد رقیق القلب آدمی ہیں نبی ﷺ نے پھر فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم لوگ حضرت یوسف کے پاس آنے والی خواتین مصر کی طرح ہو چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی حیات میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(۲۳۴۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حِزَارُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةً صَفٍّ وَهَذِهِ الْأُمَّةُ مِنْ ذَلِكَ تَمَانُونَ صَفًّا [راجع: ۲۳۳۲۸/۵]

(۲۳۳۳۹) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں اسی صفیں صرف اس امت کی ہوں گی۔

حادی عشر الانصار

أَحَادِيثُ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات

(۲۳۴۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ قَائِمًا يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ قَالَ يَحْيَىٰ قَائِمٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ اتَّقِمُ فِي مَسْنَدِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: ۲۰۸۷۳.]

(۲۳۳۵۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا کدڑ حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ پر ہوا جو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۳۴۵۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُودَاعِ يَسْأَلَانِيهِ الصَّلَاةَ قَالَ قَرَأَ فِيهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَصْرَ وَخَفَضَهُ قَرَأَهُمَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أُعْطِيَكُمَا مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِعَبِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ [تقدم في مسند رجلين أتيا النبي: ۱۸۱۳۵.]

(۲۳۳۵۱) دو آدمی ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں صدقات و عطیات کی درخواست لے کر آئے، نبی ﷺ نے نگاہ اٹھا کر انہیں اوپر سے نیچے تک دیکھا اور انہیں تندرست و توانا پایا، نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں دے دیتا ہوں، لیکن اس

میں کسی مالدار شخص کا کوئی حصہ ہے اور نہ ہی کسی ایسے طاقتور کا جو کمائی کر سکے۔

(۳۴۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بِسَارٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَسِيرُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَنَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَيْتٍ مَعَهُ فَأَخَذَهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ فَرَعَ فَصَحَكَ الْقَوْمُ فَقَالَ مَا يُصْحِكُكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنَا أَخَذْنَا بَيْتَ هَذَا فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرْوَعَ مُسْلِمًا [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۵۰۰۴)]

(۲۳۳۵۲) ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہمیں کئی صحابہ رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر پر جا رہے تھے ان میں سے ایک آدمی سو گیا، ایک آدمی چپکے سے اس کی طرف بڑھا اور اس کا تیرا اٹھا لیا، جب وہ آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوا تو وہ خوفزدہ ہو گیا، لوگ اس کی اس کیفیت پر ہنسنے لگے، نبی ﷺ نے لوگوں سے ان کے ہنسنے کی وجہ پوچھی، لوگوں نے کہا ایسی تو کوئی بات نہیں ہے، کس ہم نے اس کا تیر لے لیا تھا جس پر یہ خوفزدہ ہو گیا، نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔

(۳۴۵۳) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ حَكِيمٍ أَخْبَرَنِي تَيْمِمْ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى بَنِي زَمْعَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تُخْبِرُنَا مَا هُمَا ثُمَّ قَالَ إِنِّتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الثَّالِثَةُ أَجْلَسَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا تَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِيدُ يَسْتُرُنَا لَقَمْتَعَهُ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَكَلَّمَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّتَانِ مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّهُمَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

(۲۳۳۵۳) ایک صحابی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا لوگو! دو چیزیں ہیں جن کے شر سے اللہ کسی کو بچالے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اس پر ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! وہ دونوں چیزیں ہمیں نہ بتائیے، (کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان پر عمل نہ کر سکیں) نبی ﷺ نے دوبارہ اپنی بات دہرائی اور اس انصاری نے پھر وہی بات کہی، تیسری مرتبہ اس کے ساتھیوں نے اسے روک دیا اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ ہمیں ایک خوشخبری دینا چاہتے ہو تم دیکھ لے رہے ہو اور پھر بھی انہیں روک رہے ہو؟ اس نے کہا مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ صرف اس پر ہی بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں، نبی ﷺ نے فرمایا دو چیزیں ہیں جن کے شر سے اللہ کسی کو بچالے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک تو وہ چیز جو دو جبروں کے درمیان ہے اور ایک وہ چیز جو دونوں ناگوں کے درمیان ہے۔

(۳۴۵۴) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ

أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُبُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْقَاتِلِ وَالْأَمِيرِ قَالَ
فَقَسَمْتُ النَّارَ سَبْعِينَ جُزْأً فَلِلْأَمِيرِ بَعْضٌ وَبِالسَّيِّئِ جُزْءٌ وَحَسْبُهُ

(۲۳۳۵۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے قاتل اور قتل کا حکم دینے والے کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا جہنم کی آگ کو ستر حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے، ان میں سے ۶۹ حصے قتل کا حکم دینے والے کے لئے ہیں اور ایک حصہ قتل کرنے والے کے لئے ہے اور اس کے لئے اتنا بھی کافی ہے۔

(۲۳۳۵۵) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنَا جَارٌ لِخَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لِخَدِيجَةَ أَيْ خَدِيجَةَ وَاللَّهِ لَا أَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ وَاللَّهُ لَا أَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ قَالَ فَقَوْلُ خَدِيجَةَ جَلَّ الْعَزَى قَالَ كَانَتْ صَنَمَهُمُ الْبَنَى يُعْبَدُونَ لَمْ يَضْطَحِجُوا

(۲۳۳۵۵) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ایک پڑوسی کا کہنا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے خدیجہ! بخدا، میں لات کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، خدا کی قسم! میں عزرائی کی عبادت کبھی نہیں کروں گا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ عزری وغیرہ کے حوالے سے اپنی قسم پوری کیجئے، راوی کہتے ہیں کہ یہ ان کے بتوں کے نام تھے جن کی مشرکین عبادت کرتے تھے، پھر اپنے بستروں پر لیٹتے تھے۔

(۲۳۳۵۶) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبُكَمَالِيِّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَوْمَ قَبْلِ اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخَرَ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَنْصَفَ يَوْمَ قَبْلِ اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَنِيهَا رَجُلٌ آخَرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ يَنْصَفَ يَوْمَ قَبْلِ اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَحَدَّثَنِي رَجُلًا آخَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ نَفْسُهُ قَبْلَ اللَّهِ مِنْهُ [راجع: ۱۰۵۸۱، ۱۰۵۸۲، ۱۰۵۸۳، ۱۰۵۸۴]۔

(۲۳۳۵۶) عبدالرحمن بن بکمالی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کہیں اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر بندہ مرنے سے ایک دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

دوسرے نے کہا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ پہلے نے جواب دیا جی ہاں! دوسرے نے کہا

کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی بندہ مرنے سے صرف آدھا دن پہلے بھی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

تیسرے نے پوچھا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ دوسرے نے اثبات میں جواب دیا، اس پر تیسرے نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی بندہ مرنے سے چوتھائی دن پہلے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ بھی قبول فرمالیتا ہے۔

چوتھے نے پوچھا کیا واقعی آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تیسرے نے اثبات میں جواب دیا، اس پر چوتھے نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک بندے پر نزع کی کیفیت طاری نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے۔

(۲۳۴۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْبَحَ النَّاسُ صِيَامًا لِيَتِمَّ ثَلَاثِينَ قَالَ فَبَعَا أَغْرَابِيَانِ فَشَهِدَا أَنَّهُمَا أَهْلَا الْهَيْلَلِ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَأَفْطَرُوا [راجع: ۱۹۰۲۹]۔

(۲۳۳۵۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے ماہ رمضان کے ۳۰ ویں دن کا بھی روزہ رکھا ہوا تھا کہ دو دیہاتی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شہادت دی کہ کل رات انہوں نے عید کا چاند دیکھا تھا، تو نبی ﷺ نے لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دے دیا۔

(۲۳۴۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ نَزِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشَّخِيرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ [راجع: ۲۱۰۱۷] (۲۳۳۵۸) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان کے اور ہر مہینے تین روزے رکھنا سینے کے کینے کو دور کر دیتا ہے۔

(۲۳۴۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ إِنْفَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ وَلَمْ يَحْرُمْهَا [راجع: ۱۹۰۲۷]۔

(۲۳۳۵۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بیٹگی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا، تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے۔

(۲۳۴۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شَيْبٍ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِيهِمَا بِالرُّومِ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ

فِي الْقِرَاءَةِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ رَجَالٍ يَحْضُرُونَ مَعَنَا الصَّلَاةَ بِغَيْرِ طَهْوَرٍ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَلْسُنُونَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا مِنْ شَهَادَةِ مَعَنَا الصَّلَاةَ فَلْيُحْسِنِ الطَّهْوَرُ [راجع: ۱۰۹۶۸]۔

(۲۳۳۶۰) حضرت ابوروح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں کوئی نماز پڑھائی جس میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی، دورانِ تلاوت آپ ﷺ پر کچھ اشتباہ ہو گیا، نماز کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قراءت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آ جاتے ہیں، اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(۲۳۴۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ جُرَيْجَ بْنَ كُثَيْبٍ النَّهْدِيَّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ غَدَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْبَيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلُؤُهُ وَالْكَبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصُّومُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطَّهْوَرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۱۸۴۷۶] (۲۳۴۶۱) یونس کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شریکیں "سُبْحَانَ اللَّهِ" نصف میزانِ عمل کے برابر ہے "الْحَمْدُ لِلَّهِ" میزانِ عمل کو بھر دے گا "اللَّهُ أَكْبَرُ" کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضا کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۴۶۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي الدَّهْمَاءِ قَالَا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّكَ لَنْ تَدَعَ شَيْئًا لِلَّهِ عَزَّ وَحَلَّ إِلَّا بِذَلِكَ اللَّهُ بِهِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْهُ [راجع: ۲۱۰۱۹] (۲۳۴۶۲) ابوقادہ اور ابودھاء کہتے ہیں کہ ہم ایک دیہاتی آدمی کے پاس پہنچے، اس نے بتایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے وہ باتیں سکھانا شروع کر دیں جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں، اور فرمایا تم جس چیز کو بھی اللہ کے خوف سے چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر چیز عطا فرمائے گا۔

(۲۳۴۶۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ (۲۳۴۶۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جیسے قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

(۲۳۴۶۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُؤْبَانَ عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ الْغُسْلُ وَالطَّيْبُ وَالسَّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ [راجع: ۱۶۵۱۲]۔

(۲۳۳۶۳) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر تین چیزیں حق ہیں، جمعہ کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا بشرطیکہ اس کے پاس موجود بھی ہو۔

(۲۳۳۶۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ قَالَ كُنَّا بِهَذَا الْمَرْبِدِ بِالْمَصْرَةِ قَالَ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِيمٍ أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ فَقَالَ هَذَا كِتَابُ كُتُبِهِ لِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو الْعَلَاءِ فَأَخَذْتُهُ فَقَرَأْتُهُ عَلَى الْقَوْمِ فَإِذَا فِيهِ بِسْمُ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَبْنِي زُهَيْرُ بْنُ أَقِيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآدَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَأَعْطَيْتُمُ مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمْسَ وَسَمِعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفِيَّ فَأَنْتُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَآمَانِ رَسُولِهِ [راجع: ۲۳۴۵۸]

(۲۳۳۶۵) یزید بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں ادیوں کی منڈی میں مطرف کے ساتھ تھا کہ ایک دیہاتی آیا، اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا تھا، وہ کہنے لگا کہ تم میں سے کوئی شخص پڑھنا جانتا ہے؟ میں نے کہا ہاں! اور اس سے وہ چمڑے کا ٹکڑا لے لیا، اس پر لکھا تھا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم، محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ہوز ہیر بن اقیش کے نام جو عکس کا ایک قبیلہ ہے، وہ اگر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، مشرکین سے جدا ہو جاتے ہیں، اور مال غنیمت میں شریک ہو، نبی ﷺ کے حصے اور انتخاب کا اقرار کرتے ہیں تو وہ اللہ اور اس کے رسول کی امان میں ہیں۔“

(۲۳۳۶۶) قَالَ قُلْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَذْهَبُ وَحَرُّ الصَّدْرِ [راجع: ۲۳۴۵۸]

(۲۳۳۶۶) ہم نے ان سے کہا کہ آپ نے نبی ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے سینے کا کینہ ختم ہو جائے تو اسے چاہئے کہ ماہِ صبر (رمضان) اور ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرے۔

(۲۳۳۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الرَّسُولِ الَّذِي سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا تَنْقُطُ مَا جُوهِدَ الْعَدُوَّ

(۲۳۳۶۷) ایک قاصد نے نبی ﷺ سے ہجرت کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا جب تک دشمن سے قتال جاری رہے گا اس وقت تک ہجرت ختم نہیں ہوگی۔

(۲۳۳۶۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَى أَنْ يُصَلِّيَ صَلَاتَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ [راجع: ۲۰۵۵۳]

(۲۳۳۶۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ جب وہ نبی ﷺ کی خدمت میں قبولِ اسلام کے لئے حاضر ہوئے تو یہ شرط لگائی کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھیں گے، نبی ﷺ نے ان کی یہ شرط قبول کر لی۔

(۲۳۴۶۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ ابْنِ الشَّخِيرِ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَنَّ نَعْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ مَحْصُوفَةً

(۲۳۴۷۰) طرف بن شخیر کہتے ہیں کہ میں ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی ﷺ کے جوتے چمڑے کے پیوند زدہ تھے۔

(۲۳۴۷۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ اسْمِي وَكُنْيَتِي [راجع: ۱۵۸۲۶]۔

(۲۳۴۷۲) عبد الرحمن بن ابی عمر رضی اللہ عنہ کے چچا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو (کہ ایک ہی آدمی میرا نام بھی رکھ لے اور کنیت بھی)۔

(۲۳۴۷۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا نُورُ الشَّامِيِّ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُمَانَ عَنْ أَبِي خِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ الْمَاءِ وَالْكَلْبَاءِ وَالنَّارِ (۲۳۴۷۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان تین چیزوں میں مشترک ہیں پانی میں گھاس میں اور آگ میں۔

(۲۳۴۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ لَوْ قُلْتُ حِينَ أَمْسَمْتُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كُلِّهِنَّ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرْكُ عَقْرَبٌ حَتَّى تَصْبِحَ [راجع: ۱۵۸۰۰]۔ [سقط من اليمين، عن الأطراف]

(۲۳۴۷۶) ایک اسی صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہیں کسی جانور نے ڈس لیا، نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات کہہ لئے ہوتے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ كُلِّهِنَّ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو صبح تک تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

(۲۳۴۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحِجَابَةِ لِلصَّائِمِ وَالْوَصَالِ فِي الصَّيَامِ إِنْقَاءً عَلَى أَصْحَابِهِ لَمْ يَحْرَمَهُمَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّكَ تَوَاصَلْتَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَكُلُ يَطْعَمِي رَبِّي وَيُسْقِيَنِي [راجع: ۱۹۰۲۷]۔

(۲۳۴۷۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے تنگی لگوانے اور صوم وصال سے منع فرمایا ہے لیکن اسے حرام قرار نہیں دیا، تاکہ صحابہ کے لئے اس کی اجازت باقی رہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ خود تو صوم وصال فرماتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں ایسا کرتا ہوں تو مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(۲۳۴۷۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذُكِرَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِفُلَانٍ نَخْلَةً فِي حَائِطِي فَمُرْهُ فَلْيُعِينِيهَا أَوْ لِيَهْنِهَا لِي قَالَ قَابِي الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَكَ بِهَا نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ قَابِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا ابْتِغَالُ النَّاسِ

(۲۳۳۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں آدمی کا ایک درخت میرے باغ میں ہے اسے لہتہ دیجئے کہ یا تو وہ درخت مجھے بیخ دے یا بہتہ کر دے، لیکن اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، نبی ﷺ نے اس سے یہاں تک فرمایا کہ تم ایسا کرو اس کے بدلے تمہیں جنت میں ایک درخت ملے گا لیکن وہ پھر بھی نہ مانا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ سب سے زیادہ بخیل انسان ہے۔

(۳۳۷۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمَّيْهِ عَنْ عَمَّيْهِ قَالَ إِنِّي لَيْسُ بِي ذِي الْمَحَاذِرِ عَلَى بُرْدَةٍ لِي مَلْحَاءُ أَشْعَثُهَا قَالَ فَطَعَنَنِي رَجُلٌ بِمُخَصَّرَةٍ فَقَالَ ارْفَعْ إِذَا رَأَيْتَ أَنِّي أَنْفَى فَأَنفَى فَتَنَطَّرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَطَّرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ [انظر: ۲۳۴۷۵]

(۲۳۳۷۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ”ذوالحجاز“ کے بازار میں تھا، میں نے سرخ و سفید رنگ کی ایک خوبصورت چادر اپنے جسم پر پہن رکھی تھی، اچانک ایک آدمی نے اپنی چمڑی مجھے چھو کر کہا کہ اپنا تہبند اوپر کر دو، کیونکہ اس سے کپڑا دیر تک ساتھ دیتا ہے اور صاف رہتا ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے اور میں نے غور کیا تو نبی ﷺ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا۔

(۳۳۷۷۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قُرْمٍ عَنْ الْأَشْعَثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمَّيْهِ عَنْ عَمَّيْهِ عَنْ عَمَّيْهِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا شَابٌّ مُتَارٌّ بِبُرْدَةٍ لِي مَلْحَاءُ أَجْرُهَا قَادَرٌ تَحْتِي رَجُلٌ فَعَمَزَنِي بِمُخَصَّرَةٍ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا لَوْ رَفَعْتَ ثَوْبَكَ كَانَ أَبْقَى وَأَنْفَى فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بُرْدَةً مَلْحَاءَ أَمَا لَكَ فِي أَسْوَرَتِي فَتَنَطَّرْتُ إِلَى إِزَارِهِ فَإِذَا فَوْقَ الْكُمُيْنِ وَتَحْتَ الْفُصْلَةِ [راجع: ۲۳۴۷۴]

(۲۳۳۷۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ”ذوالحجاز“ کے بازار میں تھا، میں نے سرخ و سفید رنگ کی ایک خوبصورت چادر اپنے جسم پر پہن رکھی تھی، اچانک ایک آدمی نے اپنی چمڑی مجھے چھو کر کہا کہ اپنا تہبند اوپر کر دو، کیونکہ اس سے کپڑا دیر تک ساتھ دیتا ہے اور صاف رہتا ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ خوبصورت چادر ہے، نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ خوبصورت ہو، کیا تمہارے لیے میری ذات میں مومنہ نہیں ہے؟ اور میں نے غور کیا تو نبی ﷺ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا۔

(۳۳۷۷۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بِلَالُ أَرَحْنَا بِالصَّلَاةِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۵)]. قال شعب: رجاله ثقات.]

(۲۳۳۷۶) ایک اہلسنی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے بلال! نماز کے ذریعے ہمیں راحت پہنچاؤ۔

(۲۳۳۷۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

خَفِضْتُ لَكَ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فِي الْمَسْجِدِ

(۲۳۳۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات یاد ہے کہ نبی ﷺ نے مسجد میں وضو کیا ہے۔

(۲۳۳۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا سِتِّ سِنِينَ عَلَيْنَا جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَقَامَ فَخَطَبَنَا

فَقَالَ أَتَيْنَا رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَا

سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَحْذَرْنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ فَخَذَرْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ قَامَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أُنْذَرُكُمْ الْمَسِيحَ وَهُوَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ

الْيُسْرَى يَسِيرُ مَعَهُ جَمَالُ الْخَيْزِ وَأَنْهَارُ الْمَاءِ عَلَامَتُهُ يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَحَا سَلْعَ سُلْطَانُهُ كُلَّ

مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ الْكُفَّةِ وَمَسْجِدَ الرَّسُولِ وَالْمَسْجِدَ الْأَفْصَى وَالطُّورَ وَمَهُمَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَزَ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأَحْسِبُهُ قَدْ قَالَ يُسَلِّطُ عَلَى رَجُلٍ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ

وَلَا يُسَلِّطُ عَلَى غَيْرِهِ [النظر: ۲۴۰، ۸۵، ۲۴۰، ۸۴، ۲۴۰، ۸۳]

(۲۳۳۷۸) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنور رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے

کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی

حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے، ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں

مشقت میں ڈال دیا، پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں

نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (باکیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ رتھوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں

چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے

گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جائے گا خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال! اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں

ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا

جائے گا۔

(۲۳۳۷۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَيَّارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعُرْيَةِ قَالَ وَالْعُرْيَةُ النَّخْلَةُ

وَالنَّخْلَتَانِ يَشْتَرِيهِمَا الرَّجُلُ بِخَرْصِهِمَا مِنَ التَّمْرِ فَيَضْمُهُمَا فَرَخَّصَ فِي ذَلِكَ [صحيحه مسلم (۱۰۴۰)].

(۲۳۳۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے درخت پر لگے ہوئے پھل کو کٹے ہوئے پھل کے بدلے بیچنے سے منع فرمایا ہے، البتہ ”عرایا“ میں رخصت دی ہے اور ”عرایا“ کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی کسی باغ میں ایک دو درخت خرید لے اور اس کے بدلے میں اندازے سے کئی ہوئی کھجور دے دے اور وہ درخت اپنے درختوں میں شامل کر لے صرف اتنی مقدار میں نبی ﷺ نے اس کی اجازت دی ہے۔

(۲۳۴۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجَمِيِّ عَنْ رُذَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَنْ حَدَّثَهُ عَنْ رُذَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ رَذَفَهُ فَعَثَرَتْ بِهِ ذَابْتَهُ فَقَالَ تَعَسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّهُ يَتَعَاظِمُ إِذَا قُلْتَ ذَلِكَ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَيَقُولُ بِقَوْلِي صَرَغَتْهُ وَإِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللَّهِ تَصَاغَرَ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الذُّبَابِ

(۲۳۳۸۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار تھا، اچانک گدھا بدک گیا، میرے منہ سے نکل گیا کہ شیطان برباد ہو، نبی ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کیونکہ جب تم یہ جملہ کہتے ہو تو شیطان اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا ہے، اور کہتا ہے کہ میں نے اسے اپنی طاقت سے بچھاڑا ہے اور جب تم ”بسم اللہ“ کہو گے تو وہ اپنی نظروں میں اتنا حقیر ہو جائے گا کہ کسی سے بھی چھوٹا ہو جائے گا۔

(۲۳۴۸۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَهْلِي أُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا أَنَا بِهِ قَائِمٌ وَإِذَا رَجُلٌ مُقْبِلٌ عَلَيْهِ فَطَنَنْتُ أَنَّ لَهُمَا حَاجَةً فَعَلَسْتُ فَوَاللَّهِ لَقَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْنِي لَهُ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ قَامَ بِكَ هَذَا الرَّجُلُ حَتَّى جَعَلْتُ أَرْنِي لَكَ مِنْ طُولِ الْقِيَامِ قَالَ أَتَدْرِي مَنْ هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ جَبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى طَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُؤَذِّنُهُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ سَلَّمْتَ عَلَيْهِ لَرَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ (راجع: ۲۰۶۱۸)۔

(۲۳۳۸۱) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلا، وہاں پہنچا تو دیکھا کہ نبی ﷺ کھڑے ہیں اور نبی ﷺ کے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے جس کا چہرہ نبی ﷺ کی طرف ہے، میں سمجھا کہ شاید یہ دونوں کوئی ضروری بات کر رہے ہیں، بخدا! نبی ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ مجھے نبی ﷺ پر ترس آنے لگا، جب وہ آدمی چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی آپ کو اتنی دیر لے کر کھڑا رہا کہ مجھے آپ پر ترس آنے لگا، نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ جبریل رضی اللہ عنہ تھے، جو مجھے مسلسل پڑوسی کے متعلق وصیت کر رہے تھے، حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ وہ اسے وراثت میں بھی حصہ دار قرار دے دیں گے، پھر فرمایا اگر تم انہیں سلام کرتے تو وہ جہیں جواب ضرور دیتے۔

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مَرَّ بِمَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ [راجع: ۲۰۸۷۳] .
(۲۳۶۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس رات مجھے معراج پر لے جایا گیا تو میرا گدڑ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوا جو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جَهَنَّةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى أَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ قَالَ إِذَا مَلَكَ اللَّيْلُ بَطَلَ كُلُّ وَادٍ .
(۲۳۶۸۳) ایک جہنمی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ نماز عشاء کب پڑھا کروں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جب رات ہر وادی پر چھا جائے۔

(۲۳۶۸۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَيْرِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الْكِنَانِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَعْضَ نَبِيِّ مُدَلِّجٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرُكُّونَ الْأَرْمَاتَ فِي الْبَحْرِ لِلصَّيْدِ فَيَحْمِلُونَ مَعَهُمْ مَاءً لِلْسَّفَرِ فَنَدِرُ كُهُمُ الصَّلَاةَ وَهُمْ فِي الْبَحْرِ وَأَنَّهُمْ ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنْ تَوَضَّأَ بِمَائِنَا عَطِشْنَا وَإِنْ تَوَضَّأَ بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي أَنْفُسِنَا فَقَالَ لَهُمْ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مِثَّتَهُ .

(۲۳۶۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سمندر میں شکار کرنے والے کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ سمندری سفر کرتے ہیں، اور اپنے ساتھ پینے کے لئے تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں، اگر اس سے وضو کرنے لگیں تو ہم پیاسے رہ جائیں، اور اگر اسے پی لیں تو وضو کے لئے پانی نہیں ملے، کیا سمندر کے پانی سے ہم وضو کر سکتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! سمندر کا پانی پاکیزگی بخش ہے اور اس کا مردار (چھلی) حلال ہے۔

(۲۳۶۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْمُسْعُودِيُّ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ اجْتَمَعَ ثَلَاثُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَمَا مَا يَجْهَرُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَمَا لَا يَجْهَرُ فِيهِ فَلَا نَقِيسَ بِمَا يَجْهَرُ بِهِ قَالَ فَاجْتَمَعُوا فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ اثنانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الطُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَفِي الرَّكَعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَيَقْرَأُ فِي الْغَضْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِقَدْرِ النِّصْفِ مِنْ قِرَائَتِهِ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الطُّهْرِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ بِقَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ .

(۲۳۶۸۵) ابو العالیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ تیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ نبی ﷺ جن نمازوں میں جہری قراءت فرماتے تھے وہ تو ہمیں معلوم ہیں اور جن میں جہری قراءت نہیں فرماتے تھے انہیں جہری نمازوں پر قیاس نہیں کر سکتے

لہذا کسی ایک رائے پر متفق ہو جاؤ تو ان میں سے دو آدمی بھی ایسے نہیں تھے جنہوں نے اس بات میں اختلاف کیا ہو کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں تیس آیات کے بقدر تلاوت فرمایا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار کے برابر جبکہ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی پہلی دو رکعتوں کی قراءت سے نصف مقدار کے برابر تلاوت فرماتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے بھی نصف مقدار کے برابر تلاوت فرماتے تھے۔

(۲۳۸۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَظُنُّهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ أَكْبَرُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ

(۲۳۸۶۷) غَابًا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ مسلمان جو لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی طرف سے آنے والی تکالیف پر صبر کرتا ہے، وہ اس مسلمان سے اجر و ثواب میں کہیں زیادہ ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا کہ ان کی تکالیف پر صبر کرنے کی نوبت آئے۔

(۲۳۸۶۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَهُمَا لِصَاحِبِهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلُؤُهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالْوُضُوءُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۲۳۸۶۶]

(۲۳۸۶۷) بوسلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے، ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزانِ عمل کو بھر دے گا، ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۸۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الدَّسْتَوَائِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَخٍ بَخٍ لَخْمُسٍ مَا أَثَقَلَهُنَّ فِي الْمِيزَانِ قَالَ رَجُلٌ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يَتَوَكَّلُ فَيَحْتَسِبُهُ وَالِدُهُ خَمْسٌ مِنْ أَتَقَى اللَّهُ يَهَيِّئَ لَكَ الْجَنَّةَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَاتَّقَى الْمَوْتَ وَالْبُعْثَ وَالْحِسَابَ [راجع: ۱۰۷۴۸]

(۲۳۸۶۸) نبی ﷺ کے ایک آزاد کردہ غلام صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ چیزیں کیا خوب ہیں؟ اور میزانِ عمل میں کتنی بھاری ہیں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اور وہ نیک اولاد جو فوت ہو جائے اور اس کا باپ اس پر صبر کرے، اور فرمایا پانچ چیزیں کیا خوب ہیں؟ جو شخص ان پانچ چیزوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ سے ملے

گا، وہ جنت میں داخل ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہو، آخرت کے دن پر، جنت اور جہنم پر، موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اور حساب کتاب پر ایمان رکھتا ہو۔

(۲۳۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي الْهَدَيْلِ قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ لِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَبَا لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالِ فَقَدْتَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ انْطَلَقَ مَعَ عَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ تَبَا لِلذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَاذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانًا ذَاكِرًا وَقَلْبًا شَاكِرًا وَرُوحَةً تَعِينُ عَلَى الْآخِرَةِ

(۲۳۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے لئے ہلاکت ہے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جو یہ فرمایا ہے کہ سونے چاندی کے لئے ہلاکت ہے تو پھر انسان کے پاس کیا ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور آخرت کے کاموں میں تعاون کرنے والی بیوی۔

(۲۳۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ [راجع: ۱۵۸۹۴]

(۲۳۹۰) نبی اکرم ﷺ کی زیارت کرنے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں اس طرح نماز پڑھی کہ اس کے دونوں کنارے مخالف سمت سے نکال کر کندھے پر ڈال رکھے تھے۔

(۲۳۹۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ أَبِي الْحَوَارِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ بِأَرْبَعِ مِائَةِ عَامٍ قَالَ فَقُلْتُ إِنَّ الْحَسَنَ يَذْكُرُ أَرْبَعِينَ عَامًا فَقَالَ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِ مِائَةِ عَامٍ قَالَ حَتَّى يَقُولَ الْغَنِيُّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ عَيْلًا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعَهُمْ لَنَا بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ هُمُ الَّذِينَ إِذَا كَانَ مَكْرُوهُ يُعْتَوُّ لَهُ وَإِذَا كَانَ مَغْنَمٌ بُعِثَ إِلَيْهِ سِوَاهُمْ وَهُمْ الَّذِينَ يُحْجِبُونَ عَنِ النَّبِإِ

(۲۳۹۱) متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا فقراء مؤمنین جنت میں مالداروں سے چار سو سال پہلے داخل ہوں گے حتیٰ کہ مالدار مسلمان کہیں گے کاش! میں دنیا میں عکسہ نہ رہتا، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں ان کا نام بتاد دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ جب پریشان کن حالات آئیں تو انہیں بھیج دیا جائے، اگر مال غنیمت آئے تو دوسروں کو بھیجا جائے اور انہیں چھوڑ دیا جائے اور یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے دروازوں سے دور رکھا جاتا ہے۔

(۲۳۴۹۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ غَالِبَ الْفُطَّانِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ

(۲۳۴۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میرے والد آپ کو سلام کہتے ہیں نبی ﷺ نے جواب فرمایا عَلَيْكَ وَعَلَى أَبِيكَ السَّلَامُ

(۲۳۴۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَالُ لَهُ ابْنُ أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكَيْدِ خُلُقِ الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي يَسْقَاغَةَ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرَ مِنْ بَنِي تَيْمِيمٍ (إسحاق: ۱۱۵۹۵)

(۲۳۴۹۳) حضرت ابن ابی الجعدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی کی سفارش کی وجہ سے بتیمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

(۲۳۴۹۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَفْصَرِ قَالَ بَيْنَمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يَخْطُبُ بَعْدَ مَا قِيلَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَزْدِ طَوَالَ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْرَتِهِ يَقُولُ مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيَجِئْهُ فَلْيَبْلُغْ الشَّاهِدَ الْغَائِبِ وَلَوْ لَا عَزْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُكُمْ

(۲۳۴۹۳) زہیر بن افرہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تقریر فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک گندم گوں طویل قد کا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ اس سے بھی محبت کرے اور حاضرین غائبین تک یہ پیغام پہنچادیں اور اگر نبی ﷺ نے چٹکی کے ساتھ یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو میں تم سے کبھی بیان نہ کرتا۔

(۲۳۴۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ قَالَ نَشَدَ عَلِيَّ النَّاسَ فَقَامَ خُمْسَةَ أَوْ سِتَّةَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهُوَ مَوْلَاهُ

(۲۳۴۹۵) سعید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا تو پانچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر یہ گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں علی بھی اس کے محبوب ہیں۔

(۲۳۴۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ كُرْدُوسٍ قَالَ كَانَ يَقْصُصُ فَقَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَأَنْ أَجْلِسَ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَجْلِسِ أَحَبُّ

إِنِّي مِنْ أَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ يُعْنِي الْقَصَصُ [راجع: ۱۵۹۹۴].

(۲۳۸۶۲) ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے اس طرح کی مجلس وعظ میں بیٹھنا چار غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

(۲۳۴۹۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ حَيَّانٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ قَبِيصَةَ أَوْ قَبِيصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ صَلَّى هَذَا الْحَيُّ مِنْ مُحَارِبِ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّوْا قَالَ شَابٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَيُفْتَحُ لَكُمْ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَمَعَارِبُهَا وَإِنْ عَمَلْتُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ اتَّقَى اللَّهَ وَآذَى الْأَمَانَةَ

(۲۳۳۹۷) قَبِيصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ سے مروی ہے کہ مجاہدین کے ایک گروہ نے فجر کی نماز پڑھی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان میں سے ایک نوجوان کہنے لگا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ غنیمت تمہارے لئے زمین کے مشرق و مغرب فتح ہو جائیں گے لیکن اس کے شمال و گورنر جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کریں۔

(۲۳۴۹۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبِ بْنِ أَبِي قُدْبَةَ بَابُ هُوَلَاءِ يُعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ وَإِنَّهُمْ يَرِيدُونَ أَنْ أَخْرُجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ أَمْسِكْ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْتُونَ قَالَ أَفْتَدِ بِمَا لَكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْتُونَ إِلَّا أَنْ أَقَابِلَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ جُنْدُبُ حَدَّثَنِي قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمُقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فَيَقُولُ عِلَامٌ قَتَلْتَهُ فَيَقُولُ قَتَلْتَهُ عَلَى مُلْكٍ فَلَنْ قَالَ فَقَالَ جُنْدُبُ فَاتَّقِهَا [راجع: ۱۶۷۱۷].

(۲۳۵۹۸) ابو عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جندب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی ذریعہ دے کر قاف جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر توار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۲۳۴۹۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَقِيلٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَابِقِ بْنِ نَاجِيَةَ عَنْ أَبِي سَلَامٍ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدِ حِمَصَ إِذْ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا هَذَا خَدَمٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَهَضْتُ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ حَدَّثَنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ الرِّجَالُ فِيمَا

بَيْنَكُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ نَحْنُ يُمْسِي أَوْ يُصْبِحُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۱۹۱۶]۔

(۲۳۵۹۹) ابوسلام کہتے ہیں کہ محس کی مسجد میں سے ایک آدمی گذر رہا تھا، لوگوں نے کہا کہ اس شخص نے نبی ﷺ کی خدمت کی ہے، میں اٹھ کر ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی حدیث ایسی سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو اور درمیان میں کوئی واسطہ نہ ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بندہ مسلم صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

(۲۳۵۰۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو عَقِيلٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ سَابِقَ بْنَ نَاجِيَةَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْبَرَاءِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ دِمَشْقَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا فِي مَسْجِدٍ حِمَصٍ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَصْبَحَ وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِذَا أَمْسَى إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۵۰۰) ابوسلام کہتے ہیں کہ ہم محس کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا جو بندہ مسلم صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لے "رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا" (کہ میں اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد ﷺ کو نبی مان کر راضی ہوں) تو اللہ پر یہ حق ہے کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے۔

(۲۳۵۰۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْحَمِيدِ صَاحِبَ الزِّيَادِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَخَّرُ فَقَالَ إِنَّهُ بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْوَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَدْعُوهُ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۱۰۵۴/۴)۔ انظر: ۲۳۵۳۰]

(۲۳۵۰۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ حری کھا رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ يَرْصُدُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَوَسِّعْ لِي فِي ذَاتِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي ثُمَّ رَصَدَهُ الثَّانِيَةَ فَكَانَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۵۰۲) حمید بن قحطاف ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کو دیکھا کرتے تھے کہ نبی ﷺ اپنی دعا میں یوں فرماتے

نخے اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما ذاتی طور پر مجھے کشادگی عطا فرما اور میرے رزق میں برکت عطا فرما دوبارہ تاک لگا کر تحقیق کی تو نبی ﷺ پھر بھی یہی دعا کرتے ہوئے سنائی دیے۔

(۲۳۵۰۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْجُعْفِيَّ يَحْدُثُ عَنِ ابْنِ حَصْبَةَ أَوْ أَبِي حَصْبَةَ عَنْ رَجُلٍ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ تَذَرُونَ مَا الرُّقُوبُ قَالُوا أَلَدَى لَا وَلَكَلَهُ فَقَالَ الرُّقُوبُ كُلُّ الرُّقُوبِ الرُّقُوبُ كُلُّ الرُّقُوبِ الرُّقُوبُ أَلَدَى لَهُ وَلَكَلَهُ قَمَاتٍ وَلَمْ يَقْدَمُ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ تَذَرُونَ مَا الصُّعْلُوكُ قَالُوا أَلَدَى لَيْسَ لَهُ مَالٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّعْلُوكُ كُلُّ الصُّعْلُوكِ الصُّعْلُوكِ أَلَدَى لَهُ مَالٌ قَمَاتٍ وَلَمْ يَقْدَمُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الصَّرْعَةُ قَالُوا الصَّرِيعُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرْعَةُ كُلُّ الصَّرْعَةِ الصَّرْعَةُ كُلُّ الصَّرْعَةِ الرَّجُلُ يَغْضِبُ فَيَسْتَدُ غَضَبَهُ وَيَحْمَرُّ وَجْهَهُ وَيَقْشَعِرُ شَعْرَهُ فَيَصْرَعُ غَضَبُهُ

(۲۳۵۰۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے وہ بھی حاضر تھے نبی ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو کہ ”رقوب“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا کہ جس کی کوئی اولاد نہ ہو نبی ﷺ نے تین مرتبہ ”کامل رقب“ کا لفظ دہرا کر فرمایا کہ یہ وہ ہوتا ہے جس کی اولاد ہو لیکن وہ اس حال میں فوت ہو جائے کہ ان میں سے کسی کو آگے نہ بھیجے پھر پوچھا کہ کیا تم جانتے ہو کہ ”صعلوک“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس کچھ بھی مال و دولت نہ ہو نبی ﷺ نے فرمایا ”کامل صعلوک“ وہ ہوتا ہے جس کے پاس مال ہو لیکن وہ اس حال میں مرجائے کہ اس نے اس میں سے آگے کچھ نہ بھیجا ہو پھر پوچھا کہ ”صرعہ“ کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا وہ پہلوان جو کسی کو پچھا دے نبی ﷺ نے فرمایا ”کامل صرعہ“ یہ ہے کہ انسان کو غصہ آئے اور اس کا غصہ شدید ہو کر چہرہ کا رنگ سرخ ہو جائے اور روٹکنے کھڑے ہو جائیں تو وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دے۔

(۲۳۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ أَسْرَبِي نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ مَعَهُمْ فَأَصَابُوا غَمًّا فَاتَّهَبُوا هَلْ فَطَبَّحُوهَا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ النَّهْيَ أَوْ الدُّهْيَةَ لَا تَصْلُحُ فَاتَّقُوا الْقُدُورَ

(۲۳۵۰۴) بولیت کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ مجھے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے قید کر لیا میں ان کے ساتھ ہی تھا کہ انہیں کمریوں کا ایک ریوڑ ملا انہوں نے اس میں لوٹ ماری اور اس کو پکانے لگے تو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوٹ مار تو صحیح نہیں ہے اس لئے اپنی ہانڈیاں الٹ دو۔

(۲۳۵۰۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِنْهَالِ أَوْ ابْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي الْمِنْهَالِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَسْلَمَ صُومُوا الْيَوْمَ قَالُوا إِنَّا قَدْ أَكَلْنَا قَالَ صُومُوا بِقِيَّةِ يَوْمِكُمْ يَعْنِي يَوْمَ عَاشُورَاءَ [راجع: ۲۰۵۹۰]

(۲۳۵۰۵) ابوالمہاجر خزامی رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دس محرم کے دن قبیلہ اسلم کے لوگوں سے فرمایا آج کے دن کا روزہ رکھو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو کھائی چکے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا بقیہ دن کچھ نہ کھانا پینا۔

(۲۳۵۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَانَ بْنَ حُنَيفٍ حَدَّثَنِ الْقَيْسِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَبَالَ فَاتَى بِمَاءٍ فَهَالَ عَلَى يَدِهِ مِنْ الْإِنَاءِ فَفَسَلَهَا مَرَّةً وَعَلَى وَجْهِهِ مَرَّةً وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّةً يَبْكِيهِمَا وَكَلَبَتْهُمَا وَقَالَ فِي حَبِيبِهِ النَّفْثُ أَضْبَعُهُ الْإِبْهَامُ

(۲۳۵۰۷) قیس بن قیس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، نبی ﷺ نے پیشاب کیا، پھر پانی پیش کیا گیا جسے برتن سے نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک پر بہایا اور اسے ایک مرتبہ دھویا، ایک مرتبہ چہرہ دھویا، ایک مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے اور ایک مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں دھوئے۔

(۲۳۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيَّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ يُحُجُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّاجٌ أَرَاهُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ قَابِرُوا عَنْ الصَّلَاةِ

(۲۳۵۰۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا اثر ہوتی ہے، اس لئے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز کو خشتہ کر کے پڑھا کرو۔

(۲۳۵۰۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ الْمُكْتَبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا الْعَمَلُ الْفُضْلُ قَالَ شُعْبَةُ أَوْ قَالَ أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ لَوْ قُتِلَ فِيهَا وَبُرَّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ

(۲۳۵۰۱۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سب سے افضل عمل اپنے وقت مقررہ پر نماز پڑھنا ہے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور جہاد کرنا ہے۔

(۲۳۵۰۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَزْرقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ فَقَامَ رَجُلٌ يُصَلِّي قِرَاءَةً عَمْرُ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَإِنَّمَا هَٰذَا أَهْلُ الْكِتَابِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِصَلَاتِهِمْ فَصَلِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ ابْنِ الْخَطَّابِ

(۲۳۵۰۱۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے نماز عصر پڑھائی تو اس کے بعد ایک آدمی کھڑے ہو کر نماز

پڑھنے لگا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھ کر فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکہ اس سے پہلے اہل کتاب اسی لئے ہلاک ہو گئے کہ ان کی نمازوں میں فصل نہیں ہوتا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا ابن خطاب نے عمدہ بات کہی۔

(۲۳۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكَلْنَا الضَّيْعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ الضَّيْعِ عِنْدِي أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ مِنَ الضَّيْعِ إِنَّ الدُّنْيَا سَتُصَبُّ عَلَيْكُمْ صَبًّا فَيَا لَيْتَ أُمِّي لَا تَلْبَسُ الذَّهَبَ

(۲۳۵۱۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں قحط سالی نے کھالیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے نزدیک تمہارے متعلق قحط سالی سے زیادہ ایک اور چیز خطرناک ہے، عنقریب تم پر دنیا انڈیل دی جائے گی، کاش! میرے اتنی سونانہ نہیں۔

(۲۳۵۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مَزَيْنَةَ أَوْ هَمْنَةَ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَبْلَ الْأَضْحَى يَوْمُهُمْ أَوْ يَوْمُ مِثْنِ أَغْطَوْا جَدْعَيْنِ وَأَخَذُوا تَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَدْعَةَ تُجْزِيءُ مِمَّا تُجْزِيءُ مِنْهُ الْغَنِيَّةُ [صححه الحاكم (۲۲۶/۴) قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۲۱۹/۷) قال شعيب: إسناده قوي.]

(۲۳۵۱۱) مزینہ یا حمینہ کے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ بقرہ عید سے ایک دو دن قبل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم چھ ماہ کے دو بھیڑ دے کر پورے سال کا ایک جانور لے لیتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا جس کی طرف سے ایک سال کا جانور کفایت کرتا ہے، چھ ماہ کا بھی اس کی طرف سے کفایت کر جاۓ۔

(۲۳۵۱۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ هَلْ مِنْكَ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى قَالَ لَهُ مَرَاتٍ قَالَ لَا قَالَ فَاسْقِ الْمَاءَ قَالَ كَيْفَ أَسْقِيهِ قَالَ اكْفِهِمْ أَلْتَهُ إِذَا حَضَرُوهُ وَأَحْمِلْهُ إِلَيْهِمْ إِذَا غَابُوا عَنْهُ [انظر: ۲۳۵۱۴]

(۲۳۵۱۲) ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے، نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی حیات ہے؟ اس نے کہا نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم لوگوں کو پانی پلایا کرو اس نے پوچھا وہ کس طرح؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ جب موجود ہوں تو ان کے پانی نکالنے کے برتن کی حفاظت کرو اور غیر موجود ہوں (بھولے سے چھوڑ کر چلے جائیں) تو ان کے پاس وہ اٹھا کر پہنچا دو۔

(۲۳۵۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ شَيْبَا أَبَا رُوْحٍ يَحْدِثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى الضَّيْعَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالرُّومِ

قَالُوا فِيهَا فَقَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي قَالَ شُعْبَةُ فَلَذَكَرَ الرَّقْعَ وَمَعْنَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ لَسَمْتُمْ بِمُسْتَظْفِينَ [راجع: ۱۰۹۶۸]۔

(۲۳۵۱۳) حضرت ابوروح ؑ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جس میں سورہ روم کی تلاوت فرمائی، دوران تلاوت آپ ﷺ کچھ اشتباہ ہو گیا، نماز کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قراءت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ وہ لوگ ہیں جو نماز میں بغیر وضو کے آ جاتے ہیں، اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(۲۳۵۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عِيَّاضَ بْنَ مَرْقَدٍ أَوْ مَرْقَدَ بْنَ عِيَّاضٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلٍ يَدْخُلُهُ الْجَنَّةُ فَلَذَكَرَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ تَكْفِيهِمْ أَلْتَهُمْ إِذَا حَضَرُوهُ وَتَحْمِلُهُ إِلَيْهِمْ إِذَا غَابُوا عَنْهُ [راجع: ۲۳۵۱۲]

(۲۳۵۱۳) ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کے بارے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا لوگ جب موجود ہوں تو ان کے پانی نکالنے کے برتن کی حفاظت کرو اور غیر موجود ہوں (بھولے سے چھوڑ کر چلے جائیں) تو ان کے پاس وہ اٹھا کر پہنچا دو۔

(۲۳۵۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ لَا يُحْسِنُ إِلَّا سِتِينَ قَالَ فَقُلْتُ لَكَ السَّلَامُ عَلَيَّكُمْ أَذْخُلُ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيَّكُمْ أَذْخُلُ قَالَ فَأَذِنَ أَوْ قَالَ فَدَخَلْتُ فَقُلْتُ بِمَ أَتَيْتَا بِهِ قَالَ لَمْ أَتِيكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ أَتَيْتُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنْ تَدْعُوا اللَّهَ وَالْعَزَى وَأَنْ تَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَأَنْ تَصُومُوا مِنْ السَّنَةِ شَهْرًا وَأَنْ تَحُجُّوا الْبَيْتَ وَأَنْ تَأْخُذُوا مِنْ مَالٍ أَعْيَابِكُمْ فَتَرُدُّوهُمَا عَلَى فَقَرَائِكُمْ قَالَ فَقَالَ هَلْ بَقِيَ مِنَ الْعِلْمِ شَيْءٌ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ قَدْ عَلِمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرًا وَأَنْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَا تَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَآذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ

(۲۳۵۱۵) بنو عامر کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ سے اجازت لیتے ہوئے عرض کیا کہ کیا میں داخل ہو سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اپنی خادمہ سے فرمایا کہ اس کے پاس جاؤ کہ یہ اچھے انداز میں اجازت نہیں مانگ رہا اور اس سے کہو کہ تمہیں یوں کہنا چاہیے ”السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں“ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سن لیا چنانچہ میں نے عرض کیا السلام علیکم کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے اجازت دے دی اور میں اندر چلا گیا میں نے پوچھا کہ آپ ہمارے پاس کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تو تمہارے پاس صرف خیر کا پیغام لے کر آیا ہوں اور وہ یہ کہ تم اللہ کی

عبادت کرو جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور تم لات وعزئی کو چھوڑ دو رات دن میں پانچ نمازیں پڑھو سال میں ایک مہینے کے روزے رکھو بیت اللہ کا حج کرو اپنے والد ارادوں کا مال لے کر اپنے ہی فقراء پر واپس تقسیم کر دو میں نے پوچھا کیا کوئی چیز ایسی بھی ہے جسے آپ نہیں جانتے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہی خیر کا علم عطا فرمایا ہے اور بعض چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا وہ پانچ چیزیں ہیں پھر یہ آیت تلاوت فرمائی کہ قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے وہی بارش برساتا ہے وہی جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے؟ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائے گا؟ اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کس علاقے میں مرے گا؟ بیشک اللہ بڑا جاننے والا خبر ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ أَوْ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ مَنصُورُ الشَّاكِّ إِنَّ رِيحَهَا تُوْجَدُ مِنْ قَدْرِ سَبْعِينَ عَامًا [إرجاع: ١٨٢٤٠].

(۲۳۵۱۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے، وہ جنت کی مہک بھی نہیں پاسکے گا، حالانکہ جنت کی مہک تو ستر سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(٢٣٥٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا حُدَيْفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى الْقَمَرِ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرَأَيْتُهُ كَأَنَّهُ فُلُقٌ جَفَنِيَّ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِنَّمَا يَكُونُ الْقَمَرُ كَذَلِكَ صَبِيحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرَأَيْتُهُ كَأَنَّهُ فُلُقٌ جَفَنِيَّ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ إِنَّمَا يَكُونُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ

(۲۳۵۱۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے شب قدر کی صبح کو چاند کی طرف دیکھا تو وہ آدھے پیالے کی طرح تھا۔ ابوالحسن کہتے ہیں کہ چاند کی یہ صورت ۲۳ ویں شب کو ہوتی ہے۔

(٢٣٥٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي كَبْشَةَ يَخْطُبُ بِالشَّامِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ أَنَّ اللَّهَ قَالَ فِي الْخَمْرِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْخَمْرِ إِنَّ شَرِبَهَا فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنَّ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ

(۲۳۵۱۸) حضرت شرحبیل بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص شراب نوشی کرے، اسے کوڑے مارو، دوسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو، تیسری مرتبہ پینے پر بھی کوڑے مارو، اور چوتھی مرتبہ پینے پر اسے قتل کر دو۔

(٢٢٥١٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَدْرِكُكُمْ عَلَى أَهْلِ الْحَنَةِ قَالُوا بَلَى قَالَ
الضُّعْفَاءُ الْمُتَمَلِّكُونَ ثُمَّ قَالَ لَا أَدْرِكُكُمْ عَلَى أَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ شَيْءٍ جَعْفَوِيٌّ
(۲۳۵۱۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ آدمی جو کلمہ ورد ہو
اور اسے دیا جاتا ہو، کیا میں تمہیں اہل جہنم کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ بد خلق آدمی جو کلمہ پرورد اور منکبر ہو۔

حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ
رَجُلًا صَحَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ لَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَمَشَّطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يُوَلِّ فِي مُغْتَسِلِهِ أَوْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ
الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَيُغْتَسِرَ قَاطِبُهَا جَمِيعًا (راجع ۱۷۱۳۶)

(۲۳۵۲۰) حمید حمیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات نبی ﷺ کے ایک صحابی سے ہوئی جنہوں نے حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال نبی ﷺ کی رفاقت پائی تھی، انہوں نے تین باتوں سے زیادہ کوئی بات مجھ سے نہیں کہی، نبی ﷺ
نے فرمایا مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر سکتا ہے لیکن عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل نہ کرے، غسل
خانہ میں پیشاب نہ کرے، اور روزانہ کنگھی (بناؤ سنگھار) نہ کرے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حُرْمَلَةَ عَنْ
عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضُمُّ إِلَيْهِ حَسَنًا وَحُسَيْنًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا

(۲۳۵۲۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی ﷺ کو اپنے جسم کے ساتھ حضرات حق حسین رضی اللہ عنہما کو چماتے
ہوئے دیکھا، اس وقت نبی ﷺ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّلَ عَنْ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ كَأَنَّهُ كَرِهَ الْإِسْمَ وَقَالَ مَنْ وَلَدَ لَهُ فَاحَبَّ
أَنْ يُنْسَكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيُنْصَلْ

(۲۳۵۲۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں عقوق (جس
سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور
فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْهَضْرَاعِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بَلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْكَافِرَ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

وَأَنَّ الْمُؤْمِنَ يَشْرَبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

(۲۳۵۲۳) ایک جہنی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کافر سات آنتوں میں پیتا ہے اور مومن ایک آنت میں پیتا ہے۔

(۲۳۵۲۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِمْسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خُوَاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الرَّقَاقِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّهَ الْعُدُوَّ فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً ثُمَّ تَبَتْ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّهَ الْعُدُوَّ وَجَّهَ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي تَبَتَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ تَبَتْ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ مَالِكٌ وَهَذَا أَحَبُّ مَا سَمِعْتُ إِلَى فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ [صححه البخاری (۴۱۲۹) و صححه مسلم (۸۴۲)]

(۲۳۵۲۳) ایک صحابی جناب سے ”جنہوں نے غزوہ ذات الرقاق کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نماز خوف پڑھی تھی“ مروی ہے کہ ایک گروہ نے نبی ﷺ کے ساتھ صف بندی کی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا“ نبی ﷺ نے اپنے ساتھ والے گروہ کو ایک رکعت پڑھائی، پھر کھڑے رہے حتیٰ کہ پیچھے والوں نے اپنی نماز مکمل کی اور واپس جا کر دشمن کے سامنے صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آگیا جسے نبی ﷺ نے اپنی نماز میں سے باقی رہ جانے والی رکعت پڑھائی، پھر بیٹھے رہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی پھر نبی ﷺ نے انہیں ساتھ لے کر سلام پھیر دیا۔

(۲۳۵۲۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمْرِو بْنِ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي قَوْلًا وَأَقِيلُ لَعَلِّي أَغْفِلُهُ قَالَ لَا تَغْضَبُ قَالَ فَعَدْتُ لَهُ مَرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يَعُودُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْضَبُ [انظر: ۲۳۵۰۰]

(۲۳۵۲۵) اخف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میرے چچا زاد بھائی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر صیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۲۶) حَدَّثَنَا مَيْكِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُعْفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْخَطَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَا سَمِعْتُ أَبَاكَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يَلْعَبُ بِالنَّارِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي مَثَلُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ بِالْفَيْحِ وَدَمَ الْخِنْزِيرُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي

(۲۳۵۲۶) محمد بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عبدالرحمن سے کہا کہ آپ نے اپنے والد صاحب سے نبی ﷺ کی کوئی حدیث سنی ہو تو مجھے بھی سنائیے، انہوں نے اپنے والد صاحب کے حوالے سے نقل کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص بارہ

ثانی کے ساتھ کہتا ہے پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قحطی اور خنزیر کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے۔

(۲۳۵۲۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جُرَيْجِ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ فِي يَدِهِ أَوْ فِي يَدِ السُّلَمِيِّ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ [راجع: ۲۳۴۶۱]۔

(۲۳۵۲۷) بوسلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں ”سبحان اللہ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الحمد لله“ میزانِ عمل کو بھردے گا ”اللہ اکبر“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھردیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۵۲۸) حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ مُؤَدِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ صَلُّوا فِي الرَّحَالِ [راجع: ۱۷۶۶۸]۔

(۲۳۵۲۸) ایک شخص کو نبی ﷺ کے مؤذن نے بتایا کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، نبی ﷺ کے منادی نے نداء لگائی کہ لوگو! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔

(۲۳۵۲۹) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ حَدَّثَنِي مَرْثَمُ بْنُ ابْنَةِ إِيَّاسِ بْنِ الْكُكْبَرِ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ أَعِنْدِكَ ذَرِيرَةٌ قَالَتْ نَعَمْ فَلَدَعَا بِهَا فَوَضَعَهَا عَلَى بَنَرٍ بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مَطْفِئِ الْكِبِيرِ وَمَكِّئِ الصَّغِيرِ أَطْفِئْهَا عَنِّي فَطُفِنَتْ [صححه الحاكم (۲۰۷/۴)۔ قال شعيب: إسناده إلى مريم صحيح رجاله ثقات رجال الشيخين]۔

(۲۳۵۲۹) حضرت ایاس بن کبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے یہاں تشریف لے گئے اور ان سے پوچھا کیا تمہارے پاس ”ذریرہ“ نامی خوشبو ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں انہی ﷺ نے اسے منگوایا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان پھینکیں پر لگانے لگے پھر یہ دعا کی کہ اے بڑے کو بجھانے والے اور چھوٹے کو بڑا کرنے والے اللہ! اس پھنسی کو دور فرما چنانچہ وہ پھنسیاں دور ہو گئیں۔

(۲۳۵۳۰) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ صَاحِبُ الزُّبَايْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ

إِنَّ السَّحُورَ بَرَكَةٌ أَعْطَاكُمْوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَدَعُوهَا [راجع: ۲۳۵۰۱].

(۲۳۵۳۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے تھے نبی ﷺ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے اس لئے اسے مت چھوڑا کرو۔

(۲۳۵۳۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ اسْتَشْهَدَ عَلِيُّ النَّاسَ فَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَإِنْ مِنْ وَالَاهُ وَعَادَ مِنْ عَادَاهُ قَالَ فَقَامَ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا فَشَهِدُوا

(۲۳۵۳۱) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو قسم دے کر پوچھا تو سولہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھڑے ہو کر یہ گواہی دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں، علی بھی اس کے محبوب ہیں۔

(۲۳۵۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي بَكْرِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِمِنَى عَلَى رَاحِلَتِهِ وَنَحْنُ عِنْدَ يَدَيْهَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَلَا أَحْسَنُ إِلَّا قَالَ عِنْدَ الْجُمُعَةِ

(۲۳۵۳۲) یوکر کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان منی میں اپنی سواری پر خطبہ ارشاد فرمایا تھا جو حمرات کے قریب تھا اور ہم بھی نبی ﷺ کے آس پاس تھے۔

(۲۳۵۳۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ سَلَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفِرْقَةَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفِرْقَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَهَا إِسْحَاقُ

(۲۳۵۳۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو نبی ﷺ فرما رہے تھے اے لوگو! تم اپنے اوپر 'جماعت' کو لازم پکڑو، تفرقہ اور اختلاف سے بچو، تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

(۲۳۵۳۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ عُرْوَةَ عَنْ حَدَّثَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصْنَعَ الْمَسَاجِدَ فَيُذَوِّرُنَا وَأَنْ نُصَلِّحَ صَنَعَهَا وَنُطَهِّرَهَا

(۲۳۵۳۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمیں اپنے گھروں میں مسجدیں بنانے اور انہیں صاف تھرا رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

(۲۳۵۳۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّالَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَلَامٍ عَنْ عُمَرُو الشُّكْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَانُكُمْ فَاصْلِحُوا إِلَيْهِمْ

وَاسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْكُمْ وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْكُمْ [راجع: ۲۰۸۵۷]۔

(۲۳۵۳۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، تم ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، جن کاموں سے تم مغلوب ہو جاؤ، ان میں ان سے مدد لیا کرو اور جن کاموں سے وہ مغلوب ہو جائیں، تو تم ان کی مدد کیا کرو۔

(۲۳۵۳۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَلَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِخْوَانُكُمْ أَحْسِنُوا إِلَيْهِمْ أَوْ فَاصِلِحُوا إِلَيْهِمْ، وَاسْتَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْكُمْ وَأَعِينُوهُمْ عَلَى مَا عَلَيْكُمْ [راجع: ۲۰۸۵۷] [سقط من الميمينه]

(۲۳۵۳۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، تم ان کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو، جن کاموں سے تم مغلوب ہو جاؤ، ان میں ان سے مدد لیا کرو اور جن کاموں سے وہ مغلوب ہو جائیں، تو تم ان کی مدد کیا کرو۔

(۲۳۵۳۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَانَ بْنَ لَبَلٍ يَحْدُثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَصُلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْتَمُونَ يَبْصِرُونَ وَقَعَ سَهَامِيهِمْ [قال الألبانی: صحيح الإسناد (النسائي: ۲۵۹/۱). قال شعب: صحيح لغیره]

(۲۳۵۳۶) قبیلہ اسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھ کر جب مدینہ منورہ کے کونے میں اپنے گھر کی طرف واپس ہوتے تو راستے میں اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

(۲۳۵۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ زَادَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ (قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ): أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَهُوَ يَقُولُ: رَبِّ اغْفِرْ لِي (قَالَ شُعْبَةُ: أَوْ قَالَ: أَلَهُمْ اغْفِرْ لِي) وَتَبَّ عَلَى إِنْكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِثْلَ مَرَّةٍ [خرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۱۰۳) قال شعب: إسناده صحيح]

(۲۳۵۳۷) ایک انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو نماز میں سو مرتبہ یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما اور میری توبہ کو قبول فرما، بیشک توبہ کو قبول کرنے والا ہے! ابتداء مغفرت کرنے والا ہے۔

(۲۳۵۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ، قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِيْ امْرَأَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِيْ سَوْقٍ عَظَاظٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، قُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَفْلِحُوا، وَرَجُلٌ يَتَّبِعُهُ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا يُرِيدُ أَنْ يَصُدَّكُمْ عَنِ الْيَقِيْنِ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو جَهْلٍ. [انظر: ۱۶۷۲۰]۔

(۲۳۵۳۸) اشعث بن سلیم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے عکاظ کے میلے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا لوگو! **إِلَّا اللَّهُ** کہہ لو، کامیاب ہو جاؤ گے، اور اس کے پیچھے پیچھے ایک آدمی یہ کہتا جا رہا ہے کہ یہ شخص تمہیں تمہارے معبودوں سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے، بعد میں پتہ چلا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو جہل تھے۔

(۲۳۵۳۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ النَّفْقِيِّ عَنْ زُجَلٍ مِنْ ثَقِيفٍ أَعْوَزَ يَقُولُ لَهُ مَعْرُوفٌ وَأَتْنِي عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلِيمَةُ حَقٌّ وَالْيَوْمُ الْثَانِي مَعْرُوفٌ وَالْيَوْمُ الثَّلَاثُ سُمْعَةٌ وَرِبَاءٌ [راجع: ۲۰۵۹۰]۔

(۲۳۵۳۹) قاتدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قبیلہ ثقیف میں ”معروف“ نام کے ایک صاحب تھے جن کی ایک آنکھ کام نہیں کرتی تھی، ان کا اصل نام زبیر بن عثمان تھا، وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ولیمہ برحق ہے، دوسرے دن کھانا ملے گا ہے اور تیسرے دن بھی کھانا شہرت اور دکھاوے کے لئے ہے۔

(۲۳۵۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ تُعْرَفُ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ بِتَحْرِيكِ لِحْيَتِهِ

(۲۳۵۴۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز ظہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کا پتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک ہلنے سے ہوتا تھا۔
(۲۳۵۴۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلَى صِهْرٍ لَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةَ فَقَالَ يَا جَارِيَّةُ انْعِمِي بَوْضُوءٍ لَعَلِّي أَصَلِّي فَأَسْتَرِيحَ فَإِنَّا أَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قُمْ يَا بَلَاءُ فَأَرِحْنَا بِالصَّلَاةِ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۶)]۔ قال شعيب رجاله ثقات]۔

(۲۳۵۴۱) عبداللہ بن محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے والد کے ہمراہ اپنے سرسالی رشتہ داروں میں ”جوانساری تھے“ گیا نماز کا وقت ہوا تو میرا ہاتھ باندی باندی وضو کا پانی میرے پاس لاؤ تاکہ میں نماز پڑھ کر راحت حاصل کروں جب انہوں نے دیکھا کہ ہمیں اس بات پر تعجب ہو رہا ہے تو وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اے بلال! کھڑے ہو اور ہمیں نماز کے ذریعے راحت مہیا کرو۔

(۲۳۵۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ جَبْرِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْفِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتْرُكُوا النُّجْشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرِجُ كَنْزَ الْكُفَّةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ النُّجْشَةِ

(۲۳۵۴۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تک جھٹی تمہیں چھوڑے رہیں تم

انہیں چھوڑے رہو کیونکہ خانہ کعبہ کا خزانہ حبشیوں میں سے ایک چھوٹی پنڈلیوں والا آدمی نکالے گا۔

(۲۳۵۴۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَالَلِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ قَالَ عَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِهِ جُرْحٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْعُوا لَهُ طَبِيبَ بَنِي فَلَانٍ قَالَ قَدْ عَوَّهَ فَجَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَيُغْنِي الدَّوَاءُ شَيْئًا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَهَلْ أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ دَاءٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا جَعَلَ لَهُ شِفَاءً

(۲۳۵۴۳) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو زخمی ہو گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ بنو فلان کے طبیب کو بلا کر اسے دکھاؤ، لوگوں نے اسے بلایا تو وہ آیا اور لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا علاج اسے کچھ فائدہ دے سکتا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ نے زمین میں کوئی ایسی بیماری نہیں اتاری جس کی شفاء نہ رکھی ہو۔

(۲۳۵۴۴) حَدَّثَنَا رُوْحٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مَخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَبْصَابُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا تُمْ تَغْزُونَ وَهُمْ عَدُوًّا فَتَنْصَرُونَ وَتَسْلُمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تَلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيبًا يَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَقْضِبُ رَجُلٌ مِنْ الْمُسْلِمِينَ يَقُولُ إِلَيْهِ لِقَدْ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَيَجْمَعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ [راجع: ۱۶۹۵۰]۔

(۲۳۵۴۵) حضرت ذوقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مغرب رومی تم سے امن وامان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر حج سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی تلول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، وہیں سے رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۲۳۵۴۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مَدِينِي حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ الْقُرْآنُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلٌ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغَنِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغَنِيِّ لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى اللَّهَ خَيْرٌ مِنَ الْغَنِيِّ وَطَبِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعَمِ

(۲۳۵۴۷) عبداللہ بن ضعیب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، سر مبارک پر پانی کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو بہت خوش دیکھ رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر لوگ

مالداری کا تذکرہ کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مالداری میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مالداری سے زیادہ بہتر چیز صحت ہے، اور دل کا خوش ہونا بھی نعمت ہے۔

(۲۳۵۶) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ طَافَ النَّاسُ بِهِ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنْ رَأْسُهُ مِنْ بَعْدِهِ حُبُّكَ حُبُّكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ لَسْتُ رَبَّنَا لَكِنْ رَبَّنَا اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَتَيْنَا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَلَيْهِ سُلْطَانٌ [انظر: ۲۳۸۸۳].

(۲۳۵۶) ابوالقلا ب کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے ہمارا رب تو اللہ ہے ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔

(۲۳۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ جُرَيْجٍ النَّهْدِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَقِيتُ شَيْخًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ بِالْكُنَاسَةِ فَقَدَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَدَّ خُمْسًا فِي يَدِهِ أَوْ فِي يَدِي فَقَالَ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ وَالتَّكْوِينُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصُّومُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالظُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ [راجع: ۲۳۴۶۱]

(۲۳۵۷) بوسلیم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک کی انگلیوں پر یہ چیزیں شمار کیں ”سُبْحَانَ اللَّهِ“ نصف میزانِ عمل کے برابر ہے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ میزانِ عمل کو بھر دے گا ”اللَّهُ أَكْبَرُ“ کا لفظ زمین و آسمان کے درمیان ساری فضاء کو بھر دیتا ہے، صفائی نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

(۲۳۵۸) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ قَالَ بَيْنَمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَقَالَ أَلَا أَبْشُرُكَ قَالَ بَلَى قَالَ أَتَذْكُرُ إِذْ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِكَ بَنِي سَعْدٍ أَذْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ أَنْتَ وَاللَّهِ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا وَلَا أَسْمَعُ إِلَّا حَسَنًا فَإِنِّي رَجَعْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِكَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَحْنَفِ قَالَ فَمَا أَنَا لِشَيْءٍ أَزْجِي مِنْهُ لَهَا

(۲۳۵۸) احنف کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ بوسلیم کا ایک آدمی مجھے ملا اور کہنے لگا کہ میں آپ کو خوشخبری نہ سناؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اس نے کہا کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جب نبی ﷺ نے مجھے آپ کی قوم بنو سعد کے

پاس اسلام کی دعوت دینے کے لئے بھیجتا تھا اور آپ نے کہا تھا کہ بخدا! انہوں نے اچھی بات کہی اور اچھی بات ہی سنائی جب میں واپس بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی ﷺ کو آپ کے اس قول کے متعلق بتایا تھا اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا اے اللہ! اخف کی مغفرت فرما یہ سن کر انہوں نے کہا کہ میرے پاس اس سے زیادہ پرامید کوئی چیز نہیں ہے۔

(۲۳۵۶۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْطُبِيِّ عَنْ كَبِيرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عَرَضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ بَنَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَا تَرَكَ [راجع: ۱۹۲۱۱]۔

(۲۳۵۸۹) قریظہ کے دو بیٹوں سے مروی ہے کہ غزوہ بنو قریظہ کے موقع پر ہمیں نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو یہ فیصلہ ہوا کہ جس کے زیر ناف بال آگ آئے ہیں اسے قتل کر دیا جائے اور جس کے زیر ناف بال نہیں آگے اس کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔

(۲۳۵۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَمِّ لَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُلْ لِي قَوْلًا يَنْفَعُنِي وَأَقْلِلْ لَعَلِّي أَغِيهَ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَعَادَ لَهُ مِرَارًا كُلُّ ذَلِكَ يُرْجِعُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَغْضَبَ [راجع: ۲۳۵۲۵]۔

(۲۳۵۹۰) اخف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ان کے چچا زاد بھائی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۹۱) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي وَالِدِي قَالَ عَدَوْتُ لِحَاجَةِ فَإِذَا أَنَا بِجَمَاعَةٍ فِي السُّوقِ فَمِلْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَصَفَ صِفَتِهِ قَالَ فَعَرَضْتُ لَهُ عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ بَيْنَ عَرَكَاتٍ وَمِنَى فَرَفَعَ لِي فِي رُكْبٍ فَعَرَفْتُهُ بِالصَّفَةِ قَالَ فَهَتَفْتُ بِهِ رَجُلُ يَا أَيُّهَا الرَّائِبُ خَلْ عَنْ وَجْهِهِ الرَّكَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوا الرَّائِبَ قَارِبٌ مَا لَهُ قَالَ فَجِئْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِرِمَامِ النَّاقَةِ أَوْ حِطَامِهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي أَوْ خَبِّرْنِي بِعَمَلٍ يَصْرِفُنِي إِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ أَوْ ذَلِكَ أَعْمَلُكَ أَوْ أَنْصَبَكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ إِذَا أَدَا أَهْلُهُمْ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتُحُجُّ الْبَيْتَ وَتَأْتِي إِلَى النَّاسِ مَا تُحِبُّ أَنْ يُؤْتِيَ إِلَيْكَ وَتُكْرَهُ لِلنَّاسِ مَا تُكْرَهُ أَنْ يُؤْتِيَ إِلَيْكَ خَلْ رِمَامَ النَّاقَةِ أَوْ حِطَامِهَا قَالَ أَبُو قَطَنِ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَوْ سَمِعْتُ مِنَ الْمُغِيرَةِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۵۹۷۸]۔

(۲۳۵۹۱) عبداللہ بٹکری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب کوفہ کی جامع مسجد پہلی مرتبہ تعمیر ہوئی تو میں وہاں گیا، اس وقت وہاں کھجوروں کے درخت بھی تھے اور اس کی دیواریں ریت جیسی مٹی کی تھیں، وہاں ایک صاحب یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ مجھے نبی ﷺ کے

جیدہ الوداع کی خبر ملی تو میں نے اپنے اونٹوں میں سے ایک قابل سواری اونٹ چھانٹ کر نکالا، اور روانہ ہو گیا، یہاں تک کہ عرفہ کے راستے میں ایک جگہ پہنچ کر بیٹھ گیا، جب نبی ﷺ سوار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کو آپ کے حلیہ کی وجہ سے پہچان لیا۔

اسی دوران ایک آدمی جو ان سے آگے تھا، کہنے لگا کہ سوار یوں کے راستے سے ہٹ جاؤ، نبی ﷺ نے فرمایا ہو سکتا ہے کہ اسے کوئی کام ہو، چنانچہ میں نبی ﷺ کے اتنا قریب ہوا کہ دونوں سوار یوں کے سر ایک دوسرے کے قریب آ گئے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے نجات کا سبب بن جائے؟ نبی ﷺ نے فرمایا واہ واہ! میں نے خطبہ میں انحصار سے کام لیا تھا اور تم نے بہت عمدہ سوال کیا، اگر تم سمجھ دیا ہوئے تو تم صرف اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا، اب سوار یوں کے لئے راستہ چھوڑ دو۔

(۳۳۵۵۲) حَدَّثَنَا هُزَيْفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبٍ إِنِّي نَاصِلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى أَنْ أَقَاتِلَ أَهْلَ الشَّامِ قَالَ فَلَمَّا لَكَ تَرِيدُ أَنْ تَقُولَ أَفْتَانِي حَنْدُبٌ أَوْ أَفْتَانِي حَنْدُبٌ قَالَ قُلْتُ مَا أُرِيدُ ذَلِكَ إِلَّا لِنَفْسِي قَالَ أَفْتِدِ بِمَالِكَ قُلْتُ إِنَّهُ لَا يُفْعَلُ مِنِّي قَالَ إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَامًا حَزْرًا وَإِنَّا فَلَانًا أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمُقْتُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَعَلِّقًا بِالْأَقَاتِلِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّمْهُ فِيمَ فَكَلْبِي يَقُولُ فِي مَلِكٍ فَلَانٍ فَاتَّقِ اللَّهَ لَا تَكُونَ ذَلِكَ الرَّجُلَ [راجع: ۱۶۷۱۷]

(۳۳۵۵۳) ابوعمران رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جندب نے کہا تم جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر فوج جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر تلوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جندب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۳۳۵۵۴) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ الْمُخَزُومِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا وَقَعَ الطَّاعُونَ بِأَرْضٍ وَلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْجُمُوا عَلَيْهَا وَإِذَا وَقَعَ بِهَا وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا [راجع: ۱۵۵۱۴]

(۳۳۵۵۳) عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا جب کسی علاقے میں طاعون کی وبا پھیل پڑے اور تم وہاں پہلے سے موجود ہو تو اب وہاں سے نہ نکلنا اور اگر تمہاری غیر موجودگی میں یہ وبا پھیلے تو تم

اس علاقے میں مت جاؤ۔

(۲۳۵۵۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ عُمَرُو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ ثَقِيفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ مُؤَذِّنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ يَقُولُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ [راجع: ۱۷۶۶۸]۔

(۲۳۵۵۳) ایک شخص کو نبی ﷺ کے مؤذن نے بتایا کہ ایک دن بارش ہو رہی تھی، نبی ﷺ کے منادی نے نداء لگائی کہ لوگو! اپنے خیموں میں ہی نماز پڑھ لو۔

(۲۳۵۵۵) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي النَخِيرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَضْجَعُ أَضْجَعَتَهُ لِيَذْبَحَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَعْنَى عَلَى صَحْبَتِي فَأَعَانَهُ

(۲۳۵۵۵) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے قربانی کا جانور ذبح کرنے کے لئے پہلو کے بل لٹایا تو ایک آدمی سے فرمایا کہ قربانی میں میرا ہاتھ بٹاؤ چنانچہ اس نے نبی ﷺ کا ہاتھ بٹایا۔

(۲۳۵۵۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعُمَرُو بْنُ حَنْةٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَالنَّبِيُّ فِي مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَقَامِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ لِنِ فَتَحَ اللَّهُ لِلنَّبِيِّ وَالْمُؤْمِنِينَ مَكَّةَ لِأَصْلَحِينَ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَإِنِّي وَجَدْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ هَاهُنَا فِي قَرْيَةٍ مُقْبِلًا مَعِيَ وَمَذْبُوحًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَصَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ قَوْلُهُ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا فَصَلَّ ثُمَّ قَالَ الرَّابِعَةَ مَقَالَتَهُ هَذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْبْ فَصَلَّ فِيهِ قَوْلَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ لَوْ صَلَّيْتَ هَاهُنَا لَقَضَى عَنْكَ ذَلِكَ كُلَّ صَلَاةٍ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ [قال الألبانی: ضعيف الإسناد (أبو داود: ۳۳۰۶)۔ قال شعيب: حسن لغيره وهذا إسناد ضعيف]۔

(۲۳۵۵۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت نبی ﷺ مقام ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا، اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے نبی! میں نے یہ منّت مانی تھی کہ اگر اللہ نے آپ کو اور مسلمانوں کو مکہ مکرمہ پر فتح عطا فرمادی تو میں بیت المقدس جا کر نماز پڑھوں گا، مجھے شام کا ایک آدمی بھی مل گیا ہے جو یہاں قریش میں ہے وہ میرے ساتھ وہاں جائے گا اور واپس آئے گا، نبی ﷺ نے فرمایا تم وہ نماز نہیں پڑھو، اس

نے تین مرتبہ اپنی بات دہرائی، ہر مرتبہ نبی ﷺ نے یہی فرمایا کہ تم وہ نماز نہیں پڑھ لو، جب چوتھی مرتبہ ہوا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور وہاں جا کر نماز پڑھ آؤ، اس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، اگر تم یہیں نماز پڑھ لیتے تو بیت المقدس کی تمام نمازیں یہاں ادا ہو جاتیں۔

(۲۳۵۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ حَفْصَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَمْرُو بْنُ حَنْظَلَةَ أَخْبَرَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاذَّكَرَهُ وَقَالَ هَاهُنَا فِي قُرَيْشٍ خَفِيرٌ لِي مُقْبِلًا وَمُذْبِرًا فَقَالَ هَاهُنَا فَصَلِّ فَلَاذَّكَرَهُ مَعَهُ

(۲۳۵۵۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ دن ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ تم وہ نماز نہیں پڑھ لو۔

(۲۳۵۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَغْضَبُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ فَقَعَزْتُ حِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ لَإِذَا الْغَضَبُ يَجْمَعُ الشَّرَّ كُلَّهُ [انظر: ۲۳۸۶۲]

(۲۳۵۵۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

(۲۳۵۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ حَنِيفٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يَعْزُضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْفُلْدَى وَفِيهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ فَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قِمِصٌ يَجْرُهُ قَالُوا قِمَا أَوَلَيْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْفُلْدَى [قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۲۸۵)]

(۲۳۵۵۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جا رہے ہیں اور انہوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں، لیکن کسی کی قمیص چھاتی تک اور کسی کی اس سے نیچے تک ہے، جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے جو قمیص پہن رکھی تھی وہ زمین پر گھس رہی تھی، نبی ﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! پھر آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ نبی ﷺ نے فرمایا دین۔

(۲۳۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيَّ

(۲۳۵۶۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْأَشَجِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيَكُونُ قَوْمٌ لَهُمْ عَهْدٌ فَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْهُمْ لَمْ يَرَحْ رَاحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحَهَا لِيُوجِدَ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا [راجع: ۱۶۷۰۷].

(۲۳۵۶۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ذمیوں کی ایک قوم ہوگی، جو شخص ان میں سے کسی کو قتل کرے گا وہ جنت کی مہک بھی نہ سونگھ سکے گا، حالانکہ جنت کی مہک تو ستر سال کی مسافت سے بھی محسوس کی جاسکتی ہے۔

(۲۳۵۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ صَيْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنَّ صُهَيْبًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرٌ وَخُبْزٌ قَالَ اذْنُ فَكُلْ فَآخَذَ يَأْكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْضَكَ رَمَدًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَكُلُ مِنَ النَّاحِيَةِ الْآخِرَى قَالَ فَتَسَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۷۰۸].

(۲۳۵۶۷) عبد الحمید بن صیفی رضی اللہ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے سامنے کھجوریں اور روٹی رکھی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے صہیب سے فرمایا کہ قریب آ جاؤ اور کھاؤ، چنانچہ وہ کھجوریں کھانے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں تو آشوب چشم ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں دوسری جانب سے کھارہا ہوں، اس پر نبی ﷺ مسکرانے لگے۔

(۲۳۵۶۸) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي قَوْمًا يُعْطَوْنَ مِثْلَ أُحُودٍ أَوْ لَهُمْ يُنْكِرُونَ الْمُنْكَرَ [راجع: ۱۶۷۰۹].

(۲۳۵۶۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اس امت (کے آخر) میں ایک قوم ایسی بھی آئے گی جنہیں پہلے لوگوں کی طرح اجر دیا جائے گا، یہ وہ لوگ ہوں گے جو گناہ کی برائی کو بیان کریں گے۔

(۲۳۵۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَصْحَابِهِ إِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا لَا أُعْطِيهِمْ شَيْئًا أَكْلَهُمْ إِلَى إِسْرَائِيلَ مِنْهُمْ قُرْأَتٌ بَيْنَ حَيَّانَ قَالَ مِنْ بَنِي عَجَلٍ [راجع: ۱۶۷۱۰].

(۲۳۵۶۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں میں کچھ بھی نہیں دیتا، بلکہ انہیں ان کے ایمان کے حوالے کر دیتا ہوں، انہی میں قرأت بن حیان ہے، ان کا تعلق بنو عجل سے تھا۔

(۲۳۵۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ سَمَاعُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي

هَلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيِّ وَلَا لِإِذَى مِرْوَةٍ سَوِيٍّ
[راجع: ۱۶۷۱۱].

(۲۳۵۷۰) بولہال کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی مالدار یا تندرست و توانا آدمی کے لئے زکوٰۃ کا مال حلال نہیں ہے۔

(۲۳۵۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ خَدَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِ سِنِينَ أَوْ نِسْعَ سِنِينَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُرِبَ لَهُ طَعَامٌ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ فَإِذَا فَرَّغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ أَطْعَمْتُ وَأَسْقَيْتُ وَأَغْنَيْتُ وَأَقْنَيْتُ وَهَدَيْتُ وَاحْتَيْتُ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا أُعْطِيتُ [راجع: ۱۶۷۱۲]

(۲۳۵۷۱) نبی ﷺ کے ایک خادم "جنہوں نے اٹھ سال تک نبی ﷺ کی خدمت کی" سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے جب کھانے کو پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ کہہ کر شروع فرماتے تھے اور جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے کہ اے اللہ! تو نے کھلایا پلایا، غناء اور روزی عطا فرمائی، تو نے ہدایت اور زندگی عطا فرمائی، تیری بخششوں پر تیری تعریف ہے۔

(۲۳۵۷۲) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو عَنْ مُبِيبٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ بَلَغَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَرَحَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ بِمَصْرٍ فَسَأَلَهُ عَنْ الْحَدِيثِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَتَرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فِي الدُّنْيَا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۷۱۳].

(۲۳۵۷۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے، اللہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث معلوم ہوئی تو انہوں نے پہلے صحابی رضی اللہ عنہ کی طرف رخت سفر باندھا جو کہ مصر میں رہتے تھے، وہاں پہنچ کر ان سے پوچھا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو سر کرنے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۵۷۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَاتَّخَلَفُوا فِي ذَلِكَ قَالَ فَاذْطَلَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَنَاسًا يَقُولُونَ إِنَّ الْهَجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْهَجْرَةَ لَا تَنْقُطُ مَا كَانَ الْجِهَادُ [راجع: ۱۶۷۱۴].

(۲۳۵۷۳) حضرت جناد بن ابی امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم کی رائے یہ تھی کہ ہجرت کا حکم ختم ہو گیا ہے، دوسرے حضرات کی رائے اس سے مختلف تھی، چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہجرت ختم ہوگئی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک جہاد باقی ہے، ہجرت ختم نہیں ہو سکتی۔

(۲۳۵۷۴) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ إِنْسَانٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَسَامَةَ الدَّمِ فَأَقْرَها رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ فِي دَمِ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ [راجع: ۱۶۷۱۵]

(۲۳۵۷۴) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قتل کے حوالے سے ”قسامت“ کا رواج تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمانہ جاہلیت کے طریقے پر ہی برقرار رکھا، اور چند انصاری حضرات کے معاملے میں ”جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا اور انہوں نے یہودیوں کے خلاف دعویٰ کیا تھا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۳۵۷۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ الْقَعْقَاعِ يُحَدِّثُ رَجُلًا مِنْ بَنِي حُظَلَّةٍ قَالَ رَمَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَجَعَلَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي ذَاتِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي [راجع: ۱۶۷۱۶]

(۲۳۵۷۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرما، مجھے ذاتی کشادگی عطا فرما، اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔

(۲۳۵۷۶) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ لِحَنْدُبٍ ابْنِي قَدْ بَايَعْتُ هَؤُلَاءِ يُعْنِي ابْنُ الزُّبَيْرِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ أُخْرَجَ مَعَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْتُونَ فَقَالَ افْتَدِ بِمَا لَكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَأْتُونَ إِلَّا أَنْ أُضْرَبَ مَعَهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ جُنْدُبٌ حَدَّثَنِي فَلَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمُفْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَسُهُ قَالَ فَيَقُولُ غَدَمٌ قَتَلْتَنِي قَالَ فَيَقُولُ قَتَلْتَنِي عَلَى مُلْكٍ فَلَانَ قَالَ فَقَالَ جُنْدُبٌ فَأَتَقَهَا [راجع: ۱۶۷۱۷]

(۲۳۵۷۶) ابو عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ شام چلوں، جناب نے کہا مت جاؤ، میں نے کہا کہ وہ مجھے ایسا کرنے نہیں دیتے، انہوں نے کہا کہ مالی فدیہ دے کر بچ جاؤ، میں نے کہا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور بات ماننے کے لئے تیار نہیں کہ میں ان کے ساتھ چل کر تلوار کے جوہر دکھاؤں، اس پر جناب کہنے لگے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو لے کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو کر عرض کرے گا پروردگار! اس

سے پوچھ کہ اس نے مجھے کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے کس بناء پر اسے قتل کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ فلاں شخص کی حکومت کی وجہ سے، اس لئے تم اس سے بچو۔

(۲۳۵۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُبُ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ بِالْشِقِيَّاءِ إِمَّا مِنَ الْحَرِّ وَإِمَّا مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ صَائِمًا حَتَّى أَتَى كَدِيدًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَفْطَرَ وَأَفْطَرَ النَّاسُ وَهُوَ عَامُ الْفَتْحِ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۵۷۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرج میں بیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، اور مسلسل روزہ رکھتے رہے، پھر نبی ﷺ نے مقام کدید پہنچ کر پانی کا پیالہ منگوا لیا اور اسے نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا یہ فتح مکہ کا سال تھا۔

(۲۳۵۷۸) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي سَفَرِهِ عَامَ الْفَتْحِ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِالْإِفْطَارِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ عَدُوَّكُمْ فَتَقْوُوا فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَامُوا لِيَصِيبَكَ قَلَمًا أَتَى الْكَدِيدَ فَأَفْطَرَ قَالَ الَّذِي حَدَّثَنِي فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ [راجع: ۱۵۹۹۸].

(۲۳۵۷۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ نے لوگوں کو ترکِ صیام کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے دشمن کے لئے قوت حاصل کرو، لیکن خود نبی ﷺ نے روزہ رکھ لیا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرج میں بیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، اسی دوران کسی شخص نے بتایا کہ یا رسول اللہ! جب لوگوں نے آپ کو روزہ رکھے ہوئے دیکھا تو کچھ لوگوں نے روزہ رکھ لیا، چنانچہ نبی ﷺ نے مقام کدید پہنچ کر پانی کا پیالہ منگوا لیا اور اسے نوش فرمایا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کر لیا۔

(۲۳۵۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ وَحَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مَالِكٍ بْنِ كِنَانَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ يَسْخُلُهَا يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَقْلِحُوا قَالَ وَأَبُو جَهْلٍ يَعْجِي عَلَيْهِ التُّرَابُ وَيَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَغُرُّكُمْ هَذَا عَنْ دِينِكُمْ فَإِنَّمَا يُرِيدُ لِيَتْرَكُوا إِلَهَتَكُمْ وَلِيَتْرَكُوا اللَّاتَ وَالْعُزَّى قَالَ وَمَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْنَا انْعَثْ لَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ بَرْذَيْنِ أَحْمَرَيْنِ مَرْبُوعٌ كَثِيرُ اللَّحْمِ حَسَنُ الْوُجْهِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ أَبْيَضُ شَدِيدُ الْبَيَاضِ سَابِغُ الشَّعْرِ [راجع: ۱۶۷۲۰].

(۲۳۵۷۹) بنو مالک بن کنانہ کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ذوالحجۃ نامی بازار میں چکر لگاتے ہوئے دیکھا، نبی ﷺ فرما رہے تھے لوگو! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کر لو تم کا میاب ہو جاؤ گے، اور ابو جہل مٹی اچھالتے ہوئے کہتا جاتا تھا لوگو! یہ تمہیں تمہارے دین سے بہکا نہ دے، یہ جانتا ہے کہ تم اپنے معبودوں کو اور لات و عزی کو چھو دو، لیکن نبی ﷺ اس کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے، ہم نے ان سے کہا کہ ہمارے سامنے نبی ﷺ کا حلیہ بیان کیجئے، انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے دوسرخ چادریں زیب تن فرما رکھی تھیں، درمیانہ قد تھا، جسم گوشت سے بھر پور تھا، چہرہ نہایت حسین و جمیل تھا، بال انتہائی کالے سیاہ تھے، انتہائی اجلی سفید رنگ تھی، اور گھنے بال تھے۔

(۲۳۵۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَا يَمُوتُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ حَتَّى يَسْتَخْلَفَ قُلْنَا مِنْ أَيْنَ تَعْلَمُ ذَلِكَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ ثَلَاثَةً مِنْ أَصْحَابِي وَزَنُوا قُوْزَنَ أَبُو بَكْرٍ قُوْزَنَ ثُمَّ وَزَنَ عُمَرُ قُوْزَنَ ثُمَّ وَزَنَ عُثْمَانُ فَتَنَقَّصَ وَهُوَ صَالِحٌ [راجع: ۱۶۷۲۱]

(۲۳۵۸۰) اسود بن ہلال اپنی قوم کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دو خلافت میں کہا کرتا تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک غلیظ نہیں بن جاتے، ہم اس سے پوچھتے کہ تمہیں یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی؟ تو وہ جواب دیتا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایک مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے تین صحابہ رضی اللہ عنہم کا وزن کیا گیا ہے، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا جھک گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ان کا پلڑا ابھی جھک گیا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو ہمارے ساتھی کا وزن کم رہا اور وہ نیک آدمی ہے۔

(۲۳۵۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُسَوْدِيُّ عَنْ مَهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ شَيْخٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ بَرَى مِنَ الشُّرْكِ قَالَ وَإِذَا آخِرُ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ [راجع: ۱۶۷۲۲]

(۲۳۵۸۱) ایک شیخ سے ”جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے“ مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی ﷺ کا گڈر ایک آدمی پر ہوا جو سورۃ کافرون کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا، پھر دوسرے آدمی کو دیکھا وہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کی برکت سے اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

(۲۳۵۸۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ فُلَانِ ابْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَصَلُّوا عَلَيْهِ

(۲۳۵۸۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ آج تمہارے بھائی (شاہ حبشہ نجاشی) کا انتقال ہو گیا ہے، آؤ، صفیں باندھو، اور ان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۲۳۵۸۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنِ ابْنَةِ كُرْدُمَةَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَنْحَرُ ثَلَاثَةَ مِنْ إِبِلِي قَالَ إِنْ كَانَ عَلَى جَمْعٍ مِنْ جَمْعِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ عَلَى عِيدٍ مِنْ عِيدِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ عَلَى وَكْنٍ فَلَا وَإِنْ كَانَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَاقْضِ نَذْرَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَلَىَّ هَذِهِ الْجَارِيَةَ مَسِيًّا أَقْتَمِشِي عَنْهَا قَالَ نَعَمْ [راجع: ۱۰۵۳۰]۔

(۲۳۵۸۳) حضرت کرم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس منت کا حکم پوچھا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں مانی تھی؟ نبی ﷺ نے پوچھا کہ تم نے وہ منت کسی بت یا پتھر کے لئے مانی تھی؟ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ اللہ کے لئے مانی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اللہ کے لئے جو منت مانی تھی اسے پورا کرو، بواہ نامی جگہ پر جانور ذبح کر دو اور اپنی منت پوری کر لو، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بچی کی والدہ نے بیدل چنے کی منت مانی تھی، کیا یہ بچی اس کی طرف سے چل سکتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں!

(۲۳۵۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّوَجِيُّ حَدَّثَنَا مَوْلَى لَيْزِيدَةَ بْنِ نُمَيْرَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ نُمَيْرَانَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا مُفْعَلًا يَتَبَوَّكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَوْرَتْ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى آتَانٍ أَوْ حِمَارٍ فَقَالَ قَطَعَ عَلَيْنَا صَلَاتَنَا قَطَعَ اللَّهُ أَثَرَهُ فَاقْعُدْ [راجع: ۱۱۷۲۰]۔

(۲۳۵۸۴) یزید بن نمران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات ایک اناج آدمی سے ہوئی، میں نے اس کی وجہ اس سے پوچھی تو اس نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ میں اپنے گدھے پر سوار ہو کر نبی ﷺ کے سامنے سے گزر گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس نے ہماری نماز توڑ دی، اللہ اس کے پاؤں توڑ دے، اس وقت سے میں اناج ہو گیا۔

(۲۳۵۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو معاويةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَنْصَارِيُّ صَاحِبُ بَدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ قَالَ رَجَعْتُ فَلَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي بِمَا عَطَبَ مِنْهَا قَالَ أَنْحَرَهَا ثُمَّ اصْصُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ صَعْهَا عَلَى صَفْحَتَيْهَا أَوْ عَلَى جَنْبَيْهَا وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا أَنتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رِفْقَتِكَ [راجع: ۱۱۷۲۹]۔

(۲۳۵۸۵) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ”جو نبی ﷺ کی اونٹنی کی دیکھ بھال پر مامور تھے“ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے انہیں کہیں بھیجا، میں کچھ دوا کر لوں گا اور واپس آ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر کوئی اونٹ مرنے والا ہو جائے تو آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح کر لینا، پھر اس کے نعلوں کو خون میں تر بتر کر کے اس کی پیشانی یا پہلو پر رکھ دینا، اور اس میں سے تم کھانا اور نہ ہی تمہارا کوئی رفیق کھائے۔

حَدِيثُ ابْنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا کی حدیث

(۲۳۵۸۶) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أُمِّ ابْنَةِ أَبِي الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ مِنَ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا قِيدُ ذِرَاعٍ فَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ فَيَبْأَعِدُ مِنْهَا أَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ [راجع: ۱۶۷۲۷].

(۲۳۵۸۶) بنت ابوالحکم غفاری رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بعض اوقات انسان جنت کے اتنا قریب پہنچ جاتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن پھر وہ کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ جنت سے اتنا دور چلا جاتا ہے کہ مثلاً مکہ مکرمہ کا صنعاء سے بھی زیادہ دور کا فاصلہ ہو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۵۸۷) حَدَّثَنَا زَوْجٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْأَشْجَلِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ لَا تَحْقِرْنَ إِحْدَاكُنَّ لِجَارَتِهَا وَلَوْ كَرَأُ شَاةٍ مُحَرَّقٍ [راجع: ۱۶۷۲۸].

(۲۳۵۸۷) ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اے مومن عورتو! تم میں سے کوئی اپنی پردوس کی گھنٹی ہوئی کسی چیز کو ”خواہ وہ بکری کا جلا ہوا کھر ہی ہو“ حقیر نہ سمجھے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۵۸۸) حَدَّثَنَا زَوْجٌ وَعَدِيُّ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ أَذْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الطَّوَارُفُ صَلَاةٌ فَإِذَا عُلُفْتُمْ فَأَقْبِلُوا الْكَلَامَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ ابْنُ بُكَيْرٍ [راجع: ۱۰۰۰۱].

(۲۳۵۸۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا طواف بھی نماز ہی کی طرح ہوتا ہے، اس لئے جب تم طواف کیا کرو تو گفتگو کم کیا کرو۔

(۲۳۵۸۹) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَكْلِمُ النَّاسَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطَى الْعُلْيَا أَمْكُ وَأَبْنَاكَ وَأَخْتُكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَذْنَاكَ أَذْنَاكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو قَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ أَصَابُوا فُلَانًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِبْنِي نَفْسَ عَلِيٍّ أُخْرَى [راجع: ۱۶۷۳۰].

(۲۳۵۸۹) یونیر یوع کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو لوگوں سے گفتگو کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے، اپنی ماں، باپ، بہن، بھائی اور درجہ بدرجہ قرہمی رشتہ داروں پر خرچ کیا کرو، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بنو قعلبہ بن یربوع ہیں، انہوں نے فلاں آدمی کو قتل کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

(۲۳۵۹۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ ثَمَنَةٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَتَمَّهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْظِرُوا هَلْ تَجِدُونَ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُكْمَلُوا بِهَا فَرِيضَتُهُ ثُمَّ الزَّكَاةَ كَذَلِكَ ثُمَّ تَوَخَّذْ الْأَعْمَالَ عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ [راجع: ۱۶۷۳۱].

(۲۳۵۹۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے جس چیز کا بندے سے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہوگی، اگر اس نے اسے مکمل ادا کیا ہوگا تو وہ مکمل لکھ دی جائیں گی، ورنہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ دیکھو! میرے بندے کے پاس کچھ نوافل ملتے ہیں؟ کہ ان کے ذریعے فرائض کی تکمیل کر سکو، اسی طرح زکوٰۃ کے معاملے میں بھی ہوگا اور دیگر اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۲۳۵۹۱) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَرَاهُمْ اللَّيْلَةَ إِلَّا سَمِيتُونَكُمْ فَإِنْ قَعَلُوا فِشْعَارَكُمْ حَمَ لَا يُنْصَرُونَ [راجع: ۱۶۷۳۳].

(۲۳۵۹۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے لگتا ہے کہ آج رات دشمن شب خون مارے گا، اگر ایسا ہو تو تمہارا شمار حرم لا ینصرون کے الفاظ ہوں گے۔

(۲۳۵۹۲) حَدَّثَنَا أَبُو النُّظَيْرِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي تَيْمَمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ أَوْ قَالَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَدْعُو قَالَ أَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَحْدَهُ مَنْ إِذَا كَانَ بِكَ حُرٌّ فَدَعَوْتُهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَمَنْ إِذَا أَصَابَكَ عَامٌ سَنَةٍ فَدَعَوْتُهُ أَتَيْتَ لَكَ وَمَنْ إِذَا كُنْتَ فِي أَرْضٍ فَظَنَنْتَ فَاصْلُكَ

فَدَعَوْتُهُ رَدَّ عَلَيْكَ قَالَ فَاسْلَمَ الرَّجُلُ ثُمَّ قَالَ أَوْصِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ لَا تَسْبَنَ شَيْئًا أَوْ قَالَ أَحَدًا شَكَّ الْحُكْمُ قَالَ فَمَا سَبَبْتُ شَيْئًا بَعِيرًا وَلَا شَاءَ مُنْذُ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَزْهَدْ فِي الْمَعْرُوفِ وَلَوْ بِسَطٍ وَجْهَكَ إِلَى أَحَبِّكَ وَأَنْتَ تَكْلُمُهُ وَأَفْرِغْ مِنْ ذَلُوكَ فِي إِنَاءٍ الْمُسْتَسْقَى وَاتَّزِرْ إِلَى نَصِيفِ السَّاقِ فَإِنْ أَتَيْتَ فَإِلَى الْكُعْبَيْنِ وَإِلَيْكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ قَالَ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ [راجع: ۱۶۷۳۳].

(۲۳۵۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک آدمی آیا اور نبی ﷺ کو مخاطب کر کے کہنے لگا کیا آپ ہی اللہ کے پیغمبر ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! اس نے پوچھا کہ آپ کون چیزوں کی دعوت دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں اس اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں جو یکتا ہے، یہ بتاؤ کہ وہ کون سی ہستی ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے اور تم اسے پکارتے ہو تو وہ تمہاری مصیبت دور کر دیتی ہے؟ وہ کون ہے کہ جب تم قحط سالی میں مبتلا ہوتے ہو اور اس سے دعا کرتے ہو تو وہ پیداوار ظاہر کر دیتا ہے؟ وہ کون ہے کہ جب تم کسی بیابان اور جنگل میں راستہ بھول جاؤ اور اس سے دعا کرو تو وہ تمہیں واپس پہنچا دیتا ہے؟

یہ سن کر وہ شخص مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا کسی چیز کو گالی نہ دینا، وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں نے کبھی کسی اوفت یا بکری تک کو گالی نہیں دی جب سے نبی ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی، اور تنکی سے بے رغبتی ظاہر نہ کرنا، اگر چہ وہ بات کرتے ہوئے اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملتا ہی ہو، پانی مانگنے والے کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈال دینا، اور تہبند نصف پنڈلی تک باندھنا، اگر یہ نہیں کر سکتے تو ٹخنوں تک باندھ لینا، لیکن تہبند کو لٹکنے سے بچانا کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ کو تکبر پسند نہیں ہے۔

(۲۳۵۹۳) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ مُهَاجِرِ الصَّانِعِ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الشُّرْكِ وَسَمِعَ آخَرَ وَهُوَ يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ غَفَرَ لَهُ [راجع: ۱۶۷۲۲].

(۲۳۵۹۳) ایک شخص سے "جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا ہے" مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سفر پر نکلا تو نبی ﷺ کا گدرا ایک آدمی پر ہوا جو سورہ کافرون کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تو شرک سے بری ہو گیا، پھر دوسرے آدمی کو دیکھا وہ سورہ اخلاص کی تلاوت کر رہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا اس کی برکت سے اس کی بخشش ہوگی۔

(۲۳۵۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَوْ أَسْعَدَ بْنَ زُرَّارَةَ فِي حَلْقِهِ مِنَ الدُّبْحَةِ وَقَالَ لَا أَدْعُ فِي نَفْسِي حَرْجًا مِنْ سَعْدٍ أَوْ أَسْعَدَ بْنِ زُرَّارَةَ [راجع: ۱۶۷۳۵].

(۲۳۵۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت سعد یا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو کسی وجہ سے دعا اور فرمایا میں ان کے لئے جس چیز میں صحت اور تندرستی محسوس کروں گا، اس تدبیر کو ضرور اختیار کروں گا۔

(۲۳۵۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَتَحَدَّثُونَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُتِقَتِ الْأَمَةُ فَهِيَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَطَّأَهَا إِنْ شَاءَتْ فَارْقَتَهُ وَإِنْ وَطَّئَهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا وَلَا تَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ [راجع: ۱۶۷۳۶]۔

(۲۳۵۹۵) چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی باندی کو آزادی کا پروانہ مل جائے تو اسے اختیار مل جاتا ہے ”بشرطیکہ اس نے اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو“ کہ اگر چاہے تو اپنے شوہر سے جدا لی اختیار کر لے، اور اگر وہ اس سے ہمبستری کر چکا ہو تو پھر اسے یہ اختیار نہیں رہتا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

(۲۳۵۹۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الصُّمَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عُتِقَتِ الْأَمَةُ وَهِيَ تَحْتَ الْعَبْدِ فَأَمَرَهَا بِبَيْدِهَا فَإِنْ هِيَ أَقْرَتْ حَتَّى يَطَّأَهَا فَهِيَ أَمْرَانَهُ لَا تَسْتَطِيعُ فِرَاقَهُ [راجع: ۱۶۷۳۷]۔

(۲۳۵۹۶) چند صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کسی باندی کو آزادی کا پروانہ مل جائے تو اسے اختیار مل جاتا ہے ”بشرطیکہ اس نے اس کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو“ کہ اگر چاہے تو اپنے شوہر سے جدا لی اختیار کر لے، اور اگر وہ اس سے ہمبستری کر چکا ہو تو پھر اسے یہ اختیار نہیں رہتا اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتی۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

بعض صحابہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں

(۲۳۵۹۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ جَابِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْبَلَّاجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ عَدَاةٍ وَهُوَ طَلِبُ النَّفْسِ مُسْفِرُ الْوُجْهِ أَوْ مُشْرِقُ الْوُجْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَاكَ طَلِبَ النَّفْسِ مُسْفِرُ الْوُجْهِ أَوْ مُشْرِقُ الْوُجْهِ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي وَأَنَا ابْنُ رَبِّي اللَّيْلَةَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ فَقَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَدْرِي أَيُّ رَبِّ قَالَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى تَجَلَّى لِي مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ وَكَذَلِكَ نَرَى إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ آيَةَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ

يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ فِي الْكُفَرَاتِ قَالَ وَمَا الْكُفَرَاتُ قُلْتُ الْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجِمَاعَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ خِلَافَ الصَّلَوَاتِ وَإِبْلَاجُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ قَالَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيْوَمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَمِنَ الدَّرَجَاتِ طَبُّ الْكَلَامِ وَتَذَلُّ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَنَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتُ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الطَّيِّبَاتِ وَتَرَكْتُ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبُّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَتُوبَ عَلَيَّ وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي النَّاسِ فَتَوَقَّيْ غَيْرَ مَفْتُونٍ [راجع: ١٦٧٣٨].

(۲۳۵۹۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے تو بوأخوشگوار نمودار تھا اور چہرے پر بشارت کھیل رہی تھی، ہم نے نبی ﷺ سے اس کیفیت کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ آج رات میرے پاس میرا رب انتہائی حسین صورت میں آیا، اور فرمایا اے محمد ﷺ میں نے عرض کیا لَیْسَ لَکَ رَبٌّ وَّسَعَدَیْکَ فرمایا ملا اعلیٰ کے فرشتے کس وجہ سے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا پروردگار! میں نہیں جانتا (دو تین مرتبہ یہ سوال جواب ہوا) پھر پروردگار نے اپنی پتیلیاں میرے کندھوں کے درمیان رکھ دیں جن کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے اور چھاتی میں محسوس کی، حتیٰ کہ میرے سامنے آسمان وزمین کی ساری چیزیں نمایاں ہو گئیں، پھر آپ ﷺ نے وَکَلَدَ لَکَ نَبِیُّ اِبْرٰہِیْمَ والی آیت تلاوت فرمائی۔

اس کے بعد اللہ نے پھر پوچھا کہ اے محمد! ﷺ، ملا اعلیٰ کے فرشتے کس چیز کے بارے جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات کے بارے میں، فرمایا کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کیا جعو کے لئے اپنے پاؤں سے چل کر جانا، نماز کے بعد بھی مسجد میں بیٹھے رہنا، مشقت کے باوجود وضو مکمل کرنا، ارشاد ہوا کہ جو شخص یہ کام کر لے وہ خیر کی زندگی گزارے گا اور خیر کی موت مرگا اور وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

اور جو چیزیں بلند درجات کا سبب بنتی ہیں، وہ بہترین کلام، سلام کی اشاعت، کھانا کھانا اور رات کو ”جب لوگ سو رہے ہوں“ نماز پڑھنا ہے، پھر فرمایا اے محمد ﷺ، جب نماز پڑھا کرو تو یہ دعا کر لیا کرو کہ اے اللہ! میں تجھ سے پاکیزہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں، منکرات سے بچنے کا، مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ تو میری طرف خصوصی توجہ فرما اور جب لوگوں میں کسی آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے فتنے میں مبتلا ہونے سے پہلے موت عطا فرما دے۔

(٢٣٥٩٨) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِرَجُلٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَلَمَّا وَجَّهَ مَسَّ الْحِجَارَةَ خَرَجَ فَهَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَهْلًا تَرَكْتُمُوهُ [راجع: ١٦٧٠١]

(۲۳۶۹۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کے متعلق حکم دیا کہ اسے مکہ اور مدینہ کے درمیان رجم کر دیا جائے، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگنے لگا، نبی ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا؟

(۲۳۵۹۹) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ قُلْتُ يَا

رَسُولُ اللَّهِ مَتَى جُعِلَتْ نَبِيًّا قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ [راجع: ۱۶۷۴۰].

(۲۳۶۹۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کو کب نبی بنایا گیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی روح اور جسم ہی کے درمیان تھے۔

حَدِيثُ شَيْخٍ مِنْ بَنِي سَلِيطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنی سلیط کے ایک شیخ کی حدیثیں

(۲۳۶۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ شَيْخًا مِنْ بَنِي سَلِيطٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّمَهُ فِي شَيْءٍ أُصِيبَ لَنَا فِي الْحَاهِلِيَّةِ فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ وَعَلَيْهِ خَلْقَةٌ قَدْ أَطَافَتْ بِهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ عَلَيْهِ إِذَا رُقِطْنُ لَهُ غَلِيطٌ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ وَهُوَ يُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا التَّقْوَى هَاهُنَا يَقُولُ أَيْ فِي الْقَلْبِ [راجع: ۱۶۷۴۱].

(۲۳۶۹۰) بنی سلیط کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے ان قیدیوں کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا جو زمانہ جاہلیت میں پکڑ لیے گئے تھے، اس وقت نبی ﷺ تشریف فرماتے اور لوگوں نے حلقہ بنا کر آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا، نبی ﷺ نے ایک موٹی تہبند باندھ رکھی تھی، نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اشارہ فرما رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے یعنی دل میں۔

(۲۳۶۹۱) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَعْرَابِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَخَافُ عَلَى قُرَيْشٍ إِلَّا أَنْفُسَهَا قُلْتُ مَا لَهُمْ قَالَ أَشْحَاةُ نَجْرَةٍ وَإِنْ طَالَ بِكَ عُمَرُ لَتَنْطُرَنَّ إِلَيْهِمْ يَقْتُلُونَ النَّاسَ حَتَّى تَرَى النَّاسَ بَيْنَهُمْ تَمَالَعْنِمُ بَيْنَ الْحَوْضَيْنِ إِلَى هَذَا مَرَّةٍ وَإِلَى هَذَا مَرَّةٍ [راجع: ۱۶۷۴۲].

(۲۳۶۹۱) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے قریش کے متعلق خود انہی سے خطرہ ہے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا مطلب؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تمہاری عربی ہوئی تو تم انہیں یہاں دیکھو گے اور عام لوگوں کو ان کے درمیان ایسے پاؤں گے جیسے دو حوضوں کے درمیان بکریاں ہوں جو کبھی ادھر جاتی ہیں اور کبھی ادھر۔

(۲۳۶۹۲) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يَسْمَاقٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَوْ عَمْرِوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَوْجُ ابْنَةِ أَبِي لَهَبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجْتُ ابْنَةَ أَبِي لَهَبٍ فَقَالَ هَلْ مِنْ لَهْوٍ [راجع: ۱۶۷۴۳].

(۲۳۶۰۲) بنت ابولہب کے شوہر کہتے ہیں کہ جب میں نے ابولہب کی بیٹی سے نکاح کیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تفریح کا کوئی سامان ہے؟

(۲۳۶۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا حَيْثُ التَّيْمِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنِ حَقٌّ وَأَصْدَقُ الطَّيْرِ الْقَالُ [راجع: ۱۶۷۴۴]

(۲۳۶۰۳) جیہ تسمی بھٹہ کے والد کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مردے کی کھوپڑی میں کسی چیز کے ہونے کی کوئی حقیقت نہیں، نظر لگ جانا برحق ہے اور سب سے سچا گھون قال ہے۔

(۲۳۶۰۴) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبَانُ وَعَنْدُ الصَّمِيدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ إِذْ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ قَتَوَضًا قَالَ فَذَهَبَ قَتَوَضًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبَ قَتَوَضًا قَالَ فَذَهَبَ قَتَوَضًا ثُمَّ جَاءَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ ثُمَّ سَكَتَ عَنْهُ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسْبِلٌ إِزَارَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ عَبْدٍ مُسْبِلٍ إِزَارَهُ [راجع: ۱۶۷۴۵]

(۲۳۶۰۴) ایک صحابی بھٹہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تہبندختوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا کہ جا کر دوبارہ وضو کرو، دوسرے یہ حکم دیا اور وہ ہر مرتبہ وضو کر کے آگیا، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا بات ہے کہ پہلے آپ نے اسے وضو کا حکم دیا پھر خاموش ہو گئے، نبی ﷺ نے فرمایا یہ تہبندختوں سے نیچے لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا۔

حَدِيثُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ

سليمان بن عمرو کی اپنی والدہ سے روایتیں

(۲۳۶۰۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا إِذَا رَمَيْتُمُ الْحُمْرَةَ فَأَرْمُوها بِمِثْلِ حَصَى الْخُذْفِ وَفَرِيءَ عَلَيْهِ إِسْنَادُهُ يَزِيدُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَحْوَصِ عَنْ أُمِّهِ يَعْنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۱۶۶۸۵]

(۲۳۶۰۵) حضرت ام سلیمان بھٹہ سے مروی ہے کہ (میں نے دس ذی الحجہ کے دن نبی ﷺ کو طین وادی سے حجرہ عقبہ کو نکلتے دیکھا)، اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ اے لوگو! ایک دوسرے کو قتل نہ کرنا، ایک دوسرے کو تکلیف نہ پہنچانا، اور جب حمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی ٹکڑیاں استعمال کرو۔

(۲۳۶۰۶) حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ أُمِّ جُنْدُبٍ الْأَزْدِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ حَيْثُ أَقَاضَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ وَعَلَيْكُمْ بِمِثْلِ حَصَى الْحَدْفِ [راجع: ۲۷۶۵۲]

(۲۳۶۰۶) حضرت ام حبیبؓ سے مروی ہے کہ عرفات سے واپسی پر نبی ﷺ نے فرمایا لوگو! اپنے اوپر سکون اور وقار کو لازم کرو، اور جب جمرات کی رمی کرو تو اس کے لئے ٹھیکری کی ٹنگریاں استعمال کرو۔

(۲۳۶۰۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ عُمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ وَهِيَ أُمُّ بَنِي شَيْبَةَ الْأَكَاْبِرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا شَيْبَةَ فَفَتَحَ فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ وَرَجَعَ وَفَرَّغَ وَرَجَعَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَجِبَ فَاتَاهُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ قُرْآنًا فَغَنِيَهُ

(۲۳۶۱۰) حضرت ام عثمانؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شیبہ کو بلایا اور خانہ کعبہ کا دروازہ کھولا، بیت اللہ میں داخل ہوئے، جب آپ ﷺ کا فارغ ہو کر چلے گئے تو شیبہ بھی واپس چلے گئے، اس اثناء میں نبی ﷺ کا ایک قاصد شیبہ کو بلانے کے لئے دوبارہ آگیا، وہ دوبارہ حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا میں نے بیت اللہ میں ایک سینک دیکھا ہے، تم اسے وہاں سے غائب کر دو، اور ایک روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازیوں کو غافل کر دے۔

(۲۳۶۰۸) قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ أُمِّ عُمَانَ ابْنَةِ سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَلِي الْحَدِيثَ فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يُلْهِي الْمُصَلِّينَ [راجع: ۱۶۷۵۳]

(۲۳۶۰۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ بیت اللہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو نمازیوں کو غافل کر دے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ

بنو سلیم کی ایک خاتون صحابیہؓ کی روایت

(۲۳۶۰۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ خَالِهِ مُسَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أُمِّ مَنْصُورٍ قَالَتْ أَخْبَرْتَنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَلَدَتْ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِنَا أُرْسِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَانَ بْنِ طَلْحَةَ وَقَالَ مَرَّةً إِنَّهَا سَأَلَتْ عُمَانَ لِمَ دَعَاكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قُرْآنَ الْكُتُبِ حَيْثُ دَخَلْتُ الْبَيْتَ فَتَسَيَّتُ أَنْ أَمُرَّ أَنْ تَحْمَرَّ هُمَا فَحَمَرَا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغُلُ الْمُصَلِّيَّ قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَزَلْ قُرْنَا الْكُتُبِ فِي الْبَيْتِ حَتَّى احْتَرَقَ الْبَيْتُ فَاحْتَرَقَا [راجع: ۱۶۷۵۴]

(۲۳۶۰۹) بنو سلیم کی ایک خاتون ”جس نے بنو شیبہ کے اکثر بچوں کی پیدائش کے وقت دائی کا کام کیا تھا“ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عثمان بن طلحہ کو قاصد کے ذریعے بلایا، یا یہ کہ خود انہوں نے عثمان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے تمہیں کیوں بلایا تھا؟

انہوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جب بیت اللہ میں داخل ہوا تھا تو میں نے مینڈھے کے دو سیگ وہاں دیکھے تھے، میں تمہیں یہ کہنا بھول گیا تھا کہ انہیں دو ڈھانپ دو، لہذا اب جا کر انہیں ڈھانپ دینا کیونکہ بیت اللہ میں کسی ایسی چیز کا ہونا مناسب نہیں ہے جو نمازی کو غافل کر دے، راوی کہتے ہیں کہ وہ دونوں سیگ خانہ کعبہ ہی میں رہے، اور جب بیت اللہ آگ لگی تو وہ بھی جل گئے۔

حَدِيثُ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى عَرَافًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ لَمْ تُقَلَّ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا [راجع: ۱۶۷۵۰]

(۲۳۶۱۰) نبی ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کاہن (نبوی) کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہ ہوگی۔

(۲۳۶۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبِّي بِالْعُرْجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَالِمٌ مِنَ النَّحْرِ أَوْ الْعَطَشِ [راجع: ۱۵۹۹۸]

(۲۳۶۱۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کو ”عرج“ نامی جگہ پر روزے کی حالت میں گری یا پیاس کی وجہ سے اپنے سر پر پانی بہاتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِبرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَكُلُ بِشِمَالِي وَكُنْتُ امْرَأَةً عَسْرَاءَ فَضَرَبَ يَدَيَّ فَسَقَطَتِ اللَّفْظَةُ فَقَالَ لَا تَأْكُلِي بِشِمَالِكَ وَقَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكَ يَمِينًا أَوْ قَالَ وَقَدْ أَطْلَقَ اللَّهُ يَمِينَكَ قَالَتْ فَتَحَوَّلْتُ شِمَالِي يَمِينِي فَمَا أَكَلْتُ يَمِينًا بَعْدَ [راجع: ۱۶۷۵۶]

(۲۳۶۱۲) ایک خاتون صحابیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی میرے یہاں تشریف لائے تو میں بائیں ہاتھ سے کھانا کھا

رہی تھی، میں ایک تنگدست عورت تھی، نبی ﷺ نے میرے ہاتھ پر مارا جس سے لقمہ گر گیا اور فرمایا جب اللہ نے تمہارا داہنا ہاتھ بنایا ہے تو بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ، چنانچہ میں نے دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا، اور اس کے بعد کبھی بھی بائیں ہاتھ سے نہیں کھایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ خُرَاعَةَ

ایک خزاہی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۱۱۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مَوْلَى لَهُمْ عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَيْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خُرَاعَةَ يُقَالُ لَهُ مَحْرُشٌ أَوْ مَحْرُشٌ لَمْ يَكُنْ سُفْيَانُ يَقِفُ عَلَى اسْمِهِ وَرَبَّمَا قَالَ مَحْرُشٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلاً فَأَعْتَمَرْتُمْ رَجَعَ فَأَصْبَحَ بِهَا كَاتِبٌ فَلَنظَرْتُ إِلَى ظَهْرِهِ كَأَنَّهَا سَبِيكَةٌ فُضِئَتْ [راجع: ۱۵۰۹۷]

(۲۳۱۱۳) حضرت عرش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہرانہ سے رات کے وقت (عمرہ کی نیت سے) نکلے (رات ہی کو مکہ کمرہ پہنچے) عمرہ کیا (اور رات ہی کو وہاں سے نکلے) اور ہرانہ لوٹ آئے، صبح ہوئی تو ایسا لگتا تھا کہ نبی ﷺ نے رات یہیں گزاری ہے، میں نے اس وقت نبی ﷺ کی پشت مبارک کو دیکھا، وہ چاندی میں ڈھلی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ

ایک ثقیفی آدمی کی اپنے والد سے روایت

(۲۳۱۱۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَحَ فَرَجَهُ [راجع: ۱۶۷۵۸]۔

(۲۳۱۱۵) بتوفیق کے ایک آدمی کی اپنے والد سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے پیشاب کیا اور اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینے مار لیے۔

حَدِيثُ أَبِي جَبْرِةَ ابْنِ الصَّحَّاحِ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ

ابو جبیرہ بن صحاح کی اپنے چچاؤں سے روایت

(۲۳۱۱۶) حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جَبْرِةَ ابْنِ الصَّحَّاحِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَ لَهُ لَقَبٌ أَوْ لَقَبَانِ قَالَ فَكَانَ إِذَا دَعَا رَجُلًا يَلْقَاهُ فَلَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا يَكْرَهُ هَذَا قَالَ فَتَرَكْتُ وَلَا تَنْبَرُوا بِالْأَلْقَابِ [راجع: ۱۶۷۵۹]

(۲۳۶۱۵) ابو جبرہؓ اپنے چچاؤں سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس کے ایک یا دو لقب نہ ہوں، نبی ﷺ جب کسی آدمی کو اس کے لقب سے پکار کر بلاتے تو ہم عرض کرتے یا رسول اللہ! یہ اس نام کو ناپسند کرتا ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”ایک دوسرے کو مختلف القاب سے طعن نہت دیا کرو۔“

(۲۳۶۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ شَيْخُ صَالِحٍ حَسَنُ الْهَيْمَةِ مَدَنِيٌّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ فَطَلَعَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِهِ أَوْ مَاءً فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَاكَ طَيِّبَ النَّفْسِ قَالَ أَجَلُ قَالَ ثُمَّ خَاضَ الْقَوْمُ فِي ذِكْرِ الْغَنَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِالْغَنَى لِمَنْ اتَّقَى وَالصَّحَّةُ لِمَنْ اتَّقَى خَيْرٌ مِنَ الْغَنَى وَطَيِّبَ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ [راجع: ۲۳۵۴۵]

(۲۳۶۱۷) عبد اللہ بن خبیبؓ اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مجلس میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے، ہر مبارک پر پانی کے اثرات تھے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کو بہت خوش دیکھ رہے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! پھر لوگ مادراری کا تذکرہ کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مادراری میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ اللہ سے ڈرنے والے کے لئے مادراری سے زیادہ بہتر چیز صحت ہے، اور دل کا خوش ہونا بھی نعمت ہے۔

(۲۳۶۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ بَعْزِي ابْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْطٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى بَابِ مَنْسُجِدِهِ مُحِبٌّ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ لَهُ فُطْنٌ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ غَيْرُهُ وَهُوَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُخَذَّلُهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ يَقُولُ تَقْوَى مَا هُنَا تَقْوَى مَا هُنَا [راجع: ۱۶۷۴۱]

(۲۳۶۱۹) بنو سلیط کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے ان قیدیوں کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے حاضر ہوا جو زمانہ جاہلیت میں پکڑ لیے گئے تھے، اس وقت نبی ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگوں نے حلقہ بنا کر آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا، نبی ﷺ نے ایک موٹی تہبند باندھ رکھی تھی، نبی ﷺ اپنی انگلیوں سے اشارہ فرما رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہوتا ہے، وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے تقویٰ یہاں ہوتا ہے یعنی دل میں۔

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا الزُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ قَرَسٌ يَرْبُطُهُ الرَّجُلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى قَتَمَتُهُ أَجْرٌ وَرُكُوبُهُ أَجْرٌ وَعَارِيَتُهُ أَجْرٌ وَعَلَفُهُ أَجْرٌ وَقَرَسٌ يَفَالِقُ عَلَيْهَا الرَّجُلُ وَيُورِئُهُنَّ قَتَمَتُهُ وَزَرٌّ وَعَلَفُهُ وَزَرٌّ وَرُكُوبُهُ وَزَرٌّ وَقَرَسٌ لِلْبَيْتَةِ فَكَيْسَى أَنْ يَكُونَ سَدَادًا مِنَ الْفَقْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى [راجع: ۱۶۷۶۲]

(۲۳۶۲۱) ایک انصاری صحابیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ① وہ گھوڑے



جنہیں انسان راو خدا میں جہاد کے لئے تیار کرے، اس کی قیمت بھی باعث اجر، اس کی سواری بھی دینا بھی باعث اجر اور اس کا چارہ بھی باعث اجر ہے، ① وہ گھوڑے جو انسان کو تکبر کے خول میں جکڑ دیں، دوڑ میں شریک کرے، اس کی قیمت بھی باعث وبال اور اس کا چارہ بھی باعث وبال ہے ② وہ گھوڑے جو انسان کے کام آئیں، عنقریب یہ گھوڑے اس کے فقر و فاقہ کو دور کرنے کا سبب بن جائیں گے۔ انشاء اللہ

حَدِیْثُ یَحْیٰی بْنِ حَصْبِیْنَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ جَدِّیْهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا

یحییٰ بن حصین کی اپنی دادی سے روایتیں

(۲۳۶۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَصْبِیْنَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُوْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا

[راجع: ۱۶۷۶۳]

(۲۳۶۱۹) یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم پر کسی غلام کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چتا رہے تو تم اس کی بات بھی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْیٰی بْنِ حَصْبِیْنَ عَنْ جَدِّیْهِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحْلِقِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحْلِقِينَ يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُحْلِقِينَ قَالُوا فِي الثَّالِفَةِ وَالْمُقْصِرِينَ قَالَ وَالْمُقْصِرِينَ [راجع: ۱۶۷۶۴]

(۲۳۶۲۰) یحییٰ بن حصین رحمہ اللہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طلق کرانے والوں پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں، تیسری مرتبہ لوگوں نے قصر کرنے والوں کو بھی دعائیں شامل کرنے کی درخواست کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی شامل فرمایا۔

(۲۳۶۲۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُصَوِّرٍ بْنِ حَيَّانَ الْأَسَدِيِّ عَنِ ابْنِ بَجَادٍ عَنْ جَدِّیْهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظُلْفٍ شَاةٍ مُحْتَرِقٍ أَوْ مُحَرَّقٍ [راجع: ۱۶۷۶۵]

(۲۳۶۲۱) ابن بجاو اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سائل کو کچھ دے کر ہی واپس بھیجا کرو، خواہ وہ بکری کا جلا ہوا کھری ہو۔

حَدِیْثُ یَحْیٰی بْنِ حَصْبِیْنَ عَنْ اُمِّہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

یحییٰ بن حصین کی اپنی والدہ سے روایت

(۲۳۶۲۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَحْیٰی بْنِ حَصْبِیْنَ عَنْ اُمِّہِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ أَمَرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَيْشِي مُجَدِّعٌ مَا أَقَامَ فِيكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۱۶۷۶۶]۔

(۲۳۶۲۳) یحییٰ بن یحییٰ بن یحییٰ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ حجۃ الوداع میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگو! اللہ سے ڈرو، اگر تم پر کسی غلام کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے جو تمہیں کتاب اللہ کے مطابق لے کر چلا رہے تو تم اس کی بات بھی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

حَدِيثُ امْرَأَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کی روایت

(۲۳۶۲۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ضَمْرَةَ بِنِ سَعِيدٍ عَنْ جَدَّتِهِ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِمْ قَالَتْ كَانَتْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي اخْتَصِمِي تَتْرَكِي إِحْدَاكُمَا الْخِصَابَ حَتَّى تَكُونِ يَدُهَا كَيْدَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَا تَرَكْتُ الْخِصَابَ حَتَّى لَقِيتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ لَتَخْتَصِمُ وَإِنَّهَا لَأَبْنَةُ ثَمَانِينَ [راجع: ۱۶۷۶۷]

(۲۳۶۲۳) ایک خاتون (جنہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے) کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا مہندی لگایا کرو، تم لوگ مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہو اور تمہارے ہاتھ مردوں کے ہاتھ کی طرح ہو جاتے ہیں، میں نے اس کے بعد سے مہندی لگانا کبھی نہیں چھوڑی، اور میں ایسا ہی کروں گی تا آنکہ اللہ سے جا ملوں، راوی کہتے ہیں کہ وہ اسی سال کی عمر میں بھی مہندی لگایا کرتی تھیں۔

(۲۳۶۲۴) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مِسْرَةَ عَنْ ابْنِ عَوْمَلَةَ عَنْ أَبِي يَزِيدٍ الْمُزَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي جَدَّتِي أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وَضوءَ لَهُ وَلَا وَضوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ وَلَا يُؤْمِنُ بِهِ مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ [راجع: ۱۶۷۶۸]۔

(۲۳۶۲۴) ربیع بن عبد الرحمن اپنی راوی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضوء ہو، اور اس شخص کا وضوء نہیں ہوتا جو اس میں اللہ کا نام نہ لے، اور وہ شخص اللہ پر ایمان رکھنے والا نہیں ہو سکتا جو مجھ پر ایمان نہ لائے اور وہ شخص مجھ پر ایمان رکھنے والا نہیں ہو سکتا جو انصار سے محبت نہ کرے۔

(۲۳۶۲۵) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ أَبُو مَعْمَرٍ الْهَلَبِيُّ حَدَّثَنِي جَدَّتِي رُبْعَةُ ابْنَةُ عُبَيْدِ بْنِ كَلَابَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَلِيًّا

يَقُولُ كُلُّو الرِّمَّانَ بِشَحْمِهِ فَإِنَّهُ دِبَاغُ الْمَعْدَةِ

(۲۳۶۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انار کو چھلکے سمیت کھایا کرو کیونکہ یہ معدے کے لئے دباغت کا کام دیتا ہے۔

(۲۳۶۲۶) حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ صَبَاحٍ عَنْ أَشْرَسَ قَالَ سَأَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَدِّ وَالْخَزْرِ فَقَالَ إِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا يَقَامُوسُ النُّحُرِ فَإِذَا وَضَعَ رَجُلُهُ قَاضَتْ وَإِذَا رَفَعَهَا غَاضَتْ

(۲۳۶۲۷) اشرس کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سمندر کے مد و جزر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ایک فرشتہ سطح سمندر پر مامور ہے جب وہ سمندر میں اپنا پاؤں رکھتا ہے تو سمندر بہہ پڑتا ہے اور جب وہ اپنا پاؤں باہر نکالتا ہے ہے تو سمندر نیچے چلا جاتا ہے۔

(۲۳۶۲۸) وَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَشْرَسَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ (۲۳۶۲۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَوْسَى بْنِ أَبِي عَالِشَةَ أَنَّ مَرْيَمَ فَقَدَتْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَارَتْ بِطَلَبِهِ فَلَقِيَتْ حَائِثًا فَلَمْ يَرُدِّهَا فَدَعَتْ عَلَيْهِ فَلَا تَرَاهُ تَائِيهَا فَلَقِيَتْ حَيَّاطًا فَأَرَادَتْهَا فَدَعَتْ لَهُ فَهُمْ يُونُسُ إِلَيْهِمْ أَيْ يَجْلِسُ إِلَيْهِمْ

(۲۳۶۲۸) موسیٰ بن ابی عیسیٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گم ہو گئے، حضرت مریم رضی اللہ عنہا ان کی تلاش میں نکلیں تو راستے میں ایک جولا بالا لکین وہ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کچھ نہ بتا سکا، حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اس کے لئے سخت الفاظ کہہ دیئے، یہی وجہ ہے کہ تم جولا ہے کو ہمیشہ حیران پریشان دیکھو گئے، پھر ایک درزی ملا جس نے ان کی رہنمائی کر دی، تو حضرت مریم رضی اللہ عنہا نے اس کے حق میں دعا فرمائی اسی وجہ سے لوگ ان کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں۔

ثانی عشر الانصار

حَدِيثُ حَدِيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایات

(۲۳۶۲۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ عَنْ صِلَةَ عَنْ حَدِيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَمَا مَرَّ بَاتِيَةً رَحْمَةً إِلَّا وَقَفْتُ عِنْدَهَا فَسَأَلْتُ وَلَا آتِيَةً عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذْتُ مِنْهَا (انظر: ۲۳۶۵۰، ۲۳۷۰۰، ۲۳۷۳۴، ۲۳۷۵۹)

(۲۳۶۲۹) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، نبی ﷺ اپنے رکوع میں ”سبحان

ربی العظیم، اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۶۲۰) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الْأَعْمَشُ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَبَاطَةَ فَوْزِمَ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتَيْتُهُ فَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ [صححه البخاری (۶۲۴)، ومسلم (۲۷۲۳)، وابن خزيمة (۶۱)، وابن حبان (۱۴۲۴) و ۱۴۲۵ و ۱۴۲۷] . [انظر: ۲۳۶۲۵، ۲۳۶۲۶، ۲۳۸۱۶، ۲۳۸۰۸، ۲۳۶۲۷]

(۲۳۶۲۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ کھیلنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر پانی منگوایا جو میں نے کر حاضر ہوا، نبی ﷺ نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔
(۲۳۶۲۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَتَّوْرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُورُ قَاهُ بِالسَّوَالِكِ [صححه البخاری (۶۴۵)، ومسلم (۲۵۵)، وابن خزيمة (۱۳۶) و ۱۴۹] . [انظر: حبان (۱۰۷۲) و ۱۰۷۵ و ۲۵۹۱] . [انظر: ۲۳۷۵۸، ۲۳۷۰۲، ۲۳۸۰۹، ۲۳۸۰۱، ۲۳۸۵۴]

(۲۳۶۲۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔
(۲۳۶۲۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَخْبَرَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَصَلَةٍ سَاقِي أَوْ سَاقِيهِ قَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ آيَيْتَ فَلَا سَفْلَ فَإِنْ آيَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِيمَا دُونَ الْكُعْبَيْنِ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۳۵۷۲، الترمذی: ۱۷۸۳، النسائی: ۲۰۶/۸). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناده قوي] . [انظر: ۲۳۷۴۸، ۲۳۷۷۰، ۲۳۷۹۴]

(۲۳۶۲۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پلا کر فرمایا تہبند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔
(۲۳۶۲۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ يُعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ عَدْلِهِ وَقَالَ رَبِّ يَعْزِي قَبِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۳۳۹۸)] .

(۲۳۶۲۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے کہ اے میرے پروردگار! مجھے اس دن کے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھا کر جمع کرے گا۔
(۲۳۶۲۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ رَبِيعٍ عَنْ حُرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْنَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ [انظر: ۲۳۸۱۳، ۲۳۶۶۵]

(۲۳۶۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعد آنے والے دو آدمیوں یعنی ابوبکر و عمر کی اقتداء کرنا۔
(۲۳۶۳۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِلًا فَلَذَهَبَتْ أَتْبَاعُهُ عَنْهُ فَقَدْ مَنِيْتُ حَتَّى قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَقَطَتْ عَلَى أَبِي كَيْلَمَةَ [راجع: ۲۳۶۳۰]
(۲۳۶۳۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ لوگوں کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ تشریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں پیچھے ہٹنے لگا تو نبی ﷺ نے مجھے آگے رہنے کی تلقین کی، یہاں تک کہ امام احمد رحمہ اللہ کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ میرے والد سے ایک کلمہ ساقط ہو گیا ہے۔

(۲۳۶۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [صححه البخاری (۶۰۵۶)، ومسلم (۱۰۵۰)]. [انظر: ۲۳۶۹۹، ۲۳۶۹۶، ۲۳۶۷۲، ۲۳۸۲۷، ۲۳۸۱۴، ۲۳۷۶۰، ۲۳۷۲۰]

(۲۳۶۳۶) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جھل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔
(۲۳۶۳۷) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ بَلَغَهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَقُولُ فِي قَارُورَةٍ وَيَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبَوْلُ فَرَضَ مَكَانَهُ قَالَ حُذَيْفَةُ وَدِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ لَا يَسْتَدُّ هَذَا الشَّيْءَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي تَتَمَاضَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُمَا إِلَى سَبَاطَةَ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِمَا يَقُولُ يَوْمًا كَمَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ فَلَذَهَبَتْ أَتْبَاعُهُ عَنْهُ فَقَالَ أَذُنُهُ قَدْ نَوَتْ مِنْهُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقْبِهِ [راجع: ۲۳۶۳۰]۔
(۲۳۶۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک شیشی میں پیشاب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو قفنی سے کاٹ دیا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ تمہارے یہ ساتھی اتنی سختی نہ کریں مجھے یاد ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہے تھے چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر اسی طرح پیشاب کیا جیسے تم میں سے کوئی کرتا ہے میں پیچھے جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا قریب ہی رہو چنانچہ میں آپ ﷺ کی پشت کی جانب قریب ہو گیا۔

(۲۳۶۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ خُثَيْمَةَ عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ صُهَيْبٍ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَعَامٍ لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتَّى يَبْدَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاتِمًا تَدْفَعُ فَلَذَهَبَتْ نَضَعُ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَجَاءَ أَغْرَابِيٌّ كَاتِمًا يَدْفَعُ فَلَذَهَبَتْ يَضَعُ يَدَهُ فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ إِذَا لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ

لِبَايَعٍ مِنْكُمْ إِلَّا قُلُوبًا وَقُلُوبًا [صححه البخاری (٦٤٩٧) ومسلم (١٤٣) وابن حبان (٦٧٦٢)] انظر: ٢٣٦٤٥، ٢٣٦٤٦، ٢٣٨٢٣.

(٢٣٦٣٣) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہم سے دو حدیثیں بیان کی ہیں جن میں سے ایک میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ امانت انسان کے دلوں کے وسط میں اتری پھر قرآن اتر آیا تو لوگوں نے قرآن وسنت کا علم حاصل کیا پھر نبی ﷺ نے امانت کے اٹھ جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کو نکال لیا جائے گا اور وہ صرف ایک نقطے کے برابر اس کے دل میں باقی رہ جائے گی پھر جب دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے باقی ماندہ امانت بھی نکال لی جائے گی اور وہ ایسے رہ جائے گی جیسے کسی شخص کے پاؤں پر کوئی چھالا پڑ گیا ہو اور تم اس پر کوئی انگارہ ڈال دو تو وہ تمہیں پھولا ہوا نظر آئے گا لیکن اس میں کچھ نہیں ہوتا پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کچھ کنکریاں لے کر اسے اپنے پاؤں پر لڑھکا کر دکھایا۔

اس کے بعد لوگ ایک دوسرے سے خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا حتیٰ کہ یوں کہا جایا کرے گا کہ بظلال میں ایک امانت دار آدمی رہتا ہے اسی طرح یوں کہا جائے گا کہ وہ کتنا مضبوط ظرف والا اور عقلمند ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا ہے کہ جب میں کسی سے بھی خرید و فروخت کرنے میں کوئی پرواہ نہ کرتا تھا کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو وہ اپنے دین کی بنیاد پر اسے واپس لوٹا دیتا تھا اور اگر وہ عیسائی یا یہودی ہوتا تو وہ اپنے گورنر کی بنیاد پر واپس کر دیتا تھا لیکن اب تو میں صرف فلاں فلاں آدمی سے ہی خرید و فروخت کرتا ہوں۔

(٢٣٦٤٥) حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ [راجع: ٢٣٦٤٤].

(٢٣٦٣٥) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٦٤٦) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثَيْنِ فَلَذَكَرَ الْخَبِيرَ [راجع: ٢٣٦٤٤].

(٢٣٦٣٦) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٣٦٤٧) حَدَّثَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ دَخَلَ حَذِيفَةُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَجُلٌ يَصَلِّي مِمَّا بَيْنَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ فَجَعَلَ لَا يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَلَا السُّجُودَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ مَنْذُ كَمْ هَلَاكَ صَلَاتُكَ قَالَ مَنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ لَهُ حَذِيفَةُ مَا صَلَّيْتَ مِنْ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مَتَّ وَهَلَاكَ صَلَاتُكَ لَمَتَّ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فِطَرَ عَلَيْهَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ يُلَمِّمُهُ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ فِي

صَلَاتِهِ وَإِنَّهُ لَيَسْمُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ [صححه البخاری (۷۹۱)، وابن حبان (۱۸۹۴)].

(۲۳۶۷۷) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابواب کندہ کے قریب ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے وہ رکوع و سجود کامل نہیں کر رہا تھا جب نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے چالیس سال سے ایک نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی نماز پر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو تم اس فطرت پر نہ مرتے جو نبی ﷺ کو عطاء فرمائی گئی تھی پھر وہ اسے نماز سکھانے لگے اور فرمایا انسان نماز ہلکی پڑھے لیکن رکوع و سجود مکمل کرے۔

(۲۳۶۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوا لِي كَمَّ يَنْقُطُ الْإِسْلَامُ فَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّخَفْتُ عَلَيْهَا وَلَنَحْنُ مَا بَيْنَ السَّيِّئَةِ إِلَى السَّيِّئَةِ مَا نَالَهُ فَقَالَ إِنِّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تَبْغُلُوا قَالَ فَاثْبَتْنَا حَتَّى جَعَلَ الرَّحْلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا [صححه البخاری (۳۰۶۰)، ومسلم (۱۴۹)، وابن حبان (۶۷۷۳)]

(۲۳۶۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا اسلام کے نام لیوا افراد کو شکر کر کے ان کی تعداد مجھے بتاؤ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو ہمارے متعلق کوئی خطرہ ہے جبکہ ہم تو چھ سے سات سو کے درمیان ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے کہ تمہاری آزمائش کی جائے چنانچہ ہمارا امتحان ہوا تو ہم میں سے ہر آدمی چھپ کر ہی نماز پڑھ سکتا تھا۔

(۲۳۶۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ أَوْ عَنْ غَيْرِهِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حَذِيفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ أُمَرَاءُ يَكْذِبُونَ وَيُظْلِمُونَ فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنَّا وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرُدُّ عَلَى الْخَوْضِ وَمَنْ لَمْ يَصْدَقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعَنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرِدُ عَلَى الْخَوْضِ

(۲۳۶۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعد کچھ ایسے امراء بھی آئیں گے جو دروغ بانی سے کام لیں گے اور ظلم کریں گے، سو جو آدمی ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کو بچ قرار دے گا اور ظلم پر ان کی مدد کرے گا، اس کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی نہیں آسکے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو بچ اور ظلم پر ان کی مدد نہ کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر بھی آئے گا۔

(۲۳۶۸۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُسْتَوْدِدِ بْنِ أَحْنَفَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ فَافْتَحَ الْبِقَرَةَ فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ رَأْسَ الْبَيْتَةِ فَقُلْتُ يَرْكَعُ ثُمَّ مَضَى حَتَّى بَلَغَ الْبَيْتَيْنِ فَقُلْتُ يَرْكَعُ ثُمَّ مَضَى حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ قَالَ ثُمَّ افْتَحَ سُورَةَ

آلِ عُمَرَانَ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ فَقُلْتُ بَرَّكَ قَالَ ثُمَّ افْتَتَحَ سُورَةَ النَّسَاءِ فَقَرَأَهَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ قَالَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ قَالَ وَكَانَ رُكُوعُهُ بِمَنْزِلَةِ قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ وَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى قَالَ وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيهِ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبَّحَ [صححه مسلم (۷۷۲) وابن خزيمة (۵۴۲) وابن حبان (۱۸۹۷)] [راجع: ۲۳۶۲۹]

(۲۳۶۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی جب سو آیات پڑھتے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۶۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ بَلَّالٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ وَعَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ وَعَنْ سُلَيْكِ بْنِ مِسْحَلٍ الْفُفَارِيِّ قَالُوا أَخْرَجَ عَلَيْنَا حَدِيثَهُ وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَتَكَلُمُونَ كَلَامًا إِنْ كُنَّا لَنَعُدُّهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَاقَ

(۲۳۶۵۱) متعدد تابعین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم باتیں کر رہے تھے وہ فرمانے لگے کہ تم لوگ ایسی باتیں کر رہے ہو جنہیں ہم لوگ نبی ﷺ کے زمانے میں ”نفاق“ شمار کرتے تھے۔

(۲۳۶۵۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ حُدَيْفَةَ فِي الَّذِي يَقْعُدُ فِي وَسْطِ الْحَلْفَةِ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ أَوْ لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه الحاكم (۲۸۱/۴)].

وقال الترمذي: حسن صحيح. قال الألباني: ضعيف (أبو داود: ۴۸۲۶، الترمذي: ۲۷۵۳). [راجع: ۲۳۷۹۸].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھتا ہے وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔

(۲۳۶۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ قَاهُوًى إِلَيْهِ قَالَ قُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَتَجَسَّسُ [صححه

مسلم (۳۷۲)، وابن حبان (۱۳۶۹)]. [انظر: ۲۳۸۱۱].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی نبی ﷺ نے ان کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کیا کہ میں اختیاری طور پر ناپاک ہوں نبی ﷺ نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(۲۳۶۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَدِيقَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ [قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۴۹۸۰). قال شعيب: صحيح وإسناده ثقات غير أنه منقطع.] [انظر: ۲۳۷۳۷، ۲۳۷۳۸].

(۲۳۶۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۶۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي الْمُخْتَارِ عَنْ يَكْلَبِ الْعُصَيْيِّ قَالَ قَالَ حَدِيقَةُ مَا أَخْبِيَةَ بَعْدَ أَخْبِيَةَ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُرُ مَا يُدْفَعُ عَنْهُمْ مَا يُدْفَعُ عَنْ أَهْلِ هَذِهِ الْأَخْبِيَةِ وَلَا يُرِيدُ بِهِمْ قَوْمٌ سِوَانَا إِلَّا آتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ عَنْهُمْ

(۲۳۶۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان خیموں کے بعد کوئی خیمہ نہ رہے جو نبی ﷺ کے ساتھ بدر میں تھے اور جس طرح ان کا دفاع ہوا کسی اور کا دفاع نہ ہو سکا اور جب بھی کوئی قوم ان کے ساتھ برا ارادہ کرتی تو کوئی نہ کوئی چیز انہیں اپنی طرف مشغول کر لیتی تھی۔

(۲۳۶۵۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِذِي قَرْذٍ أَرْضٍ مِنْ أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ صَفًّا يُوَارِي الْعُدُوَّ وَصَفًّا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هَؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى [راجع: ۲۰۶۳]

(۲۳۶۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو سلیم کے ایک علاقے میں جس کا نام ”ذی قرد“ تھا، نماز خوف پڑھائی، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لائے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی۔

(۲۳۶۵۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهَيْمٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِ سَتَانَ فَقَالَ إِنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَالَ فَقَالَ حَدِيقَةُ أَنَا فَقَالَ سُفْيَانُ قَوْصَفَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ [صححه ابن خزيمة (۱۳۴۳)، وابن حبان (۱۴۵۲ و ۲۴۲۵) والحاكم (۳۳۵/۱). قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۲۴۶،

النسائي: ۱۶۷/۳ و ۱۶۸). [انظر: ۲۳۷۸۱].

(۲۳۶۵۷) ثعلبہ بن زہم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلوٰۃ الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، پھر انہوں نے بعینہ وہی طریقہ بیان کیا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(۲۳۶۵۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْكَى عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ وَآبِنَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ [انظر: ۲۳۷۰۳، ۲۳۷۴۹، ۲۳۷۶۶، ۲۳۷۹۳، ۲۳۸۳۰، ۲۳۸۵۸].

(۲۳۶۵۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم و دیا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(۲۳۶۵۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سُلَيْمٍ الْغُبَيْيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْغُبَيْيِّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّعْيِ [قال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی حسن (ابن ماجہ ۱۴۷۶، الترمذی: ۹۸۶)، إسناده ضعيف]. [انظر: ۲۳۸۴۸].

(۲۳۶۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے مرنے کا چیخ و پکار کے ساتھ اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۶۶۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأُحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [صححه البخاری (۶۳۱۲)، وابن حبان (۵۵۳۲ و ۵۵۳۹)].

[انظر: ۲۳۶۷۵، ۲۳۶۷۶، ۲۳۷۸۳، ۲۳۷۹۹].

(۲۳۶۶۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرنے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اے اللہ! شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا، ار اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۶۶۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ جَاءَ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينًا وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً أَمِينًا قَالَ سَابَعْتُ مَعَكُمْ أَمِينًا فَقَالَ فَتَشْرِفُ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ [صححه البخاری (۳۷۴۵)، ومسلم (۲۴۲۰)، وابن حبان (۶۹۹۹)]. [انظر: ۲۳۷۶۹، ۲۳۷۸۹، ۲۳۷۹۹].

(۲۳۶۶۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ عاقب اور سید نامی دو آدمی آئے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی

کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(٢٣٦٢) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَحْذِرْنِي يَمْنَى حَدِيثَهُ قَالَ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ عِنْدَ أَحْجَارِ الْبِرَاءِ فَقَالَ إِنْ أَتَيْتَكَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَمَنْ قَرَأَ مِنْهُمْ عَلَى حَرْفٍ فَلْيَقْرَأْ كَمَا عَلِمَ وَلَا يَرْجِعْ عَنْهُ قَالَ أَبِي وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ إِنْ مِنْ أُمَّتِكَ الضَّعِيفُ فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ [النظر: ٢٣٨٠: ٢].

(۲۳۶۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل امین نبی علیہ السلام سے ملاقات کے لئے آئے اس وقت نبی علیہ السلام "اِجَارُ لِرَاءُ" نامی جگہ میں تھے اور عرض کیا کہ آپ کی امت کے لوگ قرآن کریم کو سات حروف پر پڑھ سکتے ہیں ان میں سے جو شخص کسی خاص قراءت کے مطابق اسے پڑھنا چاہے تو اسی طرح پڑھے جیسے اسے سکھایا گیا ہو اور اس سے رجوع نہ کرے۔

(٢٦٦٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَمَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ حِفْظُهُ مَنْ حِفْظُهُ وَنَيْسَهُ مَنْ نَيْسَهُ قَالَ حَذِيفَةُ فَإِنِّي لَأَرَى أَشْيَاءَ قَدْ كُنتُ نَسِيْتُهَا فَأَعْرِفُهَا كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ قَدْ كَانَ غَائِبًا عَنْهُ يَرَاهُ فَيَعْرِفُهُ وَقَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً قَرَأَ قَعْرَهُ [صححه البخارى (٦٠٤)، ومسلم (٢٨٩١)، وابن حبان (٦٦٣٦)، والحاكم (٤/٤٨٧)]. [انظر: ٢٣٦٩٨، ٢٣٧٩٧].

(۲۳۶۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو جس نے اُسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا اور میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو میں بھول چکا ہوتا ہوں لیکن پھر انہیں دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی غائب ہو اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر اسے اس کے چہرے سے ہی پہچان لیتا ہے۔

(٢٣٦٦) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ شَيْخٍ يُقَالُ لَهُ هِلَالٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ وَحَتَّى عَنْ مَسْحِ الْخُصَا فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دَعُ [النظر: ٢٣٨١٢].

(۲۳۶۶۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے حتیٰ کہ ننگر پول کو دوران نماز برابر رکے کا مسئلہ بھی پوچھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اسے برابر رکے کو نور نہ چھوڑ دو۔

(٣٣٦٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَّرَ بَقَايِي فِيمَكُمُ فَأَقْبَضُوا بِإِلَافَتِهِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ عُمَارَ وَمَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ قَصْدًا قَوْهَ [قال الألباني: (إسناده صحيح)]

ماجة: ۹۷، الترمذی: ۳۶۶۲ و ۳۶۶۳۔ قال شعيب: حسن بطرقه وشواهدہ دون (تمسکوا عمار) وهذا إسناد ضعيف۔ [راجع: ۲۳۶۳۴]۔

(۲۳۶۶۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرتا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود تم سے جوابات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۶۶۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْبَةَ عَنِ ابْنِ لُحْدَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا لِرَجُلٍ أَصَابَتْهُ وَأَصَابَتْ وَلَدَهُ وَوَلَدَهُ وَلَدَهُ [انظر: ۲۳۷۸۶]۔
(۲۳۶۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کے لئے دعا فرماتے تھے تو اس دعا کے اثرات اسے اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں تک کو پہنچتے تھے۔

(۲۳۶۶۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا رَزِينُ بْنُ حَبِيبٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ أَبِي الرَّقَادِ الْعُمَيْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيْتَكُمْ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ بِهَا مُنَافِقًا وَإِنِّي لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فِي الْمَجْلِسِ عَشْرَ مَرَّاتٍ [راجع: ۲۳۷۰۱]۔

(۲۳۶۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں بعض اوقات انسان کوئی جملہ بولتا تھا اور اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا، اور اب ایک ایک مجلس میں اس طرح کے دیہوں کلمات میں روزانہ سنتا ہوں۔

(۲۳۶۶۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنَ الدَّجَالِ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأَى الْعَيْنُ مَاءً أبيضٌ وَالْآخَرُ رَأَى الْعَيْنُ نَارًا تَأْجَجُ فَإِنْ أَفْرَكَنْ وَاحِدًا مِنْكُمُ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَلْيَغْمِضْ ثُمَّ لِيَطْأْ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى عَلَيْهَا ظَفَرٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَخَيْرُ كَاتِبٍ [صححه مسلم (۲۹۳۴)]۔

[انظر: ۲۳۷۲۷، ۲۳۸۳۲]۔

(۲۳۶۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ جہنم بھی ہوگی دونہرں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زن کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی بائیں آنکھ کسی نے پونچھ دی ہوگی اس پر

ایک موٹا ناخن ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر کاتب و غیر کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(۳۶۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ آمَسَ سَأَلَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ قَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَاهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَجَلُ قَالَ لَسْتُ عَنْ بَلْكَ أَسْأَلُ بَلْكَ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَتَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ أَلَيْ تَمُوجُ مَوْجُ الْبَحْرِ قَالَ قَامَسَكَ الْقَوْمُ وَعَلَنْتُ أَنَّهُ إِنِّي أَتَى يَزِيدُ قُلْتُ أَنَا قَالَ لِي أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ قُلْتُ تَعْرِضُ الْفِتْنُ عَلَى الْقُلُوبِ عَرَضُ الْحَصِيرِ فَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكَبَتْ فِيهِ نَكْبَةُ بَيْضَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَشْرَبَهَا نَكَبَتْ فِيهِ نَكْبَةُ سُودَاءُ حَتَّى يَصِيرَ الْقَلْبُ عَلَى قَلْبَيْنِ بَيْضٍ مِثْلِ الصَّفَا لَا يَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدَ مُرْتَدٍّ كَالْكُورِ مُخْبِجًا وَأَمَالَ كَفَّهُ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكُرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ [صححه البحارى (۵۲۵)، ومسلم (۱۴۴)] [انظر ۲۳۶۶۴۲۳۸۳۳].

(۲۳۶۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے، ان کا کہنا ہے کل گزشتہ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس نے فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سب ہی نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم یہ وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے اہل خانہ اور مال سے متعلق ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، اس کا کفارہ تو نماز روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں ان فتنوں کے بارے تم میں سے کسی نے نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائیں گے؟

اس پر لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ اس کا جواب وہ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ ارشاد سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا یقیناً تم نے ہی سنا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ دلوں کے سامنے فتنوں کو اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے چٹائی کو پیش کیا جائے، جودل ان ان سے ناماوس ہوگا اس پر ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا اور جودل اس کی طرف مائل ہو جائے گا اس پر ایک کالا دھبہ پڑ جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دو صورتیں ہو جائیں گی، ایک تو ایسا سفید جیسے چاندی ہو اسے کوئی فتنہ، جب تک آسمان وزمین رہیں گے، نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا ایسا کالا سیاہ جیسے کوئی شخص کٹورے کو اوندھا دے اور پھٹی پھیلا دے، ایسا شخص کسی نیکی کو نیکی اور کسی گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا سوائے اسی چیز کے جس کی طرف اس کی خواہش کا میلان ہو۔

(۲۳۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا

اَتَى لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ [صححه مسلم (۲۸۹۱)].

(۲۳۶۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے قیامت تک پیش آنے والے واقعات کے متعلق بتا دیا ہے اور اس کے متعلق کوئی چیز ایسی نہیں رہی جو میں نے نبی ﷺ سے پوچھ نہ لی ہو البتہ یہ بات نہیں پوچھ سکا کہ اہل مدینہ کو مدینہ سے کون سی چیز نکال دے گی۔

(۲۳۶۷۱) حَدَّثَنَا بَهْزٌ وَأَبُو النَّضْرِ قَالََا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ هُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ أَتَيْتُ الشُّكْرِيَّ فِي رَهْطٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ قَالَ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالَ قُلْنَا بَنُو لَيْثٍ قَالَ فَسَأَلْنَاهُ وَسَأَلْنَا ثُمَّ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ حَدِيثِ حُذَيْفَةَ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى قَافِلِينَ وَغَلَّتِ الدَّوَابُّ بِالْكُوفَةِ فَاسْتَأْذَنْتُ أَنَا وَصَاحِبُ لِي أَبَا مُوسَى فَأَذِنَ لَنَا فَقَدِمْنَا الْكُوفَةَ بَاكِراً مِنَ النَّهَارِ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي إِنِّي دَاخِلُ الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَتِ السُّوْقُ خَرَجْتُ إِلَيْكَ قَالَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا فِيهِ حَلْقَةٌ كَأَنَّمَا قُطِعَتْ رُئُوسُهُمْ يَسْتَمِعُونَ إِلَى حَدِيثِ رَجُلٍ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ إِلَى جَنْبِي قَالَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبْصِرِي أَنْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ لَوْ كُنْتُ كُوفِيًّا لَمْ تَسْأَلْ عَنْ هَذَا هَذَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْخَيْرَ لَنْ يَسْبِقَنِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ يَا حُذَيْفَةُ تَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَاتَّبِعْ مَا فِيهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ هَذِهِ عَلَى دَخْنٍ وَحَمَاعَةٌ عَلَى أَفْدَاءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهُدْنَةُ عَلَى دَخْنٍ مَا هِيَ قَالَ لَا تَرَجِعْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْعَدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فُتْنَةٌ عَمِيَاءَ صَمَاءَ عَلَيْهَا دُعَاءُ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَنْ تَمُوتَ يَا حُذَيْفَةُ وَأَنْتَ غَاصٌّ عَلَى جِدْلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ [انظر: ۲۳۸۱۹، ۲۳۸۲۰، ۲۳۸۲۱، ۲۳۸۲۲، ۲۳۸۲۴].

(۲۳۶۷۱) انہر بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بنو لیس کے ایک گروہ کے ساتھ بیٹھ کر کے پاس آیا، انہوں نے پوچھا کون لوگ ہیں؟ ہم نے بتایا بنو لیس ہیں، ہم نے ان کی خیریت دریافت کی اور انہوں نے ہماری خیریت معلوم کی، پھر ہم نے کہا کہ ہم آپ کے پاس حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں، انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آرہے تھے، کوفہ میں جانور بہت مہنگے ہو گئے تھے، میں نے اپنے ایک ساتھی کے ساتھ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے اجازت لی، انہوں نے ہمیں اجازت دے دی، چنانچہ صبح سویرے کوفہ پہنچ گئے، میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ میں مسجد کے اندر ہوں جب بازار کھل جائے گا تو میں آپ کے پاس آ جاؤں گا۔

میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیئے گئے ہیں، وہ ایک آدمی کی

حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے، میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں، میں نے کہا جی ہاں! اس نے کہا کہ میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ اگر آپ کوئی ہوتے تو ان صاحب کے متعلق سوال نہ کرتے، یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق، کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتا، ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا، میں نے پھر اپنا سوال دہرایا، نبی ﷺ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا فتنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا، اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو، یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو۔

(۲۳۶۷۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَلِيمَانَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ انْطَلَقْتُ إِلَى حَذِيفَةَ الْمَدَائِنِيِّ لِيَأْتِيَ سَارَ النَّاسُ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ يَا رَبِيعُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ قَالَ قُلْتُ عَنْ أَيْ بَالِهِمْ تَسْأَلُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَسَمِعَتْ رَجُلًا يَمُنُّ خَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَاسْتَدَلَّ بِالْمَادَّةِ لِقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [النظر: ۲۳۶۷۲].

[۲۳۸۴۵، ۲۳۶۷۷]

(۲۳۶۷۲) ربیع بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے، میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا، کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟ میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے، وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے، اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۶۷۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ جَرَّاحٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ أَتَاهُ بِالْمَدَائِنِ

فَلَمْ يَكُنْ لَهُ [راجع: ۲۳۶۷۲]۔

(۲۳۶۷۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۷۴) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى حَدِيقَةِ بَنِي الْيَمَانِ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ فَانْطَلَقْتُ أَوْ انْطَلَقْنَا فَلَقِينَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَلَمْ يَدْخُلَاهُ قَالَ قُلْتُ بَلْ دَخَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَيْهِ وَصَلَّى فِيهِ قَالَ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَحُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَذْرِي مَا اسْمُكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ فَمَا عِلْمُكَ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ لَيْلَتَيْهِ قَالَ قُلْتُ الْقُرْآنُ يُخْبِرُنِي بِذَلِكَ قَالَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فَلَحَ أَفْرَأُ قَالَ فَقَرَأْتُ سُبْحَانَ الَّذِي أُسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَلَمْ أَجِدْهُ صَلَّى فِيهِ قَالَ يَا أَصْلَحُ هَلْ تَجِدُ صَلَّى فِيهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَاللَّهِ مَا صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَيْهِ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكَيْبٌ عَلَيْكُمْ صَلَاةٌ فِيهِ كَمَا كَيْبٌ عَلَيْكُمْ صَلَاةٌ فِي الْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَاللَّهُ مَا زَايَلَا الْبُرَاقَ حَتَّى فُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْآخِرَةَ أَجْمَعِ ثُمَّ عَادَا عَوْدَهُمَا عَلَى بَذْلِهِمَا قَالَ ثُمَّ صَحِكَ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ قَالَ وَيُحَدِّثُونَ أَنَّهُ لَرَبَطَهُ لَيْقَرٌ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ قَالَ قُلْتُ أَمَا عَبْدُ اللَّهِ أَيُّ ذَاتِهِ الْبُرَاقُ قَالَ ذَاتُهُ أَبْيَضٌ طَوِيلٌ هَكَذَا خَطْوُهُ مَدُّ الْبَصَرِ [صححه ابن حبان (۴۵)، والحاكم (۳۵۹/۲) قال الألبانی: حسن الإسناد (الترمذی: ۳۱۴۷)]، [انظر: ۲۳۷۲۱، ۲۳۷۲۲]

[۲۳۷۲۳، ۲۳۷۲۲]

(۲۳۶۷۳) زُر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شبِ معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے سبجے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زُر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ! اب جو میں نے ”سبحان الذی اسری بعبدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے سبجے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھ لیے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان

کے دروازے کھول دیے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے، پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے، پھر وہ جہنم کے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے براق کو باندھ دیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا، میں نے پوچھا اے ابو عبد اللہ! براق کس قسم کا جانور تھا؟ فرمایا سفید رنگ کا ایک لمبا جانور تھا جس کا قدم تاحدنگاہ پڑتا تھا۔

(۲۳۶۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شَرِيفُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَنْ يَقُولُ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ عَقْدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ فَإِذَا اسْتَقْبَطَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانِي بَعْدَ مَا مَاتَنِي وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰]

(۲۳۶۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو اپنا سیدھا ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۶۷۶) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الدَّارِ الْقَرِيبَةِ مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الشَّاسِعَةِ كَفَضْلِ الْغَارِ عَلَى الْقَاعِ [انظر: ۲۳۶۷۷]

(۲۳۶۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دور والے گھر پر مسجد کے قریب والے گھر کی فضیلت ایسے ہے جیسے نمازی کی فضیلت جہاد کے انتظار میں بیٹھنے والے پر ہوتی ہے۔

(۲۳۶۷۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ جَرَّاحٍ قَالَ أَبِي وَإِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ عَنْ رَبِيعٍ أَنَّهُ أَتَى حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ يَزُورُهُ وَيُزُورُ أُخْتَهُ قَالَ فَقَالَ حَذِيفَةُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ يَا رَبِيعُ أَخْرَجَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ نَعَمْ لَسَمَى نَفَرًا وَذَلِكَ فِي زَمَنِ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ حَذِيفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَاسْتَدَلَّ الْإِمَارَةَ لَفِيَ اللَّهُ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [راجع: ۲۳۶۷۲]

(۲۳۶۷۷) ربیع بن جرّاح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے، میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟

میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۶۷۸) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ حُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا أَغْطَاهُ فَأَعْطَى الْقَوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ خَيْرًا فَاسْتَنْ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ وَمَنْ أَجْبَرَ مَنْ يَتَّبِعُهُ غَيْرُ مُتَّبِعٍ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ شَرًّا فَاسْتَنْ بِهِ كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهُ وَمَنْ أَوْزَارَ مَنْ يَتَّبِعُهُ غَيْرُ مُتَّبِعٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا (۲۳۶۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں کسی شخص نے لوگوں سے ”سوال“

کیا، لوگ رکے رہے، پھر ایک آدمی نے اسے کچھ دے دیا اور پھر سب لوگ اسے دینے لگے، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کوئی عمدہ طریقہ رائج کرتا ہے، اسے اس کا اجر بھی ملتا ہے اور بعد میں اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں کی جاتی، اور جو شخص اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کرتا ہے، اس میں اس کو بھی گناہ ملتا ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی، اور ان کے گناہ میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

(۲۳۶۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِدَنَّ عَلَى الْخَوْضِ أَقْوَامٌ فَيُخْتَلِعُونَ ذُوْنِي قَالِقُولٍ رَبِّ أَصْحَابِي رَبِّ أَصْحَابِي فَقَالَ لِي إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدُكُمَا يَبْعُدُكَ [صححه مسلم (۲۲۹۷)] [انظر: ۲۳۶۷۹، ۲۳۶۸۰]

(۲۳۶۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۶۸۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدَةَ اللَّهِ بُنْ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِي سَمِعْتُ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَانَتْ فِيهَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا ذَلِكَ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا أَسْرَهُ إِلَيَّ ثُمَّ يَكُنْ حَدَّثَ بِهِ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مُجْلِسًا أَنَا فِيهِ سُبُلٌ عَنْ الْفِتَنِ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ فِيهِنَّ ثَلَاثٌ لَا يَدْرُنَّ شَيْئًا مِنْهُنَّ كِرْيَاحُ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُدَيْفَةُ فَلَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي [صححه مسلم (۲۸۹۱) وابن حبان (۶۶۳۷)] [انظر: ۲۳۶۸۱، ۲۳۶۸۰، ۲۳۶۸۱]

(۲۳۶۸۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے تمام فتنوں کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں ایسا تو نہیں تھا کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ کوئی بات مجھے بتائی ہو جو میرے علاوہ

کسی اور کو نہ بتائی ہو البتہ نبی ﷺ نے جس مجلس میں یہ باتیں بیان فرمائی تھیں، میں اس میں موجود تھا، نبی ﷺ سے فتوں کے متعلق سوالات پوچھے جا رہے تھے اور نبی ﷺ انہیں شاکر و وارہے تھے ان میں تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے ان میں سے کچھ گرمیوں کی ہواؤں جیسے ہوں گے، کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(۲۳۶۸۱) حَدَّثَنَا قُزَّازَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَدْ كَرِهْتُ مَثْلَهُ [راجع: ۲۳۶۸۰]۔

(۲۳۶۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۶۸۲) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَفَّةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ وَحَدِيثَهُ بَنَ الْيَمَانِ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْلُكَ [راجع: ۱۷۵۶۵۰]۔

(۲۳۶۸۲) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیسر جس چیز کو شکار کر کے تمہارے پاس لے آئے، اسے کھالو۔

(۲۳۶۸۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلَى شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَفَّةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ وَحَدِيثَهُ بَنَ الْيَمَانِ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْلُكَ [راجع: ۱۷۵۶۵۰]۔

(۲۳۶۸۳) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا تیسر جس چیز کو شکار کر کے تمہارے پاس لے آئے، اسے کھالو۔

(۲۳۶۸۴) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۳۶۸۵، ۲۳۶۸۶، ۲۳۶۸۷]۔

(۲۳۶۸۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴]۔

(۲۳۶۸۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

(۲۳۶۸۶) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۶۸۴]۔

(۲۳۶۸۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قیامت کے دن تمام اولاد آدم کے سردار ہوں گے۔

اس سے پہلے کیا ہوگا؟ قیامت سے پہلے فتنے ہوں گے اور ”ہرج“ ہوگا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فتنہ کا معنی تو ہم سمجھ گئے، ہرج سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اہل حبش کی زبان میں اس کا معنی قتل ہوتا ہے اور لوگوں میں اجنبیت پیدا ہو جائے گی اور کوئی کسی کو نہیں پہچانے گا۔

(۲۳۶۹۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا فِي جَنَازَةِ حَدِيقَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ صَاحِبَ هَذَا السَّرِيرِ يَقُولُ مَا بِي بَأْسٌ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ افْتَلَسْتُ لَأَدْخُلَنَّ بَيْتِي فَلَيْنَ دُخِلَ عَلَيَّ لَأَقُولَنَّ هَا بُوُ يَا بُنَيَّ وَإِنَّمَلَ [انظر: ۲۳۷۲۴]۔

(۲۳۶۹۶) ربیعؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہؓ کے جنازے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے چار پائی پر لیئے ہوئے اس شخص سے سنا ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث جب سنی ہے مجھے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا کہ اگر تم لوگ لڑنے لگو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا اگر کوئی میرے گھر میں بھی آ گیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آؤ اور میرا اور اپنا گناہ لے کر لوٹ جاؤ۔

(۲۳۶۹۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حَدِيقَةَ فَقُلْنَا دُلَّنَا عَلَى أَقْرَبِ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِيًّا وَسَمْنَا وَدَلَّا نَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ فَقَالَ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِيًّا وَسَمْنَا وَدَلَّا ابْنُ أُمِّ عَبْدِ حَتَّى يَتَوَارَى عَنِّي فِي سِجِّهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُخْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ زُلْفَةً [صححه البخاری (۳۷۶۲)۔ قال الترمذی: حسن صحيح]۔ [انظر: ۲۳۷۲۰، ۲۳۷۲۱]۔

(۲۳۶۹۷) عبدالرحمن بن یزیدؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقہ اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۶۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ فِيهِ شَيْئًا يَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ إِلَّا قَدْ ذَكَرَهُ حِفْظُهُ مِنْ حِفْظِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ إِنِّي لَأَرَى الشَّيْءَ فَأَذْكُرُهُ كَمَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ غَابَ عَنْهُ ثُمَّ رَأَاهُ فَعَرَفَهُ [راجع: ۲۳۶۶۳]۔

(۲۳۶۹۸) حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو، جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا،

اور میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہوں جو میں بھول چکا ہوتا ہوں لیکن پھر انہیں دیکھ کر پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی غائب ہو اور دوسرا آدمی اسے دیکھ کر اسے اس کے چہرے سے ہی پہچان لیتا ہے۔

(۲۳۶۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُنْصَوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَرْفَعُ إِلَى عُثْمَانَ الْخُدَيْدِ مِنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ يَعْنِي نَمَامًا [راجع: ۲۳۶۳۶]۔

(۲۳۶۹۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ صِلَةَ بْنِ رُقْرُقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ خَوْفٍ تَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ سَأَلَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَإِذَا سَجَدَ قَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى [راجع: ۲۳۶۲۹]۔

(۲۳۷۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُهَيْشٍ حَدَّثَنِي أَبُو الرُّقَادِ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَوْلَايَ وَأَنَا غُلَامٌ فَلَدِفْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ وَهُوَ يَقُولُ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصِيرُ مُنَافِقًا وَإِنِّي لَأَسْمَعُهَا مِنْ أَحَدِكُمْ فِي الْمَقْعَدِ الْوَاحِدِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ لَتَأْمُرَنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَلَتَحَاضُنَّ عَلَى الْخَيْرِ أَوْ لَيَسْتَجْتَنِبَنَّ اللَّهُ جَمِيعًا بِعَذَابٍ أَوْ لَيُؤْمَرَنَّ عَلَيْكُمْ شَرَّارُكُمْ ثُمَّ يَدْعُو خِيَارَكُمْ فَلَا يَسْتَجَابُ لَكُمْ [راجع: ۲۳۶۶۷]۔

(۲۳۷۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے دورِ باسعادت میں بعض اوقات انسان کوئی جملہ بولتا تھا اور اس کی وجہ سے منافق ہو جاتا تھا اور اب ایک ایک مجلس میں اس طرح کے دیہوں کلمات میں روزانہ سنتا ہوں۔

تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعا میں کرو گے لیکن تمہاری دعا میں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۷۰۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ يَشْوُصُ قَاهُ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۲۱]۔

(۲۳۷۰۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۷۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَشْرَبُوا فِي الذَّهَبِ وَلَا فِي الْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالذِّيَّاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [صححه البخاری (۵۴۲۶) ومسلم (۲۰۶۷)]

قال الترمذی: حسن صحیح [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۷۰۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ریشم و دریا پہنے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۰۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ ابْنِ وَدِيعَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي قُرَازَةَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبَابٍ فَقَدْ احْتَرَسَهَا قَالَ فَحَقَلْ يَقْلَبُ ضَبًّا مِنْهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسَبَّحَتٌ قَالَ وَأَكْثَرُ عِلْمِي أَنَّهُ قَالَ مَا أَذْرِي مَا فَعَلْتَ قَالَ وَمَا أَذْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا وَقَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُ وَقَالَ حَصِينٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ وَذَكَرَ شَيْئًا نَحْوًا مِنْ هَذَا قَالَ فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ وَلَمْ يَنْهَ أَحَدًا

[راجع: ۲۱۸۰۹۲]

(۲۳۷۰۴) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گدوہ شکار کر کے لایا، نبی ﷺ نے ان میں سے ایک گدوہ کو الٹ پلٹ کر دیکھا اور فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی تھیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

(۲۳۷۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَمْرُو بْنُ صُلَيْعٍ حَتَّى أَتَيْنَا حَذِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنْ مَضْرٍ لَا تَدْعُ إِلَيْهِ فِي الْأَرْضِ عَدُوًّا صَالِحًا إِلَّا قَتَلْتَهُ وَأَهْلَكَهُ حَتَّى يَذَرَ كَهَا اللَّهُ يَحْنُودٌ مِنْ عِبَادِهِ فَيُذَلِّهَا حَتَّى لَا تَمْنَعَ ذَنْبَ تَلْعَةٍ

(۲۳۷۰۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قبیلہ مضر میں پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ قتلے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی ٹیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا۔

(۲۳۷۰۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ آيَلَةٍ وَمَضْرٍ أَكْثَرُ أَوْ قَالَ مِثْلُ عَدَدِ نَجْمِ السَّمَاءِ مَأْوَةٌ أُخْلِى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الْفَلَّاحِ وَأَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ

(۲۳۷۰۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کی مسافت اتنی ہے جتنی ایلہ اور مضر کے درمیان ہے اس کے برتن آسمانوں کے ستاروں کے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مٹک سے زیادہ مہک والا ہوگا جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۲۳۷۷) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْ حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَيْلَةٍ وَمُضَرٍّ فَذَكَرَهُ وَكَذَا قَالَ يُونُسُ كَمَا قَالَ عَفَّانُ [انظر: ۲۳۷۳۶، ۲۳۸۴۴].

(۲۳۷۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِيمَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ رَأَيْتُمُوهُ أَمْ شِئْنَا عَهْدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَأَفْئَةٍ وَلَكِنْ حَدِيفَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا مِنْهُمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَحْمَلُ فِي سَمِّ الْخَيْطِ [راجع: ۱۹۰۹۱].

(۲۳۷۸) قیس بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابوالیقظان! یہ بتائیے کہ جس سئلے میں آپ لوگ پڑ چکے ہیں، وہ آپ کی اپنی رائے ہے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی خاص وصیت ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خصوصیت کے ساتھ ایسی کوئی وصیت نہیں فرمائی جو عام لوگوں کو نہ کی ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا میری امت میں بارہ منافق ہوں گے، ان میں سے آٹھ لوگ وہ ہوں گے جو جنت میں داخل ہوں گے اور نہ اس کی مہک پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ٹانگے میں داخل ہو جائے۔

(۲۳۷۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَلَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنْتُ عَلَيْكُمْ صَلَاةً نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۸۴۹].

(۲۳۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہ نماز فرض ہو جاتی۔

(۲۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ جُمَيْعٍ قَالَ أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ مِثْلَ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ حَدِيفَةَ وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعُقَبَةِ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ انْشُدْكَ اللَّهُ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعُقَبَةِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أَخْبِرْهُ إِذْ سَأَلْتَ قَالَ إِنْ كُنَّا نَخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فَقَالَ الرَّجُلُ كُنَّا نَخْبِرُ أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ قَالَ فَإِنْ كُنْتُ مِنْهُمْ وَقَالَ أَبُو نُعَيْمٍ فِيهِمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ ثَمَانِيَةً عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنِي عَشَرَ مِنْهُمْ حُرِبَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَوْمِ الْأَشْهَادِ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْأَشْهَادُ وَعَدْنَا ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مَنَادَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ وَقَدْ كَانَ فِي حَرِّهِ قَمَسَى فَقَالَ لِلنَّاسِ إِنْ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ [صححه مسلم (۲۷۷۹)] [انظر: ۲۳۷۸۷، ۲۳۸۰۱].

(۲۳۷۱۰) ابو الطفیل کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ معمولی سی تکرار ہوئی تھی جیسا کہ لوگوں میں ہو جاتی ہے انہوں نے پوچھا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ بیعت عقبہ میں شریک ہونے والے لوگ کتنے تھے؟ لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب یہ آپ سے پوچھ رہے ہیں تو آپ انہیں بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تو یہی بتایا گیا ہے کہ وہ چودہ آدمی تھے اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں تو ان کی تعداد پندرہ ہو جاتی ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان میں بارہ آدمی دنیا کی زندگی اور گواہوں کے اٹھنے کے دن اللہ اور اس کے رسول کے لئے جنگ ہیں۔

اور تین لوگوں کی طرف سے عذر بیان کیا جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم نے نبی ﷺ کے منادی کا اعلان نہیں سنا تھا اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ لوگ کیا چاہتے ہیں اس کی وضاحت ابو احمد کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ روانہ ہوئے اور لوگوں سے فرمادیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے لیکن جب نبی ﷺ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ کچھ لوگ ان سے پہلے وہاں پہنچ چکے ہیں نبی ﷺ نے انہیں لعنت علامت کی۔

(۲۳۷۱۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بَلَالٍ الْغُبَيْسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ مَا أُخِيَّةٌ بَعْدَ أُخِيَّةٍ كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ يُدْفَعُ عَنْهَا مِنَ الْمَكْرُوهِ أَكْثَرُ مِنْ أُخِيَّةٍ وَضِعَتْ فِي هَذِهِ الْبُقْعَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ الْيَوْمَ مُعْشَرُ الْعَرَبِ لَتَأْتُونَ أَهْرَافًا إِنَّهَا لَمِیَّ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَاقُ عَلَى وَجْهِهِ [راجع: ۲۳۶۵۰]۔

(۲۳۷۱۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان خیموں کے بعد کوئی خیمے نہ رہے جو نبی ﷺ کے ساتھ بدر میں تھے اور جس طرح ان کا دفاع ہوا کسی اور کا دفاع نہ ہو سکا اور جب بھی کوئی قوم ان کے ساتھ ہوا ارادہ کرتی تو کوئی نہ کوئی چیز انہیں اپنی طرف مشغول کر لیتی تھی اور فرمایا اے گروہ عرب! آج کل لوگ ایسی باتیں کر رہے ہو جنہیں ہم لوگ نبی ﷺ کے زمانے میں ”نفاق“ قرار دیتے تھے۔

(۲۳۷۱۲) حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَحَتْهُمْ النَّارُ يَقَالُ لَهُمْ الْجَهَنَّمِيُّونَ [النظر: ۲۳۸۱۷ و ۲۳۸۱۸]۔

(۲۳۷۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں ”جہنمی“ کہا جائے گا۔

(۲۳۷۱۳) حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ النَّبِيِّ عَنْ نَعِيمٍ قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَسْنَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِي فَقَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ

حَسَنٌ اِبْنَعَاءَ وَجِهَ اللّٰهُ حُخِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْنَعَاءَ وَجِهَ اللّٰهُ حُخِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اِبْنَعَاءَ وَجِهَ اللّٰهُ حُخِمَ لَهٗ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

(۲۳۷۱۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنا سینہ نبی ﷺ کے لئے تکیہ بنا رکھا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص (رضاء الہی کے لئے) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اقرار کرے اور اس کی زندگی اسی اقرار پر ختم ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الہی کے لئے ایک دن روزہ رکھے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص رضاء الہی کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا اختتام ہو تو وہ بھی جنت میں داخل ہوگا۔

(۲۳۷۱۴) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَحْلًا يَنْتَمِ الْحَدِيثُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ تَمَامًا صَحَّحَهُ مَسْلَمٌ (۱۰۵) [انظر ۲۳۷۷۹، ۲۳۷۷۹، ۲۳۸۴۳]

(۲۳۷۱۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ [انظر ۲۳۷۷۹، ۲۳۸۴۰]

(۲۳۷۱۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۷۱۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحَدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيَعَنَّ عَلَيْكُمْ قَوْمًا ثُمَّ تَدْعُوهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ [راجع: ۲۳۶۹۰]

(۲۳۷۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ امر بالمعروف کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تم پر ایسا عذاب مسلط کر دے گا کہ تم اللہ سے دعائیں کرو گے لیکن تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔

(۲۳۷۱۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ حَدَّثَنَا السَّهْرُ بْنُ نَسِيرٍ الْأَزْدِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي شَرٍّ فَذَهَبَ اللَّهُ بِذَلِكَ الشَّرِّ وَجَاءَ بِالْخَيْرِ عَلَى يَدَيْكَ فَهَلْ بَعْدَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا هُوَ قَالَ فَيَنْ قَطْعِي اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يَبِيعُ بَعْضُهَا بَعْضًا تَأْتِيكُمْ مُشْتَبِهَةٌ كَوْجُوهُ الْبَقَرِ لَا تَدْرُونَ أَيُّهَا مِنْ أَتَى

(۲۳۷۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم لوگ شر میں تھے اللہ نے آپ

کے ذریعے اسے دور فرمادیا اور آپ کے ہاتھوں خیر کا دور دورہ فرمادیا، کیا اس خیر کے بعد بھی شرم ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تاریک رات کے حصوں کی طرح فتنے رونما ہوں گے جو بے درپے آئیں گے اور تم پر اس طرح اشتباہ ہو جائے گا جیسے گائے کے چہرے ہوتے ہیں اور تم ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ معلوم نہیں کر سکو گے۔

(۲۳۷۱۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتَنِي أَنِّي مِنْهُ مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مِنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَأَلَّفْتُ مِنِّي وَسَمِعْتَنِي قَالَ فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي فَإِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَلَّى مَعَهُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ لَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِشَاءَ ثُمَّ انْفَلَّ فَبَعَثَهُ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ فَتَجَاهَ ثُمَّ ذَهَبَ فَاتَّبَعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ حُذَيْفَةُ قَالَ مَا لَكَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْأَمْرِ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَأَمْلَكَ ثُمَّ قَالَ أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي قُبِيلُ قَالَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطِ الْأَرْضَ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ فَاسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلَّمَ عَلَيَّ وَيُسَرِّبَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ [صححه ابن خزيمة (۱۱۹۴)، وابن حبان (۶۹۰) و (۷۱۲۶)،

والحاكم (۱۵۱/۳)، قال الترمذی: حسن غریب. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: (۳۷۸۱)]. [النظر: ۲۳۸۲۹].

(۲۳۷۱۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں اس کا اندازہ بتا دیا، وہ مجھے سخت ست اور برا بھلا کہنے لگیں، میں نے ان سے کہا کہ پیچھے ہٹیں، میں نبی ﷺ کے پاس جا رہا ہوں، مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور اس وقت تک انہیں چھوڑوں گا نہیں جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے استغفار نہ کریں۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، اس کے بعد نبی ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور وہاں چلے گئے میں بھی پیچھے ہو گیا راستے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی ﷺ باتیں کرنے لگے، جب وہ چلا گیا تو میں نبی ﷺ کے پیچھے چل پڑا، نبی ﷺ نے میری آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا حذیفہ ہوں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے۔

پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملا تھا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اتر اٹھا، اس نے پروردگار سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہو اور یہ خوشخبری دے کہ حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں اور فاطمہ خواتین جنت کی سردار ہیں۔

(۲۳۷۱۹) حَدَّثَنَا اسودُ بْنُ غَابِرٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ تَبِعْتُهُ وَهُوَ يُرِيدُ يَدْخُلُ بَعْضُ حُجْرِهِ فَقَامَ وَأَنَا خَلْفُهُ كَأَنَّهُ يَكَلِّمُ أَحَدًا قَالَ ثُمَّ قَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ حَدِيثُهُ قَالَ أَتَدْرِي مَنْ كَانَ مَعِيَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ جَبْرِيلَ جَاءَ يُسْئِرُنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُهُ فَاسْتَفْهِرُوا لِي وَلَأَمْلِي قَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ يَا حَدِيثُهُ وَلَأَمْلُكَ

(۲۳۷۱۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ہمراہ ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر ان کے پیچھے ہولیا، راستے میں کوئی آدمی مل گیا جس سے نبی ﷺ باتیں کرنے لگے، جب وہ چلا گیا تو میں نبی ﷺ کے پیچھے چل پڑا، نبی ﷺ نے میری آواز سن لی اور پوچھا کون ہے؟ میں نے عرض کیا حذیفہ ہوں، نبی ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے سارا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تمہیں اور تمہاری والدہ کو معاف فرمائے۔

پھر فرمایا کہ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا تھا جو ابھی کچھ دیر پہلے مجھے ملتا تھا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترتا تھا، اس نے پروردگار سے اس بات کی اجازت لی تھی کہ مجھے سلام کرنے کے لئے حاضر ہوا اور یہ خوشخبری دے کہ حسن اور حسین جو انان جنت کے سردار ہیں۔

(۲۳۷۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو قَطْنٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ قَالُوا هَذَا مَبْلُغُ الْأُمَرَاءِ قَالَ حَدِيثُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ قَنَاتُ الْجَنَّةِ [راجع: ۱۲۳۶۳۶] (۲۳۷۲۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۲۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَدِيثِهِ بَنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ بِالْبَرِاقِ وَهُوَ ذَابَةٌ أبيضٌ طَوِيلٌ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مَنْتَهَى طَرَفِهِ فَلَمْ نَزَالِ ظُهُورُهُ أَنَا وَجَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَفُتِحَتْ لَنَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَالَ حَدِيثُهُ بَنِ الْيَمَانِ وَلَمْ يَصِلْ فِي بَيْتِ الْمُقَدَّسِ قَالَ زُرَّ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَدْ صَلَّى قَالَ حَدِيثُهُ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَعُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَعْرِفُ اسْمَكَ فَقُلْتُ أَنَا زُرَّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى قَالَ فَقُلْتُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ قَالَ فَبُهِلَ تَجَدُّهُ صَلَّى لَوْ صَلَّى لَصَلَّيْتُمْ فِيهِ كَمَا تَصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ زُرَّ وَرَبَطَ الذَّابَّةَ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرِبُطُ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَدِيثُهُ أَوْ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ مِنْهُ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا [راجع: ۱۲۳۶۷۴]۔

(۲۳۷۲۱) زر بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شبِ محراب کا واقعہ

بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی ﷺ بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے سبجے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زر بن حبیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات کو نبی ﷺ نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے ”سبحان الذی اسوی بعدہم“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے سبجے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا انبی ﷺ نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی ﷺ بیت المقدس میں نماز پڑھ لیتے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آنکہ ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے گئے تھے پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے براق کو باندھ دیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا۔

(۲۳۷۳۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَيْتُ بِالْبَرَاءِ فَقَدْ كَرَّمَهُ قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ يَعْنِي هَذَا الْحَدِيثَ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَقَالَ عَفَّانٌ وَفِيهِمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ [راجع: ۲۳۷۴۷]

(۲۳۷۴۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۳۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ قَالَ قَالَ فُتَيْ مَنَا مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ لِحَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبَتَهُ قَالَ نَعَمْ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنَّا نَحْبُدُ قَالَ وَاللَّهِ لَوْ أَدْرَسْنَاهُ مَا تَرَكْنَاهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَلَجَعَلْنَاهُ عَلَى أَعْنَاقِنَا قَالَ فَقَالَ حَدِيثُهُ يَا ابْنَ أَخِي وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ وَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ هَوِيًّا ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَقُومُ فَيَنْظُرَ لَنَا مَا فَعَلَ الْقَوْمُ يَشْتَرِطُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَرْجِعَ أَذْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَمَا قَامَ رَجُلٌ ثُمَّ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيْنَا فَقَالَ مَنْ رَجُلٌ يَقُومُ فَيَنْظُرَ لَنَا مَا فَعَلَ الْقَوْمُ ثُمَّ يَرْجِعُ يَشْتَرِطُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الرَّجْعَةَ أَسْأَلَ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ رَفِيقِي فِي الْحَنَةِ فَمَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ مَعَ شِدَّةِ الْخَوْفِ وَشِدَّةِ الْجُوعِ وَشِدَّةِ الْبُرْدِ فَلَمَّا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنْ لِي بُدٌّ مِنَ الْقِيَامِ حِينَ دَعَانِي فَقَالَ يَا حَذِيقَةُ فَأَذْهَبْ فَأَدْخُلِي فِي الْقَوْمِ فَانْظُرِي مَا يَفْعَلُونَ وَلَا تُحَدِّثِي شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَانِي قَالَ فَذَهَبْتُ فَدَخَلْتُ فِي الْقَوْمِ وَالرَّيْحُ وَجُودُ اللَّهِ تَفَعَّلَ مَا تَفَعَّلَ لَا تَقِرُّ لَهُمْ قَدْرٌ وَلَا نَارٌ وَلَا بِنَاءٌ فَقَامَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لِيَنْظُرُ امْرُؤٌ مِنْ جَلِيسِهِ فَقَالَ حَذِيقَةُ فَأَخَذَتْ بِيَدِ الرَّجُلِ الَّذِي إِلَى جَنْبِي فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ ثُمَّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ وَاللَّهِ مَا أَصْبَحْتُمْ بِدَارٍ مُقَامٍ لَقَدْ هَلَكَ الْكُرَاعُ وَأَخْلَفْتُنَا بَنُو قُرَيْظَةَ بَلْعَانَا مِنْهُمْ الَّذِي نَكْرَهُ وَلَقِينَا مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ مَا تَرَوْنَ وَاللَّهِ مَا تَطْمَئِنُّ لَنَا قَدْرٌ وَلَا تَقُومُ لَنَا نَارٌ وَلَا يَسْتَمْسِكُ لَنَا بِنَاءٌ فَأَرْتَحِلُوا فَإِنِّي مُرْتَحِلٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى حَمَلِيهِ وَهُوَ مَقْعُولٌ فَجَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ ضَرَبَهُ قَرْنَتَ عَلَى ثَلَاثٍ فَمَا أَطْلُقَ عِقَالَهُ إِلَّا وَهُوَ قَائِمٌ وَلَوْلَا عَهْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَدَّثُ شَيْئًا حَتَّى تَأْتِيَنِي وَلَوْ شِئْتُ لَقَتَلْتُهُ بِسَهْمٍ قَالَ حَذِيقَةُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يَصْلِي فِي مِرْطٍ لِبَعْضِ نِسَائِهِ مَرَحَلٍ فَلَمَّا رَأَى أَنِّي دَخَلْتُ إِلَيْ رَحْلِي وَطَرَحَ عَلَيَّ طَرَفَ الْمِرْطِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ وَإِنَّهُ لَفِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ الْخَبْرَ وَسَمِعْتُ غَطْفَانَ بِمَا فَعَلْتُ قُرَيْشٌ وَانْشَمَرُوا إِلَيَّ بِلَادِهِمْ

(۲۳۷۲۳) محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہم اہل کوفہ میں سے ایک نوجوان نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ اے ابوعبداللہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور شرف صحبت حاصل کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جیتھے! سائل نے پوچھا کہ آپ لوگ کیا کرتے تھے؟ فرمایا ہم اپنے آپ کو مشقت میں ڈال دیتے تھے سائل نے کہا: بخدا! اگر ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیتے تو انہیں زمین پر نہ چلنے دیتے بلکہ اپنی گردنوں پر بٹھالیتے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیتھے! بخدا ہم نے غزوہ خندق کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی تاریکی میں عشاء کی نماز پڑھا لی اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کون آدمی جا کر دشمنوں کے حالات کا جائزہ لے کر آئے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وعدہ کیا کہ اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا، لیکن کوئی کھڑا نہ ہوا، رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ نماز پڑھا لی، پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر وہی اعلان کیا اور اس مرتبہ فرمایا کہ وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر بھی شدت خوف، بھوک اور سردی کی شدت سے کوئی بھی کھڑا نہ ہوا۔

جب کوئی بھی کھڑا نہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، اس وقت میرے لئے کھڑے ہونے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کے کیا حالات ہیں اور واپس ہمارے پاس آنے تک کوئی نیا کام نہ کرنا چاہیے میں چلا گیا اور دشمن کے لشکر میں گھس گیا، جہاں ہوا میں اور اللہ کے لشکر اپنا کام کر رہے تھے اور ان کی کوئی ہتھیار آگ اور خیمہ بھر نہیں پا رہا تھا، یہ دیکھ کر ابوسفیان بن حرب کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے گروہ قریش! ہر آدمی دیکھ لے کہ اس کے ساتھ کون بیٹھا ہے؟ (کہیں کوئی جاسوس نہ ہو) اس پر میں نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے بتایا

کہ میں فلاں بن فلاں ہوں، پھر ایوسفیان کہنے لگا اے گروہ قریش! بخدا اگر جس جگہ تمہارے لئے مزید ٹھہرنا اب ممکن نہیں رہا، موسیٰ ہلاک ہو رہے ہیں، بخوفریظہ نے بھی ہم سے وعدہ خلائی کی ہے اور ہمیں ان کی طرف سے ٹاپنندہ یہ حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس ہوا سے جو حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ تم دیکھ ہی رہے ہو کہ کوئی ہانڈی ٹھہر نہیں پا رہی، آگ جل نہیں رہی اور خیمے اپنے جگہ کھڑے نہیں رہ پارے، اس لئے میری رائے تو یہ ہے کہ تم لوگ واپس روانہ ہو جاؤ اور میں تو واپس جا رہا ہوں۔

یہ کہہ کر وہ اپنے گھوڑے کی طرف چل پڑا جو رسی سے باندھا گیا تھا اور اس پر سوار ہو کر ایڑ لگا دی، وہ تین مرتبہ اچھلا لیکن جب اس نے رسی چھوڑ دی تو وہ کھڑا ہو گیا، اگر نبی ﷺ نے مجھے نصیحت نہ کی ہوتی کہ کوئی نیا کام نہ کرنا جب تک میرے پاس واپس نہ آ جاؤ، اور پھر میں چاہتا تو اپنا تہر مار کر اسے قتل کر سکتا تھا، پھر میں نبی ﷺ کی طرف واپس روانہ ہو گیا، نبی ﷺ اس وقت اپنی کسی زوجہ محترمہ کی بالوں سے بنی ہوئی چادر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، مجھے دیکھ کر نبی ﷺ نے اپنے خیمے میں بنی بلا لیا اور چادر کا ایک کوننا چھ پر ڈال دیا، پھر رکوع اور جہد کیا جبکہ میں خیمے میں ہی رہا، جب سلام پھیر چکے تو میں نے نبی ﷺ کو ساری بات بتا دی اور سو غطفان کو جب پتہ چلا کہ قریش نے کیا کیا ہے تو وہ اپنے علاقے میں ہی واپس رک گئے

(۲۳۷۲۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ قَالَ كُنْتُ فِي جَنَازَةِ حَدِيفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ سَمِعْتُ هَذَا يَقُولُ بَعْضُي حَدِيفَةَ يَقُولُ مَا بِي بَأْسٌ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ افْتَنَلْتُمْ لَأَنْظُرَنَّ أَقْصَى بَيْتٍ فِي دَارِي فَلَاذْخُلْنَهُ فَلَيْزَ دُخِلَ عَلَيَّ لَأَقُولَنَّ هَا بُوَ يَأْتِينِي وَإِلَيْكَ أَوْ ذُنْبِي وَذُنْبُكَ [راجع ۲۳۶۹۶]

(۲۳۷۲۳) ربی ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے جنازے میں ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے چار پائی پر لیئے ہوئے اس شخص سے سنا ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث جب سے سنی ہے مجھے اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا کہ اگر تم لوگ لڑنے لگو گے تو میں اپنے گھر میں داخل ہو جاؤں گا، اگر کوئی میرے گھر میں بھی آ گیا تو میں اسے کہہ دوں گا کہ آؤ اور میرا اور اپنا گناہ لے کر لوٹ جاؤ۔

(۲۳۷۲۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَنَّ سَمِعَ أَبَا تَمِيمٍ الْجَنَيْشَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ اللَّهِ سَمِعَ حَدِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ غَابَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَنْ يَخْرُجَ فَلَمَّا عَرَجَ سَجَدَ سَجْدَةً فَظَنَّا أَنَّ نَفْسَهُ قَدْ قَبِضَتْ فِيهَا فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ إِنْ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْتَشَارَنِي فِي أَمْرِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِمْ فَقُلْتُ مَا شِئْتُ أَيْ رَبِّ هُمْ خَلْقُكَ وَعِبَادُكَ فَاسْتَشَارَنِي الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ كَذَلِكَ فَقَالَ لَا أَحْزِنُكَ فِي أَمْرِكَ يَا مُحَمَّدُ وَبَشِّرْنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ الْحِجَّةَ مِنْ أُمَّيِّ سَبْعُونَ أَلْفًا مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ حِسَابٌ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَيَّ فَقَالَ اذْعُ تُحِبُّ وَسَلْ تُعْطُ فَقُلْتُ لِرَسُولِهِ أَوْعُطِي رَبِّي سُوْلِي فَقَالَ مَا أُرْسِلُنِي إِلَيْكَ إِلَّا لِأُعْطِيكَ وَلَقَدْ أُعْطَانِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ وَلَا فَحْرَ وَغَفَرَنِي مَا

تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِي وَمَا تَأَخَّرَ وَأَنَا أُمْسِي حَيًّا صَحِيحًا وَأَعْطَانِي أَنْ لَا تَجُوعَ أُمِّي وَلَا تَغْلَبَ وَأَعْطَانِي الْكُوْثُرَ فَهُوَ نَهْرٌ مِنَ الْجَنَّةِ يَسِيلُ فِي حَوْضِي وَأَعْطَانِي الْعِزَّ وَالنَّصْرَ وَالرُّغْبَ يَسْعَى بَيْنَ يَدَيَّ أُمِّي شَهْرًا وَأَعْطَانِي أَلَى أَوَّلِ اللَّيْلِ إِذْخُلُ الْجَنَّةَ وَطَيَّبَ لِي وَلَأُمِّي الْغَنِيْمَةَ وَأَحَلَّ لَنَا كَثِيرًا مِمَّا شَدَّدَ عَلَيَّ مَنْ قَبْلَنَا وَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرْجٍ

(۲۳۷۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے گھر میں ہی رہے، باہر تشریف نہیں لائے اور ہم یہ سمجھنے لگے کہ اب نبی ﷺ باہر نہیں آئیں گے جب نبی ﷺ باہر آئے تو اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہمیں اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں نبی ﷺ کی روح ہی پرواز نہ کر گئی ہو جب سر اٹھایا تو فرمانے لگے کہ میرے رب نے میری امت کے متعلق مجھ سے مشورہ کیا کہ میں ان کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ میں نے عرض کیا کہ پروردگار! آپ جو چاہیں وہ آپ کی مخلوق اور آپ کے بندے ہیں پھر دوبارہ مشورہ کیا اور میں نے یہی جواب دیا تو اس نے فرمایا کہ اے محمد ﷺ! میں آپ کو آپ کی امت کے حوالے سے غمگین نہیں کروں گا اور اس نے مجھے بشارت دی کہ میرے ساتھ میری امت میں سے سب سے پہلے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار مزید ہوں گے جن کا کوئی حساب کتاب نہ ہوگا۔

پھر میرے پروردگار نے میرے پاس یہ پیغام بھیجا کہ آپ دعا کیجئے آپ کی دعا قبول کی جائے گی سوال کیجئے آپ کو عطا کیا جائے گا میں نے قاصد سے پوچھا کہ کیا میرا پروردگار میری درخواست پر مجھے عطا کرے گا؟ قاصد نے جواب دیا کہ اس نے مجھے آپ کے پاس دینے کے ارادے ہی سے تو بھیجا ہے پھر میرے پروردگار نے مجھے عطا فرمایا اور میں اس پر فخر نہیں کرتا اس نے میرے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے جبکہ میں زندہ سلامت چل پھر رہا ہوں اس نے میری یہ درخواست قبول کر لی کہ میری امت قحط سالی سے ہلاک نہ ہوگی اور ان پر کوئی غالب نہ آئے گا نیز اس نے مجھے حوض کوثر عطا فرمایا جو کہ جنت کی ایک نہر ہے اور میرے حوض میں آ کر گرتی ہے نیز اس نے مجھے عزت مدد اور رعب عطا فرمایا جو میری امت نے آگے ایک ماہ کی مسافت پر دوڑتا ہے نیز اس نے مجھے یہ سعادت عطا فرمائی کہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا نبی میں ہوں گا میرے اور میری امت کے لئے مالی قیمت کو حلال کر دیا اور بہت سے وہ سخت احکام جو ہم سے پہلے لوگوں پر تھے انہیں ہم پر حلال کر دیا اور ہم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔

(۴۳۷۶) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ أَنْظَرُكُمْ لِيَرَفَعُ لِي رَجُلًا مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا عَرَفْتَهُمْ اخْتَلَعُوا ذَوْلِي فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدُنَا بَعْدَكَ [راجع: ۲۳۶۷۹]۔

(۲۳۶۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے

کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۲۷) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَارًا تَحْرِقُ وَقَالَ حُسَيْنٌ مَرَّةً تَحْرِقُ وَنَهْرُ مَاءٍ بَارِدٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلَا يَهْلِكَنَّ بِهِ لِيُعْمِضَنَّ عَيْنَيْهِ وَلْيَقَعْ فِي الْيَمِّ يَرَاهَا نَارًا فَإِنَّهَا نَهْرُ مَاءٍ بَارِدٍ

[راخع: ۲۳۶۶۸]

(۲۳۷۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات و حال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا، اس کے ساتھ ہتی ہوئی دھنریں ہوں گی، جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی بوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکی ہوئی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو اس میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ شہنشاہ پانی ہوگا۔

(۲۳۷۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رَبِيعِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَتَى لَقِيتُ بَعْضَ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ يَعْزُ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنْتُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ أَكْرَهَهَا مِنْكُمْ فَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ إِذَا قَالَ الْأَلْسَانُ: صحيح (ابن ماجة: ۲۱۱۸) قال شعيب: هذا إسناد رجاله

ثقات لكنه منقطع

(۲۳۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ بعض اہل کتاب سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ تم ایک بہترین قوم ہوتے اگر تم یوں نہ کہتے کہ جو اللہ نے چاہا اور جو محمد (ﷺ) نے چاہا۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم یہ جملہ پہلے کہتے تھے جس سے تمہیں روکتے ہوئے مجھے حیا مانع ہو جاتی تھی، اب یہ کہا کرو کہ جو اللہ نے چاہا پھر جو محمد (ﷺ) نے چاہا۔

(۲۳۷۹) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي لَمْ أَغْدِهِ إِلَى غَيْرِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ يَا حُذَيْفَةُ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ إِذَا قَالَ الْأَلْسَانُ: (ابن ماجة: ۳۸۱۷) قال شعيب:

صحيح لغيره دون ذممة اللسان [انظر: ۲۳۷۶۳، ۲۳۷۵۴، ۲۳۸۱۵]

(۲۳۷۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ

دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا، میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سورت بہت توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۲۰) قَالَ فَلَا تَكْرَهُهُ يَا بِي بَرْدَةُ بْنُ أَبِي مُوسَى فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِائَةَ مَرَّةٍ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ [راجع: ۱۹۹۰۸]

(۲۳۷۳۰) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روزانہ سورت بہت توبہ کرتا ہوں۔
(۲۳۷۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هَذِيًا وَذَلًّا وَسَمَنًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ لَا أَذْرَى مَا يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ [صححه البخاری (۶۰۹۷)]

(۲۳۷۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے، گھر سے نکلنے سے لے کر واپس آنے تک، میں نہیں جانتا کہ وہ گھر میں کیا کرتے تھے۔

(۲۳۷۳۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ حُذَيْفَةَ فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ هَذِيًا وَذَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَرْجِعَ فَلَا أَذْرَى مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ كَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفَظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ عِنْدَ اللَّهِ وَسَيَلَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(۲۳۷۳۲) تحقیق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ میں کسی ایسے آدمی کا پیہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۷۳۳) حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَبَى بِالْبَرَقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَيْضُ طَوِيلٌ يَصْعُقُ حَافِرُهُ عِنْدَ مَنْتَهَى طَرَفِهِ قَالَ قَلَمَ يَزَايِلُ ظَهْرُهُ هُوَ وَجَبْرِيلُ حَتَّى آتِيَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَفُتِحَتْ لَهُمَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَرَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ قَالَ وَقَالَ حُذَيْفَةُ وَلَمْ يَصْلُ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ قَدْ صَلَّى قَالَ حُذَيْفَةُ مَا اسْمُكَ يَا أَصْلَحُ فَإِنِّي أَعْرِفُ وَجْهَكَ وَلَا أَذْرَى مَا اسْمُكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا زُرُّ بْنُ حُبَيْشٍ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ وَهَلْ تَحْدُثُهُ صَلَّى قَالَ قُلْتُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ الْآيَةِ قَالَ وَهَلْ تَحْدُثُهُ صَلَّى فَلَوْ صَلَّى فِيهِ صَلَاتِنَا فِيهِ كَمَا نَصَلِّي فِي

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقِيلَ لِحَدِيثَةٍ رَبَطَ الدَّابَّةَ بِالْحَلَقَةِ الَّتِي رَبَطَ بِهَا الْأَنْبِيَاءُ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَوْ كَانَ يَخَافُ أَنْ تَذْهَبَ وَقَدْ آتَاهُ اللَّهُ بِهَا [راجع: ۲۳۶۷۴]۔

(۲۳۷۳۳) زبر بن حیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ شب معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ذکر کرنے لگے کہ ”پھر ہم وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے لیکن بیت المقدس میں داخل نہیں ہوئے“ میں نے کہا کہ اس رات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں داخل بھی ہوئے تھے اور وہاں پر نماز بھی پڑھی تھی یہ سن کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ارے سچے! تمہارا کیا نام ہے؟ میں تمہیں چہرے سے پہچانتا ہوں لیکن نام یاد نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ میرا نام زبر بن حیش ہے انہوں نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اس رات تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا کہ قرآن بتاتا ہے انہوں نے فرمایا کہ قرآن سے بات کرنے والا کامیاب ہوتا ہے تم وہ آیت پڑھ کر سناؤ اب جو میں نے ”سبحان الذی اسرئ بعبدہ“ پڑھی تو اس میں یہ کہیں نہ ملا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز بھی پڑھی تھی! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ارے سچے! کیا تمہیں اس میں نماز پڑھنے کا ذکر ملتا ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا بخدا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رات بیت المقدس میں نماز نہیں پڑھی تھی، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس میں نماز پڑھ لینے تو تم پر بھی وہاں نماز پڑھنا فرض ہو جاتا جیسے بیت اللہ میں ہوا بخدا! وہ دونوں براق سے جدا نہیں ہوئے تا آ کد ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔

پھر ان دونوں نے جنت اور جہنم کو دیکھا اور آخرت کے سارے وعدے دیکھے پھر وہ دونوں اسی طرح واپس آ گئے جیسے تھے پھر وہ ہنسنے لگے یہاں تک کہ ان کے دندان مبارک میں نے دیکھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے براق کو باندھ دیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو سارا عالم غیب و شہود ان کے تابع کر دیا تھا۔

(۲۳۷۳۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْدِعِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيثِ أَنَسٍ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَمَا مَرَّ بِأَيَّةٍ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا بِأَيَّةٍ عَذَابٍ إِلَّا تَعَوَّذَ [راجع: ۲۳۶۲۹]

(۲۳۷۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجود میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نَهْشَكِ السُّلَوِيِّ حَدَّثَنَا حَدِيثُهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سِبْاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

(۲۳۷۳۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے کوڑا کرکٹ بھینکنے کی جگہ

تقریف لائے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۲۳۷۳۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْ خَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةٍ وَمَضْرُوبِ أَيْلَتِهِ أَكْثَرُ أَوْ مِثْلُ عَدَدِ نَجُومِ السَّمَاءِ مَا وَهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَبْرَدُ مِنَ الثَّلَاجِ وَأَطْيَبُ زَيْحًا مِنَ الْيُسْكَ مِنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَطْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا [راجع: ۲۳۷۰۷]

(۲۳۷۳۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے خوض کی مسافت اتنی ہے جتنی الیہ اور مضر کے درمیان ہے اس کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں، دودھ سے زیادہ سفید، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مسک سے زیادہ مہک والا ہوگا جو شخص ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(۲۳۷۳۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسَّارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٍ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٍ [راجع: ۲۳۷۵۴]

(۲۳۷۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۷۳۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخَرِيِّ الطَّائِفِيِّ عَنْ أَبِي قُرَيْبٍ قَالَ بَعَثَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ بِسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَخَرَجُوا إِلَيْهِ فَرَدُّوهُ قَالَ فَكُنْتُ قَاعِدًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةَ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا كُنْتُ أَرَى أَنْ يَرْجِعَ لَمْ يُهْرِقْ فِيهِ دَمًا قَالَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ وَلَكِنْ قَدْ عَلِمْتُ لَتَرْجِعَنَّ عَلَى عَقِبَيْهَا لَمْ يُهْرِقْ فِيهَا مَحْجَمَةٌ دَمٍ وَمَا عَلِمْتُ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا إِلَّا عَلِمْتُهُ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصْبِحُ مُؤْمِنًا ثُمَّ يَمْسِي مَا مَعَهُ مِنْهُ شَيْءٌ وَيَمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ مَا مَعَهُ مِنْهُ شَيْءٌ يَقَاتِلُ فِتْنَةَ الْيَوْمِ وَيَقْتُلُهُ اللَّهُ غَدًا يَنْكُسُ قَلْبُهُ تَعْلُوهُ اسْتُهُ قَالَ فَقُلْتُ أَسْفَلُهُ قَالَ اسْتُهُ

(۲۳۷۳۸) ابو ثور کہتے ہیں کہ ایک ہمارے بیٹے علاقے کی طرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس علاقے کے لوگ باہر نکلے اور انہوں نے حضرت سعید رضی اللہ عنہ کو واپس بھیج دیا وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرا خیال نہیں ہے کہ یہ آدمی اس طرح واپس آئے گا کہ اس میں خون ریزی نہ کرے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں کہ جب آپ واپس پہنچیں گے تو وہاں ایک سنگی کے برابر بھی خون نہیں بہا ہوگا مجھے یہ بات اسی وقت معلوم ہو گئی تھی جب کہ نبی ﷺ ابھی حیات تھے اہل بیت ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان صبح کو مومن ہوگا اور شام تک اس کے پاس کچھ بھی ایمان نہ ہوگا یا شام کو مومن ہوگا اور صبح تک اس کے پاس کچھ بھی نہ ہوگا آج اس کی جماعت قاتل کرے گی اور کل اللہ تعالیٰ اسے قتل کروادے گا اس کا دل الٹا ہو جائے گا اور اس کے سرین اوپر ہو جائیں گے راوی نے پوچھا کہ یہ لفظ نکلا حصہ ہے تو انہوں نے فرمایا یہ لفظ ”سرین“ ہی ہے۔

(۲۳۷۳۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ قَالَ حَدِيثُهُ وَاللَّهِ لَا تَدْعُ مُضَرَ عَبْدًا لِلَّهِ مُؤْمِنًا إِلَّا قَتَلُوهُ أَوْ يَضْرِبُهُمُ اللَّهُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ حَتَّى لَا يَمْنَعُوا ذَنْبَ تَلْعَفِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَتَقُولُ هَذَا يَا عَبْدَ اللَّهِ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ مُضَرَ قَالَ لَا أَقُولُ إِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۷۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ مضر زمین پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی نیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا، ایک آدمی نے ان سے کہا بندہ خدا! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو نبی ﷺ نے فرمائی ہے۔

(۲۳۷۴۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحَدِيثِهِ أَخْبَرَنَا بِرَجُلٍ قَرِيبٍ السَّمِيتِ وَالْهَدْيِ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَأْخُذَ عَنْهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمًا وَهَدْيًا وَذَكَأَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُوَارِيَهُ جِدَارُ بَيْتِهِ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ وَلَمْ نَسْمَعْ هَذَا مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ لَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوطُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَيَلَهُ [راجع: ۲۳۶۹۷]۔

(۲۳۷۴۰) عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتائیے جو طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہو، تا کہ ہم ان سے یہ طریقے اخذ کر سکیں اور ان کی باتیں سن سکیں، انہوں نے فرمایا کہ طور طریقوں اور سیرت میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے حالانکہ نبی ﷺ کے محفوظ صحابہ جانتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ نبی ﷺ کے قریب تھے۔

(۲۳۷۴۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَلِيدِ بْنِ الْعِزَّازِ عَنْ أَبِي عَمْرِو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَدِيثِهِ بِهِذَا كَلِمَةٍ [راجع: ۲۳۶۹۷] (۲۳۷۴۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۴۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا أَبُو رَوْحٍ عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِمَاسٍ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَنَا صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ رُكْعَةً وَطَائِفَةٌ مَوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ ذَهَبَ هَوَلَاءِ فَقَامُوا مَقَامَ أَصْحَابِهِمْ مَوَاجِهَةً الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رُكْعَةٌ

(۲۳۷۴) ثعلبہ بن زہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ صلوٰۃ الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اور وہ اس طرح کہ لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ لائے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی پھر نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا، اس طرح نبی ﷺ کی دو رکعتیں ہو گئیں اور ان کے پیچھے ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

(۲۳۷۳) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَرَبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو بْنِ رُبَيْعٍ قَالَ قَالَ عَفَّانُ نُو عَمْرٍو لِحَدِيثِهِ أَلَا تَحَدَّثُنَا مَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّحَالِ إِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارًا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا نَارٌ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ فَنَارٌ تَحْرِقُ فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهَا مَاءٌ عَذْبٌ بَارِدٌ [صححه البخاری (۳۴۵۰) ومسلم (۲۶۳۴)] و۔

حسان (۶۷۹۹) [انظر: ۲۳۷۷۵]

(۲۳۷۴) ربیع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عقبہ بن عمرو نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں نبی ﷺ سے سنی ہوئی کوئی حدیث کیوں نہیں سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال جس وقت خروج کرے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جو چیز لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ٹھنڈا پانی ہوگی اور جو چیز پانی نظر آئے گی وہ جلا دینے والی آگ ہوگی، تم میں سے جو شخص اسے پائے، اسے چاہئے کہ آگ دکھائی دینے والی چیز میں غوطہ اگائے، کیونکہ وہ ٹھنڈا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

(۲۳۷۵) قَالَ حَدَّثَنِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَتَاهُ مَلَكٌ لِيَقْبِضَ نَفْسَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ قَبْلَ لَمْ أَنْظُرْ قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسَ وَأَجَارُهُمْ فَأَنْظُرُ الْمُعْسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنْ الْمُوسِرِ فَأَدْخَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَنَةَ [صححه البخاری (۲۰۷۷) ومسلم (۱۰۶۰)] [انظر: ۲۳۷۷۶]

(۲۳۷۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لئے آئے تو اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، اس نے کہا غور کر لو، اس نے کہا کہ اور تو مجھے کوئی نیکی معلوم نہیں، البتہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا، اس میں منگدست کو مہلت دے دیتا تھا اور اس سے درگزر کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔

(۲۳۷۵) قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا خَصَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا آيَسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا أَنَا تُمْتُ فَأَحْمَمُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا جَزَلًا ثُمَّ أَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ لَحْمِي وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي فَأَمْتَحَشْتُ فَخَذَّوْهَا

فَأَذْرَوْهَا فِي النَّيْمِ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ وَقَالَ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ قَالَ فَعَفَرَ اللَّهُ لَهُ قَالَ عَقِبَهُ بُنْ عُمِرُو أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذَلِكَ وَكَانَ تَبَاشًا [راجع: ۲۳۶۴۳].

(۲۳۶۴۵) اور میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا ہے کہ ایک آدمی کی جب موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلادینا، پھر میری راکھ کو پیس لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں کھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے بھڑے قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

(۲۳۷۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَاسْمُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شَبِيَهٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الزُّلَيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْنٍ فَأَخَذْنَا كُفَّارَ قُرَيْشٍ فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَرِيدُونَ مُحَمَّدًا قُلْنَا مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ فَأَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصُرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نَقَاتِلُ مَعَهُ قَاتِلَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا الْخَبَرُ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِي بِعَهْدِهِمْ وَتَسْتَعِينُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ [صححه مسلم (۱۷۸۷)، والحاكم (۲۰۱/۳)، (۳۹۶/۵)].

(۲۳۷۶۷) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں شرکت سے مجھے کوئی چیز مانع نہیں تھی بلکہ میں اپنے والد حسیل کے ساتھ نکلا تھا لیکن راستے میں ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ تم محمد ﷺ کے پاس جا رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہمارا ارادہ تو صرف مدینہ منورہ جانے کا ہے انہوں نے ہم سے یہ وعدہ اور مضبوط عہد لیا کہ ہم مدینہ جا کر لڑائی میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے ہم نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور ساری بات بتادی نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ ہم ان کا وعدہ وفا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۲۳۷۶۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا الْحِجَّاجُ بْنُ قَر_اصَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَصَلُّ إِذْ سَمِعْتُ مُتَكَلِّمًا يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِيدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ إِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتِهِ وَسِرُّهُ فَاهْلُ أَنْ تُحَمَّدَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ مَا مَضَى مِنْ دُنْيِي وَأَعِصِنِي فِيهَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي وَأَرِزْنِي عَمَلًا زَكِيًّا تَرْضَى بِهِ عَنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ مَلِكٌ أَنَاكَ يَعْلَمُكَ تَحْمِيدُ رَبِّكَ

(۲۳۷۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، اچانک میں نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں، تمام حکومتیں تیرے لئے ہیں، ہر طرح کی خیر تیرے ہاتھ میں ہے، سارے معاملات تیری ہی طرف لوٹتے ہیں، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ تو ہی اس قابل ہے کہ

تیری تعریف کی جائے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ! مجھ سے جتنے گناہ بھی سرزد ہوئے ہیں سب کو معاف فرمادے اور زندگی کا جتنا حصہ باقی بچا ہے اس میں گناہوں سے بچالے اور ایسے نیک اعمال کی توفیق عطا فرمادے جس سے تو راضی ہو جائے نبی ﷺ نے فرمایا وہ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں تمہارے رب کی حمد سکھانے کے لئے آیا تھا۔

(۲۳۷۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ نَذْبَرٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ لَبَنٍ سَافِيٍّ أَوْ بَعْضَ سَافِيٍّ قَالَ فَقَالَ الْإِزَارُ هَاهُنَا فَإِنْ آيَيْتَ فَهَاهُنَا فَإِنْ آيَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُفَّيْنِ أَوْ لَا حَقَّ لِلْكُفَّيْنِ فِي الْإِزَارِ [راجع: ۲۳۶۳۲]۔

(۲۳۷۶۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری اپنی پنڈلی کی پھلی پکڑ کر فرمایا تہبند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو نخوں سے نیچے تہبند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۶۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ لَيْلَى كَانَ بِالْبَغْدَادِ فَخَاءَةٌ دَهْقَانُ بَقْدَحٍ مِنْ فِصَّةٍ فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ هَذَا إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْنِي نَهَائِي عَنِ الشُّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَالْحَرِيرِ وَالذِّيَّاجِ وَقَالَ هِيَ لَهْمٌ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمُ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸]۔

(۲۳۷۶۹) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطٍ يَدُهُ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَدِيقَةَ أَنَّ نِسَى اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُمِّي كَذَّابُونَ وَدَجَالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

(۲۳۷۷۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میری امت میں ستائیس کذاب اور دجال آئیں گے جن میں چار عورتیں بھی شامل ہوں گی حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(۲۳۷۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيقَةَ أَنَّ بَلْعَةَ عَنْ رَجُلٍ يَنْتُمِ

الْحَدِيثُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۷۵۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۵۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الْأَحْذَبِ عَنْ أَبِي وَإِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ رَأَى رَحُلًا لَا يَتَمُّ رُكُوعًا وَلَا سُجُودًا فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَاهُ حَذِيفَةُ فَقَالَ لَهُ مُنْذُ كَمْ صَلَّيْتَ هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُهَا مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ حَذِيفَةُ مَا صَلَّيْتَ أَوْ قَالَ مَا صَلَّيْتَ لِلَّهِ صَلَاةً شَكَتَ مَهْدِيُّ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ مَثَّ عَلَى غَيْرِ سَنَةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۳۸۹)]

(۲۳۷۵۲) زید بن وہب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ابواب کندہ کے قریب ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے وہ رکوع و سجود کا نفل نہیں کر رہا تھا جب نماز سے فارغ ہو گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ تم کس سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟ اس نے کہا کہ چالیس سال سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے چالیس سال سے ایک نماز نہیں پڑھی اور اگر تم اسی نماز پر دنیا سے رخصت ہو جاتے تو تم اس فطرت پر نہ مرنے جو نبی ﷺ کو عطا فرمائی گئی تھی۔

(۲۳۷۵۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ بُهْدَلَةَ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَزْتُ بِمَنْزِلِ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَأَمَرُ بِلَفْخَةٍ فَحِلْتُ وَبَقِدِيرٍ فَسَخَنَتْ ثُمَّ قَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ فَقَالَ وَأَنَا أُرِيدُ الصَّوْمَ فَأَكَلْنَا وَشَرَبْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَأَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ ثُمَّ قَالَ حَذِيفَةُ هَكَذَا فَعَلَ بِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَبْعَدُ الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ هُوَ الصُّبْحُ غَيْرَ أَنْ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ قَالَ وَبَيْنَ بَيْتِ حَذِيفَةَ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ كَمَا بَيْنَ مَسْجِدِ ثَابِتٍ وَبُسْتَانِ حَوْطٍ وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا وَقَالَ حَذِيفَةُ هَكَذَا صَنَعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألبانی: صحيح (۱۶۹۵: ۱۶۹۵)، النسائی: ۱۴۲/۴] قال شعيب: رجاله ثقات

[انظر: ۲۳۷۸۴، ۲۳۷۹۲، ۲۳۸۳۵].

(۲۳۷۵۳) زید بن حبیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محرمی کا کہ مسجد کی طرف روانہ ہوا، راستے میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا گھر آیا تو وہاں چلا گیا انہوں نے حکم دیا تو ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اور ہانڈی کو جوش دیا گیا پھر وہ فرمانے لگے کہ قریب ہو کر کھانا شروع کرو میں نے کہا کہ میں تو روزے کی نیت کر چکا ہوں انہوں نے فرمایا میں بھی روزے کا ارادہ رکھتا ہوں چنانچہ ہم نے کھایا پیا اور مسجد پہنچے تو نماز کھڑی ہو گئی پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد انہوں نے فرمایا: ہاں! صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

(۲۳۷۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيدَ أَبَا الْمُغِيرَةَ أَوْ الْمُغِيرَةَ أَبَا الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ أَنَّ حُدَيْفَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ذَرَبْتُ اللِّسَانَ وَإِنَّ عَامَّةَ ذَلِكَ عَلَى إِبْهَلِي فَقَالَ آتِنِ أَنْتَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ فَقَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَوْ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [راجع: ۲۳۷۲۹].

(۲۳۷۵۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا، البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۵۵) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنِي ابْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي عَنْ حُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ قُفْتُ إِلَى حَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَرَأَ السَّعْيَ الطَّوْلَ فِي سَبْعِ رَكَعَاتٍ قَالَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمُلْكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَسُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَقَدْ تَكَادَتْ رِجْلَايُ تَنْكَبِسَانِ [راجع: ۲۳۶۸۹].

(۲۳۷۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ رات کو قیام کیا، نبی ﷺ نے سات رکعتوں میں سات طویل سورتیں پڑھ لیں، اور رکوع سے سر اٹھا کر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر فرماتے الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْمُلْكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكَبَرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ اور ان کا رکوع قیام کے برابر تھا اور سجدہ رکوع کے برابر تھا، نماز سے جب فراغت ہوئی تو میری ٹانگیں ٹوٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔

(۲۳۷۵۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْتُ مَعَ حُدَيْفَةَ إِلَى بَعْضِ هَذَا السَّوَادِ فَاسْتَسْقَى فَاتَّأَهُ دِهْقَانٌ يَبَانٍ مِنْ فِصَّةٍ قَالَ فَرَمَاهُ بِهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ قُلْنَا اسْكُتُوا اسْكُتُوا وَإِنَّا إِن سَأَلْنَاهُ لَمْ يُحَدِّثْنَا قَالَ فَسَكُنَّا قَالَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ رَمَيْتُ بِهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُهُ قَالَ فَلَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ قَالَ مُعَاذٌ لَا تَشْرَبُوا فِي الذَّهَبِ وَلَا فِي الْفِطْرَةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَوِيرَ وَلَا الدَّبِيحَ فَإِنَّهُمَا لَهْمٌ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمُ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۷۰۳].

(۲۳۷۵۶) عبد الرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا، انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر ڈسے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے

عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیباست پہنا کر کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَغْوَرُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَتَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ [راجع: ۲۳۶۳۹]۔

(۲۳۷۵۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال کی بائیں آنکھ کالی ہوگی اس کے بال اون کی مانند ہوں گے اس کے ساتھ جنت اور جہنم بھی ہوگی لیکن اس کی جہنم، درحقیقت جنت ہوگی اور جنت درحقیقت جہنم ہوگی۔

(۲۳۷۵۸) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُورُ فَاهُ قَالَ إِنَّ نُمَيْرٍ قُلْتُ لِلْأَعْمَشِ بِالسَّوَالِ قَالَ نَعَمْ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۷۵۸) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اترات کو جب بیدار ہوئے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔

(۲۳۷۵۹) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ الْمُسْتَوْدِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَانْفَتَحَ الْبَقَرَةُ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْيَمَانَةِ قَالَ ثُمَّ مَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّيُ بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ بِهَا ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَفَرَّأَهَا ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَفَرَّأَهَا يَهْرَأُ مُسْتَرْسِلًا إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإِذَا مَرَّ بِسَوْأَلٍ سَأَلَ وَإِذَا مَرَّ بِتَعْوِذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُحَّانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ تَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ طَوِيلًا قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُحَّانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِنْ قِيَامِهِ [راجع: ۲۳۶۲۹]۔

(۲۳۷۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ گئے میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں ”سبحان ربی العظیم“ اور سجدہ میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ کہتے رہے اور رخصت کی جس آیت پر گھورتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور دعا کی جس آیت پر گھورتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَبَيَّنَ لَنَا أَنَّا فَلَانَا يَرْفَعُ إِلَى عُمَانَ الْأَ حَدِيثٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶]۔

(۲۳۷۶۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغندر خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَبِاسْمِكَ أَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰]۔

(۲۳۷۶۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہوتا ہے۔“

(۲۳۷۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۴۱]۔

(۲۳۷۶۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکي صدقہ ہے۔

(۲۳۷۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا ذَرَبَ اللِّسَانَ عَلَى أَهْلِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَدْخُلَنِي لِسَانِي النَّارَ قَالَ قَاتِلْنِ أَنْتَ مِنَ الْإِسْغَفَارِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةً قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ ذَكَرْتُهُ لَأَبِي بُرْدَةَ فَقَالَ وَاتَّوْبُ إِلَيْهِ [راجع: ۲۳۷۲۹]۔

(۲۳۷۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۷۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّ الْمُسْرِكِينَ أَخَذُوهُ وَأَبَاهُ فَأَخَذُوا عَلَيْهِمْ أَنْ لَا يَقَابِلُوهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوا إِلَهُمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ

(۲۳۷۶۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں راستے میں ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا، اور انہوں نے ہم سے یہ وعدہ اور مضبوط عہد لیا کہ ہم مدینہ جا کر لڑائی میں ان کا ساتھ نہیں دیں گے، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور ساری بات بتادی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں واپس چلے جاؤ، ہم ان کا وعدہ وفا کریں گے اور ان کے خلاف اللہ سے مدد مانگیں گے۔

(۲۳۷۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَيْثِمَةَ عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كُنَّا مَعَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِطَعَامٍ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَانَتْهُ يَطْرُدُ فَذَهَبَ يَتَنَاوَلُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَانَتْهَا تُطْرُدُ فَأَهْوَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمَّا أَعْيَيْتُمُوهُ جَاءَ بِالْأَعْرَابِيِّ وَالْجَارِيَةِ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ إِذَا لَمْ يُذَكَّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ بِسْمِ اللَّهِ كُلُّوا [راجع: ۲۳۶۳۸]۔

(۲۳۷۶۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک تھے اسی اثناء میں ایک باندی آئی ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگی تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آیا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ اسے کوئی دھکیل رہا ہے، وہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈالنے لگا تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال سمجھتا ہے چنانچہ پہلے وہ اس باندی کے ساتھ آیا تاکہ اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ اس دیہاتی کے ساتھ آیا تاکہ اس کے ذریعے اپنے لئے کھانے کو حلال بنالے لیکن میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اس لئے بسم اللہ پڑھ کر کھایا کرو۔

(۲۳۷۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ أَنَّ حَذِيفَةَ اسْتَسْقَى فَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَبْنَاءُ مِنْ بَصِطَةٍ قَرَامَاهُ بِهِ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَعَنْ نُسَيْرِ الْحَوْبِرِ وَالذِّيَّاجِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۵۸]۔

(۲۳۷۶۷) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوا لیا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ریشم و دیامت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَرْبُوتِ وَالْعَظَمَةِ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقْرَةَ ثُمَّ رَكَعَ وَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ وَكَانَ يَقُولُ لِرَبِّي الْحَمْدُ

لِرَبِّیَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَى
ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي قَالَ حَتَّى
قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِسْرَاءَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ وَالْأَنْعَامَ شُعْبَةً الَّتِي يَشْكُ فِي الْمَائِدَةِ وَالْأَنْعَامِ [راجع: ۲۳۶۵۸]

(۲۳۷۶۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی نبی ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر
دی جب سو آیات پر پہنچے تو میں نے سوچا کہ نبی ﷺ اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ دو سو آیات تک پہنچ
گئے، میں نے سوچا کہ شاید اب رکوع کریں گے، لیکن نبی ﷺ پڑھتے رہے حتیٰ کہ اسے ختم کر لیا، لیکن نبی ﷺ نے سورہ نساء شروع کر
لی اور اسے پڑھ کر رکوع کیا، نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلَى کہتے رہے اور
رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے۔

(۲۳۷۶۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَذَفَرُ بْنُ حَمْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجْلٍ لَاحِقٍ بِنِ حَمْدٍ
وَقَالَ حَضَرْتُ أبا مِجْلٍ قَالَ قَعَدَ رَجُلٌ فِي وَسْطِ حَلْقَةٍ قَالَ فَقَالَ حَدِيثُهُ مَلْعُونٌ مَنْ قَعَدَ فِي وَسْطِ
الْحَلْقَةِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي
وَسْطِ الْحَلْقَةِ قَالَ حَضَرْتُ أبا مِجْلٍ حَدِيثُهُ [راجع: ۲۳۷۶۸]

(۲۳۷۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھا ہے وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔
(۲۳۷۶۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أبا إِسْحَاقَ يَحْدُثُ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ
قَالَ جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ابْعَثُوا إِلَيْنَا رَجُلًا آمِنًا فَقَالَ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ
رَجُلًا آمِنًا حَقَّ آمِينٍ حَقَّ آمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ كَبَعْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

[راجع: ۲۳۷۶۶]

(۲۳۷۶۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ کچھ لوگ آئے، اور کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ کسی
امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار
ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سراسر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے ان کے ساتھ حضرات ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

(۲۳۷۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَضِيرٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ صَاحِبِي أَوْ بَعْضَ صَاحِبِي فَقَالَ حَقَّ الْإِزَارِ هَهُنَا فَإِنْ آبَيْتَ فَهَهُنَا فَإِنْ آبَيْتَ فَلَا
حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُفَّيْنِ أَوْ لَا حَقَّ لِلْكُفَّيْنِ فِي الْإِزَارِ [راجع: ۲۳۷۳۲]

(۲۳۷۷۰) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی کچھلی پکڑ کر فرمایا تہنہ
باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو ٹخنوں سے نیچے تہنہ کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ يَعْزِي الْأَشْجَعِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ [راجع: ۲۳۶۴۱].

(۲۳۷۷۲) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۲۳۷۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ أُمِّ أَبِيهِ عَنْ أُخْبِ حَدِيثَهُ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِطْصَةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تَلْبَسُ ذَهَبًا تَطْهَرُهُ إِلَّا عَذَّبَتْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود ۴۳۷۰ د، النسائي: ۱۰۶/۸ و ۱۰۷/۱) | النظر: ۲۷۵۵۱، ۲۷۵۵۲، ۲۷۵۵۳، ۲۷۶۱۸]

(۲۳۷۷۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے گروہ خواتین! کیا تمہارے لئے چاندی کے زیورات کافی نہیں ہو سکتے؟ یا درکھواتم میں سے جو عورت نمائش کے لئے سونا پہنے گی، اسے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

(۲۳۷۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحجاج قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ وَشَاءَ فَلَانٌ وَلَكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شَاءَ فَلَانٌ [راجع: ۲۳۶۵۴]

(۲۳۷۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا یہ مت کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اور جو فلاں نے چاہا“ بلکہ یوں کہا کرو ”جو اللہ نے چاہا اس کے بعد فلاں نے چاہا“۔

(۲۳۷۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ الطُّفَيْلِ أَبِي عَائِشَةَ لَأُمِّهَا أَنَّ يَهُودِيًّا رَأَى فِي مَنَامِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۰۹۷۰].

(۲۳۷۷۸) حدیث نمبر (۲۰۹۷۰) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَتَارُهُ مَاءً بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه مسلم (۲۹۳۴)۔ [راجع: ۲۳۷۷۴].

(۲۳۷۸۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دجال جس وقت خروج کرے گا، اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی، جو چیز لوگوں کو آگ نظر آئے گی وہ ہڈیاں پانی ہوگی اور جو چیز پانی نظر آئے گی وہ جلا دینے والی آگ ہوگی، لہذا تم ہلاک نہ ہو جانا یہ حدیث سن کر حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے بھی یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہے۔

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِيلَ لَهُ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ قِيمًا ذَكَرَ وَإِمًا ذُكِّرَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَبَايَعُ النَّاسِ فَكُنْتُ أَنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَآتَجَوَّزُ فِي الشَّكَّةِ أَوْ فِي النَّقْدِ فَعُفِّرَ لَهُ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۳۷۴۴]۔

(۲۳۷۷۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلے زمانے میں ایک آدمی کے پاس ملک الموت در کتب کرنے کے لئے آئے تو اس سے پوچھا کہ تو نے کبھی کوئی نیکی بھی کی ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں، اس نے کہا غور کر لو، اس نے کہا کہ اور تو مجھے کوئی نیکی معلوم نہیں، البتہ میں لوگوں کے ساتھ تجارت کرتا تھا، اس میں تنگدست کو مہلت دے دیتا تھا اور اس سے درگزر کر لیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۲۳۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ عَلِيَّ بْنَ يَزِيدَ الدَّمَشَقِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ حَدِيثَةِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فَضْلَ الدَّارِ الْقُرَيْبَةِ يَعْنِي مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى الدَّارِ الْبَعْدَةِ كَفَضْلِ الْغَارِي عَلَى الْقَاعِدِ [راجع: ۲۳۷۷۶]۔

(۲۳۷۷۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا دور والے گھر پر مجھ کے قریب والے گھر کی فضیلت ایسے ہے جیسے نمازی کی فضیلت جہاد کے انتظار میں بیٹھے والے پر ہوتی ہے۔

(۲۳۷۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْمُرَادِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَرَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حَدِيثَةِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَذْرِي مَا قَدَّرَ بَقَائِي فَيَكُنْكُمْ فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي يُشِيرُ إِلَيَّ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهَذَا هَدَى عَمَّارٍ وَعَهْدَةُ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا [راجع: ۲۳۷۱۴]۔

(۲۳۷۷۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعود سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۷۷۹) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ حَزَلٍ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ وَاصِلِ الْأَحْزَبِيِّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِحَدِيثَةِ إِنَّ رَجُلًا يَنْتَمِ الْحَدِيثُ قَالَ حَدِيثُهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴]۔

(۲۳۷۷۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۷۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَدِيِّ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجَرَعَةِ وَتَمَّ رَجُلٌ قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَيَهْرَأَنَّ الْيَوْمَ دِمَاءٌ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللَّهِ قَالَ هَلَا قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ

لَحْدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُرَاكَ جَلِيسَ سَوْءٍ مِّنْهُ الْيَوْمَ تَسْمَعُنِي أَخْلِفُ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْهَانِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ مَالِي وَلِلْعَصَبِ قَالَ فَتَرَكْتُ الْعَصَبَ وَأَقْبَلْتُ أَسْأَلُهُ قَالَ وَإِذَا الرَّجُلُ حَدَّثَ [صححه مسلم (۲۸۹۳)]

(۲۳۷۸۰) جندب کہتے ہیں کہ ”یوم الجرعہ“ کے موقع پر ایک آدمی موجود تھا، وہ کہنے لگا کہ بخدا آج خون ریزی ہوگی، دوسرے آدمی نے قسم کھا کر کہا ہرگز نہیں، پہلے نے کہا کہ تم نے یہ کیوں نہ کہا ”ضرور“؟ اس نے کا ایسا ہرگز نہیں ہوگا، کیونکہ یہ ایک حدیث ہے جو نبی ﷺ نے مجھ سے بیان فرمائی ہے، پہلے آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے اس سے کہا بخدا میں تمہیں براہم نشین سمجھتا ہوں، تم مجھے قسم کھاتے ہوئے سن رہے ہو اور پھر بھی مجھے منع نہیں کر رہے حالانکہ تم نے نبی ﷺ کو اس حوالے سے کچھ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ پھر میں نے سوچا کہ غصہ کرنے کا کیا فائدہ؟ سو میں نے غصہ تھوک دیا اور اس کے پاس آ کر سوالات پوچھنے لگا، بعد میں پتہ چلا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۷۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهْدَمٍ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبْرِ سَنَانٍ فَقَالَ أَتَيْكُمْ يَحْفَظُ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَمَّا فَقُمْنَا صَفًّا حَلْفُهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعُدُوِّ فَصَلَّى بِاللَّيْلِ يَلُونَهُ رُكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا إِلَى مَصَافٍ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ [راجع: (۲۳۶۵۷)]

(۲۳۷۸۱) ثعلبہ بن زہدم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ بلرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ صلوۃ الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے، لوگوں نے نبی ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں، ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی اور ایک صف نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز کے لئے کھڑی ہو گئی، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ الٹے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ نبی ﷺ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی ﷺ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔

(۲۳۷۸۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ قَالَ حَدِيثُهُ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَيَلِّمُ لِمَ فَعَلْتُ ذَلِكَ قَالَ مَنْ اتَّقَى الشَّرَّ وَقَعَ فِي الْخَيْرِ

(۲۳۷۸۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ان سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں ان سے شر کے متعلق پوچھتا تھا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا جو شخص شر سے بچ جاتا ہے، وہ خیر ہی کے کام کرتا ہے۔

(۲۳۷۸۳) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا قَامَ قَالَ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۶۶۰].

(۲۳۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرتے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اے اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۷۸۴) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرٍّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ وَإِنِّي لَأُبْصِرُ مَوَاقِعَ لَبِئِي قُلْتُ أَبْعُدُ الصُّبْحَ قَالَ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَّا أَنَّهُا لَمْ تَطْلُعْ الشَّمْسُ [راجع: ۲۳۷۵۳].

(۲۳۷۸۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو نبی ﷺ سحری کھا رہے ہوتے تھے، اور میں اس وقت اپنا تیر گرنے کی جگہ دیکھ سکتا تھا، میں نے پوچھا کہ صبح صادق کے بعد انہوں نے فرمایا: ہاں! صبح ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوتا تھا۔

(۲۳۷۸۵) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيرْدَنَ عَلَى الْحَوْضِ أَقْوَامٌ إِذَا رَأَيْتَهُمْ اخْتَلَجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ [راجع: ۲۳۶۷۹].

(۲۳۷۸۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس حوض کوثر پر کچھ آدمی ایسے بھی آئیں گے کہ میں دیکھوں گا، ”جب وہ میرے سامنے پیش ہوں گے“ انہیں میرے سامنے سے اچک لیا جائے گا، میں عرض کروں گا پروردگار! میرے ساتھی، ارشاد ہوگا کہ آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا چیزیں ایجاد کر لی تھیں۔

(۲۳۷۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُبَيْتَةَ عَنْ ابْنِ حَذِيفَةَ قَالَ مِسْعَرٌ وَقَدْ ذَكَرَهُ مَرَّةً عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَذُرْكُ الرَّجُلُ وَوَلَدَهُ وَوَلَدَةَ وَلَدِهِ [راجع: ۲۳۶۶۶].

(۲۳۷۸۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی شخص کے لئے دعا فرماتے تھے تو اس دعا کے اثرات اسے اس کی اولاد کو اور اس کے پوتوں تک کو پہنچتے تھے۔

(۲۳۷۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الزُّوَيْدُ يَعْنِي ابْنَ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّافِلِ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَبَلَغَهُ أَنَّ فِي الْمَاءِ قَلَةً الَّتِي يَرُدُّهَ فَأَمَرَ مَنَادِيًّا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ لَا يَسْبِقْنِي إِلَى الْمَاءِ أَحَدٌ فَاتَى الْمَاءَ وَقَدْ سَبَقَهُ قَوْمٌ فَلَعَنَهُمْ [راجع: ۲۳۷۱۰].

(۲۳۷۸۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی ﷺ روانہ ہوئے، انہیں پانی کی قلت کا پتہ چلا تو منادی کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پہنچے، لیکن جب نبی ﷺ وہاں پہنچے تو

تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۷۹۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ نُدَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةٍ سَاقِي فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْإِزَارِ فَإِنْ آبَيْتَ فَاسْفُلْ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ آبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْإِزَارِ فِي الْكُعْبَيْنِ [راجع: ۲۳۶۳۲]۔

(۲۳۷۹۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ میری یا اپنی پنڈلی کی مچھلی پکڑ کر فرمایا تبہند باندھنے کی جگہ یہاں تک ہے اگر تم نہ مانو تو اس سے کچھ نیچے لٹکا لو اگر یہ بھی نہ مانو تو تختوں سے نیچے تبہند کا کوئی حق نہیں ہے۔

(۲۳۷۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لِأَبِي مَسْعُودٍ أَوْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ يَحْيَى حَدِيثَهُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَعْمَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بِنَسِ مَطْلَعَةِ الرَّجُلِ [إساده ضعف عن الذهبي وابن حجر والمندري فيه بأبوابه ۱۰۱۰] مرسلة قال الألباني - صحيح (أبو داود: ۴۹۷۲)۔

(۲۳۷۹۵) ابو داؤد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ آپ نے ”لوگ کہتے ہیں“ اس جملے کے متعلق نبی ﷺ کو کیا فرماتے ہوئے سنا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ انسان کی بدترین سواری ہے۔

(۲۳۷۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْقَعِزَارِيِّ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ بَشَّرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ طَرَفُهُ عَلَيْهِ وَطَرَفُهُ عَلَى أَهْلِهِ [راجع: ۲۳۷۸۸]۔

(۲۳۷۹۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے نبی ﷺ کے گھر میں رات گزارنے کا اتفاق ہوا نبی ﷺ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو لحاف کا ایک کونا نبی ﷺ پر تھا اور دوسرا کونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تھا۔

(۲۳۷۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فَبَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حِفْظُهُ مِنْ حِفْظِهِ وَنَسِيَةٍ مِنْ نَسِيَةٍ [راجع: ۲۳۶۶۳]۔

(۲۳۷۹۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور قیامت تک پیش آنے والا کوئی واقعہ ایسا نہ چھوڑا جو اسی جگہ کھڑے کھڑے بیان نہ کر دیا ہو جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا۔

(۲۳۷۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ أَنَّ رَجُلًا جَلَسَ وَسَطَ حَلَقَةٍ قَوْمٌ فَقَالَ حُذَيْفَةُ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَجْلِسُ وَسَطَ الْحَلَقَةِ [راجع: ۲۳۶۵۲]۔

(۲۳۷۹۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص وسط حلقہ میں بیٹھتا ہے وہ نبی ﷺ کی زبانی ملعون قرار دے دیا گیا ہے۔

(۲۳۷۹۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرْسِلْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَرْسِلُ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا أَمِينًا قَالَ فَبَعَثْنَا لَهَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّكْبِ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۶۱]۔

(۲۳۷۹۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نجران سے ایک مرتبہ عاقب اور سید نامی دو آدمی آئے، اور کہنے لگے آپ ہمارے ساتھ کی امانت دار آدمی کو بھیج دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایسے امانت دار آدمی کو بھیجوں گا جو واقعی امین کہلانے کا حق دار ہوگا، یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ بھیج دیا۔

(۲۳۸۰۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحَذِيفَةَ أَخْبَرْنَا عَنْ أَقْرَبِ النَّاسِ سَمْتًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ عَنْهُ وَنَسْمَعُ مِنْهُ فَقَالَ كَانَ أَشْنُ النَّاسِ سَمْتًا وَذَلًّا وَهَذِيبًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُمِّ عُبَيْدٍ [راجع: ۲۳۶۹۷]۔

(۲۳۸۰۰) عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کے متعلق بتائیے جو طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم ان سے یہ طریقہ حاصل کریں اور ان سے حدیث کی سماعت کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ سیرت اور طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ ابن مسعود تھے۔

(۲۳۸۰۱) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ وَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَبَكَهُ عَنْ الْمَاءِ قَلَّةً فَقَالَ لَا يَسْقِيَنِي إِلَى الْمَاءِ أَخَذَ [راجع: ۲۳۷۱۰]۔

(۲۳۸۰۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سخت گرمی کے موسم میں نبی ﷺ روانہ ہوئے اور لوگوں سے فرمادیا کہ پانی بہت تھوڑا ہے لہذا اس مقام پر مجھ سے پہلے کوئی نہ پیئے۔

(۲۳۸۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكُنْ ذِي نَبِيٍّ قَالَ وَإِذَا قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ لَمْ يَكُنْ ذِي نَبِيٍّ رَأَيْنَا أَنَّهُ يُعْنِي حَذِيفَةَ قَالَ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلُ بِأَحْجَارِ الْبَرَاءِ فَقَالَ إِنَّ مِنْ أَمْتِكَ الضَّعِيفَ فَمَنْ قَرَأَ عَلَى حَرْفٍ فَلَا يَتَحَوَّلُ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ رَغْبَةً عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۶۲]۔

(۲۳۸۰۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ ”أحجار البراء“ نامی جگہ پر میری جبریل رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک آدمی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۲۳۸.۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حُدَيْفَةَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِأُصَلِّيَ بِصَاحِبِهِ فَافْتَتَحَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً لَيْسَتْ بِالْخَفِيفَةِ وَلَا بِالرَّثِيمَةِ قِرَاءَةً حَسَنَةً يَرْتَلُّ فِيهَا يُسَمِعُنَا قَالَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْنُ مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ نَحْنُ مِنْ رُكُوعِهِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبَرِيَاءِ وَالْعُظَمَةِ حَتَّى فَرَغَ إِلَى الطُّولِ وَعَلَيْهِ سَوَاءٌ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ تَطَوُّعُ اللَّيْلِ [راجع: ۲۳۶۸۹].

(۲۳۸.۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ آپ ﷺ کی نماز میں شریک ہو جاؤں نبی ﷺ نے قراءت شروع کی تو آواز پست تھی اور نہ بہت اونچی بہترین قراءت جس میں نبی ﷺ ٹھہر ٹھہر کر ہمیں آیات الہیہ سناتے رہے پھر قیام کے بعد رکوع کیا پھر سر اٹھا کر رکوع کے بعد رکھڑے رہے اور سبح اللہ لہن حمد کہہ کر فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو طاقت اور سلطنت والا ہے کبریائی اور عظمت والا ہے یہاں تک کہ اس طویل نماز سے فارغ ہوئے تو رات کی تاریکی کچھ ہی باقی تھی۔

(۲۳۸.۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ حُدَيْفَةَ

(۲۳۸.۵) وَوَكَيْعَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُدَيْفَةَ

(۲۳۸.۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ وَقَالَ سَمِعْتُ حُدَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَ قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ عَلَيْهَا أَوْ عَلَيْهِ قُلْتُ فَتَنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ وَلَكِنَّ الْفِتْنَةَ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قُلْتُ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مَغْلَقٌ قَالَ أَيْخَسِرُ أَوْ يَفْتَحُ قُلْتُ بَلْ يَخْسِرُ قَالَ إِذَا لَا يَغْلُقُ أَبَدًا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنْ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عِدِّ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَيْعٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ فَقَالَ مَسْرُوفٌ لِحَدِيثِهِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَا حَدَّثَهُ بِهِ قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنْ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عِدِّ لَيْلَةٍ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَاطِ فَهَبْنَا حُدَيْفَةَ أَنْ نَسْأَلَهُ مَنْ الْبَابُ فَأَمَرَنَا مَسْرُوفًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ [صححه

البیہاری (۵۰۲۵)، ومسلم (۱۶۴)، وابن حبان (۵۹۶۶)].

(۲۳۸.۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ فتوں سے متعلق نبی ﷺ کی حدیث تم میں سے کسے یاد ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے جس طرح ارشاد فرمایا تھا مجھے اسی طرح یاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم تو بڑے بہادر ہو میں نے عرض کیا کہ اہل خانہ مال و دولت اور اولاد و پڑوسی کے متعلق انسان پر جو آزمائش آتی ہے اس کا کفارہ نماز و زکوٰۃ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے

ہو جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، میں تو اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو سمندر کی موجوں کی طرح پھیل جائے گا، میں نے عرض کیا کہ امیر المومنین! آپ کو اس سے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے عرض کیا کہ اسے توڑ دیا جائے گا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر وہ کبھی بند نہ ہوگا۔

ہم نے پوچھا کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کو جانتے تھے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! اسی طرح جیسے وہ جانتے تھے کہ دن کے بعد رات آتی ہے، میں نے ان سے حدیث بیان کی تھی، پہیلی نہیں بوجھی تھی، پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا رعب ہمارے درمیان یہ پوچھنے میں حائل ہو گیا کہ وہ ”دروازہ“ کون تھا؟ چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا، انہوں نے پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۳۸۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قُلْنَا لِحَذِيفَةَ أَخْبَرْنَا بِرَجُلٍ قَرِيبِ الْهَيْدَى وَالسَّمْتِ وَالذَّلِّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأَخَّدَ عَنْهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَفْرَتَ سَمْتًا وَهَذِيًّا وَذَلًّا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُؤَارِيَهُ جِدَارُ بَيْتِهِ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ الرَّاحِمِ [راجع: ۲۳۶۹۷]

(۲۳۸۰۷) عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں کسی ایسے آدمی کے متعلق بتائیے جو طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم ان سے یہ طریقے حاصل کریں اور ان سے حدیث کی سماعت کریں؟ انہوں نے فرمایا کہ سیرت اور طور طریقوں میں نبی ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہہ ابن مسعود تھے۔

(۲۳۸۰۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَرِيقٍ فَتَنَحَّى فَأَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَاعَدَتْ مِنْهُ فَأَذْنَانِي حَتَّى صِرْتُ قَرِيبًا مِنْ عَقِبَيْهِ فَقَالَ قَائِمًا وَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ [راجع: ۲۳۶۳۰]۔

(۲۳۸۰۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ کسی راستے میں تھا، چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر اسی طرح پیشاب کیا جیسے تم میں سے کوئی کرتا ہے، میں پیچھے جانے لگا تو نبی ﷺ نے فرمایا قریب ہی رہو، چنانچہ میں آپ ﷺ کی پشت کی جانب قریب ہو گیا پھر نبی ﷺ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۳۸۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُتَّصِرٍ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ وَكِيعٌ لِلتَّحْمِيدِ يَشُوصُ قَاهُ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۶۳۱]۔

(۲۳۸۰۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ارات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔
(۲۳۸۱۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ

حُذِّبَتْهُ فَحَادَّ عَنْهُ فَأَعْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ

(۲۳۸۱۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے عرض کیا کہ میں اختیاری طور پر ناپاک ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

(٢٣٨١١) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَالِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَذِيفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ أَنَّهُ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَادَّ عَنْهُ فَأَعْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ قَالَ الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ (راجع: ٢٣٦٥٣).

(۲۳۸۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ سے ان کی ملاقات مدینہ منورہ کے کسی بازار میں ہوئی، وہ کھسک گئے اور غسل کر کے آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: مومن نایاب نہیں ہوتا۔

حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ شُعْبَةَ يَقُولُ لَهُ هَلَالٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ وَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى عَنْ مَسْحِ الْخَصَمِ فَقَالَ وَاحِدَةٌ أَوْ دُعُ [راجع: ٢٣٦٦٤]

(۲۳۸۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے ہر چیز کے متعلق سوال پوچھا ہے حتیٰ کہ کنکریوں کو دوران نماز برابر کر کے استعمال کرنے کا مسئلہ بھی پوچھا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ اسے برابر کر لو ورنہ چھوڑ دو۔

(٢٣٨١٣) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرُبَيْعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَذْرِي مَا قَدَّرَ بَقَائِي فَبِكُمْ فَاقْدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ سَعْدٍ فَصَدَّقُوا (رواه: ٢٣٦٣٤)

(۲۳۸۱۳) حضرت حلیفہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا، اس لئے ان دو آدمیوں کی بیہوشی کرنا جو میرے بعد ہوں گے اور حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی طرف اشارہ فرمایا، اور عمار کے طریقے کو مضبوطی سے تھامو، اور ابن مسعودؓ سے جو بات بیان کریں، اس کی تصدیق کیا کرو۔

(۲۳۸۱۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶].

(۲۳۸۱۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(٢٣٨١٥) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَغْلَى وَكَانَ ذَلِكَ لَا يَدْعُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

قَاتِنٌ أَنْتَ مِنْ إِسْتِغْفَارٍ بِأَحَدِيَّةٍ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ [راجع: ۲۳۷۲۹].

(۲۳۸۱۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرتے وقت مجھے اپنی زبان پر قابو نہیں رہتا تھا البتہ دوسروں کے ساتھ ایسا نہیں ہوتا تھا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! تم استغفار سے غفلت میں کیوں ہو؟ میں تو روزانہ اللہ سے سو مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

(۲۳۸۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يُشَدِّدُ فِي الْبُؤْلِ قَالَ كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَهُمُ الْبُؤْلُ يَتَّبِعُهُ بِالْمِقْرَاضِينَ قَالَ حَدِيثُهُ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَا يُشَدِّدُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى أَوْ قَالَ مَشَى إِلَى سُبَاةٍ قَوْمٍ قَبَالَ وَهُوَ قَائِمٌ

[راجع: ۲۳۶۳۰]

(۲۳۸۱۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک شیش میں پیشاب کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جم پر اگر پیشاب لگ جاتا تو وہ اس جگہ کو قبیض سے کاٹ دیا کرتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری آرزو ہے کہ تمہارے یہ ساتھی اتنی سختی نہ کریں مجھے یاد ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ چل رہے تھے چلتے چلتے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

(۲۳۸۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ شُعْبَةُ رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ اللَّهُ قَوْمًا مُنْتَبِئِينَ قَدْ مَحَشَتْهُمْ النَّارُ بِشَفَاعَةِ الشَّافِعِينَ فَيَدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ فَيَسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيَّونَ قَالَ حَجَّاجٌ الْجَهَنَّمِيَّينَ [راجع: ۲۳۷۱۲]

(۲۳۸۱۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سفارش کرنے والوں کی سفارش سے جہنم سے ایک قوم اس وقت نکلے گی جب آگ انہیں جھلسا چکی ہوگی انہیں ”جہنمی“ کہا جائے گا۔

(۲۳۸۱۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَ بْنَ جِرَاحٍ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَهُ [راجع: ۲۳۷۱۲].

(۲۳۸۱۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ صَخْرًا يُحَدِّثُ عَنْ سُبَيْعٍ قَالَ أُرْسِلُونِي مِنْ مَاءٍ إِلَى الْكُوفَةِ أَشْعِرِي الدَّوَابَّ فَآتَيْنَا الْكُنَاسَةَ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَمْعٌ قَالَ قَائِمًا صَاحِبِي فَأَنْطَلَقَ إِلَى الدَّوَابِّ وَأَمَّا أَنَا فَآتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ حَدِيثُهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ قَالَ السَّيْفُ أَحْسَبُ أَبُو التَّيَّاحِ يَقُولُ السَّيْفُ أَحْسَبُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ

تَكُونُ هَذَنَّةً عَلَى دَعْنٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَكُونُ دُعَاةَ الضَّلَالَةِ قَالَ فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزِمُهُ وَإِنْ نَهَكَ جِسْمَكَ وَآخَذَ مَالَكَ فَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَاهْرَبْ فِي الْأَرْضِ وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاصٍ بِجَدَلٍ شَجَرَةٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ قَالَ قُلْتُ فِيمَ يَجِيءُ بِهِ مَعَهُ قَالَ بَنَاهُ أَوْ قَالَ مَاءٍ وَلَنْ يَفْقَهُ دَخَلَ نَهْرُهُ حُطًّا أَجْرُهُ وَوَجَبَ وَزْرُهُ وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ لَوْ أَنْتَجْتَ فَرَسًا لَمْ تَرْكَبْ فَلَوْهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنِي أَبُو بَشِيرٍ فِي إِسْنَادٍ لَهُ عَنْ حَدِيثِهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَنَّةٌ عَلَى دَعْنٍ قَالَ قُلْتُ لَا تَعُودُ عَلَى مَا كَانَتْ [راجع ۲۳۶۷۱]۔

(۲۳۸۱۹) سنیج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں نے مجھے جانور خریدنے کے لئے بھیج دیا، ہم ایک حلقے میں پہنچے جہاں بہت سے لوگ ایک شخص کے پاس جمع تھے، میرا ساتھی جو جانوروں کی طرف چلا گیا جبکہ میں اس آدمی کی طرف، وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے چھوڑ کر آگے نہیں جاسکتا ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حدیث! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا قنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حدیث! کتاب اللہ کو سیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صبح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صبح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا قنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے اے حدیث! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، میں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا اس کے ساتھ نہر پانی اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا، اس کا اجر ضائع اور دجال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا، اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائیں گے، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے پچھ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۲۳۸۲۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي صَحْرُ بْنُ بَدْرٍ الْعَجَلِيُّ عَنْ سُبَيْحِ بْنِ خَالِدٍ

الطَّبِيعِيُّ فَلَذَكَرَ مِنْهُ وَقَالَ وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزُرَّةٌ قَالَ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ [راجع: ۲۳۶۷۱]

(۲۳۸۲۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الْيَاسِجِ عَنْ صَخْرِ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ الطَّبِيعِيُّ فَلَذَكَرَهُ وَقَالَ وَإِنْ نَهَكَ ظَهْرَكَ وَأَكَلَ مَالَكَ وَقَالَ وَحُطَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزُرَّةٌ [راجع: ۲۳۶۷۱]۔

(۲۳۸۲۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الشُّكْرِيُّ قَالَ خَرَجْتُ زَمَانَ فَبَحْتُ تَسْتُرُ حَتَّى قَدِمْتُ الْكُوفَةَ قَدْ خَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِحَلْفَةٍ فِيهَا رَجُلٌ صَدَعَ مِنْ الرِّجَالِ حَسَنُ الطَّعْرِ يُعْرِفُ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ رِجَالِ أَهْلِ الْحِجَازِ قَالَ فَقُلْتُ مَنْ الرَّجُلُ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوْ مَا تَعْرِفُهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالُوا هَذَا حَدِيثُهُ بْنُ الْيَمَانِ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَعَدْتُ وَحَدَّثَ الْقَوْمَ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي سَأَخْبِرُكُمْ بِمَا أَنْكَرْتُمْ مِنْ ذَلِكَ جَاءَ الْإِسْلَامَ حِينَ جَاءَ فَجَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ كَأَمْرِ الْبَجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ قَدْ أُعْطِيتُ فِي الْقُرْآنِ فَهُمَا فَكَانَ رِجَالٌ يَجْتَنُونَ فَيَسْأَلُونَ عَنِ الْخَيْرِ فَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُنْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ فَمَا الْعِصْمَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ السَّيْفُ قَالَ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ هَذَا السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِيمَارَةٌ عَلَى أَقْدَاءِ وَهَذِهِ عَلَى دَخَنِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ تَنْشَأُ دَعَاةُ الضَّلَالَةِ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ يَوْمَئِذٍ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ خَلَدَ ظَهْرَكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَالْزَمَهُ وَإِلَّا قَمَتِ وَأَنْتَ عَاصٍ عَلَى جَذَلٍ شَجَرَةٍ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَ نَهْرٍ وَنَارٍ مِنْ وَقَعٍ فِي نَارِهِ وَجَبَّ أَجْرُهُ وَحُطَّ وَزُرَّةٌ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَّ وَزُرَّةٌ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يُنْتَجِ الْمُهَرُّ فَلَا يُرَكَّبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ الصَّدْعُ مِنَ الرِّجَالِ الضَّرْبُ وَقَوْلُهُ فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ قَالَ السَّيْفُ كَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي كَانَتْ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَقَوْلُهُ إِيمَارَةٌ عَلَى أَقْدَاءِ وَهَذِهِ يَقُولُ صَلُحَ وَقَوْلُهُ عَلَى دَخَنِ يَقُولُ عَلَى ضَعَائِلٍ قَبْلَ لَعْنَةِ الرَّزَّاقِ مِنْهُنَّ التَّفْسِيرُ قَالَ عَنْ قَتَادَةَ رَوَاهُ [راجع: ۲۳۶۷۱]۔

(۲۳۸۲۲) خالد بن خالد بن شکری کہتے ہیں کہ تیسرے جس زمانے میں فتح ہوا، میں وہاں سے نکل کر کوفہ پہنچا، میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں ایک حلقہ لگا ہوا تھا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان کے سر کاٹ دیے گئے ہیں وہ ایک آدمی کی حدیث کو بڑی توجہ سے سن رہے تھے میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا، اسی دوران ایک اور آدمی آیا اور میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا، میں نے اس سے پوچھا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ اس نے مجھ سے پوچھا کیا آپ بصرہ کے رہنے والے ہیں؟ میں نے کہا جی ہاں!! اس نے کہا کہ میں پہلے ہی

سمجھ گیا تھا کہ اگر آپ کوئی ہوتے تو ان صاحب کے متعلق سوال نہ کرتے یہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں ان کے قریب گیا تو انہیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ لوگ نبی ﷺ سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں شر کے متعلق کیونکہ میں جانتا تھا کہ خیر مجھے پھوڑ کر آئے نہیں جاسکتی ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سمجھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا قنۃ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حذیفہ! کتاب اللہ کو سمجھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا دھوئیں پر صلح قائم ہوگی اور گندگی پر اتفاق ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دھوئیں پر صلح قائم ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ اس صلح پر دل سے راضی نہیں ہوں گے۔

پھر میرے اور نبی ﷺ کے درمیان وہی سوال جواب ہوئے اور نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا قنۃ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے اے حذیفہ! اگر تم اس حال میں مرو کہ تم نے کسی درخت کے تنے کو اپنے دانتوں تلے دبا رکھا ہو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تم ان میں سے کسی کی پیروی کرو، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا پھر دجال کا خروج ہوگا، میں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا چیز ہوگی؟ فرمایا اس کے ساتھ نہر پانی اور آگ ہوگی، جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو جائے گا، اس کا اجر ضائع اور وبال پختہ ہو جائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوگا، اس کا اجر پختہ اور گناہ معاف ہو جائیں گے، میں نے پوچھا پھر کیا ہوگا؟ فرمایا اگر تمہارے گھوڑے نے بچہ دیا تو اس کے بچے پر سوار ہونے کی نوبت نہیں آئے گی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

(۲۳۸۲۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَذِيفَةَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

[راجع: ۲۳۶۴۴]

(۲۳۸۲۳) حدیث نمبر (۲۳۶۴۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۴) حَدَّثَنَا بَهْزُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ سُبَيْعِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوفَةَ زَمَنَ فُتَيْحَتْ تُسْتَمَرُّ فَذَكَرْتُ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَقَالَ حُطَّ وَرَزَّهُ [راجع: ۲۳۶۷۱]

(۲۳۸۲۴) حدیث نمبر (۲۳۸۲۲) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۸۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ حَدَّثَنِي خَلَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ حَذِيفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَسْأَلُونِي فَإِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَبِيرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَدَعَا النَّاسَ مِنَ الْكُفْرِ إِلَى

الْإِيمَانِ وَمِنْ الصَّلَاةِ إِلَى الْهَدْيِ فَاسْتَجَابَ مَنْ اسْتَجَابَ فَحَيَّ مِنَ الْحَقِّ مَا كَانَ مَيِّتًا وَمَاتَ مِنَ الْبَاطِلِ مَا كَانَ حَيًّا ثُمَّ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَكَانَتِ الْخِلَافَةُ عَلَى مِنْهَا جِ النُّبُوَّةِ

(۲۳۸۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک دن انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو؟ لوگ نبی ﷺ سے خبر کے متعلق پوچھتے تھے اور میں شر کے متعلق پوچھتا تھا، بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو مبعوث فرمایا انہوں نے لوگوں کو کفر سے ایمان کی دعوت دی، مگر اسی سے ہدایت کی طرف بلایا، جس نے ان کی بات مان لی تھی سو اس نے یہ دعوت قبول کر لی اور حق کی برکت سے مردہ چیزیں زندہ ہو گئیں اور باطل کی محسوس سے زندہ چیزیں بھی مردہ ہو گئیں، پھر نبوت کا دور ختم ہوا تو خلافت علی منہاج النبوة قائم ہوئی۔

(۲۳۸۲۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مَنْ كَانَ مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ فِي غَزْوَةِ يُقَالُ لَهَا غَزْوَةُ النَخْشَبِ وَمَعَهُ حَذِيفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَبُكُمْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حَذِيفَةُ أَنَا قَالُ فَأَمَرَهُمْ حَذِيفَةُ فَلَبَسُوا السَّلَاحَ ثُمَّ قَالَ إِنْ مَا جَاحَكُمُ هَبِجْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ الْقِتَالُ قَالَ فَصَلَّى يَأْخُذُ الطَّائِفَتَيْنِ رُكْعَةً وَطَائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفَ هَؤُلَاءِ فَعَامُوا مَقَامَ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رُكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ

(۲۳۸۲۷) ثعلبہ بن زہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ طبرستان میں حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی ﷺ کے ساتھ صلوة الخوف کس نے پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے پھر انہوں نے لوگوں کو حکم دیا، چنانچہ انہوں نے اس طرح پابین لیا پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دشمن اچانک تم پر حملہ کر دے تو تمہارے لیے لڑنا جائز ہے، پھر انہوں نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی۔

ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے ڈٹے ہوئے لوگوں کی جگہ اٹے پاؤں چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی پھر سلام پھیر دیا۔

(۲۳۸۲۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ كُنَّا مَعَ حَذِيفَةَ فَمَرَّ رَجُلٌ فَقَالُوا إِنَّ هَذَا يُلْغِي الْأُمَرَءَ الْأَحَادِيثَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قِتَاتٌ [راجع: ۲۳۶۳۶]۔

(۲۳۸۲۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۳۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ الشَّامِيُّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ أَرَاهُ عَنْ هُزَيْلٍ

قَالَ قَامَ حَدِيقَةُ حَظِيْبًا فِي ذَارِ عَامِرِ بْنِ حَنْظَلَةَ فِيهَا التَّمِيمِيُّ وَالْمَضَرِيُّ فَأَمَّا لَبَّائِنٌ عَلَى مَضَرٍ يَوْمَ لَا يَدْعُونَ لِلَّهِ عَبْدًا يَعْبُدُهُ إِلَّا قَتْلُوهُ أَوْ لِيَضْرَبَنَّ ضَرْبًا لَا يَمْنَعُونَ ذَنْبَ تَلْعَةٍ أَوْ اسْفَلَ تَلْعَةٍ فَقِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ هَذَا لِقَوْلِكَ أَوْ لِقَوْلِكَ أَنْتَ يَعْنِي مِنْهُمْ قَالَ لَا أَقُولُ يَعْنِي إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

(۲۳۸۲۸) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ مضر میں پر اللہ کا کوئی نیک بندہ ایسا نہیں چھوڑے گا جسے وہ فتنے میں نہ ڈال دے اور اسے ہلاک نہ کر دے حتیٰ کہ اللہ اس پر اپنا ایک لشکر مسلط کر دے گا جو اسے ذلیل کر دے گا اور اسے کسی نیلے کا دامن بھی نہ بچا سکے گا، ایک آدمی نے ان سے کہا بندہ خدا! آپ یہ بات کہہ رہے ہیں حالانکہ آپ تو خود قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں تو وہی بات کہہ رہا ہوں جو نبی ﷺ نے فرمائی ہے۔

(۲۳۸۲۹) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ الْمِنْهَالِ عَنْ زُرَّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قَالَتْ لِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهَمَمْتُ بِبِي قُلْتُ يَا أُمَّهُ دَعْنِي حَتَّى أَذْهَبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَيَسْتَغْفِرَ لَكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ يُصَلِّيُ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّيُ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ خَرَجَ [راجع: ۲۳۷۱۸]۔

(۲۳۸۲۹) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے میری والدہ نے پوچھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ کب سے وابستہ ہو؟ میں نے انہیں اس کا اندازہ بتا دیا وہ مجھے سخت ست اور برا بھلا کہنے لگیں میں نے ان سے کہا کہ پیچھے نہیں میں نبی ﷺ کے پاس جا رہا ہوں مغرب کی نماز ان کے ساتھ پڑھوں گا اور اس وقت تک انہیں چھوڑوں گا نہیں جب تک وہ میرے اور آپ کے لئے استغفار نہ کریں۔

چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اس کے بعد نبی ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور واپس چلے گئے۔

(۲۳۸۳۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ تَأْكُلَ فِيهَا وَأَنْ تَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذَّبْيَاجَ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ [راجع: ۲۳۶۰۸]۔

(۲۳۸۳۰) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں ریشم دیا پہننے سے اور سونے چاندی کے برتن استعمال کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

(۲۳۸۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرَطَ لِأَخِيهِ شَرْطًا لَا يُرِيدُ أَنْ يَقِي لَهُ بِهِ فَهُوَ كَالْمُدْلِيِّ جَارَهُ إِلَى غَيْرِ مَنْعَةٍ (۲۳۸۳۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اپنے بھائی سے کوئی وعدہ کرے جسے پورا کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ ہو تو یہ ایسے ہے جیسے کوئی شخص اپنے پڑوسی کو ایک ایسے شخص کے حوالے کر دے جس کی کوئی اہمیت نہ ہو۔

(۲۳۸۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعِيدُ بْنُ طَارِقٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ جَرَّاحٍ عَنْ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنَ الدَّجَالِ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ أَحَدُهُمَا زَائِي الْعَيْنِ مَاءٌ أَبْيَضُ وَالْآخَرُ زَائِي الْعَيْنِ نَارٌ تَأْتِجُ لِقَامًا أَذْرَسَكَ أَحَدًا مِنْكُمْ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيَقْمِضْ ثُمَّ لِيَطْأْ رَأْسَهُ فَلْيَشْرَبْ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحَ الْعَيْنِ الْيُسْرَى عَلَيْهَا ظَفَرٌ غَلِيظٌ وَفِيهِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ [راجع: ۲۳۶۶۸]

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں یہ بات دجال سے بھی زیادہ جانتا ہوں کہ اس کے ساتھ کیا ہوگا اس کے ساتھ بستی ہوگی دوسریں ہوں گی جن میں سے ایک دیکھنے میں سفید پانی کی ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوگی آگ ہوگی اگر تم میں سے کوئی شخص اس دور کو پائے تو اس نہر میں داخل ہو جائے جو اسے آگ نظر آ رہی ہو ان میں غوطہ زنی کرے پھر سر جھکا کر اس کا پانی پی لے کیونکہ وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی باتیں آکھ کسی نے پوچھ دی ہوگی اس پر ایک موٹا ناخن ہوگا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر کاتب و غیر کاتب مسلمان پڑھ لے گا۔

(۲۳۸۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حَدِيقَةَ أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا خَلَسْنَا إِلَيْهِ يَسْأَلُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ قَالُوا نَحْنُ سَمِعْنَاهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالُوا أَجَلُ قَالَ كُنْتُ عَنْ تِلْكَ أَسْأَلُ تِلْكَ تَكْفُرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَلَكِنْ أَتَيْكُمْ سَمِعَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ الْيَتَى تَمُوجُ مَوْجُ الْبَحْرِ قَالَ فَاسْكُتِ الْقَوْمُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ قَالَ قُلْتُ أَنَا ذَلِكَ قَالَ أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ قُلْتُ تَعْرِضُ الْفِتْنَ عَلَى الْقُلُوبِ عَرْضُ الْخَصِيرِ فَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا نَكَيْتُ فِيهِ نَكْتَةً بَيْضَاءُ وَأَيُّ قَلْبٍ أَهْشَرَ بِهَا نَكَيْتُ فِيهِ نَكْتَةً سَوْدَاءَ حَتَّى تَصِيرَ الْقُلُوبُ عَلَى قَلْبَيْنِ أَيْبَسَ مِثْلُ الصَّفَا لَا يَبْصُرُهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَالْآخِرُ أَسْوَدُ مُرَبَّدٌ كَالْكُوزِ مَجْحِيًا وَأَمَّا كَفَّةٌ لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا إِلَّا مَا أَشْرَبَ مِنْ هَوَاهُ وَحَدَّثَنِي أَنَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ كَسْرًا قَالَ عُمَرُ كَسْرًا لَا أَبَا لَكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَوْ أَنَّهُ فَتَحَ كَانَ لَعَلَهُ أَنْ يَبْعَادَ فَيُعْلَقَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ كَسْرًا قَالَ وَحَدَّثَنِي أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَذِيقًا لَيْسَ بِالْأَعْلَى لِي [راجع: ۲۳۶۶۹]۔

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے، ان کا کہنا ہے کہ گزشتہ جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انہوں نے پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کس نے فتنوں کے متعلق نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ہم سب ہی نے سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا شاید تم وہ فتنہ سمجھ رہے ہو جو آدمی کے اہل خانہ اور مال سے متعلق ہوتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اس کے متعلق نہیں پوچھ رہا، اس کا کفارہ تو نماز روزہ اور صدقہ بن جاتے ہیں ان فتنوں کے بارے تم میں سے کسی نے نبی ﷺ کا ارشاد سنا ہے جو پسند کی موجوں کی طرح پھیل جائیں گے؟

اس پر لوگ خاموش ہو گئے اور میں سمجھ گیا کہ اس کا جواب وہ مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہیں چنانچہ میں نے عرض کیا کہ میں نے وہ ارشاد سنا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا یقیناً تم نے ہی سنا ہوگا، میں نے عرض کیا کہ دلوں کے سامنے فتنوں کو اس طرح پیش کیا جائے گا جیسے چٹائی کو پیش کیا جائے، جو دل ان ان سے مانوس ہوگا اس پر ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کی طرف مبائل ہو جائے گا اس پر ایک کالا دھبہ پڑ جائے گا، حتیٰ کہ دلوں کی دوسو تہیں ہو جائیں گی، ایک تو ایسا سفید جیسے چاندی ہوا ہے کوئی فتنہ، جب تک آسمان وزمین رہیں گے، نقصان نہ پہنچا سکے گا اور دوسرا ایسا کالا سیاہ جیسے کوئی شخص کنوڑے کو اونداھا دے اور پھیلی پھیلا دے، ایسا شخص کسی نیکی کو نیکی اور کسی گناہ کو گناہ نہیں سمجھے گا سوائے اسی چیز کے جس کی طرف اس کی خواہش کا میلان ہو۔

(٢٣٨٢) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا أَبُو مَالِكٍ حَدَّثَنِي رَيْعُ بْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْرُوفُ كُلُّهُ صَدَقَةٌ وَإِنْ آخِرَ مَا تَعْلَقُ بِهِ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فافْعَلْ مَا شِئْتَ [راجع: (٢٣٦٤١، ٢٣٦٤٣)].

(۲۳۸۳۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے اور لوگوں کو پہلے امرِ نبوت میں سے جو کچھ حاصل ہوا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ جب تم حیاء نہ کرو تو جو جا ہے کرو۔

(٢٣٨٥) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قُلْتُ يُعْنِي لِحَدِيثِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَسْعَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكَانَ الرَّجُلُ يَبْصُرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ قَالَ نَعَمْ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ [راجع: ٢٣٧٥٣].

(۲۳۸۵) زربین حشیش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بحری کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے ان سے پوچھا کیا اس وقت آدمی اپنا تیر گر نے کی جگہ دیکھ سکتا تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں! اس وقت تو دن ہوتا تھا البتہ سورج نہیں نکلا ہوتا تھا۔

(٢٣٨٣) حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زُرَّارِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سَكَّةٍ مِنْ سَكَاكِ الْمَدِينَةِ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ [صححه ابن حبان (۶۳۱۵)]. قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن.

(۲۳۸۳۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد ہوں احمد ہوں حاشر مقفی اور نبی الرحمة ہوں۔

(۲۳۸۳۷) حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدُبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِمُسْلِمٍ أَنْ يُدَلَّ نَفْسَهُ قِيلَ وَكَيْفَ يُدَلَّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يَطِيقُ [إسناده ضعيف قال الترمذی: حسن غريب وقال العراقي: إسناده جيد قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة: ۴۰۱۶، الترمذی: ۲۲۵۴)]

(۲۳۸۳۷) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لئے اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں ہے کسی نے پوچھا کہ اپنے آپ کو ذلیل سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو ایسی آزمائشوں کے لئے پیش کرے جن کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔

(۲۳۸۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ قَالَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَنَبِيُّ الْمَلَأَجِمِ [أخرجه الترمذی فی الشمائل (۳۶۷)] قال شعيب: صحيح لغيره وإسناده مختلف فيه.

(۲۳۸۳۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو مدینہ منورہ کی ایک گلی میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد ہوں احمد ہوں حاشر مقفی اور نبی الرحمة ہوں۔

(۲۳۸۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عُثَيْبَةَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَذَفٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَكَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ [أخرجه الطيالسي (۱۵۸)] قال شعيب: صحيح لغيره وإسناده محتمل للتحسين. [انظر: ۲۳۸۴۶]

(۲۳۸۳۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سات مسلمانوں کو ایک گائے میں شریک کر دیا۔

(۲۳۸۴۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حِجَابَةِ الْمِرَاءِ فَقَالَ يَا جَبْرِيلُ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَيْكَ أُمِّيَّةً إِلَى الشَّيْخِ وَالْعَجُوزِ وَالْعُلَامِ وَالْجَارِيَةِ وَالشَّيْخِ الَّذِي لَمْ يقرأ كِتَابًا قَطُّ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ [راجع: ۲۳۷۱۵]

(۲۳۸۴۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک مرتبہ "انجار المراء" نامی جگہ پر میری جبریل علیہ السلام سے

ملاقات ہوگئی، تو میں نے ان سے کہا کہ اے جبریل! مجھے ایک امی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جس میں مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور نہایت بوڑھے لوگ بھی شامل ہیں جو کچھ بھی پڑھنا نہیں جانتے، تو انہوں نے کہا کہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

(۳۳۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَبَابِرُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عِمْسَى مَوْلَى لِحَدِيقَةَ بِالْمَدَائِنِ عَلَى جَنَازَةِ كَبِيرٍ خُمْسًا ثُمَّ التَفْتُ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهَمْتُ وَلَا نَسِيتُ وَلَكِنْ كَبُرْتُ كَمَا كَبُرَ مَوْلَايَ وَوَلِيُّيَ عَمِي حَدِيقَةُ بْنُ الْيَمَانِ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ وَكَبُرَ خُمْسًا ثُمَّ التَفْتُ إِلَيْنَا فَقَالَ مَا نَسِيتُ وَلَا وَهَمْتُ وَلَكِنْ كَبُرْتُ كَمَا كَبُرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةِ كَبِيرٍ خُمْسًا (۳۳۸۶۲) یحییٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے شہر مدائن میں حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کے آ زاد کردہ غلام عیسیٰ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی انہوں نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں بھولا ہوں اور نہ ہی مجھے وہم ہوا ہے میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے میرے آقا اور ولی نعمت حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کئی تھیں انہوں نے بھی ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہیں اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھے وہم ہوا ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جیسے نبی ﷺ نے کئی تھیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے پانچ تکبیریں کہی تھیں۔

(۳۳۸۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْيُسْكُرِيِّ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَوْلُهُ شَرٌّ قَالَ يَا حَدِيقَةُ أَفَرَأَيْتَ كُنَّاتَ اللَّهِ وَأَعْمَلَ بِمَا فِيهِ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَعِلِمْتُ أَنَّهُ إِنْ كَانَ خَيْرًا اتَّبَعْتُهُ وَإِنْ كَانَ شَرًّا اجْتَنَبْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ فَنَسْتُ عَمَاءَ عَمَاءَ صَمَاءَ وَدُعَاةَ ضَلَالَةٍ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ قَدَفُوهُ فِيهَا [راجع: ۲۳۶۷۱]۔

(۳۳۸۶۴) حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا حدیفہ! کتاب اللہ کو دیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (تین مرتبہ فرمایا) میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے فرمایا قنہ اور شر ہوگا میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا حدیفہ رضی اللہ عنہ! کتاب اللہ کو دیکھو اور اس کے احکام کی پیروی کرو (میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اس خیر کے بعد شر ہوگا؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ایسا قنہ آئے گا جو اندھا بہرا کر دے گا اس پر جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے لوگ مقرر ہوں گے، جو شخص ان کی دعوت کو قبول کر لے گا وہ اسے جہنم میں گرا دیں گے۔

(۳۳۸۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ مَهْدِيٍّ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَدِيقَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنْتُمُ الْحَدِيثِ

فَقَالَ حَدَّثَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَامٌ [راجع: ۲۳۷۱۴].

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۲۳۸۴۴) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمًا عَنْ زُرَّ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ إِنَّ حَوْضَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَرَابُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْرَدُ مِنَ الْفَلَجِ وَأَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ وَإِنَّ آيَتَهُ عَدَدُ نَجُومِ السَّمَاءِ [راجع: ۲۳۷۰۷].

(۲۳۸۳۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے حوض کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے بھی زیادہ ہوں گے اس کا پانی شہر سے زیادہ شیریں دودھ سے زیادہ سفید برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ مہک والا ہوگا۔

(۲۳۸۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا رُبَيْعُ بْنُ جَرَّاحٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ أَنَا بِالْمَدَائِنِ فَقَالَ لَهُ حَدِيثُهُ مَا فَعَلَ قَوْمُكَ قَالَ قُلْتُ عَنْ أَجْلِ بَالِهِمْ تَسْأَلُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُمْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ يَعْنِي عُفْمَانَ قَالَ قُلْتُ فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَفَلَانٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ وَاسْتَذَلَّ الْإِمَارَةَ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُ [راجع: ۲۳۶۷۲].

(۲۳۸۳۵) ربیع بن حراش رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دور میں فتنہ پرور لوگ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف چل پڑے تھے میں مدائن میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا انہوں نے مجھ سے پوچھا اے ربیع! تمہاری قوم کا کیا بنا؟ میں نے پوچھا کہ آپ ان کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف کون کون لوگ روانہ ہوئے ہیں؟ میں نے انہیں ان میں سے چند لوگوں کے نام بتا دیئے وہ کہنے لگے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جماعت کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنے امیر کو ذلیل کرتا ہے تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہاں اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

(۲۳۸۴۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عْتَبَةَ عَنْ الْمُعْبِرَةِ بْنِ حَذَفٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ شَرَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْبُقْعَةِ عَنْ سَبْعَةٍ [راجع: ۲۳۸۳۹].

(۲۳۸۳۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں سات مسلمانوں کو ایک گاہ میں شریک کر دیا۔

(۲۳۸۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ السَّلُولِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ الْعَاصِ بِبَكْرِ سَنَانٍ وَمَعَهُ تَفَرُّقٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حَدِيثُهُ أَنَا فَأَمَرُ أَصْحَابَكَ يَقُومُونَ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةٌ خَلْفَكَ وَطَائِفَةٌ يَزَاءُ الْعُدُوَّ فَكَبَّرُوا وَيَكْبَرُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَرَكَعْ فَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَرَفَّعَ فَيَرْفَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ تَسْجُدُ وَيَسْجُدُ مَعَكَ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيكَ وَالطَّائِفَةُ الَّتِي يَزَاءُ الْعُدُوَّ قِيَامَ يَزَاءِ الْعُدُوِّ فَإِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ يَسْجُدُونَ ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هَؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ الْآخَرُونَ فَقَامُوا فِي مَصَافِهِمْ فَتَرَكَعْ فَيَرْكَعُونَ جَمِيعًا ثُمَّ

تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَبْلِكَ وَالطَّائِفَةُ الْآخَرَى قَائِمَةٌ يَأْزَأُ الْعُدُوْ قِيَادًا رَفَعَتْ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ سَجْدُوا ثُمَّ سَلَّمَتْ وَسَلَّمْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَتَأْمُرُ أَصْحَابَكَ إِنَّ هَاجِبَهُمْ هَيْجٌ مِنَ الْعُدُوْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ الْقِتَالُ وَالْكَفَالُ

(۲۳۸۴۷) سلیم کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں تھے، ان کے ساتھ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کرام بھی تھے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھنے کا طریقہ آپ لوگوں میں سے کسے یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یاد ہے، تم اپنے ساتھیوں کو دو گروہوں میں کھڑے ہونے کا حکم دو، جن میں سے ایک تمہارے پیچھے کھڑا ہو اور ایک دشمن کے سامنے، پھر تم تکبیر کرو اور وہ سب بھی تکبیر کہیں، پھر تم رکوع کرو اور وہ سب بھی رکوع کریں، پھر تم سر اٹھاؤ اور وہ سب بھی سر اٹھائیں، پھر تم سجدہ کرو اور تمہارے قریب والی صف بھی سجدہ کرے، اور دشمن کے سامنے والی صف کے لوگ کھڑے رہیں، جب تم سجدے سے سر اٹھاؤ تو وہ بھی سجدہ کر لیں، پھر پہلی صف والے پیچھے اور پیچھے والے آگے آجائیں، اور ان کی جگہ کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پڑھ کر سب سلام پھیر دیں، اور اپنے ساتھیوں سے کہہ دو کہ اگر دشمن نماز کے دوران حملہ کر دے تو ان کے لئے قتال اور بات چیت حلال ہو جاتی ہے۔

(۲۳۸۴۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ سَلِيمٍ الْغُبَيْسِيُّ عَنْ بِلَالٍ الْغُبَيْسِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ قَالَ لَا تُوْذِنَا بِهِ أَحَدًا إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ نَعْيًا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ النَّعْيِ [راجع: ۲۳۶۵۹]

(۲۳۸۴۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی مرگ ہو جاتی تو وہ کہتے کہ کسی کو اس کی اطلاع نہ دو، مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ ”نئی“ میں شمار نہ ہو جس سے میں نے نبی ﷺ کو منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۸۴۹) حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى عُفْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسًا وَمَجُوسٌ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدْرَ لِمَنْ مَرَضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُوذُوهُ وَمَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوهُ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَالِ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِهِ [قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۴۶۹۲)].

(۲۳۸۴۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر امت کے مجوسی ہوتے ہیں اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہوں گے جو یہ کہتے ہوں گے کہ تقدیر کچھ نہیں ہے سوائے لوگوں میں اگر کوئی شخص بیمار ہو جائے تو تم اس کی بیاہری نہ کرو کوئی مرنے والے کو اس کے جنازے میں شریک نہ ہو اور یہ دجال کا گروہ ہے اللہ پر حق ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ ملا دے۔

(۲۳۸۵۰) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْخَيْثَرِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ قَعَدَ عَلَى شَفَتِهِ فَجَعَلَ يَرُدُّ بَصَرَهُ فِيهِ ثُمَّ

قَالَ يَضْعُطُ الْمُؤْمِنُ فِيهِ ضَعْفَةٌ تَزُولُ مِنْهَا حَمَائِلُهُ وَيَمْلَأُ عَلَى الْكَافِرِ نَارًا ثُمَّ قَالَ لَا أَخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللَّهِ الْفُظَّ الْمُسْتَكْبِرَ إِلَّا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ الضَّعِيفِ الْمُسْتَغْنَى ذُو الطَّمَرَيْنِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَكْبَرَ اللَّهُ قَسَمَهُ

(۲۳۸۵۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی جنازے میں تھے جب ہم قبر کے قریب پہنچے تو نبی ﷺ اس کے کنارے بیٹھ کر بار بار اس میں دیکھنے لگے پھر فرمایا کہ مسلمان کو قبر میں ایک مرتبہ بھیجا جاتا ہے جس سے اس کے سارے بوجھ دور ہو جاتے ہیں اور کافر پر آگ کو بھردیا جاتا ہے پھر فرمایا کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اللہ کا بدترین بندہ کون ہے؟ ہر تندخو اور متکبر، کیا میں تمہیں اللہ کے بہترین بندوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور آدمی جسے دایا جاتا ہو پرائی چادروں والا ہو لیکن ہوا بیا کر اگر اللہ کے نام پر کسی کام کی قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو ضرور پورا کر دے۔

(۲۳۸۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى التَّهَجُّدِ يَشْوِصُ فَأَهَّ بِالسَّوَالِكِ [راجع: ۲۳۸۳۱]

(۲۳۸۵۱) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔
(۲۳۸۵۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاسٍ عَنْ حَدِيقَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتْ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَقْبَطَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ [راجع: ۲۳۸۶۰]

(۲۳۸۵۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کے وقت جب اپنے بستر پر آتے تو یوں کہتے اے اللہ! ہم تیرے ہی نام سے جیتے مرنے ہیں، اور جب بیدار ہوتے تو یوں فرماتے ”اس اللہ کا شکر جس نے ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور اسی کے یہاں جمع ہونا ہے۔“

(۲۳۸۵۳) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ وَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدَ اللَّهِ عَنْهُ اللَّهُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ حَدِيقَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ بِكُلِّ فِتْنَةٍ وَهِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَمَا بِي أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَ إِلَى فَيُذَلِّكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْ غَيْرِي بِهِ وَلَكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِمْ عَنْ الْفِتَنِ قَالَ وَهُوَ يَعْلَمُ مَتْنَهُنَّ ثَلَاثَ لَا يَكْذِبْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتْنٌ كَرِيحُ الصَّيْفِ مِنْهَا صَغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حَدِيقَةُ فَلَذَهَبَ أَوْلَيْكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي [راجع: ۲۳۸۸۰]

(۲۳۸۵۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بخدا! میں اب سے لے کر قیامت تک ہونے والے تمام فتنوں کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں! ایسا تو نہیں تھا کہ نبی ﷺ نے خصوصیت کے ساتھ کوئی بات مجھے بتائی ہو جو میرے علاوہ کسی اور کو نہ بتائی ہو البتہ نبی ﷺ نے جس مجلس میں یہ باتیں بیان فرمائی تھیں، میں اس میں موجود تھا، نبی ﷺ سے فتنوں کے متعلق

سوالات پوچھے جا رہے تھے اور نبی ﷺ انہیں شار کر رہے تھے ان میں تین فتنے ایسے ہیں جو کسی چیز کو نہیں چھوڑیں گے ان میں سے کچھ گرمیوں کی ہواؤں جیسے ہوں گے کچھ چھوٹے ہوں گے اور کچھ بڑے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ اس مجلس کے تمام شرکاء دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

(۲۳۸۵۴) حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَشَوَّضُ فَأَهَّ بِالسَّوَاكِ [راجع: ۲۳۶۶۱]۔

(۲۳۸۵۳) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ رات کو جب بیدار ہوتے تو سب سے پہلے سواک فرماتے تھے۔
(۲۳۸۵۵) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ ضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْثَالًا وَاحِدًا وَثَلَاثَةً وَخَمْسَةً وَسَبْعَةً وَتِسْعَةً وَاحِدَ عَشَرَ قَالَ فَضَرَبَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا مَثَلًا وَتَرَكَ سَائِرَهَا قَالَ إِنَّ قَوْمًا كَانُوا أَهْلَ ضَعْفٍ وَمُسْكِنَةٍ فَاتَّكَلَهُمْ أَهْلٌ تَحْبِرُ وَعَدُوٌّ فَاطْهَرَهُ اللَّهُ أَهْلَ الضَّعْفِ عَلَيْهِمْ فَعَمَدُوا إِلَى عَدُوِّهِمْ فَاسْتَعْمَلُوهُمْ وَسَلَطُوهُمْ فَاسْتَخَطُوا اللَّهَ عَلَيْهِمْ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَوْنَهُ

(۲۳۸۵۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ہمارے سامنے ایک تین پانچ سات نو اور گیارہ ضرب الامثال بیان فرمائی ہیں جن میں سے کچھ نبی ﷺ نے اس وقت بیان فرمادیں اور باقی چھوڑ دیں اور فرمایا کہ ایک تو مجھی جس کے لوگ کمزور اور مسکین تھے ان سے ایک طاقتور اور کثیر تعداد والی قوم نے قتال کیا تو اللہ نے ان کمزوروں کو غلبہ عطا فرمادیا اور وہ لوگ اپنے دشمن کی طرف بڑھے ان پر اپنے حکمران مقرر کئے اور ان پر تسلط بھایا اور ان پر اللہ کی ناراضگی کا سبب بن گئے تاکہ وہ اللہ سے جا ملے۔

(۲۳۸۵۶) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَإِلَى أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَخَذَهُمَا لِلْآخِرِ حَدَّثَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ حَدَّثْتُ أَنْتَ فَحَدَّثْتُ أَخَذَهُمَا صَاحِبُهُ وَصَدَقَهُ الْآخِرُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ اللَّهُ انْظُرُوا فِي عَمَلِهِ فَيَقُولُ رَبِّ مَا كُنْتُ أَعْمَلُ خَيْرًا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لِي مَالٌ وَكُنْتُ أَخَالِطُ النَّاسَ فَمَنْ كَانَ مُوسِرًا يَسُرَّتْ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ مُعْسِرًا انْظُرْتَهُ إِلَى مَيْسَرَةٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَحَقُّ مَنْ يَسِرُ فَقَرَّ لَهُ فَقَالَ صَدَقْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا نَمَّ [راجع: ۱۷۱۹۰]۔

(۲۳۸۵۶) ربیع بن جراش کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ نے نبی ﷺ سے جو حدیثیں سن رکھی ہیں، وہ ہمیں بھی سنائیے، چنانچہ ان میں سے

ایک نے یہ حدیث سنائی اور دوسرے نے ان کی تصدیق کی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا، اللہ فرمائے گا اس کے اعمال دیکھو، وہ کہے گا کہ پروردگار! میں کوئی نیک کام نہیں کرتا تھا، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میرے پاس مال تھا اور میں لوگوں سے مل کر تجارت کرتا تھا، جس کے پاس کشادگی ہوتی میں اس پر آسانی کرتا اور جو شکست ہوتا میں اسے بھولت تک مہلت دے دیتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا بھولت دینے کا میں زیادہ حق دار ہوں، چنانچہ اسکی بخشش ہوگئی، دوسرے صحابی نے ان کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۳۸۵۷) ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَرْجُلٌ قَدْ قَالَ بِأَهْلِيهِ إِذَا آتَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ اسْتَقْبِلُوا بِي رِيحًا عَاصِفًا فَادْفُونِي فَيَجْمَعُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ لَهُ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ قَالَ فَيَغْفِرُ لَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

[راجع: ۲۳۶۴۲]

(۲۳۸۵۷) پھر فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا جس نے مرتے وقت اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر میری راکھ کو تین لینا پھر جب دن تیز آندھی چل رہی ہو، اس دن میری راکھ کو ہوا میں کھیر دینا، جب وہ مر گیا تو اس کے اہل خانہ نے اسی طرح کیا، اللہ نے اسے اپنے قبضہ قدرت میں جمع کر لیا، اور اس سے پوچھا کہ تجھے یہ کام کرنے پر کس نے مجبور کیا؟ اس نے کہا تیرے خوف نے، اللہ نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا، دوسرے صحابی نے اس پر بھی ان کی تائید کی۔

(۲۳۸۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كُنْتُ مَعَ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى فَاتَاهُ دِهْقَانٌ بِنَاءٍ فَرَمَاهُ بِهِ مَا يَأْلُو أَنْ يُصِيبَ بِهِ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّي تَقَدَّمْتُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ لَمْ أَفْعَلْ بِهِ هَذَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نُشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّقَبِ وَالْقِصَّةِ وَأَنْ نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَالذَّبِيحَ قَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ هَذَا آخِرُ حَدِيثِ حَدِيقَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [راجع: ۲۳۶۵۸].

(۲۳۸۵۸) عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا، ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے، کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں، فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو ورنہ تم دو ہیامت پہنا کر کوئیکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۵۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُسَيْبٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا غُلَامٌ مَعَ أَبِي فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُفْرَةِ الْقَبْرِ فَجَعَلَ يُوصِي الْخَافِرَ وَيَقُولُ أَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ الرَّأْسِ وَأَوْسِعْ مِنْ قَبْلِ الرَّجْلَيْنِ لِرُبِّ عَدْقٍ لَهُ فِي الْجَنَّةِ [راجع: ۲۲۸۷۶].

(۲۳۸۵۹) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ ایک انصاری کے جنازے میں نکلے، اس وقت نو عمر تھا اور اپنے والد کے ساتھ تھا، نبی ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور قبر کھودنے والے کو تلقین کرنے لگے کہ سر کی جانب سے اسے کشادہ کرو اور پاؤں کی جانب سے اسے کشادہ کرو اس کے لئے جنت میں بہت سے خوشی ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّلَائِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اجْتَمَعَ الدَّلَائِيَّانِ فَاجِبُ أَفْرَبُهُمَا بَابًا فَإِنَّ أَفْرَبَهُمَا بَابًا أَفْرَبُهُمَا جَوَارًا فَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا فَاجِبُ الْاِذْيِ سَبَقَ [قال الشيخ: إسناده حسن].

(۲۳۸۶۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب ایک ہی وقت میں دو آدمی تمہیں دعوت دیں تو جس کا دروازہ زیادہ قریب ہو اس کی دعوت کو قبول کر لو، کیونکہ جس کا دروازہ زیادہ قریب ہوگا اس کا پڑوس زیادہ قریب ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی ایک پہلے دعوت دے دے تو پھر پہلے دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کر لو۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى بِالْعُرْجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى

رَأْسِهِ مَاءٌ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْحَرِّ أَوْ مِنَ الْعَطَشِ [راجع: ۱۵۹۹۸]۔

(۲۳۸۶۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۶۲) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنِي بِكَلِمَاتٍ أَعِيشُ بِهِنَّ وَلَا تُكْثِرُ عَلَيَّ فَأَنْسَى قَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ اجْتَنِبِ الْغَضَبَ [راجع: ۲۳۵۵۸]

(۲۳۸۶۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے، شاید میری عقل میں آجائے، زیادہ نہ کیجئے گا تاکہ میں بھول نہ جاؤں، نبی ﷺ نے فرمایا غصہ نہ کیا کرو، اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی اور نبی ﷺ نے ہر مرتبہ یہی جواب دیا کہ غصہ نہ کیا کرو۔

حَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۶۳) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَزَالِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ زَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَتَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرَجَهُ بِالمَاءِ وَقَالَ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَنَضَحَ فَرَجَهُ [راجع: ۱۵۴۵۰]۔

(۲۳۸۶۳) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینے مار لئے۔

(۲۳۸۶۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ وَهُوَ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرَجَهُ [راجع: ۱۵۴۵۰]۔

(۲۳۸۶۳) حضرت سفیان یا حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ چھینے مار لئے۔

(۲۳۸۶۵) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ سَأَلْتُ أَهْلَ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَدْ كُفِّرُوا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۸۶۵) شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن سفیان کے اہل خانہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا تھا۔

(۲۳۸۶۶) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَوَهَبٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [قال الألساني: صحيح (سنن أبوداود: ۱۶۸، سنن النسائي: ۸۶/۱). قال شعيب: ضعيف لا اضطرابه].

(۲۳۸۶۶) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۸۶۷) وَقَالَ غَيْرُهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۷) حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۳۸۶۸) وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي يَحْيَى يَخْطُ يَدَهُ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ أَوْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ نَضَحَ فَرَحَهُ [راجع: ۱۵۴۵۹].

(۲۳۸۶۸) حضرت سفیان یا حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا، پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے کچھ پھینکے مار لئے۔

(۲۳۸۶۹) حَدَّثَنَا

(۲۳۸۶۹) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَيَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ الرَّسُولِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَاةً لِبْنِي عَبْدِ

الْمَطْلَبِ فَقَالَ إِنَّهَا تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْتَى أَنَا أَنَامُ وَأَصْلَى وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ فَمَنْ أَفْعَدَى بِي فَهُوَ مِنِّي وَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي إِنَّ لِكُلِّ عَمَلٍ شِرَّةً ثُمَّ فَتْرَةٌ فَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى بَدْءِهَا فَقَدْ ضَلَّ وَمَنْ كَانَتْ فَتْرَتُهُ إِلَى سَنَةِ فَقَدْ اهْتَدَى

(۲۳۸۷۰) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ کے سامنے بنو عبدالمطلب کی ایک باندی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ قائم اللیل اور صائم النہار رہتی ہے نبی ﷺ نے فرمایا لیکن میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نافع بھی کرتا ہوں سو جو شخص میری اقتداء کرے وہ مجھ سے ہے اور جو میری سنت سے اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں ہے ہر عمل کی ایک تیزی ہوتی ہے جو کچھ عرصے بعد ختم ہو جاتی ہے سو جس کی تیزی کا اختتام اور انتطاع بدعت کی طرف ہو وہ گمراہ ہو گیا اور جس کی تیزی کا اختتام سنت پر ہوا تو وہ ہدایت پا گیا۔

(۲۳۸۷۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلَمَةَ الْخَزَاعِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ عَدُونَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيحَةَ غَاشُورَاءَ وَقَدْ تَعَدَّدْنَا فَقَالَ أَصُمُّمُ هَذَا الْيَوْمَ قَالَ قُلْنَا قَدْ تَعَدَّدْنَا قَالَ فَاتِمُّوا بِوَيْتِهِ يَوْمَكُمْ [راجع: ۲۰۹۵۰]۔

(۲۳۸۷۱) عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی رضی اللہ عنہ اپنے بچے سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دس محرم کے دن قبیلہ اہلم کے لوگوں سے فرمایا آج کے دن کا روزہ رکھو، وہ کہنے لگے کہ ہم تو کھائی چکے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا باقیہ دن کچھ نہ کھانا پینا۔

(۲۳۸۷۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ حَسَنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ مِنْ بَنِي صُرَيْمٍ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُودُ وَالْوَلِيدَةُ [راجع: ۲۰۶۵۹]۔

(۲۳۸۷۲) حناء بنو صریم کی ایک خاتون تھیں، اپنے بچے سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نبی جنت میں ہوں گے، شہید جنت میں ہوں گے، نومولود بچے جنت میں ہوں گے اور زندہ درگور کیے ہوئے بچے بھی جنت میں ہوں گے۔

حَدِيثُ ذِي مِخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

حضرت ذی مخرم رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۸۷۳) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ ذِي مِخْمَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيُصَالِحُكُمْ الرُّومُ صَلَاحًا أَمَّا تُمْ تَغْزُوهُمْ غَزْوًا فَتَنْصَرُونَ وَتَسْلَمُونَ وَتَغْنَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُونَ بِمَرْجِ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيبًا يَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدْفَعُهُ

فَعِنْدَ ذَلِكَ يَغْدُرُ الرُّومُ وَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ وَقَالَ رُوحٌ مَرَّةً وَتَسْلُمُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَقِيمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ [راجع: ۱۶۹۵۰]

(۲۳۸۴۳) حضرت ذوقر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب رومی تم سے امن و امان کی صلح کر لیں گے، پھر تم ان کے ساتھ مل کر ایک مشترکہ دشمن سے جنگ کرو گے، تم اس میں کامیاب ہو کر صحیح سالم، مال غنیمت کے ساتھ واپس آؤ گے، جب تم ”ذی طول“ نامی جگہ پر پہنچو گے تو ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب غالب آگئی، اس پر ایک مسلمان کو غصہ آئے گا اور وہ کھڑا ہو کر اسے جواب دے گا، ویسے ہی رومی عہد شکنی کر کے جنگ کی تیاری کرنے لگیں گے۔

(۲۳۸۷۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قُلْتُ الْحَزُورُ وَالْقَرَّةُ نُجْزِي عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ قَالَ يَا شُعْبِيُّ وَلَهَا سَبْعَةٌ أَنْفُسٍ قَالَ قُلْتُ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ الْحَزُورَ وَالْقَرَّةَ عَنْ سَبْعَةٍ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لِرَجُلٍ أَكْذَابُ يَا فُلَانُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا شَعَرْتُ بِهَذَا

(۲۳۸۷۲) امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ پوچھا کہ کیا ایک اونٹ اور ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہو سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا شعبی! کیا اس کی سات جانیں ہوتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو یہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے اور ایک اونٹ مقرر فرمایا ہے اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی سے پوچھا اے فلاں! کیا بات اسی طرح ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا مجھے اس کا پتہ نہیں چل سکا۔

حَدِيثُ أُخْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْعُجْمَاءِ عَنْ أَبِيهَا

مَسْعُودِ بْنِ عَجْمَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي بَشِيرَةٍ كِي حَدِيثِ

(۲۳۸۷۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ يُعْنِي ابْنَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُحَيْلَةَ أَنَّ عَمَلَةَ أُخْتِ مَسْعُودِ بْنِ الْعُجْمَاءِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَحْزُومَةِ الَّتِي سَرَقَتْ قَطِيفَةً يُقْدِبُهَا يُعْنِي بَارِئِ بْنِ أَوْفَيْةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ تَطْهَرَ خَيْرٌ لَهَا قَامَرٌ بِهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا وَهِيَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَسَدِ.

(۲۳۸۷۵) مسعود بن عجماء رضی اللہ عنہ کی بھیرہ کہتی ہیں کہ ان کے والد نے اس مخرومی عورت کے متعلق ”جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم اس کے ہاتھ لے کر چالیس اوقیہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے

حق میں بہتر یہی ہے کہ یہ پاک ہو جائے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اس عورت کا تعلق بنو عبد الاشہل یا بنو اسد سے تھا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ وَالْمَعْفَرِيُّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَخْلُقْ عَانَتَهُ وَيَقْلَمْ أَظْفَارَهُ وَيَجْزُرَ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا (۲۳۸۷۷) ایک غفاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے زیر ناف بال نہ کاٹے ناخن نہ تراشے اور مونچھیں نہ کاٹے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءُ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي غَالِبَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَؤُونَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ قَالُوا إِنَّا نَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [راجعہ ۱۸۲۳۸] (۲۳۸۷۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا شاید تم لوگ امام کی قراءت کے دوران قراءت کرتے ہو؟ دو تین مرتبہ یہ سوال دہرایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! واقعی ہم ایسا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کیا کرو، الا یہ کہ تم میں سے کوئی سورۃ فاتحہ پڑھنا چاہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْ كَانَ يَقْرَأُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَقْتَرِءُونَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ آيَاتٍ فَلَا يَأْخُذُونَ فِي الْعَشْرِ الْأُخْرَى حَتَّى يَعْلَمُوا مَا فِي هَذِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ قَالُوا فَعَلِمْنَا الْعِلْمَ وَالْعَمَلِ (۲۳۸۷۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی ﷺ سے دس دس آیات پڑھتے تھے اور اگلی دس آیات اس وقت تک نہیں پڑھتے تھے جب تک کہ پہلی دس آیات میں علم و عمل سے متعلق چیزیں اچھی طرح سیکھ نہ لیتے۔ یوں ہم نے علم و عمل کو

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ

ایک تغلبی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۷۹) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ هِلَالٍ النَّفْقِيِّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَغْلِبَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ عَشُورٌ إِنَّمَا الْعَشُورُ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى [راجع: ۱۰۹۹۲]۔

(۲۳۸۷۹) ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یکس تو یہود و نصاریٰ پر ہوتا ہے، مسلمانوں پر کوئی یکس نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَاءُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ هُمْ مِنْهُمْ فَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيتُهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ هُوَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ وَبِمَا كَانُوا عَامِلِينَ [راجع: ۲۰۹۷۳]۔

(۲۳۸۸۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک وقت تک میں اس بات کا قائل تھا کہ مسلمانوں کی اولاد مسلمانوں کے ساتھ ہوگی اور مشرکین کی اولاد مشرکین کے ساتھ ہوگی، حتیٰ کہ فلاں آدمی نے مجھ سے فلاں کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے، (پھر میں ایک اور آدمی سے ملا اور اس نے بھی مجھے یہی بات بتائی جب میں اپنی رائے سے پیچھے ہٹ گیا)۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رضی اللہ عنہ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ الْقُمَّلَةَ فِي تَوْبِهِ فَلْيَصْرِهَا وَلَا يُلْقِهَا فِي الْمَسْجِدِ

(۲۳۸۸۱) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کو اپنے پیروں میں کوئی جوں دکھائی دے تو اسے چاہیے کہ اسے باہر لے جائے، مسجد میں نہ ڈالے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنَ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ

(۲۳۸۸۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خیال نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ سواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۲۳۸۸۴) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ بَعْدِكُمْ أَوْ إِنْ مِنْ وَرَائِكُمُ الْكَذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنْ رَأْسُهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُّكَ حُبِّي وَإِنَّهُ سَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ كَذَبْتُ لَسْتُ رَبَّنَا وَلَكِنَّ اللَّهَ رَبَّنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْهِ أَتَيْنَا وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِ [راجع: ۲۳۵۴۶]

(۲۳۸۸۳) (ابو قلابہ سے کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں میں نے ایک آدمی کو دیکھا جسے لوگوں نے اپنے حلقے میں گھیر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا نبی ﷺ نے فرمایا (احادیث بیان کر رہا تھا) تو ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے بعد ایک گمراہ کن کذاب آئے گا جس کے سر میں پیچھے سے راستے بنے ہوں گے اور وہ یہ دعویٰ کرے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، سو جو شخص یہ کہہ دے کہ تو ہمارا رب نہیں ہے، ہمارا رب تو اللہ ہے، ہم اسی پر توکل کرتے اور رجوع کرتے ہیں، اور ہم تیرے شر سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں تو دجال کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوگا۔

حَدِيثُ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک بزرگ صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ فَحَدَّثَنِي فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوَبُّوا إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُوا فَإِنِّي أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَاسْتَغْفِرُهُ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَغْفِرُكَ اثْنَتَيْنِ قَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ [راجع: ۱۸۴۸۲]

(۲۳۸۸۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اے لوگو! اپنے رب سے توبہ کرتے رہا کرو اور میں بھی ایک دن میں سو سو مرتبہ اس سے توبہ کرتا ہوں، میں نے ان سے پوچھا کہ ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ“ اور ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَتُوبُ إِلَيْكَ“ یہ دو الگ الگ چیزیں ہیں یا ایک ہی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ہی ہیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۵) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسْطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ آلاَ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ آتَاكُمْ وَاحِدٌ آلاَ لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى أَعَجَمِيٍّ وَلَا لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لَأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى أَتَلَفْتُ قَالُوا بَلَّغْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالُوا يَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ وَلَا أَذْرِي قَالَ أَوْ أَغْرَضَكُمْ أَمْ لَا تَحْمَرُّمَ يَوْمَكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَتَلَفْتُ قَالُوا بَلَّغْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

(۲۳۸۸۵) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایام تشریق کے درمیان دن نبی ﷺ کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، یاد رکھو! کسی عربی کو کسی گجی پر، کسی گجی کو کسی عربی پر، کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو کسی سرخ پر ”سوائے تقویٰ“ کے اور کسی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہے، کیا میں نے پیغام الہی پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا، پھر فرمایا آج کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا دن، فرمایا یہ مہینہ کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا مہینہ، فرمایا یہ شہر کون سا ہے؟ لوگوں نے کہا حرمت والا شہر، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اللہ نے تمہارے درمیان تمہارے خون اور مال کو اسی طرح حرمت والا بنا دیا ہے جیسے اس مہینے اور اس شہر میں آج کے دن کی حرمت ہے، کیا میں نے پیغام الہی پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا پہنچا دیا، نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین کو چاہئے کہ غائبین تک یہ پیغام پہنچا دیں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ قَالَ كَانَ مُرْتَدُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَا يَجِيءُ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ يَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ بَصَلٌ فَقُلْتُ لَهُ أَمَا

الْخَيْرُ مَا تُرِيدُ إِلَى هَذَا يَنْتَبِهُ عَلَيْكَ قَوْلُكَ قَالَ يَا ابْنَ اُخِي إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا كَانَ فِي مُنْزِلِي شَيْءٌ أَتَصَدَّقُ بِهِ غَيْرُهُ
إِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظِلُّ الْمُؤْمِنِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ [راجع: ۱۸۲۰۷].

(۲۳۸۸۶) یزید بن ابی حبيب کہتے ہیں کہ مرثد بن عبداللہ جب بھی مسجد آتے تو اپنے ساتھ صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز ضرور لاتے تھے، ایک دن وہ مسجد آئے تو اپنے ساتھ پیاز لے کر آئے، میں نے ان سے کہا اے ابوالخیر! یہ کیوں لے آئے؟ اس سے تو آپ کے کپڑوں سے بدبو آنے لگے گی، انہوں نے کہا بھتیجے! آج میرے گھر میں صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں تھا، اور مجھے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمان کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۷) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ تَفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتَغْلُقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُصَفَّدُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيُنَادَى فِيهِ مُنَادٍ كُلُّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ حَتَّى يَنْقُضِي رَمَضَانُ [راجع: ۱۹۰۰۱].

(۲۳۸۸۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اس میں ہر سرکش شیطان کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور ہر رات ایک منادی ندا لگاتا ہے کہ اے خیر کے طالب! آگے بڑھ اور اے شر کے طالب! رک جا، یہاں تک کہ رمضان ختم ہو جائے۔

(۲۳۸۸۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي صَخْرٍ الْعُقَيْلِيِّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ قَالَ جَلَبْتُ جَلْوَةً إِلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ بَيْعَتِي قُلْتُ لَأَكْفِيَنَّ هَذَا الرَّجُلُ فَلَأَسْمَعَنَّ مِنْهُ قَالَ فَتَلَقَّانِي بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْنُونُ فَبِعْتَهُمْ فِي أَقْفَانِهِمْ حَتَّى أَتَوْا عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ نَاشِرًا التَّوْرَةَ يَقْرُؤُهَا يَعْرَى بِهَا نَفْسَهُ عَلَى ابْنِ لَهٍ فِي الْمَوْتِ كَأَحْسَنِ الْفِتْيَانِ وَأَجْمَلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْشُدْكَ بِالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ هَلْ تَجِدُ فِي كِتَابِكَ ذَا فَتَنِي وَمَخْرَجِي فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا أَيْ لَا فَقَالَ ابْنُهُ إِنِّي وَالَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَةَ إِنَّا لَنَجِدُ فِي كِتَابِنَا صِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَقِيمُوا الْيَهُودَ عَنْ أَحِبِّكُمْ ثُمَّ وَلَّى كَفَنَهُ وَخَطَبَهُ وَصَلَّى عَلَيْهِ

(۲۳۸۸۸) ایک دیہاتی صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے دور باسعادت میں میں ایک اونٹ مدینہ منورہ لے کر آیا جب میں اسے بیچ کر فارغ ہو گیا تو میں نے سوچا کہ اس آدمی سے ملتا ہوں اور اس کی باتیں سنتا ہوں چنانچہ نبی ﷺ مجھے

حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان چلتے ہوئے ملے میں بھی ان کے پیچھے چلنے لگا، حتیٰ کہ وہ تینوں ایک یہودی کے پاس پہنچے جو تورات کھولے اسے پڑھ رہا تھا اور اس کے ذریعے اپنے آپ کو تسلی دے رہا تھا کہ اس کا انتہائی حسین و جمیل جوان بیٹا قریب المرگ تھا، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے تورات کو نازل کیا ہے کہ کیا تم تورات میں میری یہی صفات اور بعثت کے یہی حالات پڑھتے ہو؟ اس نے اپنے سر سے نفی میں اشارہ کر دیا، اس کے قریب المرگ بیٹے نے کہا ہاں! اس ذات کی قسم جس نے تورات کو نازل کیا ہے، ہم اپنی کتاب میں آپ کی یہی صفات اور بعثت کے یہی حالات پاتے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے پاس سے ان یہودیوں کو اٹھا دو پھر نبی ﷺ نے خود اس کے کفن و دفن اور نماز جنازہ کا انتظام فرمایا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۸۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ مَرَّةً يُعْقُوبُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ وَقَالَ مَرَّةً يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ صَدَقَ وَعْدُهُ وَنَصَرَ عَبْدُهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْتَرَةٍ تَعُدُّ وَتَدْعَى وَدَمٍ وَمَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ أَلَا وَإِنْ قَتِلَ خَطِئَ الْعُمْدِ قَالَ خَالِدٌ أَوْ قَالَ قَتِلَ الْخَطِئُ شِبْهُ الْعُمْدِ قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةً مِنْ الْأَيْلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْ لَا دَعَا [راجع: ۱۵۴۶۳]۔

(۲۳۸۸۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اسی نے اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور اکیلے ہی تمام لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا، یاد رکھو! زمانہ جاہلیت میں جو چیز بھی قابلِ فخر سمجھتی تھی، اور ہر خون کا یا عام دعویٰ آج میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے، البتہ بیت اللہ کی کنجی اور حجاج کرام کو پانی پلانے کا منصب برقرار رہے گا، یاد رکھو! ہر وہ شخص جو شہید کے طور پر (کسی کوڑے، لاشی یا پتھر سے) مارا جائے، اس میں دیتِ مغلظہ واجب ہوگی یعنی سو ایسے اونٹ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصِيبَ بِبُئْيٍ فِي جَسَدِهِ فَتَرَكَهُ لِلَّهِ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ

(۲۳۸۹۰) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے جسم کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ اللہ کے لئے اسے چھوڑ دے تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ اللَّهَ أَتَاهُ فَحَدَّثَهُ أَوْ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكْرِنَا وَأُنثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا

(۲۳۸۹۱) حضرت ابو ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ! ہمارے زندہ اور فوت شدہ بڑوں اور بچوں، مردوں اور عورتوں اور موجود و غائب سب کی بخشش فرما۔

حَدِيثُ رَجُلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو غَفَارٍ حَدَّثَنِي عُلْقَمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي أَنَّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ صَفَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُقَلِّ خَيْرًا أَوْ لِيُسْكُنْ [راجع: ۲۰۰۵۱]۔

(۲۳۸۹۲) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اے اللہ سے ڈرنا اور اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اے اللہ سے ڈرنا اور اپنے پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے، اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اے اللہ سے ڈرنا اور اچھی بات کہنی چاہئے یا پھر خاموش رہنا چاہئے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۳۸۹۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ حُمْرَاءَ مَخْضَرَمَةٍ فَقَالَ اتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا قَالَ قُلْنَا يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ اتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ شَهْرُكُمْ هَذَا قُلْنَا ذُو الْحِجَّةِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَهْرُ اللَّهِ الْأَكْبَرِ اتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ بَلَدُكُمْ هَذَا قَالَ قُلْنَا الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ قَالَ صَدَقْتُمْ قَالَ فَإِنْ دِمَانُكُمْ وَأَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا أَوْ قَالَ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا وَشَهْرِكُمْ هَذَا وَبَلَدِكُمْ هَذَا أَلَا وَإِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوَاصِ أَنْظَرُكُمْ وَإِنِّي مُكَاتِرٌ بِكُمْ الْأَمَمُ فَلَا تَسُودُوا وَجْهِي أَلَا وَقَدْ رَأَيْتُمُونِي وَسَمِعْتُمْنِي وَتَسْتَأْذِنُونَنِي فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَوَأْمَقْهُ مِنَ النَّارِ أَلَا وَإِنِّي مُسْتَفْقِدٌ رِجَالًا أَوْ إِنَانًا وَمُسْتَفْقِدٌ مِنِّي آخَرُونَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي قِيْلَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُمْ بَعْدَكَ [راجع: ۱۰۹۸۱].

(۲۳۸۹۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنی سرخ رنگ کی اونٹنی پر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ آج کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا یوم النحر، فرمایا تم نے سچ کہا، یہ حج اکبر کا دن ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا ذی الحجہ، فرمایا تم نے سچ کہا، یہ شہر اکبر ہے، کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا، مشعر حرام، فرمایا تم نے سچ کہا، تمہاری جان اور تمہارے مال تمہارے لیے اسی طرح حرمت والے ہیں جیسے اس شہر میں اس مہینے کے آج کے دن کی حرمت ہے، یاد رکھو! حوض کوثر پر میں تمہارا انتظار کروں گا، اور تمہیں دیکھوں گا اور تمہارے ذریعے دوسری امتوں پر اپنی کثرت ظاہر کروں گا، لہذا میرے چہرے کو سیاہ نہ کرنا، تم نے مجھے دیکھا ہے اور میری باتیں سنی ہیں، اور تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا، جو شخص میری طرف جھوٹی نسبت کرے گا، اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے، یاد رکھو! میں کچھ لوگوں کو چھڑاؤں گا اور بہت سے لوگ مجھ سے چھڑا لیے جائیں گے، میں عرض کروں گا کہ پروردگار یہ میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا چیزیں ایجاد کر لی ہیں۔

ثالث عشر الانصار

حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۸۹۴) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَطْنِي وَأَوْجِزْ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُوَدَّةٍ وَلَا تَكَلِّمْ بِكَ لَدِمٍ تَعْتَلِدُ مِنْهُ غَدَاً وَاجْمَعْ الْيَأْسَ مِمَّا فِي يَدَيِ النَّاسِ [قال الوصيري: هذا إسناد ضعيف. قال الألباني حسن (ابن ماجة: ۴۱۷۱). قال شعيب: إسناده ضعيف.]

(۲۳۸۹۳) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے کوئی مختصر نصیحت فرما دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس طرح پڑھو جیسے رخصتی کی نماز پڑھ رہے ہو، کوئی ایسی بات منہ سے مت نکالو جس پر کل کو تمہیں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے پاس جو چیزیں ہیں ان سے آس ہٹا کر ایک طرف رکھ دو۔

(۲۳۸۹۵) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعةٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعَاذِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ قَالَ كُنَّا فِي النُّجْعِ وَعَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ وَمَعَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَمَرَّ بِصَاحِبِ الْمَقَاسِمِ وَقَدْ أَقَامَ السَّيِّ فَاذًا أَمْرًا تَبَكَّى فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا فَرَّقُوا بَيْنَهَا وَبَيْنَ وَلَدِهَا قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِ وَلَدِهَا حَتَّى وَضَعَهُ فِي يَدِهَا فَأَنْطَلَقَ صَاحِبُ الْمَقَاسِمِ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ فَأَخْبَرَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدٍ وَلَدِهِمَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَجْبَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صححه الحاكم (۵۵/۲)]. قال الترمذي: حسن غريب. قال الألباني حسن (الترمذي: ۱۲۸۳ و ۱۵۶۶). قال شعيب: حسن بمجموع طرقه وشواهد وهذا إسناد ضعيف. [انظر: ۲۳۹۱۰].

(۲۳۸۹۵) ابوعبدالرحمن محمد بن مسلمہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ سمندری سفر پر جا رہے تھے ہمارے امیر عبداللہ بن قیس خزازی تھے ہمارے ساتھ حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ تقسیم کنندہ کے پاس سے گزرے تو اس نے قیدیوں کو ایک جانب کھڑا کر رکھا تھا جن میں ایک عورت رورہی تھی، حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس عورت کا کیا مسئلہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اسے اس کے بیٹے سے انہوں نے جدا کر دیا ہے، حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ نے اس کے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور اس عورت کے ہاتھ میں دے دیا، یہ دیکھ کر تقسیم کنندہ غضب عبداللہ بن قیس خزازی کے پاس چلا گیا اور انہیں یہ بات بتائی، عبداللہ

نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیج کر دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ماں اور اس کی اولاد میں تفریق کرتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۳۳۸۹۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهَا سَتُنْفَخُ عَلَيْكُمْ الْأَنْصَارُ وَتَتَخَرَّبُونَ عَلَيْكُمْ يُعَوِّدُ الْبُكَرُ الرَّجُلُ مِنْكُمْ الْبُعْثَ فَيَتَخَلَّصُ مِنْ قَوْمِهِ وَيَعْرِضُ نَفْسَهُ عَلَى الْقَبَائِلِ يَقُولُ مَنْ أَكْفَيْهِ بُعْثَ كَذَا وَكَذَا أَلَا وَذَلِكَ الْأَجِيرُ إِلَى آخِرِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهِ إِنْ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (أَبُو دَاوُدَ: ۲۵۲۵)

(۳۳۸۹۶) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ”عقرب تمہارے لئے شہر مفتوح ہو جائیں گے اور تمہارے لشکر جمع کئے جائیں گے لیکن تم میں سے بعض لوگ بغیر اجرت کے لشکر کے ساتھ جانے کو تیار نہ ہوں گے چنانچہ ایسا بھی ہوگا کہ ایک آدمی اپنی قوم سے نکل بھاگے گا اور دوسرے قبیلوں کے سامنے جا کر اپنے آپ کو پیش کر کے کہے گا: ”میں نے جو شخص کہ میں اتنے پیروں کے عوض اس کی طرف سے میدان جہاد میں شامل ہو کر کفایت کروں؟“ یاد رکھو! ایسا شخص خون کے آخری قطرے تک مزدور رہے گا۔

(۳۳۸۹۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ بَرْزٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ سَلِيمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِفِيُّ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَخِي أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ يُخْبِرُهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهُ (۳۳۸۹۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۳۸۹۸) حَدَّثَنَا الْمُعَرِّي حَدَّثَنَا حَبِيبَةُ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَهِمٍ السَّمْعِيُّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيَحْتَسِبُ الْكِبَائِرَ فَإِنَّ لَهُ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ مَا الْكِبَائِرُ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَفِرَارُ يَوْمِ الزَّحْفِ [صححه ابن حبان (۳۲۴۷)، والحاكم (۲۳/۱)].

قال الألباني: صحيح (النسائي: ۸۸/۷). قال شعيب: حسن بمجموع طرقه. [انظر: ۲۳۹۰۶].

(۳۳۸۹۸) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ ”کبیرہ گناہوں“ سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

(۲۳۸۹۹) حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ صَمْصَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَا رُحْمَةَ السَّمْعِيِّ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ كُلَّ صَلَاةٍ تَحُطُّ مَا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ خَطِيئَةٍ

(۲۳۸۹۹) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز ان گناہوں کو مٹا دیتی ہے جو اس سے پہلے ہوتے ہیں۔

(۲۳۹۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِصْعَةٍ فِيهَا تَصَلَّى فَقَالَ كُلُوا وَأَنَا أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ إِنِّي لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ (۲۳۹۰۰) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں پیاز تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اسے تم کھا لو اور خود کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔

(۲۳۹۰۱) حَدَّثَنَا حَسَنٌ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا أَبُو قَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَاشِرٍ مِنْ بَنِي سَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رُحْمَةَ قَاصَّ أَهْلِ الشَّامِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ خَيَّرَ بَيْنَ سَبْعِينَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَبَيْنَ الْخَبِيئَةِ عِنْدَهُ فَأَتَيْنِي فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتَنِي ذَلِكَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ وَهُوَ يَكْتُمُ فَقَالَ إِنَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ زَادَنِي مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعِينَ أَلْفًا وَالْخَبِيئَةَ عِنْدَهُ قَالَ أَبُو رُحْمَةَ يَا أَبَا أَيُّوبَ وَمَا تَنْظُرُ خَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهُ النَّاسُ بِأَفْوَاهِهِمْ فَقَالُوا وَمَا أَنْتَ وَخَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ دَعَا الرَّجُلَ عَنْكُمْ أَخْبَرَكُمْ عَنْ خَبِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَظُنُّ بَلْ كَانُمُسْتَحِقِينَ إِنَّ خَبِيئَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ رَبِّ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مُصَدِّقًا لِسَانَهُ قَلْبُهُ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۸۹۸]۔

(۲۳۹۰۱) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے تو فرمایا تمہارے رب نے مجھے دو باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار دیا ہے یا تو ستر ہزار آدمی جنت میں بلا حساب کتاب مکمل معافی کے ساتھ داخل ہو جائیں یا میں اپنی امت کے متعلق اپنا حق محفوظ کر لوں کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا اللہ کے یہاں کسی بات کو محفوظ کیا جا سکتا ہے اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندر چلے گئے، تھوڑی دیر بعد ”اللہ اکبر“ کہتے ہوئے باہر آئے اور فرمایا میرے پروردگار نے ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کے یہاں میرا حق بھی محفوظ ہے۔

راوی حدیث ابوہریرہؓ نے حضرت ابوالیوبؓ سے پوچھا کہ اے ابوالیوب! آپ کے خیال میں نبی ﷺ کا وہ محفوظ حق کیا ہے؟ یہ سن کر لوگوں نے انہیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور کہنے لگے کہ تمہیں نبی ﷺ کے اس محفوظ حق سے کیا غرض ہے؟ حضرت ابوالیوبؓ نے فرمایا اسے چھوڑ دو میں تمہیں اپنے اندازے بلکہ یقین کے مطابق بتاتا ہوں کہ نبی ﷺ کا وہ محفوظ حق یہ ہے کہ پروردگار! جو شخص بھی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو اسے جنت میں داخلہ عطا فرما۔

(۲۳۹۰۲) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بَقِيعَةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ أَبَا رُحْمَةَ السَّمْعَانِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَدَّ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ وَاحْتَسَبَ الْكَبَائِرَ فَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَسَأَلَهُ مَا الْكَبَائِرُ فَقَالَ الشُّرْكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ وَالْفَوَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ [راجع: ۲۳۸۹۸]

(۲۳۹۰۲) حضرت ابوالیوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حال میں آئے کہ اللہ کی عبادت کرتا ہو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے پوچھا کہ ”کبیرہ گناہوں“ سے کیا مراد ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، کسی مسلمان کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا۔

(۲۳۹۰۳) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا بَقِيعَةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَفْرَعَتْ الْأَنْصَارُ أَيُّهُمْ يُؤْوِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَعَهُمْ أَبُو أَيُّوبَ فَأَوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامَ أُهْدَى لِأَبِي أَيُّوبَ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو أَيُّوبَ يَوْمًا فَإِذَا قُصْعَةٌ فِيهَا بَصَلٌ فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالُوا أُرْسِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطْلَعَ أَبُو أَيُّوبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَعَكَ مِنْ هَذِهِ الْقُصْعَةِ قَالَ رَأَيْتُ فِيهَا بَصَلًا قَالَ وَلَا يَحِلُّ لَنَا الْبَصَلُ قَالَ بَلَى فَكُلُوهُ وَلَكِنْ يَغْشَايَ مَا لَا يَغْشَاكُمْ وَقَالَ حَيوةٌ إِنَّهُ يَغْشَايَ مَا لَا يَغْشَاكُمْ [أخرجه النسائي في الكبرى (۶۶۶۹)].

قال شعب: صحيح وإسناده ضعيف.

(۲۳۹۰۳) حضرت ابوالیوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار نے اس بات پر قراعہ انداز کی کہ ان میں سے کس کے یہاں نبی ﷺ فروکش ہوں گے وہ قرعہ حضرت ابوالیوبؓ کے نام نکل آیا اور وہ نبی ﷺ کو اپنے گھر لے گئے نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابوالیوبؓ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابوالیوبؓ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟

اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھیج دیا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی! انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں! تم اسے کھایا کرو! البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے ﷺ)

(۲۳۹۰۴) حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ حَدَّثَنِی بِحَبْرٍ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّضَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ إِخَالُ الْبُوصَرِيِّ: هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: [صحيح (ابن ماجه: ۲۲۳۲)]. قَالَ شُعَيْبٌ: صحيح وهذا سند حسن فى

المتابعات والشواهد]. [انظر: ۲۳۹۰۵، ۲۳۹۰۶]

(۲۳۹۰۳) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنا غلہ ماپ کر لیں دین کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(۲۳۹۰۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا بِقِیَّةُ عَنْ بِحَبْرٍ فَلَمْ يَكْرَمْهُ [راجع: ۲۳۹۰۴].

(۲۳۹۰۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۰۶) حَدَّثَنَا هَيْثَمُ بْنُ أَبِي خَارِجَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عِيَّاشٍ عَنْ بِحَبْرٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمُقَدَّمِ بْنِ مَعْدَى كَرِبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّضَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ [راجع: ۲۳۹۰۴].

(۲۳۹۰۶) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنا غلہ ماپ کر لیں دین کیا کرو تمہارے لئے اس میں برکت ڈال دی جائے گی۔

(۲۳۹۰۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ (۲۳۹۰۸) قَالَ وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُ اللَّهِ مَعَ الْقَاضِي حِينَ يَقْضِي وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الْقَاسِمِ حِينَ يَقْسِمُ

(۲۳۹۰۸-۲۳۹۰۷) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قاضی جب فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے اور قاسم جب کوئی چیز تقسیم کرتا ہے تو اللہ کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے۔

(۲۳۹۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّضَارِيِّ قَالَ سَلُوا إِلَيْهِ هَاتِمًا حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا يَوْمًا مَا يُتَّبَعُ فِيهِ فَنَازَعُوا فِي الْقُرْعِ فَمَرَّ بِهِمْ أَبُو أَيُّوبَ النَّضَارِيُّ فَأَرْسَلُوا إِلَيْهِ

إِنْسَانًا فَقَالَ يَا أَبَا أَيُّوبَ الْقُرْعُ يُنْتَبِذُ فِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مُؤَكَّلٍ يُنْتَبِذُ فِيهِ قِرْدٌ عَلَيْهِ الْقُرْعُ قِرْدٌ أَبَا أَيُّوبَ مِثْلَ قَوْلِهِ الْأَوَّلِ

(۲۳۹۰۹) ابوالفتح کہتے ہیں کہ ایک دن لوگ اس بات کا مذاکرہ کرنے لگے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنائی جاسکتی ہے دوران گفتگو کدو کے برتن میں نبیذ سے متعلق اختلاف رائے ہو گیا اتفاقاً وہاں سے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا تو انہوں نے ایک آدمی بھیج کر اس کے متعلق دریافت کیا کہ اے ابویوب! کدو کے برتن میں نبیذ کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ہر اس برتن میں نبیذ پینے یا پانے سے منع فرمایا ہے جسے لک لگی ہوئی ہو ساسل نے کدو کے متعلق پوچھا تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا۔

(۲۳۹۱۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا رُسْدِينُ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ يَحْصَصَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَلَدِ وَالْوَلَدَةِ فِي الْبَيْعِ فَرَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ آجِئِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۳۸۹۵]۔

(۲۳۹۱۰) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص والد اور اس کی اولاد میں تفریق کرتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان تفریق کر دے گا۔

(۲۳۹۱۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ وَهُوَ بِمِصْرَ وَاللَّهِ مَا أَذْرَى كَيْفَ أَصْنَعُ بِهِذِهِ الْكُرْبِيسِ يَعْنِي الْكُفْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَخَذَكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوْ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۱/۱)] [انظر: ۲۳۹۰۵، ۲۳۹۱۶]۔

(۲۳۹۱۱) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ بخدا مجھے سمجھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچاٹنے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۱۲) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي لَيْثٌ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَاصٌّ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي صِرَّةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عِزْنُ حَضْرَتِهِ الْوَفَاةُ لَقَدْ كُنْتُ كُنْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ لَا أَنْتُمْ لَذُبُونُ لَخَلَقَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَوْمًا يَذُبُونُ فَيَغْفِرُ لَهُمْ [صححه مسلم (۲۷۴۸)]۔

(۲۳۹۱۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفا میں فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے ایک حدیث سنی تھی جواب تک میں نے تم سے چھپا رکھی تھی اور وہ یہ کہ اگر تم گناہ نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے اور

اللہ انہیں بخشے گا۔

(۳۳۹۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ أَخْبَرَنَا عُبَادُ بْنُ الْعَوَامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيسَى عَنْ أَبِي الْوَرْدِ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى فَقَالَ لِي يَا أَبَا أَيُّوبَ أَلَا أَعْلَمُكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ إِلَّا كُتِبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمَعَ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَإِلَّا كُنْ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَذَلٌ عَشْرٌ رِقَابٍ مُحَرَّرِينَ وَإِلَّا كَانَ فِي حِجَّتِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُفْسَى وَلَا قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي إِلَّا كَذَبَكَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ أَنْتَ سَمِعْتَهَا مِنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ اللَّهُ لَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۳۹۱۳) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میرے یہاں جلوہ افروز ہوئے اور مجھ سے فرمایا اے ابوالایوب! کیا میں تمہیں کچھ تعلیم نہ دوں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیوں نہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں“ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں“ تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا دس گناہ معاف فرما دے گا ورنہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا ورنہ شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ذوال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہنے لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۳۳۹۱۴) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى ابْنِ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا قَابَتُ يَعْنِي أَبَا زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَفْلَحَ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْفَلُ وَأَبُو أَيُّوبَ فِي الْعُلُوِّ فَانْتَبَهَ أَبُو أَيُّوبَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ تَمَشَّى فَوْقَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَحَوَّلَ فَبَاثُوا فِي جَانِبٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّفْلُ أَرْفَقُ بِی فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَا أَعْلُو سَقِيفَةً أَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ أَبُو أَيُّوبَ فِي السُّفْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُلُوِّ فَكَانَ يَصْنَعُ طَعَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْعَثُ إِلَيْهِ فَإِذَا رَدَّ إِلَيْهِ سَالَ عَنْ مَوْجِعِ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْعَثُ أَوْ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْكُلُ مِنْ حَيْثُ أَوْ أَصَابِعُهُ فَصَنَعَ ذَاتَ يَوْمٍ طَعَامًا فِيهِ يَوْمٌ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَيْهِ فَسَالَ عَنْ مَوْجِعِ أَوْ أَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقِيلُ لَمْ يَأْكُلْ فَسَمِعَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَعْرَافُ مَوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ قَالَ فَإِنِّي أَمَرُهُ مَا تَكْرَهُ أَوْ مَا كَرِهْتَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي

(۳۳۹۱۴) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو نبی ﷺ ان کے یہاں فروکش ہوئے، نبی ﷺ نیچے کی منزل میں رہتے اور حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ اوپر کی منزل میں، ایک مرتبہ رات کے وقت انہیں خیال

آیا کہ ہم تو نبی ﷺ سے اوپر ہو کر چلتے ہیں چنانچہ وہ ساری رات انہوں نے ایک کونے میں گزاری، صبح ہونے پر نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا مجھے کبھی منزل زیادہ موافق ہے، وہ کہنے لگے کہ میں تو اس جھٹ پر نہیں چڑھوں گا جس کے نیچے آپ ہوں، اس طرح حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا، پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجوایا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی، انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، تم اسے کھایا کر ذالبتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے رضی اللہ عنہم)

(۲۳۹۱۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْجَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَمِيشَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ كَعَدْلٍ أَرْبَعِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ بِهِنَّ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ بِهِنَّ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكُنَّ لَهُ حَرَسًا مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُمِيسَ وَإِذَا قَالَهَا بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَمِثْلُ ذَلِكَ

(۲۳۹۱۵) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات کہے کہ ”اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا، دس گناہ معاف فرما دے گا ورنہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا، ورنہ شام تک یہ کلمات اس کے لئے شیطان سے بچاؤ کی ڈھال بن جائیں گے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات کہے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

(۲۳۹۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ مَا لَنَدْرِي كَيْفَ نَصْنَعُ بِكَرْبَابِيسَ مِصْرَ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ وَنَسْتَدْبِرَهُمَا وَقَالَ هَمَّامٌ يَعْنِي الْقَائِلَ وَالْبَوْلَ [راجع: ۲۳۹۱۱]۔

(۲۳۹۱۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ نے مصر میں ایک مرتبہ فرمایا کہ بھئی مجھے کچھ نہیں آتا کہ یہاں کے بیت الخلاء کس طرح استعمال کروں کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچاؤ کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۱۷) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي الْخُرَّاسَانِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ أَشْهَدُ عَلَى عَطَاءَ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَغْرُسُ غَرْسًا إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مِنْ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرِ ذَلِكَ الْغَرْسِ

(۲۳۹۱۷) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص ایک پودا لگاتا ہے تو اس سے جتنا پھل نکلتا ہے اللہ اس شخص کے لئے اتنا ہی اجر لکھ دیتا ہے۔

(۲۳۹۱۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَادِرُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَبْلَ طُلُوعِ النُّجُومِ (۲۳۹۱۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے نماز مغرب ستارے نکلنے سے پہلے پڑھنے میں سبقت کیا کرو۔

(۲۳۹۱۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَرَّبَ طَعَامًا فَلَمْ أَرِ طَعَامًا كَانَ أَكْبَرَ بَرَكَهٍ مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَكَلْنَا فِي آخِرِهِ فَلَنَّا كَيْفَ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّا ذَكَّرْنَا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ بَعْدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ فَكَانَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ

(۲۳۹۱۹) حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے نبی ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا میں نے آغاز میں اس سے زیادہ بابرکت کھانا کبھی نہیں دیکھا اور اختتام کے اعتبار سے اتنی کم برکت والا کھانا بھی کوئی نہیں دیکھا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیسے ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب نے ہم کھانا شروع کیا تھا تو ہم نے بسم اللہ پڑھی تھی بعد میں ایک آدمی آکر کھانے میں شریک ہوا تو اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی اور شیطان بھی اس کے ساتھ کھانے لگا۔

(۲۳۹۲۰) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ مَعَاوِيَةَ كَانَ أَمِيرًا عَلَى الْجَيْشِ الَّذِي غَزَا فِيهِ أَبُو أَيُّوبَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ أَبُو أَيُّوبَ إِذَا مِتُّ فَاقْرَءُوا عَلَيَّ النَّاسَ مِنْ بَيْنِ السَّلَامِ فَاقْبُرُوهُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا جَعَلَهُ اللَّهُ فِي الْجَنَّةِ وَلْيَنْطَلِقُوا بِي فَلْيُعَلِّمُوا بِي فِي أَرْضِ الرُّومِ مَا اسْتَطَاعُوا فَحَدَّثَ النَّاسَ لَمَّا مَاتَ أَبُو أَيُّوبَ فَأَسَلَّمَ النَّاسُ وَانْطَلَقُوا بِجَنَائِزِهِ

(۲۳۹۲۰) اہل مکہ میں سے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ یزید بن معاویہ اس لشکر کا امیر تھا جس میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بھی جہاد کے لئے شریک تھے یزید مرض الموت میں ان کی عیادت کے لئے آیا تو انہوں نے اس سے فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتا دینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلے رہا ہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر

ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ جب حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو یزید نے لوگوں کو یہ باتیں بتائیں لوگوں نے اس طرح زیبتن کیا اور ان کا جنازہ لے کر چل پڑے۔

(۲۳۹۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَمَلَى عَلَيَّ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْعَانِطُ فَلَا يَسْتَقِيلَنَّ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ يُشْرِقُ أَوْ يُغْرِبُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَاحِضَ جَعَلْتُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَنَحَّرْتُ وَنَسْتَعْفِفُ اللَّهُ [صححه البخاری (۱۴۴)، ومسلم (۲۶۴)، وابن خزيمة (۵۷)، وابن حبان (۱۴۱۷)]. [انظر: ۲۳۹۳۳، ۲۳۹۷۶، ۲۳۹۷۴].

(۲۳۹۲۱) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ أَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَرْثَدَةَ بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فِيهَا نَوْمٌ فَسَأَلْتُهُ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُهُ مَا حَرَّهْتُ [صححه مسلم (۲۰۵۲)]. [انظر: ۲۳۹۳۴].

(۲۳۹۲۲) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس میں سے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا لیکن نبی ﷺ نے اسے کھانا نہ تھا میں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں تم اسے کھایا کرو البتہ مجھے اس کی بو پسند نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ پھر جو چیز آپ کو پسند نہیں، وہ مجھے بھی پسند نہیں۔

(۲۳۹۲۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَبِي سُرُورَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى بِطَعَامٍ نَالَ مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَنَالَ ثُمَّ يَبْعَثُ بِسَائِرِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ وَفِيهِ أَثَرُ يَدِهِ فَإِنِّي بِطَعَامٍ فِيهِ الثُّومُ فَلَمْ يَطْعَمْ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا وَبَعَثَ بِهِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَقَالَ لَهُ أَهْلُهُ فَقَالَ ادْنُوهُ مِنِّي فَإِنِّي أَحْتَاجُ إِلَيْهِ فَلَمَّا لَمْ يَرَ أَثَرَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ كَفَّتْ يَدُهُ مِنْهُ وَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَسِیَ اللَّهُ أَبَايَ وَأُمِّي هَذَا الطَّعَامُ لَمْ تَأْكُلْ مِنْهُ أَكُلْتُ مِنْهُ قَالَ فِيهِ تِلْكَ الثُّومَةُ فَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَأَكُلْ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ فَكُلْ

(۲۳۹۲۳) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کا معمول تھا کہ جب کوئی چیز ہدیہ میں آتی تو نبی ﷺ اس

میں سے حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ کو بھی بھجواتے تھے چنانچہ ایک دن حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو ایک پیالہ نظر آیا جس میں پیاز تھا پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اہل خانہ نے بتایا کہ یہ نبی ﷺ نے بھجویا ہے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے تو اس پیالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا؟ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس میں پیاز نظر آئی تھی انہوں نے پوچھا کہ کیا ہمارے لئے پیاز حلال نہیں ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں؟ تم اسے کھا یا کرو البتہ میرے پاس وہ آتے ہیں جو تمہارے پاس نہیں آتے۔ (جبریل امین اور دیگر فرشتے رضی اللہ عنہم)

(۳۳۹۲۴) حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي سُوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَعَنْ عَطَاءٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا الْمُتَخَلِّلُونَ قِيلَ وَمَا الْمُتَخَلِّلُونَ قَالَ فِي الْوُضُوءِ وَالطَّعَامِ

(۳۳۹۲۳) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ اور عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خلال کرنے والے لوگ کیا خوب ہیں؟ کسی نے پوچھا کہ خلال کرنے والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا وضو اور کھانے کے دوران خلال کرنے والے۔

(۳۳۹۲۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ يَذْكُرُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْعَلُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

[صححه البخاری (۶۲۳۷)، ومسلم (۲۵۶۰). قال الترمذی: حسن صحيح]. [انظر: ۲۳۹۷۳، ۲۳۹۸۲].

(۳۳۹۲۵) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۳۳۹۲۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ زَيْدٍ بِنِ اسْمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ الْمَسُورُ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَقَالَ مَرَّةً امْتَرَى فِي الْمَحْرَمِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ قَالَ قَارِئُ السُّلَا إِلَى أَبِي أَيُّوبَ كَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ هَكَذَا مُقْبِلًا وَمُذْبِرًا وَصَفَهُ سُفْيَانُ [انظر: ۲۳۹۴۴].

[۲۳۹۷۵].

(۳۳۹۲۷) حضرت مسور اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف رائے ہو گیا انہیں اس محرم کے بارے شک تھا جو اپنے سر پر پانی بہاتا ہے پھر انہوں نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے نبی ﷺ کو اپنا سر کس طرح دھوتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس طرح آگے پیچھے سے راوی نے اس کی کیفیت بیان کر کے دکھائی۔

(۳۳۹۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّضَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ

وَتَوَتَّى الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ [صححه البخاری (۱۳۹۶)، ومسلم (۱۳)، وابن حبان (۲۳۷)]، [انظر: ۲۳۹۴۶] (۲۳۹۳۵) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے ایک دیہاتی سامنے آیا اور اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ پھراؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔ (۲۳۹۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا [صححه البخاری (۱۳۷۵)، ومسلم (۲۸۶۹)]، [انظر: ۲۳۹۵۱]۔

(۲۳۹۳۷) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۲۳۹۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ أَبِي سُوْرَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَأْذِنُ مِنَ اللَّيْلِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِذَا قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَتَكَلَّمُ وَلَا يَأْمُرُ بِشَيْءٍ وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ [اخرجه عبد بن حميد (۲۱۹)، إسناده ضعيف جداً]۔

(۲۳۹۳۷) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دو تین مرتبہ مسواک فرماتے تھے جب رات کو نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو چار رکعتیں پڑھتے تھے کسی سے بات کرتے اور نہ کسی چیز کا حکم دیتے اور ہر دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے۔ (۲۳۹۳۷) وَبِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ تَمَضُّضًا وَصَسَّغَ لُغَيْتَهُ مِنْ تَحِيَّاتِهَا بِالْمَاءِ [إسناده ضعيف جداً، قال البخاری: هذا لا شيء، قال الألبانی: صحيح بما تقدم (ابن ماجه: ۴۲۳)]۔

(۲۳۹۳۷) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو کھلی کرتے اور اپنی ڈاڑھی مبارک کو نیچے سے پانی کے ساتھ دھوتے تھے۔ (۲۳۹۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ حَيَّانٍ عَنْ أَبِي وَاصِلٍ قَالَ لَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ فَصَافَحَنِي فَرَأَى فِي أَظْفَارِي حَوْلًا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ أَحَدَكُمْ عَنْ خَيْرِ السَّمَاءِ وَهُوَ يَدْعُ أَظْفَارَهُ كَأَنَّهُ ظَفِيرُ الطَّيْرِ يَجْتَمِعُ فِيهَا الْجَنَابَةُ وَالْخَبَثُ وَالنَّفَقُ وَلَمْ يَهْلُ وَكِيعٌ مَرَّةً الْأَنْصَارِيَّ قَالَ قَالَ غَيْرُهُ أَبُو أَيُّوبَ الْغَتَكِيُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبِي سَبَقَهُ لِسَانُهُ يَعْنِي وَكِيعٌ فَقَالَ لَقِيتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَإِنَّمَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ الْغَتَكِيُّ [اخرجه الطيالسي (۵۹۶)، إسناده ضعيف]۔

(۲۳۹۳۸) ابوداؤد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے مصافحہ کیا تو میرے ناخن بڑھے ہوئے نظر آئے انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ہر شخص آسانی خبریں پوچھتا ہے جب کہ اپنے ناخنوں کو اس طرح چھوڑ دیتا ہے جیسے پرندوں کے ناخن ہوتے ہیں کہ ان میں جنابت، گندگی

اور میل کیل جمع ہوتا ہے۔

بعض محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ نہیں ہیں بلکہ ابوالیوب رضی اللہ عنہ ہیں۔
(۲۳۹۳۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ يُعْنِي الْأَشْجَعِيَّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَسْلَمَ وَغَفَرَ وَمَزِينَةً وَأَشْجَعٌ وَجُهَيْنَةٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي كَعْبٍ مَوَالِي دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ [صححه مسلم (۲۵۱۹)، والحاكم: (۸۲/۴)]. [راجع: ۲۱۹۴۵].

(۲۳۹۳۹) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، اشجع، جہینہ اور بنی کعب کے لوگ تمام لوگوں کو چھوڑ کر صرف میرے موال ہیں اور اللہ اور اس کے رسول ان کے موال ہیں۔

(۲۳۹۴۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَوْ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِأَلْفِ عَرَفٍ فِي الرُّسُومَيْنِ [۲۱۹۴۵]

(۲۳۹۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ یا حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف کی تلاوت فرمائی ہے۔

(۲۳۹۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتِرُ بِخُمُسٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَلَا وَهِيَ إِيمَاءٌ [صححه الحاكم (۳۰۳/۱)، وابن حبان (۲۴۰۷)، قال الألبانی: صحيح (أبو داود: ۱۴۲۲، ابن ماجه: ۱۱۹۰، النسائي: ۲۳۸/۳)].

(۲۳۹۴۱) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ رکعتوں پر وتر بنایا کرو اگر یہ نہ کر سکو تو تین رکعتوں پر اگر یہ بھی نہ کر سکو تو ایک رکعت پر وتر بنالیا کرو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اشارہ ہی کر لیا کرو۔

(۲۳۹۴۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَمْلِكْ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُنَّ لَهُ كَعْدَلٍ عِشْرِينَ قَابٍ أَوْ وَقْفَةٍ [صححه البخاری (۶۴۰۴)]. [انظر: ۲۳۹۸۱].

(۲۳۹۴۲) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کلمات دس مرتبہ کہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَمْ يَمْلِكْ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو یہ ایک یا دس غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۲۳۹۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَمْرِ أَوْ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ

[انظر: ۲۳۹۵۰].

(۲۳۹۴۳) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا سورۃ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

(۲۳۹۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اخْتَلَفَ الْمُسَوِّرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُحَرِّمِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ وَقَالَ الْمُسَوِّرُ لَا يَغْسِلُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ فَسَأَلْتُهُ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَذْبَرَ بِهِمَا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ [راجع: ۲۳۹۲۶]۔

(۲۳۹۴۳) حضرت مسور اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک مرتبہ اختلاف رائے ہو گیا، انہیں اس محرم کے بارے شک تھا جو اپنے سر پر پانی بہاتا ہے، پھر انہوں نے حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی پر پوچھنے کے لئے بھیجا کہ آپ نے نبی ﷺ کو اپنا سر کس طرح دھوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس طرح آگے پیچھے سے راوی نے اس کی کیفیت بیان کر کے دکھائی۔

(۲۳۹۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ [صحیح البخاری (۱۸۴۰)، ومسلم (۱۲۰۵) وان حبان (۳۹۴۸)]۔ [انظر: ۲۳۹۴۹، ۲۳۹۵۸، ۲۳۹۶۲، ۲۳۹۶۶]۔

(۲۳۹۴۵) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۴۶) حَدَّثَنَا بِهِزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عَثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ حَلَفَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّصَارِيِّ أَنَّ زُجَلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَبَ مَا لَهُ قَالَ تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ فَرَهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَأْسِهِ [راجع: ۲۳۹۳۵]۔

(۲۳۹۴۶) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی سفر میں تھے ایک دیہاتی سامنے آیا اور اس نے نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔

(۲۳۹۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا هَرَبُكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَصُلي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ تَدِيمُ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تَفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَاحْبِسْتُ أَنْ يَرْتَفَعَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ [اخرجه ابن حزيمة (۱۲۱۵)]۔ قال شعيب: صحيح لغیره وهذا [إسناد ضعيف]۔

(۲۳۹۴۷) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبی ﷺ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ

لما کہ یارسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا زوال کے وقت آسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نذا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسمان پر چڑھے۔

(۲۳۹۴۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي صَخْرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى ابْنِ رَاحِمٍ فَقَالَ مَنْ مَعَكَ يَا جَبْرِيلُ قَالَ هَذَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ لَهُ ابْنُ رَاحِمٍ مَرُّكَ أَتَيْتَكَ فَلْيُخْبِرُوا مِنْ غِرَاسِ الْجَنَّةِ فَإِنَّ تَوْبَتَهَا طَيِّبَةٌ وَأَرْضُهَا وَاسِعَةٌ قَالَ وَمَا غِرَاسُ الْجَنَّةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

(۲۳۹۴۸) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب معراج نبی ﷺ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ محمد ﷺ ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ اپنی امت کو تلقین کیجئے کہ وہ کثرت سے جنت کے پودے لگائیں کیونکہ جنت کی مٹی عمدہ اور زمین کشادہ ہے نبی ﷺ نے پوچھا کہ جنت کے پودوں سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہنا۔

(۲۳۹۴۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ [راجع: ۲۳۹۴۵]۔

(۲۳۹۴۹) حضرت ابوالایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدانِ حریفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔ (۲۳۹۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قَدَامَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ مِمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْكِيٍّ عَنِ امْرِئَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْجَبُ أَحَدُكُمْ أَنْ يقرأَ لُكُ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَإِنَّهُ مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدَ اللَّهُ الصَّمَدُ فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ قَرَأَ لَيْلَتَهُ لُكُ الْقُرْآنِ [قد حسنه الترمذی، قال الکلبانی: صحيح (الترمذی: ۲۸۹۶،

النسائی: ۱۷۱/۲)۔ قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]۔ [راجع: ۲۳۹۴۳]۔

(۲۳۹۵۰) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکے، سورہ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے، اس لئے جو شخص رات کے وقت تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ لے، گویا اس نے تہائی قرآن پڑھ لیا۔

(۲۳۹۵۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَجَّهَتِ الشَّمْسُ قَالَ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ

تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا [راجع: ۲۳۹۳۶]۔

(۲۳۹۵۱) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم غروب آفتاب کے بعد باہر نکلے تو ایک آواز سنی اور فرمایا کہ یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

(۲۳۹۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ وَرْقَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ قَابَتٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ [راجع: ۲۳۹۳۰]۔

(۲۳۹۵۳) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَحْمَدَ عِمْسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ أَلَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكَ قَالَ حَجَّاجٌ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

[قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۷۴۱)۔ قال شعب: صحيح لغيره وهذا إسناده ضعيف]۔ [انظر: ۲۳۹۸۶، ۲۳۹۸۵]

(۲۳۹۵۳) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے الحمد لله علی کل حال کہنا چاہیے جواب دینے والے کو یو رحمتک اللہ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو یو ھدیک اللہ ویصلح بالک کہنا چاہیے۔

(۲۳۹۵۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ يَحْنِي ابْنُ كُرَيْبٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ قُرَيْشٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وَجَدَ رَجُلٌ فِي ثَوْبِهِ قُمَّلَةً فَأَخَذَهَا لِيَطْرَحَهَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ ارْذُذْهَا فِي ثَوْبِكَ حَتَّى تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ

(۲۳۹۵۳) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے کپڑے میں سے ایک جوں دیکھی اس نے اسے ہزار مسجد میں ہی پھینکنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ایسا تم کو اسے اپنے کپڑوں میں ہی رہنے دوتا اے تکہ مسجد سے نکل جاؤ۔

(۲۳۹۵۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسَدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ يَحْنِي ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَحْنِي ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِفُرُوجِكُمْ وَلَا تَسْتَقْبِلُوهَا [راجع: ۲۳۹۱۱]۔

(۲۳۹۵۵) حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پانچا نے کے لئے جائے تو قبلہ کی جانب رخ کرے اور نہ پشت کرے۔

(۲۳۹۵۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَانَ وَيَعْلَى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي طَلْحَانَ قَالَ قَالَ غَزَا أَبُو أَيُّوبَ الرُّومَ فَمَرِضَ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ أَنَا إِذَا مِتُّ فَأَحْمِلُونِي فَإِذَا صَافَعْتُمُ الْعَدُوَّ فَأَذِفُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ وَسَأَحْدُثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَالِي هَذَا مَا حَدَّثْتُكُمْوهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [انظر: ۲۳۹۹۲].

(۲۳۹۵۷) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے جہاد میں شریک تھے، وہ بیمار ہو گئے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتادینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(۲۳۹۵۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ قَابِطٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَالٍ فَذَاكَ صِيَامُ الدَّهْرِ [راجع: ۲۳۹۳۰].

(۲۳۹۵۹) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان کے روزے رکھ لے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے رکھ لے تو اسے پورے سال کے روزوں کا ثواب ہوگا۔

(۲۳۹۶۰) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيذٍ الْخَطَلِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالْمَزْدَلِيَّةِ [راجع: ۲۳۹۴۵].

(۲۳۹۶۱) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔

(۲۳۹۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حَنْشُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ لَقِيْطِ النَّخَعِيِّ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَهْطٌ إِلَى عَلِيٍّ بِالرَّحْبَةِ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا قَالَ كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ قَالُوا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ يَقُولُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ هَذَا مَوْلَاهُ قَالَ رِيَّاحٌ فَلَمَّا مَضُوا يَتَّبِعُهُمْ فَسَأَلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ

(۲۳۹۶۳) ریاخ بن حارث کہتے ہیں کہ ایک گروہ ”رجہ“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا ”السلام علیک یا مولانا“ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہارا آقا کیسے ہو سکتا ہوں جبکہ تم عرب قوم ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کو غدیر خم کے مقام پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں جس کا مولی ہوں، علی بھی اس کے مولی ہیں جب وہ لوگ چلے گئے تو میں بھی ان کے پیچھے چل پڑا اور میں نے پوچھا کہ یہ لوگ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ کچھ انصاری لوگ ہیں جن میں حضرت ابویوب

انصاریؒ بھی شامل ہیں۔

(۲۳۹۶۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا حَشَّشٌ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنَ النَّصَارِیِّ قَدِمُوا عَلَیَّ عَلِیُّ بْنُ الرَّحْبَةِ فَقَالَ مَنْ الْقَوْمُ قَالُوا مَوَالِیکَ يَا أَمِیرَ الْمُؤْمِنِینَ قَدْ کَرَّمَعْنَاهُ

(۲۳۹۶۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِیدِ حَدَّثَنَا سُفْیَانٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَبِّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا فَبِیْئَلَهُ لَهْ إِنَّكَ تُصَلِّی صَلَاةَ تَبْدِئِهَا فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تَفْتَحُ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ فَلَا تُرْتَجَعُ حَتَّى یُصَلِّی الظُّهْرَ فَأَجِبْتُ أَنْ یُصْعَدَ لِي إِلَى السَّمَاءِ خَیْرٌ

(۲۳۹۶۱) حضرت ابویوبؓ سے مروی ہے کہ زوال کے وقت نبیؐ ہمیشہ چار رکعتیں پڑھتے تھے ایک دن میں نے پوچھ لیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیسی نماز ہے جس پر میں آپ کو مداومت کرتے ہوئے دیکھتا ہوں؟ نبیؐ نے فرمایا زوال کے وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور اس وقت تک بند نہیں کئے جاتے جب تک ظہر کی نماز نہ ادا کر لی جائے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرا کوئی نیک عمل آسان پر چڑھے۔

(۲۳۹۶۲) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِکَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ النَّصَارِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللَّهِ بْنِ یَزِیدَ الْخَطْمِیِّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ النَّصَارِیِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِیعًا بِالْمَوْدِلَةِ [راجع: ۲۳۹۶۵]۔

(۲۳۹۶۲) حضرت ابویوبؓ انصاریؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبیؐ کے ہمراہ میدانِ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی ہے۔

(۲۳۹۶۳) حَدَّثَنَا عَنَابُ بْنُ زَیَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهَیْعَةَ حَدَّثَنِي یَزِیدُ بْنُ أَبِي حَبِیبٍ أَنَّ أَسْلَمَ أَبَا عِمْرَانَ النَّجِیبِیِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ النَّصَارِیِّ یَقُولُ صَفَّفْنَا یَوْمَ بَدْرٍ فَتَدَرَّتْ مِنَّا نَادِرَةٌ أَمَامَ الصَّفِّ فَظَنَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَیْهِمْ فَقَالَ مَعِی مَعِی وَكَذَا قَالَ أَبِي قَالَ مَعْمُرٌ فَتَدَرَّتْ مِنَّا نَادِرَةٌ وَقَالَ صَفَّفْنَا یَوْمَ بَدْرٍ [انظر: ۲۳۹۶۵]۔

(۲۳۹۶۳) حضرت ابویوبؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن صف بندی کی تو ہم میں سے ایک آدمی صف سے آگے نکل گیا، نبیؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ رہو میرے ساتھ رہو۔

(۲۳۹۶۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْیَمَانِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیلُ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي رُھْمِ السَّعْمَیِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ النَّصَارِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ حِینَ یُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیکَ لَهُ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِی وَیُمِیتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کَتَبَ

اللَّهُ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ فَاَلَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَحَظَّ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَ لَهُ كَعُشْرِ رِقَابٍ وَكَانَ لَهُ مَسْلَحَةٌ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَعْمَلْ يَوْمَئِذٍ عَمَلًا يَقْهَرُهُنَّ فَإِنْ قَالَ حِينَ يُعْصَى فِيمِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۹۶۳) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ یہ کلمات کہہ لے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو اللہ تعالیٰ ہر مرتبہ کے عوض اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دے گا، دس گناہ معاف فرما دے گا، دس درجات بلند کر دے گا اور یہ دس غلاموں کو آزاد کرنے کی طرح ہوگا اور وہ دن کے آغاز سے اختتام تک اس کا ہتھیار ہو جائیں گے اور اس دن کوئی شخص ایسا عمل نہیں کر سکے جو اس پر غالب آجائے، اور اگر شام کے وقت کہہ لے تب بھی اسی طرح ہوگا۔

(۲۳۹۶۵) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَسْلَمَ بْنَ عُمَرَ أَنَّ حَدَّثَهُمْ اللَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ صَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ فَبَدَرَتْ مِنَّا بِادِرَةٌ أَمَامَ الصَّفِّ فَنَظَرُ إِلَيْهِمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَعِيَ مَعِيَ [راجع: ۲۳۹۶۳]۔

(۲۳۹۶۵) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن صف بندی کی تو ہم میں سے ایک آدمی صف سے آگے نکل گیا، نبی ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا میرے ساتھ رہو میرے ساتھ رہو۔

(۲۳۹۶۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ أَبِي رَهِمٍ السَّمْعِيُّ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي بَيْتِنَا الْأَسْفَلِ وَكُنْتُ فِي الْغُرْفَةِ فَأَهْرِيقُ مَاءً فِي الْغُرْفَةِ فَقُمْتُ أَنَا وَأُمُّ أَيُّوبَ بِقِطِيفَةٍ لَنَا نَتْبَعُ الْمَاءَ شَفَقَةً يَخْلُصُ الْمَاءُ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَزَّلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مُشْفِقٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ يَنْبَغِي أَنْ أَكُونَ فَوْقَكَ فَتَنَزَّلْتُ إِلَى الْغُرْفَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَتَاعِهِ فَنَقَلَ وَمَتَاعُهُ قَلِيلٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنْتُ تُرْسِلُ إِلَيَّ بِالطَّعَامِ فَأَنْظُرُ فَإِذَا رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِكَ وَضَعْتُ يَدِي فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ هَذَا الطَّعَامُ الْبَدِيءُ أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيَّ فَنَظَرْتُ فِيهِ فَلَمْ أَرِ فِيهِ أَثَرَ أَصَابِعِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلٌ إِنَّ فِيهِ بَصَلًا فَكَبَّرْتُ أَنْ أَكُلَهُ مِنْ أَجْلِ الْمَلِكِ الَّذِي يَأْتِينِي وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوهُ

(۲۳۹۶۶) حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ہمارے گھر کی چلی منزل میں فروکش ہوئے اور میں بالا خانے میں رہتا تھا، ایک دن میرے کمرے میں پانی گر گیا، تو میں اور ام ایوب ایک چادر لے کر پانی خشک کرنے لگے تاکہ وہ چھت سے ٹپک کر نبی ﷺ پر نہ گرنے لگے، پھر میں ڈرتا ڈرتا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بات مناسب نہیں ہے کہ ہم آپ کے اوپر رہیں، آپ اوپر منتقل ہو جائیے چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر آپ کا سامان "جو یوں بھی بہت تھوڑا تھا" اوپر

نقل کر دیا گیا۔

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے پہلے جو کھانا بھجواتے تھے میں اسے دیکھتا تھا اور جہاں آپ کی انگلیوں کے نشانات محسوس ہوتے میں اپنا ہاتھ وہیں رکھتا تھا لیکن آج جو کھانا آپ نے مجھے بھجوایا ہے اس میں دیکھنے کے بعد مجھے آپ کی انگلیوں کے نشانات نظر نہیں آئے نبی ﷺ نے فرمایا یہ بات صحیح ہے دراصل اس میں پیاز تھا جسے کھانا مجھے پسند نہیں ہے جس کی وجہ وہ فرشتہ ہے جو میرے پاس آتا ہے البتہ تم اسے کھا سکتے ہو۔

(۲۳۹۶۷) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِأَبِي إِنْ رَجُلًا قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي الْمَسْجِدِ لَمْ يُجْزِهِ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي بَيْتِهِ لَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مِنْ صَلَوَاتِ الْبُيُوتِ قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا نَقَلَ [سبانی: ۲۴۰۲۸]۔

(۲۳۹۶۷) ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کہتا ہے جو شخص مغرب کے بعد مسجد ہی میں دو رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے الایہ کہ وہ گھر میں پڑھے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے یہ گھر کی نمازوں میں سے ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ کون کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن عبد الرحمن انہوں نے فرمایا خوب کہا۔

(۲۳۹۶۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَيْسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَبَ إِنْ بَدَأَ لَهُ وَلَمْ يُوِّدْ أَحَدًا ثُمَّ انْصَبَتْ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ إِنْ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ السَّكِينِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَزَادَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ [صححه ابن خزيمة: ۱۷۷۵]۔ قال شعب: صحيح لغيره وهذا إسناد حسن۔

(۲۳۹۶۸) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے یا طہارت حاصل کرے اور خوب اچھی طرح کرے، عجمہ کپڑے پہنے، خوشبو یا تیل لگائے، پھر جمعہ کے لئے آئے، مسجد پہنچ کر وقت ہو تو نماز پڑھے، کوئی نوحہ نہ کرے، کسی کو تکلیف نہ دے، جب امام نکل آئے تو خاموش رہے، اس کے اگلے جمعہ تک سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

(۲۳۹۶۹) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عِدِيُّ بْنُ قَابِطٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ [راجع: ۲۳۹۷۰]۔

(۲۳۹۶۹) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔

(۲۳۹۷۰) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَبَّاجِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَبَرَكٍ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَقَامَةٍ [اخرجه الطبرانی (۳۸۷)، قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۳۹۷۰) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی ایک اقامت سے ادا فرمائی۔

(۲۳۹۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُذَرِّكِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا أَيُّوبَ فَتَوَعَّخَ خَفِيفُهُ فَتَطَرَّوْا إِلَيْهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا وَلَكِنْ حَبَّبَ إِلَيَّ الْوُضُوءَ

(۲۳۹۷۱) علی بن مدرک کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو وضو کے دوران موزے اتارتے ہوئے دیکھا، لوگ بھی انہیں تعجب سے دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بات تو یقینی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے البتہ مجھے پاؤں دھونا زیادہ اچھا لگتا ہے۔

(۲۳۹۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ وَكَانَ مَوْضِعًا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ [راجع: ۲۳۹۲۸].

(۲۳۹۷۲) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وجوب غسل خروج منی پر ہوتا ہے۔

(۲۳۹۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يَرْوِيهِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ قِصْدُ هَذَا وَيَصْدُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَنْدُ بِالسَّلَامِ [راجع: ۲۳۹۲۵].

(۲۳۹۷۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ دوسرا دھرم منہ کر لے اور وہ دوسرا دھرم اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَكِنْ يُشْرِقُ أَوْ يُغْرِبُ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ وَجَدْنَا مَرَا حِصَصَ جَعَلَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ فَتَنْحَرِفُ

وَتَسْتَغْفِرُ اللَّهُ [راجع: ۲۳۹۲۱]۔

(۲۳۹۷۴) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے، لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے، ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَكُنَّا حَاجًّا عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ وَرَوَّحَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ مَوْلَى آلِ عُبَّاسٍ وَقَالَ رَوَّحُ مَوْلَى عَبَّاسٍ أَنَّ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُسَوِّرِ بِالْبَوَاءِ فَتَحَدَّثْنَا حَتَّى ذَكَّرْنَا غَسَلَ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَقَالَ الْمُسَوِّرُ لَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلَى فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ ابْنُ أَخِيكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ وَيَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ مُحْرِمًا قَالَ فَوَحَّدَهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيْ بَنِي قُلْدٍ سَبَرٍ عَلَيْهِ بَنُو بَقْلَمَا اسْتَبَسَتْ لَهُ ضَمَّ الثُّوبِ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى يَمْلَأَ لِي وَجْهَهُ وَرَأْيَتُهُ وَإِنْسَانٌ قَائِمٌ يَضُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ قَالَ فَأَشَارَ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ فَقَالَ الْمُسَوِّرُ لَابْنِ عَبَّاسٍ لَا أَمَارِكَ أَبَدًا قَالَ الْحَجَّاجُ وَرَوَّحُ فَلَمَّا انْتَبَسَتْ لَهُ وَسَأَلْتُهُ ضَمَّ الثُّوبِ إِلَى صَدْرِهِ حَتَّى يَمْلَأَ لِي رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَإِنْسَانٌ قَائِمٌ [صححه البخاری (۱۸۴۰)، ومسلم (۱۲۰۵)۔

وان خزيمة (۲۶۵۰)۔ [راجع: ۲۳۹۲۶]۔

(۲۳۹۷۵) عبداللہ بن حنین کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مقام البواء میں حضرت ابن عباس اور مسور رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، ہم لوگ باتیں کر رہے تھے کہ محرم کے سر دھونے کا ذکر آ گیا، حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت کی نفی کی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دی، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیجا کہ آپ کا بھیجا عبداللہ بن عباس آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے پوچھ رہا ہے کہ نبی ﷺ حالات احرام میں اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟

عبداللہ بن حنین وہاں پہنچے تو حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کو ایک کنوئیں کے دو کناروں کے درمیان ایک کپڑے کا پردہ لٹکا کر غسل کرتے ہوئے پایا، جب میں نے ان سے اس کی وضاحت پوچھی تو انہوں نے اپنے سینے پر کپڑا لپیٹا اور اپنا چہرہ باہر نکالا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی ان کے سر پر پانی بہا رہا ہے، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھوں سے اپنے پورے سر کی طرف اشارہ کیا اور آگے پیچھے ہاتھوں کو پھیرا یہ معلوم ہونے پر حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آئندہ میں کبھی آپ سے اختلاف نہیں کروں گا۔

(۲۳۹۷۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرَفُوا أَوْ غَرَبُوا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا

مَوَاجِيزُ جُعِلَتْ نَحْوُ الْقِبْلَةِ فَتُحَرَّفُ وَتُسْتَفِيرُ اللَّهُ [راجع: ۲۳۹۲۱].

(۲۳۹۷۶) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو قبلہ کی جانب رخ نہ کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب ہو جائے لیکن جب ہم شام پہنچے تو وہاں کے بیت الخلاء سمت قبلہ میں بنے ہوئے پائے ہم ان میں رخ پھیر کر بیٹھتے تھے اور استغفار کرتے تھے۔

(۲۳۹۷۷) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا الْمَغْرِبَ لِفَطْرِ الصَّائِمِ وَبَادِرُوا طُلُوعَ النُّجُومِ (۲۳۹۷۷) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مغرب افطاری کے وقت اور ستارے نکلنے سے پہلے پڑھنے میں سبقت کیا کرو۔

(۲۳۹۷۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا الْحِجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةٍ عَنْ مَكْحُولٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حِجَّاجٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُسْلِمِينَ التَّعَطُّرُ وَالنِّكَاحُ وَالسَّوْءُ وَالْحَيَاءُ

(۲۳۹۷۸) حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں تمام پیغمبروں کی سنت ہیں خوشبو لگانا نکاح کرنا، مسواک کرنا اور مہندی لگانا۔

(۲۳۹۷۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُوَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلَى مِصْرَ فَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ قَالَ شَعَلْنَا قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَطْلُبَ النَّاسُ أَلَنَكَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هَذَا أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَزَالُ أُمِّيَتِي بِخَيْرٍ أَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخَّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَيَّ أَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُومُ [راجع: ۱۷۴۶۲].

(۲۳۹۷۹) مرثد بن عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں مصر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ جہاد کے سلسلے میں تشریف لائے، اس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمارا امیر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا ہوا تھا، ایک دن حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو نماز مغرب میں تاخیر ہو گئی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا اے عقبہ! کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز مغرب اسی طرح پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ میری امت اس وقت تک خبر پر رہے گی جب تک وہ نماز مغرب کو ستاروں کے نکلنے تک مؤخر نہیں کرے گی؟

(۲۳۹۸۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَتَقَى أَرْبَعَ

رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ

(۲۳۹۸۰) عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص اس مرتبہ یہ کلمات کہے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" تو یہ اولادِ اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔

(۲۳۹۸۱) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ لِعُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ فَقَالَ مِنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه البخاری (۶۴۰۴)، ومسلم (۲۹۹۳)] [راجع: ۲۳۹۴۲]۔

(۲۳۹۸۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۸۲) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَصَالِحٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يُبْدِئُ بِالسَّلَامِ [راجع: ۲۳۹۲۵]۔

(۲۳۹۸۲) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کھائی رکھے کہ ایک دوسرے سے ملیں تو وہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر اور ان دونوں میں سے بہترین وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے۔

(۲۳۹۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا كَثِيرٌ بْنُ زَيْدٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ أَقْبَلَ عَمْرُو بْنُ يُوْمَا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا تَصْنَعُ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَالَ نَعَمْ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَبْكُوا عَلَى الدِّينِ إِذَا وَلِيَهُ أَهْلُهُ وَلَكِنْ ابْكُوا عَلَيْهِ إِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ أَهْلِهِ

(۲۳۹۸۳) داؤد بن ابی صالح کہتے ہیں کہ ایک دن مروان چلا آ رہا تھا اس نے ایک قبر پر (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر) ایک آدمی کو اپنا چہرہ رکھے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کیا کر رہے ہو؟ وہ آدمی اس کی طرف متوجہ ہوا تو وہ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا ہاں! میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دین پر اس وقت آنسو نہ بہانا جب اس کے اہل اس کے ذمے دار ہوں البتہ جب اس پر نااہل لوگ ذمہ دار ہوں تو اس پر آنسو بہانا۔

(۲۳۹۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي أَيُّوبَ وَحَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَاوِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَيْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَذْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَةً خَيْرٌ مِمَّا طَلَعْتَ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَعَرَبَتْ [صححه مسلم (۱۸۸۳)].

(۲۳۹۸۳) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام کے لئے نکلتا، ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔

(۲۳۹۸۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلْ الَّذِي يُسَمُّهُ بِرَحْمَتِ اللَّهِ وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ [راجع: ۲۳۹۵۳]

(۲۳۹۸۵) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ کہنا چاہیے، جواب دینے والے کو بِرَحْمَتِ اللَّهِ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ کہنا چاہیے۔

(۲۳۹۸۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ أَخَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلْيَقُلْ هُوَ يَهْدِيكَ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكَ أَوْ قَالَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ [راجع: ۲۳۹۵۳]

(۲۳۹۸۶) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الذَّائِبَةِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَوْ كَانَتْ لِي دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا [صححه ابن حبان (۵۶۰۹) قال الألبانی: ضعيف (أبو داود: ۲۶۸۷) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا إسناد ضعيف]. [انظر: ۲۳۹۸۸، ۲۳۹۸۹]

(۲۳۹۸۷) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے اس لئے اگر میرے پاس مرغی بھی ہو تو میں اسے باندھ کر نشانہ نہیں بناؤں گا۔

(۲۳۹۸۸) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلَى قَالَ عَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ فَأَتَانِي بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنْ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُتِلُوا صَبْرًا بِالنَّبْلِ فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا أَيُّوبَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ [راجع: ۲۳۹۸۷]

(۲۳۹۸۸) ابنِ تہلک کہتے ہیں کہ ہم لوگ عبدالرحمن بن خالد کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے تو دشمن کے چار جنگی گدھے پکڑ کر لائے گئے انہوں نے حکم دیا اور ان چاروں کو باندھ کر تیروں سے قتل کر دیا گیا، حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو باندھ کر جانور قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۹۸۹) حَدَّثَنَا عَتَابٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ حَدَّثَنَا بَكِيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عِيْدَهُ بِنَ يَغْلَى

حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ الدَّائِيَةِ [راجع ۲۳۹۸۷]

(۲۳۹۸۹) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۳۹۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

أَنَّهُ كَانَ فِي سَهْوَةٍ لَهُ فَكَانَتْ الْعُورُ تَجِيءُ فَتَأْخُذُ فَشَاكَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَهَا

فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَبَجَاءَتْ فَقَالَ لَهَا فَآخُذْهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنِّي لَا أَعُوذُ فَارْسَلْهَا فَبَجَاءَتْ فَقَالَ

لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلْتَ أَسِيرُكَ قَالَ أَخَذْتُهَا فَقَالَتْ لِي إِنِّي لَا أَعُوذُ فَارْسَلْهَا فَقَالَ إِنَّهَا عَائِدَةٌ

فَأَخَذْتُهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا أَعُوذُ وَيَجِيءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ مَا فَعَلْتَ

أَسِيرُكَ فَيَقُولُ أَخَذْتُهَا فَيَقُولُ لَا أَعُوذُ فَيَقُولُ إِنَّهَا عَائِدَةٌ فَآخُذْهَا فَقَالَتْ أَرْسَلْنِي وَأَعْلَمْتُكَ شَيْئًا تَقُولُ فَلَا

يَقْرُبُكَ شَيْءٌ آيَةُ الْكُرْسِيِّ فَآتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخِزَهَا فَقَالَ صَدَقْتَ وَهِيَ كَذُوبٌ [إساده

ضعيف. صحيحه الحاكم (۴/۵۹۳)، قال الترمذی: حسن غریب قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۲۸۸۰)].

بتکرر ما بعده

(۲۳۹۹۰) حضرت ابوالایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے خیمے میں ہوتے تھے ایک جن عورت آتی اور انہیں پکارتی انہوں

نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تو نبی ﷺ نے فرمایا اب جب تم اسے دیکھو تو یوں کہنا ”بسم اللہ اجیبی رسول اللہ ﷺ“ چنانچہ اگلی

مرتبہ جب وہ آئی تو انہوں نے اسے یہی کہا اور اسے پکارتی اس نے وعدہ کیا کہ میں آئندہ آپ کے پاس نہیں آؤں گی انہوں

نے اسے چھوڑ دیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ انہوں نے

عرض کیا کہ میں نے اسے پکارتی تھا لیکن اس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئے گی اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا نبی ﷺ نے

فرمایا وہ پھر آئے گی چنانچہ میں نے اسے دو تین مرتبہ پکڑا اور وہ ہر مرتبہ یہی کہتی تھی کہ آئندہ نہیں آؤں گی بالآخر ایک مرتبہ اس

نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایک چیز سکھاتی ہوں تم اسے کہہ لیا کرو کوئی چیز تمہارے قریب نہیں آسکے گی اور وہ

آیت الکرسی ہے پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بتائی نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا حالانکہ وہ

جھوٹی ہے۔

(۲۳۹۹۱) حَدَّثَنَا يَنْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ

يُاسِنَادِهِ يَعْنِي حَدِيثَ الْعُورِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ خَالِدُ بْنُ زَيْدٍ [راجع ما قبله]

(۲۳۹۹۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۳۹۹۲) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ عَزَا أَبُو أَيُّوبَ مَعَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

قَالَ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَذْخِلُونِي أَرْضَ الْعَدُوِّ فَأَذْفِنُونِي تَحْتَ أَقْدَامِكُمْ حَيْثُ تَلْقَوْنَ الْعَدُوَّ قَالَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ [راجع: ۲۳۹۵۶]

(۲۳۹۹۲) ابولطیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ روم کے جہاد میں شریک تھے، وہ بیمار ہو گئے، جب وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ جب میں مر جاؤں تو لوگوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بتادینا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور مجھے لے کر چلتے رہو اور جہاں تک ممکن ہو مجھے لے کر ارض روم میں بڑھتے چلے جاؤ۔

(۲۳۹۹۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَحْمُودٍ وَحُجَيْنُ بْنُ قَالَةَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السُّلَاسِلِ فَقَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَسَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أُمُّ أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أُمُّ أَيُّوبَ قَاتِنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَقَالَ حُجَيْنُ الْمَسَاجِدِ اللَّارِبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ ابْنُ أَخِي أَذْلُكَ عَلَى أَيْسَرٍ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمَرَ وَصَلَّى كَمَا أَمَرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ أَكْذَاكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ [صححه ابن حبان (۱۰۴۲) قال الألبانی حسن (ابن ماجة: ۱۳۹۶، النسائی: ۹۰/۱) قال

شعیب: المرفوع منه صحيح لغيره وهذا إسناد حسن في المتناعات، والشواهد].

(۲۳۹۹۳) عاصم بن سفیان ثقفی کہتے ہیں کہ غزوہ ذات السلاسل میں وہ بھی شریک تھے اس موقع پر جنگ تو نہیں ہو سکی البتہ مورچہ بندی ضروری ہوئی پھر جب وہ لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہاں حضرت ابوالیوب رضی اللہ عنہ اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے عاصم نے کہا اے ابوالیوب! اس سال ہم سے جہاد رہ گیا ہے اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں انہوں نے فرمایا بیٹھے! کیا میں تمہیں اس سے زیادہ آسان چیز نہ بتاؤں؟ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق وضو کرے اور حکم کے مطابق نماز پڑھے تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں!

(۲۳۹۹۴) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ النَّضَارِيِّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أَيُّوبَ النَّضَارِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَكُنْ الْخُطْبَةَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ وَصَلَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ ثُمَّ أَحْمَدُ رَبَّكَ وَمَجِّدُهُ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِيرُ وَلَا أَفْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فِي فَلَانَةٍ تَسْمِيَهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَأَقْضِ لِي بِهَا أَوْ قَالَ فَأَقْدِرْهَا لِي [صححه ابن خزيمة (۱۲۲۰). قال شعیب: صحيح لغيره وهذا إسناد

ضعیف]، [انظر بعده]۔

(۲۳۹۹۳) حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنی ضرورت کو اپنے ذہن میں رکھ کر خوب اچھی طرح وضو کرو اور جتنا مقدر ہو نماز پڑھو پھر اپنے رب کی تعریف و بزرگی بیان کرو پھر یہ دعا کرو کہ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے میں قدرت نہیں رکھتا، تو علم نہیں رکھتا، اور تو علام الغیوب ہے اگر تو سمجھتا ہے کہ اس کام میں میرے لئے دینی و دنیوی اور اخروی اعتبار سے بہتری ہوگی تو وہی فیصلہ میرے حق میں فرمادے اور اگر اس کے علاوہ کسی اور کام میں میرے حق میں دینی و دنیوی اور اخروی اعتبار سے بہتری ہوگی تو میرے حق میں اس کا فیصلہ فرما۔

(۲۳۹۹۵) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيَّوَةُ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ قَدْ كَرِهَ بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ [راجع

ما قبلہ]

(۲۳۹۹۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۳۹۹۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ أَنَا أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يَقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّيْثَةِ عَلَى صَدَقَةٍ فَجَاءَ فَقَالَ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبَعْتُهُ فَيَجِيءُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أُهْدِيَ لِي أَقْبَلًا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ أَيُّهُدَى إِلَيْهِ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُعَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُورٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعُرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْنَا عُقْرَةَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ ثَلَاثًا وَزَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ سَمِعَ أُذُنِي وَابْصَرَ عَيْنِي وَسَلُّوا زَيْدٌ بْنُ ثَابِتٍ [صححه البعاري (۹۲۵)، ومسلم (۱۸۳۲)، وابن خزيمة (۲۳۳۹) و ۲۳۴۰ و (۲۳۸۲)، وابن حبان (۴۵۱۵)]۔

(۲۳۹۹۶) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کچھ صدقات وصول کرنے کے لئے قبیلہ ازود کے ایک آدمی "جس کا نام ابن تہیہ تھا" کو مقرر کیا، وہ صدقات وصول کر کے لایا تو کہنے لگا کہ یہ تو آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے، نبی ﷺ نے سن کر منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ ان اعمال کا کیا معاملہ ہے؟ ہم انہیں بھیجتے ہیں تو وہ آکر کہتے ہیں کہ یہ آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے، وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھ جاتا کہ دیکھے اب اسے کوئی ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، تم میں سے جو شخص بھی کوئی چیز لے کر آتا ہے تو قیامت کے دن وہ

اس حال میں آئے گا کہ وہ چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی، اگر اونٹ ہوا تو اس کی آواز نکل رہی ہوگی، گائے ہوئی تو وہ اپنی آواز نکال رہی ہوگی، بکری ہوئی تو وہ منٹنا رہی ہوگی، پھر نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ ہم نے نبی ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر تین مرتبہ فرمایا اے اللہ! کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا؟

(۲۳۹۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَهُ مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ تَبَاعَةً قَالَ بَلَى قَالُوا فَأَعْرِضْ قَالَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَادَى بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَرَوَّعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يَصُبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْنَعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ رَفَعَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى وَفَتَحَ عَضُدَيْهِ عَنْ بَطْنِيهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ نَسَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا وَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ نَسَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهَا حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ فَصَنَعَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الرُّكْعَةُ الْآخِرَى تَنَفَّضِي فِيهَا الصَّلَاةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقْبِهِ مُتَوَكِّفًا ثُمَّ سَلَّمَ [صححه البخاری (۸۲۸)، وابن عزیمة (۵۸۷ و ۶۵۱ و ۶۸۵ و ۷۰۰)، وابن حبان (۱۸۶۵ و ۱۸۶۷)]

و ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ و ۱۸۷۶]

(۲۳۹۹۷) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ”جن میں حضرت ابوقحادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ شامل تھے“ یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ میں نبی ﷺ کی نماز آپ سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے فرمایا کہ آپ ہم سے زیادہ قدیم صحبت نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم سے زیادہ ان کے ساتھ رہے، انہوں نے کہا کیوں نہیں بات تو ایسی ہی ہے، دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ اس طریقے کو آپ ہمارے سامنے پیش کریں، انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے، اپنے ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے، جب رکوع کرتا چاہتے تو کندھوں تک ہاتھ بلند کر کے رفع الیدین کرتے تھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع کرتے، اور اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے، نہ سر زیادہ جھکاتے اور نہ زیادہ اونچا رکھتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے، پھر سبحان اللہ، الحمد للہ کہتے، اور سر اٹھا کر اعتدال کے ساتھ کھڑے ہو جاتے، حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ قائم ہو جاتی۔

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گر جاتے، اپنے بازوؤں کو جدا اور کھلا رکھتے تھے، پیٹ سے گلے نہیں دیتے تھے، اپنے

پاؤں کی انگلیاں کشادہ رکھتے، پھر بائیں پاؤں کو موڈ کر اس پر بیٹھ جاتے اور اس طرح اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ قائم ہو جاتی۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرتے، پھر بائیں پاؤں کو موڈ کر بیٹھ جاتے اور اس طرح اعتدال کے ساتھ بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ قائم ہو جاتی پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے حتیٰ کہ جب آخری رکعت آتی جس میں نماز ختم ہو جاتی ہے تو اپنے بائیں پاؤں کو پیچھے رکھ کر اپنے ایک پہلو پر سرین کے بل بیٹھ جاتے اور پھر احتتام پر سلام پھیر دیتے۔

(۲۳۹۹۸) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ [صححه البخاری (۳۳۶۹)، ومسلم (۴۰۷)]

(۲۳۹۹۸) حضرت ابو حمید السَّاعِدِيُّ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام نے نبی ﷺ سے درود بھیجنے کا طریقہ پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو، اے اللہ! محمد ﷺ، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی رحمتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں، بیشک تو قابل تعریف بزرگی والا ہے اور محمد ﷺ، ان کے اہل بیت یعنی ازواج مطہرات اور اولاد پر اپنی برکتیں اسی طرح نازل فرما جیسے آل ابراہیم پر نازل فرمائیں، بیشک تو قابل تعریف و بزرگی والا ہے۔

(۲۳۹۹۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّهَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا يَا الْعَمَّالُ غُلُولٌ

(۲۳۹۹۹) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عمال کے ہدایا اور تحائف خیانت ہیں۔

(۲۴۰۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ حُمَيْدَةَ الشُّكِّ مِنْ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِيُخْطِبَهَا وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ

(۲۴۰۰۰) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۴۰۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي حُمَيْدَةَ قَالَ وَقَدْ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَلَا جَنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِيُخْطِبَهَا وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ

(۲۴۰۰۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیغام

نکاح پہنچتا ہے تو اس عورت کو دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ نکاح کا ارادہ بھی ہو اگرچہ اس عورت کو پتہ نہ چلے۔

(۲۷۰۰۲) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَإِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا فَخَرَصَ الْقَوْمُ وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَةِ اخْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَخَرَجَ حَتَّى قَدِمَ تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَبَّيْتُ عَلَيْكُمْ اللَّيْلَةَ رَيْحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومُ مِنْكُمْ فِيهَا رَجُلٌ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيُوتِرْ عِقَالَهُ قَالَ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَفَعَلْنَا هَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ هَبَّتْ عَلَيْنَا رَيْحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ فِيهَا رَجُلٌ فَأَلْقَنَتْهُ فِي حَلِي طَيِّئٌ ثُمَّ حَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلْكٌ أَيْلَةً فَأَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَسَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَرِّهِ قَالَ ثُمَّ أَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا وَادِيَ الْقُرَى فَقَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ حَدِيقَتِكَ قَالَتْ عَشْرَةٌ أَوْسُقٍ خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَوْفَى عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هِيَ هَذِهِ طَابَةٌ فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ هَذَا أَحَدٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُهُ أَلَا أَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورٍ الْأَنْصَارِ قَالَ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ خَيْرُ دُورٍ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ [صححه البخاري (۱۴۸۱)، ومسلم (۱۳۹۲)، وابن خزيمة (۲۳۱۴)، وابن حبان (۶۵۰۱ و ۴۵۰۳)].

(۲۳۰۰۲) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے جب ہم وادی قری میں پہنچے تو وہاں ایک عورت اپنے باغ میں نظر آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اس باغ کا پھل کاٹو لوگ پھل کاٹنے لگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پھل کاٹے جو دس وسق بنے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا اس سے نکلے والے پھل کو شمار کر دے تاکہ میں تمہارے پاس واپس آ جاؤں۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ تبوک پہنچ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات تیرا آدمی آئے گی لہذا تم میں سے کوئی شخص کھڑا نہ رہے اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کی رسی کو باندھ دے چنانچہ ہم نے اپنے اونٹوں کو رسی باندھ لی رات ہوئی تو واقعی تیرا آدمی آئی اور ایک آدمی اس میں کھڑا ہوا تو اسے ہوائے اٹھا کر جبل طلی میں لے جا چکا۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایلا کا بادشاہ آیا اور ایک سفید حجر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

ایک قیمتی چادر پہنائی اور نبی ﷺ نے اس عورت سے پوچھا کہ تمہارے باغ میں کتنا پھل لگاؤ؟ اس نے بتایا کہ دس وسق جو نبی ﷺ نے کاٹے تھے نبی ﷺ نے فرمایا اب میں جلد روانہ ہو رہا ہوں تم میں سے جو شخص جلدی جانا چاہتا ہے وہ ایسا کر لے یہ کہہ کر نبی ﷺ روانہ ہو گئے ہم بھی چل پڑے جب نبی ﷺ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو فرمایا یہ طاہر ہے جب احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ احد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندان بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل کا بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے بہترین خاندان بنو نجار ہیں پھر بنو عبد الاشہل کا خاندان ہے پھر بنو ساعدہ کا خاندان ہے پھر انصار کے ہر خاندان میں خیر ہے۔

(۲۴۰۰۳) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ يَأْخُذَ مَالَ أَخِيهِ بِغَيْرِ حَقِّهِ وَذَلِكَ لِمَا حَرَّمَ اللَّهُ مَالَ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ [صححه ابن حبان (۵۹۷۸) وقد حسه الزوار قال شعيب - إسناده صحيح] [نظر ما بعده]

(۲۴۰۰۳) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کا مال ناحق لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۰۰۴) وَقَالَ عَبْدُ عَزِزٍ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طَبِيعِ نَفْسِهِ وَذَلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

(۲۴۰۰۴) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کسی شخص کے لئے اپنے کسی بھائی کی لاٹھی بھی اس کی دلی رضامندی کے بغیر لینا جائز نہیں ہے کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا مال حرام قرار دیا ہے۔

(۲۴۰۰۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ وَأَبِي أُسَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّْي تَعْرِفُهُ قُلُوبُكُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ أَشْعَارُكُمْ وَأَنْبَشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ قَرِيبٌ فَأَنَا أَوْلَاكُمْ بِهِ وَإِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّْي تَنْكِرُهُ قُلُوبُكُمْ وَتَنْفِرُ مِنْهُ أَشْعَارُكُمْ وَأَنْبَشَارُكُمْ وَتَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْكُمْ بَعِيدٌ فَأَنَا أَبْعَدُكُمْ مِنْهُ وَشَكَتْ فِيهِمَا عَبْدُ عَزِزٍ بْنُ أَبِي قُرَّةٍ فَقَالَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ أَوْ أَبِي أُسَيْدٍ وَقَالَ تَرَوْنَ أَنَّكُمْ مِنْهُ قَرِيبٌ وَشَكَتْ أَبُو سَعِيدٍ فِي أَحَدِهِمَا فِي إِذَا سَمِعْتُمُ الْحَدِيثَ عَنِّْي [راجع: ۱۶۱۵۵]

(۲۴۰۰۵) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث سنو جس سے تمہارے دل شناسا ہوں تمہارے بال اور تمہاری کھال نرم ہو جائے اور تم اس سے قرب محسوس کرو، تو میں

اس بات کا تم سے زیادہ حقدار ہوں، اور اگر کوئی ایسی بات سنو جس سے تمہارے دل نا مانوس ہوں، تمہارے بال اور تمہاری کھال نرم نہ ہو اور تم اس سے بعد محسوس کرو تو میں تمہاری نسبت اس سے بہت زیادہ دور ہوں۔

(۲۴۰۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عُبَيْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُوَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ فَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ [راجع: ۱۶۱۵۴]۔

(۲۳۰۰۶) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابوسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یوں کہے ”اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ اور جب نکلے تو یوں کہے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ“ (۲۴۰۰۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ لَسَنِ مِنَ النَّبِقِ لَسَ بِمُخَمَّرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا خَمْرَتُهُ وَلَوْ بَعُودُ تَعْرُضُهُ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ إِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَسْفِيفَةِ أَنْ تُؤَكَّأَ وَبِالْأَبْوَابِ أَنْ تُتَغَلَّقَ لَيْلًا وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّا قَوْلَ أَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ [صححه مسلم ۲۰۱۰]، وابن خزيمة (۱۲۹)، وابن حبان (۱۲۷۰)۔

(۲۳۰۰۷) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مقام نفیج سے نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جو ڈھکا ہوا نہ تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہ لیا اگرچہ لکڑی سے ہی ڈھانپتے، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سفینوں کا منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔

حَدِيثُ مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۰۸) حَدَّثَنَا وَبَيْعٌ حَدَّثَنَا الدَّسْتُوَالِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي الْمَسْجِدِ يَغْنِي الْحَصَى فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا بَدْءًا فَلَا حَادَّةَ [راجع: ۱۵۵۹۴]۔

(۲۳۰۰۸) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے جدے میں نکلنے کو براہ کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

(۲۴۰۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا مُعْقِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدُ فِي الْمَسْجِدِ يَغْنِي الْحَصَى فَقَالَ إِنْ كُنْتُ لَا بَدْءًا فَلَا حَادَّةَ [راجع: ۱۵۵۹۴]۔

(۲۳۰۰۹) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے مسجد میں کنکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

(۲۴۰۱۰) حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعْقِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعُقَابِ مِنَ النَّارِ [راجع: ۱۰۰۹۵]۔

(۲۳۰۱۰) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(۲۴۰۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي مُعْقِبٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي الثَّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً [راجع: ۱۰۰۹۴]۔

(۲۳۰۱۱) حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے مسجد میں کنکریوں کو برابر کرنے کا حکم پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو اور ایسا کرنا ہی ضروری ہو تو صرف ایک مرتبہ کر لیا کرو۔

حَدِيثُ نَفَرٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت

(۲۴۰۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ نَفَرٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ قَالُوا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَشَقَّ ثَوْبَهُ فَقَالَ إِنِّي وَاعَدْتُ هَدِيًّا يُشْعَرُ الْيَوْمَ

(۲۳۰۱۲) بنو سلمہ کے ایک گروہ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے اپنے سلعے ہوئے کپڑے اتار دیے اور فرمایا کہ میں نے ہدی کا جانور بھیجا تھا جسے آج شعا کر لیا جائے گا۔

حَدِيثُ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۱۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ نَعِيمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ صَافٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ نَفَرٍ قَالَ قِينَا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يَطْلُعُ قَرَأَهُ مُنْبَطِحًا عَلَى وَجْهِهِ فَرَكَضَهُ بِرَجْلِهِ فَأَبْقَاهُ وَقَالَ هَذِهِ ضَبْعَةُ أَهْلِ النَّارِ [راجع: ۱۰۰۶۳]۔

(۲۳۰۱۳) حضرت طخفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند لوگوں کے ساتھ ان کی زیادت فرمائی، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ

ان کے گھر چلے گئے، ابھی رات کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سوئی رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ آئے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگے اور کہنے لگے کہ لینے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(۲۴۰۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَفَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَنْ تَصْبِيحُهُ مِنَ الْمَسَاكِينِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ يَتَعَاهَدُ صَبِيحَهُ فَرَأَى مُنْطَبِحًا عَلَى بَطْنِي فَرَكَضَنِي بِرُجْلِهِ وَقَالَ لَا تَضْطَجِعْ هَذِهِ الضَّجْعَةُ فَإِنَّهَا ضِجْعَةٌ يَنْعَضُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۴۰۱۳) حضرت طحہ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چند لوگوں کے ساتھ ان کی ضیافت فرمائی، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے، ابھی رات کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا سوئی رہا تھا کہ اچانک نبی ﷺ آئے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگے اور کہنے لگے کہ لینے کا یہ طریقہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(۲۴۰۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَخْفَةَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَلَا تُجِبُونَا عَنْ خَبَرِ أَبِيكَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَخْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَثُرَ الضَّيْفُ عِنْدَهُ قَالَ لِيَقْلِبْ كُلُّ رَجُلٍ بِضَيفِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اجْتَمَعَ عِنْدَهُ ضَيْفَانِ كَثِيرٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقْلِبْ كُلُّ رَجُلٍ مَعَ جَلِيسِهِ قَالَ فَكُنْتُ مِمَّنْ انْقَلَبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلْ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ حَوِيسَةٌ كُنْتُ أَعِدُّنَهَا لِإِفْطَارِكَ قَالَ فَحَاجَّتْ بِهَا فِي قُعْبَةٍ لَهَا فَتَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا قَلِيلًا فَأَكَلَهُ ثُمَّ قَالَ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ فَأَكَلْنَا مِنْهَا حَتَّى مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَرَابٍ قَالَتْ نَعَمْ لَبِيَّةٌ كُنْتُ أَعِدُّنَهَا لَكَ قَالَ هَلَمْ يَهَا فَجَاءَتْ بِهَا فَتَنَاولَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَهَا إِلَى فِيهِ فَشَرِبَ قَلِيلًا ثُمَّ قَالَ اشْرَبُوا بِسْمِ اللَّهِ فَشَرَبْنَا حَتَّى وَاللَّهِ مَا نَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ خَرَجْنَا فَاتَيْنَا الْمُسْجِدَ فَأَضْطَجَعْتُ عَلَى وَحْشِي فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُوقِظُ النَّاسَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ وَكَانَ إِذَا خَرَجَ يُوقِظُ النَّاسَ لِلصَّلَاةِ فَمَرَّ بِي وَأَنَا عَلَى وَحْشِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَخْفَةَ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۴۰۱۵) یعیش بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے، نبی ﷺ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو حکم دیا تو لوگ ایک ایک دودو کر کے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے، وہ کہتے ہیں کہ صرف پانچ آدمی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر چلے گئے، نبی ﷺ نے وہاں پہنچ کر فرمایا عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ کچھ کھجوریں لے کر آئیں جو ہم نے کھالیں، پھر وہ کھجور کا تھوڑا سا

طوہ لے کر آئیں، ہم نے وہ بھی کھایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! پانی پلاؤ، چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں پانی لے کر آئیں جو ہم سب نے پیا، پھر ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا، ہم نے وہ بھی پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اگر چاہو تو رات یہیں پر گزار لو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، میں نے عرض کیا کہ نہیں، ہم مسجد ہی جائیں گے، ابھی میں حری کے وقت اپنے پیٹ کے مل لیٹا ہوا سوہی رہا تھا کہ اچانک ایک آدی آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگا اور کہنے لگا کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۴:۱۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَخْفَةَ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ كَانَ أَبِي مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ فَأَمَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ فَجَعَلَ يَنْقَلِبُ الرَّحْلُ بِالرَّحْلِ وَالرَّحْلَيْنِ حَتَّى بَقِيَتْ خَامِسَ خُمُسَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقُوا فَاَنْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَطْعِمِينَا فَحَانَتْ بِحَشِيصَةٍ فَأَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتْ بِحَمِصَةٍ مِثْلِ الْقَطَاءِ فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اسْقِينَا فَحَانَتْ بِعُسٍّ فَشَرَبْنَا ثُمَّ حَانَتْ بِقَدَحٍ صَغِيرٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرَبْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمْ بَعَثْ وَإِنْ شِئْتُمْ انْطَلِقُوا إِلَى الْمَسْجِدِ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَنْطَلِقُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِي إِذَا رَجُلٌ يَحْرُكُنِي بِرُجْلِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ صِجْعَةٌ يَضُطُّهَا اللَّهُ فَتُكْرِتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع ۱۵۶۲۸]

(۲۴:۱۶) یعیش بن طخفہؓ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب اصحاب صفہ میں سے تھے، نبی ﷺ نے ان کے حوالے سے لوگوں کو حکم دیا تو لوگ ایک ایک دودھ کر کے انہیں اپنے ساتھ لے جانے لگے، وہ کہتے ہیں کہ صرف پانچ آدی رہ گئے جن میں سے ایک میں بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ساتھ چلو، چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے گھر چلے گئے، نبی ﷺ نے وہاں پہنچ کر فرمایا عائشہ! ہمیں کھانا کھلاؤ، وہ کچھ بھجوریں لے کر آئیں جو ہم نے کھالیں، پھر وہ بھجور کا تھوڑا سا طوہ لے کر آئیں، ہم نے وہ بھی کھایا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا عائشہ! پانی پلاؤ، چنانچہ وہ ایک بڑے پیالے میں پانی لے کر آئیں جو ہم سب نے پیا، پھر ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں جس میں دودھ تھا، ہم نے وہ بھی پیا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ اگر چاہو تو رات یہیں پر گزار لو اور چاہو تو مسجد چلے جاؤ، میں نے عرض کیا کہ نہیں، ہم مسجد ہی جائیں گے، ابھی میں حری کے وقت اپنے پیٹ کے مل لیٹا ہوا سوہی رہا تھا کہ اچانک ایک آدی آیا اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلانے لگا اور کہنے لگا کہ لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، میں نے دیکھا تو وہ نبی ﷺ تھے۔

(۲۴:۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي هُبَيْرَ بْنَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعِيشُ بْنُ قُبَيْسٍ بْنُ طَخْفَةَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَلَانُ انْطَلِقْ بِهَذَا مَعَكَ وَذَكَرَ مَعْنَاهُ

(۲۳۰۱۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۴۰۱۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ أَبُو الْحَيْسِرِ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ فَيْحَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فِيهِمْ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ يَلْتَمِسُونَ الْجِلْفَ مِنْ قُرَيْشٍ عَلَى قَوْمِهِمْ مِنَ الْخَزَرَجِ سَمِعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاتَاهُمْ فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ هَلْ لَكُمْ إِلَى خَيْرٍ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالُوا وَمَا ذَاكَ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ بَعْنِي إِلَى الْعِبَادِ أَدْعُوهُمْ إِلَى أَنْ يَغْدُوا اللَّهَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْزَلَ عَلَيَّ كِتَابُ ثُمَّ ذَكَرَ الْإِسْلَامَ وَتَلَا عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ وَكَانَ غُلَامًا حَدَّثَنَا أَيْ قَوْمٌ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا جِئْتُمْ لَهُ قَالَ فَآخَذَ أَبُو جُلَيْسٍ أَنَسُ بْنُ رَافِعٍ حَفَنَةً مِنَ الْبَطْلَخَاءِ فَضَرَبَ بِهَا فِي وَجْهِ إِيَّاسِ بْنِ مُعَاذٍ وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ وَأَنْصَرَفُوا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَانَتْ وَقَعَةٌ بَعَاثُ بَيْنَ الْهُوَسِ وَالْخَزَرَجِ قَالَ ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ إِيَّاسُ بْنُ مُعَاذٍ أَنْ هَلَكَ قَالَ مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ حَضَرَهُ مِنْ قَوْمِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا يَسْمَعُونَهُ يَهْلُلُ اللَّهَ وَيُكَبِّرُهُ وَيُحَمِّدُهُ وَيُسَبِّحُهُ حَتَّى مَاتَ فَمَا كَانُوا يَشْكُونَ أَنْ قَدْ مَاتَ مُسْلِمًا لَقَدْ كَانَ اسْتَشْعَرَ الْإِسْلَامَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ حِينَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ

(۲۳۰۱۸) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ابوالحیسر انس بن رافع مکہ مکرمہ آیا تو اس کے ساتھ بنو عبد الاشہل کے کچھ نوجوان بھی تھے جن میں ایاس بن معاذ بھی شامل تھے ان کی آمد کا مقصد اپنی قوم خزرج کے خلاف قریش سے قسم اور حلف لینا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آمد کی خبر سنی تو ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے پاس بیٹھ کر فرمایا کہ کیا جس مقصد کے لئے تم آئے ہو میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں اس نے مجھے اپنے بندوں کے پاس بھیجا ہے تاکہ میں انہیں اس بات کی دعوت دوں کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس نے مجھ پر اپنی کتاب بھی نازل کی ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی جسے سن کر ایاس بن معاذ ”جو نوجوان کے تھے“ کہنے لگے کہ اے قوم! بخدا یہ اس چیز سے بہت بہتر ہے جس کے لئے تم یہاں آئے ہو تو ابوالحیسر انس بن رافع نے مٹھی بھر کر کنکریاں اٹھائیں اور ایاس کے منہ پر دے ماریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے اٹھ گئے اور وہ لوگ بھی واپس مدینہ چلے گئے اور اس و خزرج کے درمیان جنگ بعاث ہو کر رہی۔

فَلَمَّا سَلِمَ مِنْهَا قَالَ ارْجِعُوا هَاتَيْنِ الرَّعْعَتَيْنِ فِي بَيُوتِكُمْ لِلْسَّبَإَةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ [صححه ابن خزيمة (١٢٠٠)]. قال شعيب: اسناده حسن. [انظر: ٢٤٠٢٨].

(۲۴۰۲۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیر کر مغرب کے بعد کی دونوں سنتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ دور کعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔

(٢٤، ٢٥) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَعْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ
مَحْمُودِ بْنِ كَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ الْمَوْتُ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ
لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُهُ قَلَّةُ الْمَالِ وَقَلَّةُ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ [انظر ما بعده]

حضرت محمود بن ابیہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ ① موت، حالانکہ وہ ایک مومن کے لئے فتنوں سے بہتر ہے۔ ② اور مال کی قلت کو اچھا نہیں سمجھتا، حالانکہ مال کا کم ہونا حساب کتاب میں کمی کی دلیل ہوتا ہے۔

(٢٤:٢٥) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَيْلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ كَرَّمْتُهُ [راجع ما قبله].

(۲۴۰۲۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(٢٤.٢٦) حَدَّثَنَا

(۲۴۰۲۶) ہمارے پاس دستیاب نسخے میں یہاں صرف لفظ ”حدثنا“ لکھا ہوا ہے۔

٢٤٠٢٧) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ قَدَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبُّهُ كَمَا تَحْمُونَ مَرِيضَكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَافُونَ عَلَيْهِ [راجع: ٢٤٠٢١].

(۲۳۰۲۷) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(٢٤، ٢٨) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ كَيْسٍ قَالَ
 أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَصَلَّى بِهِمْ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ
 الرُّكْعَتَيْنِ فِي بُيُوتِكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قُلْتُ يَا بَنِي إِدْ رَجُلًا قَالَ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي
 الْمَسْجِدِ لَمْ تُعْزِهِ إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي بَيْتِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مِنْ صَلَوَاتِ الْبُيُوتِ

قَالَ مَنْ قَالَ هَذَا قُلْتُ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مَا قَالَ أَوْ مَا أَحْسَنَ مَا انْتَرَعَ [راجع: ۲۴۰۲۳]. [راجع: ۲۳۹۶۷].

(۲۳۰۲۸) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ہماری مسجد میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی، سلام پھیر کر مغرب کے بعد کی دونوں سنتوں کے متعلق فرمایا کہ یہ دو رکعتیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ ایک آدمی کہتا ہے جو شخص مغرب کے بعد مسجد ہی میں دو رکعتیں پڑھتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ گھر میں پڑھے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یہ گھر کی نمازوں میں سے ہے انہوں نے پوچھا کہ یہ کیوں کہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ محمد بن عبد الرحمن انہوں نے فرمایا خوب کہا۔

(۲۴۰۲۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغُبَيْلِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ كَسَفَتْ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَسَفَتْ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا كَذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِيهِمَا نَرَى بَعْضَ الرِّكَاتِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ ففَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى

(۲۳۰۲۹) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سورج کو گہن لگ گیا، لوگ کہنے لگے کہ ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گہن لگ گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گہن نہیں لگتا، جب تم انہیں گہن لگتے ہوئے دیکھا کرو تو مساجد کی طرف دوڑا کرو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہمارے اندازے کے مطابق سورۃ ابراہیم جتنی تلاوت کی، روک گیا، سیدھے کھڑے رہے، دو سجدے کیے اور دوسری رکعت میں بھی وہی کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا۔

(۲۴۰۳۰) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الشِّرْكَ الْأَصْغَرُ قَالُوا وَمَا الشِّرْكَ الْأَصْغَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرَّيَاءُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِذَا جُزِيَ النَّاسُ بِأَعْمَالِهِمْ أَذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تَرَاوُونَ فِي الدُّنْيَا فَانْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَهُمْ جَزَاءً

(۲۳۰۳۰) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ ”شرک اصغر“ کا خوف ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک اصغر سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا رسول اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریاکاروں سے فرمائے گا ”جبکہ لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا“ کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے

پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟

(۲۴۰۳۱) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي النَّعَّاسِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو الظَّفَرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَخْرَفَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ لَفَذْكُرُ مَعْنَاهُ [انظر: ۲۴۰۳۶]

(۲۴۰۳۱) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۳۲) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِيُحْيِيَ عَبْدَهُ الدُّنْيَا وَهُوَ يُحْيِيهِ كَمَا تَحْمُونَ مَرْضَاكُمْ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ تَخَوُّوْا لَهُ عَلَيْهِ

(۲۴۰۳۲) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو جس سے وہ محبت کرتا ہو دنیائے اسی طرح بچاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے مریض کو کھانے پینے سے بچاتے ہو اور کھانے کی صورت میں تمہیں اس کی طبیعت خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

(۲۴۰۳۳) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَمْرِو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ جَزِعَ فَلَهُ الْجَزَعُ [راجع: ۲۴۰۲۲]

(۲۴۰۳۳) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص جزع فرج کرتا ہے اس کے لئے جزع فرج ہے۔

(۲۴۰۳۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ يَقُولُ حَدَّثُونِي عَنْ رَجُلٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ لَمْ يَصَلِّ قَطُّ فَإِذَا لَمْ يَعْرِفْهُ النَّاسُ سَأَلُوهُ مَنْ هُوَ فَيَقُولُ أَصِيرُمُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ بَنِي وَفَشٍ قَالَ الْحُصَيْنُ فَقُلْتُ لِمَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ كَيْفَ كَانَ شَأْنُ الْأَصِيرِمْ قَالَ كَانَ يَأْتِيهِ الْإِسْلَامُ عَلَى قَوْمِهِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمٌ أَحْمَرُ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدٍ بَدَأَ لَهُ الْإِسْلَامَ فَاسْتَلَمَ فَأَخَذَ سِقَّةً فَقَدَا حَتَّى أَتَى الْقَوْمَ فَدَخَلَ فِي عَرَضِ النَّاسِ فَهَاتَلَ حَتَّى أَتَيْتُهُ النِّجْرَاحَةَ قَالَ قَبِينِمَا رَجُلًا بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَلْتَمِسُونَ قِتْلَاهُمْ فِي الْمَعْرَكَةِ إِذَا هُمْ بِهِ فَقَالُوا وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لِلْأَصِيرِمْ وَمَا جَاءَ لَقَدْ تَرَكَنَاهُ وَإِنَّهُ لَمُنْكَرٌ هَذَا الْحَدِيثُ فَسَأَلُوهُ مَا جَاءَ بِهِ قَالُوا مَا جَاءَ بِكَ يَا عَمْرُو أَخْرَبًا عَلَى قَوْمِكَ أَوْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ قَالَ بَلْ رَغْبَةً فِي الْإِسْلَامِ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَسْلَمْتُ ثُمَّ أَخَذْتُ سَيْفِي فَقَدَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ حَتَّى أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي قَالَ ثُمَّ يَلْبَثُ أَنْ مَاتَ فِي أَيَدِيهِمْ فَذَكَرُوهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لِمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

(۲۳۰۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ ایک ایسے آدمی کے متعلق بتاؤ جو جنت میں داخل ہوگا حالانکہ اس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی لوگ جب اسے شناخت نہ کر سکے تو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ اصیرم جس کا تعلق بنو عبد الاشمل سے تھا، اور اس کا نام عمرو بن ثابت بن واثق تھا، حصین کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اصیرم کو کیا واقعہ ہوا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ وہ اپنی قوم کے سامنے اسلام لانے سے انکار کرتا تھا، غزوہ احد کے موقع پر نبی ﷺ جب جبل احد کی طرف ہوئے تو اسے اسلام کی طرف رغبت ہوئی اور اس نے اسلام قبول کر لیا، پھر تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا۔

وہ لوگوں کے پاس پہنچا اور لوگوں کی صفوں میں گھس گیا اور اس بے جگری سے لڑا کہ بالآخر فرخی ہو کر گر پڑا، بنو عبد الاشمل کے لوگ جب اپنے مقتولوں کو تلاش کر رہے تھے تو انہیں میدان جنگ میں وہ بھی پڑا نظر آیا وہ کہنے لگے کہ بخدا یہ تو اصیرم ہے لیکن یہ یہاں کیسے آ گیا؟ جب ہم اسے چھوڑ کر آئے تھے تو اس وقت تک یہ اس دین کا منکر تھا، پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ عمرو اتنم یہاں کیسے آ گئے؟ اپنی قوم کا دفاع کرنے کے لئے یا اسلام کی کشش کی وجہ سے؟ اس نے کہا کہ اسلام کی کشش کی وجہ سے میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آیا اور میں مسلمان ہو گیا، پھر اپنی تلوار پکڑی اور روانہ ہو گیا اور نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شرکت کی اب جو مجھے زخم لگنے تھے وہ لگ گئے، تھوڑی ہی دیر میں وہ ان کے ہاتھوں میں دم توڑ گیا، لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(۲۴۰۳۵) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلنَّاجِرِ

(۲۳۰۳۵) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز فجر روشن کر کے پڑھا کرو کیونکہ اس کا ثواب زیادہ ہے۔

(۲۴۰۳۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بَحْطَلَةَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزُّنَادِ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَبِي عُمَرُو عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرُو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافَ عَلَيْكُمُ الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الشُّرْكَ الْأَصْفَرُ قَالَ الرِّيَاءُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ تَجَازَى الْعِبَادُ بِأَعْمَالِهِمْ اذْهَبُوا إِلَى الَّذِينَ كُنْتُمْ تُرَاوُونَ بِأَعْمَالِكُمْ فِي الدُّنْيَا فَاَنْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ عَنْدَهُمْ جَزَاءً [راجع: ۲۴۰۳۱]۔

(۲۳۰۳۶) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے اوپر سب سے زیادہ "شرک اصفر" کا خوف ہے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! شرک اصفر سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا ریا کاری اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ریا کاروں

سے فرمائے گا "بجبر لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا" کہ جنہیں دکھانے کے لئے دنیا میں تم اعمال کرتے تھے ان کے پاس جاؤ اور دیکھو کہ کیا ان کے پاس اس کا کوئی بدلہ ہے؟

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ كِنْدَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْتَهِي أَحَدُكُمْ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا إِلَّا أَتَمَّهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ سُبْحَتِهِ

(۲۴۰۳۷) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جس شخص کی فرض نمازوں میں کی ہوگی اللہ تعالیٰ نوافل سے اس کی تکمیل فرمادے گا۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت محمود بن لبید اور محمود بن ربیع رضی اللہ عنہما کی حدیثیں

(۲۴۰۳۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيدٍ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِي دَارِهِمْ [اخرجه عبدالرزاق: ۱۹۶۰۰]

(۲۴۰۳۸) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں وہ کھلی یاد ہے جو نبی ﷺ نے ان پر کی تھی اور پانی اس ڈول سے لیا تھا جو ان کے کونوں سے نکالا گیا تھا۔

(۲۴۰۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ اخْتَلَفَتْ سَيُوفُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى الْيَمَانِ أَبِي حُدَيْفَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَلَا يَعْرِفُونَهُ فَقَتَلُوهُ فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفِنَهُ فَتَصَدَّقَ حُدَيْفَةُ بِدَفْنِهِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ

(۲۴۰۳۹) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے والد حضرت یمان رضی اللہ عنہ پر مسلمانوں کی تلواریں پڑنے لگیں مسلمان انہیں پہچان نہ سکے اور انہیں قتل کر دیا نبی ﷺ نے ان کی میت ادا کرنا چاہی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ میت مسلمانوں پر ہی صدقہ کر دی۔

(۲۴۰۴۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ

أَلَهَاكُمْ التَّكَاثُرَ فَقَرَأَهَا حَتَّى بَلَغَ لُتْسَالُنَ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ وَإِنَّمَا هُمَا
الْأَسْوَدَانِ الْمَاءُ وَالْتَّمَرُ وَسَيُوفُنَا عَلَى رِقَابِنَا وَالْعُدُوُّ حَاضِرٌ فَعَنْ أَيِّ نَعِيمٍ نُسْأَلُ قَالَ إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ
(۲۳۰۳۰) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سورۃ تکوین نازل ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پڑھ کر سنایا تو جب تم
لُتْسَالُنَ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ پر پہنچے تو لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم سے کن نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو
صرف پانی اور کھجوریں ہیں ہماری تلواریں ہماری گردنوں پر ہیں اور دشمن سامنے موجود ہے تو کون سی نعمتوں کے متعلق ہم سے
پوچھا جائے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہو کر رہے گا۔

(۲۴۰۶۱) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ قَوْمًا ابْتَلاَهُمْ فَمَنْ صَبَرَ فَلَهُ الصَّبْرُ وَمَنْ حَزَرَ فَلَهُ الْحَزَرُ
(راجع: ۲۴۰۲۲)

(۲۳۰۳۱) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں
آزمائش میں مبتلا کرتا ہے پھر جو شخص صبر کرتا ہے اسے صبر ملتا ہے اور جو شخص حزر کرتا ہے اس کے لئے حزر فزع ہے۔

حَدِيثُ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۰۶۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنُبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتَنَتْهُ الصَّلَاةُ فَكَانَتْهَا وَتَوَّ
أَهْلَهُ وَمَالَهُ [النظر: ۲۴۲۶۴]۔

(۲۳۰۳۲) حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی نماز رہ جائے گویا اس کے اہل خانہ اور
مال و دولت تباہ و برباد ہو گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ رضی اللہ عنہ

بنو ضمیرہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ضَمْرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ
سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ وَلَكِنْ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَأَحَبُّ أَنْ
يُنْسَلَ عَلَيْهِ أَوْ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ

(۲۳۰۳۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عقوق (جس

سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

(۲۴:۴۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُ مِنَ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا أَحِبُّ الْعُقُوقَ وَلَكِنْ مَنْ وَلَدَ لَهُ وَلَدٌ فَاحَبَّ أَنْ يُنْسَكَ عَنْهُ فَلْيَفْعَلْ (۲۴:۴۴) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی ﷺ سے عقیقہ کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا میں عقوق (جس سے لفظ عقیقہ نکلا ہے اور جس کا لفظی معنی والدین کی نافرمانی ہے) کو پسند نہیں کرتا، گویا اس لفظ پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا جس شخص کے یہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی طرف سے کوئی جانور ذبح کرنا چاہے تو اسے ایسا کر لینا چاہیے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مُسْلِمٍ رَضِيَ اللَّهُ

بَنُو سُلَيْمٍ كَإِيكٍ صَحَابِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي حَدِيثُ

(۲۴:۴۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضَّةٍ فَقَالَ هَذِهِ مِنْ مَعْدِنٍ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ مَعَادِنُ يَحْضَرُهَا شِرَارُ النَّاسِ

(۲۴:۴۵) بنو سُلَیْم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس ایک مرتبہ چاندی لے کر آئے اور کہا کہ یہ ہماری کان سے نکلی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا غقر بہت بہت سی کانیں ظاہر ہوں گی جہاں بدترین لوگ موجود ہوں گے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ

أِيكٍ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴:۴۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بَيُولٍ أَوْ غَائِطٍ

(۲۴:۴۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے پیشاب یا بخانا نہ کرتے وقت دونوں قبلوں میں سے کسی طرف بھی رخ کرنے سے ہمیں منع فرمایا ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ

بنو حارثہ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴:۴۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَجُلًا

وَجَاءَتْهُ فِي لَيْلِهَا بِرَيْدٍ وَخَشِيَ أَنْ تَفُوتَهُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَوْ أَمَرَهُمْ بِأَجْلِهَا (۲۳۰۳۷) بنو حارثہ کے ایک آدمی سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں اس کی اونٹنی مر نہ جائے تو اس نے ایک کیل لے کر اس کے سینے میں گھونپ دی پھر نبی ﷺ سے اس کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اسے کھانے کی اجازت دے دی۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ

بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْأَلُ رَجُلٌ وَلَهُ أَوْقِيَّةٌ أَوْ عَذْلَةٌ إِلَّا سَأَلَ الْخَافَا [راجع: ۱۶۵۲۵] (۲۳۰۳۸) بنو اسد کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کچھ موجود ہو اور وہ پھر بھی کسی سے سوال کرے تو اس نے الخاف نے ساتھ (لگ لپٹ کر) سوال کیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى بِالْعُرْجِ وَهُوَ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ مِنَ الْحَرِّ أَوْ مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ [راجع: ۱۵۹۹۸] (۲۳۰۳۹) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے سال نبی ﷺ کو مقام عرج میں پیاس یا گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا گیا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَنَّهُ لُدِعَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكَ قُلْتَ جِئْتَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَبِي إِنْ لُدِعَ أَحَدٌ مِنَّا يَقُولُ قَالَتْهَا فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ كَأَنَّهُ يَرَى أَنَّهَا لَا تَضُرُّهُ [راجع: ۱۵۸۰۰]

(۲۳۰۵۰) ایک اسلمی صحابی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ انہیں کسی جانور نے ڈس لیا، نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے

نے فرمایا اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات کہہ لئے ہوتے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکتی۔

راوی حدیث سہیل کہتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کسی کو کوئی جانور دس لیتا تو میرے والد صاحب پوچھتے کہ یہ کلمات کہہ لئے؟ اگر وہ جواب میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ان کی رائے یہی ہوتی تھی کہ اب اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

(۲۴۰۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بُكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْشِكُ أَنْ يُغْلِبَ عَلَى الدُّنْيَا لُكْعُ بَنِي لُكْعٍ وَأَفْضَلُ النَّاسِ مُؤْمِنٌ بَيْنَ كَرِيمَتَيْنِ لَمْ يَرْفَعُهُ

(۲۴۰۵۱) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عتقریب دنیا پر کمینہ بن کمینہ غالب آ جائے گا اور سب سے افضل انسان وہ مسلمان ہے جو دو معزز چیزوں کے درمیان ہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید بن جراحؓ کی حدیثیں

(٢٤٠٥٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عُبَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِئِلَ أَكَّانُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصَلَاةٍ بَعْدَ الْمَكْتُوبَةِ أَوْ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ قَالَ نَعَمْ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ [انظر: ٢٤٠٥٤]

(۲۳۰۵۲) حضرت عبید اللہؓ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ بھی کسی نماز کی تلقین فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان تلقین کرتے تھے۔

(٢٤٠٥٣) حَدَّثَنَا زَيْدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْمُعْتَمِدِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُمْ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شَيْخٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ عَنْ عَبْدِ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ صَامَتَا وَأَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَاهُنَا امْرَأَتَيْنِ لَقَدْ صَامَتَا وَإِنَّهُمَا لَقَدْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا مِنَ الْعَطَشِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ أَوْ سَكَتَ ثُمَّ عَادَ وَآرَاهُ قَالَ بِهَا جَزَاءُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُمَا وَاللَّهِ لَقَدْ مَاتَا أَوْ كَادَتَا أَنْ تَمُوتَا قَالَ ادْعُهُمَا قَالَ فَجَاءَتَا قَالَ فَبَدَحَ أَوْ حَسَّ فَقَالَ لِأَحَدَهُمَا قِيْرِي فَقَاءَتْ قِيْحًا أَوْ دَمًا وَصَدِيدًا وَلَحْمًا حَتَّى قَالَتْ نِصْفَ الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرَى قِيْرِي فَقَاءَتْ مِنْ قِيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيدٍ وَلَحْمٍ غَبِيْطٍ وَغَيْرِهِ حَتَّى مَلَأَتْ الْقَدَحَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا عَمَّا أَحَلَّ اللَّهُ وَأَفْطَرْنَا عَلَى مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا جَلَسَتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْآخَرَى فَجَعَلَتَا يَأْكُلَانِ لَحْمَهُمَا النَّاسُ [انظر: ٢٤٠٥٥، ٢٤٠٦٢، ٢٤٠٥٥].

(۲۳۰۵۳) حضرت عبید اللہؓ سے مروی ہے کہ دو رنوت میں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہاں دو عورتیں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی ہیں! نبی ﷺ نے اس کی بات سن کر سکوت یا اعراض فرمایا وہ دوبارہ دو پہر کے وقت آیا اور کہنے لگا اے اللہ کی بی! بخدا وہ مر جائیں گی! نبی ﷺ نے فرمایا انہیں بلا کر لاؤ وہ دونوں آئیں تو ایک پیالہ منگوایا گیا! نبی ﷺ نے ان میں سے ایک سے فرمایا کہ اس میں قہی کرو! اس نے قہی کی تو اس میں سے خون پیپ اور گوشت نکلا حتیٰ کہ آدھا پیالہ بھر گیا! پھر دوسری سے بھی یہی فرمایا اس نے بھی یہی چیزیں قہی کیں! حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا! نبی ﷺ نے فرمایا انہوں نے اللہ کی حلال چیزوں سے رک کر روزہ تو رکھ لیا لیکن اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو اختیار کر کے روزہ توڑ دیا یہ دونوں ایک دوسرے کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھا رہی تھیں (غیبت کر رہی تھیں)

(۲۴۰۵۴) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ طَرَأَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ فَحَدَّثَنَا عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ صَلَاتَهُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ (اح. ۱۰۱۰۲۴۰۲)

(۲۳۰۵۳) حضرت عبید اللہؓ سے کسی نے پوچھا کہ نبی ﷺ فرض نمازوں کے علاوہ بھی کسی نماز کی تلقین فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! مغرب اور عشاء کے درمیان تلقین کرتے تھے۔

(۲۴۰۵۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عُمَانَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ حَدَّثَنَا سَعْدُ أَوْ عَبِيدٌ عُمَانُ بْنُ غِيَاثٍ الَّذِي يَشْكُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِصِيَامٍ قَالَ فَبَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا وَقَلَانَةَ قَدْ بَلَغَهُمَا الْجَهْدُ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ وَابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ (اح. ۱۰۱۰۲۴۰۵۳)

(۲۳۰۵۵) حدیث نمبر (۲۳۰۵۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۵۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ زَمَلُوهُمْ فِي لِيَابِهِمْ قَالَ وَجَعَلُ يَذْفِرُ فِي الْقَبْرِ الرَّهْطُ قَالَ وَقَالَ قَدَّمُوا أَكْثَرَهُمْ قَرَأْنَا [الخرجه النسائي: ۷۸/۴، قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن] [انظر: ۲۴۰۵۶، ۲۴۰۵۸، ۲۴۰۶۱، ۲۴۰۶۲]

(۲۳۰۵۶) حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیرؓ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر نبی ﷺ نے فرمایا کہ شہداء کو ان ہی کے کپڑوں میں لپیٹ دو پھر نبی ﷺ ایک ایک قبر میں کئی کئی لوگوں کو دفن کر، نر لگے اور فرماتے جاتے تھے کہ ان میں سے جس شخص کو قرآن

سب سے زیادہ یاد رہا ہوا ہے پہلے قبر میں اتار دو۔

(۲۴۰۵۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ قَالَ لَمَّا أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ مَا مِنْ مَجْرُوحٍ جَرَحَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمَى الْكُلُّ لَوْ كُنَ الدَّمُ وَالرَّيْحُ رِيحَ الْمِسْكِ انْظُرُوا أَكْثَرَهُمْ جَمْعًا لِلْقُرْآنِ فَقَدَّمُوهُ أَمَامَهُمْ فِي الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۰۵۶]۔

(۲۴۰۵۷) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں ان کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص راہ خدا میں زخمی ہوا تو قیامت کے دن اللہ اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون رس رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا ہوگا لیکن جبکہ اس کی محک جیسی ہوگی دیکھو! ان میں سے جسے قرآن سب سے زیادہ حاصل رہا ہوا ہے ان سے پہلے قبر میں رکھو۔

(۲۴۰۵۸) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْبٍ وَثَبْتِ بْنِ مَعْمَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ فَقَالَ إِنِّي أَشْهَدُ عَلَى هَؤُلَاءِ زَمَلَوْهُمْ بِكُلِّ مِثْمَةٍ وَدِمَانِهِمْ [راجع: ۲۴۰۵۶]۔

(۲۴۰۵۸) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ میں ان کے متعلق گواہی دیتا ہوں انہیں ان کے زخموں اور خون کے ساتھ ہی کفن میں لپیٹ دو۔

(۲۴۰۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشَّهْدَاءِ الَّذِينَ قُتِلُوا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ زَمَلَوْهُمْ بِدِمَانِهِمْ فَإِنِّي قَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ وَيُسَالُ أَيُّهُمْ كَانَ أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ فَيَقْدَمُونَهُ قَالَ جَابِرٌ قَدْ فُتِنَ أَبِي وَعَمِّي يَوْمَئِذٍ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ

(۲۴۰۵۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد کے پاس تشریف لائے تو فرمایا کہ انہیں ان کے خون کے ساتھ ہی کفن میں لپیٹ دو، میں ان کے متعلق گواہی دوں گا، پھر ایک ایک قبر میں دو دو تین تین آدمیوں کو دفنایا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے، دیکھو! ان میں سے جسے قرآن سب سے زیادہ حاصل رہا ہوا ہے ان سے پہلے قبر میں رکھو، چنانچہ میرے والد اور چچا ایک ہی قبر میں دفنائے گئے تھے۔

(۲۴۰۶۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ حِينَ اتَّفَقَ الْقَوْمُ اللَّهُمَّ أَقْطَعْنَا الرَّحِمَ وَأَتَانَا بِمَا لَا نَعْرِفُهُ فَأَحْبَبْنَا الْعُدَّةَ فَكَانَ الْمُسْتَفْتِجُ [صححه الحاكم (۳/۲۲۸)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن]۔

(۲۴۰۶۰) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے جبکہ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے اللہ! اس نے قطع رحمی کی

اور ہمارے پاس وہ چیز لایا جسے ہم نہیں پہچانتے، تو کل ہم پر مہربانی فرما، گویا وہ فتح حاصل کرنے کی دعا کر رہا تھا۔

(۲۶-۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَانَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ الْعُدْرِيِّ وَفِيمَا قَرَأَ عَلَى يَحْيَى الْعُدْرِيِّ خَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ قَالَ أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِ أَحُدٍ لَقَدْ كَرَّمَنِي حَدِيثُ بَزِيدٍ [راجع: ۲۴۰۵۶]۔

(۲۴۰۶۱) حدیث نمبر (۲۴۰۵۶) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۶-۶۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَانَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ فِي خَلْقَةِ أَبِي عُمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ أَمَرُوا بِصِيَامِ يَوْمٍ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانَةَ وَفَلَانَةَ لَقَدْ بَلَغَهُمَا الْجَهْدُ فَأَعْرِضْ عَنْهُمَا لَقَدْ كَرَّمَنِي الْحَدِيثُ [راجع: ۲۴۰۵۳]۔

(۲۴۰۶۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو غزوات میں دو غزواتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! یہاں دو غزوات میں ہیں جنہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے لیکن پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہو گئی ہیں نبی ﷺ نے اس کی بات سن کر سکوت یا اعراض فرمایا پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۶-۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صَعْبٍ الْعُدْرِيُّ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِمَوَاقِفٍ فَقَالَ أَذْوَا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ الثَّنِيِّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ

(۲۴۰۶۳) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عید الفطر سے دو دن قبل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم یا گیہوں کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان ادا کرو یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے۔

(۲۶-۶۴) حَدَّثَنَا عُفَّانُ قَالَ سَأَلْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَذْوَا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَشَلَكِ حَمَّادٌ عَنْ كُلِّ الثَّنِيِّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ أَوْ أَنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ أَنَا غَنِيٌّكُمْ فَيَرْجِيهِ اللَّهُ وَأَنَا فَقِيرٌكُمْ فَيَرْجِيهِ اللَّهُ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِمَّا يُعْطَى

(۲۴۰۶۴) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے عید الفطر سے دو دن قبل لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گندم یا گیہوں کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان ادا کرو یا کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر آزاد اور غلام چھوٹے اور بڑے پر واجب ہے، اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے تمہارے مالداروں کا مال پاکیزہ کر دے گا اور غنیمت کو اس سے زیادہ عطا فرما دے گا۔

(۲۴۰۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَرَأَهُ عَلَيَّ يُونُسُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ وَجْهَهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ حَرْبِ اللَّيْلِ [صححه البخارى (۶۳۵۶) والحاكم (۲۸۰/۳)] [انظر: ۲۴۰۶۶، ۲۴۰۶۷].

(۲۳۰۶۵) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جس پر وہ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نصف رات کو بیدار ہوتے۔

(۲۴۰۶۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ [راجع: ۲۴۰۶۵]

(۲۳۰۶۶) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے میں ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

(۲۴۰۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيُّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ زَمَنَ الْفَتْحِ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ سَعْدٌ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِرُكْعَةٍ وَاحِدَةٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَةَ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا حَتَّى يَقُومَ مِنْ حَرْبِ اللَّيْلِ [راجع: ۲۴۰۶۵]

(۲۳۰۶۷) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانے میں ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک رکعت وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جس پر وہ کچھ اضافہ نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نصف رات کو بیدار ہوتے۔

(۲۴۰۶۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ الْقَسَامَةِ فِي الدِّمِ قَالَ كَانَتْ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَهَا عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى بِهَا بَيْنَ نَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي قِتْلِ ادْعَوَةِ عَلَى الْيَهُودِ [راجع: ۱۶۷۱۵].

(۲۳۰۶۸) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قتل کے حوالے سے "قسامت" کا رواج تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زمانہ جاہلیت کے طریقے پر ہی برقرار رکھا، اور چند انصاری حضرات کے معاملے میں "جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا اور انہوں نے یہودیوں کے خلاف دعویٰ کیا تھا" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا تھا۔

(۲۴۰۶۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْبٍ الْعُدْرِيِّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَلَى وَجْهِهِ وَأَذْرَكَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانُوا يَنْهَوْنِي عَنْ الْقَبْلَةِ تَخَوُّفًا أَنْ اتَّقَرَّبَ لِأَكْثَرِ مِنْهَا ثُمَّ الْمُسْلِمُونَ الْيَوْمَ يَنْهَوْنَ

عَنْهَا وَيَقُولُ قَالَهُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ مِنْ حِفْظِ اللَّهِ مَا لَيْسَ لِأَحَدٍ (۲۳۰۶۹) حضرت عبداللہ بن شلبہ رضی اللہ عنہ ”جن کے چہرے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک بھیرا تھا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا“ سے مروی ہے کہ لوگ مجھے اپنی بیوی کو بوسہ دینے سے روکتے تھے کہ کہیں میں اس سے زیادہ آگے نہ بڑھ جاؤں پھر آج دیگر مسلمانوں کو بھی اس سے روکا جا رہا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے وہ خصوصی حفاظت میسر تھی جو کسی اور کو حاصل نہ تھی۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت عبید اللہ بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ فَسَارَهُ يَسْتَأْذِنُهُ فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَجَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا شَهَادَةَ لَهُ أَلَيْسَ يُصَلِّي قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا صَلَاةَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ الَّذِينَ نَهَانِي اللَّهُ عَنْهُمْ [انظر ما بعده]

(۲۴۰۷۰) عبید اللہ بن عدی ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سرگوشی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک منافق آدمی کو قتل کرنے کی اجازت مانگی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی آواز سے پوچھا کیا وہ ”لا الہ الا اللہ“ کی گواہی نہیں دیتا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے گواہی نہیں دیتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے گواہی نہیں دیتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! لیکن وہ دل سے نماز نہیں پڑھتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھے ان لوگوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۲۴۰۷۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ يُعْنَى يَسْتَأْذِنُهُ أَيْ يَسْأَرُهُ فَلَا تَكْرَ مَعْنَاهُ [صنحه ابن حبان (۵۹۷۱)۔ قال شعيب: اسنادہ صحیح]۔

(۲۴۰۷۱) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِیْثُ عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ النَّصَارِیِّ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ

عمر بن ثابت انصاری کی ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت

(۲۴۰۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ النَّصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَدِّثُهُمْ فِتْنَةُ الدَّجَالِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ [صححه مسلم ۱۹۲/۸، وعد الرزاق (۲۰۸۲۰) والترمذی (۲۲۳۵)]

(۲۳۰۷۳) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ لوگوں کو فتنہ دجال سے باخبر کر رہے تھے تو اسی دوران فرمایا کہ اس بات کا یقین رکھو کہ تم میں سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتا اور اس کی آنکھوں کے درمیان ”کافر“ لکھا ہوگا، ہر وہ شخص جو اس کے کاموں کو ناپسند کرتا ہو اسے پڑھ لے گا۔

حَدِیْثُ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَجِدَّه جَدَّ سَعِيدٍ مَا اسْمُكَ قَالَ حَزْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ فَقَالَ لَا أَعْبُرُ اسْمًا سَمَّيْتَنِي بِهِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زِلْتُ فِيْنَا حَزُونَةً بَعْدَ [صح ۶۱۹۰]، وابن حبان (۵۸۲۲)]

(۲۳۰۷۳) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے دادا سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے بتایا ”حزن“ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں تمہارا نام سہل ہے انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے میرا جو نام رکھا ہے میں اسے بدلنا نہیں چاہتا سعید کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے ہمارے خاندان میں ہمیشہ غمگینی رہی۔

(۲۴۰۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا حَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ فَقَالَ أَمَى عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا حَالِبٍ أَتَرَعُبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ يَكَلِّمَانِي حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَكُنْ عَنْكَ فَتَزَكَّتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَاللَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَى قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ قَالَ

فَكَرَّكَ فِيهِ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ [صححه البخاری (۱۳۶۰)، ومسلم (۲۴) والنسائی ۹۰/۴]۔

(۲۴۰۷۳) حضرت مسیح ﷺ سے مروی ہے کہ جب خواجہ ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے ان کے پاس اس وقت ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ موجود تھے نبی ﷺ نے فرمایا بچا جان! لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیجئے یہ ایک ایسا کلمہ ہوگا جس کے ذریعے میں اللہ کے یہاں آپ کے لئے حجت پکڑ سکوں گا ابو جہل اور عبد اللہ بن ابی امیہ کہنے لگے کہ اے ابوطالب! کیا تم عبد المطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ وہ دونوں مسلسل یہی کہتے رہے حتیٰ کہ ابوطالب کے منہ سے آخری کلمہ جو نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبد المطلب کے دین پر قائم ہوں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تک مجھے منع نہیں کیا جاتا میں آپ کے حق میں بخشش کی دعا کرتا رہوں گا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”پیغمبر اور اہل ایمان کے لئے مشرکین کے حق میں بخشش کی دعا کرنا مناسب نہیں ہے اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہوں“ نیز یہ آیت نازل ہوئی کہ ”جسے آپ چاہیں“ اسے ہدایت نہیں دے سکتے۔“

(۲۴۰۷۵) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ أَبِي مِمَّنْ بَاتَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ بَيْعَةَ الرُّضْوَانِ فَقَالَ انْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَعُمِيَ عَلَيْنَا مَكَانَهَا فَإِنْ كَانَتْ بَيْتٌ لَكُمْ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ [صححه البخاری (۴۱۶۴)، ومسلم (۱۸۵۹)]۔ [انظر ما بعده]

(۲۴۰۷۵) سعید بن مسیب ﷺ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان ”جو ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی“ کے شرکاء میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال جب ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی اگر وہ ظاہر ہوتی تو تم بہتر جانتے ہو (کہ کیا ہوتا؟)

(۲۴۰۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سَفِيَانٌ عَنْ طَارِقٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ الشَّجَرَةُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ كَانَ ذَلِكَ الْعَامَ مَعَهُمْ فَتَسَوَّاهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ [راجع ما قبلہ]۔

(۲۴۰۷۶) سعید بن مسیب ﷺ کہتے ہیں کہ میرے والد بیعت رضوان ”جو ایک درخت کے نیچے ہوئی تھی“ کے شرکاء میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال جب ہم حج کے ارادے سے روانہ ہوئے تو بیعت کی وہ جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی۔

حَدِيثُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فِي الْمَقَاعِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَجَزْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ رَأَيْتَ الْيَدِي كَانَ مَعِيَ قُلْتُ

نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ وَقَدْ رَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ [إخرجه عبد بن حميد (۴۴۶)۔ قال شعيب: اسنادہ صحیح]۔

(۲۳۰۷۷) حضرت حارث بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی تھے جو اپنی نشست پر بیٹھے ہوئے تھے میں نے انہیں سلام کیا اور ان کے بڑھ گیا جب میں واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس جا رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا تھا جو میرے ساتھ تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جبریل تھے اور انہوں نے تمہارے سلام کا جواب دیا تھا۔

(۲۴۰۷۸) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّخِذُ أَحَدُكُمْ السَّائِمَةَ فَيَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي جَمَاعَةٍ فَتَعْتَلُّ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُولُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِي مَكَانًا هُوَ أَكْلًا مِنْ هَذَا فَيَتَحَوَّلُ وَلَا يَشْهَدُ إِلَّا الْجُمُعَةَ فَتَعْتَلُّ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُولُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِي مَكَانًا هُوَ أَكْلًا مِنْ هَذَا فَيَتَحَوَّلُ فَلَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَلَا الْجَمَاعَةَ فَيُطْبِعُ عَلَى قَلْبِهِ

(۲۳۰۷۸) حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی جانور حاصل کرتا ہے اور کچھ عرصے تک جماعت کے ساتھ نماز میں شریک ہوتا رہتا ہے پھر اس کے جانور بڑھنے کی وجہ سے اسے مشکلات پیش آتی ہیں اور وہ سوچتا ہے کہ مجھے اپنے جانوروں کے لئے کوئی ایسی جگہ تلاش کرنی چاہیے جو اس سے زیادہ گھاس والی ہو چنانچہ وہ وہاں سے منتقل ہو جاتا ہے اور صرف جمعہ میں شریک ہونے لگتا ہے کچھ عرصے بعد پھر مشکل پیش آتی ہے اور وہ سائیدہ سوچ کے مطابق وہاں سے بھی منتقل ہو جاتا ہے اور جماعت میں حاضر ہوتا ہے اور نہ جمعہ میں یوں اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔

حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ السَّقِيفَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ بَيْتٍ فِي أَمْرِ سَفَرٍ [صححه ابن خزيمة (۲۰۱۶) قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۶۶۴، السنن: ۱۷۴/۴)]

(۲۳۰۷۹) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”جو کہ اصحاب سقیفہ میں سے تھے“ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۴۰۸۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبْنُ بَكْرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ ابْنُ عَاصِمٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّهْرِ [راجع: ۲۴۰۷۹]

(۲۳۰۸۰) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

(۲۴۰۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ

الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّهْرِ [راجع: ۲۴۰۷۹]

(۲۳۰۸۱) حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۰۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

أَنَّ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَ عَطَاءً أَنَّهُ قَتَلَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَمَرَ امْرَأَتَهُ

فَسَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ

فَأَخْبَرْتَهُ امْرَأَتُهُ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْخَصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ فَأَرْجِعِي إِلَيْهِ فَقُولِي لَهُ فَرَجَعْتُ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْخَصُ لَهُ فِي أَشْيَاءَ فَقَالَ آتَا

أَتَقَاتُكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُودِ اللَّهِ

(۲۳۰۸۲) ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے عہد نبوت میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی کو

بوسہ دیا، پھر خیال آنے پر اپنی بیوی سے کہا چنانچہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نبی بھی

ایسا کر لیتے ہیں اس عورت نے اپنے شوہر کو بتایا، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل ہے، تم واپس

جا کر ان سے یہ بات کہو چنانچہ اس نے واپس جا کر عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بہت سے کاموں کی اجازت حاصل

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اس کی حدود کو جاننے والا ہوں۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۸۳) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَانَ جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ أَمِيرًا عَلَيْنَا فِي الْبُحَيْرِ سِتِّ

سِنِينَ فَخَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ دَخَلْنَا عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُلْنَا لَهُ حَدَّثْنَا

بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُحَدِّثْنَا بِمَا سَمِعْتَ مِنَ النَّاسِ قَالُوا قَالَ فَشَدَّدُوا

عَلَيْهِ فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْذِرُكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَنْذِرُكُمْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ وَهُوَ رَجُلٌ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ أَظُنُّهُ قَالَ الْيَسْرَى يُمْكُتُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا مَعَهُ جَبَلٌ خَبُرٌ وَأَنْهَارٌ مَاءٌ يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ كُلَّ مَنْهَلٍ لَا يَأْتِي أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ فَذَكَرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَالْمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَالطُّورَ وَالْمَدِينَةَ غَيْرَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْوَرَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَأُظُنُّ فِي حَدِيثِهِ يَسْلُطُ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْبَشَرِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ وَلَا يَسْلُطُ عَلَى غَيْرِهِ

[راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۳۰۸۳) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو تو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (نہیں) آکھ پوچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ درویشوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی، البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مسجد اقصیٰ اور طور، بہر حال اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا، لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۴۰۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّجَالِ وَلَا تَحْدِثْنِي عَنْ غَيْرِكَ وَإِنْ كَانَ عِنْدَكَ مُصَدِّقًا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنْذِرُكُمْ فِتْنَةَ الدَّجَالِ فَلَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ أَوْ أُمَّتَهُ وَإِنَّهُ آدَمُ جَعْدٌ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيَسْرَى وَإِنَّهُ يُمِطُّ وَلَا يَنْبُتُ الشَّجَرَةَ وَإِنَّهُ يَسْلُطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا ثُمَّ يُحْيِيهَا وَلَا يَسْلُطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ مَعَهُ جَنَّةٌ نَارٌ وَنَهْرٌ وَمَاءٌ وَجَبَلٌ خَبُرٌ وَإِنَّ جَنَّتَهُ نَارٌ وَنَارَهُ جَنَّةٌ وَإِنَّهُ يَلْبَسُ فِيكُمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَرُدُّ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ إِلَّا أَرْبَعَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَالطُّورِ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَإِنْ شَكَلَ عَلَيْكُمْ أَوْ شَبَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ [راجع: ۲۳۴۷۸]

(۲۳۰۸۳) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی

حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ مسجد نبوی مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

(۲۴:۸۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ بْنُ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْبَزْزِيِّ قَالَ ذَهَبْتُ أَنَا وَرَحْلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَحْلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا حَدَّثَنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُ فِي الدَّجَالِ وَلَا نَحْدِثُ عَنْ غَيْرِهِ وَإِنْ كَانَ مُصَدِّقًا قَالَ حَظَبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُنذِرُكُمْ الدَّجَالَ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا قَبْلِي إِلَّا قَدْ أُنْذِرُهُ أَمْتُهُ وَإِنَّهُ فِيكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَإِنَّهُ عَمْدُ آدَمَ مَسْرُوحِ الْعَيْنِ الْيَسْرَى مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ وَمَعَهُ جَبَلٌ مِنْ خُبَرٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ وَإِنَّهُ يَمْطُرُ الْمَطَرَ وَلَا يَنْبُتُ الشَّجَرُ وَإِنَّهُ يَسْلُطُ عَلَى نَفْسٍ فَيَقْتُلُهَا وَلَا يَسْلُطُ عَلَى غَيْرِهَا وَإِنَّهُ يَمُكِّتُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا يَبْلُغُ فِيهَا كُلَّ مَنْهَلٍ وَلَا يَقْرُبُ أَرْبَعَةَ مَسَاجِدَ مَسْجِدَ الْحَرَامِ وَمَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَمَسْجِدَ الطُّورِ وَمَسْجِدَ الْأَقْصَى وَمَا يُشَبِّهُ عَلَيْهِمْ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَدَ [راجع: ۲۳:۷۸]

(۲۴:۸۵) مجاہد کہتے ہیں کہ چھ سال تک جنادہ بن ابی امیہ ہمارے گورنر رہے ایک دن وہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے یہاں ایک انصاری صحابی ﷺ آئے تھے ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو لوگوں سے سنی ہوئی کوئی حدیث نہ سنائیے ہم نے یہ فرمائش کر کے انہیں مشقت میں ڈال دیا پھر وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میں نے تمہیں مسیح دجال سے ڈرا دیا ہے اس کی (بائیں) آنکھ پونچھ دی گئی ہوگی اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہریں چلتی ہوں گی اس کی علامت یہ ہوگی کہ وہ چالیس دن تک زمین میں رہے گا اور اس کی سلطنت پانی کے ہر گھاٹ تک پہنچ جائے گی البتہ وہ چار مسجدوں میں نہیں جاسکے گا خانہ کعبہ مسجد نبوی مسجد اقصیٰ اور طور بہر حال اتنی بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اسے ایک آدمی پر قدرت دی جائے گی جسے وہ قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا لیکن اس کے علاوہ اسے کسی پر تسلط نہیں دیا جائے گا۔

حَدِيثُ رَجُلٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ

بنو غفار کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۰۸۶) حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ شَيْخٌ جَمِيلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ وَفِي أُذُنَيْهِ صَمَمٌ أَوْ قَالَ وَقَرٌّ أُرْسِلَ إِلَيْهِ حُمَيْدٌ فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَوْسَعُ لَهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ حَتَّى جَلَسَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لَهُ حُمَيْدٌ هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الشَّيْخُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ فَيَنْطَلِقُ أَحْسَنُ الْمُنْطَلِقِ وَيُضْحِكُ أَحْسَنَ الضَّحِكِ

(۲۴۰۸۶) ابراہیم بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں حمید بن عبد الرحمن کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا کہ بنو غفار کے ایک خوبصورت بزرگ گزرے ان کے کان کچھ اونچا سنتے تھے حمید نے ایک آدمی کو ان کے پاس بھیج کر انہیں بلایا جب وہ آئے تو حمید نے مجھ سے کہا کہ جیتھے اذرا قھوڑی سی جگہ دے دو کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں چنانچہ وہ آ کر میرے اور حمید کے درمیان بیٹھ گئے حمید نے ان سے عرض کیا کہ وہ حدیث سنائے جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھ سے بیان کی تھی انہوں نے کہا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے بہترین طریقے سے پاتا ہے اور بہترین طریقے سے تبسم فرماتا ہے۔

(۲۴۰۸۷) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْغُلُوطَاتِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ الْغُلُوطَاتِ شِدَادُ الْمَسَائِلِ وَصَعَابُهَا

(۲۴۰۸۷) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”غلو طات“ سے منع فرمایا ہے امام اوزاعی رحمہ اللہ اس کا معنی وہ مسائل بتاتے ہیں جن میں سختی اور مشکل ہو۔

(۲۴۰۸۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ الْغُلُوطَاتِ
(۲۴۰۸۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ”غلو طات“ سے منع فرمایا ہے۔

رابع عشر الأنصار

حَدِيثُ مُحَيَّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۸۹) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عَفْصِرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حُصَيْنَةَ عَنْ مُحَيَّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ أَبُو طَبِيبَةٍ فَأَنْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنْ خَرَاஜِهِ فَقَالَ لَا تَقْرُبْهُ فَرَدَّدَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْلِظْ بِهِ النَّاصِخَ وَاجْعَلْهُ فِي كَرْبِهِ

(۲۴۰۸۹) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیٹگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصل کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۰) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيَّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَهَبَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَسْأَلْهُ فِيهَا حَتَّى قَالَ لَهُ اغْلِظْ نَاصِخَكَ وَأَطِيعْهُ وَقَبِّلْكَ إِقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ الْأَلْسَانِيُّ صَحِيحٌ (ابو داود ۳۴۲۲، ابن ماجہ ۲۱۶۶، الترمذی ۱۲۷۷)۔ [انظر ۲۴۰۹۸، ۲۴۰۹۶، ۲۴۰۹۸]۔

(۲۴۰۹۰) حضرت محيصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیٹگی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زر محصل کے متعلق پوچھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۱) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُرَّامِ بْنِ مُحَيَّصَةَ أَنَّ نَافِعَةَ الْكَلْبَاءِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَقْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْخَوَانِظِ حِفْظَهَا بِالْأَنْهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتْ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا

(۲۴۰۹۱) حرام بن محيصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچا دی تو نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کو کوئی

نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ مُحِصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَيْبَةٍ يَكْسِبُ كَسْبَ كَثِيرًا فَلَمَّا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ اسْتَرَحَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَكْلِمُهُ فِيهِ وَيَذْكُرُ لَهُ الْحَاجَةَ حَتَّى قَالَ لَهُ لَتُلْقِيَنَّ كَسْبُهُ فِي بَطْنِ نَاضِحِكَ [انظر: ۲۴۰۹۵]۔

(۲۴۰۹۲) حضرت محصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگنے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زرمحصول کے متعلق پوچھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحِصَةَ أَنَّ مُحِصَةَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ حَجَّامٍ لَهُ فَتَهَاهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ يَكْلِمُهُ حَتَّى قَالَ اُعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيقَكَ (۲۴۰۹۳) حضرت محصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام بیگی لگنے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زرمحصول کے متعلق پوچھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا انہوں نے پھر یہی سوال نبی ﷺ کے سامنے دہرایا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو اور اپنے غلام کو کھلا دیا کرو۔

(۲۴۰۹۴) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ وَسَمِعَهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحَرَامِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ مُحِصَةَ أَنَّ نَاقَةَ لَبِيرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ الْأَمْوَالِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ عَلَى أَهْلِ الْمَأْشِيَةِ مَا أَصَابَتْ بِاللَّيْلِ

(۲۴۰۹۴) ۱۸م بن محصہ (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں تباہی مچادی تو نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور کوئی نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبْرَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَاعِدَةَ بْنِ مُحِصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مُحِصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ فَلَذَّكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۴۰۹۲]۔

(۲۴۰۹۵) حدیث نمبر (۲۴۰۸۹) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۰۹۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحِصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَتَهَاهُ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَتَهَاهُ فَلَذَكَرَ مِنْ حَاجِبِهِ فَقَالَ اَعْلِفْ نَاضِحَكَ وَأَطِعْمَهُ رَقِيقَكَ [راجع: ۲۴۰۹۰].

(۲۴۰۹۲) حضرت حمید بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سبکی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زرمحصول کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کر دو اور اپنے غلام کو کھلادیا کرو۔

(۲۴۰۹۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيَّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ نَافَةَ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطَ رَجُلٍ فَأَفْسَدَتْهُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَهَا بِاللَّيْلِ

(۲۴۱۹۷) حرام بن حمید (اپنے والد سے) نقل کرتے ہیں کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی انہی نے ایک باغ میں داخل ہو کر اس میں جا ہی مجادی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغ کی حفاظت اس کے مالکوں کے ذمے ہے اور اگر رات کو جانور نقصان پہنچاتے ہیں تو اس نقصان کا ضامن جانور کا مالک ہوگا۔

(۲۴۰۹۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيَّصَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَتَهَاهُ عَنْهُ فَلَذَكَرَ لَهُ الْحَاجَّةَ فَقَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ [راجع: ۲۴۰۹۰]

(۲۴۱۹۸) حضرت حمید بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سبکی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زرمحصول کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کر دو اور اپنے غلام کو کھلادیا کرو۔

(۲۴۰۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَرْزَاءٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَدَّثَهُ يُقَالُ لَهُ مُحَيَّصَةُ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ فَرَجَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِهِ فَقَالَ أَفَلَا أُطِعْمُهُ يَتَامَى لِي قَالَ لَا قَالَ أَفَلَا أَتَصَدَّقُ بِهِ قَالَ لَا فَرُخَصَ لَهُ أَنْ يَعْلِفَهُ نَاضِحَهُ

(۲۴۱۹۹) حضرت حمید بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کا ایک غلام سبکی لگانے کا ماہر تھا جس کا نام نافع ابو طیبہ تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے غلام کے یومیہ زرمحصول کے متعلق پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے قریب بھی نہ جانا، انہوں نے پھر یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہرایا کہ میں اس کی کمائی اپنے یتیم بچوں کو نہ کھلادیا کروں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے اپنے پانی لا کر لانے والے اونٹ کا چارہ خرید لیا کرو۔

حَدِيثُ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۱۰۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ الْبَيَاضِيِّ قَالَ كُنْتُ امْرَأً أُصِيبُ مِنَ النِّسَاءِ مَا لَا يُصِيبُ غَيْرِي قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ خِفْتُ فَنَظَّاهَرْتُ مِنْ امْرَأَتِي فِي الشَّهْرِ قَالَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَتْ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَلَمْ أَكُنْ أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ حَرِّزْ رَقَبَةَ قَالَ قُلْتُ وَاللَّهِ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَفْلِكَ رَقَبَةً غَيْرَ رَقَبَتِي قَالَ فَصَمَّ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ فَقُلْتُ وَهَلْ أَصَابَنِي الَّذِي أَصَابَنِي إِلَّا مِنَ الصِّيَامِ قَالَ فَأَطَعِمُ سِتِينَ مِسْكِينًا [راجع: ۱۶۰۳۵]

(۲۶۱۰۰) حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں عورتوں کو بہت چاہتا تھا اور میں کسی مرد کو نہیں چاہتا جو عورتوں سے اتنی صحبت کرتا ہو، جیسے میں کرتا تھا۔ خیر رمضان آیا تو میں نے اپنی بیوی سے ظہار کر لیا، اخیر رمضان تک تاکہ رات کے وقت اس کے قریب نہ چلا جاؤں، دن ہونے تک میں اسی طرح کرتا تھا، اور اپنے اندر اتنی طاقت نہ پاتا تھا کہ اس سے مکمل جدا ہو جاؤں، ایک رات میری بیوی میری خدمت کر رہی تھی کہ اس کی ران سے کپڑا اوپر ہو گیا۔ میں اس سے صحبت کر بیٹھا۔ جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کر دیا، آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک غلام آزاد کر، میں نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا، میں تو بس اپنے ہی نفس کا مالک ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اچھا! دو ماہ لگا تاروزے رکھ، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ جو بلا مجھ پر آئی یہ روزہ رکھنے ہی سے تو آئی، آپ ﷺ نے فرمایا تو صدقہ دے اور ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا۔

حَدِيثُ عَمْرٍو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن حنق رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۱۰۱) حَدَّثَنَا يَهُزُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِقَاعَةَ بْنِ هَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ عَلَى رَأْسِ الْمُخْتَارِ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ لِي كَذَابُهُ هَمَمْتُ أَيْمُ اللَّهِ أَنْ أَسْأَلَ سَعْدِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ حَتَّى تَذْكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ عَمْرٍو بْنُ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلًا عَلَى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ أُعْطِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۲۲۹۲]

(۲۶۱۰۱) رفاعہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھوٹا ہونا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں

نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن لُحَمّٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو قیامت کے دن اسے دھوکے کا جھنڈا دیا جائے گا۔

(۲۶۱۰۲) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى الْقَارَاءُ أَبُو عَمَرَ حَدَّثَنَا السَّيْدِيُّ عَنْ رِقَاعَةَ الْقُتَيْبَانِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْمُخْتَارِ قَالَ فَالْقَيْ لِي وَسَادَةً وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ أَخِي جُبَيْرَ لَقَامَ عَنْ هَذِهِ لَأَلْقَيْتُهَا لَكَ قَالَ فَارْذُتُ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ فَذَكَرْتُ حَدِيثِي بِهِ أَخِي عُمَرُو بْنُ الْحُمَيْقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا مُؤْمِنُ أَمِنْ مُؤْمِنًا عَلَى دِمِهِ فَقَتَلَهُ فَلَنَا مِنَ الْقَاتِلِ بَرَاءَةٌ [راجع: ۲۲۲۹۲]۔

(۲۳۱۰۴) رفاہ بن شداد کہتے ہیں کہ میں ایک دن مختار کے سر ہانے کھڑا تھا، جب اس کا جھنڈا ہوتا مجھ پر روشن ہو گیا تو بخدا میں نے اس بات کا ارادہ کر لیا کہ اپنی تلوار کھینچ کر اس کی گردن اڑا دوں، لیکن پھر مجھے ایک حدیث یاد آگئی جو مجھ سے حضرت عمرو بن لُحَمّٰی رضی اللہ عنہ نے بیان کی تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص کسی مسلمان کو پہلے اس کی جان کی امان دے دے، پھر بعد میں اسے قتل کر دے تو میں قاتل سے بری ہوں۔

حَدِيثُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۶۱۰۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ يَسْتَهْزِؤُونَ بِهِ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاطَةِ قَالَ سَلْمَانُ أَجَلُ أَمْرَنَا أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَعْنِجَ بِأَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِي بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ وَلَا عَظْمٌ [صححه مسلم (۲۶۲)، وابن خزيمة (۷۴ و ۸۱)] [انظر: ۲۶۱۰۹]۔

(۲۳۱۰۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قصائے حاجت تک کا طریقہ کھاتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر استنجاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ بڑی۔

(۲۶۱۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْحِبِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَيْدَةَ وَلَا يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ [انظر ما بعده]۔

(۲۳۱۰۴) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے لئے ہدیه قبول فرمالتے تھے لیکن صدقہ قبول نہیں فرماتے تھے۔

(۲۴۱۰۵) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَكْتِبِ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ [راجع ما قبله].

(۲۴۱۰۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ إِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمْ كَيْفَ تَصْنَعُونَ حَتَّى إِنَّهُ لَيَعْلَمُكُمْ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ الْغَائِطُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَجَلٌ وَلَوْ سَخِرَتْ إِنَّهُ لَيَعْلَمُنَا كَيْفَ يَأْتِي أَحَدُنَا الْغَائِطُ وَإِنَّهُ يَتَهَانَا أَنْ يَسْتَقْبِلَ أَحَدُنَا الْبِقِلَّةَ وَأَنْ يَسْتَدْبِرَهَا وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِبَيْمِنِهِ وَأَنْ يَتَمَسَّحَ أَحَدُنَا بِرَجْعٍ وَلَا عَظْمٍ وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ [راجع ۲۴۱۰۳]

(۲۴۱۰۶) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضاے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں! دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں! اور تین پتھروں سے کم پر استنجاء نہ کریں! جن میں لید ہو اور نہ بڑی۔

(۲۴۱۰۷) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو بْنُ قَيْسٍ الْمَاصِرِيُّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي قُرَّةٍ قَالَ كَانَ حَدِيثُهُ بِالْمَدَائِنِ فَكَانَ يَذْكُرُ أَشْيَاءَ قَالَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَدِيثُهُ إِلَى سَلْمَانَ فَيَقُولُ سَلْمَانُ يَا حَدِيثُهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضِبُ فَيَقُولُ وَيَرْضَى وَيَقُولُ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَقَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي سَبَّهْتُ سَبًّا فِي غَضَبِي أَوْ لَعَنْتُهُ لَعْنَةً فَإِنَّمَا أَنَا مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُونَ وَإِنَّمَا بَعْنِي رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَاجْعَلْهَا صَلَاةً عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [انظر ۲۴۱۲۲]

(۲۴۱۰۷) عمرو بن قرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ مدائن شہر میں رہتے تھے اور کچھ باتیں ذکر کرتے تھے جو نبی ﷺ نے فرمائی تھیں! ایک دن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ حذیفہ! نبی ﷺ بعض اوقات غصے میں کچھ باتیں کہتے تھے اور کچھ باتیں خوشی کی حالت میں کہتے تھے میں جانتا ہوں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں نے اپنے جس امی کو غصے کی حالت میں سخت کہا ہو یا اسے لعنت ملامت کی ہو تو میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں اور جس طرح عام لوگوں کو غصہ آتا ہے مجھے بھی آتا ہے اور اللہ نے مجھے رحمتہ للعالمین بنایا ہے! اے اللہ! میرے ان کلمات کو قیامت کے دن اسی شخص کے لئے باعث رحمت بنا دیجئے گا۔

(۲۴۱۰۸) حَدَّثَنَا عُفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَآخَذَ مِنْهَا غُصْنًا يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاثَّ وَرَقُهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا عُثْمَانَ لَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا قُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهُ فَقَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ نَحْتُ شَجَرَةٍ فَأَخَذْتُ مِنْهَا غُصْنًا

يَابِسًا فَهَزَّهُ حَتَّى تَحَاثَّ وَرَفَّهُ فَقَالَ يَا سَلْمَانَ أَلَا تَسْأَلُنِي لِمَ أَفْعَلُ هَذَا فَقُلْتُ وَلِمَ تَفْعَلُهُ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى الصَّلَاةَ الْخَمْسَ تَحَاثَّتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاثُّ هَذَا الْوَرَقُ وَقَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّائِمِينَ [إلخارجہ الطیالسی (۶۵۲) والدارمی (۷۲۵)۔ قال شعيب: حسن لغیره وهذا اسناد ضعيف]۔ [انظر: ۳۴۱۱۷]۔

(۲۳۱۰۸) ابوعثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے، پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابوعثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی ﷺ نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا اور یہی سوال جواب ہوئے تھے جس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے جھڑ رہے ہیں پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلدَّائِمِينَ“

(۲۴۱۰۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ لَهُ الْمُشَرِّكُونَ إِنَّا نَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى يَعْلَمَكُمْ الْحِرَاءَةَ قَالَ أَجَلُ إِنَّهُ يَهْتَانُ أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدًا يَبْسُمِيهِ أَوْ يَسْتَقْبِلَ الْقَبْلَةَ وَيَهْتَانَا عَنْ الرُّوثِ وَالْعِطَامِ وَقَالَ لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ [راجع: ۲۴۱۰۳]۔

(۲۳۱۰۹) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ شرکیں نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قصائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پتھروں سے کم پر استنجاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ پڑی۔

(۲۴۱۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُشَرِّكِينَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَكُمْ هَذَا كُلَّ شَيْءٍ قَدْ تَكْرُ الْخَدِيثَ (۲۳۱۱۰) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۱۱) حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَذْهَبُ مِنْ دُھْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْتَهُ ثُمَّ يَرُوحُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَ الثَّانِي ثُمَّ

يُصَلِّي مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ يَنْصَبُ لِلْإِمَامِ إِذَا تَكَلَّمَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى [صححه البخاری (۸۸۳)، وابن حبان (۲۷۷۶)]. [انظر: ۲۴۱۲۶].

(۲۳۱۱۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۴۱۱۳) حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَمَّا اخْتَصِرَ سَلْمَانُ بَنِي وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيْنَا عَهْدًا فَتَرَكْنَا مَا عَهْدَ إِلَيْنَا أَنْ يَكُونَ بُلْعَةً أَحَدِنَا مِنَ الدُّنْيَا كَرَادِ الرَّاحِبِ قَالَ ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا تَرَكْنَا فَإِذَا قِيَمَةُ مَا تَرَكَ بَضْعَةٌ وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا أَوْ بَضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ دِرْهَمًا [صححه ابن حبان (۷۰۶)] قَالَ

(۲۳۱۱۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا جب وقت آخر قریب آیا تو وہ رونے لگے اور فرمانے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک عہد لیا تھا اور اسی عہد پر ہمیں چھوڑا تھا کہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ سامان ہمارے پاس ایک مسافر کے تو شے جتنا ہونا چاہیے راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جب ہم نے ان کے ترکے کا جائزہ لیا تو اس تمام تر کے کی قیمت صرف بیس تیس سے کچھ اوپر درہم تھے۔

(۲۴۱۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو حَامِلٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ كُنْتُ مِنْ أَهْلِ إِسَافُورَةَ فَارَسَ فَمَكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ تَرْفَعُنِي أَرْضٌ وَتَخْفِضُنِي أُخْرَى حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَعْرَابِ فَاسْتَعْبَدُونِي فَبَاعُونِي حَتَّى اشْتَرَيْتَنِي امْرَأَةٌ فَسَمِعْتُهُمْ يَذْكُرُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْعِشْرُ غَرِيظًا فَقُلْتُ لَهَا هَبِي لِي يَوْمًا فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَنْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطَبًا فَبِعْتُهُ فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا فَقُلْتُ صَدَقَةٌ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ قُلْتُ هَدِيَّةً مِنْ غُلَامِيهِ ثُمَّ مَكَثْتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَتُكِّتَ فَقُلْتُ لِمَوْلَايِ هَبِي لِي يَوْمًا قَالَتْ نَعَمْ فَاَنْطَلَقْتُ فَاحْتَطَبْتُ حَطَبًا بِأَكْثَرٍ مِنْ ذَلِكَ فَصَنَعْتُ طَعَامًا فَأَتَيْتُ بِهِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قُلْتُ هَدِيَّةً فَوَضَعَ يَدَهُ وَقَالَ لِأَصْحَابِهِ خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ وَكُمْتُ خَلْفَهُ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فَإِذَا خَاتَمَ النَّبِيُّ فَقُلْتُ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ فَحَدَّثْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ وَقُلْتُ أَيْدُخُلُ الْجَنَّةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ فَقَالَ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّكَ نَبِيٌّ أَيْدُخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ [صححه ابن حبان (۷۱۲۴)] قَالَ شَيْبٌ

اسنادہ محتمل للتحسین۔ [راجع: ۲۴۱۰۳]۔

(۲۳۱۱۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں فارس کے سرداروں کی اولاد میں سے تھا پھر انہوں نے پوری حدیث ذکر کرتے ہوئے (جو عقرب ۲۳۱۳۸ پر آیا چاہتی ہے) فرمایا کہ میں زمین کے نشیب و فراز طے کرتا ہوا چلتا رہا یہاں تک کہ دیہاتیوں کی ایک قوم پر میرا گزرا تو انہوں نے مجھے غلام بنا کر بیچ ڈالا اور مجھے ایک عورت نے خرید لیا میں نے ان لوگوں کو نبی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے سنا لیکن اس وقت تک زندگی تلخ ہو چکی تھی میں نے اپنی مالکہ سے کہا کہ مجھے ایک دن کی چھٹی دے دے اس نے مجھے چھٹی دے دی۔

میں وہاں سے روانہ ہوا کچھ لکڑیاں کاٹیں اور انہیں بیچ کر کھانا تیار کیا اور اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی ﷺ کے سامنے پیش کیا نبی ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ اسے تم لوگ ہی کھا لو نبی ﷺ نے اسے تناول نہ فرمایا میں نے سوچا کہ یہ ایک علامت ہے (جو پوری ہو گئی)، پھر کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک مرتبہ دوبارہ میں نے اپنی مالکہ سے ایک دن کی چھٹی مانگی جو اس نے مجھے دے دی میں نے حسب سابق لکڑیاں کاٹ کر بیچ کر کھانا تیار کیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے میں نے وہ کھانا نبی ﷺ کے سامنے لے جا کر رکھ دیا نبی ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ بدیہ ہے نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی فرمایا کہ کھاؤ بسم اللہ۔

پھر میں نبی ﷺ کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا نبی ﷺ نے اپنی چادر ہٹا دی تو وہاں مہربوت نظر آ گئی میں نے اسے دیکھتے ہی کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟ میں نے نبی ﷺ کو اس آدمی کے متعلق بتایا اور پوچھا یا رسول اللہ! کیا وہ آدمی جنت میں جائے گا کیونکہ اس نے نبی ﷺ کو بتایا تھا کہ آپ اللہ کے نبی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں صرف وہی آدمی جائے گا جو مسلمان ہوگا میں نے پھر اپنا سوال دہرایا نبی ﷺ نے پھر وہی جواب دیا۔

(۲۴۱۱۴) حَدَّثَنَا ابْنُ فَضْلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ هَذَا لَيَعْلَمُكُمْ حَتَّىٰ إِنَّهُ لَيَعْلَمُكُمْ الْخِرَاءَةَ قَالَ قُلْتُ لَيْنَ قُلْتُمْ ذَلِكَ لَقَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَدْبِرَهَا أَوْ نَسْتَجِبَ بِإِيمَانِنَا أَوْ يَكْتَسِبَ أَحَدُنَا بِذُنُوبِ ثَلَاثَةِ أَحْبَابٍ أَوْ يَسْتَجِبَ أَحَدُنَا بِرَجِيعٍ أَوْ عَظُمَ [راجع: ۲۴۱۰۳]۔

(۲۳۱۱۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے نبی ﷺ کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قصائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں دانیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں اور تین پھروں سے کم پر استنجاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ ہڈی۔

(۲۴۱۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَسْتَحْيِي أَنْ يَنْسُطَ الْعَبْدُ إِلَيْهِ يَدِيهِ يَسْأَلُهُ خَيْرًا فَيَرُدَّهُمَا خَائِبَتَيْنِ

(۲۳۱۱۵) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے حیاء آتی ہے کہ اس کا کوئی بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلا کر کوئی سوال کرے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے۔

(۲۴۱۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ فِي مَجْلِسِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعَ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَزِيدُ سَمِعَهُ لِي قَالُوا هُوَ جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي يَعْنِي جَعْفَرُ صَاحِبُ الْأَنْصَافِ [صححه ابن حبان (۸۷۶ و ۸۸۰)، والحاكم (۹۷/۱)]. قال الترمذی:

حسن غریب قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۰۴۸۸، ابن ماجه: ۳۸۶۵، الترمذی: ۳۵۵۶). قال شعيب: صحيح،

وهذا اسناد حسن فی المتابعات والشواهد |

(۲۳۱۱۶) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے مرفوعاً بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۱۷) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سُلَيْمَانَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا فَفَقَضَهُ فَتَسَاقَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ فَقُلْنَا أَخْبَرْنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ فَأَخَذَ غُصْنًا مِنْهَا فَفَقَضَهُ فَتَسَاقَطَ وَرَقُهُ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُونِي عَمَّا صَنَعْتُ فَقُلْنَا أَخْبَرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ تَحَاتَّتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحَاتُّ وَرَقِي هَذِهِ الشَّجَرَةِ [راجع: ۲۴۱۰۸].

(۲۳۱۱۷) ابو عثمان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا، انہوں نے اس کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر اسے ہلایا تو اس کے پتے گرنے لگے، پھر انہوں نے فرمایا کہ اے ابو عثمان! تم مجھ سے یہ کیوں نہیں پوچھتے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا اور یہی سوال جواب ہوئے تھے جس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان خوب اچھی طرح وضو کرے اور پانچوں نمازیں پڑھے تو اس کے گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے پتے جھڑ رہے ہیں۔

(۲۴۱۱۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْفَرَاتِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ وَهُوَ يَزِيدُ أَنْ يَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَأَمَرَهُ سُلَيْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ وَعَلَى خِمَارِهِ [صححه ابن حبان (۱۳۴۴ و ۱۳۴۵)]. قال

الألبانی: ضعیف (ابن ماجہ: ۵۶۳) قال شعب: المرفوع منه صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف. [انظر: ۲۴۱۲۵].

(۲۳۱۱۸) ابوسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رحمہ اللہ کے ساتھ تھا انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدت لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے حضرت سلمان فارسی رحمہ اللہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر سح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر سح کرے اور فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے موزوں اور اوڑھنی (عمامے) پر سح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۴۱۱۹) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُبِيرَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قُرَيْعِ الضَّبِّيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جَمَعَ اللَّهُ فِيهِ أَبَاكُمْ قَالَ لِكَيْتِي أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَا يَطْهَرُ الرَّجُلُ فَيُحْسِنُ طَهْرَهُ ثُمَّ يَأْتِي الْجُمُعَةَ فَيُنِصِتُ حَتَّى يَنْصِيَ الْإِمَامَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا اجْتَنِبَ الْمُقْتَلَةُ [صححه ابن خزيمة]

(۱۷۳۲) قال الألبانی: صحيح (النسائی ۱۰۴/۳). [انظر: ۲۴۱۳۰]

(۲۳۱۱۹) حضرت سلمان فارسی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دواؤں درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ لڑائی سے بچتا رہے۔

(۲۴۱۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ أَجَلُ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَالِطٍ أَوْ بَبُولٍ أَوْ أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثِ أَحْجَارٍ أَوْ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ

(۲۳۱۲۰) حضرت سلمان فارسی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کچھ شرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے پیغمبر تمہیں قضائے حاجت تک کا طریقہ سکھاتے ہیں حضرت سلمان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں! وہ ہمیں حکم دیتے ہیں کہ ہم قبلہ کی جانب اس وقت رخ نہ کیا کریں! دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کیا کریں! اور تین پتھروں سے کم پر استنجاء نہ کریں جن میں لید ہو اور نہ بڈی۔

(۲۴۱۲۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَفْصَانَ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَبَيْنَهَا رَحْمَةٌ يَتَرَاخَمُ بِهَا الْخَلْقُ فَبَيْنَهَا تَغْطِفُ الْوُحُوشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَآخَرُ رَحْمَةٍ وَتَسْمِينٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ [صححه مسلم (۲۷۵۳) وابن حبان (۶۱۴۶) والحاكم (۲۴۷/۴)] [انظر: ۲۴۱۳۰].

(۲۳۱۲۱) حضرت سلمان فارسی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں جن میں سے ایک رحمت وہ ہے کہ جس کے ذریعے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور وحشی جانور تک اپنی اولاد پر ترس کھاتے ہیں اور

ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے مَوْخَر کر دی ہیں۔

(۲۴۱۲۲) حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي مُسَعَرٌ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قُرَّةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ عَرَضَ أَبِي عَلَى سَلْمَانَ أَخْتَهُ قَائِيًا وَتَزَوَّجَ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا بَقِيرَةُ قَالَ قَبِلْعَ أَبَا قُرَّةَ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَحَدِيقَةَ شَيْءٌ فَأَنَّهُ يُطْلِقُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ فِي مَقِيلَةٍ لَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهِ فَلَقِيَهُ مَعَ زَبِيلٍ فِيهِ يَقُلُ قَدْ أَذْخَلَ عَصَاهُ فِي عُرْوَةِ الزَّبِيلِ وَهُوَ عَلَى عَائِقِهِ قَالَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ حَدِيقَةَ قَالَ يَقُولُ سَلْمَانُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا دَارَ سَلْمَانَ فَدَخَلَ سَلْمَانُ الْمَدَارَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ إِذْنٌ فَإِذَا نَمَطُ مَوْصُوعٍ عَلَى بَابٍ وَعِنْدَ رَأْسِهِ لَبَنَاتٌ وَإِذَا قُرْطَانٌ فَقَالَ اجْلِسْ عَلَى فِرَاشِ مَوْلَاتِكَ الَّتِي تُمَهِّدُ لِنَفْسِهَا قَالَ ثُمَّ إِنَّمَا يُحَدِّثُهُ قَالَ إِنَّ حَدِيقَةَ كَانَ يُحَدِّثُ بِأَشْيَاءٍ يَقُولُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَضَبِهِ لَأَقْوَامٍ فَأَسْأَلُ عَنْهَا فَأَقُولُ حَدِيقَةُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ وَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ ضَعَائِلُ بَيْنَ أَقْوَامٍ فَأَتَى حَدِيقَةَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ سَلْمَانَ لَا يُصَدِّقُكَ وَلَا يَكْذِبُكَ بِمَا تَقُولُ فَجَاءَنِي حَدِيقَةُ فَقَالَ يَا سَلْمَانَ ابْنُ أُمِّ سَلْمَانَ قُلْتُ يَا حَدِيقَةُ ابْنُ أُمِّ حَدِيقَةَ لَتَسْمَعَنِي أَوْ لَا تَكْتَبَنِي إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا خَوَّفَتْهُ بِعُمَرَ تَرَكَنِي وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَلَدِ آدَمَ أَنَا فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ لَعَنَتْهُ لَعْنَةً أَوْ سَبَّتَهُ سَبًّا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ فَاجْعَلْهَا عَلَيْهِ صَلَاةً [قال الألباني: صحيح (ابو داود)].

[۲۴۱۰۷: (راجع: ۲۴۱۰۷)].

(۲۴۱۲۲) عمرو بن ابی قرہ کنذی ہجرت کرتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنی بہن سے نکاح کی پیشکش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور ان کی آزاد کردہ باندی ”جس کا نام بقیرہ تھا“ سے نکاح کر لیا، پھر ابو قرہ کو معلوم ہوا کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت حدیقہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ رنجش ہے تو وہ انہیں تلاش کرتے ہوئے آئے، معلوم ہوا کہ وہ اپنی بزیوں کے پاس ہیں ابو قرہ ادھر روانہ ہو گئے راستے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہو گئی جن کے ساتھ ایک نوکری بھی بزی سے بھری ہوئی تھی انہوں نے اپنی لاٹھی اس نوکری کی رسی میں داخل کر کے اسے اپنے کندھے پر رکھا ہوا تھا، میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ! کیا آپ کے اور حضرت حدیقہ رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی رنجش ہے؟ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی ”انسان بڑا جلد باز ہے“ اور وہ دونوں چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ گئے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ گھر کے اندر چلے گئے اور سلام کیا، پھر ابو قرہ کو اندر آنے کی اجازت دی وہاں دروازے کے پاس ایک چادر پڑی ہوئی تھی سر ہانے کچھ اینٹیں رکھی ہوئی تھیں اور دو بالیاں پڑی ہوئی تھیں، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی باندی کے بستر پر بیٹھ جاؤ جس نے اپنے آپ کو تیار کر لیا تھا، پھر انہوں نے بات کا آغاز کیا اور فرمایا کہ حدیقہ بہت ساری ایسی چیزیں بیان کرتے ہیں جو نبی ﷺ غصے کی حالت میں کچھ لوگوں سے کہہ دیتے تھے، لوگ مجھ سے اس کے متعلق پوچھتے تو میں ان سے کہہ دیتا کہ حدیقہ ہی زیادہ جانتے ہیں کہ وہ کیا کہتے ہیں، میں لوگوں کے درمیان نفرت بڑھانے کو اچھا نہیں سمجھتا، لوگ

حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے اور ان سے کہتے کہ سلمان آپ کی تصدیق کرتے ہیں اور نہ ہی تکذیب تو ایک مرتبہ حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ام سلمہ! میں نے بھی کہا کہ اے ام حذیفہ کے بیٹے حذیفہ! تم باز آ جاؤ ورنہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھوں گا جب میں نے انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خوف دلایا تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں بھی اولاد آدم میں سے ہوں سو جس بندہ مومن پر میں نے لعنت لگائی ہو یا ناق اسے سخت ست کہا ہو تو اے اللہ! اسے اس کے حق میں باعشر رحمت بنا دے۔

(۲۴۱۳۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ كَبِيرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَأَنَا مَمْلُوكٌ فَقُلْتُ هَذِهِ صَدَقَةٌ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَاتَّكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ هَذِهِ مَدِينَةٌ أَهْلُهَا لَكَ أَكْرَمُكَ بِهَا فَإِنِّي زَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَاتَّكَلُوا وَأَكَلَ مَعَهُمْ [انظر: ۲۴۱۳۸]

(۲۴۱۳۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اپنے دور غلامی میں ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں کھانے کے حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے، نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور انہوں نے اسے کھالیا، نبی ﷺ نے خود نہ کھایا، دوبارہ میں کھانے کے حاضر ہوا، اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے جو میں آپ کے احرام میں آپ کے لئے لایا ہوں، کیونکہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے، چنانچہ نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا اور انہوں نے بھی اسے کھالیا اور ان کے ساتھ نبی ﷺ نے بھی اسے کھایا۔

(۲۴۱۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ آلِ أَبِي قُرَّةَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ مُوَلَّابِي فِي ذَلِكَ فَطَعَنَتْنِي فَأَحْتَضَيْتُ حَطْبًا فَبَعَثْتُهُ فَاشْتَرَيْتُ ذَلِكَ الطَّعَامَ [راجع: ۲۴۱۱۳]

(۲۴۱۳۴) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس سلسلے میں میں اپنی مالکن سے اجازت لیتا تھا، وہ دلی خوشی کے ساتھ مجھے اجازت دے دیتی، میں لکڑیاں کاٹتا، انہیں بیچتا اور وہ کھانا خرید کر لاتا تھا۔

(۲۴۱۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرَّبِيُّ وَعَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ صُوحَانَ الْعَبْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ أَحْدَثَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَنْزِعَ حَقِيْقَهُ لِلْوَضُوءِ فَأَمَرَهُ سَلْمَانُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَى حَقِيْقِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَيَمْسَحَ بِتَأْصِيَّتِهِ وَقَالَ سَلْمَانُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى حَقِيْقِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ [راجع: ۲۴۱۱۸]

(۲۴۱۳۵) ابو مسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی کو حدث لاحق ہوا اور وہ اپنے موزے اتارنا چاہتا ہے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسے حکم دیا کہ موزوں اور عمامہ پر مسح کرے اور اپنی پیشانی کے بقدر مسح کرے اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اپنے موزوں اور اڑھنی (عمامے) پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۴۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَدِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ ثُمَّ يَذْهَبُ مِنْ دُفْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبٍ بَيْنَهُ ثُمَّ يَرُوحُ فَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ الثَّانِي ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصَبُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غَفَرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى [راجع: ۲۴۱۱۱].

(۲۴۱۳۷) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دواؤں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۲۴۱۳۷) حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ أَنَّهُ أَنْتَهَى إِلَى حِصْنٍ أَوْ مَدِينَةٍ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُونِي أَدْعُوهُمْ كَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَقَالَ إِنَّمَا كُنْتُ رَجُلًا مِنْكُمْ فَهَذَا إِلَيَّ اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَيْنَا وَإِنْ أَنْتُمْ أَبَيْتُمْ فَأَدُّوا الْجُزْيَةَ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ فَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلَى سَوَاءٍ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الرَّابِعُ غَدَا النَّاسُ إِلَيْهَا فَفَتَحُوهَا [حسنه الترمذی]. قال الألبانی: ضعف (الترمذی: ۱۰۵۴۸). [انظر: ۲۴۱۳۵، ۲۴۱۴۰]

(۲۴۱۳۷) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی علیہ السلام کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی، اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو تمہارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو تمہارے ہیں، اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے، اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو تم تمہیں برابر کا جواب دیں گے، بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جرب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑے اور اسے فتح کر لیا۔

(۲۴۱۳۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي زَكْرِيَّا الْخَزَاعِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ شُرَحْبِيلَ بْنَ السَّمُطِ وَهُوَ مُرَابِطٌ عَلَى السَّاحِلِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَابِطٌ يَوْمًا أَوْ لَيْلَةً كَانَ لَهُ كَحَصِيَامِ شَهْرٍ لِلْقَاعِدِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجَرَى اللَّهُ لَهُ أَجْرَهُ وَالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَصِيَامِهِ وَنَفَقَتِهِ وَوَقْفَى مِنْ فَنَانٍ

الْقَبْرِ وَأَمِنْ مِنَ الْفَرَجِ الْأَكْبَرِ [انظر: ۲۴۱۲۹، ۲۴۱۳۶].

(۲۳۱۲۸) حضرت سلمانؓ سے ”مخبریل بن سبط جو کہ ساحل سمندر پر محافظ مقرر تھے کہ سامنے بیان کرتے ہوئے“ مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ کر ایک مہینے تک روزے رکھے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے اور ان اعمال کا اجر بھی جو وہ کرتا تھا مثلاً نماز روزہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جائے گا اور وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۲۹) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ جَمِيلِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي ذَكْرِيَّا الْخَزَاعِيِّ عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ إِنْ مَاتَ عَمَرَى عَلَيْهِ أُخِرَ الرِّبَاطُ حَتَّى يَبْعَثَ وَيُؤْمِنَ الْفَتَانُ [راجع: ۲۳۱۲۸]

(۲۳۱۲۹) حضرت سلمانؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایسے ہے جیسے کوئی اپنی باری کے انتظار میں بیٹھ کر ایک مہینے تک روزے رکھے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے اور ان اعمال کا اجر بھی جو وہ کرتا تھا مثلاً نماز روزہ اور انفاق فی سبیل اللہ اور اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھا جائے گا اور وہ بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۳۰) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَعْبُورَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ قُرَيْشِ بْنِ الْقَيْسِ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَا أَتَدْرِي زَعَمَ سَأَلَهُ الرَّابِعَةُ أَمْ لَا قَالَ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جُمِعَ فِيهِ أَبُوهُ أَوْ أَبُوكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا يَنْطَهَرُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ ثُمَّ يَمْشِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَنْصُتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي بَعْدَهَا مَا اجْتُمِعَتْ الْمُقَتَّلَةُ [راجع: ۲۴۱۱۹]

(۲۳۱۳۰) حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے حسب استطاعت پاکیزگی حاصل کرے تیل لگائے اپنے گھر کی خوشبو لگائے پھر مسجد کی طرف روانہ ہو تو کسی دو آدمیوں کے درمیان تفرق پیدا نہ کرے حسب استطاعت نماز پڑھے جب امام گفتگو کر رہا ہو تو خاموشی اختیار کرے تو اگلے جمعہ تک اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ لڑائی سے بچتا ہے۔

(۲۴۱۳۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَانَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى أَنْ أَغْرَسَ لَهُمْ خَمْسَ مِائَةِ قَسْبَلَةٍ فَإِذَا عُلِقْتُ فَأَنَا حُرٌّ قَالَ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ أَغْرَسَ وَاشْتَرَطَ لَهُمْ فَإِذَا أَزْدَتْ أَنْ تَغْرَسَ فَأَذْنِي قَالَ فَأَذْنُهُ قَالَ فَجَاءَ فَجَعَلَ يَغْرَسُ

بِيَدِهِ إِلَّا وَاحِدَةً غَرَسْتُهَا بِيَدَيَّ فَعَلَقْنِ إِلَّا الْوَاحِدَةَ

(۲۳۱۳۱) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے آقا سے اس شرط پر مکاتبت منظور کر لی کہ میں ان کے لئے کھجور کے پانچ سو پودے لگاؤں گا جب ان پر کھجور آجائے گی تو میں آزاد ہو جاؤں گا میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ شرط ذکر کی نبی ﷺ نے فرمایا تم یہ شرط قبول کر لو اور جب پودے لگانے کا ارادہ ہو تو مجھے مطلع کرنا چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو بتا دیا نبی ﷺ تشریف لائے اور اپنے ہاتھ سے پودے لگانے لگے سوائے ایک پودے کے جو میں نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا اور اس ایک پودے کے علاوہ سب پودے پھل لے آئے۔

(۲۶۱۳۲) حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ ذَكَرَهُ قَابُوسُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ لَا تُبْغِضُنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ أَبْغِضُكَ وَبِكَ هَذَا اللَّهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ تُبْغِضُنِي

(۲۳۱۳۲) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے سلمان! مجھ سے بغض نہ رکھنا ورنہ تم اپنے دین سے جدا ہو جاؤ گے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے بغض کیسے رکھ سکتا ہوں جبکہ اللہ نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت عطا فرمائی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم عرب سے نفرت کرو گے تو مجھ سے نفرت کرنے والے ہو گے۔

(۲۶۱۳۳) حَدَّثَنَا عُفَّانٌ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَةِ فَقَالَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ

(۲۳۱۳۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا ہے میں نے نبی ﷺ سے یہ بات ذکر کی اور تورات میں پڑھی ہوئی بات کا حوالہ دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ کھانے کی برکت اس سے پہلے ہاتھ دھونا بھی ہے اور اس کے بعد ہاتھ دھونا بھی ہے۔

(۲۶۱۳۴) حَدَّثَنَا عُفَّانٌ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عُفَّانُ بْنُ شَابُورَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ عَنْ شَقِيقٍ أَوْ نَحْوِهِ شَكَ قَيْسٌ أَنَّ سَلْمَانَ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَدَعَا لَهُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ لَوْلَا أَنَا نَهَيْنَا أَنْ تَكَلَّفَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ لَكَلَّفْنَا لَكَ

(۲۳۱۳۴) شقیق کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھا وہی اس کے سامنے پیش کر دیا اور فرمایا کہ اگر نبی ﷺ نے ہمیں تکلف برتنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف کرتا۔

(۲۶۱۳۵) حَدَّثَنَا عُفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ أَنَّ سَلْمَانَ حَاصَرَ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ دَعُونِي حَتَّى أَفْعَلَ مَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتْنِي

عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي أَمْرُؤُ مِنْكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ رَزَقَنِي الْإِسْلَامَ وَقَدْ تَرَوْنَ طَاعَةَ الْعَرَبِ فَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَهَاجَرْتُمْ إِلَيْنَا فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَتِنَا يَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَنْتُمْ أَسْلَمْتُمْ وَأَقْبَلْتُمْ فِي دِيَارِكُمْ فَأَنْتُمْ بِمَنْزِلَةِ الْأَعْرَابِ يَجْرِي لَكُمْ مَا يَجْرِي لَهُمْ وَيَجْرِي عَلَيْكُمْ مَا يَجْرِي عَلَيْهِمْ فَإِنْ أَبَيْتُمْ وَأَقْرَبْتُمْ بِالْحِزْبَةِ فَلَكُمْ مَا لِأَهْلِ الْحِزْبَةِ وَعَلَيْكُمْ مَا عَلَى أَهْلِ الْحِزْبَةِ عَرَضَ عَلَيْهِمْ ذَلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ انْهَدُوا إِلَيْهِمْ فَفَتَحَتْهَا [راجع: ۲۳۱۲۷]۔

(۲۳۱۳۵) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے، پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کر ڈا اس حال میں کرم ذلیل ہو گے، اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو ہم تمہیں برابر کا جواب دیں گے، بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا، تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے، پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

(۲۴۱۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عُطَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ذَكْوَانَ عَنْ زُحَلٍّ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَفْضَلُ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ صَائِمًا لَا يَفْطُرُ وَقَانِمًا لَا يَقْتَرُ وَإِنْ مَاتَ مُرَابِطًا جَرَى عَلَيْهِ كَصَالِحِ عَمَلِهِ حَتَّى يَبْعَثَ وَوَفَّى عَذَابَ الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۱۳۸] (۲۳۱۳۶) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک دن یا ایک رات کے لئے سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے یہ ایک مہینے کے مسلسل صیام و قیام سے افضل ہے اور جو شخص راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے اللہ اس کا اجر جاری رکھتا ہے یہاں تک کہ دوبارہ جی اٹھے اور وہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۱۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِیْرَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السَّمِطِ عَنْ سَلْمَانَ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۱۳۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۳۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ حَدِيثَهُ مِنْ فِيهِ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا فَارِسِيًّا مِنْ أَهْلِ أَصْبَهَانَ مِنْ أَهْلِ قَرْيَةٍ مِنْهَا يُقَالُ لَهَا جُبِّي وَكَانَ أَبِي دِهْقَانَ قَرْيَتِهِ وَكُنْتُ أَحَبَّ خَلْقِي إِلَيْهِ فَلَمَّ يَزُلْ بِهِ

حُبَّهُ إِيَّايَ حَتَّى حَبَسَنِي فِي بَيْتِهِ أَيْ مَلَازِمَ النَّارِ كَمَا تَحْبَسُ الْجَارِيَةُ وَأَجْعِدْتُ فِي الْمَجْرُوسَةِ حَتَّى كُنْتُ
فَطَنَ النَّارَ الَّذِي يوقِدُهَا لَا يَتْرُكُهَا تَحْبُو سَاعَةً قَالَ وَكَانَتْ لِأَبِي ضَيْعَةً عَظِيمَةً قَالَ فَشِعِلَ فِي بُيَانٍ لَهُ يَوْمًا
فَقَالَ لِي يَا بَنِي إِنِّي قَدْ شِعِلْتُ فِي بُيَانٍ هَذَا الْيَوْمَ عَنْ ضَيْعَتِي فَأَذْهَبْ فَاطْلُعْهَا وَأَمَرَنِي فِيهَا بِبَعْضِ مَا يُرِيدُ
فَخَرَجْتُ أُرِيدُ ضَيْعَتَهُ فَمَرَرْتُ بِكَيْسِيَّةٍ مِنْ كُنَائِسِ النَّصَارَى فَسَمِعْتُ أَصْوَاتَهُمْ فِيهَا وَهُمْ يُصَلُّونَ
وَكُنْتُ لَا أَذْرِي مَا أَمَرُ النَّاسَ لِحَبْسِ أَبِي إِيَّايَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا مَرَرْتُ بِهِمْ وَسَمِعْتُ أَصْوَاتَهُمْ دَخَلْتُ عَلَيْهِمْ
أَنْظُرُ مَا يَصْنَعُونَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ أَعْجَبَنِي صَلَاتُهُمْ وَرَغَبْتُ فِي أَمْرِهِمْ وَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدِّينِ
الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا تَرَكْتُهُمْ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَرَكْتُ ضَيْعَةَ أَبِي وَلَمْ أَتَهَا فَقُلْتُ لَهُمْ إِنِّي أَصْلُ
هَذَا الدِّينَ قَالُوا بِالشَّامِ قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي وَقَدْ بَعَثَ فِي طَلْبِي وَشَغَلْتُهُ عَنْ عَمَلِهِ كُلِّهِ قَالَ فَلَمَّا جِئْتُهُ
قَالَ أَيْ بَنِي إِنِّي كُنْتُ أَلَمْ أَكُنْ عَهْدْتُ إِلَيْكَ مَا عَهْدْتُ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتِ مَرَرْتُ بِنَاسٍ يُصَلُّونَ فِي كَيْسِيَّةٍ
لَهُمْ فَأَعْجَبَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ دِينِهِمْ فَوَاللَّهِ مَا لَرْتُ عَنْدهُمْ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ أَيْ بَنِي لَيْسَ فِي ذَلِكَ
الدِّينِ خَيْرٌ مِنْكَ وَدِينُ آبَائِكَ خَيْرٌ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ دِينِنَا قَالَ فَخَافَنِي فَجَعَلَ فِي
رِجْلِي قِيدًا ثُمَّ حَبَسَنِي فِي بَيْتِهِ قَالَ وَبَعَثَ إِلَى النَّصَارَى فَقُلْتُ لَهُمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْكُمْ رَكَبٌ مِنَ الشَّامِ تَجَارَ
مِنَ النَّصَارَى فَأَخْبِرُونِي بِهِمْ قَالَ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ رَكَبٌ مِنَ الشَّامِ تَجَارَ مِنَ النَّصَارَى قَالَ فَأَخْبَرُونِي بِهِمْ قَالَ
فَقُلْتُ لَهُمْ إِذَا قَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَأَرَادُوا الرَّجْعَةَ إِلَى بِلَادِهِمْ فَأَذْبُونِي بِهِمْ قَالَ فَلَمَّا أَرَادُوا الرَّجْعَةَ إِلَى
بِلَادِهِمْ أَخْبَرُونِي بِهِمْ فَأَلْقَيْتُ الْحَدِيدَ مِنْ رِجْلِي ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمَتِ الشَّامُ فَلَمَّا قَدِمْتُهَا قُلْتُ
مَنْ أَفْضَلُ أَهْلُ هَذَا الدِّينِ قَالُوا الْأَسَقْفُ فِي الْكَيْسِيَّةِ قَالَ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ رَغَبْتُ فِي هَذَا الدِّينِ
وَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ مَعَكَ أَخْذَمَكَ فِي كَيْسِيَّةِكَ وَأَتَعَلَّمَ مِنْكَ وَأَصْلَى مَعَكَ قَالَ فَأَذْخُلْ فَدَخَلْتُ مَعَهُ قَالَ
فَكَانَ رَجُلٌ سَوْءٌ يَأْمُرُهُم بِالصَّدَقَةِ وَيُرْعَهُهُمْ فِيهَا فَإِذَا جَمَعُوا إِلَيْهِ مِنْهَا أَشْيَاءَ اكْتَنَزَهَا لِنَفْسِهِ وَلَمْ يُعْطِ
الْمَسَاكِينَ حَتَّى جَمَعَ سَبْعَ قِطَالٍ مِنْ ذَهَبٍ وَوَرَقٍ قَالَ وَأَبْغَضْتُهُ بَغْضًا شَدِيدًا لِمَا رَأَيْتُهُ يَصْنَعُ ثُمَّ مَاتَ
فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ النَّصَارَى لِيَذْبُونَهُ فَقُلْتُ لَهُمْ إِنَّ هَذَا كَانَ رَجُلٌ سَوْءٌ يَأْمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَيُرْعَبُكُمْ فِيهَا فَإِذَا
جِئْتُمُوهَا اكْتَنَزَهَا لِنَفْسِهِ وَلَمْ يُعْطِ الْمَسَاكِينَ مِنْهَا شَيْئًا قَالُوا وَمَا عَلَيْكَ بِذَلِكَ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَذَلُّكُمْ عَلَى
كُنْزِهِ قَالُوا قَدْ لَنَا عَلَيْهِ قَالَ فَأَرَبْتُهُمْ مَوْضِعَهُ قَالَ فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهُ سَبْعَ قِطَالٍ مَمْلُوءَةٍ ذَهَبًا وَوَرَقًا قَالَ فَلَمَّا
رَأَوْهَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا نَذْنِفُهُ أَبَدًا فَصَلَبُوهُ ثُمَّ رَجَمُوهُ بِالْحِجَارَةِ ثُمَّ جَاوَزُوا بِرَجُلٍ آخَرَ فَجَعَلُوهُ بِمَكَانِهِ قَالَ
يَقُولُ سَلْمَانٌ قَدِمَا رَأَيْتُ رَجُلًا لَا يُصَلِّي الْخُمُسَ أَرَى أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنْهُ أَزْهَدُ فِي الدُّنْيَا وَلَا أَرْغَبُ فِي الْآخِرَةِ
وَلَا أَذَابَ لَيْلًا وَنَهَارًا مِنْهُ قَالَ فَأَحْبَبْتُهُ حَبًّا لَمْ أُحِبَّهُ مِنْ قَبْلِهِ وَأَقَمْتُ مَعَهُ زَمَانًا ثُمَّ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَقُلْتُ لَهُ يَا

فَلَانُ إِنِّي كُنْتُ مَعَكَ وَأَحْبَبْتُكَ حَبًّا لَمْ أَحِبَّهُ مِنْ قَبْلِكَ وَقَدْ حَضَرَكَ مَا تَرَى مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فَإِلَى مَنْ تُوصِي بِي
وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيْ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا الْيَوْمَ عَلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ لَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ وَبَدَّلُوا وَتَرَكُوا أَكْثَرَ
مَا كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا رَجُلًا بِالْمُوصِلِ وَهُوَ فَلَانٌ فَهُوَ عَلَى مَا كُنْتُ عَلَيْهِ فَالْحَقُّ بِهِ قَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ
لِحَقِّ بِصَاحِبِ الْمُوصِلِ فَقُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا أَوْصَانِي عِنْدَ مَوْتِهِ أَنْ الْحَقُّ بِكَ وَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ عَلَى
أَمْرِهِ قَالَ فَقَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ عِنْدَهُ فَوَجَدْتُهُ خَيْرَ رَجُلٍ عَلَى أَمْرِ صَاحِبِهِ فَلَمْ يَلْبَسْ أَنْ مَاتَ فَلَمَّا
حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا أَوْصَى بِي إِلَيْكَ وَأَمَرَنِي بِالْحَقِّ بِكَ وَقَدْ حَضَرَكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ
وَجَلَّ مَا تَرَى فَإِلَى مَنْ تُوصِي بِي وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيْ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ رَجُلًا عَلَى مِثْلِ مَا كُنَّا عَلَيْهِ إِلَّا
بَنِيْسِيْنِ وَهُوَ فَلَانٌ فَالْحَقُّ بِهِ وَقَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ لِحَقِّ بِصَاحِبِ نَصِيْبِيْنِ فَجِئْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبْرِي وَمَا
أَمَرَنِي بِهِ صَاحِبِي قَالَ فَأَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ عِنْدَهُ فَوَجَدْتُهُ عَلَى أَمْرِ صَاحِبِهِ فَأَقِمْتُ مَعَ خَيْرِ رَجُلٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا
لَبِثَ أَنْ نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ فَلَمَّا حَضَرَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنَّ فَلَانًا كَانَ أَوْصَى بِي إِلَى فَلَانٍ ثُمَّ أَوْصَى بِي فَلَانٌ
إِلَيْكَ فَإِلَى مَنْ تُوصِي بِي وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيْ بَنَى وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا بَقِيَ عَلَى أَمْرِنَا أَمْرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ إِلَّا
رَجُلًا بِعَمُورِيَّةٍ فَإِنَّهُ يَمِثِلُ مَا نَحْنُ عَلَيْهِ فَإِنْ أَحْبَبْتَ فَإِنَّهُ قَالَ فَإِنَّهُ عَلَى أَمْرِنَا قَالَ فَلَمَّا مَاتَ وَغَيَّبَ لِحَقِّ
بِصَاحِبِ عَمُورِيَّةٍ وَأَخْبَرْتُهُ خَبْرِي فَقَالَ أَقِمْ عِنْدِي فَأَقِمْتُ مَعَ رَجُلٍ عَلَى هَدْيِ أَصْحَابِهِ وَأَمْرِهِمْ قَالَ
وَأَكْتَسَبْتُ حَتَّى كَانَ لِي بَقَرَاتٌ وَغَنَمٌ قَالَ ثُمَّ نَزَلَ بِهِ أَمْرُ اللَّهِ فَلَمَّا حَضَرَ قُلْتُ لَهُ يَا فَلَانُ إِنِّي كُنْتُ مَعَ
فَلَانٍ فَأَوْصَى بِي فَلَانٌ إِلَى فَلَانٍ وَأَوْصَى بِي فَلَانٌ إِلَى فَلَانٍ ثُمَّ أَوْصَى بِي فَلَانٌ إِلَيْكَ فَإِلَى مَنْ تُوصِي بِي
وَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ أَيْ بَنَى وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُهُ أَصْبَحَ عَلَى مَا كُنَّا عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَمْرُكَ أَنْ تَأْتِيَهُ وَلَكِنَّهُ قَدْ
أَكَلْتُ زَمَانَ نَبِيٍّ هُوَ مَبْعُوثٌ بِبَيْتِ إِبْرَاهِيمَ يَخْرُجُ بِأَرْضِ الْعَرَبِ مُهَاجِرًا إِلَى أَرْضِ بَيْنَ حَوَاطِنَ بَيْنَهُمَا
نَحْلٌ بِهِ عَلَامَاتٌ لَا تَخْفَى يَأْكُلُ الْهَدْيَةَ وَلَا يَأْكُلُ الصَّدَقَةَ بَيْنَ كَيْفِيَّةِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَلْحَقَ
بِبَنَاتِكَ فَافْعَلْ قَالَ ثُمَّ مَاتَ وَغَيَّبَ فَمَكُنْتُ بِعَمُورِيَّةٍ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ أَكُنْتُ ثُمَّ مَرَّ بِي نَفَرٌ مِنْ كَلْبٍ
تُجَارًا فَقُلْتُ لَهُمْ تَحْمِلُونِي إِلَى أَرْضِ الْعَرَبِ وَأَعْطِيكُمْ بَقَرَاتِي هَذِهِ وَغَنَمِي هَذِهِ قَالُوا نَعَمْ
فَأَعْطَيْنَاهُمُوهَا وَحَمَلُونِي حَتَّى إِذَا قَدِمُوا بِي وَادَى الْقَرْيَةِ عَلَّمُونِي قُبَاغِيْرِي مِنْ رَجُلٍ مِنْ يَهُودَ عَبْدًا
فَكُنْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ النَّحْلَ وَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ الْبَلَدُ الَّذِي وَصَفَ لِي صَاحِبِي وَلَمْ يَحِقْ لِي فِي نَفْسِي
فَيَمِنَا أَنَا عِنْدَهُ قَدِيمٌ عَلَيْهِ ابْنُ عَمٍّ لَهُ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَابْتَاعَنِي مِنْهُ فَاحْتَمَلَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ قَوْلَ اللَّهِ
مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَهَا فَعَرَفْتُهَا بِصِفَةِ صَاحِبِي فَأَقِمْتُ بِهَا وَبَعَثَ اللَّهُ رَسُولَهُ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ مَا أَقَامَ لَا أَسْمَعُ لَهُ
يَذْكُرُ مَعَ مَا أَنَا فِيهِ مِنْ شُغْلِ الرِّقِّ ثُمَّ هَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَفِي رَأْسِ عَذْقٍ لِسَيِّدِي أَعْمَلُ فِيهِ

بَعْضُ الْعَمَلِ وَسَيِّدِي جَالِسٌ إِذْ أَقْبَلَ ابْنُ عَمٍّ لَهُ حَتَّى وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ فَلَانَ قَاتَلَ اللَّهُ بَنِي قَيْلَةَ وَاللَّهِ إِنِّي
الآنَ لَمْ أَجْعَلْهُمُ بَقَاءَ عَلَى رَجُلٍ قَدِيمٍ عَلَيْهِمْ مِنْ مَكَّةَ الْيَوْمَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُهَا أَخَذْتُ بِي
الْعُرْوَاءِ حَتَّى طَلَنْتُ سَاقِطُ عَلَى سَيِّدِي قَالَ وَتَزَلْتُ عَنْ النَّحْلَةِ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِابْنِ عَمِّي ذَلِكَ مَاذَا
تَقُولُ مَاذَا تَقُولُ قَالَ فَغَضِبَ سَيِّدِي فَلَكَمَنِي لَكَمَةً شَدِيدَةً ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا أَقْبَلَ عَلَى عَمَلِكَ قَالَ
قُلْتُ لَا شَيْءَ إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَسْتَنْبِطَ عَمَّا قَالَ وَقَدْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ قَدْ جَمَعْتُهُ فَلَمَّا أَمْسَيْتُ أَخَذْتُهُ ثُمَّ
ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقُبَاءَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ رَجُلٌ
صَالِحٌ وَمَعَكَ أَصْحَابٌ لَكَ غُرَبَاءُ ذُووُ حَاجَةٍ وَهَذَا شَيْءٌ كَانَ عِنْدِي لِلصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُكُمْ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِكُمْ
قَالَ فَفَرَّبْتُهُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ كُلُّوْا وَأَمْسِكْ يَدَهُ فَلَمْ يَأْكُلْ قَالَ فَقُلْتُ
فِي نَفْسِي هَذِهِ وَاحِدَةٌ ثُمَّ انْصَرَفْتُ عَنْهُ فَجَمَعْتُ شَيْئًا وَتَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْمَدِينَةِ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ وَهَذِهِ هَدِيَّةٌ أَكْرَمْتُكَ بِهَا قَالَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَكَلُوا مَعَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي هَاتَانِ اثْنَتَانِ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِبَيْتِ الْعُرْقِدِ قَالَ وَقَدْ تَبِعَ حَنَازَةً مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ شِمْلَتَانِ لَهُ وَهُوَ جَالِسٌ
فِي أَصْحَابِهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَدْرْتُ أَنْظُرَ إِلَى ظَهْرِهِ هَلْ أَرَى الْخَاتَمَ الَّذِي وَصَفَ لِي صَاحِبِي فَلَمَّا
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدْرْتُهُ عَرَفْتُ أَنِّي اسْتَنْبِطُ فِي شَيْءٍ وَصِفَ لِي قَالَ فَالْقَى رِدَائَهُ
عَنْ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ فَعَرَفْتُهُ فَانْكَبْتُ عَلَيْهِ أَقْبَلُهُ وَأَبْكِي فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَحَوَّلْ فَتَحَوَّلْتُ فَفَضَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيثِي كَمَا حَدَّثْتُكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ فَأَعْجَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْمَعَ ذَلِكَ أَصْحَابَهُ ثُمَّ شَغَلَ سُلَيْمَانَ الرَّقِيُّ حَتَّى قَاتَهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَدْرًا وَأَخَذَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِبُ يَا سُلَيْمَانُ لَكَ كَاتِبَتٌ صَاحِبِي عَلَى
ثَلَاثِ مِائَةِ نَحْلَةٍ أَحْبَبَهَا لِي بِالْفَقِيرِ وَبِأَرْبَعِينَ أَوْفَقَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَعِينُوا
أَخَاكُمْ فَأَعَانُونِي بِالنَّحْلِ الرَّجُلُ بِثَلَاثِينَ وَدِيَّةُ الرَّجُلِ بِعَشْرِينَ وَالرَّجُلُ بِخَمْسَةِ عَشْرَةَ وَالرَّجُلُ بِعَشْرِ
يَعْنِي الرَّجُلُ بِقَدَرِ مَا عِنْدَهُ حَتَّى اجْتَمَعَتْ لِي ثَلَاثُ مِائَةِ وَدِيَّةٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَذْهَبْ يَا سُلَيْمَانُ فَفَقَّرْتُ لَهَا فَإِذَا فَرَعْتُ قَاتِنِي أَكُونُ أَنَا أَضْعَفُ بِيَدَيَّ فَفَقَّرْتُ لَهَا وَأَعَانَنِي أَصْحَابِي حَتَّى إِذَا
فَرَعْتُ مِنْهَا جَنَّتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعِيَ إِلَيْهَا فَجَعَلْنَا نَقْرُبُ لَهُ الْوَدِيَّ
وَيَضَعُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَوَالَّذِي نَفْسُ سُلَيْمَانَ بِيَدِهِ مَا مَاتَتْ مِنْهَا وَدِيَّةٌ وَاحِدَةٌ
فَأَذَيْتُ النَّحْلَ وَبَقِيَ عَلَى الْمَالِ قَاتِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ بَيْضَةِ الدَّجَاجَةِ مِنْ ذَهَبٍ مِنْ

بَعْضُ الْمَغَارِی قَالُوا مَا فَعَلَ الْقَارِیْسِيُّ الْمَكْتَابُ قَالَ قَدْ عِثْتُ لَهُ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَأَذِیْهَا مَا عَلَیْكَ بِأَسْمَانٍ
فَقُلْتُ وَأَنْ تَقَعُ هَذِهِ بِأَرْسُولِ اللَّهِ وَمَا عَلَیَّ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَیُؤَدِّی بِهَا عَنْكَ قَالَ فَأَخَذْتُهَا
فَوَزَنْتُ لَهُمْ مِنْهَا وَالَّذِی نَفْسُ سُلْمَانَ بَیْدَهُ أَرْبَعِیْنِ أَوْ قِیَّةً فَأَوْفِیْتُهُمْ حَقَّهُمْ وَعِثْتُ فَشَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخُنْدَقَ ثُمَّ لَمْ یَقْبَعْنِی مَعَهُ مَشْهُدًا [راجع: ۲۶۱۲۳]

(۲۸۱۳۸) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فارس صوبہ اصبہان میں ایک جگہ کار بننے والا ہوں جس کا نام ہے تھا
میرا باپ اس جگہ کا جوہری اور سردار تھا اور مجھ سے بہت ہی زیادہ اسے محبت تھی اور میرے حوالے سے ان کی یہ محبت اتنی بڑھی
کہ انہوں نے مجھے بچوں کی طرح گھر میں بٹھا دیا، میں نے اپنے قدیم مذہب جو سیت میں اتنی زیادہ محنت کی کہ میں آتھکدہ کا
حافظ بن گیا، جس کی آگ کبھی بجھنے نہیں دی جاتی تھی، میرے والد کی ایک بہت بڑی جائیداد تھی، ایک دن وہ اپنے کسی کام میں
مصرف ہو گئے تو مجھ سے کہنے لگے بیٹا! آج میں اس تعمیراتی کام میں مصروف ہونے کی وجہ سے زمینوں پر نہیں جاسکا اس لئے تم
وہاں جا کر ان کی دیکھ بھال کرو، اور مجھے چند ضروری باتیں بتا دیں، میں زمینوں پر جانے کے ارادے سے روانہ ہو گیا، راستہ
میں میرا گذر نصاریٰ کے گرجے پر ہوا، میں نے اس گرجے میں سے ان کی آوازیں سیں، وہ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، چونکہ والد
صاحب نے مجھے گھر میں بٹھائے رکھا تھا اس لئے مجھے لوگوں کے معاملات کا کچھ علم نہ تھا، لہذا جب میں ان کے پاس سے گذرا
اور ان کی آوازیں سیں تو میں میرے لئے اس میں چلا گیا میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے وہ پسند آگئی اور میں اس دین کو
پسند کرنے لگا اور میں نے سوچا کہ بخدا یہ دین ہمارے دین سے زیادہ بہتر ہے، شام تک میں وہیں رہا اور والد صاحب کی
زمینوں پر نہیں گیا، ان سے میں نے دریافت کیا کہ اس دین کا مرکز کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ملک شام میں ہے، رات کو میں گھر
واپس آیا، گھر والوں نے پوچھا کہ تو تمام دن کہاں رہا؟ میں نے تمام قصہ سنایا باپ نے کہا کہ بیٹا وہ دین اچھا نہیں ہے تیرا اور
تیرے بڑوں کا جو دین ہی وہی بہتر ہے۔

میں نے کہا ہرگز نہیں وہی دین بہتر ہے۔ باپ کو میری طرف سے خدشہ ہو گیا کہ کہیں چلانہ جائے اس لئے میرے
پاؤں میں ایک بیڑی ڈال دی اور گھر میں قید کر دیا، میں نے ان عیسائیوں کے پاس کہلا بھیجا کہ جب شام سے سوداگر لوگ جو
اکٹڑ آتے رہتے تھے آئیں تو مجھے اطلاع کرا دیں چنانچہ کچھ سوداگر آئے اور ان عیسائیوں نے مجھے اطلاع کرا دی جب وہ
سوداگر واپس جانے لگے تو میں نے اپنی پاؤں کی بیڑی کاٹ دی اور بھاگ کر ان کے ساتھ شام چلا گیا وہاں پہنچ کر میں نے
تفتیش کی کہ اس مذہب کا سب سے زیادہ ماہر کون ہے لوگوں نے بتایا کہ گرجا میں فلاں پادری ہے، میں اس کے پاس گیا اور اس
سے کہا کہ مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی رغبت ہے اور میں آپ کی خدمت میں رہنا چاہتا ہوں اس نے منظور کر لیا میں
اس کے پاس رہنے لگا لیکن وہ کچھ اچھا آدمی نہ نکلا لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا اور جو کچھ جمع ہوتا اس کو اپنے خزانہ میں رکھ لیتا
غریبوں کو کچھ نہ دیتا، یہاں تک کہ اس نے سونے چاندی کے سات منکے جمع کر لئے تھے، مجھے اس کی ان حرکتوں پر اس سے

شدید نفرت ہوگئی، جب وہ مر گیا اور عیسائی اسے دفن کرنے کے لئے جمع ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ بہت برا آدمی تھا، تمہیں صدقہ کرنے کا حکم اور اس کی ترغیب دیتا تھا، اور جب تم اس کے پاس صدقات لے کر آتے تو وہ انہیں اپنے پاس ذخیرہ کر لیتا تھا، اور مسکینوں کو اس میں سے کچھ نہیں دیتا تھا، لوگوں نے پوچھا کہ تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں اس کے خزانے کا پتہ بتائے دیتا ہوں، انہوں نے کہا ضرور بتاؤ، چنانچہ میں نے انہیں وہ جگہ دکھادی، اور لوگوں نے وہاں سے سونے چاندی سے بھرے ہوئے سات منکے برآمد کر لئے، اور یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ بخدا! ہم اسے کبھی دفن نہیں کریں گے، چنانچہ انہوں نے اس پادری کو سولی پر لٹکا دیا، اور پھر اسے پتھروں سے سنگسار کرنے لگے، اس کی جگہ دوسرے شخص کو بٹھایا گیا وہ اس سے بہتر تھا اور دنیا سے بے رغبت تھا، میں نے کسی ہنگامہ نماز پڑھنے والے کو اس سے زیادہ افضل، اس کی نسبت دنیا سے زیادہ بے رغبت، اور رات دن عبادت کرنے والا نہیں دیکھا، میں اس کی خدمت میں رہنے لگا اور اس سے مجھے ایسی محبت ہوگئی کہ اس سے پہلے کسی سے نہ ہوئی تھی، بالآخر وہ بھی مرنے لگا تو میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے کسی کے پاس رہنے کی وصیت کر دو اس نے کہا کہ میرے طریقہ پر صرف ایک ہی شخص دنیا میں ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہے وہ موصل میں رہتا ہے، تم اس کے پاس چلے جانا میں اس کے مرنے کے بعد موصل چلا گیا اور اس سے جا کر اپنا قصہ سنایا اس نے اپنی خدمت میں رکھ لیا وہ بھی بہترین آدمی تھا آخر اس کی بھی وفات ہونے لگی تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہاں فلاں شخص کے پاس نصیب میں چلے جانا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنا قصہ سنایا اس نے اپنے پاس رکھ لیا وہ بھی اچھا آدمی تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا غمور یا میں فلاں شخص کے پاس چلے جانا میں وہاں چلا گیا اور اس کے پاس اسی طرح رہنے لگا وہاں میں نے کچھ کمائی کا دھندہ بھی کیا جس سے میرے پاس چند گائیں اور کچھ بکریاں جمع ہو گئیں جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا کہ اب خدا کی قسم کوئی شخص اس طریقہ کا "جس پر ہم لوگ ہیں" عالم نہیں رہا البتہ نبی آخر الزمان کے پیدا ہونے کا زمانہ قریب آ گیا جو دین ابراہیمی پر ہوں گے عرب میں پیدا ہوں گے اور ان کی ہجرت کی جگہ ایسی زمین ہے جہاں سمجھو رو کی پیداوار بکثرت ہے اور اس کے دونوں جانب کنکر بلی زمین ہے وہ ہدیہ نوش فرمائیں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے ان کے دونوں نشانوں کے درمیان مہربوت ہوگی، پس اگر تم سے ہو سکے تو اس سر زمین پر پہنچ جانا۔

اس کے انتقال کے کچھ عرصے بعد قبیلہ بنو کلب کے چند تاجروں کا وہاں سے گذر ہوا میں نے ان سے کہا کہ اگر تم مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلو تو اس کے بدلے میں یہ گائیں اور بکریاں تمہاری نذر ہیں انہوں نے قبول کر لیا اور مجھے وادی النضر (یعنی مکہ مکرمہ) لے آئے اور وہ گائے اور بکریاں میں نے ان کو دے دیں لیکن انہوں نے مجھ پر یہ ظلم کیا کہ مجھے مکہ مکرمہ میں اپنا غلام ظاہر کر کے آگے بیچ دیا بنو قریظہ کے ایک یہودی نے مجھے خرید لیا اور اپنے ساتھ اپنے وطن مدینہ طیبہ لے آیا مدینہ طیبہ کو دیکھتے ہی میں نے ان علامات سے جو مجھے غمور یا کے ساتھی (پادری) نے بتائی تھیں، پہچان لیا کہ یہی وہ جگہ ہے، میں وہاں رہتا

رہا کہ اتنے میں حضور اقدس ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لے آئے، ایک دن میں اپنے آقا کے باغ میں کام کر رہا تھا کہ میرے آقا کے بیٹھے بیٹھے اس کا چچا زاد بھائی آ گیا اور کہنے لگا بنو قلیہ پر خدا کی مار ہو، اب وہ قباہ میں ایک ایسے آدمی کے پاس جمع ہو رہے ہیں جو ان کے پاس آج ہی مکہ سے آیا ہے اور اپنے آپ کو نبی سمجھتا ہے، یہ سنتے ہی مجھ پر ایسی بے خودی طاری ہوئی کہ مجھے لگتا تھا میں اپنے آقا کے اوپر گر پڑوں گا، پھر میں درخت سے نیچے اترا، اور اس کے چچا زاد بھائی سے کہنے لگا کہ آپ کیا کہہ رہے تھے، آپ کیا کہہ رہے تھے؟ اس پر میرے آقا کو غصہ آ گیا اور اس نے مجھے زور سے مکا مار کر کہا کہ تمہیں اس سے کیا مقصد؟ جاؤ جا کر اپنا کام کرو، میں نے سوچا کوئی بات نہیں، اور میں نے یہ ارادہ کر لیا کہ اس کے متعلق معلومات حاصل کر کے رہوں گا، میرے پاس کچھ پونجی جمع تھی، شام ہوئی تو وہ نے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، حضور ﷺ اس وقت تک قباہی میں تشریف فرما تھے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نیک آدمی ہیں، اور آپ کے ساتھ غریب اور حاجت مند لوگ ہیں، یہ صدقہ کا مال ہے، میں دوسرے سے زیادہ آپ لوگوں کو اس کا حق دار سمجھتا ہوں، حضور ﷺ نے خود تناول نہیں فرمایا صحابہ (فقراء) سے فرمایا کہ تم کھا لو میں نے اپنے دل میں کہا ایک علامت تو پوری نقلی پھر میں مدینہ واپس آ گیا اور کچھ جمع کیا کہ اس دوران میں حضور ﷺ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے میں نے کچھ (کھجوریں) اور کھانا وغیرہ) پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے حضور ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت بھی پوری ہو گئی اس کے بعد میں ایک مرتبہ حاضر خدمت ہوا اس وقت حضور اقدس ﷺ (ایک صحابی کے جنازہ میں شرکت کی وجہ سے) یثرب میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور پشت کی طرف گھومنے لگا آپ ﷺ کچھ گئے اور اپنی چادر مبارک کمر سے ہٹا دی میں نے مہربانیت کو دیکھا میں جوش میں اس پر جھک گیا اس کو چوم رہا تھا اور رو رہا تھا، حضور ﷺ نے فرمایا سامنے آؤ، میں سامنے حاضر ہوا اور حاضر ہو کر سارا قصہ سنایا، اس کے بعد میں اپنی غلامی کے مشاغل میں پھنسا رہا اور اسی بناء پر بدرواح میں بھی شریک نہ ہو سکا۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آقا سے مکاتبت کا معاملہ کر لو۔ میں نے اس سے معاملہ کر لیا اس نے دو چیزیں بدل کتابت قرار دیں ایک چالیس اوقیہ نقد سونا (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم تقریباً ۳-۴ ماشہ کا) اور دوسری کہ تین سو درخت کھجور کے لگاؤں اور ان کو پرورش کروں یہاں تک کہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، چنانچہ انہوں نے درختوں کے حوالے سے میری اس طرح مدد کی کہ کسی نے مجھے تیس پودے دیئے، کسی نے بیس، کسی نے پندرہ اور کسی نے دس، ہر آدمی اپنی تنگدستی کے مطابق میری مدد کر رہا تھا، یہاں تک کہ میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا سلمان! جا کر ان کے لئے کھدائی کرو اور فارغ ہو کر مجھے بتاؤ، میں خود اپنے ہاتھ سے یہ پودے لگاؤں گا، چنانچہ میں نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے زمین کی کھدائی اور فارغ ہو کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں مطلع کر دیا، نبی ﷺ میرے ساتھ باغ کی جانب روانہ ہو گئے، ہم ایک ایک

پودا نبی ﷺ کو دیتے جاتے تھے اور نبی ﷺ اسے اپنے دست مبارک سے لگاتے جاتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں سلمان کی جان ہے، ان میں سے ایک پودا بھی نہیں مرجھایا، اور یوں میں نے باغ کی شرط پوری کر دی۔

اب مجھ پر مال باقی رہ گیا تھا، اتفاق سے کسی غزوے سے مرغی کے انڈے کے برابر سونا حضور اقدس ﷺ کے پاس آ گیا حضور نے حضرت سلمان کو مرحمت فرمادیا کہ اس کو جا کر اپنے بدل کتابت میں دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا کافی ہوگا وہ بہت زیادہ مقدار ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ اسی سے عجب نہیں پورا فرمادیں چنانچہ میں لے گیا اور اس میں سے وزن کر کے چالیس اوقیہ سونا اس کو تول دیا اور میں آزاد ہو گیا، پھر میں غزوہ خندق میں شریک ہوا اور اس کے بعد کسی غزوے کو نہیں چھوڑا۔

(۲۴۱۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِيِّ قَالَ لَمَّا قُلْتُ وَأَيْنَ تَقَعُ هَذِهِ مِنَ الذِّدَى عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَلَقَهَا عَلَيَّ لِسَانَهُ ثُمَّ قَالَ خُذْهَا فَأَوْفِيهِمْ مِنْهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَوْفَيْتُهُمْ مِنْهَا حَقَّهُمْ كُلَّهُ أَرْبَعِينَ أَوْقِيَةً

(۲۴۱۳۹) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرے اوپر واجب الاداء مقدار تک کہاں پہنچ سکے گا؟ تو نبی ﷺ نے اسے پلڑ کر اپنی زبان مبارک پر پھیرا اور فرمایا اسے لے جاؤ اور اس میں سے ان کا حق ادا کر دو چنانچہ میں نے اسے لے لیا اور ان کو پورا حق یعنی چالیس اوقیہ ادا کر دیا۔

(۲۴۱۴۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ حَاصِرَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيُّ قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا حَتَّى أَدْعُوهُمْ كَمَا كَانَ يَدْعُوهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَاهُمْ فَكَلَّمَهُمْ قَالَ أَنَا رَجُلٌ فَارِسِيٌّ وَأَنَا مِنْكُمْ وَالْعَرَبُ يَطْعَمُونِي فَأَخْتَارُوا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ تُسَلِّمُوا وَإِمَّا أَنْ تُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ غَيْرَ مُحْمَوِّدِينَ وَإِمَّا أَنْ تُبَايَعَكُمْ فَقَالُوا لَا نُسَلِّمُ وَلَا نَعْطِي الْجِزْيَةَ وَلَكِنَّا نُبَايِعُكُمْ فَرَجَعَ سَلْمَانُ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالُوا أَلَا تَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَعَادَهُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمْ يَقْبَلُوا فَقَاتَلَهُمْ فَفَتَحَهَا [راجع: ۲۴۱۲۷]

(۲۴۱۴۰) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ وہ ایک شہر کے قریب پہنچے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان کے سامنے اسی طرح دعوت پیش کر دوں جیسے میں نے نبی ﷺ کو دعوت دیتے ہوئے دیکھا ہے پھر انہوں نے اہل شہر سے فرمایا کہ میں تم ہی میں کا ایک فرد تھا، اللہ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی اگر تم بھی اسلام قبول کر لو تو تمہارے وہی حقوق ہوں گے جو ہمارے ہیں اور وہی فرائض ہوں گے جو ہمارے ہیں اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو جزیہ ادا کرو اس حال میں کہ تم ذلیل ہو گے اگر تم اس سے بھی انکار کرتے ہو تو تم تمہیں برابر کا جواب دیں گے ”بیچک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا“ تین دن تک وہ اسی طرح کرتے رہے پھر جب چوتھا دن ہوا تو وہ لوگوں کو لے کر اس شہر کی طرف بڑھے اور اسے فتح کر لیا۔

حَدِيثُ سُؤِيدِ بْنِ مَقْرَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ كُهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ قَالَ لَكُمْتُ مَوْلًى لَنَا فَقَالَ لَهُ أَبِي اقْتَصِرْ ثُمَّ قَالَ كُنَّا مَعَشَرَ بَنِي مَقْرَنٍ سَبْعَةٌ لَيْسَ لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا أَحَدُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَفَوْهَا فَقِيلَ لَهُ لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ لَتُخَذَ مِنْهُمْ فَإِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُحْتَقَوْهَا [راجع: ۱۰۷۹۶]

(۲۴۱۶۱) حضرت سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سويد کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سويد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرَنٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ الْكَلْبَ فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرَنٍ قَالَ فَخَرَجَتْ حَارِثَةُ لِسُؤَيْدٍ فَكَلَّمَتْ رَحْلاً مِنَّا فَسَبَّهَتْهُ فَلَطَمَهَا فَقَالَ سُؤَيْدٌ لَكُمْتَهَا لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَسَابِعُ سَبْعَةٍ مِنْ إِخْوَتِي مَا لَنَا إِلَّا خَادِمٌ فَقَعَدَ أَحَدُنَا فَلَطَمَهَا فَأَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَتَقِهَا [صححه مسلم (۱۶۵۸)].

(۲۴۱۶۲) حضرت سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سويد کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا، حضرت سويد رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی اور خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۴۱۶۳) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ابْنُ أَبِي حَظِيمٍ عَنْ هِلَالَ بْنِ يَسَافٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَزَلَ فِي دَارِ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرَنٍ قَالَ فَلَطَمَ خَادِمًا قَالَ فَغَضِبَ سُؤَيْدٌ فَقَالَ أَمَا وَجَدْتُ إِلَّا حَرْوَ وَجْهٍ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ سَابِعُ سَبْعَةٍ مِنْ وَلَدِ مَقْرَنٍ وَمَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدٌ عَمَدَ إِلَيْهِ وَاحِدٌ فَلَطَمَهُ فَأَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعْنَا أَنْ نُعْتِقَهُ فَأَعْتَقَاهُ

(۲۴۱۶۳) حضرت سويد بن مقرن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے آل سويد کی ایک باندی کو تھپڑ مار دیا،

حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ چہرے پر مارنا حرام ہے، ہم لوگ سات بھائی تھے، ہمارے پاس صرف ایک خادم تھا، ہم میں سے کسی نے ایک مرتبہ اسے تھپڑ مار دیا، تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ اسے آزاد کر دیں، بھائیوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو اس کے علاوہ کوئی خادم نہیں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا پھر اس سے خدمت لیتے رہیں اور جب اس سے بے نیاز ہو جائیں تو اس کا راستہ چھوڑ دیں۔

(۲۶۱۶۶) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ هَلَالًا رَجُلًا مِنْ بَنِي مَازِنٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مِقْرَنٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْبِيذُ فِي جَرَّةٍ فَسَأَلْتُهُ فَنَهَانِي عَنْهَا فَكَسَرْتُهَا (راجعہ: ۱۵۷۹۵)

(۲۳۱۴۳) حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس ایک منکے میں نبیذ لے کر آیا اور اس کے متعلق حکم دریافت کیا، نبی ﷺ نے مجھے اس سے منع فرما دیا، چنانچہ میں نے وہ منکا پکڑا اور توڑ ڈالا۔

حَدِيثُ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۶۱۶۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَبَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ بَهْزٌ قَالَ أَنَبَانَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيِّ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَعْمَلَ النُّعْمَانَ بْنَ مِقْرَنٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ يَعْنِي النُّعْمَانَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا لَمْ يَقَابِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ آخِرَ الْقِتَالِ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهْبُ الرِّيحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ

(۲۳۱۴۵) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت نعمان بن مقرن کو عامل مقرر کیا پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شرکت کی ہے نبی ﷺ اگر دن کے اول حصے میں قتال نہ کرتے تو اسے مؤخر کر دیتے یہاں تک کہ زوال آفتاب ہو جاتا ہوا کہیں چلے لگتیں اور نصرت الہیہ نازل ہو جاتی۔

(۲۶۱۶۷) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ أَنَبَانَا أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَالِئِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ مِقْرَنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلٌ رَجُلًا عَنْدهُ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ الْمَسْبُوتَ يَقُولُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ مَلَكًا يَمُكِّنَا يَذُبُّ عَنْكَ كُلَّمَا يَشْعُمُكَ هَذَا قَالَ لَهُ بَلْ أَنْتَ وَأَنْتَ أَحَقُّ بِهِ وَإِذَا قَالَ لَهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ لَا بَلْ لَكَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهِ

(۲۳۱۴۶) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں ایک آدمی نے دوسرے کے ساتھ تلخ کلامی کی وہ دوسرا آدمی ”علیک السلام“ ہی کہتا رہا نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ موجود ہے یہ شخص جب بھی

تھیں برا بھلا کہتا ہے تو وہ تمہارا دفاع کرتا ہے اور اسے جواب دیتا ہے کہ تم ہی ایسے ہو اور تم ہی اس کے زیادہ حقدار ہو۔

(۲۴۱۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مِقْرَنٍ قَالَ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْبَعِ مِائَةٍ مِنْ مُزَيْنَةَ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا طَعَامٌ نَنْزُوهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ زُوِّدْهُمْ فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا فَاضِلَةٌ مِنْ تَمْرٍ وَمَا أَرَاهَا تُغْنِي عَنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ انْطَلِقُوا فَزُوِّدْهُمْ فَأَنْطَلَقَ بَنَّا إِلَى عُلَيْيَةَ لَهْ فَإِذَا فِيهَا تَمْرٌ مِثْلُ الْبُكَرِ الْأَوْرَقِ فَقَالَ خُذُوا فَاحْذُوا الْقَوْمَ حَاجَتَهُمْ قَالَ وَكُنْتُ أَنَا فِي آخِرِ الْقَوْمِ قَالَ قَالَتْ لَكُمْ وَمَا أَفْقَدُ مُوْجِعَ تَمْرَةٍ وَقَدْ احْتَمَلْتُ مِنْهُ أَرْبَعُ مِائَةٍ رَجُلٍ

(۲۴۱۷) حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں قبیلہ مزینہ کے ہم چار سو افراد حاضر ہوئے نبی ﷺ نے ہمیں جوا حکام دینے تھے سو دے دیئے پھر کچھ لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ! ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے جو ہم زادراہ کے طور پر استعمال کر سکیں نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ انہیں زادراہ دے دو انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس تو پکی کچی تھوڑی سی کھجوریں ہیں اور میرا خیال نہیں ہے کہ وہ انہیں کچھ بھی کفایت کر سکیں گی نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم جا کر انہیں وہی دے دو چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمیں لے کر اپنے ایک بالا خانے کی طرف چل پڑے جہاں خاستری اونٹ کی طرح کچھ کھجوریں پڑی ہوئی تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اٹھا لو چنانچہ سب لوگ اپنی اپنی ضرورت کے مطابق کھجوریں اٹھانے لگے میں سب سے آخر میں تھا میں نے دیکھا کہ اس میں سے ایک کھجور کی جگہ بھی خالی نہیں ہوئی تھی حالانکہ وہاں سے چار سو آدمیوں نے کھجوریں اٹھائی تھیں۔

حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْحَجَّاجِ يَعْنِي الصَّوَّافَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي رِيَّةٍ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ الرِّيَّةِ وَأَمَّا الْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ أَنْ يَتَخَيَّلَ الْعَبْدُ بِنَفْسِهِ لِلَّهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَأَنْ يَتَخَيَّلَ بِالصَّدَقَةِ

(۲۴۱۸) حضرت جابر بن عتيك رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض

ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور بغض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے (اور بغض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو)

(۲۴۱۴۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بْنُ عَتِيقٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الْغَيْبَةِ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَقَالَ الْخِطَاءُ الَّذِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِصَالَ الرَّجُلِ فِي الْقِتَالِ وَاخْتِصَالَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَالْخِطَاءُ الَّذِي يُبْغِضُ اللَّهُ الْخِطَاءُ فِي الْبُغْيِ أَوْ قَالَ فِي الْفُجْورِ [صححه ابن حبان (۲۹۵ و ۴۷۶۲) قال الألبانی: حسن (ابن داود: ۲۶۵۹، النسائی: ۷۸/۵) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۳]

(۲۴۱۴۹) حضرت جابر بن عتيق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو بغض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو بغض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور بغض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور بغض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَتِيقٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ الْغَيْبَةِ لَذَكَرَ مَعْنَاهُ وَقَالَ الْخِطَاءُ الَّذِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِصَالَ الرَّجُلِ فِي الْقِتَالِ وَاخْتِصَالَهُ فِي الصَّدَقَةِ وَالْخِطَاءُ الَّذِي يُبْغِضُ اللَّهُ الْخِطَاءُ فِي الْبُغْيِ أَوْ قَالَ فِي الْفُجْورِ [صححه ابن حبان (۲۹۵ و ۴۷۶۲) قال الألبانی: حسن (ابن داود: ۲۶۵۹، النسائی: ۷۸/۵) قال شعيب: حسن لغيره] [انظر: ۲۴۱۵۱، ۲۴۱۵۳]

(۲۴۱۵۰) حضرت جابر بن عتيق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس ابو معاویہ نے ایک مرتبہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو انصاری کی ایک بستی ہے اور مجھ سے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے تمہاری اس مسجد میں کہاں نماز پڑھی تھی؟ میں نے کہا جی ہاں! اور مسجد کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا! پھر انہوں نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے جن تین چیزوں کی دعا یہاں مانگی تھی وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! انہوں نے فرمایا بتاؤ، وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا نبی ﷺ نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر کسی بیرونی دشمن کو مسلط نہ کرے اور انہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے یہ دونوں دعائیں قبول ہو گئیں

اور تیسری دعا یہ فرمائی کہ ان کی جنگ آپس میں نہ ہونے لگے، لیکن اللہ نے یہ دعا قبول نہیں فرمائی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم نے صحیح بیان کیا، قیامت تک اسی طرح قتل و غارت گری ہوتی رہے گی۔

(۲۴۱۵۱) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ جَابِرٍ بَنِ عَتِيبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَمِنْ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ الْغَيْرَةُ فِي الرَّيَّةِ وَالْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ الْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيَّةٍ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الْعَبْدِ بِنَفْسِهِ لِلَّهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ بِالصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ الْخِيَلَاءُ فِي الْفَخْرِ وَالْكِبْرِ أَوْ كَالَّذِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۴۹]

(۲۳۱۵۱) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۲) حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ جَبْرِ بْنِ عَتِيبَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمَنٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَهْلُهُ يَبْكُونَ فَقُلْتُ أَتَبْكُونَ وَهَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَهُمْ يَبْكِينَ مَا دَامَ عِنْدَهُمْ إِذَا وَجِبَتْ فَلَا يَبْكِينَ فَقَالَ جَبْرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ حُمَيْدٍ الْقُرَشِيُّ فَقَالَ لِي مَاذَا وَجِبَتْ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ قَبْرُهُ

(۲۳۱۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ انصار کی ایک میت پر پہنچا اس کے اہل خانہ اس پر رورہے تھے میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ نبی ﷺ کی موجودگی میں رورہے ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو جب تک یہ ان کے پاس ہے یہ اس پر رورہیں گے اور جب اسے قبر میں دفن کر دیا جائے گا تو پھر نہیں رورہیں گے۔

(۲۴۱۵۳) حَدَّثَنَا عُفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ بَنِ عَتِيبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَإِنَّ مِنَ الْخِيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ الَّتِي فِي الرَّيَّةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيَّةٍ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْخِيَلَاءُ الَّتِي يُبْغِضُ اللَّهُ فَالْخِيَلَاءُ فِي الْفَخْرِ وَالْكِبْرِ [راجع: ۲۴۱۴۹]

(۲۳۱۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا غیرت کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو اللہ کو مبغوض ہیں اسی طرح تکبر کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو اللہ کو محبوب ہیں اور بعض ایسی ہیں جو مبغوض ہیں چنانچہ وہ غیرت جو اللہ کو محبوب ہے وہ ان چیزوں میں ہوتی ہے جن میں کوئی شک کا پہلو موجود ہو اور مبغوض وہ ہے جس میں شک کا کوئی پہلو موجود نہ ہو اور وہ تکبر جو اللہ کو محبوب ہے وہ یہ ہے کہ انسان اللہ کی رضا کے لئے قتال کے وقت اپنے آپ کو نمایاں کرے اور صدقات و خیرات میں نمایاں کرے اور مبغوض وہ ہے جو صرف فخر یا بغاوت کے لئے ہو۔

(۲۴۱۵۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَتِيبَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيبَةَ فَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَنَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ لَمَّا مَاتَ قَالَتْ ابْنَتُهُ وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ شَهِيدًا أَمَّا إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ قَضَيْتَ جَهَارَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْفَعَ أَحْرَهُ عَلَى قَدْرِ زَيْنِهِ وَمَا تَعْدُونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا قَتَلْنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ يَسْوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْمُطْعُونَ شَهِيدٌ وَالْمُفَرَّقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ وَالْمُبْطُونُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْخُرْقِ شَهِيدٌ وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيدٌ وَالْمَرْءُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدَةٌ [صححه ابن حبان (۳۱۸۹)، و (۳۱۹۰)، والحاكم (۳۵۱/۱)] قال الألبانی (صحيح (ابو داود: ۳۱۱۱، النسائي: ۱۲/۴))

(۲۳۱۵۳) حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ انتقال ہوا تو ان کی بیٹی کہنے لگی بخدا! مجھے امید ہے کہ آپ شہداء میں شامل ہوں گے کیونکہ آپ نے اپنی تیاری مکمل کر رکھی تھی نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے ان کی نیت کے مطابق ان کا اجر طے کر دیا ہے تم لوگ ”شہادت“ کس چیز کو سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ راہ خدا میں مارے جانے کو نبی ﷺ نے فرمایا کہ راہ خدا میں مارے جانے کے علاوہ بھی شہادت کی سات قسمیں ہیں چنانچہ طاعون میں مرنے والا شہید ہے سمندر میں غرق ہو کر مرنے والا شہید ہے ذات الجنب کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے عمارت کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے اور حالت نفاس میں مرنے والی عورت شہید ہے۔

(۲۴۱۵۵) حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مَرْثَةَ الْحَنَفِيُّ أَبُو مَرْثَةَ حَدَّثَنَا نَفِيسٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ الْعَدِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي الْوُقُوفِ الَّذِي أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ وَكُنْتُ مِنْهُمْ وَإِنَّمَا كُنْتُ مَعَ أَبِي قَالَ فَتَهَاظَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّرْبِ فِي الْوُجَعِ الَّتِي سَمِعْتُمُ الدُّبَاءَ وَالْحَنْتَمَ وَالْيَقِيرَ وَالْمَرْقَةَ (۲۳۱۵۵) حضرت عبداللہ بن جابر عبدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفد عبدالقیس میں بھی شامل تھا، میرا تعلق اس قبیلے سے نہیں تھا بلکہ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ آیا تھا نبی ﷺ نے انہیں ان برتنوں میں کچھ بھی پینے سے منع فرمایا تھا جن کے متعلق تم سن چکے ہو یعنی دباء، حنتم، یقیر اور حرت۔

حَدِيثُ أَبِي سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۵۶) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عُمَانَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ أَبَا يَهُوَى اخْتَصَمَا فِيهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحَدُهُمَا مُسْلِمٌ وَالْآخَرُ كَافِرٌ فَخَبِرَهُ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْكَافِرِ مِنْهُمَا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَهْدِهِ فَتَوَجَّهَ إِلَى الْمُسْلِمِ فَقَضَى لَهُ بِهِ [قال البوصيري: هذا اسناد ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة):

۲۳۵۲، النسائي (۱۸۵/۶)۔ [انظر: ۲۴۱۶۰]۔

(۲۳۱۵۶) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والدین ان کے متعلق اپنا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والدین میں سے ایک مسلمان تھا اور دوسرا کافر نبی ﷺ نے کافر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اللہ! اسے ہدایت عطا فرما اور مسلمان کی طرف متوجہ ہو کر میرے متعلق فیصلہ اس کے حق میں کر دیا۔

(۲۴۱۵۷) حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ حَدَّثَنَا عُمَانُ أَبُو عَمْرِو بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ جَدَّهُ أَسْلَمَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَسْلَمْ جَدَّتُهُ وَلَهُ مِنْهَا ابْنٌ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا خَيْرٌ تَمَّا الْعَلَامُ قَالَ وَاجْلَسِ الْأَبَ فِي نَاحِيَةِ وَالْأُمَّ نَاحِيَةِ فَخَبِرَهُ فَأَنْطَلَقَ نَحْوَ أُمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَهْدِهِ قَالَ قَرَجَعَ إِلَى أَبِيهِ

(۲۳۱۵۷) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کو نے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کو نے میں ماں کو اور بچے کو اختیار دے دیا وہ بچہ ماں کی طرف چلے گا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما پتا چھوہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

(۲۴۱۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي رَافِعِ بْنِ سَيَانَ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتْ أُمُّهُ أَنْ تَسْلِمَ فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ ابْنَتِي وَهِيَ قَطِيمٌ أَوْ شَبَّهَ وَقَالَ رَافِعُ ابْنَتِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَدُ نَاحِيَةً وَقَالَ لَهَا أَفْعَدِي نَاحِيَةً فَأَفْعَدَ الصَّيِّئَةَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ ادْعُوَاهَا فَمَلَأَتْ إِلَيَّ أَثْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَهْدِيهَا فَمَلَأَتْ إِلَيَّ أَبِيهَا فَأَخَذَهَا [صححه الحاكم (۲۰/۲)۔]

(۲۳۱۵۸) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں

کیا تھا؟ دادا کی دادی سے ایک بیٹی تھی وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنی بیٹی کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کو نے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کو نے میں ماں کو اور بیٹی کو اختیار دے دیا وہ بیٹی ماں کی طرف چلنے لگی تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بیٹی کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آئی۔

(۲۴۱۵۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَفَرَةِ الْعَرَابِ وَعَنْ قَرْصَةِ السَّيِّعِ وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ مَقَامَهُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يُوطِنُ الْبُعَيْرُ (۲۴۱۵۹) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نماز میں کو سے کی طرح شوکتیں مارنے سے ورنہ دونوں کی طرح اپنے بازو بچے میں پھانے سے اور نماز کے لئے ایک ہی جگہ متعین کر لینے سے منع فرمایا ہے جیسے اونٹ اپنی جگہ متعین کر لیتا ہے۔

(۲۴۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّهُ سَمِعَ سَفْيَانَ عَنْ عُمَانَ النَّبِيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ النَّصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِّهِ أَنَّ جَدَّهُ أَسْلَمَ وَابْنَتُهُ أَنْ تُسَلِّمَ فَجَاءَ بِابْنِ لَهُ صَغِيرٍ لَمْ يَبْلُغْ قَالَ فَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدَ هَاهُنَا وَالْأُمَّ هَاهُنَا ثُمَّ خَيْرَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَلَهَبَ إِلَى أَبِيهِ [راجع: ۲۴۱۶۰]

(۲۴۱۶۰) عبد الحمید بن سلمہ کہتے ہیں کہ ان کے دادا اور نبوت ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن ان کی دادی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا؟ دادا کا دادی سے ایک بیٹا تھا وہ دونوں اس کا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی ﷺ نے فرمایا تم دونوں اگر مناسب سمجھو تو اپنے بیٹے کو اختیار دے دو (وہ جس کے پاس جانا چاہے چلا جائے) پھر نبی ﷺ نے ایک کو نے میں باپ کو بٹھایا اور دوسرے کو نے میں ماں کو اور بیٹے کو اختیار دے دیا وہ بیٹے ماں کی طرف چلنے لگا تو نبی ﷺ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس بچے کو ہدایت عطا فرما چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ آیا۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۶۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَاةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرُّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [صححه ابن خزيمة: (۱۱۱۶)، وابن حبان (۱۰۶۳)، والحاكم (۲۷۵/۱)].

قال الترمذی: واسناد هذا الحديث ليس بم متصل. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۲۶۷، ابن ماجه: ۱۱۵۴،

الترمذی: ۴۲۲). قال شعيب: اسنادہ حسن لو لا انقطاعه.]

دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا پینا، بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا، نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا، یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۶۷) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّا قَوْمًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتَوْهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَتَطَهَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصْدَقُهُمْ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا قَوْمًا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ يَخْطُ فَمَنْ وَالْفَقُّ خَطَّهُ فَلَذَلِكَ [صححه مسلم (۵۳۷)، وابن خزيمة (۸۵۹)، وابن حبان (۲۴۱۶۷)، (انظر: ۲۴۱۶۸، ۲۴۱۶۷۳)].

(۲۴۱۶۸) پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی زمین پر لکیریں کھینچتے تھے سو جس کا خط ان کے موافق ہو جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے۔

(۲۴۱۶۵) قَالَ وَكَانَتْ لِي جَارِيَةٌ تَزْعِي عَمَّا لِي فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَانِبَةُ فَاطْلَعْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الدُّبُّ قَدْ ذَهَبَ بِشَاقٍ مِنْ عَظْمِهَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ أَسَفٌ كَمَا يَأْسُفُونَ لِكَيْ صَكَّحْتُهَا صَكَّةً فَكَانَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَمَ ذَلِكَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْظِفُهَا قَالَ انْتَبِي بِهَا فَاتَّبِعْ بِهَا فَقَالَ لَهَا إِنِّي اللَّهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أُعْظِفُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ وَقَالَ مَرَّةً مَرَّةً مُؤْمِنَةٌ فَاعْظِفُهَا [انظر: ۲۴۱۶۶، ۲۴۱۶۷۴].

(۲۴۱۶۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جوانیب کے قرب میری بکریاں چرایا کرتی تھی، ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑ یا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے، میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانیہ رسید کر دیا، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی، یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ، میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں، نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُنُبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْأَسَدِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْيَاءُ كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْتُوا

الْكُفَّانَ قَالَ وَكُنَّا نَنْتَقِرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصْدَنُكُمْ [راجع: ۱۰۷۴۸]

(۲۳۱۶۶) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کانہوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ وَكَانَ صَحَابًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنَّا نَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَنْتَقِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصْدَنُكُمْ فَقُلْتُ وَكُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ قَالَ وَلَا تَأْتُوا الْكُفَّانَ [راجع: ۲۴۱۶۴]

(۲۳۱۶۷) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کانہوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَّارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ بِأَخْبَارٍ حَدَّثَهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَبِيطٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَاءَ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّا مِنَّا رَجُلًا يَخْطُونَ قَالَ قَدْ كَانَ نَبِيُّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَلَيْلِكَ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا رَجُلًا يَنْتَقِرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصْدَنُكُمْ قَالَ قُلْتُ إِنَّ مِنَّا رَجُلًا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُواهُمْ قَالَ فَهَذَا حَدِيثٌ [راجع: ۲۴۱۶۴]

(۲۳۱۶۸) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی اس طرح لکیریں کھینچتے تھے، سو جس کا خط اس کے موافق آ جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے، میں نے پوچھا کہ ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کانہوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۶۹) قَالَ وَكَانَتْ لِي عَنَمٌ فِيهَا جَارِيَةٌ لِي تَزْعَا فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَارِيَّةِ فَاطْلَعْتُ عَلَيْهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَوَجَدْتُ

الذَّبُّ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاقٍ فَاسْفُتْ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ مِثْلَ مَا يَأْسِفُونَ وَإِنِّي صَكَّحْتُهَا صَكَّةً قَالَ فَعَظُمَ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُعْطِفَهَا قَالَ اذْعُفْهَا فَذَعُوتُهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا مُؤَمِّنَةٌ فَأَعْفِفَهَا قَالَ هَذَا مِنْ حَدِيثَيْنِ [راجع: ۲۴۱۶۵].

(۲۳۱۶۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احد اور جرانہ کے قرب میری بکریاں چرا یا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑ یا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۷۰) قَالَ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَمَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمَكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَانْكِلْ أُمِّيَاءُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يَضْمَتُونِي سَكْتُ حَتَّى صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَعَا نِي قَالَ قِيَامِي وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَمَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي وَلَا سَبَنِي وَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كُنَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ ثَلَاثَةُ أَحَادِيثَ حَدَّثَنِيهَا [راجع: ۲۴۱۶۳].

(۲۳۱۷۰) حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نماز یوں میں سے ایک آدمی کو چمیک آئی میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے میں نے شپٹا کر کہا کیا مصیبت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا نبی ﷺ ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مار پٹیا بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۱) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَبِيْرٍ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْخَبَرِ بِنَحْوِهِ فَرَأَدَ فِيهِ وَقَالَ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّحْمِيدُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۶۳]۔

(۲۳۱۷۱) حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ سے گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں یوں ہے کہ نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ السُّلَمِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَطَسَّ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَأَكُلُ أُمَّتَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَفَرَفْتُ أَنَّهُمْ يَضْمِتُونِي لِكُنِّي سَكَّكٌ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا شَتْنِي وَلَا كَهْرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ هَذَا إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [راجع: ۲۴۱۶۳]۔

(۲۳۱۷۲) حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ نماز یوں میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی، میں نے اسے ”یرحمک اللہ“ کہہ کر جواب دیا تو لوگ مجھے اپنی آنکھوں سے گھورنے لگے، میں نے پیش کر کہا کیا معصیت ہے؟ تم لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ وہ اپنے ہاتھ اپنی راتوں پر مارنے لگے جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، نبی ﷺ ”میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں“ میں نے ان جیسا معلم پہلے دیکھا اور نہ ان سے بہتر تعلیم دینے والا ان کے بعد دیکھا، جب نماز سے فارغ ہوئے تو خدا کی قسم انہوں نے مجھے ڈانٹا نہ ہی گالی دی اور نہ مارا چپا، بلکہ فرمایا کہ اس نماز میں انسانوں کا کلام مناسب نہیں ہوتا نماز تو نام ہے تسبیح و تکبیر اور تلاوت قرآن کا یا جیسے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲۴۱۷۳) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ حَدِيثٌ عَهْدٌ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَمِنَّا رَجَالٌ يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رَجَالٌ يَطْعَمُونَ قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصْدُرُ عَنْهُمْ قُلْتُ وَمِنَّا رَجَالٌ يَحْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ النَّبِيِّاءِ يَحْطُ فَمَنْ وَافَقَ حَطَّهُ فَلَذَاكَ [راجع: ۲۳۱۶۴]۔

(۲۳۱۷۳) پھر میں نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے نہ روکے، میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ زمین پر لکیریں کھینچتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ایک نبی زمین پر لکیریں کھینچتے تھے سو جس کا خط ان کے موافق ہو جائے وہ صحیح ہو جاتا ہے۔

(۲۴۱۷۴) قَالَ وَبَيْنَمَا جَارِيَةٌ لِي تَرْغِي غُصَيَاتٍ لِي فِي قَبْلِ أَحَدٍ وَالْجَوَانِبِ فَأَطْلَعْتُ عَلَيْهَا إِطْلَاعَةً فَإِذَا الذَّنْبُ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ يَأْسُفُ كَمَا يَأْسُفُونَ لِكَيْفَى صَكَّكُنَّهَا صَكَّةً قَالَ فَطَعَمْتُ ذَلِكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَلَا أُعْطِفُهَا قَالَ ابْعَثْ إِلَيْهَا قَالَ فَارْسَلْتُ إِلَيْهَا فَجَاءَ بِهَا فَقَالَ أَيْنَ اللَّهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أُعْطِفُهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ [راجع: ۲۴۱۶۵]۔

(۲۴۱۷۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری ایک باندی تھی جو احاد اور جوانیہ کے قرب میری بکریاں چرایا کرتی تھی ایک دن میں اس کے پاس گیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے کر بھاگ گیا ہے میں بھی ایک انسان ہوں اور مجھے بھی عام لوگوں کی طرف افسوس ہوتا ہے چنانچہ میں نے غصے میں آ کر اسے ایک طمانچہ رسید کر دیا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ پر میرے حوالے سے یہ بات بہت بوجھ بنی یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اسے میرے پاس لے کر آؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان میں نبی ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ اس نے کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ مؤمنہ ہے۔

(۲۴۱۷۵) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنَّا نَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُهُ فِي نَفْسِكَ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِ [الْكُفَّانَ] [راجع: ۱۰۷۴۸]۔

(۲۴۱۷۵) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارا ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے ندر کے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کانٹوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

(۲۴۱۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّا رَجُلَانِ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَلِكَ شَيْءٌ تَجِدُونَهُ فِي أَنْفُسِكُمْ فَلَا يَصُدُّكُمْ قَالُوا وَمِمَّا رَجُلَانِ يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوا كَاهِنًا

(۲۴۱۷۶) حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا یہ بتائیے کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جو کام کرتے تھے مثلاً ہم پرندوں سے شگون لیتے تھے (اس کا کیا حکم ہے؟) نبی ﷺ نے فرمایا یہ تمہارا ذہن کا ایک وہم ہوتا تھا، اب یہ تمہیں کسی کام سے ندر کے، انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم کانٹوں کے پاس بھی جایا کرتے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اب نہ جایا کرو۔

حَدِيثُ عُبَّانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عُبَّانُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۴۱۷۷۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنْبَاةً مَعْمُورٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَّانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَتَكُرْتُ بَصْرَى وَالسَّيُولُ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِي فَلَوْ دُرْتُ أَتَكَ جِئْتُ فَصَلَّيْتُ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَجِدُهُ مَسْجِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ فَمَرَّ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَبَعَهُ فَاذْهَبْ مَعَهُ فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ وَهُوَ قَائِمٌ أَيْنَ تُرِيدُ أَنْ أَصَلِّيَ فَأَضْرَبْتَ لَهُ حَيْثُ أُرِيدُ قَالَ ثُمَّ حَسَبْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ صَنَعْنَاهُ لَهُ قَالَ فَسَمِعَ أَهْلَ الْوَادِي يُعْنِي أَهْلَ الدَّارِ فَقَابُوا إِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتُ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشَنِ وَرَبَّمَا قَالَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَشَنِ فَقَالَ رَجُلٌ ذَاكَ رَجُلٌ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا نَحْنُ فَنَرَى وَجْهَهُ وَحَدِيثَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا لَا تَقُولُ هُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَكُنْ يَوْمَئِذٍ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَتَّبِعِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ عَلَى النَّارِ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثْتُ بِهِذَا الْحَدِيثِ نَفَرًا فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا أَظُنُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قُلْتُ قَالَ قَالَتِ إِنْ رَجَعْتُ إِلَى عُبَّانَ أَنْ أَسْأَلَهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ وَهُوَ إِمَامٌ قَوْمِهِ فَحَكَمْتُ إِلَى جَنِبِهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثَنِيهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ مَعْمُورٌ فَكَانَ الزُّهْرِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهِذَا الْحَدِيثِ قَالَ ثُمَّ تَرَكْتُ قَوْلَ الْبَصْرِيِّ وَأُمُورٌ نَزَى أَنَّ الْأَمْرَ انْتَهَى إِلَيْهَا فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَقْصُرَ فَلَا يَقْصُرْ [راجع: ۱۶۵۹۶]. [راجع: ۱۶۵۹۶].

(۲۳۱۷۷) حضرت عُبَّانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے ہی اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی ﷺ نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ ایک دن حضرت ابوبکر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے ساتھ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہم نے نبی ﷺ کو کھانا پر روک لیا، انصار کے کانون تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کی زیارت کے لئے آنے لگے، سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن دخشم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کہو، وہ اللہ کی

رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے پھر وہی جملہ دہرایا، دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا قیامت کے دن آئے گا، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیا ہے، محمود کہتے ہیں کہ یہ حدیث جب میں نے ایک جماعت کے سامنے بیان کی جن میں ایوب بھی تھے، تو وہ کہنے لگے میں نہیں سمجھتا کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا ہوگا، میں نے کہا کہ جس وقت میں مدینہ منورہ پہنچا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہوتے تو میں ان سے یہ سوال ضرور کروں گا، چنانچہ میں وہاں پہنچا تو وہ دہرایا ہو چکے تھے، اور اپنی قوم کی امامت فرماتے تھے، میں نے ان سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث اس طرح سنادی جیسے پہلے سنائی تھی، اور یہ بدری صحابی تھے۔

(۲۴۱۷۸) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَالِكٍ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ فَحَدَّثَنِي قَالَ كَانَ فِي بَصْرَى بَعْضُ الشَّيْءِ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَجِيءَ إِلَيَّ مَنَزِلِي تُصَلِّيَ فِيهِ فَأَتِيخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ شَاءَ مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَزِلِهِ وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ وَيَذْكُرُونَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا يَلْقَوْنَ مِنْهُمْ وَيُسَيِّدُونَ عِظَمَ ذَلِكَ إِلَى مَالِكِ بْنِ الدُّحَيْشِيِّ وَوَدُّوا أَنْ لَوْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَ شَرًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ بِشَهِدٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيَقُولُ ذَلِكَ وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ قَطَعَ عَمَهُ النَّارُ أَوْ قَتَمَهُ النَّارُ [راجع: ۱۶۵۹۶].

(۲۴۱۷۸) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری قوم کی مسجد اور میرے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے، آپ کسی وقت تشریف لا کر میرے گھر میں نماز پڑھ دیں تو میں اسے ہی اپنے لئے جائے نماز منتخب کر لوں، نبی ﷺ نے مجھ سے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا، چنانچہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی ﷺ تشریف لے آئے، اور گھر میں داخل ہو کر فرمایا تم کس جگہ کو جائے نماز بنانا چاہتے ہو؟ میں نے گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا، نبی ﷺ کھڑے ہو گئے، ہم نے ان کے پیچھے صف بندی کر لی اور نبی ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں، ہم نے نبی ﷺ کو کھانے پر روک لیا، انصار کے کافروں تک یہ بات پہنچی تو وہ نبی ﷺ کی زیارت کے لئے آئے لگے، سارا گھر بھر گیا، ایک آدمی کہنے لگا کہ مالک بن وحشم کہاں ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ وہ منافق ہے، نبی ﷺ نے فرمایا ایسے نہ کہو، وہ اللہ کی رضا کے لئے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے، اس نے کہا کہ ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی توجہ اور باتیں منافقین کی طرف مائل ہوتی ہیں، نبی ﷺ نے پھر وہی جملہ دہرایا، دوسرے آدمی نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی رضا کے لئے

لا اله الا الله کی گواہی دیتا ہو قیامت کے دن آئے گا، اللہ نے اس پر جہنم کی آگ کو خرام قرار دے دیا ہے۔

(۲۴۱۷۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَّانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَلَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ ثُمَّ حَبَسْتُهُ عَلَى خَزِيرٍ لَنَا صَنْعَاهُ لَهُ فَسَمِعَ بِهِ أَهْلُ الْوَادِي يُعْنِي أَهْلَ الدَّارِ فَقَالُوا إِلَيْهِ حَتَّى امْتَلَأَ الْبَيْتَ فَقَالَ رَجُلٌ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْسَنِ قَالَ وَرَبَّمَا قَالَ اللَّهُ خَيْرِينَ (۲۴۱۷۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۱۸۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَّانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحَى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا بِصَلَاتِهِ (۲۴۱۸۰) حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے گھر میں چاشت کی نماز پڑھی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیچھے کھڑے ہو کر نبی ﷺ کی نماز میں شریک ہو گئے۔

حَدِيثُ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸۱) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ يَوْمُوا يَوْمًا وَيَدْعُوا يَوْمًا [انظر: ۲۴۱۸۲، ۲۴۱۸۳، ۲۴۱۸۴]۔

(۲۴۱۸۱) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مٹی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن ری کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے ری کر لیں)۔

(۲۴۱۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ عَنْ مَنَى يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمَ الْغَدِ أَوْ مِنْ بَعْدِ الْغَدِ الْيَوْمَيْنِ ثُمَّ يَوْمَ النَّفَرِ [صححه ابن خزيمة (۲۹۶) و (۲۹۷۸) و (۲۹۷۹)] والحاكم (۲۷۳/۵). قال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۹۷۵ و ۱۹۷۶، ابن ماجہ: ۳۰۳۶ و ۳۰۳۷، الترمذی: ۹۵۴ و ۹۵۵)۔ [راجع: ۲۴۱۸۱]۔

(۲۴۱۸۲) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے میدان مٹی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن ری کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے ری کر لیں)۔

(۲۴۱۸۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَوْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ

يَجْمَعُوا رَمَى يَوْمَيْنِ بَعْدَ النَّحْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ فِي الْآخِرِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفَرِ [رايح: ۲۴۱۸۱].

(۲۳۱۸۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان مئی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)

(۲۴۱۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَزَوْجُ حَدَّثَنَا ابْنُ جَرِيحٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَاحِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِلرَّعَاءِ أَنْ تَتَعَاقَبُوا فَيَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَدْعُوا يَوْمًا وَلَيْلَةً ثُمَّ يَرْمُوا الْغَدَا [راجع: ۲۴۱۸۱]

(۲۳۱۸۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان مئی میں رہتے ہوئے اونٹوں کے چرواہوں کو اس بات کی اجازت دے دی کہ ایک دن رمی کر لیں اور ایک دن چھوڑ دیں (دو دن اکٹھے رمی کر لیں)

حَدِيثُ أَبِي دَاوُدَ الْمَازِنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو داؤد مازنی رضی اللہ عنہ کی روایت

(۲۴۱۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ الْمَازِنِيُّ (۲۴۱۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَاءًا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَازِنٍ عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمَازِنِيِّ وَكَانَ شَهِدًا بَدْرًا قَالَ قَالَ إِنِّي لَتَتَّبِعُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِأَضْرِبِهِ إِذْ وَقَعَ رَأْسُهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَيْهِ سَيْفِي فَفَرَّقْتُ أَنَّهُ قَدْ قَتَلَهُ غَيْرِي

(۲۳۱۸۵-۲۳۱۸۶) حضرت ابو داؤد مازنی رضی اللہ عنہ ”جو غزوہ بدر کے شرکاء میں سے ہیں“ کہتے ہیں کہ میں قریش کے ایک آدمی کے پیچھے چلا تا کہ اس پر حملہ کروں، لیکن قبل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچتی اس کا سر خود ہی گر گیا، میں سمجھ گیا کہ اسے کسی اور نے مجھ سے پہلے قتل کر دیا ہے۔

خامسی عشر أنصاری

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۱۸۷) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَسُرَيْجٌ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً فَدَكَّرَ الْحَدِيثَ فَلَمْ يَلَمْزِ

جِئْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَسَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَهْبِطَ إِلَى الْأَرْضِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَبَضَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ فِيهِ آخِرُ سَاعَةٍ وَقَالَ سُرِجٌ فِيهِ آخِرُ سَاعَتِهِ فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَلَاةٍ وَلَيْسَتْ بِسَاعَةِ صَلَاةٍ قَالَ أَوَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَظَرُ الصَّلَاةِ فِي صَلَاةٍ قُلْتُ بَلَى هِيَ وَاللَّهِ هِيَ [راجع: ۱۱۶۷]

(۲۳۱۸۷) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ میں نے سوچا بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گا، چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر ہوا، اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اس دن انہیں زمین پر ۳۱ رکھا گیا، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، لہذا یہ آخری ساعت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ساعت نماز کے وقت ہوتی ہے اور عصر کے بعد نماز کا وقت نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا انتظار کرنے والا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، بخدا وہی ہے۔

(۲۴۱۸۸) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنِيسٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَا بَيْنَ كَدَاءٍ وَاحِدٍ حَرَامٌ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ تَأْتِيهِ بِهِ شَجَرَةً وَلَا أَقْلَ بِهِ طَائِرًا

(۲۳۱۸۸) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس جگہ یعنی کداء سے لے کر احد تک کی جگہ "حرم" ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا ہے لہذا میں یہاں کوئی درخت کاٹ سکتا ہوں اور نہ کسی پرندے کو مار سکتا ہوں۔

(۲۴۱۸۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِنَّا نَجِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤْفِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَسْأَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَطَاعَهُ مَا سَأَلَهُ فَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَعْضُ سَاعَةٍ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو النَّضْرِ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُهُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ فَقُلْتُ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِسَاعَةِ صَلَاةٍ فَقَالَ بَلَى إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ فِي صَلَاتِهِ إِذَا صَلَّى ثُمَّ قَعَدَ فِي مَصَلَاةٍ لَا يَحْسِبُهُ إِلَّا انْتِظَارَ الصَّلَاةِ

(۲۳۱۸۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں میں نے کہا کہ ہم کتاب اللہ میں یہ پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اگر وہ کسی بندہ مسلم کو مل جائے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ سے جو سوال

بھی کرے گا اللہ اسے وہ ضرور عطا فرمائے گا نبی ﷺ نے اشارہ سے فرمایا کہ وہ ساعت بہت مختصر ہوتی ہے میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

ابو سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ ساعت کون سی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ دن کی آخری ساعت میں نے عرض کیا کہ کیا وہ نماز کی ساعت نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں بندہ مسلم جب نماز پڑھ کر اسی جگہ پر بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۴۱۹۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو مُحَيَّاةَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ اسْمِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِذَا الْإِنْسَانُ ضَعِيفُ

الاسناد (ابن ماجة: ۳۷۳۴) الترمذی: ۳۲۵۶]

(۲۳۱۹۰) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرا نام عبداللہ بن سلام نہیں تھا میرا نام عبداللہ بن سلام تو نبی ﷺ نے رکھا ہے۔

(۲۴۱۹۱) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَالٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ سَمِعَ الْقَوْمَ وَهُمْ يَقُولُونَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجَهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَحَجٌّ مَبْرُورٌ ثُمَّ سَمِعَ نِدَاءً فِي الْوَادِي يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْهَدُ وَأَشْهَدُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا بَرِيءٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ هَارُونَ

(۲۳۱۹۱) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے دو زبان سفر پر کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے یہ سوال پوچھا کہ یا رسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا راہ خدا میں جہاد کرنا اور حج مبرور پھرنی ﷺ نے وادی میں سے کسی کو یہ نداء کرتے ہوئے سنا کہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جو شخص بھی اس کی گواہی دے گا وہ شرک سے بری ہو جائے گا۔

(۲۴۱۹۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زُرَّارَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِيمَنْ انْجَفَلَ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ

بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِيعُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ
يَنَامُ تَدَخَّلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ [صححه الحاكم (۱۵۹/۴)۔ وقد صححه الترمذی۔ قال الألبانی: صحيح (ابن ماجة۔

۱۳۴۴ ۳۲۵۱: الترمذی: ۲۴۸۵]۔

(۲۳۱۹۳-۲۳۱۹۴) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق ان کی خدمت میں حاضر ہونے لگے میں بھی ان میں شامل ہو گیا میں نے جب نبی ﷺ کے روئے انور کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا اور وہ سب سے پہلا کلام جو میں نے نبی ﷺ سے سنا وہ یہ تھا کہ سلام کو پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو اور جس وقت لوگ سو رہے ہوں تم نماز پڑھو اس طرح سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

(۳۴۱۹۴) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ آيَةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ أَوُّ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَأَخْبِرْنِي وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي وَتِلْكَ سَاعَةٌ لَا يُصَلِّي فِيهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بِنِ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مُجْلِسًا يَنْتَظِرُ فِيهِ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ ذَلِكَ [راجع: ۱۰۳۰۸]

(۲۳۱۹۳) ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم سے نبی ﷺ کی یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ جمعہ میں ایک ساعت آتی ہے پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا کہ میں نے سوچا بخدا اگر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان سے یہ سوال ضرور پوچھوں گا، چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضر ہوا، اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اس دن انہیں زمین پر اتارا گیا، اسی دن ان کی روح قبض ہوئی، اسی دن قیامت قائم ہوگی، لہذا یہ آخری ساعت ہوئی، میں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ ساعت نماز کے وقت ہوتی ہے اور عصر کے بعد نماز کا وقت نہیں ہوتا؟ انہوں نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نماز کا انتظار کرنے والا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں، بخدا وہی ہے۔

(۲۴۱۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثَنِي حَدِيثِي وَحَدِيثَ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ كَذَبَ كَعْبُ هُوَ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ قَالَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ تِلْكَ السَّاعَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ فَأَخْبِرْنِي بِهَا قَالَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ

الْجُمُعَةِ قَالَ قُلْتُ قَالَ لَا يُؤَافِقُ مُؤْمِنٌ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ انْظَرَ صَلَاةَ قَوْمٍ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ كَمَذْلِكِ [راجع: ۱۰۳۰۸].

(۲۳۱۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کوہ طور کی طرف روانہ ہوا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں کعب کے ساتھ اپنی اس نشست کے متعلق بتایا اور جمعہ کے دن کے حوالے سے اپنی بیان کردہ حدیث بھی بتائی اور کہا کہ کعب کہنے لگے ایسا سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کعب سے غلطی ہوئی، ایسا ہر جمعہ میں ہوتا ہے، حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں عبداللہ بن سلام کی جان ہے، میں وہ گھڑی جانتا ہوں، میں نے ان سے کہا کہ اے عبداللہ! مجھے بھی اس کے متعلق بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت ہوتی ہے، میں نے کہا کہ دورانِ نماز تو وہ کسی شخص کو نہیں مل سکتی (کیونکہ اس وقت نوافل ممنوع ہوتے ہیں) انہوں نے فرمایا کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے وہ نماز پڑھنے تک نماز ہی میں شمار ہوتا ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے فرمایا پھر وہ یہی ہے۔

(۳۴۱۹۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزْوَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَخَاءَ رَجُلٍ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَلَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَأَرْجَزَ فِيهَا فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحَنَبَةِ فَلَمَّا خَرَجَ اتَّبَعْتُهُ حَتَّى دَخَلَ مَنَزَلَهُ فَلَدَخَلْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّ الْقَوْمَ لَمَّا دَخَلْتُ قَبْلُ الْمَسْجِدِ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأَخْبُرُكَ لِمَ إِنِّي رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ قَالَ ابْنُ عُزْوَ فَلَذَكَرَ مِنْ خَضِرَتِهَا وَسَعَتِهَا وَسُطْحِهَا عُمُودٌ حَدِيدٌ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ قَبِيلٌ لِي أَصْعَدُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا اسْتَطِيعُ فَبَجَانِي مَنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عُزْوَ هُوَ الْوَصِيفُ فَرَفَعَ يَدَايَ مِنْ خَلْفِي فَقَالَ أَصْعَدُ عَلَيْهِ فَصَعِدْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ بِالْعُرْوَةِ فَاسْتَقِظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدَيَّ قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَمَّا الرُّوضَةُ فَرَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُمُودُ فَعُمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى أَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ [صححه البعاري (۳۸۱۳)، ومسلم (۲۴۸۴)]

(۳۴۱۹۶) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے چہرے پر خشوع کے آثار واضح تھے اس نے مختصر طور پر دو رکعتیں پڑھیں لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے جب وہ چلا گیا تو میں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گیا، حتیٰ کہ وہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو گیا، میں بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں چلا گیا اور اس سے باتیں کرتا رہا جب وہ

مجھ سے مانوس ہو گیا تو میں نے اس سے کہا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے آپ کے متعلق اس طرح کہا تھا اس نے کہا سبحان اللہ! انسان کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو وہ جانتا نہ ہو اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

میں نے عہد نبوت میں ایک خواب دیکھا تھا جو میں نے نبی ﷺ کے سامنے بیان کر دیا اس خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں جس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نچلا سر زمین میں ہے اور اوپر والا سرا آسمان میں ہے اور اس کے اوپر ایک رسی ہے مجھے کسی نے کہا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں تو اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اٹھا کر کہا کہ اب چڑھو میں اس پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ اس رسی کو پکڑ لیا اس نے مجھ سے کہا کہ اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا میں جب بیدار ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ وہ رسی اب تک میرے ہاتھ میں ہے پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب بیان کیا نبی ﷺ نے فرمایا وہ باغ اسلام کا تھا ستون اسلام کا تھا اور وہ رسی مضبوطی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو اور موت تک اس پر قائم رہو گے قیس کہتے ہیں کہ پھر معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۶۱۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ تَذَكَّرْنَا أَيُّكُمْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُهُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَلَمْ يَقُمْ أَحَدٌ مِنَّا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَجَمَعَنَا فَقَرَأَ عَلَيْنَا هَذِهِ السُّورَةَ يَعْنِي سُورَةَ الصَّافِّ كُلَّهَا [صححه ابن حبان (۴۵۹۴)،

والحاكم (۶۹/۲) قال الألبانی: صحيح الاسناد (الترمذی: ۳۳۰۹) - [انظر بعده]

(۲۳۱۹۷) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مذاکرہ کر رہے تھے کہ تم میں سے کون آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کرے گا کہ اللہ کی نظروں میں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ لیکن نبی ﷺ کی ہیبت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا تو نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر ایک ایک کر کے ہم سب کو اپنے پاس جمع کر لیا اور ہمارے سامنے سورہ صاف کمل تلاوت فرمائی۔

(۲۶۱۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ حَدَّثَهُ [راجع ما قبله]

(۲۶۱۹۹) أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ تَذَكَّرْنَا بَيْنَنَا فَلَقْنَا أَيُّكُمْ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُهُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ وَهَبْنَا أَنْ يَقُومَ مِنَّا أَحَدٌ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا رَجُلًا رَجُلًا حَتَّى جَمَعَنَا فَجَعَلَ بَعْضُنَا يُشِيرُ إِلَى بَعْضٍ فَقَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ إِلَى قَوْلِهِ كَبِيرٌ مَقْنًا عِنْدَ اللَّهِ قَالَ فَتَلَاهَا

مِنْ أَوْلَئِكَ إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَتَلَاهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ مِنْ أَوْلَئِكَ إِلَى آخِرِهَا قَالَ فَتَلَاهَا عَلَيْنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ مِنْ أَوْلَئِكَ إِلَى آخِرِهَا قَالَ يَحْيَى فَتَلَاهَا عَلَيْنَا هِلَالٌ مِنْ أَوْلَئِكَ إِلَى آخِرِهَا قَالَ الْوَزَائِعِيُّ فَتَلَاهَا عَلَيْنَا يَحْيَى مِنْ أَوْلَئِكَ إِلَى آخِرِهَا

(۲۳۱۹۸-۲۳۱۹۹) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ مذاکرہ کر رہے تھے کہ تم میں سے کون آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کرے گا کہ اللہ کی نظروں میں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ لیکن نبی ﷺ کی بیعت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی کھڑا نہ ہوا تو نبی ﷺ نے قاصد بھیج کر ایک ایک کر کے ہم سب کو اپنے پاس جمع کر لیا اور ہمارے سامنے سورہ صف مکمل تلاوت فرمائی، تلاوت کا یہ سلسلہ تمام راویوں نے اپنے شاگردوں تک جاری رکھا۔

(۲۴۲۰۰) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَفَّانٌ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ خَرَسَةَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَاءُ شَيْخٍ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَا لَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ الْجَنَّةُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْخُلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا رَأَيْتُ كَأَنَّ رَجُلًا أَتَانِي فَقَالَ انْطَلِقْ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَلَّكَ بِي مِنْهُمْ عَظِيمًا فَعَرَضْتُ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَسَارٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَهَا فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ عَرَضْتُ لِي طَرِيقٌ عَنْ يَمِينِي فَسَلَّكَهَا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلَقِي فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي فَإِذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَيْهِ فَلَمْ أَتَقَارَّ وَلَا أَتَمَاسَكَ فَإِذَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَيْهِ خَلْقَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ اسْتَمْسِكْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعُمُودَ بِرِجْلِهِ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ خَيْرًا أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمَحْشَرُ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ عَنْ يَسَارِكَ فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ وَلَسْتُ مِنْ أَهْلِهَا وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ عَنْ يَمِينِكَ فَطَرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْجَبَلُ الَّذِي قَمَنْزَلُ الشُّهَدَاءِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتُ بِهَا فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ فَاسْتَمْسَكْتُ بِهَا حَتَّى تَمَوْتُ قَالَ فَإِنَّا أَزْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَإِذَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ اصْحَابُهُ

مسلم (۲۴۸۸۴)، ابواب جہنم (۷۱۶۶) والحاکم (۴۱۷/۳)۔

(۲۳۲۰۰) قیس بن عباد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں مسجد میں تھا کہ ایک آدمی آیا جس کے چہرے پر خشوع کے آثار واضح تھے اس نے مختصر طور پر درود رکھتیں پڑھیں، لوگ کہنے لگے کہ یہ شخص اہل جنت میں سے ہے، جب وہ چلا گیا تو میں بھی اس کے پیچھے روانہ ہو گیا، حتیٰ کہ وہ آدمی اپنے گھر میں داخل ہو گیا، میں بھی اس کے ساتھ اس کے گھر میں چلا گیا اور اس سے باتیں کرتا رہا، جب وہ مجھ سے مانوس ہو گیا تو میں نے اس سے کہا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگوں نے آپ کے متعلق اس طرح

کہا تھا 'اے نبی! سبحان اللہ! انسان کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو وہ جانتا نہ ہو اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔

میں نے عہد نبوت میں ایک خواب دیکھا تھا جو میں نے نبی ﷺ کے سامنے بیان کر دیا 'اس خواب میں میں نے دیکھا کہ میں ایک سرسبز و شاداب باغ میں ہوں جس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے جس کا پتلا سرازین میں ہے اور اوپر والا سرا آسمان میں ہے اور اس کے اوپر ایک رسی ہے مجھے کسی نے کہا کہ اس پر چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں تو اس پر چڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ میرے پاس ایک خادم آیا اور پیچھے سے میرے کپڑے اٹھا کر کہا کہ اب چڑھو میں اس پر چڑھنے لگا حتیٰ کہ اس رسی کو پکڑ لیا 'اس نے مجھ سے کہا کہ اس رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا میں جب بیدار ہوا تو یوں محسوس ہوا کہ وہ رسی اب تک میرے ہاتھ میں ہے پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ خواب بیان کیا 'نبی ﷺ نے فرمایا وہ باغ اسلام کا تھا 'ستون اسلام کا تھا 'اور وہ رسی مضبوط رسی تھی جس کا مطلب یہ ہے کہ تم مسلمان ہو اور موت تک اس پر قائم رہو گے' قیس کہتے ہیں کہ پھر معلوم ہوا کہ وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تھے۔

(۲۴۲۰۱) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَلَقِيتُ كَعْبًا فَكَانَ يُحَدِّثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ وَأَحَدُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يُسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةٌ قُلْتُ لَا فَنَظَرَ كَعْبٌ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةٌ قُلْتُ لَا فَنَظَرَ سَاعَةً فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةٌ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَعْبٌ أَتَدْرِي أَيُّ يَوْمٍ هُوَ قُلْتُ وَأَيُّ يَوْمٍ هُوَ قَالَ فِيهِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَفِيهِ تَقَوْمُ السَّاعَةِ وَالْخَلَائِقُ فِيهِ مُصِیخَةُ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ خَشِیةُ الْقِيَامَةِ فَقَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَأَخْبَرْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ يَقُولُ كَعْبٌ فَقَالَ كَذَبَ كَعْبٌ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَجَعَ إِلَيَّ قَوْلِي فَقَالَ أَتَدْرِي أَيُّ سَاعَةٍ هِيَ قُلْتُ لَا وَتَهَاكُثُ عَلَيْهِ أَخْبِرْنِي فَقَالَ هِيَ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ قُلْتُ كَيْفَ وَلَا صَلَاةَ قَالَ أَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ [راجع: ۱۰۳۰۸]۔

(۲۴۲۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں کوہ طور کی طرف روانہ ہوا، راستے میں میری ملاقات کعب احبار حبشی سے ہوئی، میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا، انہوں نے مجھے تو رات کی باتیں اور میں نے انہیں نبی ﷺ کی باتیں سنانا شروع کر دیں، اسی دوران میں نے ان سے یہ حدیث بھی بیان کی کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، جمعہ کا دن ہے، جس میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت سے اتارا گیا، اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی، اسی دن وہ فوت ہوئے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، اور زمین پر چلنے والا ہر جانور جمعہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت

خوفزدہ ہو جاتا ہے کہ کہیں آج ہی قیامت قائم نہ ہو جائے، سوائے جن وائس کے، اور اس دن میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے جو اگر کسی نماز پڑھتے ہوئے بندہ مسلم کو بل جائے اور وہ اس میں اللہ سے کچھ بھی مانگ لے، اللہ اسے وہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

کعب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ ہر سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے، میں نے کہا کہ نہیں، ہر جمعہ میں ہوتا ہے، اس پر کعب نے تورات کو کھول کر پڑھا پھر کہنے لگے کہ نبی ﷺ نے سچ فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے انہیں کعب کے ساتھ اپنی اس نشست کے متعلق بتایا اور جمعہ کے دن کے حوالے سے اپنی بیان کردہ حدیث بھی بتائی اور کہا کہ کعب کہنے لگے ایسا سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ہوتا ہے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کعب سے غلطی ہوئی، میں نے کہا کہ پھر کعب نے تورات پڑھ کر کہا کہ نہیں، ایسا ہر جمعہ میں ہوتا ہے، حضرت ابن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ وہ گھڑی کون سی ہے؟ میں نے کہا نہیں، میں تو ہلاک ہو گیا، آپ مجھے بتا دیجئے، انہوں نے فرمایا وہ عصر اور مغرب کے درمیان ہوتی ہے، میں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اس وقت کوئی نماز نہیں ہوتی؟ انہوں نے فرمایا کیا تم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ انسان اس وقت تک نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي الطَّفِيلِ عَامِرِ بْنِ وَالِثَّةِ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو الطفیل عامر بن والئہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۰۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ أَبِي الْوَلِيدِ يُعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُمَيْعٍ عَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ الْعَقَبَةَ فَلَا يَأْخُذْهَا أَحَدٌ فَيَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُودُهُ حَدِيثُهُ وَيَسُوقُ بِهِ عَمَّارٌ إِذْ أَقْبَلَ رَهْطٌ مَتَلَقُّمُونَ عَلَى الرِّوَاحِلِ غَمَشُوا عَمَّارًا وَهُوَ يَسُوقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ عَمَّارٌ يَضْرِبُ وَجْهَ الرِّوَاحِلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثِهِ قَدْ قُذِّحْتُ حَتَّى هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا هَبَطَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ وَرَجَعَ عَمَّارٌ فَقَالَ يَا عَمَّارُ هَلْ عَرَفْتَ الْقَوْمَ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ عَامَّةَ الرِّوَاحِلِ وَالْقَوْمَ مَتَلَقُّمُونَ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا أَرَادُوا قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَرَادُوا أَنْ يَنْفِرُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطْرَحُوهُ قَالَ فَسَأَلَ عَمَّارُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَشَدُّتْكَ بِاللَّهِ كَمْ تَعْلَمُ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقَبَةِ فَقَالَ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ فِيهِمْ فَقَدْ كَانُوا خَمْسَةَ عَشَرَ فَعَدَّدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ثَلَاثَةً قَالُوا وَاللَّهِ مَا سَمِعْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلِمْنَا مَا أَرَادَ الْقَوْمُ فَقَالَ عَمَّارُ أَشْهَدُ أَنَّ الْإِنْسَانَ عَشَرَ الْبَاقِينَ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ قَالَ الْوَلِيدُ وَذَكَرَ أَبُو الطَّفِيلِ فِي ثَلَاثِ

الْعَزُورَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ وَذُكِّرَ لَهُ أَنَّ فِي الْمَاءِ قَلْعَةً فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنْ لَا يَرِدَ الْمَاءَ أَحَدٌ قَبْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَرَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ رَهْطًا قَدْ وَرَدُوهُ قَبْلَهُ فَلَعَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ

(۳۲۰۲) حضرت ابو الطفیلؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو راستے میں منادی کو حکم دیا: اس نے یہ اعلان کر دیا کہ نبی ﷺ نے گھائی کا راستہ اختیار کیا ہے اس راستے پر کوئی نہ جائے نبی ﷺ کے آگے حضرت حذیفہؓ تھے اور پیچھے حضرت عمارؓ تھے کہ اچانک کچھ سوار یوں پر ڈھانٹا باندھے ہوئے لوگوں کا ایک گروہ سامنے آ گیا جنہوں نے حضرت عمارؓ کو گھیر لیا حضرت عمارؓ پیچھے تھے وہ ان سوار یوں کے چہروں پر مارنے لگے نبی ﷺ نے خطرے کا احساس ہوتے ہی حضرت حذیفہؓ سے سواری روکنے کے لئے کہا اور نیچے اتر آئے پھر نبی ﷺ اس گھائی سے اترنے لگے اسی دوران حضرت عمارؓ بھی واپس آ گئے۔

نبی ﷺ نے ان سے پوچھا عمار! کیا تم ان لوگوں کو پہچان سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اکثر سوار یوں کو تو میں نے پہچان لیا ہے لیکن لوگوں نے اپنے چہروں پر ڈھانٹا باندھا ہوا تھا نبی ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں ان کا ارادہ معلوم ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ان کا ارادہ یہ تھا کہ وہ نبی ﷺ کو لے جائیں اور اوپر سے نیچے دھکیل دیں۔

پھر حضرت عمارؓ نے نبی ﷺ کے ایک صحابی کو سخت ست کہا اور کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس گھائی میں کتنے آدمی تھے؟ اس نے کہا چودہ انہوں نے کہا کہ اگر آپ بھی ان میں شامل ہوں تو وہ پندرہ ہوتے ہیں جن میں سے تین کو نبی ﷺ نے معذور قرار دیا تھا جن کا کہنا یہ تھا کہ بخدا! ہم نے نبی ﷺ کے منادی کی آواز نہیں سنی تھی اور ہمیں معلوم نہیں تھا کہ ان لوگوں کا کیا ارادہ تھا؟ حضرت عمارؓ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ بارہ آدمی جو باقی بچے وہ نبوی زندگی اور گواہوں کے اٹھنے کے دن دونوں موقعوں پر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والے ہیں۔

ولید کہتے ہیں کہ حضرت ابو الطفیلؓ نے اسی غزوے کے متعلق بتایا تھا کہ نبی ﷺ نے ”جب پانی کی قلت کا علم ہوا تو“ لوگوں سے فرمایا تھا اور منادی نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ نبی ﷺ سے پہلے کوئی شخص پانی پر نہ جائے لیکن نبی ﷺ جب وہاں پہنچے تو کچھ لوگوں کو وہاں موجود پایا جو ان سے پہلے وہاں پہنچ گئے تھے اس دن نبی ﷺ نے انہیں لعنت ملاحت کی۔

(۳۲۰۳) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رُبَاعُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الطُّفَيْلِ فَوَجَدْتُهُ حَلَبَ النَّفْسِ فَقُلْتُ لَأُعْتِمِنَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ النَّفَرُ الَّذِينَ لَعَنَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِهِمْ مَنْ هُمْ فَهَمَّ أَنْ يُخْبِرَنِي بِهِمْ فَقُلْتُ لَهُ أَمْرًا سَوْدَاءَ مَا يَا أَبَا الطُّفَيْلِ أَمَا بَلَغَكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ

الْمُؤْمِنِينَ دَعَوْتُ عَلَيْهِ دَعْوَةً فَاجْعَلْهَا لَهُ رِزْقًا وَرَحْمَةً

(۲۳۲۰۳) عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوا تو انہیں خوشگوار موزہ میں پایا میں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر فائدہ اٹھانے کی سوچی چنانچہ میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوالطفیل! وہ لوگ جنہیں نبی ﷺ نے لعنت ملاست کی تھی وہ کون تھے؟ ابھی انہوں نے مجھ ان کے متعلق بتانے کا ارادہ ہی کیا تھا کہ ان کی اہلیہ سودہ نے کہا کہ اے ابوالطفیل! رک جائیے آپ کو معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے اے اللہ! میں بھی ایک انسان ہوں اس لئے اگر کسی مسلمان کو میں نے کوئی بددعا دی ہو تو اسے اس شخص کے حق میں تزکیہ اور رحمت کا سبب بنا دے۔

(۲۴۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ لَمَّا بَنِيَ الْبَيْتُ كَانَ النَّاسُ يَنْقُلُونَ الْحِجَارَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمْ فَأَخَذَ الثُّوبَ فَوَضَعَهُ عَلَى عَاتِقِهِ فَنُودِيَ لَا تَكْشِفْ عَوْرَتَكَ فَالْقَى الْحَجَرَ وَلَيْسَ ثَوْبُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر ۱۰۲۴۲۱]

(۲۳۲۰۴) حضرت ابوالطفیل سے (زمانہ جاہلیت میں بناء کعبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے) مروی ہے کہ جب بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی (تو قریش نے پہلے اسے مکمل منہدم کیا، اور وادی کے پتھروں سے اس کی تعمیر شروع کر دی) لوگ وہ پتھر اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے جن میں نبی ﷺ بھی شامل تھے (قریش نے اسے بیس گز لمبا رکھا تھا) نبی ﷺ نے ایک اونچی چادر پہن رکھی تھی لیکن پتھر اٹھانے کے دوران اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس چادر کو اپنے کندھے پر ڈال لیا اسی وقت کسی نے پکار کر کہا کہ اپنا ستر چھپائیے چنانچہ نبی ﷺ نے پتھر پھینکا اور اپنی چادر اوڑھ لی۔ (متفق علیہ)

(۲۴۲۰۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ الرَّاسِبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بُوَّةَ بَعْدِي إِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ قَالَ قِيلَ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ أَوْ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ

(۲۳۲۰۵) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میرے بعد نبوت تو نہیں ہوگی البتہ ”مبشرات“ ہوں گے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! ”مبشرات“ سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا اچھے خواب۔

(۲۴۲۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ عَمْرِانَ الْمَازِنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ وَسَمِعْتُ هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قِيلَ فَهَلْ كَلِمَتُهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَأَيْتُهُ انْطَلَقَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا وَمَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى أَتَى دَارَ قُرَآءَةٍ فَقَالَ انْشَعَوْا هَذَا الْبَابَ فَفُتِّحَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ مَعَهُ إِذَا قَطِيفَةٌ فِي وَسْطِ الْبَيْتِ فَقَالَ ارْقَعُوا هَذِهِ الْقَطِيفَةَ فَرَقَعُوا الْقَطِيفَةَ إِذَا غُلَامٌ أَعُوذُ تَحْتَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ قُمْ يَا غُلَامُ فَقَامَ الْغُلَامُ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَشْهَدُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ الْغُلَامُ أَتَشْهَدُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ الْغُلَامُ أَتَشْهَدُ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا مَرَّتَيْنِ

(۲۳۲۰۶) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! سائل نے پوچھا کہ کیا بات بھی کی ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں البتہ میں نے فلاں جگہ جاتے ہوئے دیکھا تھا اس وقت ان کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہ تھے نبی ﷺ ایک کشادہ مکان پر بیٹھے اور دروازہ کھلوا یا جب دروازہ کھلا تو نبی ﷺ اندر داخل ہو گئے میں بھی ان کے ساتھ ہی اندر چلا گیا وہاں گھر کے درمیان میں ایک چادر تھی نبی ﷺ نے فرمایا یہ چادر اٹھاؤ صحابہ رضی اللہ عنہ نے چادر اٹھائی تو اس کے نیچے سے ایک کان لڑکا نکلا نبی ﷺ نے فرمایا اے لڑکے! کھڑا ہو جا وہ لڑکا کھڑا ہو گیا نبی ﷺ نے اس سے پوچھا اے لڑکے! کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس لڑکے نے کہا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ دوسرے یہی سوال جواب ہوئے پھر نبی ﷺ نے دوسرے فرمایا اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔

(۲۴۰۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا الْجُرَيْرِيُّ قَالَ كُنْتُ أَطُوفُ مَعَ أَبِي الطُّفَيْلِ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرِي قَالَ قُلْتُ وَرَأَيْتَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ صِفَتُهُ قَالَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُفَصِّدًا [صححه مسلم (۲۴۰۷۱)].

(۲۳۲۰۷) جریری کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ طواف کر رہا تھا کہ وہ کہنے لگے اب نبی ﷺ کی زیارت کرنے والا میرے علاوہ کوئی شخص باقی نہیں بچا میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے پوچھا کہ نبی ﷺ کا حلیہ کیسا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا رنگ گورا خوبصورت اور جسم معتدل تھا۔

(۲۴۰۷۸) حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَائِلَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ يَطُوفُ بِالنَّبِيِّ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِخْبَئِهِ [صححه مسلم (۲۴۰۷۸)].

(۲۳۲۰۸) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے اس وقت میں بالکل نوجوان تھا نبی ﷺ اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور اپنی چٹری سے حجر اسود کا استلام کر رہے تھے۔

(۲۴۰۷۹) حَدَّثَنَا قَاتِبُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَمْعٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ لِي أَبُو الطُّفَيْلِ أَذْرَسْتُ كَمَا نَ سَمِعَ مِنْ حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلِدْتُ عَامَ أُحُدٍ

(۲۳۲۰۹) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی حیات مبارکہ کے آٹھ سال پائے ہیں اور میں غزوہ احد کے سال پیدا ہوا تھا۔

(۲۴۲۱۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَّنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ وَذَكَرَ بَنَاءَ الْكُعْبَةِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَهَدَمَتْهَا قُرَيْشٌ وَجَعَلُوا يَبْنُونَهَا بِحِجَارَةِ الْوَادِي تَحْمِلُهَا قُرَيْشٌ عَلَى رِقَابِهَا فَرَفَعُوهَا فِي السَّمَاءِ عَشْرِينَ ذِرَاعًا فَبَيَّنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ حِجَارَةَ مِنْ أَجْيَادٍ وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ فَضَافَتْ عَلَيْهِ النَّمِرَةُ فَذَهَبَ يَضَعُ النَّمِرَةَ عَلَى عَاتِقِهِ فَيَرَى عَوْرَتَهُ مِنْ صِغَرِ النَّمِرَةِ فَنُودِيَ يَا مُحَمَّدُ خَمَّرْ عَوْرَتَكَ فَلَمْ يَرَى عَوْرَتَانَا بَعْدَ ذَلِكَ [راجع: ۲۴۲۰۴]

(۲۴۲۱۰) حضرت ابو الطفیل سے (زمانہ جاہلیت میں بناء کعبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے) مروی ہے کہ جب بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی تو قریش نے پہلے اسے مکمل منہدم کیا، اور وادی کے پتھروں سے اس کی تعمیر شروع کر دی، لوگ وہ پتھر اٹھا کر لارہے تھے جن میں نبی ﷺ بھی شامل تھے (قریش نے اسے بیس گز لمبا رکھا تھا) نبی ﷺ نے ایک اونچی چادر پہن رکھی تھی لیکن پتھر اٹھانے کے دوران اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تو نبی ﷺ نے اس چادر کو اپنے کندھے پر ڈال لیا، اسی وقت کسی نے پکار کر کہا کہ اپنا ستر چھپائیے، چنانچہ نبی ﷺ نے پتھر پھینکا اور اپنی چادر اوڑھ لی۔ (مسند احمد)

(۲۴۲۱۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ كَأَنِّي أَنْزَعُ أَرْضًا وَرَدَّتْ عَلَيَّ وَعَنَمٌ سَوْدٌ وَعَنَمٌ غَفَرٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذُؤُوبًا أَوْ ذُؤُوبَيْنِ وَفِيهِمَا ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرَبًا فَمَلَأَ الْحَوْضَ وَأَرَوَى الْوَادِيَةَ فَلَمْ أَرَ عَقْرِيًّا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عَمَرَ فَأَوَلْتُ أَنَّ السُّودَ الْعَرَبَ وَأَنَّ الْغَفَرَ الْعَجَمَ

(۲۴۲۱۱) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میں ایک علاقے میں ہوں اور میرے پاس کچھ سیاہ اور کچھ سفید بکریاں آئی ہیں، توڑی دیر بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ایک دو ڈول کھینچے جن میں کچھ کمزوری تھی، اللہ انہیں معاف کر دے، پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اور وہ ان کے ہاتھ میں ڈول بن گیا، اور انہوں نے حوض بھر دیا اور آنے والوں کو سیراب کر دیا، میں نے عمر سے زیادہ اچھا ڈول کھینچنے والا کوئی بکری آدی نہیں دیکھا اور میں نے اسے خواب کی تعبیر یہی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب ہیں اور سفید بکریوں سے مراد اہل عجم ہیں۔

(۲۴۲۱۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيَْادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَصْرِ إِلَى الْحَصْرِ [انظر: ۲۴۲۱۶].

(۲۴۲۱۲) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کیا تھا۔

(۲۴۲۱۳) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ مَظْفَرٌ بْنُ مُذْرِكٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَرَدُّوا عَلَيْهِ السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزَهُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُبْعِضُ هَذَا فِي اللَّهِ فَقَالَ أَهْلُ الْمَجْلِسِ بَسَّسَ وَاللَّهِ مَا قُلْتَ أَمَا وَاللَّهِ لَنَنْبِتَنَّهُ قُمْ يَا فَلَانُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَخْبِرُهُ

قَالَ قَادِرُكُمْ رَسُولُهُمْ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرَرْتُ بِمَجْلِسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ فُلَانٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَرُّوا السَّلَامَ فَلَمَّا جَاوَزْتَهُمْ أَذْرَكَنِي رَجُلٌ مِنْهُمْ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ فُلَانًا قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُبَيْضُ هَذَا الرَّجُلَ فِي اللَّهِ فَادْعُهُ فَسَلِّهِ عَلَيَّ مَا يَبْغِضُنِي فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَسَا لَكَ عَمَّا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ فَأَعْتَرَفَ بِذَلِكَ وَقَالَ قَدْ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ تَبْغِضُهُ قَالَ أَنَا جَارُهُ وَأَنَا بِهِ خَابِرٌ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يُصَلِّي صَلَاةً قَطُّ إِلَّا هَذِهِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ الَّتِي يُصَلِّيهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ الرَّجُلُ سَلِّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتُ أَخْرُتُهَا عَنْ وَفْقِهَا أَوْ أَسَأْتُ الْوُضُوءَ لَهَا أَوْ أَسَأْتُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فِيهَا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يَصُومُ قَطُّ إِلَّا هَذَا الشَّهْرَ الَّذِي يَصُومُهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ رَأَيْتُ قَطُّ أَفْطَرْتُ فِيهِ أَوْ انْتَقَصْتُ مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ يُعْطِي سَائِلًا قَطُّ وَلَا رَأَيْتُهُ يُنْفِقُ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا فِي شَيْءٍ مِنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ إِلَّا هَذِهِ الصَّدَقَةُ الَّتِي يُؤَدِّيها الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ قَالَ فَسَلِّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ كَتَمْتُ مِنَ الزَّكَاةِ شَيْئًا قَطُّ أَوْ مَا كَسَمْتُ فِيهَا عَلَيْهِمَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ أَذْرَى لَعَلَّهُ خَيْرٌ مِنْكَ

(۲۳۲۱۳) حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کچھ لوگوں کے پاس سے گزر رہا تھا اس نے انہیں سلام کیا لوگوں نے اس کے سلام کا جواب دیا جب وہ آدمی آگے بڑھ گیا تو ان لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ بخدا! میں اللہ کی راہ میں اس سے بغض رکھتا ہوں! اہل مجلس نے اس سے کہا کہ تم نے بہت بری بات کی ہے بخدا! ہم اسے یہ بات ضرور بتائیں گے پھر ایک آدمی سے کہا کہ اے فلاں! کھڑا ہو اور جا کر اسے یہ بات بتادے چنانچہ قاصد نے اسے جا لیا اور یہ بات بتادی وہ آدمی وہاں سے پلٹ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مسلمانوں کی ایک مجلس پر میرا گزر ہوا میں نے انہیں سلام کیا ان میں فلاں آدمی بھی تھا ان سب نے میرے سلام کا جواب دیا جب میں آگے بڑھ گیا تو ان میں سے ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ فلاں آدمی کا یہ کہنا ہے کہ میں اس سے بغض فی اللہ رکھتا ہوں آپ اسے بلا کر پوچھئے کہ وہ مجھ سے کس بنا پر بغض رکھتا ہے؟

نبی ﷺ نے اسے بلایا اور اس بات کے متعلق دریافت فرمایا اس نے اپنی بات کا اعتراف کر لیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اس سے بغض کیوں رکھتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اس کا پڑوسی ہوں اور اس کے حالات سے باخبر ہوں بخدا! میں نے اسے اس فرض نماز جو نیک اور بد سب ہی پڑھتے ہیں کے علاوہ کبھی کوئی نماز نہیں پڑھتے ہوئے دیکھا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا اس نے مجھے کبھی بھی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرتے

ہوئے دیکھا ہے؟ وضو غلط کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا رکوع و سجود میں کبھی غلطی کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ نبی ﷺ کے پوچھنے پر اس نے کہا نہیں پھر کہنے لگا میں نے اسے کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس مہینے کے جس کا روزہ نیک اور بد سب ہی رکھتے ہیں اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا کبھی اس نے مجھے اس مہینے میں کسی دن روزے کا نادمہ کرتے ہوئے دیکھا ہے؟ یا میں نے اس کے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا نہیں۔

پھر اس نے کہا کہ بخدا میں نے اسے کبھی کسی سائل کو کچھ دیتے ہوئے نہیں دیکھا اور میں نے اسے اپنے مال میں سے راہ خدا میں کچھ خرچ کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس زکوٰۃ کے جو نیک اور بد سب ہی ادا کرتے ہیں اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس سے پوچھئے کہ کیا میں نے زکوٰۃ کا مال چھپایا ہے؟ یا اسے طلب کرنے والے کو کم دیا ہے؟ نبی ﷺ کے پوچھنے پر اس نے کہا نہیں نبی ﷺ نے اس مترض سے فرمایا کہ اٹھ جاؤ میں نہیں جانتا شاید یہی تم سے بہتر ہو۔

(۲۶۳۱۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَحْلًا فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الطُّفَيْلِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بَلَّغَنِي أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ مِنْ حِفْظِهِ وَقَالَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ حَدَّثَتْ بِهِ ابْنَةُ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ فَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا الطُّفَيْلِ فَأَحْسِبُهُ وَهَمَّ وَالصَّحِيحُ رَوَايَةُ يَعْقُوبَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

(۲۳۲۱۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی ہے۔

(۲۶۳۱۵) حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَفَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ رَحْلًا وَلَدَ لَهُ غُلَامٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بَشْرَةً وَجْهِهِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَنَبَتْ شَعْرَةٌ فِي جَبْهِهِ كَهَيْئَةِ الْقَوْسِ وَشَبَّ الْغُلَامُ فَلَمَّا كَانَ زَمَنُ الْخَوَارِجِ أَحْبَبَهُمْ فَسَقَطَتْ الشَّعْرَةُ عَنْ جَبْهِهِ فَأَخَذَهُ أَبُوهُ فَهَيَّجَهُ وَحَسَبَهُ مَخَافَةً أَنْ يُلْحَقَ بِهِمْ قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَوَعظْنَاهُ وَقُلْنَا لَهُ فِيمَا نَقُولُ أَلَمْ تَرَ أَنَّ بَرَكَةَ دَعَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَقَعَتْ عَنْ جَبْهِكَ فَمَا زِلْنَا بِهِ حَتَّى رَجَعَ عَنْ رَأْيِهِمْ فَرَوَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ الشَّعْرَةُ بَعْدُ فِي جَبْهِهِ وَتَابَ

(۲۳۲۱۵) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عہد نبوت میں ایک آدمی کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا وہ شخص اپنے بچے کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی چنانچہ اس بچے کی پیشانی پر کمان کی طرح ایک بال اگ آیا وہ لڑکا جوان ہو گیا جب خوارج کا زمانہ آیا تو وہ خوارج سے محبت رکھنے لگا جس کی نحوست یہ ہوئی کہ اس کی پیشانی کا وہ بال جھڑ گیا اس کے باپ نے اسے پکڑ کر اسے پاؤں میں بیڑی ڈال کر بند کر دیا تاکہ وہ خوارج کے ساتھ ہی جانے لے ایک دن ہم لوگ اس کے پاس گئے اور اسے سمجھایا اور بہت ساری باتوں کے علاوہ اس سے یہ بھی کہا کہ تم یہ نہیں دیکھ رہے کہ نبی ﷺ کی دعا کی برکت تمہاری پیشانی سے جھڑ گئی ہے ہم اسے مسلسل سمجھاتے رہے حتیٰ کہ وہ ان کی

رائے سے باز آگیا اور کچھ عرصے بعد اللہ نے اس کی پیشانی پر دوبارہ وہ بال اگادیا اور اس نے توبہ کر لی۔

(۲۴۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مَبَازِلَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

الطُّفَيْلِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ ثَلَاثًا مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ [راجع: ۲۴۲۱۲]۔

(۲۳۲۱۲) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجر اسود تک تین پکروں میں رمل کیا تھا۔

حَدِيثُ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَفَعَ

إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَمَّ سَلَمَةَ وَقَالَ إِنَّمَا أَنْتَ ظَنَرِي قَالَ فَمَكَتْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ

مَا فَعَلْتُ الْبَجَارِيَّةَ أَوْ الْمُجَوِرِيَّةَ قَالَ قُلْتُ عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ فَمَجِيءٌ مَا جِئْتُ قَالَ قُلْتُ تَعْلَمُنِي مَا أَقُولُ عِنْدَ

مَنَامِي فَقَالَ أَفْرَأَ عِنْدَ مَنَامِكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ ثُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتَمَيْهَا فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ [انظر:

۲۴۲۶۶، ۲۴۲۶۷]۔

(۲۳۲۱۷) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا

کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے

مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ

آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری

آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْأَرْقَمِ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ الْمَخْزُومِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۳۸) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ

الْأَرْقَمِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَيْنَ تَرِيدُ قَالَ أَرَدْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

هَاهُنَا وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى خَيْثُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ مَا يُخْرِجُكَ إِلَيْهِ أَتِجَارَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ أَرَدْتُ الصَّلَاةَ

فِيهِ قَالَ فَالصَّلَاةَ هَاهُنَا وَأَوْ مَا إِلَى مَكَّةَ بِيَدِهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى الشَّامِ [سقط من الميمينية

والحديث أخرجه الحاكم ۵۰۴/۳، والطبرانی في الكبير (۹۰۷)]۔

(۲۳۲۱۸) حضرت ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نبی ﷺ کو سلام کیا، نبی ﷺ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ادھر کا ارادہ ہے اور بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا، نبی ﷺ نے فرمایا کس مقصد کے لئے جارہے ہو تجارت کے لئے؟ میں نے عرض کیا نہیں بلکہ وہاں نماز پڑھنے کے ارادے سے، نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں ایک نماز پڑھنا وہاں ایک ہزار نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور بیت المقدس کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۴۲۱۹) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ عَنْ جَدِّهِ الْأَرْقَمِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [سقط من الميمنية] (۲۳۲۱۹) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بدیل بن ورقاء خزاعی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى يَزِيدِ بْنِ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ابْنُ أَبِي الْحُسَّامِ حَدَّثَنَا مَوْلَى لَالِ عُمَرَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيُّ عَنْ جَدِّهِ حَبِيبَةَ بِنْتِ شُرَيْبٍ أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ أَبِيهَا فَإِذَا بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ عَلَى الْعَصَا رَاحِلَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَحِّلُهَا فَنَادَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ صَالِمًا فَلْيُفِطِرْ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ [سقط من الميمنية]۔

(۲۳۲۲۰) حبیبہ بنت شریق کہتی ہیں کہ وہ اپنے والد کے ساتھ تھیں کہ اچانک حضرت بدیل بن ورقاء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی عصا ہٹائی اور فرمایا اے رسول اللہ! وہ منادی کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے آج (دس ذی الحجہ) روزہ رکھا ہو اسے اپنا روزہ ختم کر لینا چاہیے کیونکہ یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔

حَدِيثُ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جبلہ بن حارثہ کلبی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۲۱) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَبَلَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يَغْزُوا أُعْطِيَ سِلَاحَهُ عَلَيْهِ أَوْ أُسَامَةُ [سقط من الميمنية والحديث أخرجه الطبرانی (۲۱۹۴)۔]

(۲۳۲۲۱) حضرت جبلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی جہاد میں شرکت نہ فرماتے تو اپنا اسلحہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے جاتے تھے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الْأَزْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت جنادہ بن ابی امیہ ازدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۳۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَوْقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزْيِيِّ عَنْ حَذِيفَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَزْدِ أَنَا ثَامِنُهُمْ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ هَلُمُّوا إِلَى الْعَدَاءِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا صِيَامٌ قَالَ أَصْعَمْتُمْ أَمْسَ قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ فَتَصُومُونَ غَدًا قَالَ قُلْنَا لَا قَالَ فَأَطِطُوا قَالَ فَأَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا خَرَجَ وَخَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ يُرِيدُهُمْ أَنَّهُ لَا يَصُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ [سقط من الميمية]

(۲۴۲۳۲) حضرت جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ ازد کے سات آدمیوں کے ساتھ ”جن میں آٹھواں میں تھا“ جمعہ کے دن نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی ﷺ اس وقت ناشتہ کر رہے تھے نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ آؤ ناشتہ کرو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم روزے سے ہیں نبی ﷺ نے پوچھا کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا نہیں نبی ﷺ نے پوچھا کیا آئندہ کل روزہ رکھو گے؟ ہم نے عرض کیا نہیں نبی ﷺ نے فرمایا پھر تم اپنا روزہ ختم کر دو چنانچہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے پھر جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور منبر پر رونق افروز ہوئے تو لوگوں کو یہ دکھانے کے لئے کہ وہ جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتے پانی کا برتن منگوا لیا اور برسر منبر لوگوں کے سامنے اسے نوش فرمایا۔

حَدِيثُ الْحَارِثِ بْنِ جَبَلَةَ أَوْ جَبَلَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حارث بن جبلة یا جبلة بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۳۳) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرَّةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْأَمِي قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ اللَّيْلِ قَافِرًا قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَاتِلَانِي بَرَاءَةٌ مِنَ الشُّرْكِ [سقط من الميمية والحديث أخرجه النسائي في عمل اليوم والليلة (۸۰۰)]

(۲۴۲۳۳) حضرت حارث بن جبلة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۲۳۴) وَحَدَّثَنَا أَسْوَدُ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ قَالَ جَبَلَةُ وَلَمْ يَشْكُ [سقط من الميمية].

(۲۴۳۵) وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا جُبَلَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْكَلْبِيُّ قَالَ عَلِيُّ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي أَبِي الْوَرِيدِ وَحَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَلِيٍّ قَبْلَ أَنْ يُمْتَحَنَ بِالْقُرْآنِ [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۵-۲۳۲۳۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے، البتہ میرے والد صاحب نے علی بن مدینی کے حوالے سے یہ حدیث مسئلہ خلق قرآن میں آ زائش سے پہلے بیان کی تھی۔

مُسْنَدُ خَارِجَةَ بِنِ حُدَافَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ حُدَافَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عَدَاةٍ فَقَالَ لَقَدْ أَمَدَّكُمْ اللَّهُ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ فَلَنَّا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوِتْرُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [صححه الحاكم ۳۰۶/۱]. قال الترمذی: غریب

قال الألبانی: صحيح دون (هي خير . النعم (ابو داود: ۱۴۱۸، الترمذی: ۴۵۲). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا

اسناد ضعيف [انظر: ۲۴۲۲۷، ۲۴۲۲۸]، [سقط من الميمية]

(۲۳۲۳۶) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

(۲۴۳۳۷) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ الزُّوْفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزُّوْفِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ حُدَافَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ جَعَلَهَا اللَّهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [راجع: ۲۴۲۲۶]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۳۷) حضرت خارجہ بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

(۲۴۳۳۸) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ زُجَلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ حُدَافَةَ الْقُرَيْشِيِّ ثُمَّ أَحَدُ بَنِي عَدِيٍّ بِنِ كَعْبٍ قَالَ

خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ لَقَدْ أَمَدَّكُمْ اللَّهُ اللَّيْلَةَ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ فَقُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوُتْرُ لَيْمًا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوعِ الْفَجْرِ [راجع: ۲۴۲۲۶] [سقط من الميمنية].

(۲۳۳۲۸) حضرت خارج بن حذافہ عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کسی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ الْجُهَنِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت خالد بن عدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّ بَحْمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ أَخْبَرَهُ أَنَّ بَسْرَ بْنَ سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَاءَهُ مِنْ أَخِيهِ مَعْرُوفٌ مِنْ غَيْرِ إِشْرَافٍ وَلَا مَسْأَلَةٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَأَلَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ [صححه ابن حبان (۳۴۰۴، ۵۱۰۸)، والحاكم (۶۲/۲)]. قال شعيب: صحيح [سقط من الميمنية].

(۲۳۳۲۹) حضرت خالد بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس شخص کو بن مانگے اور بن متوجہ ہوئے اپنے بھائی سے کوئی اچھائی پہنچے تو اسے قبول کر لینا چاہئے، اسے رد نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اس کا رزق ہے جو اللہ نے اس کے پاس بھیجا ہے۔

مُسْنَدُ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۴۰) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَى الْقُرْآنَ فِي فَلَانٍ قَالَ نَعَمْ وَكَانَ يَقْرَأُهُ حَتَّى تَوَفَّى [سقط من الميمنية والأحد عشر أخرجه الطبرانی (۵۴۸۱)].

(۲۳۳۳۰) حضرت سعد بن منذر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں تین دن میں قرآن پڑھ لیا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! چنانچہ وفات تک ان کا یہی معمول رہا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرْحَبِيلٍ بِنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَضِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ وَجَدْتُ عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي رَجُلًا أَضْرِبُهُ بِسَيْفِي قَالَ أَيْ بَيْنَتِ ابْنَتُكَ مِنَ السَّيْفِ قَالَ نَمَّ رَجَعُ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ كِتَابُ اللَّهِ وَالشُّهَدَاءُ قَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ بَيْنَتِ ابْنَتُكَ مِنَ السَّيْفِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ وَالشُّهَدَاءُ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هَذَا سَيِّدُكُمْ اسْتَغْفِرُكَ الْغَيْرَةُ حَتَّى خَالَفَ كِتَابَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَعْدًا غَيُورٌ وَمَا طَلَقَ امْرَأَةً قَطُّ قَدَرٌ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَنْزُوَ وَجْهًا لِغَيْرَتِهِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدُ غَيُورٌ وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهِ أَغْيَرُ مِنِّي قَالَ رَجُلٌ وَعَلَى أَيْ شَيْءٍ يَغَارُ اللَّهُ قَالَ عَلَى رَجُلٍ مُجَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُخَالِفُ إِلَى أَهْلِهِ [سقط من المصنوعة].

(۲۴۳۶۲) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے پیٹ پر کسی اجنبی کو سوار دیکھوں تو کیا اس پر اپنی تلوار سے حملہ کر سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو فرمایا کہ تلوار سے زیادہ واضح بینہ اور کیا ہو سکتا ہے لیکن پھر اپنی اس بات سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا کہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور گواہوں کا ہونا ضروری ہے سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! تلوار سے زیادہ واضح بینہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتاب اللہ اور گواہ! اے گروہ انصار! تمہارے سردار پر غیرت کا اتنا غلبہ ہے کہ وہ کتاب اللہ کے خلاف کرتے ہیں۔

ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سعد بہت غیور آدمی ہیں حتیٰ کہ اگر انہوں نے کسی عورت کو طلاق دی ہو تو ان کی غیرت کی وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص اس عورت سے نکاح نہیں کرتا! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد تو غیور ہیں لیکن میں ان سے زیادہ غیور ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیور ہے! ایک آدمی نے پوچھا کہ اللہ کس چیز پر غیرت کھاتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی پر جو اللہ کے راستے میں جہاد کر رہا ہو اور بیٹھ بچھیر کر اپنے اہل خانہ کے پاس واپس آجائے۔

(۲۴۳۶۳) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَ آبَائِنَا رُوَيْجِلٌ ضَعِيفٌ سَقِيمٌ مُخْدَجٌ فَلَمَّ يَرِعُ الْحَيَّ إِلَّا وَهُوَ عَلَى أَمَةٍ مِنْ إِمَائِهِمْ يُحِبُّ بِهَا قَالَ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الرُّوَيْجِلُ مُسْلِمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْرِبُوهُ حَدَّةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَضْعَفُ

مِنْ ذَلِكَ وَلَوْ ضَرَبْنَاهُ مِثَّةً قَتَلْنَاهُ فَقَالَ خُذُوا لَهُ عِشْقًا لَا فِيهِ مِثَّةٌ شِمْرًاخَ ثُمَّ اضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً قَالَ فَقَعَلُوا [سقط من الميمينية والحديث أخرجه ابن ماجه (۲۵۷۴) والنسائي في الكبرى (۷۳۰۹) والطبرانی (۵۵۲۱)]
(۲۳۲۳۲) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھروں میں ایک آدمی رہتا تھا جو ناقص الخلق اور انتہائی کمزور تھا، ایک مرتبہ اس نے لوگوں کو حیرت زدہ کر دیا کہ وہ گھر کی ایک لونڈی کے ساتھ ”خیاشت“ کرتا ہوا پکڑا گیا، تھا وہ مسلمان، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ نبی ﷺ کی عدالت میں پیش کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس پر حد جاری کر دو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو اتنا کمزور ہے کہ اگر ہم نے اسے سو کوڑے مارے تو یہ تو مر جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا پھر سو ٹہنیوں کا ایک گچھا لو اور اس سے ایک ضرب اسے لگا دو اور پھر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۳۳۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَتْرَانٍ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ۱۶۳۹۸] [سقط من الميمينية]
(۲۴۳۳۳) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔
(۲۴۳۳۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا وَقَالَ يَزِيدُ مَرَّةً حَاجَتَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ [راجع: ۱۶۳۹۷] [سقط من الميمينية]
(۲۴۳۳۴) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی کی ”ضرورت“ محسوس ہو تو وہ اس سے اپنی ”ضرورت“ پوری کر لے اگرچہ وہ تنور پر ہی ہو۔

(۲۴۳۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ فَطَارِقَ بَيْنَهُمَا فَتَوَشَّحَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُكُمْ بَعْدَ ثَوْبَيْنِ [راجع: ۱۶۳۹۴] [سقط من الميمينية]

(۲۴۳۳۵) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اپنے تہبند کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر کھل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۳۳۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَتْرَانٍ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ۱۶۴۰۵] [سقط من الميمينية]

(۲۳۳۲۶) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۳۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُ امْرَأَةٌ زَوْجَهَا وَلَوْ كَانَ عَلَى ظَهْرِ قَتَبٍ [راجع: ۱۶۳۹۷]، [سقط من الميمنية]۔

(۲۳۳۳۷) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کو اپنی بیوی کی ”ضرورت“ محسوس ہو تو وہ اس سے اپنی ”ضرورت“ پوری کر لے اگرچہ وہ تور پر ہی ہو۔

(۲۴۳۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَتْرَانُ فِي لَيْلَةٍ [راجع: ۱۶۶۰۵]، [سقط من الميمنية]

(۲۳۳۳۸) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

(۲۴۳۳۹) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَاءَ رَحُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَصَلِّي أَحَدُنَا فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ فَسَكَتَ حَتَّى إِذَا خَضَرَتِ الْعَصْرُ حَلَّ إِزَارَهُ فَطَارِقَ بَيْنَ مِلْحَتَيْهِ وَإِزَارِهِ ثُمَّ تَوَضَّعَ بِهِمَا عَلَى مِنْكَبَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَانْصَرَفَ قَالَ آيْنُ يَعْنِي آيْنُ هَذَا السَّائِلُ عَنْ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ أَوْ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ [راجع: ۱۶۳۹۶]، [سقط من الميمنية]

(۲۳۳۳۹) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تئیں دو کپڑوں کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر کھل لپیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۳۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيْتَرُضَا أَحَدُنَا إِذَا مَسَّ ذِكْرُهُ قَالَ هَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْكَ أَوْ مِنْ جَسَدِكَ [راجع: ۱۶۳۹۵]، [سقط من الميمنية]

(۲۳۳۴۰) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو وضو کرے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرمگاہ بھی تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی ہے۔

(۲۴۳۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو زَكْرِيَا السَّلْمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْفَجْرُ بِالْأَبْيَضِ وَالْمَغْرِبُ وَلَكِنَّهُ الْأَحْمَرُ [راجع: ۱۶۶۰۰]، [سقط من الميمنية]

(۲۳۳۴۱) حضرت طلق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح صادق وہ نہیں ہوتی جو افق میں لمبائی کی صورت پھیلتی ہے، بلکہ وہ سرخی ہوتی ہے جو چوڑائی کی صورت میں پھیلتی ہے۔

(۲۴۲۴۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَلَاذِمٌ حَدَّثَنِي هُوْدَةُ بْنُ قَيْسٍ ابْنُ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَيَبَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ [انظر: ۲۴۲۴۰].

(۲۴۲۴۲) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو دائیں اور بائیں رخسار کی سفیدی تک نظر آتی تھی۔

(۲۴۲۴۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَلَاذِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ وَسِرَاجٌ بْنُ عَقْبَةَ أَنَّ عَمَّةَ قَيْسٍ بِنَ طَلْقٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَوْهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ بَارِضِيَهُمْ بِيَعْنَهُ وَاسْتَوْهُوهُ مِنْ طُحُورِهِ فَضَلَّهُ قَدْ عَا بِمَاءٍ قَتَوَضًا وَتَمَضَّمَصْنَ ثُمَّ صَبَّ فِي إِذَاوَةٍ وَقَالَ اذْهَبُوا بِهَذَا الْمَاءِ فَإِذَا قَدْ مَسَّمُ بَلَدِكُمْ فَأَكْسِرُوا بِبَيْعَتِكُمْ وَأَنْضَحُوا مَكَانَهَا مِنْ هَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوا مَسْجِدًا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا نَخْرُجُ فِي زَمَانٍ كَثِيرٍ السَّمُومِ وَالْحَرِّ وَالْمَاءُ يَنْسِفُ قَالَ قُلْمُوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ يَبْقَى مِنْهُ شَيْءٌ كَثِيرٌ رَطْبٌ قَالَ فَخَرَجْنَا حَتَّى بَلَّغْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِبَيْعَتِنَا وَنَضَحْنَا مَكَانَهَا بِذَلِكَ الْمَاءِ وَاتَّخَذْنَا هَا مَسْجِدًا [راجع: ۱۶۴۰۲] [سقط من الميمينة]

(۲۴۲۴۳) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ وفد کی صورت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، واپسی کے وقت نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک برتن لے کر آیا، نبی ﷺ نے اس میں سے پانی لیا اور تین مرتبہ اسی پانی میں تکی کر دی، پھر اس برتن کا منہ باندھ دیا، اور فرمایا اس برتن کو لے جاؤ اور اس کا پانی اپنی قوم کی مسجد میں چھڑک دینا، اور انہیں حکم دینا کہ اپنا سر بلند رکھیں کہ اللہ نے انہیں رفعت عطا فرمائی ہے، میں نے عرض کیا کہ ہمارے اور آپ کے درمیان کافی طویل فاصلہ ہے، اس برتن کا پانی ہمارے علاقے تک پہنچنے پہنچنے خشک ہو جائے گا، نبی ﷺ نے فرمایا جب خشک ہونے لگے تو اس میں مرید پانی ملا لینا پھر وہاں سے روانہ ہو گئے اور اپنے شہر پہنچ کر اپنا گرگہر جاؤ، اس جگہ پر وہ پانی چھڑکا اور وہاں مسجد بنائی۔

(۲۴۲۴۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَلَاذِمٌ حَدَّثَنَا سِرَاجٌ بْنُ عَقْبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ طَلْقٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَاهُ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ بَنَيْتُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يَقُولُ قَرَّبُوا لِي مَائِي مِنَ الطَّيْنِ فَإِنَّهُ أَحْسَنُكُمْ لَهُ مَسًّا وَأَشَدُّكُمْ مَنَكِبًا [سقط من الميمينة والحديث أخرجه الطبرانی (۸۲۴۲)].

(۲۴۲۴۴) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی ﷺ کے ہمراہ میں نے بھی حصہ لیا ہے نبی ﷺ (میرے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرماتے تھے کہ اگر اس بیماری کے قریب کر دو کیونکہ یہ تم سے اچھے طریقے سے لگا رہا ہے اور تم سے

زیادہ مضبوط کندھے والا ہے۔

(۲۴۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْ يُسْتَحَنَّ حَدَّثَنَا مُلَاذِمٌ عَنْ عُمَرَ وَحَدَّثَنِي هُوْدَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَيْسٍ عَنْ طَلْحٍ عَنْ جَدِّهِ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْأُسْرَى [راجع: ۲۴۲۵]، [سقط من الميمية]۔

(۲۳۳۵) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو دائیں اور بائیں رخسار کی سفیدی تک نظر آتی تھی۔

(۲۴۲۶) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ وَحَدَّثُ فِي كِتَابِ أَبِي بَخْطٍ يَدِهِ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا قَالَ حَدَّثَنِي مُلَاذِمٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَدَغْنِي عَقْرَبٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَقَانِي وَمَسَحَهَا [راجع: ۱۶۴۰۷]، [سقط من الميمية]۔

(۲۳۳۶) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے سامنے مجھے ایک بچھوئے ڈس لیا، نبی ﷺ نے مجھ پر دم کیا اور ہاتھ پھیرا۔

(۲۴۲۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ خُنَيْمٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَلْحٍ الْحَنْفِيُّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْصَلِي أَحَدُنَا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَسَكَّتْ عَنْهُ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ قَالَ طَارِقُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ثَوْبَيْنِ فَصَلَّى فِيهِمَا [راجع: ۱۶۳۹۴]، [سقط من الميمية]۔

(۲۳۳۷) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا حکم پوچھا تو نبی ﷺ نے اپنے تہنید کو چھوڑ کر ایک چادر کو اپنے اوپر مکمل پیٹ لیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز کے بعد فرمایا کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں؟

(۲۴۲۸) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَنْوُونَ الْمَسْجِدَ قَالَ فَكَانَتْ لَهُمْ يَعْجِبُهُ عَمَلُهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ الْمِسْحَاةَ فَخَلَطْتُ بِهَا الطِّينَ فَكَانَتْهُ أَعْجِبُهُ أَخَذْتُ الْمِسْحَاةَ وَعَمِلْتُ فَقَالَ دَعُوا الْحَنْفِيَّ وَالطِّينَ فَإِنَّهُ أَضْيَطُّكُمْ لِلطِّينِ [سقط من الميمية]۔

(۲۳۳۸) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں نبی ﷺ کے ہمراہ میں نے بھی حصہ لیا ہے، نبی ﷺ (میرے متعلق صحابہ رحمہم اللہ سے) فرماتے تھے کہ گارا اس بیماری کے قریب کرو کیونکہ یتیم سے اچھے طریقے سے لگا رہا ہے اور تم سے زیادہ مضبوط کندھے والا ہے۔

(۲۴۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَاذِمٌ عَنْ عُمَرَ وَالسَّحْمِيُّ حَدَّثَنَا سِرَاجٌ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ عَمِّيهِ خَلْدَةَ بِنْتِ طَلْحٍ

قَالَتْ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْحٌ أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَ صَحَابُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي شَرَابٍ نَصْنَعُهُ بَارِضًا مِنْ ثِمَارِنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى قَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى قَامَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ السَّائِلُ عَنِ الْمُسْكِرِ لَا تَشْرَبُهُ وَلَا تَسْقِهِ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَوْ قَوْلَ الَّذِي يُحْلِفُ بِهِ لَا يَشْرَبُهُ رَجُلٌ ابْتِغَاءً لَدُنْهُ سَكْرُهُ فَيَسْقِيهِ اللَّهُ الْخَمْرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۳۹) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران قبیلہ عبد القیس کے ”صحار“ نامی آدمی آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اپنے علاقے میں پھلوں سے جو شراب بناتے ہیں اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا حتیٰ کہ انہوں نے تین مرتبہ یہی سوال دہرایا حتیٰ کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے نماز سے فارغ ہو کر پوچھا کہ نشہ آور چیزوں کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ تم خود بھی اسے نہ چننا اور اپنے کسی مسلمان بھائی کو بھی نہ پلانا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کہ جو آدمی بھی اس کے نشے سے لذت حاصل کرنے کے لئے اسے پیتا ہے اللہ اسے قیامت کے دن اپنی پاکیزہ شراب نہ پلائے گا۔

حَدِيثُ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ الْيَمَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی بن طلحہ یمامی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عِمْسَى بْنِ حَطَّانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَسْتَاهِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [صححه ابن حبان (۲۲۳۷)]. وقد حسنه الترمذی. قال

الالبانی: ضعیف (ابو داود: ۲۰۵ و ۱۰۰۵، الترمذی: ۱۱۶۴ و ۱۱۶۶). قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد

ضعیف. [انظر: ۲۴۲۵۱، ۲۴۲۵۲، ۲۴۲۵۳]، [راجع مسند علی بن ابی طالب: ۶۵۵]، [سقط من الميمينية]

(۲۳۲۴۰) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لیتا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آیا کرؤ کہ اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۲۴۲۵۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عِمْسَى بْنِ حَطَّانَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحٍ قَالَ آتَى إِعْرَابِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَكُونُ بَارِضِ الْفَلَاةِ وَنَكُونُ مِنْ أَحَدِنَا الرُّوَيْحَةُ

وَيَكُونُ فِي الْمَاءِ فَلَمَّا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [راجع: ۲۳۲۵۰] [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۱) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آ کر وضو کرنا اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

(۲۴۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ سَمِعْتُ عِيسَى بْنَ حِطَّانٍ يَحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ بِنِ سَلَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [سقط من الميمنية]

(۲۳۲۵۲) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۲۵۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانٍ عَنْ مُسْلِمٍ بِنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَوْتِيَ النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ [راجع: ۲۴۲۵۰] [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۳) حضرت علی بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے دوبارہ وضو کر لینا چاہیے اور عورتوں کے پاس ان کے پچھلے سوراخ میں نہ آ کر وضو کرنا اللہ حق بات کہنے سے نہیں شرماتا۔

مُسْنَدُ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمارہ بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ شُرَحْبِيلٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ كَتَبَ وَجَدْتُهُ فِي كُتُبِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدٍ بَنِي عَبَادَةَ أَنَّ عُمَارَةَ بْنَ حَزْمٍ شَهِدَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۴) حضرت سعید بن سعد رضی اللہ عنہ کی کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہوئی دیکھی ہے کہ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ شہادت دے رہے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ نے ایک گواہ کی موجودگی میں مدعی سے قسم لے کر اس کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔

(۲۴۲۵۵) حَدَّثَنَا حَسَنٌ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْخَضَرِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ أَنَّ ابْنَ حَزْمٍ إِمَامًا عَمْرُوَ وَإِمَامًا عُمَارَةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَتَكِّي عَلَى قَبْرِ فَقَالَ انْزِلْ مِنَ الْقَبْرِ لَا

تُوذِي صَاحِبَ الْقَبْرِ وَلَا يُؤْذِيكَ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۵۵) حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ (یا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ایک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

مُسْنَدُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن حزم انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْحُدَامِيِّ عَنْ زَيَْادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْخَضَرِيِّ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى قَبْرِ فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ أَوْ لَا تُؤْذِهِ [انظر ۲۴۲۵۷]۔ [سقط من الميمنية]

(۲۳۲۵۶) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ایک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

(۲۴۲۵۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ زَيَْادِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ الْوَيْلُ لَكَ يَا تُؤْذِ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ قَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ زَيَْادُ بْنُ نُعَيْمٍ أَنَّ ابْنَ حَزْمٍ إِذَا عَمَرَهُ وَإِمَا عُمَارَةَ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ [راجع ۲۴۲۵۶]۔ [سقط من الميمنية]۔ [راجع: ۲۴۲۵۶]۔

(۲۳۲۵۷) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا جبکہ میں نے اس کے ساتھ ایک لگا رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا قبر سے نیچے اترؤ صاحب قبر کو اذیت نہ دو تا کہ کوئی تمہیں اذیت نہ دے۔

(۲۴۲۵۸) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ عَرَضْتُ أَوْ قَالَ عَرَضْتُ رُفِيَةَ النَّهْشَبِيَّةَ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا بِهَا [قال الألباني: ضعيف (ابن ماجه: ۳۵۱۹)]۔ [سقط من التيمنية]۔

(۲۳۲۵۸) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یا کسی اور شخص نے سانپ کے ڈسے کا منتر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دے دی۔

(۲۴۲۵۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي قَالَ لَمَّا قِيلَ عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ قُتِلَ عَمَارٌ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَعْلَهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۷۹۳۱]

(۲۳۲۵۹) محمد بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن ماس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں بتایا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عمار کو ایک باغی گروہ قتل کر دے گا۔

(۲۴۳۶۰) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ أَنَّ النَّضَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ [قال الألباني: صحيح بما قبله (الترمذي: ۹۵/۴) قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف]. [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۶۰) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر مت بیٹھا کرو۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۴۳۶۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو سُفْيَانَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَمَةِ الْمُؤْمِنِ تَعْلُقُ فِي سَجَرِ الْحَيَةِ حَتَّى يَرْجِعَهَا اللَّهُ إِلَى جَسَدِهِ [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۵۸۶۸]

(۲۳۲۶۱) حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے، تا آنکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس کے جسم میں واپس لوٹا دیں گے۔

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ عَمِيرَةَ وَيُقَالُ عَمِيرُ الْأَسَدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت مالک بن عمیرہ (عمیرہ) اسدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسْمَاقِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَفْوَانَ مَالِكِ بْنَ عَمِيرَةَ الْأَسَدِيَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ عَمِيرَةَ يَقُولُ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَبَلَ أَنِّي يَهَاجِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَرَى مَنًى رَجُلٌ سَرَاوِيلَ فَأَرْجَحُ لِي [سقط من الميمنية]. [راجع: ۱۹۳۰۹]

(۲۳۲۶۲) حضرت ابو صفوان بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ہجرت سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شلوار فروخت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی قیمت جیکتی ہوئی تول کر دی۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدَّيْلِيِّ رضي الله عنه

حضرت نوفل بن معاویہ دلی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۶۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الْمِصْرِيُّ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ الْبَغَارِيِّ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ الدَّيْلِيَّ وَهُوَ جَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ مِنْ فَاتِنَةٍ فَكَانَتْما وَتَرَّ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْعَصْرُ [قال الألساني: صحيح (النسائي: ۲۳۷/۱) ۲۳۸] قال شعيب: صحيح مرفوعاً. [سقط من الميمينية].

(۲۳۳۶۳) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نوفل کہنے لگے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے کہ اگر وہ کسی سے فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وہ نماز عصر ہے۔

(۲۴۳۶۴) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَهَاشِمٌ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَاتِنَةُ الصَّلَاةِ فَكَانَتْما وَتَرَّ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ قَالَ هَاشِمٌ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَأَبِي بَكْرٍ مَا هَذِهِ قَالَ الْعَصْرُ قَالَ يَزِيدُ فِي حَدِيثِهِ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ لَا أَذْرِي قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَمَّا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي حَدَّثَنَاهُ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَاتِنَةُ الصَّلَاةِ فَكَانَتْما وَتَرَّ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ [راجع: ۲۴۰، ۴۲]. [سقط من الميمينية].

(۲۳۳۶۳) حضرت نوفل رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک بازار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نوفل کہنے لگے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایسی ہے کہ اگر وہ کسی سے فوت ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال و دولت تباہ ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے وہ نماز عصر ہے۔

(۲۴۳۶۵) حَدَّثَنَا قَزَارَةُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ مُطْعِمٍ بْنِ الْأَسودِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الدَّيْلِيِّ مِثْلَ حَدِيثِ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِنْ فَاتِنَةٍ فَكَانَتْما وَتَرَّ أَهْلَهُ وَمَا لَهُ [سقط من الميمينية]

(۲۳۳۶۵) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَضْرَتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۲۴۳۶۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي رَبِيبَةٍ لَنَا فَتَكْفَلُهَا قَالَ أَرَأَاهَا زَيْنَبُ ثُمَّ جَاءَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا فَعَلْتَ بِالْجَارِيَةِ قَالَ تَرَكْتُهَا عِنْدَ أُمِّهَا قَالَ فَمَجِئِي مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لَتَعْلَمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْامِي فَقَالَ أَفَرَأَيْتَ قُلُوبَ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ثُمَّ نَمَّ عَلَى خَاتَمِهَا فَإِنَّا بِرَأَةِ مِنَ الشُّرُوكِ [صححه ابن حبان (۷۹۰، ۵۵۲۶) قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۵۰۵۵، الترمذی: ۳۴۰۳). قال شعب: حسن على اختلاف في إسناده]. [راجع: ۲۴۲۱۷، [سقط من الميمية]

(۲۳۲۶۲) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے، کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے، نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۶۷) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ ظَنَرًا لَأُمِّ سَلَمَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَجِئِي مَا جِئْتُ قَالَ جِئْتُ لَتَعْلَمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ عِنْدَ مَنْامِي قَالَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عِنْدَ مَنْامِكَ فَإِنَّا بِرَأَةِ مِنَ الشُّرُوكِ [راجع: ۲۴۲۱۷، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۶۷) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے اس کی پرورش تمہارے ذمے ہے، کچھ عرصے بعد میں دوبارہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اس بچی کا کیا بنا؟ میں نے کہا کہ وہ اپنی ماں کے پاس ہے، نبی ﷺ نے پوچھا کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی دعاء سکھا دیجئے جو میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں، نبی ﷺ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ جُلِّيَ أَفْرَأُ عِنْدَ مَنْامِكَ فَإِنَّا بِرَأَةِ مِنَ الشُّرُوكِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ [انظر ما بعده]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۶۸) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو

اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

(۲۴۳۶۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ قُرُوءَةَ الْأَشْجَعِيِّ يُوقِعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ لِرَجُلٍ أَفْرَأَ عِنْدَ مَنَامِكَ قُلُوبُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ [راجع ما قبله] [سقط من الميمينية].

(۲۳۳۶۹) حضرت نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھایا کرو

اور اس کی آخری آیت پڑھتے پڑھتے سو جایا کرو کہ یہ شرک سے براءت کا اعلان ہے۔

مُسْنَدُ الْوَزَاعِ وَقِيلَ الزَّارِعِ بْنِ عَامِرٍ الْعَبْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت وازع یا زارع بن عامر عبدی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَمِعْتُ هُنْدَ بِنْتَ الْوَزَاعِ أَنَّهَا سَمِعَتْ

الْوَزَاعَ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَشْجَعُ الْمُنْدِرُ بْنُ عَالِدٍ أَوْ عَالِدِ بْنِ الْمُنْدِرِ وَمَعَهُمْ

رَجُلٌ مُصَابٌ فَأَتَتْهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُتِبَا مِنْ

رَوَاجِلِهِمْ فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلُوا يَدَهُ ثُمَّ نَزَلَ الْأَشْجَعُ فَعَقَلَ رَاحِلَتَهُ وَأَخْرَجَ عَيْتَهُ فَفَتَحَهَا

فَأَخْرَجَ ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ مِنْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ أَتَى رَوَاجِلَهُمْ فَعَقَلَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَشْجَعُ إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ الْحِلْمُ وَالْإِنَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ

اللَّهِ أَنَا تَخَلَّفْتُهِمَا أَوْ جَبَلْنِي اللَّهُ عَلَيْهِمَا قَالَ بَلَى اللَّهُ جَبَلَكَ عَلَيْهِمَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى

خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَالَ الْوَزَاعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مَعِيَ خَالًا لِي مُصَابًا فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُ فَقَالَ أَتَيْنَ هُوَ

أَتَيْنِي بِهِ قَالَ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ الْأَشْجَعُ أَلْبَسْتُهُ ثَوْبَيْنِ فَأَتَيْتُهُ فَأَخَذَهُ مِنْ وَرَائِهِ يُرْفَعُهُمَا حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ

إِبْطِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بَطْنَهُ فَقَالَ أَخْرَجْ عَدُوَّ اللَّهِ قَوْلِي وَجْهَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ يَنْظُرُ رَجُلٌ صَحِيحٌ [استانده ضعیف].

قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۵۲۲۵). [سقط من الميمينية].

(۲۳۳۷۰) حضرت وازع یا زارع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور اشجعی (منذر بن عائد یا عائد بن منذر) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے ہمارے ساتھ دوسرے لوگوں میں ایک بیمار آدمی بھی تھا وہ لوگ جب نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو انہیں دیکھتے ہی اپنی

سوار یوں سے چھٹائیں لگائیں اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے دست مبارک کو بوسہ دینے لگے جبکہ اشجعی نے اتر کر

پہلے اپنی سواری کو رسی سے باندھا اپنا سامان نکال کر اسے کھولا اس میں سے دو سفید کپڑے نکال کر انہیں زیب بدن کیا اور

لوگوں کی سوار یوں کو بھی رسی سے باندھا پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اے اشجعی! تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جو اللہ کو پسند ہیں بردباری اور وقار انہوں نے عرض کیا

یا رسول اللہ! میری یہ دونوں عادتیں مصنوعی ہیں یا اللہ نے فطری طور پر مجھ میں رکھ دی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے فطری طور پر تمہارے اندر انہیں رکھ دیا ہے، انہوں نے یہ سن کر کہا اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے فطری طور پر ایسی خوبیاں عطا فرمائیں جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔

پھر وازع نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ساتھ میرے ماموں بھی آئے ہیں لیکن وہ بیمار رہتے ہیں آپ ان کے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے، نبی ﷺ نے فرمایا وہ کہاں ہیں؟ انہیں میرے پاس لاؤ چنانچہ میں نے اسی طرح کیا جیسے اشج نے کیا تھا کہ انہیں صاف سترے پکڑے پہنا دیے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، نبی ﷺ نے انہیں پیچھے سے پکڑ کر ان کے ہاتھ اتنے بلند کئے کہ ہم ان کی بغل کی سفیدی دیکھنے لگے، پھر نبی ﷺ نے ان کی پشت پر ایک ضرب لگا کر فرمایا اے دشمن خدا! نکل جا، اس نے جب چہرہ پھیر کر دیکھا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست آدمی کی طرح دیکھ رہا تھا۔

مُسْنَدُ أَبِي أُمَامَةَ الْخَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو امامہ خارثی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّهُ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ أَحَدِ بَنِي حَارِثَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ رَجُلٌ حَقَّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِمِمْبِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ كَانَ مِمْبًا مِمْبًا مِنْ أَرَاكِ [راجع: ۲۲۵۹۴]، [سقط من الميمية]۔

(۲۴۷۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو؟ نبی ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک سواک ہی ہو۔

(۲۴۷۲) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ يُعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ السُّلَمِيُّ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِمْبِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ [راجع: ۲۲۵۹۴]، [سقط من الميمية]۔

(۲۴۷۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے۔

(۲۴۷۳) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِمِمْبِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ

الْحَنَّةَ وَأَوْجَبَ لَهُ النَّارَ قَالُوا وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا قَالَ وَإِنْ قَضِيًّا مِنْ أَرَكَ يَقُولُهَا ثَلَاثًا [راجع: ۲۲۵۹۴]، [سقط من الميمية].

(۲۳۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مار لیتا ہے، اللہ اس کے لئے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور جنت کو اس پر حرام قرار دے دیتا ہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر چہ توڑی سی چیز ہو؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چہ پہلو کے درخت کی ایک شاخ ہی ہو۔

(۲۴۷۷۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحٍ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَذَاذَةُ مِنَ الْإِيمَانِ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۴۱۱۸، ابوداود: ۴۱۶۱)] قال شعيب: اسنادہ حسن [

(۲۳۷۳) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فطری سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَبِي جُهَيْمٍ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو جہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۷۷۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ إِلَيَّ أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الرَّحْلِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْلِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْلِ وَهُوَ يُصَلِّي كَانَ لَأَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ لَأَذْرِي عَامًا أَوْ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا خَيْرَ لَهُ مِنْ ذَلِكَ [راجع: ۱۷۶۸۱]، [سقط من الميمية].

(۲۳۷۷۵) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس تک کھڑا رہے یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن فرمایا، مہینے یا سال فرمایا؟

(۲۴۷۷۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَرْسَلَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ إِلَيَّ أَبِي جُهَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ أَسْأَلُهُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قِيمَنْ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَأَنْ يَقُومَ فِي مَقَامِهِ خَيْرَ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَلَا أَذْرِي قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا [راجع: ۱۷۶۸۱]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۷۲) بسر بن سعید کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ کے پاس وہ حدیث پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے متعلق سن رکھی تھی، انہوں نے فرمایا میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ انسان کے لئے نمازی کے آگے سے گزرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے کہ وہ چالیس تک کھڑا رہے، یہ مجھے یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے دن فرمایا، مینے یا سال فرمایا؟

(۲۳۲۷۷) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِيُّ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ثِقَةً فِيمَا بَلَغَنِي عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَعْضِ حَاجَتِهِ نَحْوَ بَنِي حَمَلٍ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ أَحْصَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَضَحَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ [راجع: ۱۷۶۸۲] [سقط من الميمية]

(۲۳۲۷۷) غیر ”جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آ زاد کردہ غلام ہیں“ کہتے ہیں کہ میں اور عبد اللہ بن یسار ”جو حضرت مہمون بن حنفیہ کے آ زاد کردہ غلام تھے“ حضرت ابو جہیم بن حارث رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ، بڑھ چل کر طرف سے آ رہے تھے کہ راستے میں ایک آدمی سے ملاقات ہو گئی، اس نے سلام کیا لیکن نبی ﷺ نے جواب نہیں دیا، بلکہ ایک دیوار کی طرف متوجہ ہوئے اور چہرے اور ہاتھوں پر اس سے تیمم کیا اور پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

بَقِيَّةُ مُسْنَدِ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو رفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۳۲۷۸) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ قَالَا حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ الْعَدَوِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يُسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ ثُمَّ أَتَى بِكُرْسِيِّ خَلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا فَفَعَّدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ يَعْلَمُنِي وَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لِي حَدِيثُهُ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ أَرَاهُ رَأَى حَشْبًا أَسْوَدَ حَشْبَهُ حَدِيدًا [راجع: ۲۱۰۳۳] [سقط من الميمية]

(۲۳۲۷۸) حضرت ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک مسافر آپ کے پاس اپنے دین کے متعلق پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہے جو اپنے دین کے متعلق کچھ نہیں جانتا، نبی ﷺ میری طرف متوجہ ہو گئے، ایک کرسی لائی گئی اور نبی ﷺ اس پر بیٹھ گئے، اور مجھے وہ بات سکھانے

لگے جو اللہ نے انہیں سکھائی تھیں، پھر اپنے خطبے کی طرف آئے اور اسے مکمل کیا۔
(۲۶۲۷۹) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ قَالَ أَبُو رِقَاعَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَدِيٍّ آتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع: ۲۱۰۳۳] [سقط من الميمينية].
(۲۳۲۷۹) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حضرت ابو زہیر ثقفی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۶۲۸۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بِالنَّوَةِ أَوْ بِالنَّوَةِ مِنَ الطَّائِفِ يَوْمَئِذٍ أَنْ تَعْلَمُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عِضَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالنَّاءِ الْحَسَنِ وَالْفَنَاءِ السَّيِّئِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۸۰) ابوبکر بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو زمانہ نبوت میں طائف میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے لوگو! غفر یہ تم اہل جنت اور اہل جہنم یا اچھوں اور بدوں میں امتیاز کر سکو گے، ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کی اچھی اور بری تعریف کے ذریعے کیونکہ تم لوگ ایک دوسرے کے متعلق زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ

عبد اللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت

(۲۶۲۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ كَعْبَ بْنَ الْأَشْرَفِ كَانَ يَهْجُو النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مَعَاذٍ أَنْ يَبْعَثَ إِلَى خُمُسَةِ نَفَرٍ فَأَتَوْهُ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ قَرِيبٍ فِي الْعَوَالِي فَلَمَّا رَأَوْهُمْ دَعَرُ مِنْهُمْ قَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا إِلَيْكَ لِحَاجَةٍ فَقَالَ فَلْيَدْنُ إِلَى بَعْضِكُمْ فَلْيَحْدِثْنِي بِحَاجَتِهِ فَقَدْ نَزَلْنَا مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا جِئْنَاكَ لِنَبِّعَكَ أَذْرُعًا لَنَا قَالَ وَاللَّهِ إِنْ فَعَلْتُمْ لَقَدْ جَهِدْتُمْ مِنْذُ نَزَلَ هَذَا الرَّجُلُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ أَوْ قَالَ بِكُمْ فَوَاعِدُوهُ أَنْ يَأْتُوهُ بَعْدَ هَذِهِ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَجَاؤُوهُ فَقَامَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا جَاءَ هَذَا لَوَ لَاءٍ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ لَشَيْءٍ مِمَّا تَحِبُّ قَالَ إِنَّهُمْ قَدْ حَدَّثُونِي بِحَاجَتِهِمْ فَلَمَّا دَنَا مِنْهُمْ اعْتَنَقَهُ أَبُو عُبَيْسٍ وَعَلَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ بِالسَّيْفِ وَطَعَنَهُ

فِي خَاصِرَتِهِ فَقَتَلُوهُ فَلَمَّا أَصْبَحَتِ الْيَهُودُ عَدَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قُتِلَ سَيِّدُنَا عِمْلَةً
فَدَعَوْهُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ يَهْجُوهُ فِي أَشْعَارِهِ وَمَا كَانَ يُؤْذِيهِ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْ يَكُتَبَ بَيْنَهُ وَيَبْتَنَّهُمْ كِتَابًا قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْكِتَابُ مَعَ عَلِيٍّ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۱) عبد اللہ بن کعب کی اپنے چچا سے روایت ہے کہ کعب بن اشرفؓ کی شان میں گستاخی کے اشعار کہا کرتا تھا
نبیؐ نے حضرت سعد بن معاذؓ کو حکم دیا کہ اس کی طرف پانچ آدمیوں کی ایک جماعت بھیجیں وہ لوگ کعب کے پاس پہنچے
وہ مقام ”عوالی“ میں اپنی قوم کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا انہیں دیکھ کر وہ گھبرا گیا اور ان سے کہنے لگا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے
بتایا کہ ہم تمہارے پاس ایک ضرورت سے آئے ہیں کعب نے کہا کہ پھر تم میں سے ایک آدمی میرے قریب آ جائے اور اپنی
ضرورت بیان کرے چنانچہ ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس سے کہا کہ ہم تمہیں اپنی زر ہیں بیچنے کے لئے آئے ہیں اس نے کہا
واقفی تم یہ تک کرنے پر مجبور ہو گئے جب سے یہ آدمی تمہارے پاس آیا ہے تم اس وقت سے مشقت میں پڑ گئے ہو بہر کیف
انہوں نے اس سے یہ طے کر لیا کہ وہ رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد اس کے پاس آئیں گے۔

چنانچہ رات ہونے پر جب وہ لوگ کعب کے پاس پہنچے تو کعب ان سے ملنے کے لئے نکلا اس کی بیوی نے اس سے کہا
کہ یہ لوگ اس وقت کوئی اچھا ارادہ لے کر نہیں آئے کعب نے کہا کہ انہوں نے میرے سامنے اپنی ضرورت بیان کر دی تھی
جب وہ ان کے قریب پہنچا تو ابوعبسؓ نے اس کو گردن سے پکڑا اور محمد بن مسلمہؓ اس پر تلوار لے کر چڑھ گئے اور اس کی
کوکھ میں نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا صبح ہوئی تو یہودی لوگ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو
دھوکے سے کسی نے قتل کر دیا ہے نبیؐ نے انہیں وہ تمام اشعار یاد دلوائے جن سے وہ نبیؐ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور
نبیؐ کو ایذا دیتا تھا پھر نبیؐ نے انہیں دعوت دی کہ اپنے اور ان کے درمیان ایک معاہدہ لکھ لیں راوی کہتے ہیں کہ وہ
دستاویر حضرت علیؓ کے پاس تھیں۔

(۲۴۲۸۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جِئَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحَقِيقِ بِخَيْمَتَيْنِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصَّبَيَّانِ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۲) ابن کعب اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے جب خیبر کی طرف ابن ابی الحقیق کے پاس ایک دستہ روانہ فرمایا
تو اسے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

(۲۴۲۸۳) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ كَعْبٍ فَلَدَّكَ نَحْوَهُ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

سادس عشر الانصار

مُسْنَدُ الثَّلَبِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْعَنْبَرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ثلب بن ثعلبہ انبروی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۸۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَدَّاءَ عَنْ أَبِي بَشْرِ الْعَنْبَرِيِّ ابْنِ الثَّلَبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ نَصِيحَالَهُ مِنْ مَمْلُوكٍ فَلَمْ يَضْمَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبِي كَذَا قَالَ غُنْدَرُ ابْنُ الثَّلَبِ وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ الثَّلَبِ وَكَانَ شُعْبَةُ فِي لِسَانِهِ شَيْءٌ يَعْنِي لُغَةً وَلَعَلَّ غُنْدَرًا لَمْ يَفْهَمْ عَنْهُ [سقط من الميمية]

(۲۴۲۸۴) حضرت ثلب بن ثعلبہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی غلام میں اپنی ملکیت کا حصہ آزاد کر دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دوسرا حصہ آزاد کرانے کا ضامن نہیں بنایا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ثابت بن ودیعہ انصاری رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۴۲۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ أَمَّةٌ مُسِيخَةٌ وَاللَّهِ أَعْلَمُ [راجع: ۱۸۰۹۷]، [سقط من الميمية]

(۲۴۲۸۵) حضرت ثابت بن ودیعہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی چند عدد گاوہ شکار کر کے لایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک امت کی شکلیں مسخ کر دی گئی ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ شاید یہ وہی ہو۔

مُسْنَدُ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ الْمُطَّلِبِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت رکانہ بن عبد یزید مطلق رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۸۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ قَالَ وَاحِدَةً قَالَ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قَالَ هُوَ مَا أَرَدْتُ [صححه الحاكم ((المستدرک)) (۱۹۹/۲)] قال الترمذی: لا

نعرفه إلا من هذا الوجه وقال البخاری: فيه اضطراب قال الألبانی: ضعيف (ابو داؤد: ۲۲۰۸، الترمذی: ۱۱۷۷، ابن

ماجة: ۲۰۵۱] . [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۶) حضرت ركانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو ”طلاق البتہ“ دے دی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس کا تذکرہ کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ اس سے تمہارا کیا مقصد تھا؟ انہوں نے عرض کیا ایک طلاق دینے کا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم کھا کر کہو انہوں نے قسم کھا کر کہا (کہ میرا یہی ارادہ تھا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری نیت کے مطابق طلاق ہوئی۔

(۲۴۲۸۷) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمٍ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۷) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْجَارُودِ الْعَبْدِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت جارود و عبدی رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیثیں

(۲۴۲۸۸) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْحَذَمِيِّ عَنْ الْجَارُودِ قَالَ قُلْتُ أَوْ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّفْظَةُ نَجِدُهَا قَالْ أَنْشُدْهَا وَلَا تَكُفُّمْ وَلَا تَغَيِّبُ فَإِنْ وَجَدْتُ رَبَّهَا فَأَذْفَعُهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَمَالُ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ مِنْ شَيْءٍ [راجع: ۲۱۰۳۴، ۲۱۰۳۵، ۲۱۰۳۷، ۲۱۰۳۸، ۲۱۰۳۹، ۲۱۰۴۰، ۲۱۰] سقط

من الميمنية]

(۲۳۲۸۸) حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یا کسی اور آدمی نے بارگاہِ نبوت میں اور گمشدہ گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ تمہیں مل جائے تو اس کا اعلان کرو، اسے چھپاؤ اور نہ غائب کرو، اگر کوئی اس کی شناخت کر لے تو اسے دے دو، ورنہ وہ اللہ کا مال ہے، وہ جسے چاہتا ہے دے دیتا ہے۔

(۲۴۲۸۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ [سقط من الميمنية].

(۲۳۲۸۹) حضرت جارود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کی لپٹ ہوتی ہے اس کے قریب بھی نہ جانا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفَهْرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت ضحاک بن قیس فہری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۹۰) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ كَتَبَ إِلَى قَيْسِ بْنِ الْهَيْثَمِ حِينَ مَاتَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَا بَعْدَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ وَفِتْنًا كَقَطْعِ الدُّخَانِ يَمُوتُ فِيهَا قَلْبٌ

الرَّجُلِ كَمَا يَمُوتُ بَدَنُهُ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ فِيمَا أَقْرَامُ خَلَقَهُمْ وَدِينَهُمْ بَعْرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا قَلِيلٍ وَإِنْ يَزِيدُ بَنُ مَعَاوِيَةَ قَدْ مَاتَ وَأَنْتُمْ إِخْوَتُنَا وَأَشِقَاؤُنَا فَلَا تَسْبِقُونَا بِشَيْءٍ حَتَّى نَخْتَارَ لَأَنْفُسِنَا [راجع: ۱۵۸۴۵]، [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۰) حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جب یزید کا انتقال ہوا تو حضرت ضحاک بن قیس رحمہ اللہ نے قیس بن ہاشم کے نام خط میں لکھا سلام علیک، اما بعد! میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت سے پہلے فتنے اس طرح آئیں گے جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے ہوتے ہیں، کچھ فتنے ایسے ہوں گے جو دھوئیں کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، ان فتنوں میں انسان کے جسم کی طرح اس کا دل بھی مر جائے گا، انسان صبح کو مؤمن اور شام کو کافر ہوگا، اسی طرح شام کو مؤمن اور صبح کو کافر ہوگا، لوگ اپنے اخلاق اور دین کو دنیا کے تھوڑے سے ساز و سامان کے بدلے بیچ دیا کریں گے۔

اور یزید بن معاویہ فوت ہو گیا ہے، تم لوگ ہمارے بھائی اور ہمارے بھائی ہو، اس لئے تم ہم پر سبقت لے جا کر کسی حکمران کو منتخب نہ کر لینا، یہاں تک کہ ہم خود اپنے لیے کسی کو منتخب کر لیں۔

مُسْتَدَلَاً عُلُقَمَةُ بْنُ رَمْثَةَ الْبَلَوِيِّ رحمہ اللہ

حضرت علقمہ بن رمثہ بلوی رحمہ اللہ کی حدیث

(۲۴۲۹۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ الْبَلَوِيِّ عَنْ عُلُقَمَةَ بْنِ رَمْثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عُمَرُو بْنَ الْعَاصِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَتَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا قَالَ فَتَدَا كَرْنَا كُلٌّ مِنْ أَسْمُهُ عُمَرُو قَالَ فَتَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا قَالَ ثُمَّ نَعَسَ الْغَالِفَةَ فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ عُمَرَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ عُمَرُو هَذَا قَالَ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ قُلْنَا وَمَا شَأْنُهُ قَالَ كُنْتُ إِذَا نَدَبْتُ النَّاسَ إِلَى الصَّدَقَةِ جَاءَ فَاجْرَلٍ مِنْهَا فَأَقُولُ يَا عُمَرُو أَنْتَ لَكَ هَذَا قَالَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَصَدَّقَ عُمَرُو إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا كَثِيرًا قَالَ زُهَيْرُ بْنُ قَيْسٍ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا لَزَمَ هَذَا الْبَدَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا كَثِيرًا حَتَّى أَمُوتَ [سقط من الميمينية].

(۲۳۲۹۱) حضرت علقمہ بن رمثہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن عاص رحمہ اللہ کو بحرین کی طرف بھیجا پھر خود ایک دستہ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، دوران سفر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آئی، پھر ہوشیار ہو کر فرمایا عمرو پر اللہ کی رحمت نازل ہو، یس کر ہم لوگ عمرو نام کے تمام افراد کو ذہن میں لانے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ اونگھ آئی۔ پھر

ہوشیار ہو کر فرمایا عمرو پر اللہ کی رحمت نازل ہو تین مرتبہ اسی طرح ہوا پھر ہم نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ عمر و کون ہے؟ فرمایا عمرو بن عاص! ہم نے پوچھا کہ انہیں کیا ہوا؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں جب بھی لوگوں کو صودہ کی ترغیب دیتا تھا وہ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ عمرو! یہ کہاں سے آیا؟ وہ جواب دیتے کہ اللہ کی طرف سے! اور عمرو نے سچ کہا! کیونکہ اللہ کے پاس خیر کثیر ہے۔

زہیر بن قیس کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے سوچ لیا کہ مرتے دم تک اس شخص کے ساتھ رہوں گا جس کے حوالے سے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ کے پاس خیر کثیر ہے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ الْحَنَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت علی بن شیبان حنفی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۹۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُثَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ شَيْبَانَ الْحُسَيْنِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ [راجع: ۱۶۳۹۳]، [سقط من الميمية]

(۲۳۲۹۲) حضرت طلح بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے درمیان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

(۲۶۲۹۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مُلَاذِمُ بْنُ عَمِيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَرَدًّا خَلْفَ الصَّفِّ فَوَلَّفْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْصَرَفَ الرَّجُلُ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ لَهُ اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ فَلَا صَلَاةَ لِمَنْ خَلْفَ الصَّفِّ [راجع: ۱۶۴۰۶]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۹۳) حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہے، تو نبی ﷺ ٹھہر گئے، جب وہ آدمی بھی نماز سے فارغ ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی نماز از سر نو پڑھو، کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہوئے آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۶۲۹۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الشَّقَرِيُّ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى رَجُلٍ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي رُكُوعِهِ وَفِي سُجُودِهِ [راجع: ۱۶۳۹۳]، [سقط من الميمية].

(۲۳۲۹۴) حضرت طلح بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کو نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود کے

درمیان اپنی پشت سیدھی نہیں کرتا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبِ النَّمَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمرو بن تغلب نمری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۲۹۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَ نَاسًا وَمَنَعَ نَاسًا قَبْلَهُمْ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنِّي أَطْعَمْتُ نَاسًا وَتَرَكْتُ نَاسًا فَعَتَبُوا عَلَيَّ وَإِنِّي لَأُعْطِي الْعَطَاءَ الرَّجُلَ وَغَيْرَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ وَإِنَّمَا أُعْطِيهِمْ لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْهَلَعِ وَالْحَزَنِ وَأَمْنَعُ قَوْمًا لِمَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَبَرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ قَالَ عَمْرُو قَمَا يَسْرَتْنِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُرُ النَّعَمِ [راجع: ۲۰۹۴۸]۔ [سقط: من: الميمنية]۔

(۲۴۲۹۵) حضرت عمرو بن تغلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس کوئی چیز آئی، نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو وہ دے دی اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیا، بعد میں نبی ﷺ کو معلوم ہوا کہ جن لوگوں کو نبی ﷺ نے چھوڑ دیا ہے، وہ کچھ خفا ہیں اور باتیں کر رہے ہیں، تو نبی ﷺ پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا میں کچھ لوگوں کو دے دیتا ہوں اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں، حالانکہ مجھے چھوڑ دیتا ہوں، وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے جسے دیتا ہوں، میں کچھ لوگوں کو صرف اس لئے دیتا ہوں کہ ان کے دل بے صبری اور بخل سے لرزے ہوتے ہیں اور کچھ لوگوں کو اس غنا اور خیر کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہوئی ہے، ان ہی میں سے عمرو بن تغلب بھی ہے، میں اس وقت نبی ﷺ کے بالکل سامنے بیٹھا ہوا تھا، مجھے پسند نہیں کہ نبی ﷺ کے اس کلمے کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی ملیں۔

(۲۴۲۹۶) حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِصَّ الْمَالُ وَيَكْثُرَ الْقَلَمُ وَيَنْفُسُوا التَّجَارَةَ قَالَ قَالَ عَمْرُو فَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَسْبِعُ الْبَيْعَ فَيَقُولُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ وَيُلْتَمَسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ وَلَا يُوجَدُ [سقط: من: الميمنية]۔ [صححه الحاكم (۷/۷۷)۔ قال الألبانی: صحيح (السنن: ۷/۲۴۴)۔]

(۲۴۲۹۶) حضرت عمرو بن تغلب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا علامات قیامت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مال و دولت خوب بیکھل اور بڑھ جائے گا، قلم کا ظہور ہوگا اور تجارت خوب وسیع ہو جائے گی عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی خرید و فروخت کرے گا تو کہے گا کہ پہلے میں بنو فلان کے تاجروں سے مشورہ کر لوں، اور ایک بڑے محلے میں کاتب کو تلاش کیا جائے گا لیکن وہ نہیں ملے گا۔

بَقِیَّةُ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ الْجُهَنِّیِّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۹۷) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ ابْنُ سَبْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ الْجُهَنِّیِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي لِأَقُومَ فَقَالَ أَقْعُدْهُمْ قَالَ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي لِأَقُومَ فَقَالَ أَقْعُدْ فَقَالَ الثَّالِثَةُ فَقُلْتُ مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِنْ حِمَيْرٍ [سقط من الميمية]

(۲۳۳۹۷) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین مجلس میں سے جس کا تعلق قبیلہ معد سے ہو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے میں نے کھڑے ہونے کے لئے اپنے کپڑے سینے تو نبی ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو پھر دوبارہ اعلان فرمایا تین مرتبہ اسی طرح ہوا بالآخر نبی ﷺ سے میں نے پوچھ ہی لیا کہ یا رسول اللہ! ہم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ حیر سے۔

(۲۴۳۹۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ الرَّبِيعِ ابْنِ سَبْرَةَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ مَرْوَةَ الْجُهَنِّیِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَعَدٍّ فَلْيَقُمْ فَقُمْتُ فَقَالَ أَقْعُدْ فَصَنَعَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ أَقُومُ فَيَقُولُ أَقْعُدْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قُلْتُ مِمَّنْ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْتُمْ مَعَسَرٌ قُضَاعَةٌ مِنْ حِمَيْرٍ قَالَ عَمْرُو فَكُتِمْتُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً [سقط من الميمية].

(۲۳۳۹۸) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا حاضرین مجلس میں سے جس کا تعلق قبیلہ معد سے ہو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے میں نے کھڑے ہونے کے لئے اپنے کپڑے سینے تو نبی ﷺ نے فرمایا بیٹھے رہو پھر دوبارہ اعلان فرمایا تین مرتبہ اسی طرح ہوا بالآخر نبی ﷺ سے میں نے پوچھ ہی لیا کہ یا رسول اللہ! ہم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا قبیلہ حیر سے۔

(۲۴۳۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عِيسَى بْنِ عَلْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْوَةَ الْجُهَنِّیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَهِدْتُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّيْتُ الْخُمْسَ وَأَدَّيْتُ زَكَاةَ مَالِي وَصُمْتُ ذَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى هَذَا كَانَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَكَذَا وَنَضَبَ إِبْصَعِيهِ مَا لَمْ يَعْزُ وَالِدَايَهُ [سقط من الميمية].

(۲۳۳۹۹) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس بات

کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص ان اعمال پر ثابت قدم رہے ہوئے فوت ہوگا وہ قیامت کے دن انبیاء کرام علیہم السلام، صدیقین علیہم السلام اور شہداء علیہم السلام کے ساتھ اس طرح ہوگا یہ کہہ کر نبی ﷺ نے اپنی انگلی کو کھڑا کر کے اشارہ کیا تا وقتیکہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرے۔

(۲۴۲۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّانِي عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يُغْلِقُ بَابَهُ عَنْ ذِي الْخَلَّةِ وَالْحَاجَةِ وَالْمُسْكِنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَّتِهِ وَمُسْكِنَتِهِ [راجع ۱۸۱۹۶] [سقط من الميمنية]

(۲۴۳۰۰) حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے معاویہ! میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو حکمران یا والی ضرورت مندوں، فقیروں اور مسکینوں کے سامنے اپنے دروازے بند رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات، اور فقر و مسکنت کے سامنے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے، (چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک آدمی کو مقرر کر دیا)۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُوَلَّى أَبِي اللَّهِمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ ”جو کہ آبی اللحم کے آزاد کردہ غلام تھے“ کی حدیثیں

(۲۴۲۰۱) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوَلَّى أَبِي اللَّهِمِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْبَابِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي رَأْفَعًا بَطْنُ كَفِّهِ [سقط من الميمنية]

(۲۴۳۰۱) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو ”احجار الزیت“ نامی جگہ پر (جو مقام زوراء کے قریب ہے، کھڑے ہو کر) دعاء استسقاء کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت نبی ﷺ نے ہتھیلیوں کے اندر نوئی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کیا ہوا تھا۔

(۲۴۲۰۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُوَلَّى أَبِي اللَّهِمِ قَالَ كُنْتُ أَرْعَى بِدَايَتِ الْحَيْشِ فَأَصَابَتْنِي خَصَاصَةٌ فَلَذَكْرْتُ ذَلِكَ لِبَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلُّونِي عَلَى حَانِئٍ لِبَعْضِ الْأَنْصَارِ فَقَطَّعْتُ مِنْهُ أَقْنَاءً فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِإِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَّتِي فَأَعْطَانِي فَنَوَّأَ وَاحِدًا وَرَدَّ سَائِرَهُ إِلَى أَهْلِهِ [سقط من الميمنية]۔

(۲۴۳۰۲) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ ہجرت کے ارادے سے آ رہا تھا، جب ہم مدینہ منورہ کے

قریب پہنچے تو میرے آقا مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے اور مجھے اپنی سواری کے پاس چھوڑ گئے، کچھ دیر بعد مجھے سخت قسم کی ہموک نے ستایا، اسی اثناء میں مدینہ منورہ سے باہر آنے والا ایک آدمی میرے پاس سے گزرا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تم مدینہ کے اندر چلے جاؤ اور اس کے کسی باغ میں سے پھل توڑ کر کھا لو، چنانچہ میں ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں سے دو خوشے اتارے، اثنی دیر میں باغ کا مالک بھی آگیا، وہ مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میرا واقعہ بتایا، نبی ﷺ نے مجھے ایک خوشہ دے کر باقی اس کے مالک کو لوٹا دیا۔

(۲۴۲۰۳) حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أَقْدِدَ لَهُ لَحْمًا قَالَ فَجَاءَ مَسِيكٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ قَالَ فَكَلِمَ بِي فَضَرَنِي قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَرْتَهُ قَالَ أَطْعَمْتُ طَعَامِي مِنْ غَيْرِ أَنْ أَمُرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَحْرُ يَنْكُمَا [سقط من الميمية]

(۲۴۲۰۳) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے میرے آقاؐ نے گوشت کے کڑے مانے کا حکم دیا اسی دوران ایک مسکین آیا تو میں نے اس میں سے کچھ کھانے کے لئے اسے بھی دے دیا آقاؐ کو معلوم ہوا تو اس نے مجھے مارا میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات بتائی نبی ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم نے اسے کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ اس نے میری اجازت کے بغیر میرا کھانے کی کواٹھا کر دے دیا تھا نبی ﷺ نے فرمایا اس کا اجر تم دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ فِرْوَةَ بْنِ مُسِيكٍ الْعُطَيْفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۰۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنَا مَجَالِدٌ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ مُسِيكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَهْتُ يَوْمَكُمْ وَيَوْمِي هَمْدَانُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَجَاءَ الْأَهْلِي وَالْعَشِيرَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ خَيْرٌ لِمَنْ اتَّقَى مِنْكُمْ [سقط من الميمية]

(۲۴۲۰۴) حضرت فروہ بن مسیک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیا تم اپنے دونوں دن اور ہمدان کے دن ٹالپہ نہ سجھتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں رسول اللہ! گھر اور خاندان والے ہی برباد ہوتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس شخص کے لئے ہے جو تم میں سے متقی ہو۔

(۲۴۲۰۵) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ فِرْوَةَ بْنِ مُسِيكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ رَجُلًا يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضٌ مَبَا أَوْ امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بَأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٌ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَكِنَّهُ عَشْرَةٌ مِنَ الْعَرَبِ تَشَاءُ مَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ وَتَكْمُنُ سِتَّةَ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مَوَا

فَقُلْتُ وَلَكُمْ وَعَسَانُ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تَسْتَمُونَا فَلَا زُدَّ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَحِمِيرٌ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْصَارٌ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْصَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خُثْعَمٌ وَبَجِيلَةٌ [سقط من المصينية].

(۲۳۳۰۵) حضرت فروہ بن مسیک ؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا تو ایک آدمی کو یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ یا رسول اللہ! سہا کی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، ٹخم، غسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد کندہ مذحج، حمیر، اشعریین اور انمار ہیں سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ لوگ کہ خثعم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۳۰۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو جَنَابٍ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَتِيَّةٍ الْكَلْبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَالِيٍّ عَنْ بَنِي عُرْوَةَ عَنْ قُرَّةَ بِنِ مُسَيْلِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْ بِمُقْبِلٍ قَوْمِي مُدْبِرَهُمْ قَالَ نَعَمْ فَقَاتِلْ بِمُقْبِلٍ قَوْمِكَ مُدْبِرَهُمْ فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ لَا تَقَاتِلَهُمْ حَتَّى تَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ سَبَأَ أَوْ أَدِ هُوَ أَجَبَلُ هُوَ قَالَ لَا بَلْ هُوَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ وَلَدَ لَهُ عَشْرَةُ فَيَكُمْنَ سِتَّةً وَتَشَاءُ مِ أَرْبَعَةً فَيَكُمْنَ الْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَحِمِيرٌ وَكِنْدَةُ وَمَذْحِجٌ وَأَنْصَارٌ الَّذِينَ يُقَالُ مِنْهُمْ بَجِيلَةٌ وَخُثْعَمٌ وَتَشَاءُ مِ لَكُمْ وَجَدَامٌ وَعَامِلَةٌ وَعَسَانُ [سقط من المصينية].

(۲۳۳۰۶) حضرت فروہ ؓ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کے ساتھ جو آگے بڑھ گئے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں جب میں پیچھے پھیر کر جانے لگا تو نبی ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا قتال کی بجائے ان لوگوں کو پہلے دعوت دینا جو اس پر لبیک کہے اسے قبول کر لینا اور جو لبیک نہ کہے اس کے متعلق جلد بازی نہ کرنا جب تک کہ مجھے بتانہ دینا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سہا کی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب بائیں جانب جانے والے عک، ٹخم، غسان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازد کندہ مذحج، حمیر، اشعریین اور انمار ہیں سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ لوگ کہ خثعم اور بجیلہ ان میں سے ہیں۔

(۲۴۳۰۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا خَلْفٌ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ النَّخْعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو سَبْرَةَ النَّخْعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بِنِ مُسَيْلِكٍ الْمُطَفِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَدْبَرَ مِنْ قَوْمِي بَيْنَ أَقْبَلٍ مِنْهُمْ قَالَ بَلَى ثُمَّ بَدَأَ لِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَذِنَ لِي فِي قَاتِلِهِمْ فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ أَنْزَلَ اللَّهُ فِي سَبَأٍ مَا أَنْزَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ الْعُظْمَى فَأَرْسَلَ إِلَيَّ مِنْ بَنِي قُرَيْشٍ قَدْ سِرْتُ قُرْدُدْتُ فَلَمَّا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهُ قَاعِدًا وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ قَالَ فَقَالَ بَلْ أَدْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَجَابَ فَأَقْبَلَ مِنْهُ وَمَنْ لَمْ يُجِبْ فَلَا تَعَجَلْ عَلَيْهِ حَتَّى تَحْدِثَ إِلَيَّ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنَا عَنْ سَبِّ أَرْضِ هِي أَوْ امْرَأَةٍ قَالَ لَيْسَتْ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فَيَاكُنْ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَامُ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءُ مَوَا فَلَكُمْ وَحُدَّامٌ وَعَسَّانٌ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تَبَايَعُوا فَأَلَاؤُهُ وَحِكْدَةٌ وَحَمِيرٌ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَأَنْمَارٌ وَمَذْحَجٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خُثْعَمٌ وَبَجِيلَةٌ [سقط من الميمنة].

(۲۳۳۰۷) حضرت فرہ دینؒ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والوں سے قتال نہ کروں ان لوگوں کے ساتھ جو آگے بڑھ گئے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا کیوں نہیں، پھر میرے ذہن میں ایک اور بات آئی اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل سہان سے زیادہ طاقتور اور سخت لوگ ہیں نبی ﷺ نے مجھے ان سے قتال کرنے کی اجازت دے دی جب میں نبی ﷺ کے پاس سے نکلتا تو اللہ تعالیٰ نے اہل سہا کے مصلحت جو نازل فرمانا تھا وہ نازل فرمادیا نبی ﷺ نے پوچھا کہ اس غلطی کا کیا بنا؟ اور میرے گھر ایک قاصد کو بھیج دیا اسے پتہ چلا کہ میں روانہ ہو چکا ہوں تو وہ مجھے راستے سے واپس بلا کر لے آیا۔

جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ کو بیٹھے ہوئے پایا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ساتھ موجود تھے، نبی ﷺ نے فرمایا قاتل کی بجائے ان لوگوں کو پہلے دعوت دینا، جو اس پر لبیک کہے اسے قبول کر لینا، اور جو لبیک نہ کہے اس کے متعلق جلد بازی نہ کرنا جب تک کہ مجھے بتاندینا، ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب اسکی علاقے کا نام تھا یا کسی عورت کا؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہ وہ کسی علاقے کا نام ہے اور نہ کسی عورت کا، بلکہ یہ ایک آدمی کا نام ہے جس کا تعلق عرب سے تھا اور اس کے دس بیٹے تھے جن میں سے چار بائیں جانب چلے گئے اور چھ دائیں جانب، بائیں جانب جانے والے عک، لخم، عسنان اور عاملہ تھے اور دائیں جانب والے ازْد، کنذہ، مذحج، حمیر، شمر، ثین، اور انمار ہیں، سائل نے پوچھا یا رسول اللہ! انمار سے کیا مراد ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا وہ لوگ کہ خشم اور بخیلہ ان میں سے ہیں۔

(٢٤٣.٨) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا أَبُو سَبْرَةَ
النَّخَعِيُّ عَنْ هُرَّةَ بْنِ مُسْلِكٍ الْغَطَفِيُّ ثُمَّ الْمَرَادِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ كَرَّ
مَعْنَاهُ [سقط من اليمينية]

(۲۴۳۰۸) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت مقدار بن اسود رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۲۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ سَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَلْعَابُ أَهْلَهُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَذْيُ مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ فَلَوْلَا أَنَّ ابْنَتَهُ تَحْتِي لَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ يَلْعَابُ أَهْلَهُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَذْيُ مِنْ غَيْرِ مَاءِ الْحَيَاةِ قَالَ يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [انظر، ۱۶۸۴۵].

(۲۴۳۰) حضرت مقدار بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھیلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ أَنْبَأَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يَصِفْنَا أَحَدٌ فَأَنطَلَقَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُ أَعْنُرٍ فَقَالَ لِي يَا مُقْدَادُ جَزَىءُ الْبَانِيَا بَيْنَنَا أَرْبَاعًا فَكُنْتُ أَجْزَلُهُ بَيْنَنَا أَرْبَاعًا فَاحْتَسِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَحَدَّثْتُ نَفْسِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَى بَعْضَ الْأَنْصَارِ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ وَشَرِبَ حَتَّى رَوَى فَلَوْ شَرِبْتُ نَصِيْبَهُ فَلَمْ أَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قُمْتُ إِلَى نَصِيْبِهِ فَشَرِبْتُهُ ثُمَّ غَطَيْتُ الْقَدَحَ فَلَمَّا فَرَعْتُ أَخَذَنِي مَا قَدِمَ وَمَا حَدَثَ فَقُلْتُ يَجِئُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِعًا وَلَا يَجِدُ شَيْئًا فَتَسَجَّعْتُ وَجَعَلْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي قَبْلِي أَنَا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُ الْيَقْطَانَ وَلَا يَوْقُظُ النَّالِمَ ثُمَّ أَتَى الْقَدَحَ فَكَشَفَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اطْعِمْنِي مِنْ أَطْعَمَنِي وَأَسْقِنِي مِنْ سَقَانِي وَاعْتَنَمْتُ الدَّعْوَةَ فَقُمْتُ إِلَى الشَّفْرَةِ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ الْأَعْنُرَ فَجَعَلْتُ اجْتَسِمُهَا أَيُّهَا اسْمُنْ فَلَا تَمُرْ يَدَيَّ عَلَى ضَرْعٍ وَاحِدَةٍ إِلَّا وَجَدْتُهَا حَافِلًا فَحَبَلْتُ حَتَّى مَلَأْتُ الْقَدَحَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ فَقَالَ بَعْضُ سَوَاتِكِ يَا مُقْدَادُ مَا الْخَبْرُ قُلْتُ اشْرَبْ ثُمَّ الْخَبْرُ فَشَرِبَ حَتَّى رَوَى ثُمَّ نَاولَنِي فَشَرِبْتُ فَقَالَ مَا الْخَبْرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ هَذِهِ بَرَكَةٌ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فَهَلَّا أَعْلَمْتَنِي حَتَّى تَسْقَى صَاحِبِيَّ فَقُلْتُ إِذَا أَصَابْتَنِي وَإِيَّاكَ الْبَرَكَةُ فَمَا أَبْلِي مِنْ أَخْطَاطٍ [صححه مسلم

(۲۳۳۱۰) حضرت مقدار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دوستی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمیں سخت بھوک لگ رہی تھی، ہم نے اپنے آپ کو صحابہ رضی اللہ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ ﷺ کے گھر میں) چار بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا مقدار! ان بکریوں کا دودھ نکالو، اور اسے چار حصوں پر تقسیم کرلو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن نبی ﷺ کے رات واپسی میں تاخیر ہو گئی، میرے دل میں خیال آیا کہ نبی ﷺ نے کسی انصاری کے پاس جا کر کھائی لیا ہوگا اور میرا بھوگے ہوئے ہوں گے، اگر میں نے ان کے حصے کا دودھ پی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اسی طرح سوچتا رہا حتیٰ کہ کھڑے ہو کر نبی ﷺ کے حصے کا دودھ پی گیا، اور پیالہ ڈھک دیا، جب میں دودھ پی چکا تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات ابھرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ اگر نبی ﷺ بھوک کی حالت میں تشریف لائے اور انہیں کچھ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اپنے ذہن میں یہ خیالات سوچنے لگا، ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کیا جو چائے والا تو سن لے لیکن سونے والا نہ جاگے، پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے ملا جو مجھے پیلائے (میں نے اس دعا کو قیمت سمجھا اور چھری چکڑا کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں، میں نے دیکھا کہ سب بکریوں کے قصں دودھ سے بھرے پڑے تھے، پھر میں نے ایک برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ وہ بھر گیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پئیں، پھر آپ کو واقعہ بتاؤں گا، آپ ﷺ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا، پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں تو میں نے بھی اسے پی لیا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اب وہ واقعہ بتاؤ، میں نے نبی ﷺ کے سامنے وہ واقعہ ذکر کر دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا، تم نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تا کہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگادیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا جب آپ کو اور مجھے یہ برکت حاصل ہو گئی ہے تو اب مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ اس کا حصہ نہیں ملا۔

(۲۴۳۱۱) حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ بْنَ عَمْرِو حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالَ طُوبَى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوَدِدْنَا أَنَا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ فَاسْتَفْصَيْتَ فَجَعَلْتُ أَعْجَبَ مَا قَالَا إِلَّا خَيْرًا ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا يَحْمِلُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَتَمَنَّى مَحْضَرًا عِنْدَ اللَّهِ عَنْهُ لَا يَذُرِي لَوْ شَهِدَهُ كَيْفَ كَانَ يَكُونُ فِيهِ وَاللَّهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْوَامُ أَكْثَرِهِمُ اللَّهُ عَلَى مَنْ أَعْرَبَهُمْ فِي جَهَنَّمَ لَمْ يَحْيَوْهُ وَلَمْ يَصُدُّوهُ أَوْ لَا تَحْمَدُونَ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُونَ إِلَّا رَبَّكُمْ

مُصَلِّينَ لِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيِّكُمْ قَدْ كُفِّنَ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ وَاللَّهُ لَقَدْ بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَشَدِّ خَلْقٍ بَعَثَ عَلَيْهِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فِي قَعْرِ وَجَاهِلِيَّةٍ مَا يَرَوْنَ أَنَّ دِينًا أَفْضَلَ مِنْ عِبَادَةِ الْأَوْتَانِ فَجَاءَ بِفِرْقَانٍ فَرَّقَ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَفَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدِ وَوَلَدِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَرَى وَالِدَهُ وَوَلَدَهُ أَوْ أَخَاهُ كَافِرًا وَقَدْ فَتَحَ اللَّهُ قُلُوبَهُ لِلْإِيمَانِ يَعْلَمُ أَنَّهُ إِنْ هَلَكَ ذَلِكَ النَّارُ فَلَا تَقَرُّ عَيْنُهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ حَبِيبَهُ فِي النَّارِ وَأَنَّهُا لِلنَّبِيِّ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

(۲۳۳۱۱) جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک آدمی وہاں سے گذر اور کہنے لگا یہ آنکھیں کسی خوش نصیب ہیں جنہوں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے بخدا ہماری تو یہ تمنا ہی رہی کہ جو آپ نے دیکھا ہم نے بھی وہی دیکھا ہوتا اور جن چیزوں کا مشاہدہ آپ نے کیا ہم نے بھی ان کا مشاہدہ کیا ہوتا اس پر وہ غضبناک ہو گئے مجھے اس پر تعجب ہوا کہ اس نے تو ایک اچھی بات کہی ہے پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ انسان کو اس خواہش پر کون سی چیز آمادہ کرتی ہے کہ وہ ان مواقع پر حاضر ہونے کی تمنا کرتا ہے جن سے اللہ نے اسے غائب رکھا اسے معلوم نہیں کہ اگر وہ اس موقع پر موجود ہوتا تو اس کا رویہ کیا ہوتا بخدا نبی ﷺ کی حیات طیبہ میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں اللہ ان کے سینوں کے بل جہنم میں اوندھا دھکیل دے گا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نبی ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا اور نبی ان کی تصدیق کی۔ کیا تم اس بات پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اللہ نے تمہیں اس وقت پیدا کیا جبکہ تم صرف اپنے رب ہی کو پہچانتے ہو اور اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت کی تصدیق کرتے ہو و ہود و سہیل کے ذریعے آ زمانشوں سے تمہیں بچا لیا گیا ہے بخدا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو زمانہ فترت وحی اور جاہلیت میں بھیجا جو کسی بھی نبی کی بعثت کے زمانے سے سب سے زیادہ سخت زمانہ تھا لوگ اس زمانے میں بتوں کی پوجا سے زیادہ افضل دین کوئی دین نہیں سمجھتے تھے پھر نبی ﷺ فرقان لے کر تشریف لائے جس کے ذریعے انہوں نے حق اور باطل میں فرق واضح کر دیا اور والد اور اس کی اولاد کے درمیان فرق نمایاں کر دیا حتیٰ کہ ایک آدمی اپنے باپ بیٹے یا بھائی کو کافر سمجھتا تھا اور اللہ نے اس کے دل کا تالا ایمان کے لئے کھول دیا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر وہ کفر کی حالت میں ہی مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اس لئے جب اسے یہ معلوم ہوتا کہ اس کا محبوب جہنم میں رہے گا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوتیں اور یہ وہی چیز ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔“

(۲۴۳۱۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخِيَارِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا صَرَبَنِي بِالسَّيْفِ فَقَطَّعَ يَدِي ثُمَّ لَدَّ مَنِيَّ بِسَجَرَةٍ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَفَعُتْلَهُ قَالَ لَا فَعُتْتُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ مِثْلَهُ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ وَتَكُونَ مِثْلَكَ قَبْلَ أَنْ تَفْعَلَ مَا فَعَلْتُ [صححه البخاری (۶۸۶۵)، ومسلم (۹۵)، وابن

حجۃ (۱۶۴)۔ [انظر: ۲۴۳۱۸، ۲۴۳۲۰، ۲۴۳۲۳]۔

(۲۳۱۲) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت "لا الہ الا اللہ" پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں! ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا، تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۱۳) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَغْنَى ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ الْقَيْسِ قَالَ قَالَ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَابْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ قَالَ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ أَنْفُسَنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا قَالَ فَاذْهَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ بِنَا إِلَى أَهْلِهِ فَإِذَا ثَلَاثُ أَغْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيُشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَتَرْفَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبُهُ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّبَنِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيُشْرَبُهُ قَالَ فَاتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَأْتِي الْأَنْصَارَ فَيُتَحَفُّونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ إِلَى هَذِهِ الْجُرْعَةِ فَاشْرَبْنَاهَا قَالَ مَا زَالَ يَزِيدُنِي لِي حَتَّى شَرِبْتُهَا فَلَمَّا وَغَلَّتْ فِي بَطْنِي وَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَيْسَ إِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَذَمْنِي فَقَالَ وَيَحْكُ مَا صَنَعْتَ شَرِبْتُ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ وَلَا يَرَاهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَذَهَبَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ قَالَ وَعَلَى سُلْمَةٍ مِنْ صُوفٍ كُلَّمَا رَفَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي خَرَجَتْ قَدَمَايَ وَإِذَا أُرْسَلْتُ عَلَى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَأْسِي وَجَعَلُ لَا يَجِيءُ لِي نَوْمٌ قَالَ وَأَمَّا صَاحِبَايَ فَمَا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى فَاتَى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَالَ قُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَى قَاتِلِكَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اطْعِمْنِي وَأَسْقِنِي سَقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ إِلَى الشَّيْطَانِ فَشَدَدْتُهَا لِي فَاخَذْتُ الشُّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْأَغْنَى أَجْسَهُنَّ أَيُّهِنَّ أَسْمُنُ فَأَذْبَحُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُنَّ حَقْلٌ كُلُّهُنَّ قَعَمَدَتْ إِلَى إِبْنِ لَالٍ مُحَمَّدٍ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ وَقَالَ أَبُو النَّضْرِ مَرَّةً أُخْرَى أَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتَّى عَلَنَهُ الرَّغْوَةُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا شَرِبْتُمْ شَرَابَكُمْ الْيَلَّةَ يَا مُقْدَادُ قَالَ قُلْتُ أَشْرَبْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاولَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشْرَبْتُ فَشَرِبْتُ ثُمَّ نَاولَنِي فَاخَذْتُ مَا بَقِيَ فَشَرِبْتُ فَلَمَّا عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوَى فَأَصَابَنِي دَعْوَتُهُ ضَحِكْتُ حَتَّى أَلْقَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى سَوَاتِكَ يَا مِقْدَادُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَذَا صَنَعْتُ كَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هَذِهِ إِلَّا رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ أَلَا كُنْتُ آذَنْتَنِي نَوْفُظُ صَاحِبِكَ هَذَيْنِ قَبِيصَيَانٍ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَبَالِي إِذَا أَصْبَتْهَا وَأَصْبَتْهَا مَعَكَ مَنْ أَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ

[راجع: ۲۴۳۱۰]

(۲۴۳۱۳) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے دوست آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوت سماعت اور قوت بصارت چلی گئی تھی ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ کے گھر) تین بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان بکریوں کا دودھ نکالو۔ پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصہ کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ رات کے وقت تشریف لاتے (تو ایسے انداز میں) سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا (آپ کا سلام) سن لیتا۔ پھر آپ مسجد میں تشریف لاتے اور نماز پڑھتے پھر آپ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔ ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصہ کا دودھ پی چکا تھا۔ شیطان کہنے لگا کہ محمد ﷺ انصار کے پاس آتے ہیں اور آپ کو تجھے دیتے ہیں اور آپ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ آپ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی (شیطان کے اس درغلانے کے نتیجہ میں) پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ہدایت دلائی اور کہنے لگا حیرانی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد ﷺ کے حصہ کا بھی دودھ پی لیا۔ آپ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بدعا دیں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آرہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالاخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ اپنے دودھ کی طرف آئے برتن کھولا تو اس میں آپ نے کچھ نہ پایا تو آپ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے (دل) میں کہا کہ اب آپ میرے لئے بدعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے۔ (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے ہاندہ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کر ڈالوں۔ میں نے دیکھا کہ اس کا ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے۔ پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دو جا رہا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آگئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا

دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پیتیں۔ آپ نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا۔ پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں اور آپ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے مقداد! یہ تیری ایک بری عادت ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا۔ تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے۔ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)

(۲۶۳۱۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمَسْرُكِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمُقَدَّادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذْنِبْتُ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى تَكُونَ قَبْدَ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ قَالَ فَتَصْهَرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ كَقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ مِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقِيْبِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْإِجْمَاعُ [صححه مسلم (۲۸۶۶)، وابن حبان (۷۲۳۰)].

(۲۳۳۱۳) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن سورج بندوں کے اتنا قریب کر دیا جائے گا کہ وہ ایک دو میل کے فاصلے پر رہ جائے گا، گرمی کی شدت سے وہ لوگ اپنے اپنے اعمال کے بقدر پسینے میں ڈوبے ہوں گے، کسی کا پسینہ اس کی اڑیوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کے گھٹنوں تک ہوگا، کسی کا پسینہ اس کی پسیلوں تک ہوگا اور کسی کا پسینہ اس کے منہ میں لگام کی طرح ہوگا۔

(۲۶۳۱۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَنْقُي عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدَنٍ وَلَا وَهْرٌ إِلَّا أَذْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بَعْدَ عَزِيْزٍ أَوْ ذَلَّ ذَلِيلًا إِمَّا يُعْزِّهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيُخَلِّصُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُدَلِّهِمْ قَبْدَيْتُونَ لَهَا

(۲۳۳۱۵) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روئے زمین پر کوئی کچا پکا گھرا یا نہیں رہے گا جس میں اللہ اسلام کا کلمہ داخل نہ کر دے خواہ لوگ اسے عزت کے ساتھ قبول کر کے معزز ہو جائیں یا ذلت اختیار کر لیں، جنہیں اللہ عزت عطا فرمائے گا انہیں تو کلمہ والوں میں شامل کر دے گا اور جنہیں ذلت دے گا وہ اس کے سامنے جھک جائیں گے (اور اس کے تابع فرمان ہوں گے، ٹکس ادا کریں گے)

(۲۴۳۱۶) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ صَمُصَمِ بْنِ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ وَعُمَرُو بْنُ الْأَسْوَدِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ وَأَبِي أُمَامَةَ قَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْأَمِيرَ إِذَا ابْتَغَى الرِّيَّةَ فِي النَّاسِ أَفْسَدَهُمْ [قال الألباني: صحيح بما قبله (سنن

ابو داود: ۴۸۸۹)۔ قال شعيب: حسن]۔

(۲۴۳۱۷) حضرت مقداد اور ابوامامہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب عمران، لوگوں میں شک تلاش کرے گا تو انہیں فساد میں مبتلا کر دے گا۔

(۲۴۳۱۷) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا الْفَرُجُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ قَالَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَا أَقُولُ فِي رَجُلٍ خَيْرًا وَلَا شَرًّا حَتَّى أَنْظُرَ مَا يُحْتَمُّ لَهُ يَعْنِي بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ وَمَا سَمِعْتُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَلْبُ ابْنِ آدَمَ أَشَدُّ انْقِلَابًا مِنَ الْقَدَرِ إِذَا اجْتَمَعَتْ عَلَيْهِ

(۲۴۳۱۷) حضرت مقداد فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ کی ایک حدیث سنی ہے میں کسی آدمی کے متعلق اچھائی یا برائی کا فیصلہ نہیں کرتا، کسی نے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ سے کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ابن آدم کا دل اس ہٹلے سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ بدلتا ہے جو خوب کھول رہی ہو۔

(۲۴۳۱۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عُمَرُو الْجَنْدِيَّ وَكَانَ خَلِيفًا لِيْنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مَعَهُ شَهِدٌ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتُلْنَا فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَأَذْ مَنِي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَتَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلُهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الْيَقِي قَالَ [راجع: ۲۴۳۱۲]۔

(۲۴۳۱۸) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے، پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا، نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا، تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۱۹) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِسْرَةَ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ لَمَّا نَزَلْنَا الْمَدِينَةَ عَشَرًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ يَعْنِي فِي كُلِّ بَيْتٍ قَالَ فَكُنْتُ فِي الْعَشْرَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا شَاةٌ نَتَحَرَّى لَبْنَهَا قَالَ فَكُنَّا إِذَا أَبْطَأَ عَلَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرَبْنَا وَبَقِينَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبَهُ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ أَبْطَأَ عَلَيْنَا قَالَ وَنَمْنَا فَقَالَ الْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَقَدْ أَعَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاهُ يَجِيءُ اللَّيْلَةَ لَعَلَّ إِنْسَانًا دَعَاهُ قَالَ فَشَرِبْتُهُ فَلَمَّا ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ جَاءَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ فَلَمَّا شَرِبْتُهُ لَمْ أَنْمِ أَنَا قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ سَلَّمَ وَلَمْ يَشُدُّ ثُمَّ مَالَ إِلَى الْقَدَحِ فَلَمَّا لَمْ يَرَ شَيْئًا أَسْكَبَتْ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ وَتَوَّسْتُ وَأَخَذْتُ السَّكِينِ وَقُمْتُ إِلَى الشَّاةِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتَ أَذْنُحُ قَالَ لَا انْتَبَيْتُ بِالشَّاةِ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَمَسَحَ ضَرْعَهَا فَخَرَجَ شَيْئًا ثُمَّ شَرِبَ وَنَامَ

(۲۳۳۱۹) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم لوگ مدینہ منورہ میں آئے تو نبی ﷺ نے ہمیں ایک ایک گھر میں دس دس آدمیوں میں تقسیم کر دیا میں ان دس لوگوں میں شامل تھا جن میں نبی ﷺ بھی تھے ہمارے پاس صرف ایک ہی بکری تھی جس سے ہم دودھ حاصل کرتے تھے اگر کسی دن نبی ﷺ کو واپس پرتا خیر ہو جاتی تو ہم اس کا دودھ پی لیتے اور نبی ﷺ کے لئے بچا کر رکھ لیتے۔

ایک مرتبہ رات کو نبی ﷺ تاخیر سے واپس تشریف لائے ہم اس وقت تک سوچے تھے چونکہ نبی ﷺ کو تاخیر زیادہ ہوگئی تھی اور میرا خیال نہیں تھا کہ نبی ﷺ واپس آئیں گے ہو سکتا ہے کسی نے نبی ﷺ کو دعوت پر بلا لیا ہو یہ سوچ کر میں نے نبی ﷺ کے لئے رکھا ہوا دودھ بھی پی لیا لیکن رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد نبی ﷺ تشریف لے آئے ادھر مجھے بھی نیند نہیں آ رہی تھی نبی ﷺ نے اندر آ کر آہستہ سے سلام کیا اور پیالے کی طرف بڑھے لیکن جب اس میں کچھ نظر نہ آیا تو خاموش ہو گئے پھر فرمایا اے اللہ! جو شخص آج رات ہمیں کھلائے تو اسے کھلائے یہ سن کر میں اٹھا چھری پکڑی اور بکری کی طرف بڑھا نبی ﷺ نے پوچھا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ اسے ذبح کرنے جا رہا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا اسے ذبح نہ کرو بلکہ اسے میرے پاس لاؤ میں اسے لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا تھوڑا سا دودھ نکلا جسے نبی ﷺ نوش فرما کر لیٹ گئے اور سو گئے۔

(۲۴۳۲۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَزْمٍ أَنَّكَ مَالِكٌ عَنْ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِسْرَةَ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ اللَّهَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الرَّجُلِ يَذْنُو مِنْ أَمْرَاتِهِ فِيمَنْ ذِي قَالَ إِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَخَذَ فَلْيَنْصَحْ فَرَجَهُ قَالَ يَعْنِي يَغْسِلُهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [صححه ابن خزيمة (۲۲)، وابن حبان (۱۱۰۱)].

قال ابن عبد البر: هذا اسناد ليس بم متصل. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۰۷، ابن ماجه: ۵۰۵). قال شعب:

صحيح (اسناده منقطع). [انظر: ۲۴۳۳۰].

(۲۳۳۲۰) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ مِنْ أَهْلِ حِمَاصِ الْبَجَلِيِّ حَدَّثَنِي الْمُهَلَّبُ بْنُ حُجْرٍ الْبُهْرَانِيُّ عَنْ ضَبَاعَةَ بِنْتِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِلَى عُمُودٍ وَلَا عُودٍ وَلَا شَجَرَةٍ إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ وَالْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا (۲۳۳۲۱) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو جب بھی کسی ستون، لکڑی یا درخت کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوؤں کی جانب رکھا ہوتا تھا، میں سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۲۴۳۲۲) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ حَدَّثَنَا بِهَيْةٌ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَامِلٍ عَنِ الْحُجْرِ أَوْ عَنْ أَبِي الْحُجْرِ بْنِ الْمُهَلَّبِ الْبُهْرَانِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ضَبِيعَةُ بِنْتُ الْمُقْدَامِ بْنِ مُعْدِيكَرِبَ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى إِلَى عُمُودٍ أَوْ خَشَبَةٍ أَوْ شَيْءٍ ذَلِكَ لَا يَجْعَلُهُ نَصَبَ عَيْنَيْهِ وَلَكِنَّهُ يَجْعَلُهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْسَرِ (۲۳۳۲۲) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو جب بھی کسی ستون، لکڑی یا درخت کو سترہ بنا کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوؤں کی جانب رکھا ہوتا تھا، میں سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۲۴۳۲۳) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَنَا وَصَاحِبِي لِي فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يُضِفْنَا أَحَدًا فَلَتَمْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا لَهُ قَدَهَبَ بِنَا إِلَى مَنْزِلِهِ وَعِنْدَهُ أَرْبَعُ أَعْنُرٍ فَقَالَ احْتَلِبْهُنَّ يَا مُقْدَادُ وَحَزَّ لِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ وَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ جُزْأَهُ فَكُنْتُ أَفْعَلُ ذَلِكَ فَرَفَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزْأَهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاحْتَبَسَ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي فَقَالَتْ لِي نَفْسِي إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَى أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَوْ قُمْتُ فَشَرِبْتُ هَذِهِ الشَّرْبَةَ فَلَمْ تَزَلْ بِي حَتَّى قُمْتُ فَشَرِبْتُ جُزْأَهُ فَلَمَّا دَخَلَ فِي بَطْنِي وَتَقَارَّ أَخَذَنِي مَا قَدَّمَ وَمَا حَدَّثْتُ فَقُلْتُ يَجِيءُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِعًا ظِمَانًا وَلَا يَرَى فِي الْقَدَحِ شَيْئًا فَتَسَبَّحْتُ تَوْبًا عَلَى وَجْهِي وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ تَسْلِيمًا يُسَمِعُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى وَلَا يَرْفُطُ النَّاسِمَ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمَّ يَزْ شَيْئًا فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنِي مِنْ سِقَائِي وَأَطْعِمْنِي مِنْ أَطْعَمَتِي فَأَغْنِمْنِي دَعْوَتَهُ وَقُمْتُ فَأَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَلَدَنُوتُ مِنَ الْأَعْنُرِ فَجَعَلْتُ أَجْسُهُنَّ أَهْنُ أَسْمُنُ لِأَذْبَحَ بِهَا فَرَفَعْتُ يَدِي عَلَى ضَرْعِ إِحْدَاهُنَّ فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ فَطَرْتُ إِلَى الْأُخْرَى فَإِذَا هِيَ حَافِلٌ فَطَرْتُ كُلَّهُنَّ فَإِذَا هُنَّ حَفَلٌ فَحَلَبْتُ فِي الْإِنَاءِ فَاتَيْتُهُ بِهِ فَقُلْتُ اشْرَبْ فَقَالَ الْخَبَرُ يَا مُقْدَادُ فَقُلْتُ اشْرَبْ ثُمَّ الْخَبَرُ فَقَالَ بَعْضُ سَوَاتِكَ يَا مُقْدَادُ

فَقَضِرَبٌ ثُمَّ قَالَ اِهْرُبْ فَقُلْتُ اِهْرُبْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَضَرَبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ اخَذَتْهُ فَضَرَبَتْ ثُمَّ اخْبَرَتْهُ الْخَبِيرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ فَقُلْتُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ بَرَكَةٌ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ أَقْبَلَا اخْبِرْتَنِي حَتَّى اسْقَى صَاحِبِيكَ فَقُلْتُ إِذَا شَرِبْتُ الْبُرَكَةَ أَنَا وَأَنْتَ فَلَا أَبْقَى مِنْ أَخْطَاءَاتٍ [راجع: ٢٤٣١٠].

(۲۳۳۳) حضرت مقدار رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں اور میرے دوست حاجی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہمیں سخت جھوک لگ رہی تھی، ہم نے اپنے آپ کو صحابہ علیہم السلام پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا، پھر ہم نبی علیہ السلام کی خدمت میں آئے تو آپ علیہ السلام ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے (آپ علیہ السلام کے گھر میں) چار بکریاں تھیں۔ نبی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا مقدار! ان بکریوں کا دودھ نکالو، اور اسے چار حصوں پر تقسیم کرلو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، ایک دن نبی علیہ السلام کے رات واپسی میں تاخیر ہوگئی، میرے دل میں خیال آیا کہ نبی علیہ السلام نے کسی انصاری کے پاس جا کر کھانا پی لیا ہوگا اور سیراب ہو گئے ہوں گے، اگر میں نے ان کے حصے کا دودھ پی لیا تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میں اسی طرح سوچتا رہا حتیٰ کہ کھڑے ہو کر نبی علیہ السلام کے حصے کا دودھ پی گیا، اور پیالہ ڈھک دیا، جب میں دودھ پی چکا تو میرے دل میں طرح طرح کے خیالات ابھرنے لگے اور میں سوچنے لگا کہ اگر نبی علیہ السلام جھوک کی حالت میں شریف لائے اور انہیں کچھ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ میں نے اپنی چادر اوڑھ لی اور اپنے ذہن میں یہ خیالات سوچنے لگا، ابھی میں انہی خیالات میں تھا کہ نبی علیہ السلام تشریف لائے اور آہستہ سے سلام کیا جو جاگنے والا تو سن لے لیکن سونے والا نہ جاگے، پھر آپ علیہ السلام اپنے دودھ کی طرف آئے، برتن کھولا تو اس میں آپ علیہ السلام نے کچھ نہ پایا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے (میں نے اس دعا کو کیفیت سمجھا اور چھری کچڑا کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو مونٹی بکری ہو رسول اللہ علیہ السلام کے لئے ذبح کر ڈالوں، میں نے دیکھا کہ سب بکریوں کے قفس دودھ سے بھرے پڑے تھے، پھر میں نے ایک برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ وہ بھر گیا پھر میں رسول اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دودھ پئیں، پھر آپ کو واقعہ بتاؤں گا، آپ علیہ السلام نے دودھ پیا پھر آپ نے مجھے دیا، پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ سیر ہو گئے ہیں تو میں نے بھی اسے پی لیا، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اب وہ واقعہ بتاؤ، میں نے نبی علیہ السلام کے سامنے وہ واقعہ ذکر کر دیا، تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا، تم نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگادیں وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے، میں نے عرض کیا جب آپ کو اور مجھے یہ برکت حاصل ہوگئی ہے تو اب مجھے کوئی براہ نہیں کہ اسے اس کا حصہ نہیں ملا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ قَالَ جَعَلَ يَمْدَحُ عَامِلًا لِعُثْمَانَ فَعَمِدَ الْبُقْدَادُ فَجَعَلَ يَحْنُو التُّرَابَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا هَذَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْشُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

(۲۳۲۳) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ بَعَثَ وَفْدًا مِنَ الْعِرَاقِ إِلَى عُثْمَانَ فَجَاؤُوا يُشْنُونَ عَلَيْهِ فَبَجَعَلَ الْمُقْدَادُ يَحْشُو فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْشُو فِي وَجُوهِ الْمَدَاحِينَ تُّرَابًا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَامَ الْمُقْدَادُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ احْشُوا فِي وُجُوهِ الْمَدَاحِينَ التُّرَابَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَمَّا الْمُقْدَادُ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ

(۲۳۳۲۵) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی۔

(۲۴۳۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَائِشَ بْنِ أَنَسٍ الْكُوفِيِّ قَالَ تَذَكَّرَ عَلِيُّ وَعَمَّارُ وَالْمُقْدَادُ الْمَذْيَ فَقَالَ عَلِيُّ إِنِّي رَجُلٌ مَذَاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحْيِ أَنْ أَسْأَلَهُ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ تَحْيَى فَقَالَ لِأَحَدِهِمَا لِعَمَّارٍ أَوْ لِلْمُقْدَادِ قَالَ عَطَاءٌ سَمَاءُ لِي عَائِشَ فَتَسَبَّهَتْ سَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ فَقَالَ ذَاكَ الْمَذْيُ لِيَسْبِلَ ذَاكَ مِنْهُ قُلْتُ مَا ذَاكَ مِنْهُ قَالَ ذِكْرُهُ وَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ وَضُوءِهِ لِلصَّلَاةِ وَيَنْصَحُ فِي فَرْجِهِ أَوْ فَرْجُهُ

(۲۳۳۲۶) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھلتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے مذی کا خروج ہوتا ہے جو ”آب حیات“ نہیں ہوتی؟ مجھے خود ان سے یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہیں، نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۲۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ وَائِلِ بْنِ ذَاوُدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ الْبُهَيْيَّ أَنَّ رَجُلًا وَقَفُوا عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَمَدَّحُوهُ وَأَثْنَوْا عَلَيْهِ وَكَمَ الْمُقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَأَخَذَ قُبْضَةً مِنَ الْأَرْضِ فَحَاشَهَا فِي وَجُوهِ الرُّكْبِ فَقَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمَدَاحِينَ فَاحْشُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ

(۲۳۳۲۷) میمون بن ابی شیبہ کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے

بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُثْمَانَ فَأَتَى عَلَيْهِ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ يَحْتُو فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ يَقُولُ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِينَا الْمَدَّاحِينَ أَنْ نَحْتُو فِي وَجْهِهِمُ التُّرَابَ [صححه مسلم (۳۰۰۲)]. [انظر: ۲۴۳۳۱].

(۲۴۳۲۸) میمون بن ابی حسیب کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۲۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يَلْبِسُ عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ بْنُ يَحْيَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْتُو فِي وَجْهِهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ [صححه مسلم (۳۰۰۲)].

(۲۴۳۲۹) میمون بن ابی حسیب کہتے ہیں کہ ایک عامل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے منہ پر مٹی پھینکنے لگے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے جب تم کسی کو تعریف کرتے ہوئے دیکھا کرو تو اس کے چہرے پر مٹی پھینکا کرو۔

(۲۴۳۳۰) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَنبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَيَخْرُجَ مِنْهُ الْمَدَى مَاذَا عَلَيْهِ قَالَ عَلِيٌّ فَإِنْ عِنْدِي ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ [راجع: ۲۴۳۲۰].

(۲۴۳۳۰) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ نبی ﷺ سے اس شخص کا حکم پوچھو جو اپنی بیوی سے ”کھیتا“ ہے، اور اس کی شرمگاہ سے ندی کا خروج ہوتا ہے جو ”آبِ حیات“ نہیں ہوتی؟ مجھے خود سے یہ سوال پوچھتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ ان کی عاجزادی میرے نکاح میں ہیں، نبی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا وہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۲۴۳۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَحجاجُ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ

الْحَارِثُ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدُحُ عُثْمَانَ فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ [راجع: ۲۴۳۲۸].

(۲۴۳۳۱) حدیث نمبر (۲۴۳۲۸) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۳۳۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخُبَّارِ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْيَقْدَادَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي فَأَخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَادَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ فَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ أَقَاتِلْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَاتَلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا أَقَاتِلْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنَّ قَتْلَهُ فَإِنَّهُ يَمْنُنُ لَكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ يَمْنُنُ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الْيَقِي قَالَ [راجع: ۲۴۳۱۲]

(۲۴۳۳۲) حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ہارگا و رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتائیے کہ اگر کوئی آدمی مجھ پر تلوار سے حملہ کرے اور میرا ہاتھ کاٹ دے پھر مجھ سے بچنے کے لئے ایک درخت کی آڑ حاصل کر لے اور اسی وقت ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو کیا میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں! میں نے دو تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا، نبی ﷺ نے فرمایا نہیں! ورنہ کلمہ پڑھنے سے پہلے وہ جیسا تھا، تم اس کی طرح ہو جاؤ گے اور اس واقعے سے پہلے تم جس طرح تھے وہ اس طرح ہو جائے گا۔

(۲۴۳۳۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخُبَّارِ أَنَّ الْيَقْدَادَ بَنِي الْأَسَدِ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ أَقَاتِلْهُ أَمْ أَدْعُهُ [راجع: ۲۴۳۱۲].

(۲۴۳۳۳) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَيَّارًا أَبَا الْحَكَمِ عَمْرُو بْنُ مَعْمَرٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا يَعْنِي قُبَاءَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أُنْزِيَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ خَيْرًا أَقَلًّا تُخْبِرُونِي قَالَ يَعْنِي قَوْلَهُ فِيهِ رَجُلٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ قَالَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عَلَيْنَا فِي التَّوْرَةِ الْإِسْتِغْثَاءَ بِالْمَاءِ

(۲۳۳۳۳) محمد بن عبد اللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے پاس قباء میں تشریف لائے تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے طہارت کے معاملے میں تم لوگوں کی تعریف کی ہے کیا تم مجھے اس کے متعلق نہیں بتاؤ گے؟ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس آیت کی طرف تھا ”فیہ رجال یحبون ان یتطہروا“ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے تو رات میں اپنے اوپر پانی سے استنجاء کرنے کا حکم کھا ہوا پایا ہے۔ (ہم اس پر عمل کرتے ہیں)

(۲۴۳۳۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَامٍ بْنِ مُسْكِينٍ حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَذَكَرَ حَدِيثَ الْجَارِ

(۲۳۳۳۵) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

حضرت یوسف بن عبد اللہ بن سلام رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثیں

(۲۴۳۳۶) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا بَكِيرُ بْنُ الْأَشَّاجِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَنَّهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَحْنُ بِخَيْرٍ أَمْ مَنْ بَعَدَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَفَقَ أَحَدُهُمْ أَحَدًا ذَهَبًا مَا بَلَغَ مَدَّ أَحَدِكُمْ وَلَا نَصِيفَهُ

(۲۳۳۳۶) حضرت یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہم لوگ زیادہ بہتر ہیں یا جو ہمارے بعد آئیں گے وہ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر بعد والوں میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو تمہارے ایک ہدیا اس کے نصف کے برابر بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(۲۴۳۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُونُسَ وَأَجْلَسَنِي فِي حَجْرِهِ [راجع: ۱۶۵۱۸]

(۲۳۳۳۷) حضرت یوسف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(۲۴۳۳۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ سَمَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَّحَ عَلَيَّ رَأْسِي [راجع: ۱۶۵۱۸]

(۲۳۳۳۸) حضرت یوسف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا تھا۔

(۲۴۳۳۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ يَقُولُ سَمَّيْنِي

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوسُفَ [راجع: ۱۶۵۱۹].

(۲۳۳۳۹) حضرت یوسف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرا نام ”یوسف“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔

حَدِيثُ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ رضی اللہ عنہ

حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۲۶۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ وَحْشَةً قَالُ فَإِذَا أَخَذْتُ مَضَجَهَا فَقُلْتُ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضَرُونِ فَإِنَّهُ لَا يُضْرَكَ وَبِالْحَمْدِ أَنْ لَا يَفْرُتَكَ [راجع: ۱۶۶۸۹]

(۲۳۳۳۰) حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! بعض اوقات مجھے انجانى وحشت محسوس ہوتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر لیٹا کرو تو یہ کلمات کہہ لیا کرو ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضَرُونِ“ تمہیں کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی بلکہ تمہارے قریب بھی نہیں آئے گی۔

حَدِيثُ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ عِبَادَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۴۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا سَفِيَانُ الْفُزَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَنْزَلَ الزَّكَاةُ ثُمَّ نَزَلَتْ الزَّكَاةُ فَلَمْ نَنْهَ عَنْهَا وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ ثُمَّ نَزَلَ رَمَضَانُ فَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ وَلَمْ نَنْهَ عَنْهُ وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ [راجع: ۱۵۵۵۶].

(۲۳۳۳۱) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ فطر کی ادائیگی کا حکم دیتے تھے، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہو گیا تو ہمیں اس سے منع کیا گیا اور نہ حکم دیا گیا البتہ ہم اسے ادا کرتے رہے اور ماہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تھا، جب ماہ رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا، البتہ ہم خود ہی رکھتے رہے۔

(۲۴۳۴۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ بْنَ عَبَادَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَدَّدَ سُلْطَانَهُ بِمُعْصِيَةِ اللَّهِ أَوْهَنَ اللَّهُ كَيْدَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۲۳۳۳۲) حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی نافرمانی پر اپنے حکمران کو درست قرار دیتا ہے قیامت کے دن اللہ اس کی تدبیر کو کمزور کر دے گا۔

(۲۴۳۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلى أَنَّ سَهْلَ بْنَ حَنْفٍ وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَا قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا [صححه البخاری (۱۳۱۲)، ومسلم (۹۶۱)]

(۲۳۳۳۳) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ قادیسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے اسی اثنا میں کچھ لوگ ایک جنازہ لے کر گزر رہے یہ دونوں کھڑے ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ اسی علاقے کے رہنے والوں میں سے تھا انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ تو یہودی تھا نبی ﷺ نے فرمایا کیا وہ انسان نہیں تھا؟

(۲۴۳۴۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخْمِرَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفُطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتْ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَكُنْ نَفْعَلُهَا [راجع: (۱۰۵۵۶)].

(۲۳۳۳۳) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا تھا، جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو نبی ﷺ نے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی روکا، البتہ ہم خود ہی ادا کرتے رہے۔

(۲۴۳۴۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَيْبٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ غَسْلًا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِمِلْحَفَةٍ وَرِسِّيَةٍ فَاسْتَمَلَّ بِهَا فَكَانَتْ أَنْظُرُ إِلَى أَمْرِ الزُّورِ عَلَى عُنُقَيْهِ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ بِحِمَارٍ لِيَرَّكَ فَقَالَ صَاحِبُ الْحِمَارِ أَحَقُّ بِصَدْرِ حِمَارِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْحِمَارُ لَكَ [قال الألساني: ضعيف (ابن ماجه: ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸)]

(۲۳۳۳۵) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ہم نے نبی ﷺ کے لئے غسل کا پانی رکھا، نبی ﷺ نے غسل کیا، پھر ہم اس سے رنگ ہوا ایک لحاف لے کر نبی ﷺ کے پاس آئے جسے نبی ﷺ نے اپنے اوپر لپیٹ لیا اس کے نشانات جو نبی ﷺ کے پیٹ کی سلوٹوں پر پڑے تو اس کا منظر اب تک میری نگاہوں کے سامنے ہے پھر ہم

سواری کے لئے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک گدھا لے کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر یہ سواری آپ ہی کی ہے۔

حَدِيثُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۴۶) حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ لِقَاةٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّيْ مَاتَتْ أَفَاتَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءَ قَالَ فَطَلْتُ سِقَايَةَ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَاةٍ مَنْ يَقُولُ تِلْكَ سِقَايَةَ آلِ سَعْدٍ قَالَ الْحَسَنُ [راجع: ۲۲۸۲۶]

(۲۳۳۴۶) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئیں تو انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے صدقہ کر سکتا ہوں؟ نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! انہوں نے پوچھا کہ پھر کون سا صدقہ سب سے افضل ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا پانی پلانا، راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں آل سعد کے پانی پلانے کی اصل وجہ یہی ہے۔

(۲۴۴۷) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو دَاوُدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفِيَجْزِي عَنْهَا أَنْ أُعِيقَ عَنْهَا قَالَ أُعِيقَ عَنْ أُمِّكَ [صححه الحاكم (۲/۲۵۴) قال الألبانی: صحيح الاسناد (النسائی: ۲۵۳/۶ و ۲۵۴)].

(۲۳۳۴۷) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں، انہوں نے ایک منت مان رکھی تھی، کیا ان کی طرف سے میرا کسی غلام کو آزاد کرنا کفایت کر جائے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا تم اپنی والدہ کی طرف سے غلام آزاد کر سکتے ہو۔

(۲۴۴۸) حَدَّثَنَا عَفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ سَعِيدِ الصَّرَافِ أَوْ هُوَ سَعِيدُ الصَّرَافِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْبَحْثَ مِنَ الْأَنْصَارِ مِثْلُ مِثْنَةٍ مِنْهُمْ إِيْمَانٌ وَبَعْضُهُمْ نِفَاقٌ قَالَ عَفَّانٌ وَقَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مَرَّةً وَتَبَسَّ فِيهِ شَكُّ أَمَلُهُ عَلَى أَوَّلِهِ عَلَى الصَّحَّةِ [راجع: ۲۲۸۲۹].

(۲۳۳۴۸) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا انصار کا یہ قبیلہ ایک آزمائش ہے یعنی ان سے محبت ایمان کی علامت ہے اور ان سے نفرت نفاق کی علامت ہے۔

حَدِيثُ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بصره غفاری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۴۹) قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ أَبَا بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ قَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ فَقُلْتُ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ أَمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ مَا خَرَجْتُ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعْمَلُ الْمَطْيُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِلَى مَسْجِدِي وَإِلَى مَسْجِدِ إِبِلْيَاءَ أَوْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ يَسُكُّ

(۲۴۳۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابی بصره غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبل طور سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ کی رواگی سے پہلے آپ سے ملاقات ہو جاتی تو آپ کبھی وہاں کا سفر نہ کرتے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوار یوں کو تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے تیار نہیں کرنا چاہیے، مسجد حرام، میری مسجد، مسجد بیت المقدس۔

(۲۴۳۵۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرَكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا بَصْرَةَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ أُنِي بِطَعَامِهِ فَقِيلَ لَهُ لَمْ تَغِبْ عَنَّا مَنَازِلًا بَعْدَ فَقَالَ أَتَرَعُونَ عَنْ سَيِّدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا زِلْنَا مُفْطِرِينَ حَتَّى بَلَّغُوا مَكَانَ كَذَا وَكَذَا

(۲۴۳۵۰) یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بصره رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں اسکندریہ سے روانہ ہوئے، تو راستے میں انہیں کھانا پیش کیا گیا، کسی نے ان سے کہا کہ اب تو یہاں سے شہر زیادہ دور نہیں رہا، انہوں نے فرمایا کیا تم نبی ﷺ کی سنت سے اعراض کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر جب تک ہم فلاں فلاں جگہ پہنچے نہیں گئے، روزے کا نفاذ کرتے رہے۔

(۲۴۳۵۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ لَقِيَ أَبُو بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَهُوَ جَاءَ مِنَ الطُّورِ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتَ قَالَ مِنَ الطُّورِ صَلَّيْتُ فِيهِ فَإِنَّمَا لَوْ أَدْرَكْتُكَ قَبْلَ أَنْ تَرْجُلَ إِلَيْهِ مَا رَحَلْتُ إِلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُشَدُّ الرَّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هَذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

(۲۴۳۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ ان کی ملاقات حضرت ابی بصره غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو پوچھا کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جبل طور سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آپ کی رواگی سے پہلے آپ سے ملاقات ہو جاتی تو آپ کبھی وہاں کا سفر نہ کرتے، کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

سوار یوں کو تین مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کی زیارت کے لئے تیار نہیں کرنا چاہیے، مسجد حرام، میری مسجد، مسجد بیت المقدس۔
 (۲۶۲۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ سَمِعَ بَنِي يَزِيدَ حَدَّثَنِي ابْنُ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَيْمِيمٍ الْجُبَيْنِيِّ أَنَّ عُمَرَو بْنَ الْعَاصِ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ إِنَّ أَبَا بَصْرَةَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ الْوُتْرُ فَصَلُّوْهَا فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو تَيْمِيمٍ فَأَخَذَ بِيَدِي أَبُو ذَرٍّ فَسَارَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَى أَبِي بَصْرَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُو قَالَ أَبُو بَصْرَةَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [انظر: ۲۷۷۷۱].

(۲۳۳۵۲) حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا نماز وتر جو نماز عشاء اور طلوع آفتاب کے درمیان کی بھی وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

حَدِيثُ أَبِي أَبِي ابْنِ امْرَأَةَ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوبائی ابن امراة عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي أَبِي ابْنِ امْرَأَةَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ امْرَأَةَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَكُونُ أَمْرَاءُ يَسْغُلُهُمْ أَشْيَاءٌ وَيُؤَخَّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَفَيْهَا فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْفَيْهَا ثُمَّ اجْعَلُوا صَلَاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا [راجع: ۲۳۰۵۷].

(۲۳۳۵۳) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسے امراء آئیں گے جنہیں بہت سی چیزیں غفلت میں مبتلا کر دیں گی اور وہ نماز کو اس کے وقت مقررہ سے مؤخر کر دیا کریں گے اس موقع پر تم لوگ وقت مقررہ پر نماز پڑھ لیا کرنا اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جانا۔

حَدِيثُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سالم بن عبیدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۶۲۵۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ خَالِدِ بْنِ عُرْفُلَةَ عَنْ آخَرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى

أَنَّكَ تَمَّ سَارَ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ فِي نَفْسِكَ قَالَ مَا أَرَدْتُ أَنْ تَذْكُرَ أُمِّي قَالَ لَمْ أَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ أَقُولَهَا كُنْتُ
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّكَ
تَمَّ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ أَوْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ يَرْحَمُكُمْ
اللَّهُ أَوْ يَرْحَمَكُمُ اللَّهُ شَكَ يَحْيَى وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ [إسناده ضعيف صححه الحاكم (۲۶۷/۴)].

(۲۳۳۵۳) ایک صاحب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی سفر میں حضرت سالم بن عید رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا ایک آدمی کو چھینک آئی
تو اس نے اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے السلام علیکم کہہ دیا، حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہ پر اور تیری ماں پر بھی ہو کچھ دور
چلنے کے بعد انہوں نے اس سے پوچھا کہ شاید تمہیں مجھ پر غصہ آیا ہو؟ اس نے کہا کہ آپ نے میری والدہ کا تذکرہ کیوں کیا؟
انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس کے علاوہ کوئی اور جملہ کہنے کی طاقت ہی نہیں تھی، کیونکہ ایک مرتبہ میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں
تھا اور ایک آدمی کو چھینک آئی تھی، اس نے بھی السَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی جی جواب دیا تھا پھر فرمایا تھا
کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ یا اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہہ لیتا چاہیے اور
سننے والے کو یَرْحَمُكُمْ اللَّهُ کہنا چاہیے اور چھینکنے والے کو جواب میں یہ کہنا چاہیے کہ اللہ میرے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے۔

بَقِيَّةُ حَدِيثِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رضی اللہ عنہ

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی بقیہ حدیث

(۲۴۳۵۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ بْنُ غَزْوَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا طَلِبَةَ الْكَلَابَجِي يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَصْحَابِهِ مَا تَقُولُونَ فِي الزُّنَا قَالُوا حَرَمَهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهُوَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ لَأَنْ يَزْنِيَ الرَّجُلُ بَعْضُهُ نِسْوَةً أَيْسَرُ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَزْنِيَ بِامْرَأَةٍ جَارِهِ قَالَ فَقَالَ مَا
تَقُولُونَ فِي السَّرِقَةِ قَالُوا حَرَمَهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَهِيَ حَرَامٌ قَالَ لَأَنْ يَسْرِقَ الرَّجُلُ مِنْ عَشْرَةِ أَثْيَابٍ أَيْسَرُ
عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَسْرِقَ مِنْ جَارِهِ

(۲۴۳۵۵) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم لوگ بدکاری
کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے لہذا وہ قیامت تک حرام رہے گی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لئے دو عورتوں سے بدکاری کرنا اپنے پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنے کی نسبت زیادہ ہلکا ہے
پھر پوچھا کہ چوری کے متعلق تم لوگ کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے لہذا وہ
حرام رہے گی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کا دس گھروں میں چوری کرنا اپنے پڑوسی کے یہاں چوری کرنے کی نسبت زیادہ ہلکا ہے۔

حَدِيثُ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابورافع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کی حدیثیں

(۲۴۲۵۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَنَا أَبُو حَاتِمٍ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُيَيْدٍ اللَّهِ بْنِ

أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ ذَبَحْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شاةً فَأَمَرَنَا فَعَالَجُنَا لَهُ

شَيْئًا مِنْ بَطْنِهَا فَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [صححه مسلم (۳۵۷) والحاكم (۱۱۲/۴)] [انظر: ۲۴۳۷۰]

(۲۳۳۵۲) حضرت ابورافع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا

تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے

درمیان میں تازہ وضوئیں کیا۔

(۲۴۲۵۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعْوَلٍ عَنْ رَحُلٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَنْ يَصْلِيَ الرَّجُلُ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ [انظر: ۲۷۷۲۶]

(۲۳۳۵۷) حضرت ابورافع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انسان (مرد) کو اس حال میں نماز پڑھنے سے روکا ہے کہ اس

کے سر کے بالوں کی چوٹی جی ہوئی ہو۔

(۲۴۲۵۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَعَ فِي قَلْبِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ قَالَ إِنِّي لَا أَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَخِيْسُ الْبِرِّ وَأَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَإِنْ كَانَ فِي قَلْبِكَ الَّذِي فِيهِ

الآنَ فَارْجِعْ قَالَ بَكْرٌ وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ كَانَ قِنِيطِيًّا

(۲۳۳۵۸) حضرت ابورافع رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ قریش کے کچھ لوگوں نے مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا، نبی ﷺ

کو دیکھتے ہی اسلام میرے دل میں گھر کر گیا، اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اب میں قریش کے پاس واپس نہیں جانا چاہتا،

نبی ﷺ نے فرمایا میں خلاف عہد نہیں کر سکتا اور انہوں کو اپنے پاس نہیں روک سکتا، اس لئے اب تو تم واپس چلے جاؤ، اگر

تمہارے دل میں وہی ارادہ باقی رہے جو اب ہے تو پھر میرے پاس آ جانا، (چنانچہ میں ان کے پاس چلا گیا، پھر واپس آ کر

بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور مشرف بہ اسلام ہو گیا)

(۲۴۲۵۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ عَنْ

أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ بِرَأْيِهِ فَلَمَّا دَرَّ

مِنْ الرِّحْصَنِ خَرَجَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ فَقَاتَلَهُمْ فَضَرَبَهُ رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ فَطَرَحَ تَرْسَهُ مِنْ يَدِهِ فَتَنَاولَ عَلَيْهِ بَابًا كَانَ عِنْدَ الرِّحْصَنِ فَتَرَسَ بِهِ نَفْسَهُ فَلَمْ يَزَلْ فِي يَدِهِ وَهُوَ يَقَاتِلُ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَلْقَاهُ مِنْ يَدِهِ حِينَ قَرَعَ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي نَفْسِي مَعِيَ سَبْعَةٌ أَنَا قَاتِمُهُمْ نَجْهَدُ عَلَى أَنْ نَقْلِبَ ذَلِكَ الْبَابَ فَمَا نَقَلَبُهُ

(۲۳۵۹) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (غزوہ خیبر کے موقع پر) جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا جھنڈا دے کر بھیجا تو ہم بھی ان کے ساتھ نکلے تھے جب وہ قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ کے لوگ باہر آئے اور لڑائی شروع ہو گئی ایک یہودی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ڈھال ان کے ہاتھ سے گر گئی تھی انہوں نے قلعہ کا دروازہ اکھیر کر اس سے ڈھال کا کام لیا، اور دورانِ قتال وہ مستقل ان کے ہاتھ میں رہا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی اور جنگ سے فارغ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ہاتھ سے پھینک دیا، میں نے دیکھا کہ سات آدمیوں کی ایک جماعت نے ”جن کے ساتھ آٹھواں میں بھی تھا“ اس دروازے کو ہلانے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا لیکن ہم اسے ہلا نہیں سکے۔

(۲۳۶۰) حَدَّثَنَا هُوَ مَوْلَى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَمَّتَيْهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَنِيعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاءَ مَصْلِيَّةٌ فَأَتَيْتُ بِهَا فَقَالَ لِي يَا أَبَا رَافِعٍ نَاولْنِي الدِّرَاعَ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ نَاولْنِي الدِّرَاعَ فَنَاولْتُهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ نَاولْنِي الدِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ لِلشَّاءِ إِلَّا ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَوْ سَكَّتْ لَنَا وَلَتُنِي مِنْهَا مَا دَعَوْتُ بِهِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِجُّهُ الدِّرَاعُ

(۲۳۶۱) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی ﷺ کے لئے ایک ہنڈیا میں گوشت پکایا، نبی ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی دقت نکال کر دو، چنانچہ میں نے نکال دی، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے دوسری دقتی طلب فرمائی، میں نے وہ بھی دے دی، تھوڑی دیر بعد نبی ﷺ نے پھر دقتی طلب فرمائی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ایک بکری کی کتنی دستیاں ہوتی ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر تم خاموش رہتے تو اس ہنڈیا سے اس وقت تک دستیاں نکلتی رہتیں جب تک میں تم سے مانگتا رہتا۔

(۲۳۶۱) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُشَيْبِ بْنِ أَمْلَحٍ مَوْحِيٍّ خَصِيَّتَيْنِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا عَمَّنْ شَهِدَ بِالنَّوْحِيَّةِ وَلَهُ بِالْبَلَاغِ وَالْآخِرُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَفَّتَا أَنْظَرْ

[۲۷۷۳۳، ۲۷۷۳۲]

(۲۳۶۱) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دو خوبصورت اور خضی مینڈھوں کی قربانی فرمائی، اور فرمایا ان میں سے ایک تو ہر اس شخص کی جانب سے تھا جو اللہ کی وحدانیت اور نبی ﷺ کی تبلیغ رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے تھا، راوی کہتے ہیں کہ اس طرح نبی ﷺ نے ہماری کفایت فرمائی۔

(۲۴۳۶۳) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ أَنَّنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْغُرَقِ مَا يَبْلُغُ أَحَدَكُمْ مِنْ حِدِيثِي هَيَّءْ وَهُوَ مَتَكِيٌّ عَلَى أَرِيكِيهِ فَيَقُولُ مَا أَجِدُ هَذَا فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى

(۲۳۳۶۲) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفے پر ٹیک لگائے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(۲۴۳۶۲) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ أَنَّنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلَمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي يَوْمٍ فَبَجَلَّ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ فَيَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ جَعَلْتَهُ غُسْلًا وَاحِدًا قَالَ هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ [قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۲۱۹۰، ابن ماجہ: ۵۹۰)]

(۵۹۰) قال شعيب: استاده ضعيف على نكارة في منه [انظر: ۲۴۳۷۲، ۲۷۷۲۹]

(۲۳۳۶۳) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرما لیتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ عمدہ اور طہارت والا ہے۔

(۲۴۳۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقُ أَنَّنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ الْأَرْقَمُ الزُّهْرِيُّ أَوْ ابْنُ أَبِي الْأَرْقَمِ وَاسْتَعْمَلَ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ فَاسْتَبَعَنِي قَالَ فَاتَّبَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ إِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ [قال الترمذی: حسن صحيح قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۶۵۰، الترمذی: ۶۵۷)]

[انظر: ۲۴۳۷۴، ۲۷۷۲۴]

(۲۳۳۶۴) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ارقم رضی اللہ عنہ نے ان کے صاحبزادے میرے پاس سے گزرے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا تھا انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو رافع! محمد و آل محمد رضی اللہ عنہم پر زکوٰۃ حرام ہے اور کسی قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۲۴۳۶۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ فَحَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ غُلَامًا لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ الْإِسْلَامُ قَدْ دَخَلَنَا فَاسْلَمْتُ وَأَسْلَمْتُ أُمُّ الْفَضْلِ وَكَانَ الْعَبَّاسُ قَدْ أَسْلَمَ وَلَكِنَّهُ كَانَ يَهَابُ قَوْمَهُ وَكَانَ يَحْكُمُ إِسْلَامَهُ وَكَانَ أَبُو لَهُمْ عَدُوُّ اللَّهِ قَدْ تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرِ وَبَعَثَ مَكَانَهُ الْعَاصِ بْنَ هِشَامِ بْنِ

الْمُعِيرَةَ وَكَذَلِكَ كَانُوا صَنَعُوا لَمْ يَتَخَلَّفَ رَجُلٌ إِلَّا بَعَثَ مَكَانَهُ رَجُلًا فَلَمَّا جَاءَنَا الْخَيْرُ كَبِهَهُ اللَّهُ وَأَخْزَاهُ وَوَجَدْنَا أَنْفُسَنَا قُوَّةً فَلَذَكَّرَ الْحَدِيثَ

(۲۳۳۶۵) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء میں حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، اسلام ہمارے گھر میں داخل ہو چکا تھا، اور میں اور ام الفضل اسلام قبول کر چکے تھے اسلام تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے بھی قبول کر لیا تھا لیکن اپنی قوم کے خوف سے اسے چھپا کر رکھتے تھے ابولہب دشمن خدا غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکا تھا اور اس نے اپنی جگہ عاص بن ہشام کو بھیج دیا تھا کیونکہ لوگوں میں یہی رواج تھا کہ اگر کوئی آدمی جنگ میں شریک نہ ہوتا تو اپنے بدلے کسی دوسرے آدمی کو بھیج دیتا تھا، پھر جرب ہمارے پاس فتح بدر کی خوشخبری پہنچی تو اللہ نے ابولہب کو ذلیل و سورا کر دیا، اور میں اپنے اندر طاقت کا احساس ہوا، پھر انہوں نے مکمل حدیث ذکر کی۔

(۲۴۳۶۶) وَمِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فِي كِتَابِ يَنْفُوتُ مَوْسَلٌ لَيْسَ فِيهِ إِسْنَادٌ وَقَالَ فِيهِ أَخُو بَنِي سَالِمٍ بَنِي عَوْفٍ قَالَ وَكَانَ فِي الْأَسَارَى أَبُو وَدَاعَةَ بْنُ صَمِيرَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ بَهْمَةً أَبْنًا كَيْسًا تَاجِرًا ذَا مَالٍ لَكَانَكُمْ بِهِ فِدَاءٌ جَانِبِي فِي فِدَاءِ أَبِيهِ وَقَدْ قَالَتْ قُرَيْشٌ لَا تَعْجَلُوا بِفِدَاءِ أَسَارَانَا كَمْ لَا يَتَأَرْبُ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُطَّلِبُ بْنُ أَبِي وَدَاعَةَ صَدَقْتُمْ فَأَفْعَلُوا وَانْسَلَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ وَأَخَذَ أَبَاهُ بِإِزْبَةِ آلاَفٍ دَرَاهِمٍ فَأَنْطَلَقَ بِهِ وَقَدِمَ مَكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ الْأَخْيَفِ فِي فِدَاءِ سَهْلٍ بَنِي عَمْرِو وَكَانَ الَّذِي أَسْوَدَ مَالِكُ بْنُ الدَّخْنِ أَخُو بَنِي مَالِكِ بْنِ عَوْفٍ

(۲۳۳۶۶) گذشتہ حدیث کا تسلسل یقوب کی کتاب میں مرسل اس طرح مذکور ہے کہ غزوہ بدر کے قیدیوں میں ابووداعہ بن صمیرہ بھی نام کا ایک آدمی بھی تھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں اس کا ایک بیٹا ہے جو بڑا ہوشیار اور تاجر اور مال والا ہے، عنقریب تم اسے دیکھو گے کہ وہ میرے پاس اپنے باپ کا فدیہ دینے کے لئے آئے گا، حالانکہ اس وقت قریش نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ اپنے قیدیوں کا فدیہ دینے میں جلد بازی سے کام نہ لینا، محمد ﷺ اور ان کے ساتھی انہیں تم سے جدا نہ کر سکیں گے، ابووداعہ کے بیٹے مطلب نے بھی کہا کہ آپ صبح کہتے ہیں ایسا ہی کریں، لیکن رات ہوئی تو وہ چپکے سے مکہ مکرمہ سے کھسکا اور مدینہ منورہ پہنچ کر چار ہزار درہم کے بدلے اپنے باپ کو چھڑا لیا اور اسے لے کر روانہ ہو گیا، اسی طرح مرکز بن حفص بھی سہیل بن عمرو کا فدیہ لے کر آیا تھا، یہ وہی تھا جسے حضرت مالک بن دشمن رضی اللہ عنہما کا تعلق بنو مالک بن عوف سے تھا، نے گرقاریا تھا۔

(۲۴۳۶۷) حَدَّثَنَا رُوَيْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي خِدَاشٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ أَفْتُلْ كُلَّ كَلْبٍ بِالْمَدِينَةِ قَالَ فَوَجَدْتُ نِسْوَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بِالصُّورِ مِنْ الْيَقِيعِ لَهْنٌ كُلُّهُمْ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَغْزَى رِجَالَنَا وَإِنَّ هَذَا الْكَلْبَ يَنْعَنَّا بَعْدَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَأْتِيَنَا حَتَّى تَقُومَ أَمْرَةٌ مِنَّا فَتُحَوَّلَ

بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَأَذْكُرُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ أَبُو رَافِعٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ أَقْلَهُ فَإِنَّمَا يَمْنَعُهُنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

(۲۳۳۶۷) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے ابورافع! مہینہ میں جتنے کتے پائے جاتے ہیں ان سب کو مار ڈالو وہ کہتے ہیں کہ میں نے انصار کی کچھ خواتین کے جنت البقیع میں کچھ درخت دیکھے ان خواتین کے پاس بھی کتے تھے وہ کہنے لگیں اے ابورافع! نبی ﷺ نے ہمارے مردوں کو جہاد کے لئے بھیج دیا اللہ کے بعد اب ہماری حفاظت یہ کتے ہی کرتے ہیں اور بخدا کسی کو ہمارے پاس آنے کی ہمت نہیں ہوتی، حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی عورت اٹھتی ہے تو یہ کتے اس کے اور لوگوں کے درمیان آڑ بن جاتے ہیں اس لئے آپ یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کر دو چنانچہ انہوں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کر دی، نبی ﷺ نے فرمایا ابورافع! تم انہیں قتل کرو و خواتین کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرے گا۔

(۲۴۳۶۸) حَدَّثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا شَرِيكُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [إحرجہ النسائی فی عمل اليوم واللیلة (۴۱) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]

(۲۳۳۶۸) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب مؤذن کی آواز سنتے تو وہی جملہ دہراتے جو وہ کہہ رہا ہوتا تھا لیکن جب وہ وحی علی الصلوٰۃ اور وحی علی الفلاح پر پہنچتا تو نبی ﷺ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتے تھے۔

(۲۴۳۶۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنَى ابْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنَى بِكَفِّفٍ شَاةٍ فَأَكَلَهَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ قَطْرَةً مَاءٍ [راجع: ۲۴۳۰۶]

(۲۳۳۶۹) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۷۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ عُبَادِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي عَطْفَانَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَبَحْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَأَمَرَنِي فَقَلَيْتُ لَهُ مِنْ بَطْنِهَا فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ [راجع: ۲۴۳۰۶]

(۲۳۳۷۰) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم نے نبی ﷺ کے لئے ایک بکری ذبح کی، نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اس کا تھوڑا سا حصہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا، نبی ﷺ نے اسے تناول فرمایا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے

درمیان میں تازہ وضو نہیں کیا۔

(۲۴۳۷۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْنًا فِي أُذُنِي الْحَسَنِ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ [صححه الحاكم (۱۷۹/۳) قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: حسن (ابو داود: ۵۱۰۵، الترمذی: ۱۵۱۴) قال شعيب: اسنادہ ضعیف]۔ [انظر: ۲۷۷۲۸، ۲۷۷۳۶]۔

(۲۴۳۷۲) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے خود ان کے کان میں اذان دی۔

(۲۴۳۷۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ حَمَعَ فِي نَوْمٍ وَاحِدٍ وَاغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُسْلًا فَقُلْتُ مَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا تَحَعَّلَهُ غُسْلًا وَاحِدًا فَقَالَ إِنَّ هَذَا أُرْكِي وَأَطْهَرُ وَأَطْبُ [راجع: ۲۴۳۶۳]

(۲۴۳۷۴) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ایک ہی دن میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے فراغت کے بعد غسل فرماتے رہے، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ اگر آپ ایک ہی مرتبہ غسل فرما لیتے (تو کوئی حرج تھا؟) نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ طریقہ زیادہ پاکیزہ عمدہ اور طہارت والا ہے۔

(۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ أَبَا رَافِعٍ أَوْ أَبَا رَافِعٍ سَأَلَ سَعْدًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ مَا أُعْطِيَتْكَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِهِ وَالسَّقْبُ الْقُرْبُ [انظر: ۲۷۷۲۲]۔

(۲۴۳۷۶) عمرو بن شریہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ ایک معاملہ پر ایک دوسرے سے بھاتاؤ کر رہے تھے تو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ”پڑوسی قرب کا زیادہ حق رکھتا ہے“ تو میں آپ کو یہ زمین بھی نہ دیتا۔

(۲۴۳۷۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَبُيُوتٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا قَالَ لَا حَتَّى آتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ فَأَنْطَلِقَ إِلَيْ النَّبِيِّ فَسَأَلَهُ فَقَالَ الصَّدَقَةُ لَا تَجُلُ لَنَا وَإِنْ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنَ الْفُسَيْهِمِ [راجع: ۲۴۳۶۶]۔

(۲۴۳۷۸) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ارم رضی اللہ عنہا ان کے صاحبزادے میرے پاس سے گزرے انہیں

زکوٰۃ کی وصولی کے لئے مقرر کیا گیا تھا انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسے ابورافع! محمد و آل محمد ﷺ پر زکوٰۃ حرام ہے اور کسی قوم کا آ زاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۱/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَحْوِلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا رَافِعٍ جَاءَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي قَدْ عَقَصَ شَعْرَهُ فَأَطْلَقَهُ أَوْ نَهَاةً عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ عَقَصَ رَأْسَهُ فَنَهَاةً أَوْ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَاقِصٌ شَعْرَهُ [قال الألبانی: صحيح (ابن ماجه: ۱۰۴۲) قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف]

(۱/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انسان (مرد) کو اس حال میں نماز پڑھنے سے روکا ہے کہ اس کے سر کے بالوں کی چوٹی بنی ہوئی ہو۔

(۲/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَحْوِلٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَوْدِيِّ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ مَحْوِلٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَدَنِيِّ فَقَدْ ذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ يَقُولُ أَبُو جَعْفَرٍ يَا أَبَا سَعِيدٍ أَنْتَ رَأَيْتَهُ [سقط من الميمينية]

(۲/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ أَبُو رَافِعٍ لَمْ يَأْمُرْنِي أَنْ أَتَزَلَّهُ وَلَكِنْ ضُرِبَتْ قُبَّتُهُ فَتَزَلُّ قَالَ أَبِي سَأَلْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَنْ هَذَا [صححه مسلم (۱۳۱۳)، وابن خزيمة (۲۹۸۶)].

(۳/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم نہیں دیا کہ میں انہیں اتاروں لیکن جب خیمہ لگا دیا گیا تو نبی ﷺ خود ہی نیچے اتر گئے۔

(۴/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أَفْقِنُ أَحَدَكُمْ مَتَكِنًا عَلَى أَرْجِيهِ بِأَبِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ وَنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا نَذْرِي مَا وَحَدَّثَنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّعْنَاهُ [إرايح: ۲۴۳۶۲]، [سقط من الميمينية]

(۴/۲۴۳۷۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں تم میں سے جس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے اور وہ اپنے صوفے پر ٹیک لگے کہتا ہے کہ مجھے تو یہ حکم کتاب اللہ میں نہیں ملتا۔

(۵/۲۴۳۷۵) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ الْأَكْبَرَ حِينَ وَلَدَ أَرَادَتْ أُمُّهُ فَأَطَمَتْهُ أَنْ تَعْقُ بِحُسَيْنٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْقِي عَنْهُ وَلَكِنْ احْلِقِي شَعْرَ رَأْسِهِ ثُمَّ تَصَدَّقِي بِوَرْدٍ مِنْ رَأْسِهِ مِنَ الْوَرِقِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ وَلَدَ حُسَيْنٌ بَعْدَ ذَلِكَ فَصَنَعْتُ مِثْلَ ذَلِكَ [سقط من الميمينية].

(۵/۲۳۳۷) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب امام حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی تو ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دو میندھوں سے ان کا عقیقہ کرنا چاہا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ابھی اس کا عقیقہ نہ کرو بلکہ اس کے سر کے بال منڈوا کر اس کے وزن کے برابر چاندی اللہ کے راستے میں صدقہ کرو پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا اور عقیقہ نبی ﷺ نے خود کیا)

(۶/۲۳۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّيْحَسَنَ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّي قَائِمًا وَقَدْ عَرَزَ صَفْرُوتُهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّهَا أَبُو رَافِعٍ فَأَلْتَمَسَتْ إِلَيْهِ مُغْصِبًا فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ أَقْبِلْ عَلَيَّ صَاحِبَكَ وَلَا تَغْصِبْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ كَفَلُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرَزَ صَفْرُوتِهِ | سقط من المصنوعة |

(۶/۲۳۳۷) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے اپنی گدی پر بالوں کی چوٹی بٹا رکھی تھی حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اسے کھول دیا امام حسن رضی اللہ عنہ نے غصے سے ان کی طرف کن اکبھوں سے دیکھا تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اپنی نماز کی طرف متوجہ ہو غصہ نہ کرو میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ شیطان کا طریقہ ہے۔

حَدِيثُ ضَمِيرَةَ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ضمیرہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ضَمِيرَةَ بْنَ سَعْدٍ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ ضَمْرَةَ وَعَنْ جَدِّهِ وَكَانَا شَهِدَا حُضْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى ظِلِّ شَجَرَةٍ فَجَلَسَ فِيهِ وَهُوَ يَحْنِي فَقَامَ إِلَيْهِ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ وَعُيَيْنَةُ بْنُ حُصَيْنٍ بِنُ حُدَيْفَةَ بْنِ بَدْرِ يَخْتَصِمَانِ فِي عَامِرِ بْنِ الْأَصْبَغِ الْأَشْجَعِيِّ وَعُيَيْنَةُ يَطْلُبُ بِدَمِ عَامِرٍ وَهُوَ يَوْمِيذُ رَيْسٍ غَطَفَانَ وَالْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ يَدْفَعُ عَنْ مُحَلِّمِ بْنِ جَنَازَةَ بِمَكَانِهِ مِنْ حَنَافٍ فَتَدَاوَلَا الْخُصُومَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ فَسَمِعْنَا عُيَيْنَةَ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَدْعُهُ حَتَّى أَذِيقَ نِسَائِهِ مِنَ الْحَرِّ مَا ذَاقَ نِسَائِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَلْ تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرِنَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا قَالَ وَهُوَ يَأْتِي عَلَيْهِ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ يَقَالُ لَهُ مَكْتَبِلٌ قَصِيرٌ مَجْمُوعٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ لِهَذَا الْقَبِيلِ شَبَّهًا فِي غُرَّةِ الْإِسْلَامِ إِلَّا كَعَنَمٍ وَرَدَّتْ فَرَمِيَتْ أَوَّالِهَا فَتَفَرَّتْ أَخْرَاهَا اسْنُنِ

الْيَوْمَ وَغَيْرُ عَدَا قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ بَلْ تَأْخُذُونَ الدِّيَةَ خَمْسِينَ فِي سَفَرٍ نَا هَذَا وَخَمْسِينَ إِذَا رَجَعْنَا قَالَ فَقَبِلُوا الدِّيَةَ ثُمَّ قَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكُمْ يَسْتَغْفِرُ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ آدَمَ ضَرْبٍ طَوِيلٍ عَلَيْهِ حُلَّةٌ لَهُ قَدْ كَانَ تَهَيَّأَ فِيهَا لِلْقَتْلِ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا مُحَلَّمٌ بِنُ جَنَاطَةَ قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلَّمٍ بِنِ جَنَاطَةَ فَقَامَ وَهُوَ يَتَلَقَّى دُمْعَةً بِفَضْلِ رِذَائِهِ قَالَ فَأَمَّا نَحْنُ بَيْنَنَا فَقُولُوا إِنَّا نَرُجُو أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اسْتَغْفَرَ لَهُ وَأَمَّا مَا ظَهَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا [راجع: ۲۱۳۹۶]

(۲۳۳۷۲) زیاد بن ضمرہ نے عروہ بن زہیر کو اپنے والد اور دادا سے یہ حدیث نقل کرتے ہوئے سنایا ”جو کہ غزوہ حنین میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے“ کہ نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی نمر پر بڑھائی اور ایک درخت سے سائے سے بیٹھ گئے، اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصین انھہ کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، عیینہ اس وقت عامر بن اشبط اشجعی کے خون کا مظاہرہ کر رہا تھا جو کہ قبیلہ قیس کا سردار تھا، اور اقرع بن حابس حذاف کی وجہ سے محکم بن جثامہ کا دفاع کر رہا تھا، وہ دونوں نبی ﷺ کے سامنے جھگڑنے لگے، ہم نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم سفر میں دیت کے پچاس اونٹ ہم سے لو اور پچاس واپس پہنچ کر لے لینا، عیینہ نے جواب دیا نہیں، اللہ کی قسم میں دیت نہیں لوں گا جس وقت تک کہ میں اس شخص کی عورتوں کو وہی تکلیف اور غم نہ پہنچاؤں جو میری عورتوں کو پہنچا ہے، پھر صدائیں بلند ہوئیں اور خوب لڑائی اور شور وغل برپا ہوا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے عیینہ تم دیت قبول نہیں کرتے؟ عیینہ نے پھر اسی طریقہ سے جواب دیا یہاں تک کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث میں سے کھڑا ہوا کہ جس کو مکینیل کہا کرتے تھے وہ شخص اسلحہ باندھے ہوئے تھا اور ہاتھ میں (تلوار کی) ڈھال لئے ہوئے تھا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس قتل کرنے والے شخص کے یعنی محکم کے شروع اسلام میں اس کے علاوہ کوئی مثال نہیں دیکھتا ہوں جس طرح کچھ مکریاں کسی چشمہ پر پانی پینے کے لئے پہنچیں تو کسی نے پہلی مکری کو تو مار دیا کہ جس کی وجہ سے آخری مکری بھی بھاگ کھڑی ہوئی تو آپ آج ایک دستور بنا لیجئے اور کل اس کو قسم کر دیجئے، حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پچاس اونٹ اب ادا کرے اور پچاس اونٹ اس وقت ادا کرے جب ہم لوگ مدینہ منورہ کی طرف لوٹ آئیں (چنانچہ آپ نے اس شخص سے دیت ادا کرائی) اور یہ واقعہ دورانِ سرغیش آیا تھا محکم ایک طویل قد گندی رنگ کا شخص تھا وہ لوگوں کے کنارے بیٹھا تھا لوگ بیٹھے تھے کہ وہ بیچتے بچاتے آ کر حضرت ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھا، اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے گناہ کیا ہے جس کی آپ کو اطلاع ملی ہے، اب میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں آپ میرے لیے دعائے مغفرت فرما دیجئے، حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم نے اسلام کے شروع زمانہ میں اس شخص کو اپنے اسلحہ سے قتل کیا ہے؟ اے اللہ! محکم کی مغفرت نہ کرنا آپ نے یہ بات باؤ بلند فرمائی (راوی) ابوسلمہ نے یہ اضافہ کیا محکم یہ بات

سن کر کھڑا ہو گیا اور وہ اپنی چادر کے کونے سے اپنے آنسو پونچھ رہا تھا (راوی) ابن اسحاق نے بیان کیا کہ محکم کی قوم نے کہا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے اس کے بعد اس کے لئے بخشش کی دعا فرمائی لیکن ظاہر وہی کیا جو پہلے فرمایا تھا تا کہ لوگ ایک دوسرے سے تعرض نہ کریں۔

حَدِيثُ أَبِي بُرْدَةَ الظَّفَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو بردہ ظفری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۳۷۷) حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْتَبٍ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ الظَّفَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ مِنَ الْكَاهِنِينَ رَجُلٌ يَدْرُسُ الْقُرْآنَ دِرَاسَةً لَا يَذَرُهَا أَحَدٌ نَكُونُ نَعْدَهُ

(۲۴۳۷۷) حضرت ابو بردہ ظفری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے ”کاہنین“ سے ایک آدمی نکلے گا جو اس طرح قرآن کا درس دے گا کہ اس کے بعد کوئی اس طرح درس نہ دے سکے گا۔

حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۷۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى إِصْمَ فَخَرَجْتُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ الْخَارِثِيُّ بْنُ رَبِيعٍ وَمُحَلَّمُ بْنُ جَنَامَةَ بْنُ قَيْسٍ فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَطْنِ إِصْمَ مَرَّ بِنَا عَامِرُ الْأَشْجَعِيُّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ مَتِيعٌ وَوَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ فَلَمَّا مَرَّ بِنَا سَلَّمَ عَلَيْنَا فَأَمْسَكْنَا عَنْهُ وَحَمَلَ عَلَيْهِ مُحَلَّمُ بْنُ جَنَامَةَ فَقَتَلَهُ بِسَيْفٍ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَأَخَذَ بَعِيرَهُ وَمَتِيعَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ نَزَلَ فِيْنَا الْقُرْآنُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَتَّبِعُونَ عَرَصَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ مَغَانِمٌ كَثِيرَةٌ كَذَلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ فَمَنْ اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوا إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا

(۲۴۳۷۸) حضرت عبداللہ بن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ہمیں ”اصم“ نامی جگہ کی طرف بھیجا میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ روانہ ہوا جس میں حضرت ابو قتادہ بن حارث رضی اللہ عنہ اور محکم بن جنامہ بھی شامل تھے جب ہم ”بطن اصم“ میں پہنچے تو عامر اشجعی اپنے کچھ اونٹ لے کر ہمارے پاس سے گزرا، اس کے ساتھ کچھ سامان اور دو دوہکا

مکلفیز بھی تھا، اس نے گزرتے ہوئے ہمیں سلام کیا جس پر ہم نے اپنے ہاتھ روک لیے لیکن محکم بن جثمہ نے اس پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا، دراصل ان دونوں کے درمیان پرانی رنجش چلی آ رہی تھی، محکم نے اسے قتل کر کے اس کے اونٹ اور سامان پر قبضہ کر لیا، ہم لوگوں نے واپس آ کر نبی ﷺ کو اس واقعے سے آگاہ کیا تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی 'اے اہل ایمان! جب تم زمین پر سفر کیا کرو تو خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس سے یہ مت کہا کرو کہ تو مسلمان نہیں ہے'

(۲۴۳۷۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي حَذَرٍ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً قَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِينُهُ فِي صَدَاقِهَا فَقَالَ كَمْ أَصْدَقْتَ قَالَ قُلْتُ مِائَتِي دِرْهَمٍ قَالَ لَوْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ الدَّرَاهِمَ مِنْ وَاِدْيَكُمْ هَذَا مَا زِدْتُمْ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيَكُمْ قَالَ فَمَكُثْتُ ثُمَّ دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَتْنِي فِي سَرِيَّةٍ بَعَثَهَا نَحْوُ نَجْدٍ فَقَالَ اخْرُجْ فِي هَذِهِ السَّرِيَّةِ لَعَلَّكَ أَنْ تُصِيبَ شَيْئًا فَأَنْفَلَكُهُ قَالَ فَخَرَحْنَا حَتَّى جِئْنَا الْحَاضِرَ مُمْسِينَ قَالَ فَلَمَّا ذَهَبَتْ فَحُمَةُ الْعِشَاءِ بَعَثَنَا امِيرًا رَحْلَيْنِ قَالَ فَاحْطَنَّا بِالْعَسْكَرِ وَقَالَ إِذَا كَبُرَتْ وَحَمَلَتْ فَكَبِّرُوا وَاحْمِلُوا وَقَالَ حِينَ بَعَثْنَا رَجُلَيْنِ لَا تَقْتَرِفَا وَلَا سَأَلَنِي وَاحِدًا مِنْكُمَا عَنْ خَبَرٍ صَاحِبِهِ فَلَا أَجِدُهُ عِنْدَهُ وَلَا تُمْنِعُوا فِي الطَّلَبِ قَالَ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَحْمِلَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنَ الْحَاضِرِ صَرَخَ يَا خَضِرَةَ فَتَفَالَتُ بَنَاتًا سَنُصِيبُ مِنْهُمْ خَضِرَةً قَالَ فَلَمَّا اعْتَمْنَا كَبُرَ امِيرُنَا وَحَمَلٌ وَكَبُرْنَا وَحَمَلْنَا قَالَ فَصَرَبِي رَجُلٌ فِي يَدِهِ السِّيفُ فَاتَّبَعْتُهُ فَقَالَ لِي صَاحِبِي إِنَّ امِيرَنَا قَدْ عَهَدَ إِلَيْنَا أَنْ لَا نَمْنِعَ فِي الطَّلَبِ فَارْجِعْ فَلَمَّا رَأَيْتُ إِلَّا أَنْ أَتْبِعَهُ قَالَ وَاللَّهِ لَتَرْجِعَنَّ أَوْ لَأَرْجِعَنَّ إِلَيْهِ وَلَأَخْبِرَنَّهُ أَنَّكَ ابْنَتُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَتَاتَّبِعَنَّهُ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ حَتَّى إِذَا ذَنُوتُ مِنْهُ رَمَيْتُهُ بِسَهْمٍ عَلَى جُرَيْدَاءٍ مَتْنِهِ فَوَقَعَ فَقَالَ اذْنُ يَا مُسْلِمُ إِلَى الْجَنَّةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ لَا أَذْنُو إِلَيْهِ وَرَمَيْتُهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَأَنْخَنَتْهُ رِمَانِي بِالسِّيفِ فَاخْطَأَنِي وَاحْزَدْتُ السِّيفَ فَفَقَلْتُهُ وَاحْتِزَزْتُ بِهِ رَأْسَهُ وَشَدَدْنَا نَعْمًا كَثِيرَةً وَغَمًّا قَالَ ثُمَّ انْصَرَفْنَا قَالَ فَاصْبَحْتُ فَإِذَا بَعِيرِي مَقْطُورٌ بِهِ بَعِيرٌ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ جَمِيلَةٌ شَابَةٌ قَالَ فَجَعَلْتُ تَلْفُظُ خَلْفَهَا فَكَبُرْتُ فَقُلْتُ لَهَا إِيَّيْنِ تَلْتَفِعِينَ قَالَتْ إِلَى رَجُلٍ وَاللَّهِ إِنْ كَانَ حَيًّا خَاطَلَكُم قَالَ قُلْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ صَاحِبِي الَّذِي قَتَلْتُ قَدْ وَاللَّهِ قَتَلْتُهُ وَهَذَا سَيْفُهُ وَهُوَ مُعَلَّقٌ بِقَبْرِ الْبَعِيرِ الَّذِي أَنَا عَلَيْهِ قَالَ وَغَمَدُ السِّيفِ لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ مُعَلَّقٌ بِقَبْرِ بَعِيرٍ هَا فَلَمَّا قُلْتُ ذَلِكَ لَهَا قَالَتْ فَذُنُوكَ هَذَا الْغَمَدُ فَبِئْسَ فِيهِ إِنْ كُنْتُ صَادِقًا قَالَ فَآخَذْتُهُ فَبِئْسَ فِيهِ فَطَقْتُهُ قَالَ فَلَمَّا رَأَتْ ذَلِكَ بَكَتُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ مِنْ ذَلِكَ النَّعْمِ الَّذِي قَدِمْنَا بِهِ

(۲۴۳۷۹) حضرت عبداللہ بن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک عورت سے شادی کی اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مہر کی ادائیگی میں اس سے مدد کی درخواست کی، نبی ﷺ نے پوچھا تم نے اس کا مہر کیا مقرر کیا تھا؟ میں نے عرض کیا دو سو

درہم نبی ﷺ نے فرمایا اگر تم اس وادی سے دراہم نکل کر یوں کی طرح اٹھا رہے ہوتے تب بھی تمہیں اتنا زیادہ مہر مقرر نہیں کرنا چاہیے تھا میرے پاس تو اس وقت تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

کچھ عرصے بعد نبی ﷺ نے مجھے بلایا اور نجد کی طرف جانے والے ایک دستے میں شامل کر کے مجھے بھی وہاں بھیج دیا اور فرمایا کہ اس دستے کے ساتھ جاؤ شاید تمہیں کچھ مل جائے اور وہ میں تم ہی کو انعام میں دے دوں چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور شام کے وقت شہر کے قریب پہنچ گئے جب رات کی سیاہی دور ہو گئی (اور چاندنا ہو گیا) تو ہمارے امیر نے ہمیں دو دو آدمی کر کے بھیجنا شروع کر دیا ہم نے لشکر کو گھیر لیا ہمارے امیر نے کہا تھا کہ جب میں تکبیر کہہ کر حملہ کروں تو تم بھی تکبیر کہہ کر حملہ کر دینا ایک دوسرے سے جدا نہ ہونا اور میں تم میں سے ہر ایک سے اس کے ساتھی کے متعلق پوچھوں گا یہ نہ ہو کہ وہ مجھے اپنے ساتھی کے پاس نہ ملے اور دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے بہت زیادہ آگے نہ بڑھ جانا۔

جب ہم نے حملہ کا ارادہ کیا تو میں نے شہر سے ایک آدمی کی آواز سنی جو چیخ رہا تھا اے شادابی! میں نے اس سے یہ قال لی کہ ہمیں ان کی جانب سے شادابی نصیب ہوگی رات گہری ہوئی تو ہمارے امیر نے تکبیر کہہ کر حملہ کر دیا اس کے پیچھے ہم نے بھی تکبیر کہتے ہوئے حملہ کر دیا اچانک میرے پاس سے ایک آدمی گذرا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی میں اس کے پیچھے لپکا تو میرا ساتھی کہنے لگا کہ ہمارے امیر نے ہمیں یہ تلقین کی تھی کہ ہم دشمن کا پیچھا کرتے ہوئے زیادہ آگے نہ بڑھیں اس لئے واپس آ جاؤ جب میں اس کا پیچھا کرنے سے باز نہ آیا تو اس نے کہا کہ بخدا یا تو تم واپس آ جاؤ ورنہ میں انہیں جا کر بتا دوں گا کہ تم نے ان کی بات نہیں مانی میں نے کہا کہ خدا کی قسم! میں اس کا پیچھا ضرور کروں گا اور میں اس کا پیچھا کرتا رہا حتیٰ کہ اس کے قریب پہنچ کر میں نے اس کی کمر پر ایک تیر مارا وہ گر پڑا اور کہنے لگا اے مسلمان! جنت کے قریب آ جا لیکن میں اس کے قریب نہیں گیا اور اسے دوسرا تیر بھی دے مارا اور اسے ڈھیلا کر دیا یہ دیکھ کر اس نے گھما کر اپنی تلوار مجھے دے ماری۔

لیکن اس کا نشانہ خطا گیا اور میں نے وہ تلوار پکڑ کر اسی سے اسے قتل کر دیا اور اس کا سر قلم کر دیا چونکہ ہمارا حملہ بڑا شدید تھا (اس لئے دشمن بھاگ گیا) اور ہمیں بہت سے جانور اور بکریاں مال غنیمت میں ملیں اور ہم واپس روانہ ہو گئے۔

صبح ہوئی تو میرے اونٹ کے قریب ایک دوسرا اونٹ کھڑا تھا جس پر ایک خوبصورت جوان عورت سوار تھی وہ بار بار بڑی کثرت کے ساتھ پیچھے مڑ مڑ کر دیکھ رہی تھی میں نے اس سے پوچھا کہ تم کسے دیکھ رہی ہو؟ اس نے کہا کہ ایک آدمی کو تلاش کر رہی ہوں بخدا اگر وہ زندہ ہوتا تو وہ تمہیں آ پکارتا میں سمجھ گیا کہ یہ اسی شخص کی بات کر رہی ہے جسے میں نے قتل کیا تھا چنانچہ میں نے اسے بتایا کہ اسے تو میں قتل کر چکا ہوں اور اس کی تلوار یہ ہے وہ تلوار میرے اونٹ کے پالان کے ساتھ لٹکی ہوئی تھی جبکہ تلوار کے نیام میں جو اس کے اونٹ کے پالان کے ساتھ لٹکا ہوا تھا کچھ نہیں تھا جب میں نے اسے یہ بات بتائی تو وہ کہنے لگی کہ یہ نیام پکڑو اور اگر سچے ہو تو اس سے اندازہ کرو میں نے اس کے ہاتھ سے نیام پکڑا اور دونوں کا موازنہ کیا تو وہ ایک دوسرے کے برابر نکلے یہ دیکھ کر وہ عورت رونے لگی اور ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس واپس آ گئے تو نبی ﷺ نے ان جانوروں

میں سے مجھے بھی حصہ دیا جو ہم لے کر آئے تھے۔

حَدِيثُ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۳۸۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي عُمَانَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَسْبِقْنِي بِأَمِينٍ

[صححه ابن خزيمة: (۵۷۲). قال ابن حجر: رجاله ثقات. ورجح الدارقطني المرسل قال الألباني: ضعيف (ابو

داود: ۹۳۷: ۵) [انظر: ۲۴۴۱۷].

(۲۴۳۸۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آمین کہہ لینے کا موقع دے دیا کریں۔

(۲۴۳۸۱) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ

بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخَفِيِّ وَالْخِمَارِ [صححه مسلم: (۲۷۸) و

خزيمة (۱۸۰، ۱۸۳). [انظر: ۲۴۴۰۱].

(۲۴۳۸۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۳۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَ قَارِئًا إِلَى شَيْبَةَ

بْنِ عُمَانَ أَنَّ فَتْحَ بَابِ الْكُعْبَةِ فَقَالَ عَلَى بَعْدِ اللَّهِ بِنُ عُمَرَ قَالَ فَهَاءُ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ هَلْ بَلَغَكَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ نَعَمْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْكُعْبَةَ فَتَأَخَّرَ خُرُوجُهُ فَوَجَدْتُ شَيْئًا فَلَذَهَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ سَرِيعًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ رِبَاعٍ هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَ

رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَيْنِ [قال الألباني: صحيح (النسائي: ۲۱۷/۵). [راجع: ۵۴۴۹].

(۲۴۳۸۲) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے

گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا

کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے

واپس آیا تو دیکھا کہ نبی ﷺ باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خاتمہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟

انہوں نے بتایا ہاں! دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۳۸۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ [قال الترمذی: حسن

صحیح۔ قال الألبانی: صحیح (ابو داود: ۹۲۷، الترمذی: ۳۶۸)۔ قال شعيب: صحيح وهذا اسناد حسن في المتابعات والشواهد۔

(۲۳۳۸۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر لوگ نبی ﷺ کو نماز کی حالت میں ہی سلام کر دیتے تو نبی ﷺ انہیں کیسے جواب دیتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمادیا کرتے تھے۔

(۲۴۳۸۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ يُنْهَى عَنْ الصَّلَاةِ إِلَّا عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ [اخرجه الطيالسي (۱۱۱۲)]۔ قال شعيب: اسنادہ صحیح۔

(۲۳۳۸۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نوافل کی ممانعت صرف طلوع آفتاب کے وقت ہوا کرتی تھی کیونکہ سورج شیطان کے دو بیٹوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(۲۴۳۸۵) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْوَلَاءِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرُ الْحَاجِمُ وَالْمُحْجِمُ [اخرجه النسائي في الكبرى (۴۱۵۶)] قال شعيب: صحيح لغيره وهذا اسناد ضعيف۔

(۲۳۳۸۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سنگی لگنے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲۴۳۸۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَذَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَسَقَانِي ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلَاةِ فَقَامَ يُصَلِّي بِغَيْرِ وُضُوءٍ يُرِيدُ الصَّوْمَ [انظر ۲۴۳۹۲] (۲۳۳۸۶) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا (نبی ﷺ کا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا) نبی ﷺ نے ایک پیالہ منگوا یا خود بھی اس کا پانی نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا پھر نماز کے لئے مسجد تشریف لے آئے اور تازہ وضو کے بغیر نماز پڑھادی۔

(۲۴۳۸۷) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ

(۲۳۳۸۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا شبِ قدر ماہِ رمضان کی ۲۳ ویں شب ہوتی ہے۔

(۲۴۳۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَمَرَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا كَيْفَ مَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخَفَيْنِ قَالَ تَبَرَّزْتُ ثُمَّ دَعَا بِمِطْهَرَةٍ أَوْ إِدَاوَةٍ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ

وَعَلَى خِمَارِ الْعِمَامَةِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثُمَّ دَعَا بِمُطَهَّرَةٍ بِالْإِذَاوَةِ [انظر: ۲۴۴۰۰]. [اخرجه عبد الرزاق (۷۳۴).

قال شعيب: صحيح وهذا اسناد ضعيف].

(۲۳۳۸۸) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کس طرح فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ پر شریف لاکر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کورعہ پر مسح فرماتے تھے۔

(۲۴۳۸۹) حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ قَالَ سَمِعْتُ مَكْحُولًا يُحَدِّثُ عَنْ نَعِيمِ بْنِ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [اخرجه عبد الرزاق (۷۳۷).

قال شعيب: من فعله وهذا اسناد قوی] [انظر: ۲۴۳۹۰، ۲۴۳۹۳، ۲۴۴۰۰]

(۲۴۳۸۹) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔

(۲۴۳۹۰) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ نَعِيمِ بْنِ خِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹].

(۲۴۳۹۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔

(۲۴۳۹۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكُفَّةَ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ قَدْ عَلَّقَهَا فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُ بِلَالَ مَاذَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكَ عُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَعُمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۴۳۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ پر شریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوستوں اپنی دائیں جانب اور ایک بائیں جانب اور تین اپنے پیچھے چھوڑ کر نماز پڑھی، اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور یو اربعہ کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۳۹۲) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَنَّهُ بِالصَّلَاةِ وَهُوَ يُرِيدُ الصِّيَامَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي وَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ

[راجع: ۲۴۳۸۶].

(۲۴۳۹۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا

(نبی ﷺ کا ارادہ روزہ رکھنے کا تھا) نبی ﷺ نے ایک پیالہ منگوا یا خود بھی اس کا پانی نوش فرمایا اور مجھے بھی پلایا پھر نماز کے لئے مسجد تشریف لے آئے اور تازہ وضو کئے بغیر نماز پڑھادی۔

(۲۴۳۹۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ أَنَّ نُعَيْمَ بْنَ حِمْيَارٍ عَنْ بِلَالٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹]۔

(۲۴۳۹۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مونروں اور عمامے پر مسح کر لیا کرو۔

(۲۴۳۹۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَضُّوا طَوَافَهُمْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَعَقَلَ عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ فَلَمَّا أَتَى بِذُخْرِهِ أَقْبَلَ يَرْكَبُ أَغْنَاقَ الرِّجَالِ فَدَخَلَ يَفْتَدِي بِالْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَلَقَاهُ عِنْدَ الْبَابِ خَارِجًا فَسَالَ بِلَالًا الْمُوَدَّنَ كَيْفَ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ حَيَّالَ وَجْهَهُ ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَحَلَّ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ [راجع: ۲۴۳۸۲]۔

(۲۴۳۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن جب لوگ طواف اور سعی کر چکے تو نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہو گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس کا علم نہ ہوسکا، جب انہیں اس کی خبر ملی تو وہ لوگوں کی گردنوں پر سوار ہوتے ہوئے نبی ﷺ کی اقتداء میں اندر داخل ہونے لگے تو نبی ﷺ سے ان کا آنا سامنا اس وقت ہوا جب نبی ﷺ باہر آچکے تھے، انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو کر نبی ﷺ نے کیا کیا؟ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے سامنے کا رخ کر کے دو رکعتیں پڑھیں، پھر کچھ دیر دعا کر کے باہر نکل آئے۔

(۲۴۳۹۵) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى وَعَبْدَ الرَّزَّاقِ أَبْنَاءَا سُفْيَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [قال الألبانی: صحيح (النسائی: ۶/۱)۔ قال شعب: صحيح رجاله ثقات فيه انقطاع] [انظر: ۲۴۴۰۸، ۲۴۴۱۳، ۲۴۴۱۵]۔

(۲۴۳۹۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مونروں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۳۹۶) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ أَبْنَاءَا السَّائِبِ بْنُ عُمَرَ عَنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالَ بْنَ رَاجِحٍ ابْنَ صَالِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ بَيْنَ السَّائِبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ بَكْرِ سَجَدَتَيْنِ [راجع: ۲۴۳۸۲]۔

(۲۴۳۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں داخل ہو کر کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا دو ستونوں کے درمیان (اور اس وقت نبی ﷺ اور دو ہزار کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۲۹۷) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ ثَلَاثَةُ أَذْرُعَ [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں داخل ہو کر کہاں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا دوستوں کے درمیان (اور اس وقت نبی ﷺ اور یواری کے درمیان تین گز کا فاصلہ تھا۔

(۲۴۲۹۸) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ شَدَّادِ مَوْلَى عِيَاضِ بْنِ عَمْرِو عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّئُهُ بِالصَّلَاةِ فَوَجَدَهُ يَتَسَحَّرُ فِي مَسْجِدِ بَيْتِهِ

(۲۳۳۹۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لئے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ کو گھر کی مسجد میں حری کرتے ہوئے پایا۔

(۲۴۲۹۹) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّرْدِ بْنِ قُصَامَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْدَاسٍ قَالَ أَتَيْتُ الشَّامَ أَتَيْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ غَلِيظُ الشَّفَتَيْنِ أَوْ قَالَ صَخْمُ الشَّفَتَيْنِ وَالْأَنْفِ إِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ سِلَاحٌ فَسَأَلُوهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنْ هَذَا السِّلَاحِ وَاسْتَصِلِحُوا وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا بِلَالٌ

(۲۳۳۹۹) عمرو بن مرداس کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شام آیا تو وہاں ایک آدمی نظر آیا جس کے ہونٹ بہت موٹے تھے اور اس کے سامنے اسلحہ تھا، لوگ اس سے پوچھ رہے تھے اور وہ کہہ رہا تھا کہ لوگو! یہ اسلحہ پکڑو اور اس سے اصلاح کا کام لو اور اس کے ذریعے راہ خدا میں جہاد کرو یہ بات نبی ﷺ نے فرمائی ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲۴۳۰۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَمَرَّ بِلَالٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتِيَهُ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ [صححه

الحاکم (۱/۱۷۰)، قال الألبانی: صحيح (ابوداؤد ۱۵۳۰) قال شعب: صحيح اسنادہ ضعیف [راجع: ۲۴۳۸۸]

(۲۳۳۰۰) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ موزوں پر مسح کیسے کرنا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ باہر تشریف لاکر پانی کا برتن منگواتے اور اپنا رخ انور اور دونوں مبارک ہاتھ دھوتے پھر موزوں اور کورعہ پر مسح فرماتے تھے۔

(۲۴۳۰۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ أَنَّهُمَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُثْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۱].

(۲۳۳۰۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمارے پر سرج فرمایا۔

(۲۴۴۰۲) حَدَّثَنَا مُرْوَانُ بْنُ شُبَّانٍ حَدَّثَنِي خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ بِلَالَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ جَعَلَ الْأَسْطُوَانَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَتَقَدَّمَ قَلِيلًا وَجَعَلَ الْمَقَامَ خَلْفَ ظَهْرِهِ [انظر: ۲۴۴۰۴]

(۲۳۳۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھی تھیں ستون کو اپنی دائیں جانب رکھ کر، تھوڑا سا آگے بڑھ کر اور مقام ابراہیم کو اپنی پشت پر رکھ کر۔

(۲۴۴۰۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَابْنُ بَكْرِ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنبَأَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ [قال شعب: اساده صحح]

(۲۳۳۰۳) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر دو رکعتیں پڑھی تھیں۔

(۲۴۴۰۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ أَتَى ابْنُ عُمَرَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكُعْبَةَ قَالَ فَأَقْبَلْتُ قَالَ فَأَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالَ لَا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَقُلْتُ يَا بِلَالُ هَلْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ هَاتَيْنِ السَّارِيَتَيْنِ وَأَشَارَ إِلَيَّ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلَى يَسَارِكَ إِذَا دَخَلْتَ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى فِي وَجْهِ الْكُعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ [صححه البخاری (۳۹۷)، وابن حزمہ (۳۰۱۶)] [راجع: ۲۴۴۰۲]

(۲۳۳۰۳) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے واپس آیا تو دیکھا کہ نبی ﷺ باہر آچکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بتایا ہاں! دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۴۰۵) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ حِمَارٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْسَحُوا عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْحِمَارِ [راجع: ۲۴۳۸۹]

(۲۳۳۰۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا موزوں اور عمارے پر سرج کر لیا کرو۔

(۲۴۴۰۶) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِيهِ قَالَ اعْتَمَرَ مَعَاوِيَةُ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَجَلَسَ يَنْتَظِرُهُ حَتَّى جَاءَهُ فَقَالَ آيَنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ دَخَلَ الْبَيْتَ قَالَ مَا كُنْتُ مَعَهُ وَلَكِنِّي دَخَلْتُ بَعْدَ أَنْ أَرَادَ الْخُرُوجَ فَلَقِيتُ

بَلَا لَا فَسَأَلْتُهُ أَيْنَ صَلَّى فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ صَلَّى بَيْنَ الْأُسْطُوذَتَيْنِ فَقَامَ مُعَاوِيَةُ فَصَلَّى بَيْنَهُمَا (۲۴۳۰۶) عبد اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ آئے تو بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے اندر کس حصے میں نماز پڑھی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو باہر نکلے میں کافی تاخیر کر دی، مجھے کوئی ضرورت محسوس ہوئی تو میں چلا گیا، پھر جلدی سے واپس آیا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آ چکے ہیں، میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بتایا ہاں! دوستوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(۲۴۴۰۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَعْلَاءِ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْنَادٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْنَادٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤِذِنُهُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ فَسَقَلَتْ عَائِشَةُ بِبِلَالٍ فَأَمَرُ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى فَصَحَّهَ الصُّبْحُ وَأَصْبَحَ جَدًّا قَالَ فَقَامَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ وَتَابَعَ بَيْنَ أَذَانِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا خَرَجَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ شَغَلَتْهُ فَأَمَرُ سَأَلَتْهُ عَنْهُ حَتَّى أَصْبَحَ جَدًّا ثُمَّ إِنَّهُ أَطْعَمَ عَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ فَقَالَ إِنِّي رَكِعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ أَصْبَحْتَ جَدًّا قَالَ لَوْ أَصْبَحْتُ أَكْثَرَ مِمَّا أَصْبَحْتُ فَرَكِعْتُهُمَا وَأَحْسَنْتُهُمَا وَأَجَمَلْتُهُمَا [قال الألساني: صحيح (أبو داود: ۱۲۵۷)] قال شعيب: رجاله ثقات إلا أنه منقطع]

(۲۴۴۰۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز فجر کی اطلاع دینے کے لئے آئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں کچھ پوچھنے میں الجھا دیا، حتیٰ کہ روشنی ہونے لگی اور خوب روشنی پھیل گئی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اٹھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دینے گئے، اور مسلسل مطلع کرتے رہے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف نہ لائے، تھوڑی دیر بعد خود ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے کچھ پوچھنے لگی تھیں جس کی وجہ سے صبح ہونے لگی تھی پھر آپ نے بھی باہر تشریف لانے میں تاخیر فرمائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں فجر کی سنیں پڑھ رہا تھا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت تو صبح خوب روشن ہو گئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ روشنی پھیل جاتی تب بھی میں انہیں خوب سنوار کر اور خوبصورت کر کے ضرور پڑھتا۔

(۲۴۴۰۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَطَّابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَيْنِ وَالْخِمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۴۴۰۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔ (۲۴۴۰۹) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ وَأَبُو أَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو إِسْرَائِيلَ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَتُوبَ فِي شَيْءٍ مِنْ الصَّلَاةِ إِلَّا صَلَاةَ الْفَجْرِ وَقَالَ أَبُو أَحْمَدَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدْنَتْ فَلَا تُتَوَّبَ [هذا اسناد ضعيف قال الألباني: ضعيف (ابن ماجة: ۷۱۵، الترمذی: ۱۹۸). قال شعيب: حسن بمجموع

طريقه وشواهدہ]. [انظر ما بعده].

(۲۳۳۰۹) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَتُوبَ إِلَّا فِي الْفَجْرِ [راجع ما قبله]

(۲۳۳۱۰) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۱) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ قَالَ ذَكَرَ رَجُلٌ لَشُعْبَةَ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتُوبَ فِي الْفَجْرِ وَتَهَانِي عَنْ الْعِشَاءِ فَقَالَ شُعْبَةُ وَاللَّهِ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَلَا ذَكَرَ إِلَّا إِسْنَادًا ضَعِيفًا قَالَ أَظُنُّ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَاهُ رَوَاهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ

(۲۳۳۱۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دے رکھا تھا کہ نماز فجر کے علاوہ کسی اور نماز میں اذان کے بعد نماز کھڑی ہونے کی اطلاع نہ دیا کروں۔

(۲۴۴۱۲) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۳) حَدَّثَنَا عَمَادُ بْنُ أَبِي حَسَنٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى الْيَخْمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵]۔

(۲۳۳۱۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۴) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْمُوقِفَيْنِ وَالْخِمَارِ [صححه ابن خزيمة (۱۸۹) قال

شعيب: صحيح]

(۲۳۳۱۲) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۵) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخَفَيْنِ وَالْجَمَارِ [راجع: ۲۴۳۹۵].

(۲۳۳۱۵) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں اور عمامے پر مسح فرمایا۔

(۲۴۴۱۶) حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عَمَرَ حَدَّثَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْبَيْتِ قَالَ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ

[صححه ابن خزيمة (۳۰۰۸)، قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۸۷۴)]

(۲۳۳۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ میں نماز نہیں پڑھی بلکہ اس کے کونوں میں بکیر کیا ہے۔

(۲۴۴۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ أَبِي عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ بِلَالٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسِفِقُنِي يَا مَعِيزَ [راجع: ۲۴۳۸۰]

(۲۳۳۱۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے آئین کہ لینے کا موقع دے دیا کریں۔

(۲۴۴۱۸) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ قَالَ وَكُنْتُ شَاةً فَصَعِدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي بِلَالٌ فَقُلْتُ مَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاهُنَا قَالَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَيْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ [راجع: ۴۴۶۴]

(۲۳۳۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے پیچھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان۔

(۲۴۴۱۹) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ عَلَى نَاقَةٍ لِأَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ فَأَنَاقَ بَعْضُ بِالْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ بِالْفَيْفَاحِ فَدَهَبَ يَأْتِيهِ بِهِ فَأَبَتْ أُمُّهُ أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ لَتُعْطِيَنَّهُ أَوْ يَخْرُجَ بِالسَّيْفِ مِنْ صُلْبِي فَدَفَعَتْهُ إِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَعُثْمَانُ وَأَسَمَةُ فَأَجَافُوا الْبَابَ عَلَيْهِمْ مِثْلًا قَالَ ابْنُ عَمَرَ وَكُنْتُ رَجُلًا شَاةً فَأَوْتًا فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَبَدَرْتُهُمْ فَوَجَدْتُ بِلَالًا قَائِمًا عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ آتَيْنِ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى [راجع: ۴۴۶۴].

(۲۳۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ

نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان۔

(۲۴۴۱۹م) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ هُوَ وَبَلَالٌ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُقْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَّنُوهُ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ فَلَمَّا فَتَحَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ وَلَيْسَتْ أَسْأَلُهُ كَمْ صَلَّى [سقط من الميمينية]۔

(۲۴۴۱۹م) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مرتبہ بیت اللہ میں داخل ہوئے، اس وقت نبی ﷺ کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، نبی ﷺ کے حکم پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا، اور جب تک اللہ کو منظور تھا اس کے اندر رہے، پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے میں نے ملاقات کی اور ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے بتایا کہ یہاں، ان دوستوں کے درمیان البتہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعتیں پڑھی تھیں۔

حَدِيثُ صُهَيْبِ بْنِ سَلَمَةَ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۲۴۴۲۰م) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُعِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللَّهِ لِلْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَ الْمُؤْمِنِ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنَّ أَصَابَتَهُ سَرَاءٌ فَشَكَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ فَصَبَرَ كَانَ خَيْرًا لَهُ [راجع ۱۹۱۴۲]۔

(۲۴۴۲۰م) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے تو مسلمانوں کے معاملات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے معاملے میں سرسرا خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوئی ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو کہ اس کے لئے سرسرا خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی سرسرا خیر ہے۔

(۲۴۴۲۱م) حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَوْدُوا يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا لَمْ تَرَوْهُ فَقَالُوا وَمَا هُوَ أَلَمْ يَبَيِّنْ وَجْهَنَا وَيُزَحِّحْنَا عَنِ النَّارِ وَيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ قَالَ فَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْهُ ثُمَّ قَرَأَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةً وَقَالَ مَرَّةً

إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ [راجع: ۱۹۴۳].

(۲۳۳۲۱) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں پکار کر کہا جائے گا کہ اے اہل جنت! اللہ کا تم سے ایک وعدہ باقی ہے جو ابھی تک تم نے نہیں دیکھا، جنتی کہیں گے کہ وہ کیا ہے؟ کیا آپ نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا اور ہمیں جہنم سے بچا کر جنت میں داخل نہیں کیا؟ اس کے جواب میں حجاب اٹھا دیا جائے گا اور جنتی اپنے پروردگار کی زیارت کر سکیں گے، بخدا! اللہ نے انہیں جنتی نعمتیں عطا کر رکھی ہوں گی، انہیں اس نعمت سے زیادہ محبوب کوئی نعمت نہ ہوگی، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”ان لوگوں کے لئے جنہوں نے نیکیاں کیں، عمدہ بدلہ اور“ مزید اضافہ ہے۔“

(۲۴۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ صُهَيْبًا كَانَ يُكْنَى أبا يَحْيَى وَيَقُولُ إِنَّهُ مِنَ الْعَرَبِ وَيُطْعِمُ الطَّعَامَ الْكَثِيرَ فَقَالَ لَهُ عَمْرُؤُا صُهَيْبُ مَا لَكَ تُكْنَى أبا يَحْيَى وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ وَتَقُولُ إِنَّكَ مِنَ الْعَرَبِ وَتُطْعِمُ الطَّعَامَ الْكَثِيرَ وَذَلِكَ سَرَفٌ فِي الْمَالِ فَقَالَ صُهَيْبُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَانِي أبا يَحْيَى وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي النَّسَبِ فَأَنَا رَجُلٌ مِنَ النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ مِنْ أَهْلِ الْمُؤَصِّلِ وَلَكِنِّي سَبَّيْتُ غُلَامًا صَغِيرًا قَدْ غَفَلْتُ أَهْلِي وَقَوْمِي وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ خَيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَرَدَّ السَّلَامَ فَلَدَيْكَ الَّذِي يَحْمِلُنِي عَلَى أَنْ أُطْعِمَ الطَّعَامَ [إسناده ضعيف قال البوصيري: هذا إسناد حسن قال الألباني: حسن (ابن ماجة): (۲۳۳۲۸) [انظر: ۲۴۴۲۵].

(۲۳۳۲۲) زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تم میں تین چیزیں نہ ہوتیں تو تم میں کوئی عیب نہ ہوتا، انہوں نے پوچھا وہ کیا ہیں۔ کیونکہ ہم نے تو کبھی آپ کو کسی چیز میں عیب نکالتے ہوئے دیکھا ہی نہیں، انہوں نے فرمایا ایک تو یہ کہ تم اپنی کنیت ابو یحییٰ رکھتے ہو حالانکہ تمہارے یہاں کوئی اولاد ہی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ تم اپنی نسبت نمر بن قاسط کی طرف کرتے ہو جبکہ تمہاری زبان میں کننت ہے، اور تم مال نہیں رکھتے۔

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جہاں تک میری کنیت ”ابو یحییٰ“ کا تعلق ہے تو وہ نبی ﷺ نے رکھی ہے لہذا اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں، رہی نمر بن قاسط کی طرف میری نسبت تو یہ گھج ہے کیونکہ میں ان ہی کا ایک فرد ہوں لیکن چونکہ میری رضاعت ”الیہ“ میں ہوئی تھی، اس وجہ سے یہ کننت پیدا ہو گئی اور باقی رہا مال تو کیا کبھی آپ نے مجھے ایسی جگہ خرچ کرتے ہوئے دیکھا ہے جو ناحق ہو۔

(۲۴۴۲۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى هَمَسَ شَيْئًا لَا أَفْهَمُهُ وَلَا يُخْبِرُنَا بِهِ قَالَ

أَقْبَضْتُمْ لِي قُلْنَا نَعَمْ قَالَ إِنِّي ذَكَرْتُ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ أُعْطِيَ جُنُودًا مِنْ قَوْمِهِ فَقَالَ مَنْ يَكْفِيهِ هَؤُلَاءِ أَوْ مَنْ يَقُومُ لَهُؤُلَاءِ أَوْ غَيْرَهَا مِنَ الْكَلَامِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ أَنْ اخْتَرْ لِقَوْمِكَ إِحْدَى ثَلَاثَ إِمَّا أَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ أَوْ الْجُوعَ أَوْ الْمَوْتَ فَاسْتَشَارَ قَوْمَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالُوا أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ فَكُلُّ ذَلِكَ إِلَيْكَ خَرْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَكَانُوا إِذَا فَرَعُوا فَرَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلَّى مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ رَبِّ أَمَّا عَدُوٌّ مِنْ غَيْرِهِمْ فَلَا أَوْ الْجُوعَ فَلَا وَلَكِنَّ الْمَوْتَ فَسَلِّطْ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فَهَمْسِي الَّذِي تَرَوْنَ أَنِّي أَقُولُ اللَّهُمَّ بِكَ أَقَابِلُ وَبِكَ أَصُولُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ [راجع: ۱۹۱۴۱]۔

(۲۳۲۳۳) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خندق کے موقع پر نبی ﷺ کے ہونٹ ہلنے لگے تھے، اس سے پہلے کبھی آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا تھا، بعد میں فرمایا کہ پہلی امتوں میں ایک پیغمبر تھے، انہیں اپنی امت کی تعداد پر اطمینان اور خوشی ہوئی اور ان کے منہ سے یہ جملہ نکل گیا کہ یہ لوگ کبھی شکست نہیں کھا سکتے، اللہ تعالیٰ نے اس پر ان کی طرف وحی بھیجی اور انہیں تین دن میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ یا تو ان پر کسی دشمن کو مسلط کر دوں جو ان کا خون بہائے، یا بھوک کو مسلط کر دوں یا موت کو؟ وہ کہنے لگے کہ قتل اور بھوک کی تو ہم میں طاقت نہیں ہے، البتہ موت ہم پر مسلط کر دی جائے، نبی ﷺ نے فرمایا صرف تین دن میں ان کے ستر ہزار آدمی مر گئے، اس لئے اب میں یہ کہتا ہوں کہ اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حیلہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حیلہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے قتال کرتا ہوں۔

(۲۴۴۲۴) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ اللَّهُمَّ بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَقَابِلُ [راجع: ۱۹۱۴۱]۔

(۲۳۲۳۳) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دشمن سے آمناسا مانا ہونے پر نبی ﷺ یہ دعاء کرتے تھے کہ اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حیلہ کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حیلہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے قتال کرتا ہوں۔

(۲۴۴۲۵) حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فَقَالَ لِعُمَرَا أَمَّا قَوْلُكَ اُكْنَيْتَ وَلَيْسَ لَكَ وَلَكَدْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي أَبَا يَحْيَى فَأَمَّا قَوْلُكَ فِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ أَوْ لَدَيْنَ يَطْعَمُونَ الطَّعَامَ [راجع: ۲۴۴۲۲]۔

(۲۳۲۳۵) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جہاں تک میری کنیت ”ابو یحییٰ“ کا تعلق ہے تو وہ نبی ﷺ نے رکھی ہے لہذا اسے تو میں کبھی نہیں چھوڑ سکتا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں، رہی کھانے میں اسراف کی بات تو نبی ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو دوسروں کو کھانا کھلائے۔

(۲۴۴۲۶) حَدَّثَنَا عُفَّانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ بَيْنَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ مَعَ أَصْحَابِهِ إِذْ ضَحِكَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي بِمِمْ أَضْحَكُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِمَّ تَضْحَكُ قَالَ عَجِبْتُ لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ إِنْ أَصَابَهُ مَا يُحِبُّ حَمِدَ اللَّهَ وَكَانَ لَهُ خَيْرٌ وَإِنْ أَصَابَهُ مَا يَكْرَهُ فَصَبَرَ كَانَ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ كُلُّ أَحَدٍ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ إِلَّا الْمُؤْمِنُ [راجع: ۱۹۱۴۲]۔

(۲۴۳۲۶) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ مکرانے لگے، پھر فرمایا تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں ہو کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے تو مسلمانوں کے معاملات پر تعجب ہوتا ہے کہ اس کے معاملے میں سراسر خیر ہی خیر ہے، اور یہ سعادت مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہے کہ اگر اسے کوئی بھلائی حاصل ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے جو کہ اس کے لئے سراسر خیر ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی سراسر خیر ہے۔

(۲۴۴۲۷) وَ حَدَّثَنَا هُفَانٌ أَيْضًا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ هَذَا اللَّفْظُ بِعَيْنِهِ وَأَرَاهُ وَهَمٌ هَذَا لَفْظُ حَمْدٍ وَقَدْ حَدَّثَنَا قَالَ سُلَيْمَانٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ نَحْوًا مِنْ لَفْظِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَذَلِكَ مِنْ كِتَابِهِ قَرَأَهُ عَلَيْنَا (۲۴۳۲۷) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۲۸) حَدَّثَنَا هُفَانٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ السَّاحِرُ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ سَيِّئًا وَحَضَرَ أَعْلَى فَأَذْفَعُ إِلَى غُلَامًا فَلَا عِلْمَهُ السَّحَرُ فَذَفَعَ إِلَيْهِ غُلَامًا فَكَانَ يَعْلَمُهُ السَّحَرُ وَكَانَ بَيْنَ السَّاحِرِ وَبَيْنَ الْمَلِكِ رَاهِبٌ فَآتَى الْغُلَامُ عَلَى الرَّاهِبِ فَسَمِعَ مِنْ كَلَامِهِ فَأَعْجَبَهُ نَحْوُهُ وَكَتَلَمَهُ فَكَانَ إِذَا آتَى السَّاحِرَ ضَرْبَهُ وَقَالَ مَا حَبَسَكَ وَإِذَا آتَى أَهْلَهُ ضَرْبَهُ وَقَالُوا مَا حَبَسَكَ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا أَرَادَ السَّاحِرُ أَنْ يَضْرِبَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي أَهْلِي وَإِذَا أَرَادَ أَهْلُكَ أَنْ يَضْرِبَوْكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ وَقَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ آتَى ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى دَابَّةٍ فَطِيعَةٌ عَظِيمَةٌ وَقَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَجُوزُوا فَقَالَ الْيَوْمَ أَعْلَمُ أَمْرَ الرَّاهِبِ أَحَبُّ إِلَيَّ أَمْ أَمْرُ السَّاحِرِ فَأَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ وَأَرْضَى لَكَ مِنَ السَّاحِرِ فَأَقْبِلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَجُوزَ النَّاسَ وَرَمَاهَا فَفَتَّلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَأَخْبَرَ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ أَيُّ بَنِي أَنْتَ أَفْضَلُ مِنِّي وَأَنْتَ سَتَبْنِي فَإِنْ أَبْغَيْتَ فَلَا تَدُلْ عَلَيَّ فَكَانَ الْغُلَامُ يَبْرَأُ الْأَكْمَةَ وَسَائِرَ الْأَذْوَاءِ وَيَشْفِيهِمْ وَكَانَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ فَمَعِيَ فَسَمِعَ بِهِ فَاتَّاهُ بِهِدَايَا كَثِيرَةً فَقَالَ أَشْفِينِي وَلَكَ مَا هَاهُنَا أَجْمَعُ فَقَالَ مَا أَشْفِي أَنَا أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِهِ فَدَعَوْتُ اللَّهَ فَشَفَاكَ فَاَمَنَّ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ ثُمَّ آتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ مِنْهُ نَحْوًا مَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ يَا فَلَانُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ فَقَالَ رَبِّي قَالَ أَنَا قَالَ لَا لَكِنْ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ قَالَ أَوَّلَكَ رَبَّ

غَيْرِي قَالَ نَعَمْ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّهَ عَلَى الْغُلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَيْ بَنِي قَدْ بَلَغَ مِنْ سُبْحِكَ أَنْ تُبْرِئَ الْأَكْحَمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَهَذِهِ الْأَذْوَاءُ قَالَ مَا أَشْفَى أَنَا أَحَدًا مَا يَشْفِي غَيْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَا قَالَ لَا قَالَ أَوْلَئِكَ رَبُّ غَيْرِي قَالَ نَعَمْ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ فَآخَذَهُ أَيْضًا بِالْعَذَابِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَآتَى بِالرَّاهِبِ فَقَالَ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَآتَى قَوْضَعَ الْإِنْشَارِ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاقُهُ وَقَالَ لِلْأَعْمَى ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَآتَى قَوْضَعَ الْإِنْشَارِ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاقُهُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ لِلْغُلَامِ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَآتَى فَبَعَثَ بِهِ مَعَ نَفَرٍ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَدْهَدْهُوهُ مِنْ قُرْفِهِ فَدْهَبُوا بِهِ فَمَا عَلَوْا بِهِ الْجَبَلَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمْ الْجَبَلُ فَدْهَبُوا أَجْمَعُونَ وَجَاءَ الْغُلَامُ يَتَلَمَّسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ فَقَالَ كَفَّابِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَثَهُ مَعَ نَفَرٍ فِي قُرْفِهِ فَقَالَ إِذَا لَحِجْتُمْ بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَفَرِّقُوهُ فَلَحَحُوا بِهِ الْبَحْرَ فَقَالَ الْغُلَامُ اللَّهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَفَرَّقُوا أَجْمَعُونَ وَجَاءَ الْغُلَامُ يَتَلَمَّسُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَّابِيهِمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرْتُ بِهِ فَإِنْ أَنْتَ فَعَلْتَ مَا أَمَرْتُ بِهِ قَتَلْتَنِي وَإِلَّا فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ قَتْلِي قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ ثُمَّ تَصْلُبُنِي عَلَى جَذَعٍ فَتَأْخُذُ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ قُلْ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِي فَقَعَلَ وَوَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ قَوْسِهِ ثُمَّ رَمَى فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْغُلَامِ قَوْضَعَ السَّهْمَ فِي صَدْرِهِ قَوْضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى مَوْضِعِ السَّهْمِ وَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ أَمَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَيَقِيلُ لِلْمَلِكِ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْدَرُ فَقَدْ وَاللَّهِ نَزَلَ بِكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ فَأَمَرَ بِأَقْوَاهِ السَّكَلِ فَخَدَّذَتْ فِيهَا الْأَخْدُودَ وَأَضْرَمَتْ فِيهَا النَّيرانَ وَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ فَدَعُوهُ وَإِلَّا فَاقْبَحُوهُ فِيهَا قَالَ فَكَانُوا يَتَعَادَوْنَ فِيهَا وَيَتَدَفَعُونَ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا تُرْضِعُهُ فَكَانَتْهَا تَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِي النَّارِ فَقَالَ الصَّبِيُّ يَا أُمَّهُ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ [صححه مسلم (۳۰۰۵)]

وا من حبان (۸۷۳) ۹

(۲۳۲۲۸) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے پہلی (قوموں میں) ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرا آخری وقت قریب آ رہا ہے تو آپ میرے پاس ایک لڑکے کو بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھا دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لئے اس بوڑھے جادوگر کی طرف بھیج دیا، اور وہ اسے جادو سکھانے لگا، اس کے راستے میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب وہ بھی جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (دیر سے آنے کی وجہ سے) جادوگر اس لڑکے کو مارتا، اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب

نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے (کسی کام کے لئے) روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا۔

اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا میں آج جانا چاہوں گا کہ جادوگر کا کام اللہ کو زیادہ پسند ہے یا راہب کا؟ اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا اے اللہ! اگر تجھے جادوگر کے معاملے سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تاکہ (یہاں راستہ سے) لوگوں کا آنا جانا (شروع) ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اسے قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا اے میرے بیٹے! آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا پھر اگر تو کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے تو میرے متعلق کسی کو نہ بتانا، وہ لڑکا پیدائشی اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کی ہر بیماری کا علاج کر دیتا تھا، بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا، اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو وہ بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لئے ہیں۔ اس لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ تجھے شفا دے دے۔ پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمادی۔ پھر وہ آدمی (جسے شفا ہوئی) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹادی؟ اس نے کہا میرے رب نے، اس نے کہا کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے، پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو اس لڑکے کے بارے میں بتا دیا (اس لڑکے کو بلایا گیا) پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے؟ اور ایسے ایسے کرتا ہے؟ لڑکے نے کہا میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا (پھر راہب کو بلوایا گیا) راہب آیا تو اس سے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آہ منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دھکڑے کر دیئے۔ پھر بادشاہ کے ہم نشین کو بلایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا۔ بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آہ رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دھکڑے کر دیئے (پھر اس لڑکے کو بلایا گیا) وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ۔ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔

چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! جس طرح تو چاہے مجھ سے بچالے، اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا: اللہ پاک نے مجھے ان سے بچایا ہے۔ بادشاہ نے پھر اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے ایک چھوٹی ششتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا! اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے۔ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھ سے بچالے۔ پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے بچالیا ہے۔ پھر اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے قتل نہیں کر سکتا، جب تک کہ اس طرح نہ کرے جس طرح میں تجھے حکم دوں۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سو لی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترش سے ایک تیر پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھو اور پھر کہو: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو، چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سو لی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے چلہ میں رکھ کر کہا: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا یہ دیکھتے ہی سب لوگوں نے کہا ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا: تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے۔ تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا چنانچہ خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی۔ بادشاہ نے کہا: جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوادوں گا (جو لوگ اپنے مذہب پر پھرنے سے باز نہ آئے) تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے نے کہا اماں جان! صبر کیجئے کیونکہ آپ حق پر ہیں۔

حَدِیْثُ امْرَأَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللہُ عَنْہُ

حضرت کعب بن مالک کی اہلیہ کی حدیثیں

(۲۴۴۳۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ وَكَانَتْ قَدْ صَلَّتِ الْقِبْلَتَيْنِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْمَعُتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُنْتَبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَقَالَ انْتَبِذْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهَا وَحَدَّثَهُ [احرجه الحمیدی (۳۵۶)۔ قال شعيب:

صحیح لغیرہ و هذا اسناد حسن۔

(۲۳۲۲۹) معبد بن کعب اپنی والدہ سے ”جنہوں نے دو قبلوں کی طرف رخ کر کے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رکھی تھی“ نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کھجور اور کشمش ملا کر نبیذ بنانے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ نبیذ بنایا کرو۔

(۲۴۴۲۰) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ أُمَّ مُبَشَّرٍ دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَقَالَتْ يَا أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَتَّهِمُ بِنَفْسِكَ فَإِنِّي لَا أَتَّهِمُ إِلَّا الطَّعَامَ الَّذِي أَكَلْتُ مَعَكَ بِحَبِيرٍ وَكَانَ ابْنُهَا مَاتَ قَبْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنَا لَا أَتَّهِمُ غَيْرَهُ هَذَا أَوْ أَنِ قَطَعَ أَبْهَرِي [قال الألبانی: صحيح الاسناد (ابو داود ۴۵۱۴) قال شعيب، رحاله ثقات]

(۲۳۲۳۰) عبد اللہ بن کعب اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے مرض الوفا میں ام ہشربہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ اپنے حوالے سے کے متم قرار دیتے ہیں؟ میں تو اسی کھانے کو متم قرار دیتی ہوں جو خیر میں آپ نے اور آپ کے ساتھ صحابہ کرام نے تناول فرمایا تھا، دراصل ان کا بیٹا نبی ﷺ سے پہلے فوت ہو گیا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا میں بھی اس کے علاوہ کسی اور چیز کو متم قرار نہیں دیتا، اس وقت ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ میری رگیں کٹ رہی ہوں۔

مُسْنَدُ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت فضالہ بن عبید انصاری رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۲۴۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ إِلَى أَرْضِ الرُّومِ وَكَانَ عَامِلًا لِمَعَاوِيَةَ عَلَى الدَّرْبِ فَأَصِيبَ ابْنُ عَمِّ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ فَضَالَةُ وَقَامَ عَلَى حُفْرَتِهِ حَتَّى وَارَاهُ فَلَمَّا سَوَيْنَا عَلَيْهِ حُفْرَتَهُ قَالَ أَحْفُوا عَنْهُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ [صححه مسلم (۹۶۸)]۔ [انظر: ۲۴۴۳۱-۲۴۴۴۰]

(۲۳۲۳۱) ثمامہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید اللہ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقام ”درب“ کے عامل تھے ہمارا ایک چچا زاد بھائی اس دوران شہید ہو گیا، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کی قبر پر آ کر کھڑے ہوئے جب اس کا جسم مٹی سے چھپ گیا اور انہوں نے دیکھا کہ ہم نے اس کی قبر برابر کر دی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اسے برابر ہی رکھنا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۳۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ فَقَدَا بِأَيَّامِهِ فِيهِ مَاءٌ فَشَرِبَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ كُنْتَ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنْ قُنْتُ [قال الألبانی: ضعیف (ابن ماجہ: ۱۶۷۵)]. قال شعيب: صحيح ولكن هذا الاسناد منقطع.

(۲۴۴۳۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوا یا اور اسے نوش فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے تی آگئی تھی۔

(۲۴۴۳۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ شَفَّيٍّ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ عَزَوْنَا أَرْضَ الرُّومِ وَعَلَى ذَلِكَ الْحَبَشِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ فَكَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ فَضَالَةُ خَفَّفُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُورِ [راجع: ۲۴۴۳۱].

(۲۴۴۳۵) ثمامہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید اللہ کے ساتھ رزمین روم کی طرف نکلے۔ پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی اور کہا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے برابر ہی رکھنا کیونکہ نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي هَانٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجُبِّيِّ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْ هَذَا نَمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ وَلِعَبْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ وَالنَّعَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَدْحٍ مَا شَاءَ [صححه ابن خزيمة: (۷۱۰)، والحاكم (۲۳۰/۱)، وابن حبان (۱۹۶۰)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال

الألبانی: صحيح (ابو داود: ۱۴۸۱، الترمذی: ۳۴۷۷، النسائی: ۴۴/۳).

(۲۴۴۳۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نماز میں دعاء کرتے ہوئے سنا کہ اس نے اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی ﷺ پر درود پڑھا، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس نے جلد بازی سے کام لیا، پھر اسے بلایا اور اسے اور دوسروں سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ لے تو پہلے اپنے رب کی تعریف و ثناء کرے، پھر نبی ﷺ پر درود و سلام پڑھے، اس کے بعد جو چاہے دعاء مانگے۔

(۲۴۴۳۸) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي هَانٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَانٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ خَرَّ رَجُلًا مِنْ قَامَتِهِمْ

فِی الصَّلَاةِ لِمَا بِهِمْ مِنَ الْخِصَاصَةِ وَهُمْ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ حَتَّى يَقُولَ الْاَعْرَابُ اِنَّ هَؤُلَاءِ مَجَانِبُ فَاِذَا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ انْصَرَفَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا حِیْتُمْ لَوْ اَنْتُمْ تَزِدُّوْنَ حَاجَةً وَفَاقَةً قَالَ فَضَالَةٌ وَاَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَیْذٍ

[صححه ابن حبان (۲۲۴)۔ قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۳۶۸)۔]

(۲۳۳۳۵) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کئی مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھا رہے ہوتے تھے تو کچھ لوگ جو اصحاب صفہ میں سے ہوتے تھے بھوک کی وجہ سے کھڑے کھڑے گر جاتے تھے اور دیہاتی لوگ کہتے تھے کہ یہ دیوانے ہو گئے ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر فرماتے تھے ”اس حال میں کہ ان کی طرف متوجہ ہوتے“ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ اللہ کے یہاں تمہارے لئے کیا نعمتیں ہیں تو تمہاری خواہش ہوتی کہ تمہارے اس فقر و فاقہ میں مزید اضافہ کر دیا جائے ان دنوں میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

(۲۴۴۳۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ وَابْنُ لَهْيَعَةَ قَالَا اُنْبَاْنَا اَبُو هَانَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رِبَاعٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَبَى النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقِلَادَةٍ فِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ تُبَاعُ وَهِيَ مِنَ الْغَنَائِمِ فَامَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِی فِی الْقِلَادَةِ فَنَزَعُوْهُ ثُمَّ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنَا یُوْزَنُ [صححه مسلم (۱۰۹۱)]

(۲۳۳۳۶) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار پیش کیا گیا جس میں سونے اور جوہرات لگے ہوئے تھے یہ مال قیمت تھا جسے فروخت کیا جا رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار پر لگے ہوئے سونے کے متعلق حکم دیا تو اسے الگ کر لیا گیا پھر فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچا جائے۔

(۲۴۴۳۷) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو هَانَ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللّٰهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلَّمُ الرَّاَكِبُ عَلٰی الْمَاضِي وَالْقَابِلِ عَلٰی الْكَثِيْرِ [صححه

ابن حبان (۴۹۷)۔ قال الترمذی: حسن صحیح۔ قال الألبانی: صحیح (الترمذی: ۲۷۰۵)] [انظر: ۲۴۴۳۹، ۲۴۴۴۸]

(۲۳۳۳۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۳۸) حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا اِبْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيُّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو هَانَ وَالتَّحَوَّلَانِ اَنَّ عَمْرُوَ بْنَ مَالِكِ الْجَنْبِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلٰی مَرَاتِبٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَیْهَا قَالَ حَيُّوَةُ يَقُوْلُ رَبَّنَا طَحْجٌ اَوْ نَحْوُ ذَلِكَ [انظر: ۲۴۴۴۰،

۲۴۴۴۹، ۲۴۴۵۳]

(۲۳۳۳۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔

(۲۴۴۳۹) وَحَدَّثَنَا الطَّالِقَانِيُّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ يُسَلِّمُ الْقَارِئُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَارِئِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ [راجع: ۲۴۴۳۷].

(۲۳۳۳۹) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۴۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمَرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ مِثْلَهُ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۴۰) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۴۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ عَمَرُو بْنُ مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ حَدَّثَهُ قُضَالَةَ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ قَارِقُ الْحَمَامَةِ وَغَضَى إِمَامَهُ وَمَاتَ غَاصِيًا وَأُمَةٌ أَوْ عَبْدٌ أَبَقَ فَمَاتَ وَامْرَأَةٌ غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا قَدْ كَفَّهَا مُؤْنَةُ الدُّنْيَا فَتَجَرَّحَتْ بَعْدَهُ فَلَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ وَثَلَاثَةٌ لَا تَسْأَلُ عَنْهُمْ رَجُلٌ نَارَعَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِدَائِهِ فَإِنَّ رِدَائَهُ الْكِبَرِيَاءُ وَإِزَارَتُهُ الْيَزَاءُ وَرَجُلٌ شَكَّ فِي أَمْرِ اللَّهِ وَالْقَنُوطُ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ [صححه ابن حبان (۴۵۵۹)، والحاكم (۱۱۹/۱)۔ قال شعيب: إسناده صحيح].

(۲۳۳۴۱) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تین آدمیوں کے متعلق کچھ نہ پوچھو ایک تو وہ آدمی جو جماعت سے جدا ہو جائے اپنے امام کی نافرمانی کرے اور اسی حال میں فوت ہو جائے دوسرے وہ باندی یا غلام جو اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے اور اسی بھگوڑے پن کے زمانے میں مرجائے اور تیسرے وہ عورت جس کا شوہر موجود نہ ہو وہ اس کی تمام دنیوی ضروریات میں اس کی کفایت کرتا ہو اور وہ اس کے پیچھے دور جاہلیت کی طرح اپنی جسمانی نمائش کرنے لگے ان کے متعلق کچھ نہ پوچھو اور تین آدمی اور ہیں ان کے متعلق بھی کچھ نہ پوچھو ایک تو وہ آدمی جو اللہ سے اس کی چادر لینے میں جھگڑا کرے کہ اللہ کی اوپر کی چادر ”کبریائی ہے اور نیچے کی چادر عزت“ ہے دوسرا وہ آدمی جو اللہ کے کاموں میں شک کرے اور تیسرا اللہ کی رحمت سے یائس ہوئے والا۔

(۲۴۴۴۲) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ قُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هَدَى إِلَى الْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كَهَفًا وَقَنَّعَ

[صححه ابن حبان (۷۰۵) والحاكم (۳۴/۱) قال الترمذی: حسن صحیح. قال الالبانی: صحیح (الترمذی: ۲۳۴۹)]

(۲۳۳۴۲) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اسلام کی طرف ہدایت مل گئی اور اس کی روزی بقدر کفایت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔

(۲۴۴۴۳) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا حَبِيبَةُ وَأَبْنُ لَهَيْعَةَ قَالَا أَبَانَا أَبُو هَانِئٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنَابِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْبُوعٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بُعِثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۴۴۳۸].

(۲۳۳۳۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔
(۲۴۴۴۴) حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَبَّاجًا يَذْكُرُ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُخَبَّرٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيْقَ يَدِ السَّارِقِ فِي الْعُنُقِ آمِنَ السَّنَةِ قَالَ نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَ بَسَارِقٍ قَامَرَهُ بِهَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِقَتْ فِي عُنُقِهِ قَالَ حَبَّاجُ وَكَانَ فَضَالَ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ التِّرْمِذِيُّ: حَسَنٌ غَرِيبٌ. وَقَالَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ: لَوْ شِئْتُ لَكَانَ حَسَنًا صَحِيحًا، لَكِنَّهُ لَمْ يَشَأْ، وَقَدْ أَعْلَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالزَّيْلَعِيُّ قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ (ابو داود: ۴۴۱۱، ابن ماجہ: ۲۵۸۷، الترمذی: ۱۴۴۷،

النسائی: ۹۲/۸).

(۲۳۳۳۴) عبدالرحمن بن محرز کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ بتائیے کہ کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکا ناست ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو لایا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا، پھر حکم دیا تو اسے اس کے گلے میں لٹکا دیا گیا، حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ بیعت رضوان کے شرکاء میں سے تھے۔
(۲۴۴۴۵) قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيِّ شَيْئًا قَالَ أَيْ شَيْءٍ كَانَ عَنْهُ قُلْتُ حَدِيثُ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ فِي تَعْلِيْقِ الْيَدِ فَقَالَ لَا حَدَّثَنَا بِهِ عَفَّانُ عَنْهُ
(۲۳۳۳۵) امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کیا آپ نے عمر بن علی مقدسی سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے پوچھا کہ اس کے پاس کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کی حدیث جو چور کا ہاتھ گلے میں لٹکانے سے متعلق ہے، انہوں نے فرمایا نہیں یہ حدیث ہم سے عفان نے بیان کی ہے۔

(۲۴۴۴۶) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّاقَفَانِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَزَائِعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَكُمْ أَشَدُّ أَذْنًا إِلَيَّ الرَّجُلُ حَسَنَ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقَيْنَةِ إِلَى قَيْنَتِهِ [صححه الحاكم (۱/۵۷۰)]. قَالَ الْبُوصَيْرِيُّ: هَذَا اسناد حسن. قَالَ الْأَلْبَانِيُّ: ضَعِيفٌ

(۱۳۴۰). [انظر: ۲۴۴۵۶].

(۲۳۳۳۶) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی گلوکارہ کا مالک جتنی توجہ سے اس گلوکارہ کا گانا سنتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اس شخص کی آواز سنتا ہے جو خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔

(۲۴۴۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ حَبِشٍ عَنْ

فَصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا قَالَ بَلَى وَلَكِنْ قُفْتُ [انظر: ۲۴۴۶۶، ۲۴۴۶۳].

(۲۳۳۳۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوا یا اور اسے نوش فرمایا! ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے پی آگئی تھی۔

(۲۴۴۴۸) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانٍ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَسْلُمُ الرَّابُّ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَلْبِ [راجع: ۱۲۴۴۳۷].

(۳۳۳۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سوار پیدل چلنے والوں کو اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کیا کریں۔

(۲۴۴۴۹) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانٍ وَالْخَوْلَانِيُّ أَنَّ غَمْرًا بْنُ مَالِكٍ الْحَنْبَلِيُّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَصَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ عَلَى مَرْتَبَةٍ مِنْ هَذِهِ الْمَرَاتِبِ بَعَثَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حَبِوَةُ يَقُولُ رِبَاطٌ أَوْ حَجٌّ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ [راجع: ۲۴۴۴۳۸].

(۲۳۳۳۹) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی بھی مرتبہ پر فوت ہوگا وہ اسی مرتبہ پر اٹھایا جائے گا۔
(۲۴۴۵۰) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ فَصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْكَدَى مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْمُو عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ [صححه ابن حبان (۴۶۲۴)، والحاكم (۱۴۴/۲)]. قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۲۵۰۰).

[الترمذی: (۱۶۲۱)]. [انظر: ۲۴۴۵۴].

(۲۳۳۵۰) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نامہ اعمال بند ہو کر سر بمبر کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے کہ اس کا عمل قیامت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۴۵۱) قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ لِلَّهِ أَوْ قَالَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الألبانی: صحيح (الترمذی: ۱۶۲۱)]. [انظر: ۲۴۴۶۵].

(۲۳۳۵۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حقیقی مجاہد وہ ہے جو راہ خدا میں

اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

(۲۴۵۵۲) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَّ حَبِيبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ نُورًا لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَ ذَلِكَ فَإِنْ رَجُلًا يَنْتَفُونَ الشَّيْبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَنْتَفِ نَوْرُهُ

(۲۳۳۵۲) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہوا اس کے بالوں کی سفیدی قیمت کے دن اس کے لئے باعث نور ہوگی ایک شخص نے عرض کیا کہ کچھ لوگ اپنے سفید بالوں کو لونچ لیتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا جو اپنا نور لوچتا چاہتا ہے وہ ایسا ہی کرے۔

(۲۴۵۵۳) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رُسَيْدُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ النَّجَّيُّ عَنْ حَدَّثَهُ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْعَبْدُ آمِنٌ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ (۲۳۳۵۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا انسان جب تک اللہ سے استغفار کرتا ہے اس وقت تک اللہ کے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

(۲۴۵۵۴) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رُسَيْدُ بْنُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ هَاشِمٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرٍو بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مَيِّتٍ يُحْتَمَ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَجْرِي عَلَيْهِ أَجْرُهُ حَتَّى يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُوقَى فِتْنَةُ الْقَبْرِ [راجع: ۲۴۴۵۰]

(۲۳۳۵۳) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مرنے والے کا نامہ اعمال بند ہو کر سر بھر کر دیا جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو راہ خدا میں سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے فوت ہو جائے کہ اس کا عمل قیمت تک بڑھتا رہے گا اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا۔

(۲۴۵۵۵) حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَجَهَدَ بِالظُّهْرِ جَهْدًا شَدِيدًا فَسَكَّرْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَظْهَرُهُمْ مِنَ الْجَهْدِ فَتَحَيْنَ بِهِمْ مَضِيقًا فَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ فَقَالَ مَرُّوا بِسَمِ اللَّهِ قَمَرِ النَّاسِ عَلَيْهِ يَظْهَرُهُمْ فَجَعَلَ يَنْفُخُ بِظُهُرِهِمُ اللَّهُمَّ احْمِلْ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِكَ إِنَّكَ تَحْمِلُ عَلَى الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ وَعَلَى الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَالَ قَمَا بَلَّغْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى جَعَلَتْ تَنَارِعُنَا أَرْمَتْهَا قَالَ فَضَالَةُ هَذِهِ دَعْوَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَوِيِّ وَالضَّعِيفِ قَمَا بَالُ الرُّطْبِ وَالْيَابِسِ فَلَمَّا قَدِمْنَا الشَّامَ غَزَوْنَا قَبْرَسَ فِي الْبَحْرِ فَلَمَّا زَالَتْ السُّغْنُ فِي الْبَحْرِ وَمَا

يَدْخُلُ فِيهَا عَرَفْتُ دَعْوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۳۳۵۵) حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ شریک تھے، سوار یوں کے معاملے میں بڑی مشکلات پیش آ رہی تھیں، لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی، نبی ﷺ نے ان سوار یوں میں ایک پکر لگایا پھر لوگوں سے فرمایا کہ اللہ کا نام لے کر میرے آگے سے گزر دو، لوگ نبی ﷺ کے سامنے سے اپنی سوار یوں کو گزارنے لگے، اور نبی ﷺ ان کی پشت پر دم کرنے لگے، اے اللہ! ان پر اپنی راہ میں نکلنے والوں کو سوار فرما، بیشک تو طاقت اور کثرت پر شگ اور تر پر سمندر اور خشکی ہر جگہ سوار کرنے پر قادر ہے۔ اس دعاء کی برکت تھی کہ شریک پہنچتے پہنچتے سواری کے جانور اس قدر چست ہو گئے کہ ہمارے ہاتھوں سے اپنی لگائیں چھڑانے لگے۔

حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ طاقتور اور کمزور کے متعلق نبی ﷺ کی دعاء تو یہاں پوری ہو گئی، جہاں تک خشک اور تر کا تعلق ہے، تو جب ہم شام پہنچے اور سمندر میں جزیرہ قبرص کا غزوہ لڑا، تو میں نے کشتیوں کو سمندر میں دیکھا کہ وہ سمندر میں ڈوبنے سے محفوظ ہیں، یہ نبی ﷺ کی دعاء تھی اور میں سمجھ گیا تھا۔

(۲۴۵۵۶) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَرَّاقُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ مَيْسَرَةَ مَوْلَى فَضَالَةَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَشَدُّ أَدْنًا لِلرَّجُلِ الْحَسَنِ الصُّوَرِ بِالْقُرْآنِ مِنْ صَاحِبِ الْقِيَّةِ إِلَى قِيَّتِهِ [راجع: ۲۴۴۴۶]۔

(۲۳۳۵۶) حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی گلوکار کا مالک جسکی توجہ سے اس گلوکار کا گانا سنتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے کہیں زیادہ توجہ کے ساتھ اس شخص کی آواز سنتا ہے جو خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے۔

(۲۴۵۵۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ يَحْيَى ابْنُ أَبِي مَرْثَمَ عَنِ الْأَشْيَاحِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقِيَّةً وَأَمَرَنِي أَنْ أَرُقِي بِهَا مَنْ بَدَأَ لِي قَالَ قُلْ رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَوَاتِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اللَّهُمَّ كَمَا أَمَرَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ عَلَيْنَا فِي الْأَرْضِ اللَّهُمَّ رَبَّ الطَّيِّبِينَ اغْيُرْ لَنَا حُوبَنَا وَذُنُوبَنَا وَخَطَايَانَا وَنَزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَائِكَ عَلَيَّ مَا يَفْلَانُ مِنْ شُكْوَى قَبِيرٍ قَالَ وَقُلْ ذَلِكَ ثَلَاثًا ثُمَّ تَعَوَّذْ بِالْمَعُودَتَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

(۲۳۳۵۷) حضرت فضالہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک جھاڑ پھونک کا عمل سکھایا اور مجھے اجازت دے دی کہ اس کے ذریعے جسے مناسب سمجھوں جھاڑ سکتا ہوں، نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا یوں کہا کرو، ہمارا رب وہ اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے، تیرا نام مقدس ہے، تیرا حکم زمین آسمان میں چلتا ہے، اے اللہ! جس طرح تیرا حکم آسمان میں چلتا ہے، اسی طرح زمین میں ہم پر اپنی رحمت نازل فرما، اے پاکیزہ لوگوں کے رب اللہ! ہماری لغزشات، گناہوں اور خطاؤں کو معاف فرما، اپنی رحمت نازل فرما، اور فلاں آدمی جس تکلیف کا شکار ہے، اسے اس سے شفاء عطا فرما کہ وہ تندرست ہو جائے، تین مرتبہ یہ کہو، پھر تین مرتبہ معوذتین پڑھو۔

(۲۴۵۵۸) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا لَيْثٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوُدَّاعِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْمُؤْمِنِ مِنْ أُمَّةِ النَّاسِ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُجَاهِدِ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ وَالْمُهَاجِرِ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ [قال البوصيري: هذا اسناد صحيح. قال الألباني: صحيح (ابن ماجه: ۳۹۳۴)]. [انظر: ۲۴۴۶۷].

(۲۳۳۵۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں فرمایا کیا میں تمہیں ”مومن“ کے متعلق نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگوں کی جان مال محفوظ ہو، مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہوتا ہے جو گناہوں اور لغزشات کو چھوڑ دے۔

(۲۴۵۵۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْجَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ أَمْرَ يَقْبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَسَوَّيْتُ بِأَرْضِ الرُّومِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَوُّوا قُبُورَكُمْ بِالْأَرْضِ [راجع: ۲۴۴۳۱].

(۲۳۳۵۹) ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت فضالہ بن عبید اللہؒ کے ساتھ سرزمین روم کی طرف نکلے انہوں نے حکم دیا کہ مسلمانوں کی قبروں کو برابر رکھا جائے اور فرمایا نبی ﷺ نے ہمیں قبروں کو برابر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(۲۴۵۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ وَفِينَا مَمْلُوكِينَ فَلَا يَفْقِسُ لَهُمْ

(۲۳۳۶۰) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے جس میں غلام بھی بھی شامل تھے لیکن نبی ﷺ نے انہیں حصہ نہیں دیا۔

(۲۴۵۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخُو سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْثٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ قَالَ وَفِينَا مَمْلُوكِينَ فَلَا يَفْقِسُ لَهُمْ

(۲۳۳۶۱) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے جس میں غلام بھی شامل تھے لیکن نبی ﷺ نے انہیں حصہ نہیں دیا۔

(۲۴۵۶۲) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَيُونُسُ قَالَا حَدَّثَنَا لَيْثٌ بْنُ سَعْدٍ قَالَ هَاشِمٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو شَجَاعٍ وَقَالَ يُونُسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ أَبِي شَجَاعٍ الْحِمَيْرِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ يُونُسُ الْمَعَاذِيُّ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَاتِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ اشْتَرَيْتُ فَلَادَةً يَوْمَ فَتَحِ خَيْبَرَ بِلَتْنِي عَشَرَ دِينَارًا فِيهَا ذَهَبٌ

وَحَزَرَ فَفَصَّلْنَاهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنَ الثُّمَى عَشْرَ دِينَارًا قَدْ كَثُرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبَاغُ حَتَّى تَفْصَلَ [صححه مسلم (۱۰۹۱)].

(۲۳۳۶۲) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ فتح خیبر کے موقع پر میں نے بارہ دینار کا ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات لگے ہوئے تھے میں نے انہیں ہار سے الگ کیا تو اس میں سے بارہ دینار سے زیادہ مالیت کا سونا نکل آیا میں نے نبی ﷺ سے اس چیز کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا جب تک اسے جدا نہ کر لیا جائے آگے فروخت نہ کیا جائے۔

(۲۴۶۷۳) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ مَوْلَى نُجَيْبٍ عَنْ حَنْشٍ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بْنِ نَافِلَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ قَالَ قَدْ عَا بِمَاءٍ فَشَرِبَ فَقُلْنَا لَهُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ هَذَا الْيَوْمُ كُنْتُ تَصُومُهُ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي قُتِلْتُ [راجع: (۲۴۴۴۷)]

(۲۳۳۶۳) حضرت فضالہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اس دن عام طور پر آپ ﷺ روزے سے ہوتے تھے نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اسے نوش فرمایا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس دن تو آپ روزہ رکھتے تھے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں! لیکن آج مجھے قی آگئی تھی۔

(۲۴۶۷۴) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا رِشْدِينَ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانَءٍ النَّخَوَلَاءِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْأَنْجَبِيِّ أَنَّ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ وَعُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَفَرَعَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَضَاءِ الْخَلْقِ لِيَبْقَى رَجُلَانِ فَيُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ فَيُلْقِيَتُ أَحَدُهُمَا فَيَقُولُ الْجَبَّارُ تَبَارَكَ اسْمُهُ رُدُّوهُ فَيَرُدُّوهُ فَيَقَالُ لَهُ لِمَ تَصْنَعُ يَعْزِي فَيَقُولُ قَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ تُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ إِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُولُ لَقَدْ أُعْطِيَ رَبِّي عَزًّا وَجَلًّا حَتَّى لَوْ أَنِّي أُطْعِمْتُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنِّي عِنْدِي شَيْئًا قَالَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَهُ يَوْمُ السُّرُورِ فِي وَجْهِهِ [راجع: (۲۳۱۷۹)].

(۲۳۳۶۳) حضرت فضالہ بن عبید رحمہ اللہ اور عبادہ بن صامت رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ ہو جائے گا تو دو آدمی رہ جائیں گے ان کے متعلق حکم ہوگا کہ انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے ان میں سے ایک جاتے ہوئے پیچھے مڑ دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسے واپس لے کر آؤ، چنانچہ فرشتے اسے واپس لائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تو نے پیچھے مڑ کیوں دیکھا؟ وہ جواب دے گا کہ مجھے امید تھی کہ آپ مجھے جنت میں داخل فرمائیں گے چنانچہ اسے جنت میں لے جانے کا حکم دے دیا جائے گا اور وہ کہتا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا دیا ہے کہ اگر میں تمام اہل جنت کو کھانے کی دعوت دوں تو میرے پاس سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور نبی ﷺ جب بھی یہ بات ذکر فرماتے تھے تو چہرہ مبارک پر

بشاشت کے اثرات دکھائی دیتے تھے۔

(۲۴۴۶۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبِيبُ بْنُ شَرِيحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو هَانٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَو بْنَ مَالِكٍ الْجَنَابِيُّ يَقُولُ سَمِعْتُ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۴۴۵۱]۔

(۲۳۳۶۵) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حقیقی مجاہد وہ ہے جو راہِ خدا میں اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرے۔

(۲۴۴۶۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمِلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مُرْزُوقٍ عَنْ حَشِّ بْنِ الصُّعَالِيِّ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ صَالِمًا فَفَأَفْطَرَ [راجع: ۲۴۴۴۷]۔

(۲۳۳۶۶) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی آئی تو انہوں نے روزہ ختم کر دیا۔
(۲۴۴۶۷) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ حُمَيْدِ أَبِي هَانٍ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُمَرَو بْنَ مَالِكٍ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا أَخْبِرُكُمْ مِنْ الْمُسْلِمِ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ آمَنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ [راجع: ۲۴۴۵۸]۔

(۲۳۳۶۷) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا کیا میں تمہیں ”مومن“ کے متعلق نہ بتاؤں؟ مومن وہ ہوتا ہے جس سے لوگوں کی جان مال محفوظ ہو، مسلمان وہ ہوتا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگ محفوظ ہوں، مجاہد وہ ہوتا ہے جو اللہ کی اطاعت کے معاملے میں اپنے نفس سے جہاد کرے اور مہاجر وہ ہوتا ہے جو گناہوں اور لغزشات کو چھوڑ دے۔

(۲۴۴۶۸) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَشُّ بْنُ الصُّعَالِيِّ عَنْ فَضَالَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرِ نَبِيعِ الْيَهُودِ الْأَوَّلَةِ الذَّهَبَ بِالْذِّبَارَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ

(۲۳۳۶۸) حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ خیبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار پیش کیا گیا جس میں سونے اور جوہرات لگے ہوئے تھے یہ مال غنیمت تھا جسے فروخت کیا جا رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ہار پر لگے ہوئے سونے کے متعلق حکم دیا تو اسے الگ کر لیا گیا، پھر فرمایا کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن کے ساتھ بیچا جائے۔

(۲۴۴۶۹) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْجَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحَلَ إِلَى فَصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهُوَ بِمَصْرَ فَقَدِمَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَمْدُ نَاقَةً لَهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَتِكَ زَائِرًا إِنَّمَا أَتَيْتُكَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَكَ مِنْهُ عِلْمٌ فَوَرَّاهُ شَيْعًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ شَيْعًا وَأَنْتَ أَمِيرُ الْبَلَدِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْ تَخِيُّبٍ مِنَ الْبَارِقِاهِ وَرَأَاهُ حَافِيًا فَقَالَ مَا لِي أَرَاكَ حَافِيًا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ نَحْتَفِيَ أَحْيَانًا [قال الترمذی: حسن صحيح. قال الباقی: لا یثبت. وقال المنذری: غیر ان الحدیث فی اسنادہ اضطراب. قال الألبانی: صحيح (ابو داود: ۴۱۶۰)].

(۲۳۳۶۹) حضرت فضالہ بن عبید اللہؓ کے پاس نبی ﷺ کے ایک صحابیؓ سفر کر کے پہنچے کیونکہ وہ مصر میں رہتے تھے وہ ان کے پاس پہنچے تو حضرت فضالہؓ اپنی اونٹنی گھنچ رہے تھے آنے والے نے کہا کہ میں آپ کے پاس ملاقات کے ارادے سے نہیں آیا میں تو صرف ایک حدیث معلوم کرنے کے لئے آپ کے پاس آیا ہوں جو مجھے نبی ﷺ کے حوالے سے معلوم ہوئی ہے اور مجھے امید ہے کہ آپ کے پاس اس کا علم ہوگا آنے والے نے دیکھا کہ حضرت فضالہؓ پر اگندہ حال نظر آ رہے ہیں تو پوچھا کہ آپ شہر کے گورنر ہونے کے باوجود پر اگندہ حال نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں بہت زیادہ ناز و نعمت سے رہنے سے منع فرمایا ہے پھر آنے والے نے انہیں برہنہ پا دیکھا تو کہا کہ کیا وجہ ہے کہ مجھے آپ پر برہنہ پا بھی نظر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کبھی بھار جونی پہن لیا کریں۔

حَدِيثُ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کی مرویات

(۲۴۴۷۰) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ أَبُو الْخَطَّابِ عَنْ شَدَادِ أَبِي عَمَّارٍ الشَّامِيِّ قَالَ قَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ يَا طَاعُونُ خُذْنِي إِلَيْكَ قَالَ فَقَالُوا أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا عَمَرَ الْمُسْلِمُ كَانَ خَيْرًا لَهُ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أَخَافُ سِتْرًا إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ وَبَيْعَ الْحُكْمِ وَحِفْظَ الشُّرُطِ وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ وَنَشَأَ يَنْتَشِرُونَ يَتَخَذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ وَسَفَكَ الدَّمِ [انظر: ۲۴۴۷۳].

(۲۳۳۷۰) شداد ابو عمار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالکؓ نے فرمایا اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں لے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو بھٹی بھی عمر طے وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں! لیکن مجھے چھ چیزوں کا خوف ہے یہ یوقون کی حکومت انصاف کا فروخت ہونا کثرت سے شرطیں لگانا قطع رحمی ایسی نسل کی افزائش جو قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنالے گی اور خوریزی۔

(۲۴۴۷۱) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَتَانَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَوْسُفَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَذْخُلُ كُلِّي أَوْ بَعْضِي قَالَ أَذْخُلُ كُلُّكَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا مَكِينًا فَقَالَ لِي يَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ أَعْبُدْ سِتًّا قَبْلَ السَّاعَةِ مَوْتُ نَبِيِّكُمْ خُذْ إِحْدَى ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوْتُ يَأْخُذُكُمْ تَقْعَصُونَ فِيهِ كَمَا تَقْعَصُ الْغَنَمُ ثُمَّ تَطْهَرُ الْفِتَنُ وَكَثُرَ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ الْوَاحِدَ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْتَخْطَلَهَا ثُمَّ يَأْتِيَكُمْ بَنُو الْأَصْفَرِ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا

(۲۳۳۷۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آ دھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا، نبی ﷺ اس وقت عہدِ گم کے ساتھ وضو فرما رہے تھے، مجھ سے فرمانے لگا اے عوف بن مالک! اقامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا، سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا، پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا، پھر بکریوں میں موت کی دہاء جس طرح پھیلتی ہے، تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی، پھر فتنوں کا ظہور ہوگا، اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سودینار بھی دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا، پھر اسی جہنم کے نیچے جن میں سے ہر جہنم کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا، روئی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے۔

(۲۴۴۷۳) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّمْحَاكُ بْنُ عُمَانَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْحَجِ قَالَ دَخَلَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ هُوَ وَذُو الْكَلَّاحِ مَسْجِدَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَقَالَ لَهُ عَوْفُ عِنْدَكَ ابْنُ عَمِّكَ فَقَالَ ذُو الْكَلَّاحِ أَمَا إِنَّهُ مِنْ خَيْرٍ أَوْ مِنْ أَصْلَحِ النَّاسِ فَقَالَ عَوْفُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضَى إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُتَكَلِّفٌ

(۲۳۳۷۲) ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور ذوالکلاع مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے پاس تو آپ کا متعجباً (کعب احبار) ہے ذوالکلاع نے کہا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین آدمی ہے، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۷۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَتَانَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ يَا طَاعُونَ خُذْنِي إِلَيْكَ قَالُوا أَلَمْ تَقُولْ هَذَا أَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَزِيدُهُ طَوْلُ الْعُمُرِ إِلَّا خَيْرًا قَالَ بَلَى قَدْ تَكْرَهُنَّ حَلِيبٌ وَكَيْحٌ [راجع: ۲۴۴۷۰]

(۲۳۳۷۳) شداد ابوعمار کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے طاعون! مجھے اپنی گرفت میں لے لے لوگوں نے عرض کیا کہ کیا آپ نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کو بھتیجی بھی عمر ملے وہ اس کے حق میں بہتر ہے؟ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں؟ پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

(۲۴۴۷۴) حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ ذِي الْكَلَّاحِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ الْقَصَاصُ ثَلَاثَةٌ أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ [النظر: ۲۴۵۰۲]

(۲۳۳۷۳) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عطا گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۷۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُيَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ فَقَهَمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نَزْلَهُ وَوَسِّعْ مَذْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالنَّاءِ وَالتَّلَاجِ وَالْبُرْدِ وَتَقِهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدَلَهُ ذَارًا خَيْرًا مِنْ ذَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجَةً خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَذْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَنَجَّاهُ مِنَ النَّارِ وَفِيهِ عَذَابُ الْقَبْرِ [صححه مسلم (۵۶۳)، وابن حبان (۳۰۷۵)] [النظر: ۲۴۵۰۱]

(۲۳۳۷۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سمجھ میں آئی ”اے اللہ! اسے عاف فرما اس پر رحم نازل فرما اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما اس کا ٹھکانہ باعزت جگہ بنا اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما اسے پانی برف اور اولوں سے دعوئے اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو لیل کیچل سے صاف کر دیتا ہے اس کے گھر سے بہترین گھر اس کے اہل خانہ سے بہترین اہل خانہ اور اس کی بیوی سے بہترین بیوی عطا فرما اسے جنت میں داخل فرما جہنم سے محفوظ فرما اور عذاب قبر سے نجات عطا فرما۔

(۲۴۴۷۶) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَفَّاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَصَا وَفِي الْمَسْجِدِ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِيهَا قِنُوفٌ فِيهِ حَشَفٌ فَقَمَزَ الْقِنُوفَ بِالْعَصَا الَّتِي فِي يَدِهِ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبِ مِنْهَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ثُمَّ أَجْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَتَدْعُنَهَا أَرْبَعِينَ عَامًا لِلْعَوَافِي قَالَ فَقُلْتُ اللَّهُ أَعْلَمُ قَالَ يَعْنِي الطَّيْرَ وَالسَّبَاعَ قَالَ وَكُنَّا نَقُولُ إِنَّ هَذَا لِلَّذِي تَسْمِيهِ الْعَجَمُ هِيَ الْكَوَاكِبُ [صححه ابن حبان (۶۷۷۴)، والحاكم (۲۸۵/۲)] قال

الكلباني حسن (ابو داود: ۱۶۰۸، ابن ماجه: ۱۸۲۱، النسائي: ۴۳/۵). [النظر: ۲۴۴۹۹]

(۲۳۳۷۶) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں عصا تھا مسجد میں اس وقت کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے ہلایا اور فرمایا اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ عمدہ صدقہ کر سکتا تھا یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن گدر کھجوریں کھائے گا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا بخدا اے اہل مدینہ! تم چالیس سال تک اس شہر مدینہ کو

پرندوں اور درندوں کے لئے چھوڑے رکھو گے۔

(٢٤٤٧٧) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَارَ بِهِمْ يَوْمَهُمْ أَجْمَعٌ لَا يَحُلُّ لَهُمْ عُقْدَةٌ وَلَيْلَتُهُ جَمْعَاءَ لَا يَحُلُّ عُقْدَةً إِلَّا لِصَلَاةٍ حَتَّى نَزَلُوا الْأُسْطُ اللَّيْلِي قَالَ قَرَّبَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَعَ رَحْلَهُ قَالَ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَظَنَرْتُ قَلَمٌ أَرَأَيْتَ إِلَّا نَائِمًا وَلَا بَعِيرًا إِلَّا وَاجِعًا جَرَانَهُ نَائِمًا قَالَ فَطَارَوْتُ فَظَنَرْتُ حَيْثُ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحْلَهُ قَلَمٌ أَرَأَهُ فِي مَكَانِهِ فَخَرَجْتُ أَنْتَظِرُ الرَّحَالَ حَتَّى خَرَجْتُ إِلَى النَّاسِ ثُمَّ مَضَيْتُ عَلَى وَجْهِهِ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ فَسَمِعْتُ جَرَسًا فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالْأَشْجَعِيِّ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمَا فَقُلْتُ أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُزَيْزٌ كَهَزَيْزِ الرِّيحَا فَقُلْتُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هَذَا الصَّوْتِ فَلَا أَعُدُّ اسْكُتَ قَمَضِي قَلِيلًا فَأَقْبَلَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا فَمَضَى إِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَرَعْنَا إِذْ لَمْ نَرَكَ وَابْتَعْنَا أَتَرَكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَخَبَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ يُصِفُ أَتَيْتِ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّقَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّقَاعَةَ فَقُلْنَا نَذَرُكَ اللَّهُ وَالصَّحْبَةَ إِلَّا جَعَلْنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ أَنتُمْ مِنْهُمْ ثُمَّ مَضَيْنَا فَبَجِيَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ فَيُخَبِّرُهُم بِالَّذِي أَخْبَرَنَا بِهِ فَيَذَرُونَهُ اللَّهُ وَالصَّحْبَةَ إِلَّا جَعَلَهُمْ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِهِ فَيَقُولُ فَإِنَّكُمْ مِنْهُمْ حَتَّى انْتَهَى النَّاسُ فَأَضْجُوا عَلَيْهِ وَقَالُوا اجْعَلْنَا مِنْهُمْ قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُكُمْ أَنَّهُا لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يَشْرُكَ بِاللَّهِ شَيْئًا [انظر: ٢٤٥٠٣، ٢٤٥٠٤، ٢٤٥٠١، ٢٤٤٧٧].

(۲۳۷۷) حضرت عوف سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک میں رات کو اٹھا تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نظر آئے، میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو اچانک ہم نے ایسی آواز سنی جو چپکلی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پڑھک کر رکر گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے، اس لئے ہم آپ کو کھلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ

آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی آگئے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۴۴۷۸) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ وَعَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَبْرُكٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ هِذَمٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ غَزَوْنَا وَعَلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ فَأَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ فَمَرَوْا عَلَيَّ قَوْمٌ قَدْ نَحَرُوا جُزُورًا فَقُلْتُ أَعَالِجُهَا لَكُمْ عَلَى أَنْ تُطْعَمُونِي مِنْهَا إِبْرَاهِيمُ فَطُغِمُونَ مِنْهَا فَعَالِجْتُهَا ثُمَّ أَخَذْتُ إِلَيَّ أَطْعَمُونِي فَأَتَيْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَأَتَى أَنْ يَأْكُلَهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ فَقَالَ مِثْلُ مَا قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ ثُمَّ إِنِّي بَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ أَنْتَ صَاحِبُ الْجُزُورِ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ يَزِيدُ عَلَيَّ ذَلِكَ

(۲۴۴۷۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم کسی غزوے پر روانہ ہوئے ہمارے امیر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تھے ہمیں بھوک نے ستایا اسی دوران ایک قوم پر گزر ہوا جنہوں نے ایک اونٹ ذبح کر رکھا تھا میں نے لوگوں سے کہا کہ میں تمہیں اس کا گوشت لا کر دیتا ہوں شرط یہ ہے کہ تم مجھے بھی اس میں سے کھلاؤ گے چنانچہ میں نے اسے اٹھالیا پھر انہوں نے مجھے جو حصہ دیا تھا اسے لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا لیکن انہوں نے اسے کھانے سے انکار کر دیا پھر میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر گیا لیکن انہوں نے بھی وہی فرمایا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اور اسے کھانے سے انکار کر دیا پھر فتح مکہ کے موقع پر مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ اونٹ والے تم ہی ہو؟ میں نے عرض کیا جی یا رسول اللہ! نبی ﷺ نے مجھے اس سے زیادہ کچھ نہیں فرمایا۔

(۲۴۴۷۹) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الرُّقْمِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبَوَّكَ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ وَهُوَ فِي فُسْطَاطٍ أَوْ قَالَ قَبَّةٍ مِنْ أَدَمَ قَالَ فَسَأَلْتُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ فَقُلْتُ أَذْخُلُ فَقَالَ أَذْخُلُ قُلْتُ كَلَى قَالَ كَلْتُكَ قَالَ فَدَخَلْتُ وَإِذَا هُوَ يَتَوَضَّأُ وَضُوءًا مَكِينًا

(۲۴۴۷۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں بحری کے وقت داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا نبی ﷺ اس وقت عہدگی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے۔

(۲۴۴۸۰) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حَمِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْدًا فَاسْتَاكَ ثُمَّ

تَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ يَصَلِّي وَفُتُّ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقْرَةَ لَا يَمُرُّ بِأَيَّةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفْتُ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِأَيَّةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفْتُ يَتَعَوَّذُ ثُمَّ رَجَعَ فَمَكَتُ زَاكِمًا بِقُدْرٍ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكَبرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ

(۲۳۳۸۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے مسواک کی، پھر وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ شروع کر دی، اور رحمت کی جس آیت پر گزرتے وہاں رک کر دعا مانگتے اور عذاب کی جس آیت پر گزرتے تو وہاں رک کر اس سے پناہ مانگتے تھے، پھر قیام کے بقدر رکوع کیا اور رکوع میں سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكَبرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ کہتے رہے، پھر دوسری رکعت میں سورۃ آل عمران پڑھی اور اس میں بھی اسی طرح کیا۔

(۲۴۴۸۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ حَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زُرَيْقُ مَوْلَى بَنِي قُرَازَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرْطَلَةَ وَكَانَ ابْنُ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خِيَارُ أُمَّتِكُمْ مَنْ تَجَبَّوْنَهُمْ وَيُجَبِّوْنَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أُمَّتِكُمْ الَّذِينَ تَبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَتَلْعَنُونَكُمْ فَلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تُنَادِبُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوا لَكُمْ الصَّلَاةَ إِلَّا وَمَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ أَمِيرٌ وَالِ قَرَأَهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلْيُنْكِرْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ [صححه مسلم (۱۸۵۵)].

[انظر: ۲۴۵۰۰]

(۲۳۳۸۱) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بہترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں گے تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو گے اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوں گے اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم نفرت کرتے ہو گے اور وہ تم سے نفرت کرتے ہوں گے تم ان پر لعنت کرتے ہو گے اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے حکمرانوں کو باہر نکال کر چھینک نہ دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک کہ وہ نماز پر قائم رہیں البتہ جس پر حکمران کوئی گورنر مقرر کر دے اور وہ اسے اللہ کی نافرمانی کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس نافرمانی پر تکبیر کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(۲۴۴۸۲) حَدَّثَنَا حَبِيبُ قَالَ أَتَانَا بَقِيعَةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي بَجِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ الْفَقْرُ تَخَافُونَ أَوْ الْعُورُ أَوْ تُهْمُكُمْ الدُّنْيَا فَإِنَّ اللَّهَ فَاتِحٌ لَكُمْ أَرْضَ فَارِسَ وَالرُّومَ وَنَصَبَ عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا صَبًا حَتَّى لَا يُرِيعَكُمْ بَعْدِي إِنْ أَرَاكُمْ إِلَّا هِيَ

(۲۳۳۸۲) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ نفروفاقہ یا جنگدستی سے ڈرتے ہو کیا تم دنیا کو اس درجہ اہمیت دیتے ہو؟ اللہ تعالیٰ تمہارے ہاتھوں سرزمین فارس و روم کو فتح کروادے گا اور تم پر دنیا اتریل دی جائے گی، حتیٰ کہ تمہیں میرے بعد کوئی چیز نیرہانہ کر سکے گی اگر کوئی چیز نیرہا کرے گی تو وہ دنیا ہی ہوگی۔

(۲۴۴۸۳) حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ سَيْفٍ عَنْ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ الْمُقْضَى عَلَيْهِ لَمَّا أَذْبَرَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ الرَّحْلَ فَقَالَ مَا قُلْتُ قَالَ قُلْتُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُلَوِّمُ عَلَى الْعَصْرِ وَلَكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَفِّسِ فَإِذَا عَلَيْكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ [قال الألبانی: ضعيف (ابوداؤد: ۳۶۲۷)]

(۲۳۳۸۳) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ فرمایا وہ فیصلہ جس کے خلاف ہوا اس نے واپس جاتے ہوئے کہا ”جی اللہ نعم الوکیل“ نبی ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس بلا کر لاؤ اور اس سے پوچھا کہ تم نے ابھی کیا کہا تھا اس نے کہا کہ میں نے ”جی اللہ نعم الوکیل“ کہا تھا نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بیوقوفی پر ملامت کرتا ہے تم غلطی سے کام کیا کرو پھر بھی اگر مغلوب ہو جاؤ تو اس وقت ”جی اللہ نعم الوکیل“ کہا کرو۔

(۲۴۴۸۴) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهِمِرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرِ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا مَكِينَةَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ عِيدِ لَهُمْ فَكَبَرُوا دُخُولَنَا عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ أَرُونِي عَشْرَ رَجُلًا يَشْهَدُونَ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يُحِبُّ اللَّهُ عَنْ كُلِّ يَهُودِيٍّ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ الْغَضَبِ الَّذِي غَضِبَ عَلَيْهِ قَالَ فَاسْكُتُوا مَا أَجَابَهُ مِنْهُمْ أَحَدٌ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ تَلَّتْ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَقَالَ أَيُّهُمْ قَوْلُ اللَّهِ إِنِّي لَأَنَا الْخَاشِعُ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَأَنَا النَّبِيُّ الْمُصْطَفَى أَمْتُمْ أَوْ كَذَّبْتُمْ ثُمَّ انْصَرَفْتُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا أَنْ نَخْرُجَ نَادَى رَجُلٌ مِنْ خَلْفِنَا كَمَا أَنْتَ يَا مُحَمَّدٌ قَالَ فَاقْبَلْ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَيْ رَجُلٍ تَعْلَمُونَ فَيَكْفِيكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ قَالُوا وَاللَّهِ مَا نَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِينَا رَجُلٌ أَعْلَمَ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنْكَ وَلَا أَفْقَهُ مِنْكَ وَلَا مِنْ أَيْبِكَ قَبْلَكَ وَلَا مِنْ جَدِّكَ قَبْلَ أَيْبِكَ قَالَ فإِنِّي أَشْهَدُ لَهُ بِاللَّهِ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ الَّذِي تَجِدُونَهُ فِي التَّوْرَةِ قَالُوا كَذَبْتَ ثُمَّ رَدُّوا عَلَيْهِ قَوْلَهُ وَقَالُوا فِيهِ شَرٌّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتُمْ لَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ أَمَا إِنِّي أَفْتَنُونَكُمْ عَلَيْهِ مِنْ الْخَيْرِ مَا أَتَيْتُمْ وَلَكِنْ كَذَبْتُمُوهُ وَقُلْتُمْ فِيهِ مَا قُلْتُمْ فَلَنْ يُقْبَلَ قَوْلُكُمْ قَالَ فَخَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلَاثَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ

وَجَلَّ فِيهِ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنْ
وَأَسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ [صححه ابن حبان (۷۱، ۶۲)، والحاكم (۴۱۵/۳)] قال شعيب:
[استاده صحيح].

(۲۳۸۳۳) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کہیں جا رہے تھے میں بھی ہمراہ تھا یہ یہودیوں کی عید کا دن تھا ہم لوگ چلتے چلتے مدینہ میں ان کے ایک گرجا گھر میں پہنچے انہوں نے ہمارے وہاں آنے کو اچھا نہیں سمجھا نبی ﷺ نے فرمایا اے گروہ یہود! تم مجھے اپنے پارہ آدی ایسے دکھا دو جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں آسمان کی اس صحت سے جتنے یہودی رہتے ہیں اللہ سب سے اپنا وہ غضب و در فرما دے گا جو ان پر مسلط ہے لیکن وہ لوگ خاموش رہے اور ان میں سے کسی نے بھی اس کا کوئی جواب نہ دیا نبی ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات ان کے سامنے دہرائی تاہم کسی نے بھی جواب نہ دیا۔

نبی ﷺ نے فرمایا تم لوگ انکار کرتے ہو حالانکہ خدا کی قسم! میں ہی حاشر ہوں میں ہی عاقب ہوں اور میں ہی نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم ایمان لاؤ یا تکذیب کرو پھر نبی ﷺ واپس چل پڑے میں بھی ہمراہ تھا ہم اس کہنے سے نکلے ہی والے تھے کہ پیچھے سے ایک آدی نے پکار کر کہا اے محمد! (ﷺ) رکیے نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اس شخص نے یہودیوں سے مخاطب ہو کر کہا اے گروہ یہود! تم مجھے اپنے درمیان کس مرتبہ کا آدی سمجھتے ہو؟ انہوں نے کہا بخدا! ہم لوگ اپنے درمیان آپ سے بڑھ کر کسی کو کتاب اللہ کا عالم اور فقہ نہیں سمجھتے اسی طرح آپ سے پہلے آپ کے آباؤ اجداد کے متعلق بھی ہمارا یہی خیال ہے اس نے کہا کہ پھر میں اللہ کو سامنے رکھ کر گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے وہی نبی ہیں جن کا ذکر تم تورات میں پاتے ہو انہوں نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو پھر اس کی مذمت بیان کرنا شروع کر دی نبی ﷺ نے ان یہودیوں سے فرمایا کہ تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو تمہاری بات کسی صورت قبول نہیں کی جاسکتی ابھی تو تم نے اس کی خوب تعریف کی ہے اور جب یہ ایمان لے آیا تو تم اس کی تکذیب کرنے لگے اور اس کے حلق نازیبا باتیں کہنے لگے لہذا تمہاری بات کسی صورت قبول نہیں کی جاسکتی۔

لہذا اب ہم وہاں سے نکلے تو تین آدی ہو گئے تھے نبی ﷺ، میں اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”اے حبیب ﷺ! آپ فرما دیجئے یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہو تو تم اس کا انکار کرتے رہو اور بنی اسرائیل ہی میں سے ایک آدی اس کی گواہی دے اور ایمان لے آئے تو تم تکبر کرتے ہو بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔“

(۴۴۸۵) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُهَيْبَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عَوْفُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ ادْخُلْ قَالَ قُلْتُ كُلِّي أَوْ بَعْضِي قَالَ بَلْ كُلُّكَ قَالَ يَا عَوْفُ اعْذُذْ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَوْ لَهَيْتُ مَوْتِي قَالَ

فَاسْتَبَحَيْتُ حَتَّى جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَكِّبُنِي قَالَ قُلْتُ إِحْدَى وَالْعَاقِبَةُ فُتِحَ بَيْتُ الْمَقْدِسِ قُلْتُ اَتَيْنِ وَالْعَاقِبَةُ مُوتَانٌ يَكُونُ فِي أُمِّي يَأْخُذُهُمْ مِثْلُ قُعَاصِ الْغَنَمِ قَالَ ثَلَاثًا وَالرَّابِعَةُ فَسَنَةُ تَكُونُ فِي أُمِّي وَعَظَمُهَا قُلْ أَرْبَعًا وَالْخَامِسَةُ يَقْبِضُ الْمَالُ فِيكُمْ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطَى الْمِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا قُلْ خَمْسًا وَالسَّادِسَةُ هَذِهِ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ عَلَى ثَمَانِينَ غَايَةً قُلْتُ وَمَا الْغَايَةُ قَالَ الرَّايَةُ تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ فِي أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْغَوْطَةُ فِي مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ [اخرجه الطبراني (۷۲). قال شعيب: اسناده صحيح].

(۲۳۳۸۵) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا ادھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا نبی ﷺ اس وقت عہد کی کے ساتھ وضو فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزوں کو شمار کر لینا سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا پھر بکریوں میں موت کی وبا جس طرح پھیلی ہے تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی پھر قتل کا ظہور ہوگا اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سو دینار بھی دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا پھر اسی جہنم کے نیچے جن میں سے ہر جہنم کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا روئی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آ جائیں گے اور مسلمانوں کا مرکز اس زمانے دمشق کے شہر 'غوط' میں ہوگا۔

(۲۴۴۸۶) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَهُ فِي قَسَمَةٍ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْأَهْلَ حَقَّيْنِ وَأَعْطَى الْعَرَبَ حَقًّا وَاحِدًا فَدُعَيْنَا وَكُنْتُ أَدْعِي قَبْلَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَقَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دَعَا بَعْمَارَ بْنَ يَاسِرٍ فَأَعْطَانِي حَقًّا وَاحِدًا فَبَقِيتُ قِطْعَةً سِلْسِلَةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُهَا بِطَرَفٍ عَصَاهُ ثُمَّ رَفَعَهَا وَهُوَ يَقُولُ كَيْفَ أَنْتُمْ يَوْمَ يَكْثُرُ لَكُمْ مِنْ هَذَا [صححه الحاكم ۲/ (۱۴۰). قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۲۹۵۳). انظر: ۲۴۵۰۰].

(۲۳۳۸۶) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کہیں سے مال قیمت آتا تھا تو اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے شادی شدہ کو دو حصے دیتے تھے اور کونوارے کو ایک حصہ اسی قسم کے ایک موقع پر یہی بلایا گیا مجھے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے پہلے بلایا جاتا تھا چنانچہ اس دن بھی مجھے بلایا گیا اور نبی ﷺ نے مجھے دو حصے دے دیئے کیونکہ میں شادی شدہ تھا اس کے بعد حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں ایک حصہ عطا فرمایا آخر میں سونے کی ایک چین بچ گئی نبی ﷺ اسے اپنی لاٹھی کی نوک سے اٹھاتے تھے وہ گر جاتی تھی پھر اٹھاتے تھے اور فرماتے جا رہے تھے کہ تمہارا اس وقت کیا عالم ہوگا جس دن تمہارے پاس ان چیزوں کی کثرت ہوگی۔

(۲۴۸۷) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ غَزَوْنَا غَزْوَةً إِلَى طَرَفِ الشَّامِ فَأَمَرُ عَلَيْنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ فَاَنْصَمُ إِلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَمْثَادِ حِمْيَرَ فَأَوَى إِلَى رَحِلِنَا لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ إِلَّا سَيْفٌ لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ غَيْرُهُ فَفَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَلَمْ يَزَلْ يَحْتَلُّ حَتَّى أَخَذَ مِنْ جِلْدِهِ كَهَيْئَةِ الْمِجَنِّ حَتَّى بَسَطَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ وَقَفَ عَلَيْهِ حَتَّى جَفَّتْ فَجَعَلَ لَهُ مُمْسِكًا كَهَيْئَةِ الثُّرَيْسِ فَقَضَى أَنْ لَقِينَا عَدُوَّنَا فِيهِمْ أَخْلَاطٌ مِنَ الرُّومِ وَالْعَرَبِ مِنْ قُضَاعَةَ فَقَاتَلُونَا قِتَالًا شَدِيدًا وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أَشْقَرٌ وَسَرَجٌ مَذْهَبٌ وَمِنْطَقَةٌ مُطَاحَةٌ ذَهَبًا وَسَيْفٌ مِثْلُ ذَلِكَ فَجَعَلَ يَحْمِلُ عَلَى الْقَوْمِ وَيُغَرِّي بِهِمْ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ الْمَذْدُوقُ يَحْتَالُ لِدَلِكِ الرُّومِيِّ حَتَّى مَرَّ بِهِ فَاسْتَفَاهُ فَصَرَبَ عُرْفُوتَ فَرَسِهِ بِالسَّيْفِ فَوَقَعَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ صَرْبًا بِالسَّيْفِ حَتَّى قَتَلَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ الْفَتْحَ أَقْبَلَ يُسَالُّ لِلْسَّلْبِ وَقَدْ شَهِدَ لَهُ النَّاسُ بِأَنَّهُ قَاتِلُهُ فَأَغَاطَهُ خَالِدٌ نَعَضَ سَلْبِهِ وَأَمْسَكَ سَائِرَهُ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى رَحْلِي عَوْفٌ ذَكَرَهُ فَقَالَ لَهُ عَوْفٌ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَلْيُعْطِكَ مَا بَقِيَ فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَمَشَى عَوْفٌ حَتَّى أَتَى خَالِدًا فَقَالَ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْفَقَائِلِ قَالَ بَلَى قَالَ لَمَّا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْفَعُ إِلَيْهِ سَلْبَ قِتِيلِهِ قَالَ خَالِدٌ اسْتَكَثَرْتُهُ لَهُ قَالَ عَوْفٌ لَيْنَ رَأَيْتَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذَكَّرَنَ ذَلِكَ لَهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ بَعَثَهُ عَوْفٌ فَاسْتَعْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا خَالِدًا وَعَوْفٌ فَاقَاعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ يَا خَالِدُ أَنْ تَدْفَعُ إِلَى هَذَا سَلْبَ قِتِيلِهِ قَالَ اسْتَكَثَرْتُهُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ قَالَ فَمَرَّ بِعَوْفٍ فَجَرَّ عَوْفٌ بِرِذَائِهِ فَقَالَ لِيَجْزِيَ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْصَبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكِي أَمْرًا إِلَيَّ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاَهَا ثُمَّ تَخَيَّرَ سَفِيهَاً فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَبَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَةُ الْمَاءِ وَتَرَكْتُ كَذَرَهُ فَصَفْوَةٌ لَكُمْ وَكَذَرُهُ عَلَيْهِمْ [اصححه مسلم (۱۷۵۳) وابوداود (۲۷۱۹)]. [انظر: ۲۴۹۸، ۲۴۹۷]

(۲۴۳۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام کی طرف ہم ایک غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، قبیلہ حیمیر کا ایک آدمی ہمارے ساتھ آکر شامل ہو گیا، وہ ہمارے خیمے میں رہنے لگا، اس کے پاس تنوار کے علاوہ کوئی اور چیز یا اسلحہ بھی نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے ایک اونٹ ذبح کیا، وہ شخص مسلسل تاک میں رہا حتیٰ کہ موقع پا کر اس نے ایک ڈھال کے برابر اس کی کھال حاصل کر لی، اور اسے زمین پر بچھا دیا، جب وہ خشک ہو گئی تو اس کے لئے ڈھال بن گئی۔

ادھر یہ ہوا کہ دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہو گیا جن میں رومی اور بنو قضاہ کے عرب مشترک طور پر جمع تھے، انہوں نے ہم

سے بڑی سخت معرکہ آرائی کی، رومیوں میں ایک آدی ایک سرخ و سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زمین بھی سونے کی تھی اور پنگا بھی مظلوم سونے کا تھا، یہی حال اس کی تلوار کا تھا، وہ مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہا تھا، اور وہ حمیری آدی مسلسل اس کی تاک میں تھا، حتیٰ کہ جب وہ رومی اس کے پاس سے گزرا تو اس نے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھوڑے کی پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گر گیا، پھر اس نے تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ اس رومی کو قتل کر دیا۔

فتح حاصل ہونے کے بعد جب اس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ سامان دے دیا اور کچھ سامان کو روک لیا، اس نے خوف رضی اللہ عنہ کے خیمے میں واپس آ کر ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دوبارہ ان کے پاس جاؤ، انہیں تمہارا سامان تمہیں دے دینا چاہئے، چنانچہ وہ دوبارہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، اس پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس خود چل کر گئے اور فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مقتول کا ساز و سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے مقتول کا سامان اس کے حوالے کرنے میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے بہت زیادہ سمجھتا ہوں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے انور دیکھ سکا تو ان سے اس کا ذکر ضرور کروں گا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کو سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے (اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو، پھر وہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرنے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور فرمایا میں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے خالد! اب اسے نہ دینا (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے مگر انوں کو چھوڑ نہیں سکتے؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے خریدیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تھمت چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری چیزیں مگر انوں کے لئے ہیں۔

(۲۴۴۸۸) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشَجِيِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمَّسْ السَّلْبُ (۲۴۴۸۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولوں سے چھینے ہوئے ساز و سامان میں سے خمس نہیں نکالا۔

(۲۴۴۸۹) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّادٍ أَبُو الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيِّئَيْنِ سَيِّئًا مِنْهَا وَسَيِّئًا مِنْ عُدُوِّهَا [قال الألباني: صحيح (ابو داود: ۴۳۰۱) قال شعيب: اسناده حسن]

(۲۳۳۸۹) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ تعالیٰ اس امت پر دو کمزوریں برگز جمع نہیں فرمائے گا ایک اس امت کی اپنی اور دوسری اس کے دشمن کی۔

(۲۴۴۹۰) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَمِيلٍ الْجُمَيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَتَطَرَفَ فِي السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَانُ الْعِلْمِ أَنْ يَرْفَعَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ أَرِئُفَعُ الْعِلْمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِينَا كِتَابُ اللَّهِ وَقَدْ عَلَّمَنَا اللَّهُ أَنَاثَنَا وَنَسَانَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ لَأَطُنْتُكَ مِنْ أَفْقِهِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ ذَكَرَ ضَلَالَةَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَعِنْدَهُمَا مَا عِنْدَهُمَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَقِيَ جُبَيْرُ بْنُ نَفِيرٍ شَدَادَ بْنَ أَوْسٍ بِالْمُصَلَّى فَحَدَّثَهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَدَقَ عَوْفٌ ثُمَّ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي مَا رَفَعَ الْعِلْمُ قَالَ قُلْتُ لَا أَذْرِي قَالَ ذَهَابَ أَوْعِيهِ قَالَ وَهَلْ تَذَرِي أَى الْعِلْمِ أَوَّلُ أَنْ يَرْفَعَ قَالَ قُلْتُ لَا أَذْرِي قَالَ الْخُشُوعُ حَتَّى لَا تَكَادَ تَرَى خَاصِمًا

(۲۳۳۹۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا، پھر فرمایا علم اٹھائے جانے کا وقت قریب آ گیا ہے، ایک انصاری آدمی ”جس کا نام زیاد بن لبید تھا“ نے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا ہمارے درمیان سے علم کو اٹھالیا جائے گا جبکہ ہمارے درمیان کتاب اللہ موجود ہے اور ہم نے اسے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو سکھا رکھا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا میں تو تمہیں اہل مدینہ کے کچھ اور لوگوں میں سے سمجھتا تھا، پھر نبی ﷺ نے دونوں اہل کتاب کی گمراہی کا ذکر کیا اور یہ کہ ان کے پاس بھی کتاب اللہ موجود تھی۔

اس کے بعد جبیر بن نفیر کی عید گاہ میں شداد بن اوس سے ملاقات ہوئی تو جبیر نے انہیں حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث سنائی تو انہوں نے بھی حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی اور کہنے لگے کہ تمہارے ”علم کا اٹھا لینے“ کا مطلب معلوم ہے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا علم کے برتنوں کا اٹھ جانا، پھر پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ سب سے پہلے کون سا علم اٹھایا جائے گا؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا خشوع، حتیٰ کہ تم کسی خشوع والے آدمی کو نہ دیکھو گے۔

(۲۴۴۹۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النَّهَّاسُ بْنُ قَهْمٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَادٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بَنَاتَانِ أَوْ أَخْتَانِ اتَّقَى اللَّهَ فَيَهِنَ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ حَتَّى يَبْنَى أَوْ يَمُتَنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ [انظر: ۲۴۵۰۸]

(۲۳۳۹۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بیٹیاں ہوں، وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(۲۴۴۹۲) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَّجِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَاصٌّ مُسْلِمٌ حَدَّثَهُ أَنَّ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْصُ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ [انظر: ۲۴۴۹۴]۔

(۲۳۳۹۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۹۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِتَةِ نَفَرٍ أَوْ سَبْعَةٍ أَوْ ثَمَانِيَةٍ فَقَالَ لَنَا يَا يُعُورِيُّ فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ قَالَ بَايَعُونِي فَبَايَعْنَاهُ فَأَخَذَ عَلَيْنَا بِمَا أَخَذَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ اتَّبَعَ ذَلِكَ كَلِمَةً خَفِيَةً فَقَالَ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

(۲۳۳۹۳) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں چھ سات یا آٹھ آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ مجھ سے بیعت کرو ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہم تو آپ کی بیعت کر چکے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی بات دہرائی چنانچہ ہم نے دوبارہ بیعت کر لی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وہی عہد لیا جو عام لوگوں سے لیا تھا البتہ آخر میں آہستہ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

(۲۴۴۹۴) حَدَّثَنَا هَارُونُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ يَعْقُوبَ أَخَاهُ وَابْنَ أَبِي حَفْصَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ قَاصٌّ مُسْلِمٌ بِالْقُسْطِ بَطْنِيَّةٌ حَدَّثَهُمَا عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْصُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ [راجع: ۲۴۴۹۲]۔

(۲۳۳۹۳) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۴۹۵) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بُسْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمَسَافِرِ وَلِلْمَقِيمِ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ

(۲۳۳۹۵) حضرت عوفؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں مسافروں کو تین دن رات اور مقیم کو ایک دن رات موزوں پر سح کرنے کا حکم دیا تھا۔

(۲۴۴۹۶) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أُنْبَأْتُ بِعُفَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي خِدْرِ لَهُ فَقُلْتُ أَذْخُلُ فَقَالَ أَذْخُلُ قُلْتُ أَكُلِّي قَالَ كُلُّكَ فَلَمَّا جَلَسْتُ قَالَ امْسِكْ سِتًّا تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ أَوْ لَهَنَ وَفَاةً بَيْنَكُمْ قَالَ فَبَكَيْتُ قَالَ هُشَيْمٌ وَلَا أَذْهَرِي بِأَيِّهَا بَدَأَ ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ وَفُتِحَتْ تَدْخُلُ بَيْتَ كُلِّ شَعْرٍ وَمَدَّرَ وَأَنْ يَفِيضَ الْمَالُ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَسْخَطُهَا وَمَوْنًا يَكُونُ فِي النَّاسِ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ قَالَ وَهَذِهِ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَنْصَارِ فَيُعْبَدُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً وَقَالَ غَيْرُ يُعْلَى فِي سِتِّينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا [اختاره الطبرانی (۱۵۰) قال شعب: صحيح وهذا إسناد ضعيف]

(۲۳۳۹۶) حضرت عوف بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا کہ پورا اندر آ جاؤں یا آدھا؟ نبی ﷺ نے فرمایا پورے ہی اندر آ جاؤ چنانچہ میں اندر چلا گیا، نبی ﷺ اس وقت عہد کے ساتھ حضورؐ فرما رہے تھے مجھ سے فرمانے لگے اے عوف بن مالک! قیامت آنے سے پہلے چھ چیزیں کو شمار کر لینا، سب سے پہلے تمہارے نبی کا انتقال ہو جائے گا، پھر بیت المقدس فتح ہو جائے گا، پھر بکریوں میں موت کی وبا، جس طرح پھیلتی ہے، تم میں بھی اسی طرح پھیل جائے گی، پھر فتوں کا ظہور ہوگا، اور مال و دولت اتنا بڑھ جائے گا کہ اگر کسی آدمی کو سو دینار بھی دیئے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض رہے گا، پھر اسی جھنڈوں کے نیچے جن میں سے ہر جھنڈے کے تحت بارہ ہزار کا لشکر ہوگا، روئی لوگ تم سے لڑنے کے لئے آجائیں گے۔

(۲۴۴۹۷) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَأَيْتُنِي مَدَدْتُنِي مِنَ الْيَمَنِ لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُ سَيْفِهِ فَتَحَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ جَزُورًا فَسَأَلَهُ الْمَدَدِيُّ طَائِفَةً مِنْ جَلْدِهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَّخَذَهُ كَهَيْئَةِ الدَّرَقِ وَمَضَيْنَا فَلَقِينَا جُمُوعَ الرُّومِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ عَلَى قَرَسٍ لَهُ أَشَقَرُ عَلَيْهِ سَرَجٌ مَذْهَبٌ وَسِلَاحٌ مَذْهَبٌ فَيَجْعَلُ الرُّومِيُّ يُغَرِّي بِالْمُسْلِمِينَ وَقَعَدَ لَهُ الْمَدَدِيُّ خَلْفَ صَخْرَةٍ قَمَرٌ بِهِ الرُّومِيُّ فَعَرَقَ قَرَسَهُ فَخَرَّ وَعَلَاهُ فَفَتَلَهُ وَخَارَ قَرَسُهُ وَسَلَّخَهُ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ بَعَثَ إِلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَأَخَذَهُ مِنْهُ السَّلْبَ قَالَ عَوْفٌ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالسَّلْبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْرَهْتُ قُلْتُ لَتَرُدَّنَّهُ إِلَيْهِ أَوْ لَأَعْرِفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ عَوْفٌ فَاجْتَمَعَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَصَصْتُ عَلَيْهِ

قِصَّةُ الْمَدِينَةِ وَمَا فَعَلَهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخَفَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِدُ رُدَّ عَلَيْهِ مَا أَخَذْتَ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ فَقَالَ ذُو نَوْكَ يَا خَالِدُ أَلَمْ أَبْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ يَا خَالِدُ لَا تَرُدُّهُ عَلَيْهِ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو إِلَيَّ أُمُورِي لَكُمْ صَفْوَةٌ أَمْرِهِمْ وَعَلَيْهِمْ كَلِمَةٌ [راجع: ۲۴۴۸۷]۔

(۲۴۴۸۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شام کی طرف ہم ایک غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے امیر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے، قبیلہ حمیر کا ایک آدمی ہمارے ساتھ آ کر شامل ہو گیا، وہ ہمارے خیمے میں رہنے لگا، اس کے پاس تلوار کے علاوہ کوئی اور چیز یا اسلحہ بھی نہ تھا، اس دوران ایک مسلمان نے ایک اونٹ ذبح کیا، وہ شخص مسلسل تاک میں رہا حتیٰ کہ موقع پا کر اس نے ایک ڈھال کے برابر اس کی کھال حاصل کر لی، اور اسے زمین پر بچھا دیا، جب وہ خشک ہو گئی تو اس کے لئے ڈھال بن گئی۔

اوپر یہ ہوا کہ دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہو گیا جن میں رومی اور بنو قضاہ کے عرب مشترک طور پر جمع تھے، انہوں نے ہم سے بڑی سخت معرکہ رانی کی، رومیوں میں ایک آدمی ایک سرخ و سفید گھوڑے پر سوار تھا جس کی زین بھی سونے کی تھی اور چٹکا بھی مخطوط سونے کا تھا، یہی حال اس کی تلوار کا تھا، وہ مسلمانوں پر بڑھ چڑھ کر حملہ کر رہا تھا، اور وہ حمیری آدمی مسلسل اس کی تاک میں تھا، حتیٰ کہ جب وہ رومی اس کے پاس سے گذرے تو اس نے عقب سے نکل کر اس پر حملہ کر دیا اور اس کے گھوڑے کی پٹنوں پر تلوار ماری جس سے وہ نیچے گر گیا، پھر اس نے تلوار کا ایسا بھرپور ہاتھ مارا کہ اس رومی کو قتل کر دیا۔

فتح حاصل ہونے کے بعد جب اس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا اور لوگوں نے بھی گواہی دی کہ اس رومی کو اسی نے قتل کیا ہے تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ سامان دے دیا اور کچھ سامان کو روک لیا، اس نے عوف رضی اللہ عنہ کے خیمے میں واپس آ کر ان سے اس واقعے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ تم دوبارہ ان کے پاس جاؤ، انہیں تمہارا سامان تمہیں دے دینا چاہئے، چنانچہ دوبارہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا لیکن انہوں نے پھر انکار کر دیا، اس پر حضرت عوف رضی اللہ عنہ ان کے پاس خود چل کر گئے اور فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس کے مقتول کا سامان اس کے حوالے کرنے میں آپ کے لئے کیا رکاوٹ ہے؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے بہت زیادہ سمجھتا ہوں، حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں نبی ﷺ کا روئے انور دیکھ سکا تو اس سے اس کا ضرور کروں گا۔

جب وہ مدینہ منورہ پہنچ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کو سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے

(اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو، پھر وہ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی اور فرمایا میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی، آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے خالد! اب اسے نہ دینا (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے عمر انوں کو چھوڑ نہیں سکتے؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لئے خریدیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تھمت چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لئے ہیں اور بری چیزیں نگرانوں کے لئے ہیں۔

(۲۴۴۹۸) قَالَ الْوَلِيدُ سَأَلْتُ ثَوْرًا عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ نَحْوَهُ [راجع: ۲۴۴۸۷]

(۲۴۴۹۸) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۴۹۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرَّةٍ الْخَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَخَلَ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ وَبِيَدِهِ عَصَا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ أَقْنَاءَ حَشَفٍ فَطَسَّ بِالْعَصَا فِي ذَلِكَ الْقُنُوتِ ثُمَّ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَلَّقَ بِأَطِيبٍ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [راجع: ۲۴۴۹۶]

(۲۴۴۹۹) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ کے دست مبارک میں عصا تھا، مسجد میں اس وقت کچھ خوشے لٹکے ہوئے تھے جن میں سے ایک خوشے میں گدر کھجوریں بھی تھیں نبی ﷺ نے اسے اپنے دست مبارک کے عصا سے بلایا اور فرمایا اگر یہ صدقہ کرنے والا چاہتا تو اس سے زیادہ عمدہ صدقہ کر سکتا تھا، یہ صدقہ کرنے والا قیامت کے دن گدر کھجوریں کھائے گا۔

(۲۴۵۰۰) حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا قُرَجُ بْنُ فَصَّالَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ وَخِيَارُ الدِّينِ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ وَيُزَارُّكُمْ وَيُزَارُّونَ الدِّينَ يُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا لَكُمْ الْخُمْسُ إِلَّا وَمَنْ عَلَيْهِ وَإِنْ قَرَأَهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعَاصِي اللَّهِ فَلْيُكْرِهْ مَا أَتَى وَلَا تَنْزِعُوا يَدًا مِنْ طَاعَتِهِ [راجع: ۲۴۴۸۱]

(۲۴۵۰۰) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تمہارے بہترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم محبت کرتے ہو گے اور وہ تم سے محبت کرتے ہوں گے، تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو گے اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوں گے اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہوں گے جن سے تم نفرت کرتے ہو گے اور وہ تم سے نفرت کرتے ہوں گے۔

گئے، تم ان پر لعنت کرتے ہو گے اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں گے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ایسے مکرانوں کو باہر نکال کر پھینک دین؟ نبی ﷺ نے فرمایا نہیں، جب تک کہ وہ نماز پر قائم رہیں البتہ جس پر مکران کوئی گورنر مقرر کر دے اور وہ اسے اللہ کی نافرمانی کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس نافرمانی پر نکیر کرے لیکن اس کی اطاعت سے اپنا ہاتھ نہ کھینچے۔

(۲۴۵۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْتٍ قَالَ فَقَهْمْتُ مِنْ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالنَّارِ وَنَفِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَفَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ [راجع: ۲۴۴۷۵۰].

(۲۴۵۰۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کو کسی میت کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی یہ دعا سمجھ میں آئی ”اے اللہ! اسے معاف فرما، اس پر رحم نازل فرما، اسے عافیت عطا فرما اور اس سے درگزر فرما، اس کا گھمکانہ باعزت جگہ بنا، اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو کشادہ فرما، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو دے، اسے گناہوں سے ایسے صاف فرما دے جیسے سفید کپڑے کو میل کیل سے صاف کر دیتا ہے۔

(۲۴۵۰۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذِي كَلَّاحٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَضَاصُ ثَلَاثَةٌ أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلَأٌ [راجع: ۲۴۴۷۷۴].

(۲۴۵۰۲) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا وعظ کوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریا کاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۵۰۳) حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَبِي مِلْجَحٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ عَرَّسَ بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَرَشَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْ ذِرَاعٍ رَاحِلِيهِ قَالَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى بَعْضِ الْأَبِلِ فَإِذَا نَافَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ قُدَّامَهَا أَحَدٌ قَالَ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَائِمَانِ قُلْتُ أَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا نَدْرِي غَيْرَ أَنَا سَمِعْنَا صَوْتًا بِأَعْلَى الْوَادِي فَإِذَا مِثْلُ هَذَيْنِ الرَّحْلِي قَالَ امْكُثُوا بَيْسِيرًا ثُمَّ جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَخَبِّرْنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمِّي الْحَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاحْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ فَقُلْنَا نُنْشِدُكَ اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ فَإِنْتَكُمُ مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِي قَالَ فَاقْبَلْنَا مَعَابِقِي إِلَى النَّاسِ فَإِذَا هُمْ قَدْ فَرَّغُوا وَقَفَدُوا بَيْنَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ مِنْ رَبِّي آتٍ فَخَبِّرْنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمِّي الْحَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَإِنِّي احْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نُنْشِدُكَ اللَّهَ وَالصُّحْبَةَ لَمَا جَعَلْتَنَا مِنْ أَهْلِ شَفَاعَتِكَ قَالَ فَلَمَّا أَصْبَرُوا عَلَيْهِ قَالَ قَالَا أَشْهَدُكَ أَنْ شَفَاعَتِي لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِنْ أُمِّي [قال الألبانی: صحيح]

[الترمذی: (۲۴۴۱)]. [راجع: (۲۴۴۷۷)]

(۲۳۵۰۳) حضرت عوف سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پاؤں کرتے نبی ﷺ کے مہاجر صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے قریب ہوتے تھے، ایک مرتبہ ہم نے کسی جگہ پر اڑا دیا، نبی ﷺ رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے، ہم آس پاس سو رہے تھے، اچانک میں رات کو اٹھا تو نبی ﷺ کو اپنی خواب گاہ میں نہ پایا، نبی ﷺ کی تلاش میں نکلے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نظر آئے، میں نے ان کے پاس پہنچ کر ان سے نبی ﷺ کے متعلق پوچھا تو انچانک ہم نے ایسی آواز سنی جو چپکی کے چلنے سے پیدا ہوتی ہے اور اپنی جگہ پر ٹھک کر رک گئے، اس آواز کی طرف سے نبی ﷺ آ رہے تھے۔

قریب آ کر نبی ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ جب ہماری آنکھ کھلی اور ہمیں آپ اپنی جگہ نظر نہ آئے تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچ جاتے، اس لئے ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا تھا اور اس نے مجھے ان دو میں سے کسی ایک بات کا اختیار دیا کہ میری نصف امت جنت میں داخل ہو جائے یا مجھے شفاعت کا اختیار مل جائے، تو میں نے شفاعت والے پہلو کو ترجیح دے لی، ہم دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے اسلام اور حق صحابیت کے واسطے سے درخواست کرتے ہیں کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ آپ کی شفاعت میں ہمیں بھی شامل کر دے، دیگر حضرات بھی اُٹھے اور وہ بھی یہی درخواست کرنے لگے اور ان کی تعداد بڑھنے لگی، نبی ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص بھی جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، میری شفاعت میں شامل ہے۔

(۲۴۵۰۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْفَلَيْحِ الْهَذَلِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ النَّاسَجِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَنَاجَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَحْنَا مَعَهُ فَلَذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَبَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ يَنْصُفَ أُمْتِي الْجَنَّةَ [راجع: (۲۴۴۷۷)].

(۲۳۵۰۳) گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(۲۴۵۰۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ الْفُلُءُ قَسَمَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْإِهْلَ حَقَّهُمْ وَأَعْطَى الْعَزَبَ حَقَّهُ [راجع: (۲۴۴۸۶)].

(۲۳۵۰۵) حضرت عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کہیں سے مال تقسیم آتا تھا تو اسے اسی دن تقسیم فرما دیتے تھے شادی شدہ کو دو حصے دیتے تھے اور کنوارے کو ایک حصہ۔

(۲۴۵۰۶) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ أَنَبَانَا عَبْدُ الْحَمِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ مَسْجِدَ جُمُصَ قَالَ وَإِذَا النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْجَمَاعَةُ قَالَوا كَتَبَ بَقِصُ قَالَ يَا وَيْهَ أَلَا سَمِعْتَ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَقِصَ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُخْتَلٍ

(۲۳۵۰۶) ایک مرتبہ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور ذوالکلاع مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس میں داخل ہوئے تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ آپ کے پاس تو آپ کا بھتیجا (کعب احبار) ہے ذوالکلاع نے کہا کہ وہ تمام لوگوں میں سب سے بہترین آدمی ہے حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وعظ گوئی وہی کر سکتا ہے جو امیر ہو یا اسے اس کا حکم اور اجازت حاصل ہو یا پھر جو تکلف (ریاکاری) کر رہا ہو۔

(۲۴۵۰۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَمَعَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى امْرَأَةً ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ آمَنَتْ مِنْ زَوْجِهَا حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى ابْنِهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ ضَعِيفٌ (ابو داود: ۵۱۴۹) قال شعيب: حسن لغيره ان شاء الله وهذا اسناد ضعيف

(۲۳۵۰۷) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ عورت جو منسوب اور جمال کی حامل تھی اپنے شوہر سے بیوہ ہوگئی اور اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کے لئے وقف کر دیا حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو گئے یا مر گئے قیامت کے دن میں اور وہ سیاہ رخساروں والا عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی ﷺ نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کو جمع فرمایا۔

(۲۴۵۰۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا النَّهَّاسُ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَكُونُ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَانْفَقَ عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَبْنَى أَوْ يَمُوتَنَّ إِلَّا كُنَّ لَهُ جِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ اثْنَتَانِ قَالَ أَوْ اثْنَتَانِ [راجع: ۲۴۴۹۱]۔

(۲۳۵۰۸) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں، وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہو جائے یا وہ فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی۔

(۲۴۵۰۹) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ النَّهَّاسِ عَنْ شَدَّادِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ فِى الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ امْرَأَةٌ آمَنَتْ مِنْ زَوْجِهَا فَحَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلَى بَنَاتِهَا حَتَّى بَانُوا أَوْ مَاتُوا [راجع: ۲۴۵۰۷]۔

(۲۳۵۰۹) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ عورت جو منسوب اور جمال کی حامل تھی اپنے شوہر سے بیوہ ہوگئی اور اپنے آپ کو اپنے یتیم بچوں کے لئے وقف کر دیا حتیٰ کہ وہ اس سے جدا ہو گئے یا مر گئے قیامت کے دن میں اور وہ سیاہ رخساروں والا عورت ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے یہ کہہ کر نبی ﷺ نے اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی کو جمع فرمایا۔

(۲۴۵۱۰) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ فِي تَفْسِيرِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا صَاحِبٌ لَنَا أَظَنُّهُ أَبَا الْمَلِيحِ الْهَدَلِيُّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَدْ كَرِهَ وَقَالَ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمِّي الْجَنَّةَ [راجع: ۲۴۴۷۷].

(۲۳۵۱۰) حدیث نمبر (۲۳۵۰۳) اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

آخِرُ مُسْنَدِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ تَمَامُ مُسْنَدِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
الحمد لله! اللہ کے بے پایاں فضل و احسان سے آج مورخہ ۲ مارچ ۲۰۰۹ء بمطابق ۳ ربیع الاول ۱۴۳۰ ہجری بروز پیر بعد نماز عشاء جلد عاشق کی تکمیل سے فراغت پائی۔

احقر

محمد ظفر غفرلہ

